صلی اللہ علیہ وسلم
در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید

الحمد لله الذی لا الٰہ الا ہو لہ الملک ولہ الحمد فی الآخرۃ والاولی والصلاۃ والسلام علی رسولہ محمد حبیبہ الذی ...
قاب قوسین او ادنیٰ وعلی خلفائہ والہ واصحابہ الذین اعانوا الحق بالبراہین الساطعۃ والسیوف القاطعۃ فبذلوا جہدہم وانفسہم
و اموالہم فی اعلاء کلمۃ اللہ تعالیٰ وکلمۃ اللہ ہی العلیا رضی اللہ تعالیٰ عنہم وعن جملۃ امۃ حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم دائماً ابداً
اما بعد یہ احقر العباد ارذل الافراد ابجد خوان دبستان بے شعوری احمد علی بن سید محمد علی الواعظ الرامپوری تجاوز اللہ تعالیٰ عن سیاتہما بخدمت
شائقین آثار اور سامعین اخبار سید المرسلین اور خلفائے راشدین کے عرض کرتا ہے کہ ایک مدت دراز سے اس خاکسار کو خیال تھا کہ کوئی وسیلہ اپنی نجات کا اور ذریعہ
رضائے الٰہی کا جستجو کرے اس واسطے کہ دنیا عمر کے گذران ہے حالت شادی وغم دونوں ناپائدار ہیں ہر کسیکو آخر کار معاملہ اپنے رب العالمین سے ہے اور حسن عمل
سے کچھ زاد راہ آخرت پاس نہیں تو اس سے بہتر کوئی بات خیال میں نہ آئی کہ کتاب صولت فاروقی نا تمام جسمیں احوال فتوحات شام اور ذکر غزوات اصحاب خیر الانام
ترجمہ کتاب واقدی کا تصنیف نظم فارسی میں مرزا محمد خان آشوب تورانی رحمۃ اللہ علیہ کی اوسکو اگلے مصنف کے طرز پر بیچ نظم فارسی سلیس کے لکھے لیکن بباعث
عدم مساعدت ایام کے یہ آرزو حاصل نہو سکی اس واسطے کہ اصحاب فہم ودانش جو انصاف دوست حق پسند ہیں خوب جانتے ہیں کہ تصنیف کسی کتاب
امر کا بے توجہ تمام اور جمع ہونے خاطر کے ہو نہیں سکتا لیکن بموجب اذا اراد اللہ شیئاً ہیأ اسبابہ جب خلاصۂ خاندان مجد واعتلا وسر
ہدایت وتقویٰ آرائیکہ آرائے جاہ وحشمت فرمان فرمائے مملکت شجاعت وسخاوت زبدۂ خاندان امیریہ عمدۂ دودمان وزیریہ صاحب العلم والعلم عالم
یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ دام اقبالہ بجائے والد بزرگوار اپنے کے مسند نشین ہوئے
تو اس آپہنچ ان کی اپنے لطف وکرم سے دستگیری فرمائی اور یہ ارشاد کیا کہ کتاب صولت فاروقی کو تکملہ کرو انشاء اللہ تعالیٰ صورت اطمینان ظاہر ہوگی
بہ سبب علم وعمل میں یگانۂ روزگار ہیں اور خلاف طریقہ دوسرے امیروں کے اپنی اوقات صرف بند وبست اور رواج شرع میں رکھتا ہے اس خاکسار
بے نادار کی مدد سے جمع خاطر ہوئی اور جہان سے وہ کتاب مستطاب باقی تھی وہاں سے اوسی طور پر نظم فارسی شروع کی ہنوز چند اجزا تحریر
کئے ایک دن میں اپنے چند احباب کو سنایا خصوصاً سلالۂ دودمان مجد وسیادت اور خلاصۂ خاندان حضرت سید احمد غازی مرحوم و
مغفور حضرت سید عبد الرحیم
اور سید صاحب گرامی نژاد سید نور الہدیٰ بخشی الملک ریاست اسلام اور زمرۂ نادرۂ درایت ورشادت دیوان حاجی شمس
الدین احمد خان سب بزرگوار و
اوسکو بنظر انصاف دیکھکر پسند فرمایا اور یہ کہا کہ ہر چند یہ کتاب بہت محنت اور سعی سے لکھی جاتی ہے لیکن عام مومنین اور کم علم لوگوں کو اس سے
محروم

جا اردو زبان مین بھی بطریق نثر ترجمہ ہو تو موجب اشاعت دین بخوبی ہوگی اور ہم سب اسکی ترویج مین انشاء اللہ تعالی اعانت کرینگے اور سب باعث اوپر ترجمے اس کتاب کے ہوئے ہرچند عذر کم فرصتی تھا لیکن بجا آوری ارشاد ایسے دوستون کی ایسے کام مین کہ ہم خدمت دین اور ہم نیکنامی اپنے آقا کی ہے موجب سعادت اور برکت کا جان کے اللہ تعالی کی مدد پر نظر کی امید رکھتا ہون کہ اللہ تعالی توفیق اتمام عطا فرماوے اور میری سعی کو قبول کرے کہ یہ کتاب موجب نجات دارین اور فلاح نشاتین میرے حق مین ہو اور راس رئیس المسلمین کو ساتھ میرے اور سب ناظرین ان حالات کے قیامت مین داخل زمرۂ اون صالحین کے کرے اور اگرچہ ہرچند یہ حالات ابتک اردو زبان مین کہین لکھے نہین گئے لیکن غرض اس تحریر سے فقط بیان گذری ہوئی باتون کا نہین بلکہ نصیحت اور تذکرہ ہی واسطے سب بھائیون کے کہ اسکو دیکھین اور سنین تا معلوم ہو اونکو کہ مسلمانی کیا چیز ہے اور کمال اوسکا کہ ثمرہ اوسکا رضامندی ایزدی اور فلاح دارین ہے کسکو کہتے ہین اور طرز و روش سلف صالحین کی عبادات مین اور حریص ہونا اونکا نیکیون پر کسقدر تھا اور باوجود اس جد و جہد کے اور جان نثاری اور عرق ریزی کے آپس مین ایک دوسرے سے کیا معاملہ رکھتے تھے اور بھلائی دوسرے کی اپنے اوپر مقدم کرتے تھے اور اپنے زور اور قوت و شجاعت پر اونکو غرور نتھا اور باوجود اس فتوحات اور اموال کثیرہ کے دنیا کے دنیہ کو مردار اور کاروان سرا سے جانتے تھے اور غربا اور ارباب حاجات پر اونکو کسقدر توجہ تھی پس بنظر ان باتون کے یہ کتاب قطع نظر بیان فتوحات سے بے مثل ہے بیچ اخلاق و وعظ کے بھی کہ ہر ایک شخص آپ کو عبادات اور معاملات مین متبع انکا کرے اور آپس مین اتفاق [illegible] کہ حالات ان بزرگوارون کے عین شریعت اور طریقت ہین اور مطالعہ کرنے والے پر اسکے ظاہر ہو جاوینگے اعتقادات اور اخلاق کامل اہل اسلام کے [illegible] وتوفیقہ اور تقسیم کیا اس کتاب کو تین باب پر پہلا باب بیچ غزوات آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے کفار عرب سے اور لڑائیون مین ساتھ اہل مرتد کے اور نام اوس باب کا معارک الاسود مع الاعداء والحسود رکھا اور دوسرا باب بیچ فتوحات کے جو شام مین واقع ہوئین موسوم ساتھ [illegible] الاعلام فی فتوحات الشام اور تیسرا باب عجم اور عراق کی فتح مین موسوم ساتھ ترتیب البراق فی فتوح المصر والعراق اور نام اس کتاب تمام کا شوکت الاسلام ہی فقط اور نہ لکھے بیچ اسکے نام راویون کے مگر راوی اخیر کو واسطے سہولت اور اختصار کے مثل صاحب مشکوۃ کے واسطے اعتماد کرنے اصل کتاب پر اور جسکو شبہہ ہو کسی روایت مین وہ دیکھ لے اوسکو کتاب واقدی مین اب ناظرین فتوحات سے امیدوار ہون کہ اگر کسی جا خطا دیکھین بقلم عنایت اصلاح فرماوین کہ مین اور سب بھائی مسلمان بیچ اشاعت ذکر اصحاب حضرت خیر الانام اور بیان حالات پیشوایان اسلام کے ایک دوسرے کے معین اور مددگار ہین نہ در پی اظہار خطا و الزام اللہ تعالی ہر ایک کو توفیق خدمت دین عطا فرماوے و منہ التوفیق وبہ نستعین

احوال مصنف کا

منقول کتاب ابن خلکان سے کنیت اونکی ابو عبد اللہ نام محمد بن عمر بن واقد الواقدی المدنی ہے مولی ہین بنی ہاشم کے اور کہا گیا ہے مولی بنی سہم بن اسلم امام ہین بیچ حدیث کے مین کئی تصنیفین کی ہین احوال مغازی وغیرہ مین اور کتاب ہے انکی بیان ردت مین ذکر کیا اوسمین مرتد ہونا عرب کا بعد وفات آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اور لڑائی صحابہ کرام کی اونسے مثل طلیحہ بن خویلد اسدی اور اسود عنسی اور مسیلمۃ الکذاب اور روایت ہی اوسکی ابن ابی ذئب اور معمر بن راشد اور مالک بن انس اور ثوری وغیرہ رحمہم اللہ سے اور راجلہ تلامذہ سے واقدی کے محمد بن سعد ہین اور ہوا انکی اور جماعت ہی اعیان [illegible] قاضی رہے بیچ بغداد کے جو جانب شرقی مین ہے اور قاضی کیا انکو مامون نے [illegible] عسکر مہدی کا اور [illegible] اہل حدیث نے انکو [illegible] تعظیم کرتا تھا انکی خلیفہ مامون اور بہت رعایت کرتا تھا اور خط لکھا ایکبار واقدی نے مامون کو شکایت تنگی مین اور [illegible] اوس میں تو لکھا او سپر مامون نے اپنے ہاتھ سے کہ تجھ مین دو خصلتین ہین سخا اور حیا تو سخاوت [illegible] کھینچا تو مالک ہوا اور حیا نے [illegible] کیا تجکو یہ ذکر کیا تو نے [illegible] بعض قرض اپنا اور [illegible] تو نے سوال کیا اگرچہ تجھ ہم کو تاہ ہو تیری حاجت کو پہونچنے سے اب زیادہ کرا اپنے ہاتھ کو [illegible] ساتھ اسکا ساتھ خیر کے دراز ہوا اور حدیث کہی تھی تو نے جبکہ تھا او پر قضا خلیفہ رشید کے کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا ہے زبیر کو یا زبیر تحقیق کنجیان رزق کی [illegible]

اوتارنا ہی اللہ سبحانہ واسطے بندون کے رزق اونکے بقدر اونکے خرچ کے جسنے بہت دیا بہت پایا اور جسنے کم خرچ کیا کم پایا کہا واقدی نے مین بھول گیا تھا
اس حدیث کو پس ہمایاد دلایا اوسکا مجکو عجب تر اوسکے ضد سے اور روایت کی واقدی سے بشر حافی نے ایک حکایت کہ سنا اونسے کہتے تھے واقدی کہ جو شخص
لکھے واسطے بخار کے اسطور پر کہ لیوے تین پتے زیتون کے لکھے ہفتے کے دن ساتھہ طہارت کے ایک پر یہ لفظ جہنم غرقی دوسرے پر جہنم علقی تیسرے
جہنم مقرورۃ پھر ڈالے اونکو تھیلی مین اور باندہے اوسکے ہاتھہ پر بخار والے کے کہا واقدی نے تجربہ کیا مینے اس عمل کو اور پایا صحیح و نافع اور ایسا ہی نقل کیا
اس حکایت کو ابو الفرج بن جوزی نے اپنی کتاب مین کہ لکھی ہین اوسمین روایتین بشر حافی سے اور روایت کی مسعودی نے کتاب مروج الذہب مین کہ کہا
واقدی نے تھے میرے دو دوست اور ایک اونمین سے ہاشمی تہا اور تھے ہم مثل ایک شخص کے اور پونہچی مجکو تنگی سخت اور قریب ہوئی عید کہا میری عورت
نے کہ ہم صبر کر سکتے ہین تکلیف اور سختی پر لیکن لڑکے ہمارے جو یہ ہین ٹوٹتا ہی دل میرا اونکی محبت سے کہ دیکہین گے پڑوسیون کے لڑکون کو آراستہ عید کے دن
اچھے کپڑون سے اور یہ اس حال پر پرانے کپڑون سے ہونگے لیکن کچھ حیلہ کر کہ صرف کرون مین انکے کپڑون مین کہا واقدی نے لکھا مینے اپنے دوست ہاشمی کو
سوال کیا مینے اوس چیز کا جو حاضر ہو پھر آیا میرے پاس وہ ایک تھیلی لیے ہوئے اور کہا اسمین ہزار روپے ہین کچھ تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ خط بھیجا مجکو دوسرے
یار نے شکایت کرتا تھا مثل اوسکے کہ شکایت کی تھی مینے اپنے دوست ہاشمی سے پھر بہیجا مین وہ تھیلی مونہہ بندھی اوس یار کو اور گیا مین مسجد میں اور رہا
اوس مسجد مین اپنی بی بی کی حیا سے پھر جب آیا مین گھر تو اچھا جانا اسکام کو میری عورت نے اور نہ کچھہ رنجیدہ ہوئی اور تھے ہم اس حال مین کہ آیا پھر میرا دوست
ہاشمی اور اوسکے ساتھہ وہی ہی ایک ہمیانی تھی کہا مجھسے سچ کہو کیا کیا تو نے اوسمین کہ دیکہا تھا مین تجکو کہا مینے اوس سے تمام قصہ پھر کہا میرے دوست
ہاشمی نے کہ تو نے مونہہ کیا طرف میرے اور حال یہ ہی کہ نہین مالک ہون مین اوپر زمین کے مگر اوس چیز کا کہ بہیجا اوسکو مینے طرف تیرے پھر لکھا مینے
طرف دوست اپنے کے کہ سوال کرتا تھا مین اوس سے دوستی کا وہ لے آیا میرے پاس ہمیانی میری مہر لگائی ہوئی کہا واقدی نے کہ پھر قسمت کر لیا
ہمنے آپسمین اون ہزار روپون کو بعد اوسکے کہ نکالے واسطے اپنی بی بی کے سو روپے اور پونہچی یہ خبر مامون کو تو بلایا مجکو اور مجھسے پوچھا یہ قصہ اور شرح کی
مینے اس خبر کی تو حکم کیا خلیفہ نے واسطے ہمارے سات ہزار اشرفیون کا واسطے ہر ایک کے ہم تینون دوستون سے دو دو ہزار اشرفی اور واسطے میری
عورت کے ایک ہزار اشرفی انتہی اور تحقیق ذکر کیا خطیب نے بیچ تاریخ بغداد کے اس حکایت کو اور واقع ہوئی ولادت واقدی کی اول سال ایک سو تیس مین اور
وفات کی آخر روز مین پہر گیارہوین ذی الحجہ کے دو سو سات مین اور اوسوقت مین قاضی تھے بغداد کے بیچ جانب غربی کے ایسا کہا ہی ابن قتیبہ نے اور کہا سمعانی
قاضی تھے جانب شرقی مین اور نماز پڑھی اوپر اونکے محمد بن سماعۃ تمیمی نے اور مدفون ہوئے مقابر خیزران مین اور کہا گیا ہی کہ وفات پائی سال دو سو نو مین اور
پہلا قول صحیح ہی اور عمر اونکی اٹھتر برس کی تھی اور واقدی نسبت ہی طرف واقد کے کہ جد اونکے جد تھے اور عسکر مہدی نام ایک محلہ بغداد کا ہی ایسا مشہور
سا ہی جو واقع ہے جانب شرقی مین آباد کیا اوسکو ابو جعفر منصور نے اپنے بیٹے مہدی کے نام پر کہتا ہی مترجم عفا اللہ عنہ کہ اختصار کیا اس کتاب
اور ترجمہ الفاظ کے زبان سلیس ہندی مین موافق خواہش اپنے احباب کے مگر بعض جا بضرورت حاصل معنی لکھا یا جہان ترجمہ الفاظ مین بباعث
خلاف ہونے محاورے کے سمجھنا مطلب کا دشوار تھا اور جہان واسطے مزید توضیح یا پورا کرنے روایت یا رفع شک کے حاجت ہوئی تو وہان
مضمون کو بھی لکھدیا اور جان لیا چاہیے کہ امام واقدی کو ہر چند کہ یہ استاد ہین بخاری کے اور لوگون نے ضعیف لکھا ہی لیکن جناب قاضی
پانی پتی نے اپنی تفسیر مظہری مین دوسرے پارے مین بیچ اس قول اللہ عزوجل کے وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ عمرۃ القضا کی
لکھا ہی کہ خَبَرُ الْوَاقِدِيِّ فِي الْمَغَازِي مَقْبُولٌ إِذَا لَمْ يُخَالِفِ الْأَخْبَارَ الصَّحِيحَةَ ومنہ التوفیق وبہ نستعین مثنوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زبان جستہ قلم ہی مری ذوالفقار — نہ خنجر سا مہ ہیگا فی کارزار
صدا لیسے دہل ہی صریر قلم — بنا نعرہ اللہ اکبر رقم
ہر اک صفحہ ہی اسمین میدان جنگ — نہین ذکر جز تیغ و تیر و تفنگ
ہر ایک سمت ہی فوج دین کا گذر — مضامین ہین دلچسپ و پر [illegible]

یہود کا ذی قعدہ مین پہلا تیسوین مہینے پھر سریہ ابن عتیک کا طرف ابی الحقیق کے ذی الحجہ مین چھیالیسوین مہینے جب کہ قتل کیا گیا سلام بن ابی الحقیق
لعبہ لے گئے یہود طرف سلام بن مشکم کے خیبر مین اور انکار کیا کہ سردار بنے اونکا پھر اوٹھا اسیر بن زارم اونکی لڑائی کو پھر غزوہ کیا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
نے ذات الرقاع کا محرم مین سینتالیسوین مہینے پھر غزوہ کیا دومۃ الجندل کا ربیع الاول مین سینتالیسوین مہینے پھر غزوہ کیا مریسیع کا شعبان مین پانچوین
سال پھر غزوہ خندق ہوا ذیقعدہ مین پانچوین سال پھر غزوہ ہوا آنحضرت کا طرف بنی قریظہ کے آخر ذیقعدہ اور اول ذی الحجہ سنہ پانچ مین پھر سریہ ابن انیس کا طرف
طرف سفین بن خالد بن نبیح کے محرم مین چھٹے سال پھر سریہ محمد بن مسلمہ کا محرم مین چھٹے سال طرف قرطا کے پھر غزوہ آنحضرت کا بنی لحیان پر طرف غابہ کے
ربیع الاول سنہ چھ مین پھر غزوہ آنحضرت کا ربیع الآخر مین طرف غابہ کے سنہ چھ مین پھر سریہ کہ جسکا امیر عکاشہ بن محصن تھا طرف مقام غمر کے ربیع الآخر سنہ چھ مین
پھر سریہ محمد بن مسلمہ کا طرف ذی القصہ کے ربیع الآخر سنہ چھ مین پھر وہ سریہ کہ امیر اوسکے ابو عبیدہ بن جراح تھے طرف ذی القصہ کے ربیع الآخر سنہ چھ مین پھر سریہ
زید بن حارثہ کا طرف بنی سلیم کے موضع جموم پر ربیع الآخر سنہ چھ مین اور تھے یہ دونون ایک مہینے مین جموم درمیان نخل اور نقرہ کے ہے پھر سریہ زید بن حارثہ کا
طرف عیص کے جمادی الاولی سنہ چھ مین پھر سریہ زید بن حارثہ کا موضع طرف پر جمادی الاخری سنہ چھ مین اور موضع چھتیس میل ہے مدینہ منورہ سے پھر سریہ زید
بن حارثہ کا طرف حسمی کے جمادی الآخرہ سنہ چھ مین اور حسمی ہے ورے وادی القری کے ہے پھر سریہ زید بن حارثہ کا طرف وادی القری کے رجب سنہ چھ مین پھر وہ سریہ
کہ امیر اوسکے عبد الرحمن بن عوف تھے طرف دومۃ الجندل کے شعبان سنہ چھ مین پھر غزوہ علی رضی اللہ عنہ کا فدک کو شعبان سنہ چھ مین پھر سریہ زید بن حارثہ کا
طرف ام قرفہ کے رمضان مین چھٹے سال اور ام قرفہ طرف ایک پہلو کے ہے وادی القری سے پھر غزوہ ابن رواحہ کا طرف اسیر بن زارم کے شوال سنہ چھ مین پھر
سریہ کرز ابن جابر کا طرف عرنیین کے شوال سنہ چھ مین پھر عمرہ حدیبیہ کیا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ذیقعدہ سنہ چھ مین پھر غزوہ خیبر کیا آنحضرت نے
جمادی الاخرہ سنہ سات مین پھر لوٹے خیبر سے وادی القری کو جمادی الاخرہ مین اور قتال کیا اوسمین ساتوین سال پھر سریہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ
کا طرف تربہ کے شعبان سنہ سات مین پھر سریہ حضرت ابی بکر بن ابی قحافہ رضی اللہ تعالی عنہما کا شعبان مین ساتوین سال طرف نجد کے پھر سریہ بشیر بن سعد کا طرف فدک کے
شعبان سنہ سات مین پھر سریہ غالب بن عبد اللہ کا طرف میفعہ کے رمضان سنہ سات مین اور میفعہ جانب نجد کے ہے پھر سریہ بشیر بن سعد کا طرف موضع جناب کے شوال سنہ سات
مین پھر عمرۃ القضیہ کیا آنحضرت نے ذی القعدہ سنہ سات مین پھر غزوہ ابن ابی العوجاء سلمی کا ذی الحجہ مین ساتوین سال پھر غزوہ غالب بن عبد اللہ کا کدید کی طرف صفر سنہ آٹھ مین
یعنی عمرۃ القضا
اور کدید بہت قدید سے ہے پھر سریہ شجاع بن وہب کا ربیع الاول سنہ آٹھ مین طرف بنی عامر بن ملوح کے پھر غزوہ کعب بن عمیر غفاری کا ربیع الاول سنہ آٹھ مین طرف ذات اطلاح
کے اور اطلاح جانب شام کے ہے بلقا سے رات بھر کی مسافت پر پھر غزوہ زید بن حارثہ کا طرف موتہ کے آٹھوین سال پھر وہ غزوہ کہ امیر اوسکے عمرو بن العاص تھے طرف
ذات السلاسل کے جمادی الآخرہ سنہ آٹھوین مین پھر غزوہ الخبط کہ امیر اوسمین ابو عبیدہ بن جراح تھے رجب سنہ آٹھوین مین پھر سریہ خضرہ کہ امیر اوسکے ابو قتادہ تھے
شعبان سنہ آٹھ مین اور موضع خضرہ جانب نجد کے ہے بیس کوس پر نزدیک بستان ابن عامر کے پھر سریہ ابی قتادہ کا طرف اضم کے رمضان سنہ آٹھ مین پھر غزوہ آنحضرت کا
فتح مکہ کو تیرھوین تاریخ رمضان کی سنہ آٹھوین مین پھر گرانا بتخانہ عزی کا پچیسوین رمضان سنہ آٹھ مین گرایا اوسکو خالد بن ولید نے پھر گرانا بتخانہ سواع کا اوسی رمضان مین
عمرو بن العاص نے پھر گرانا بتخانہ مناۃ کا سعد بن زید الاشہلی نے آٹھوین سال رمضان مین پھر غزوہ بنی جذیمہ کا کہ بھیجا خالد بن ولید کو شوال سنہ آٹھ مین پھر غزوہ حنین
شوال سنہ آٹھ مین پھر غزوہ آنحضرت کا طرف طائف کے شوال سنہ آٹھ مین اور حج کرنا لوگون کا اسی سال کہا واقدی نے پھر غزوہ تبوک ہوا اور یہ آخر غزوہ تھا
اور کہا ابن اسحق نے کہ اول غزوہ آنحضرت کا غزوہ ابوا ہے پھر بواط پھر عشیرہ اور حدیث کی عبد اللہ بن محمد نے کہ خبر دی ہمکو وہب نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ابی
اسحق سے کہ تھا مین طرف پہلو زید بن ارقم کے پوچھا اوسنے کتنے غزوے کیے آنحضرت نے کہا اونیس کہا گیا تم کتنون مین ہمراہ تھے کہا سترہ مین تو کہا مینے کونسا
تھا اول کہا غزوہ عشیرہ اور کہا گیا ہے کہ اول سریہ جو روانہ کیا تھا آنحضرت نے جب کہ آئے تھے آپ مدینے مین تحقیق وہ ہے جو بھیجا حمزہ بن عبد المطلب کو تیس سوارون مین
ساتھ انصار کے پس ملے ابو جہل سے کہ تھا تین سو سوارون سے اون تینسون مین نزدیک سیف البحر کے پس درمیان مین آگیا ان دونون کے مجدی
بن عمرو جہنی واسطے اوس قسم کے کہ تھی درمیان جہنیہ اور انصار کے تو لوٹ آئے اور نہوا قتال پھر نکلے آنحضرت یہانتک کہ پہونچے موضع ابوا مین طلب کرتے ہوئے

علداری بنی کنانہ کی سے اور رخصت کیا لوگون کو بنی ضمرہ سے اور یہ اس بات سے کہ یہ لوگ اونکی مدد کرین نہ وہ انکی اور بھیجا جب قوم سے لوگون کو کہ سردار کیا اوپر
عبیدہ بن الحارث بن عبدالمطلب کو اور درست کیا اونکے لیے نشان جب کہ گئے تاکہ رخصت کرین آنحضرت کو بہنے لگین آنکھین اونکی بسبب جدائی آنحضرت کے
پھر بٹھایا اونکو حضرت نے اور بھیجا جگہہ اونکی عبداللہ بن جحش اسدی کو اور لکھدیا اوسکو خط اور فرمایا کہ نہ پڑھے اوسکو مگر بعد دو راتون کے جب کہ گذارین
دو راتین سفر مین تو پڑھا خط تو پایا اوسمین یہ کہ جا طرف نخلہ کے اللہ عزوجل کے نام کے ساتھ اور برکت اوسکی کے اور مت زور کر کسی پر اپنے ساتھیون
مین سے اوپر چلنے کے اپنے ساتھ اور جا میرے حکم سے اون لوگون کے ساتھ جو متابعت کرین تیری یہان تک کہ پہونچے تو بطن نخلہ مین پس منتظر رہ واسطے
قریش کے قافلون کا جب پڑھا عبداللہ نے خط استرجاع کیا اور بعد استرجاع کے کہا سنا اور مانا مینے حکم اللہ اور رسول کا پھر کہا لوگون سے جو چاہے چلنا چلے
اور جو چاہے لوٹنا لوٹ جاے تو سے مین چلنے والا ہون اسلیے حکم آنحضرت کے پس لوٹ آئے گروہ مین سے سعد بن ابی وقاص زہری اور عتبہ بن غزوان حلیف بنی [illegible]
کے بنی مازن بن منصور مین سے پس لوٹ آئے طرف نجران کے جو علداری بنی سلیم کی تھی پس ٹھہر گئے وہان اور گئے عبداللہ بن جحش ہمراہ اپنے لوگون کے یہان تک
کہ پہونچے بطن نخلہ مین اور ملے وہان عمرو بن حضرمی اور عثمان بن عبداللہ بن مغیرہ اور نوفل بن عبداللہ اور حاکم بن کیسان سے اور مارا گیا عمرو بن حضرمی اور
مارا اوسکو واقد بن عبداللہ تمیمی نے کہ تھا بنی ثعلبہ بن یربوع سے اور مقید ہوے عثمان بن عبداللہ اور حاکم بن کیسان اور نکل بھاگا وہان سے نوفل
بن عبداللہ اپنے گھوڑے پر چاندرات کے روز رجب کے پھر آیا لشکر مین دوسرے دن اور چاند دیکھا تھا لوگون نے رجب کا اور خبر دی اونکو اوس نے کہ بلا
اوسکے ساتھیون کو لیکن نہ طاقت پائی اونکے ڈھونڈھنے کی اور گئے اصحاب آنحضرت ساتھ لوٹ اور قیدیون کے طرف آنحضرت کے اور خبر دی ساتھ اوسکے
کہا یا رسول اللہ پہونچے ہم قوم کو دن مین جس شام کو دیکھا ہمنے ہلال چاند نہین جانتے کہ لڑائی کی ہمنے رجب مین یا آخر دن جمادی الاخرہ مین اور اترگیا [illegible] بیان نزول
آیت کا کہا راویون نے اور بھیجا قریش نے طرف آنحضرت کے فدیہ اپنے لوگون کا فرمایا آپ نے ہرگز نہ فدیہ لینگے ہم ان دونون کا یہان تک کہ آجاوین ہمارے
اصحاب یعنی سعد بن ابی وقاص اور عتبہ بن ابی غزوان حدیث کی ہے ابوبکر بن اسمعیل بن محمد نے اپنے باپ سے کہ کہا اونہون نے کہ کہا سعد بن ابی وقاص نے
کہ نکلے ہم ساتھ عبداللہ بن جحش کے یہان تک کہ اوترے نجران مین اور نجران جانب معدن بنی سلیم کے ہے تو بھیجا اپنا اونٹ چرانے کو اور تھے ہم بارہ مرد دو دو کا ایک
اونٹ پر اور تھا مین پیچھے بیٹھنے والا عتبہ بن غزوان کے اور گم گیا اونٹ ہمارا اور ٹھہر رہے ہم واسطے اوسکے دو دن کہ تلاش کرتے تھے ہم اوسکو اور چلے گئے ہمراہی ہمارے
اور نکلے ہم اور پیشتان اونکے پھر راہ بھول گئے اونکی اور پہونچے وہ مدینے کو آگے ہمسے کئی دن اور نہ حاضر ہوئے ہم نخلہ مین اور پہونچے ہم نزدیک آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور وہ گمان کرتے تھے کہ مارے گئے اور پہونچی ہمکو سفر مین تکلیف بھوک کی تحقیق نکلے تھے ہم اور درمیان طیبہ اور مدینے کے چھ برد ہین اور برد چار
فرسخ کو کہتے ہین اور فرسخ تین میل کا ہے اور اوسمین اور تھا بیچ معدن بنی سلیم تک رات بھر کی راہ ہے کہا راوی نے نکلے ہم طیبہ سے اور سواری کی نوبت بنوبت
اور تھا ہمارے پاس کچھ کھانا یہان تک کہ پہونچے بیچ مین پوچھا ابو اسحق سے کہ معدن بنی سلیم اور مدینے مین کتنی مسافت ہے کہا راوی نے تین منزل اور جسوقت
بھوکے ہوتے تھے ہم کہاتے تھے کونپل خاردار درختون کی اور اوسپر پانی پی لیتے تھے یہان تک کہ آئے مدینے مین پس پائے گئے آدمی قریش کے کہ آئے تھے
واسطے فدیہ دینے اپنے لوگون کے اور رہ لیا تھا آنحضرت نے اور فرمایا مجکو اندیشہ ہے اپنے اصحاب کا کہا راویون نے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
قریش سے کہ اگر مارا ہوگا تمنے میرے دونون ہمراہیون کو تو قتل کرونگا مین تمہارے دونون ساتھیون کو اور فدیہ اونمین ہر ایک کا چالیس اوقیہ چاندی کا
تھی اور ایک اوقیہ چالیس درہم ہے کہا راوی نے تھا عبداللہ ایام جاہلیت مین چوتھی جب کہ لوٹے عبداللہ بن جحش نخلہ سے خمس نکالا غنیمت کا اور تقسیم کیا
باقی اپنے اصحاب مین اور تھا یہ اول خمس اسلام مین اور اوتری بعد اسکے یہ آیت وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ یعنی جان لو تحقیق
جو کچھ لوٹو تم کسی چیز سے بیشک اللہ تعالی کے واسطے ہے اوسکا پانچوان حصہ روایت ہے ابی بردہ بن نیار سے کہ آنحضرت نے ٹھہرادی لوٹ اہل نخلہ کی اور
بدر کو پھر جب لوٹے تو تقسیم کیا اوسکو ساتھ لوٹ بدر کے اور دیا ہر قوم کو اوسکا حق کہا راویون نے اور اوترا قرآن کہ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ
یعنی تجھسے پوچھتے ہین مہینے حرام کو اور حکم کیا اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین کہ لڑائی شہر حرام مین بڑا گناہ ہے لیکن [illegible] مسلمانون کا روکنا اللہ تعالی کی راہ سے بڑا گناہ ہے

اور اصل مین تھا بجاے سبیل اللہ کے لفظ رسول اللہ کا یہان تک کہ عذاب پہنچتے ہین اونکو اور قید کرتے ہین کہ نہ جاوین رسول اللہ کی طرف اور جھٹلاتے ہین
اللہ کو اور منع کرتے ہین مسلمانون کو بیت اللہ سے واسطے حج اور عمرے کے اور پریشان کرتے ہین اونکو امر دین مین اور فرمایا اللہ تعالی نے وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ
مِنَ الْقَتْلِ یعنی شریک اللہ کا کرنا اساف اور نایلہ کہ جو دو بت ہین یہ بہت بڑھکر ہے قتل کے گناہ سے اور روایت ہے عروہ سے کہ کہا اونھون نے
دیت دی حضرت نے عمرو بن حضرمی کی اپنے پاس سے اور حرام رکھا لڑائی کو مہینون حرام مین جیسے اونکی آگے حرمت تھی یہان تک کہ سورہ براۃ نازل ہوئی
روایت ہے کریب سے کہ کہا پوچھا مینے ابن عباس سے کیا دیت دی آنحضرت نے ابن حضرمی کی کہا نہین کہا ابن واقد نے اور مجمع علیہ ہمارے نزدیک یہ ہے کہ دیت دی
آنحضرت نے اور اس سریہ مین نام رکھے گئے عبد اللہ بن جحش امیر المومنین حدیث کی ہے جیسے ابو معشر نے اور نام ہمراہیون کا عبد اللہ بن جحش کے اس لڑائی مین آٹھ ہی
عبد اللہ بن جحش اور ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ اور عامر بن ربیعہ اور واقد بن عبد اللہ تمیمی اور عکاشہ بن محصن اور خالد بن ابی البکیر اور سعد بن ابی وقاص
اور عتبہ بن غزوان اور یہ حاضر تھے لڑائی کے وقت اور بعضون نے کہا بارہ تھے اور بعضون نے تیرہ اور ہمارے نزدیک آٹھ ہین ۔

قصہ قتال بدر

اور اوسکو بدر کبری بھی کہتے ہین کہا راویون نے جب کہ دریافت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹنا قافلہ قریش کا شام سے تو طلب کیا اپنے اصحاب کو
واسطے قافلے کے اور روانہ کیا طلحہ بن عبید اللہ و سعید ابن زید کو دس روز اول اپنی روانگی کے مدینے سے تاکہ جستجو کرین قافلے کی اور رخصت ہوئے یہ دونون یہانتک
کہ پہنچے نزدیک کشد جہنی کے جو موضع نخبار مین تھا تہامہ تہامات جو راستے اور نخبار ایک جگہ ہے ورے ذی المروہ کے اوپر کنارے بحر شور کے پس ٹھہرایا اور اوتارا دونون
کو کشد نے اور چھپا رہے تھے نزدیک اوسکے پوشیدہ چھپے ہوئے مین اکٹھا اوسکے یہان تک کہ گذرا قافلہ رات سے تو چڑھے طلحہ اور سعید اوپر ایک ٹیلے کے اور
دیکھا قوم کو اور جو چیز کہ بھر کر لاتے تھے اور شروع کی قافلے والون نے کہنا کشد کو کہ کیا دیکھا تو نے کسی جاسوس کو محمد علیہ السلام کے کہا کشد نے پناہ مانگتا ہون مین
اللہ تعالی سے اور کہان ہین جاسوس محمد علیہ السلام کے موضع نخبار مین اور جب کہ گذر گیا قافلہ تو رات گذاری ان دونون نے یہان تک کہ صبح ہوئی پھر نکلے اور نکلا
ان دونون کے ساتھ کشد بطور نگہبانی کے اور اوتارا اونکو ذو المروہ مین اور پہنچا قافلہ دریا پر اور جلدی کی اور چلے دن رات خوف طلب سے پھر آئے طلحہ اور سعید
مدینے مین اوس روز کہ ملے قریش رسول اللہ علیہ السلام سے مقام بدر مین پھر جب کہ نہ پایا آنحضرت کو تو لوٹے یہ دونون اور ملاقات کی آنحضرت سے مقام تربان مین اور
تربان واقع ہے درمیان موضع ملل او سیالہ کے اوپر محجہ کے اور تھا یہ گھر ابن اذینہ شاعر کا اور آیا بعد اسکے کشد اور خبر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو طلحہ اور سعید
اوتارنے کشد کی ان دونون کو تو محبت کی اوس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اکرام کیا اوسکا اور فرمایا کیا نہین جاگیر دون مین تجکو مقام ینبع کو عرض کی کشد نے
کہ مین بوڑھا ہون اور گذر گئی عمر میری اسکی لیکن جاگیر دیجیے وہ جگہ میرے بھتیجے کو تو جاگیر مین دی وہ جگہ آپ نے واسطے بھتیجے کے کہا راویون نے اور طلب کیا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون کو اور فرمایا یہ قافلہ قریش کا ہے بیچ لشکر کے ہے مال اونکا امید ہے کہ اللہ تعالی غنیمت دلاوے تمکو یہ مال پھر جلدی کی جسنے جلدی کی
یہان تک کہ تحقیق مرد جھگڑتا تھا اپنے باپ سے جانے کے لیے پس تھا اونمین سے جھگڑا سعد بن خیثمہ اور باپ اسکا بیچ جانے کے بدر کو کہا سعد نے اپنے باپ سے
تحقیق ہے جانا اگر ہوتا سوا جنت کے تو اختیار کرتا مین تجکو ساتھ اوس جانے کے تحقیق مین امید رکھتا ہون شہادت کی آگے اپنے اس ہو نہ کے کہا خیثمہ نے اختیار کر
مجکو اور ٹھہر اپنی عورتون کے ساتھ تو انکار کیا سعد نے پھر کہا خیثمہ نے ضرور ہے ایک کو ہم مین سے یہ کہ رہے پھر قرعہ ڈالا دونون نے اور نکلا نام سعد کا پھر روانہ ہوا
اور شہادت پائی بدر مین اور رہ گئے حضرت کی معیت سے بہت آدمی صحابہ مین سے کہ نکروہ جانتے تھے جانا آپ کا اور اوس جانے مین کلام کثیر اور اختلاف ہے اور
نہ ملامت کیا گیا جو کہ نہ گیا اسواسطے کہ نہ نکلے تھے واسطے لڑائی کے بلکہ نکلے تھے واسطے قافلے کے اور رہ گئی ایک قوم اہل نیات اور بصائر کے لوگون سے کہ اگر
گمان کرتے یہ کہ تحقیق ہوگی لڑائی تو ہرگز نہ رہجاتے اور تھے رہنے والون سے اسید بن حضیر پھر جب کہ لوٹ آئے آنحضرت تو کہا آپ سے اسید نے کہ حمد ہے واسطے اللہ کی
کہ خوش کیا آپکو اور غالب کیا آپکو اوپر آپ کے دشمن کے اور قسم ہے اوسکی کہ بھیجا آپکو ساتھ حق کے نہ پیچھے رہا مین آپ سے واسطے محبوب ہونے اپنی جان کے
آپکی جان سے اور نہ گمان کیا مینے کہ آپ ملین گے دشمن سے اور نہ جانا مینے سوا اسکے کہ یہ جانا ہے واسطے قافلے کے فرمایا حضرت نے اسید سے کہ سچ کہا تو نے

اور تھا یہ اول غزوہ کہ غالب کیا اللہ تعالی نے بیچ اوسکے اسلام کو اور ذلیل کیا اوسمین مشرکون کو اور چلے حضرت ساتھ اون لوگون کے کہ ہمراہ تھے آپ کے یہانتک کہ پہنچے
طرف کھاٹی بنی دینار کے پھر مقیم ہوئے موضع بقیع مین اور بقیع کا نام ہے بیوت السقیا ہی اور بقیع کھاٹی ہے بنی دینار کی بیچ مدینے کے اور سقیا ملا ہوا ہے مدینے کے گرد ن
اور تھا یہ دن اتوار کا بارھوین تاریخ رمضان کی اور خیمہ گاہ آپ کی اوس جا تھی کہ ملاحظہ کیا لشکر کو پھر پیش کیے گئے عبد اللہ بن عمر اور اسامہ بن زید اور رافع بن خدیج
اور براء بن عازب اور اسید بن ظہیر اور زید بن ارقم اور زید بن ثابت تو لوٹا دیا اونکو اور نہ اجازت دی اونکو ہمراہی کی کہا راوی نے روایت ہے کہ کہا دیکھا مینے اپنے
بھائی عمیر بن ابی وقاص کو قبل اسکے کہ پیش کیے جاوین ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے کہ پوشیدہ ہوتا تھا کہا مینے کیا ہے تجکو اے بھائی کہا اوسنے ڈرتا ہون کہ
دیکھین مجکو حضرت اور چھوٹا جانین اور لوٹا دین مجکو اور مین دوست رکھتا ہون جانے کو شاید کہ اللہ تعالی دے مجکو شہادت کہا راوی نے پیش کیا گیا وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے تو چھوٹا جانا اوسکو اور فرمایا لوٹ جا پھر رویا عمیر اور اجازت دی اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمراہی کی کہا راوی نے کہ تھے سعد کہ
کہتے تھے یہ کہ باندھ دیا مینے پرتلا اوسکی تلوار کا بسبب اوسکے صغر سن کے اور شہید ہوا بدر مین اور وہ سولہ برس کا تھا کہا راوی نے کہ مروی ہے عباس بن عبد الرحمن
اشجعی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اصحاب کو کہ پیین پانی اونکے کنوین سے آج کے دن اور پیا آپ نے پانی اونکے کنوین کا کہا راوی نے مروی ہے
عمرو بن ابی عمرو سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اول اونکے کہ پیا پانی اونکے کنوین کا اوس دن اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہ لایا جاتا تھا شیرین پانی واسطے آپکے بیوت سقیا سے اور کہا ہے عبد اللہ بن قتادہ نے اپنے باپ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے
نماز پڑھی نزدیک بیوت سقیا کے اور دعا کی اوس دن واسطے اہل مدینہ کے پس فرمایا اے اللہ تحقیق ابراہیم بندہ تیرا ہے اور دوست تیرا اور نبی تیرا دعا کی تجسے واسطے
اہل مکہ کے اور تحقیق مین محمد ہون بندہ تیرا اور نبی تیرا پکارتا ہون تجکو واسطے نفع اہل مدینہ کے یہ کہ برکت کرے تو واسطے اونکے بیچ صاع اونکے کے اور مد اونکے
اور پھلون اونکے کے اے اللہ محبوب کر واسطے ہمارے مدینہ اور کر اوس چیز کو جو اوسمین ہے وبا سے طرف موضع خم کے اے اللہ مینے حرام کیا اوس چیز کو درمیان دونون
سنگستان اوسکے کے جیسا کہ حرام کیا ابراہیم دوست تیرے نے مکے کو اور خم دو کوس ہے موضع جحفہ سے کہا راویون نے اور آئے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
عدی بن ابی الزغبا اور بسبس بن عمرو بیوت سقیا سے کہا راویون نے اور آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عبد اللہ بن عمرو بن حرام اوس دن پس کہا یا رسول اللہ
تحقیق خوش آیا مجکو اترنا آپ کا یہان اور حاضری لینا اس جگہ اپنے اصحابون کی اور فال لی مینے اس سے کہ تحقیق یہ جگہ ہے ہمارے [illegible] جب کہ تھا مین اور
اہل جسکے بیچ مین وہ جگہ کہ تھا اور جسکے [illegible] اور [illegible] کو لوٹتے تھے اوسکے پیچھا اور تھے اونکے [illegible] گھر بہت
حاضری لی مینے اسی جگہ اپنے لوگون کی پس اجازت دی مینے جسکو کہ ہتھیار اوٹھا سکتا تھا اور لوٹا دیا مینے اوسکو کہ چھوٹا تھا اور اوٹھانے ہتھیار سے پھر گئے ہم یہود خیبر کی
کی طرف اور وہ غالب یہود [illegible] اوس دن پس قتل کیا مینے اونکو جیسا کہ چاہا [illegible] تمام یہود [illegible] آج تک اور ہم امید رکھتے ہین یا رسول اللہ
یہ کہ ملین ہم اور قریش پس ٹھنڈی کرے اللہ تعالی آنکھ آپکی اونکی جانب سے اور تھے خلاد بن عمرو بن جموح کہ کہتے تھے جبکہ ہوا دن تو کیا مین اپنے اہل کو [illegible]
موضع [illegible] پس کہا اوس سے اونکے باپ عمرو بن جموح نے کہ نہ طلب کیا مینے [illegible] کہ تحقیق [illegible] کہا [illegible] تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] اور [illegible] موضع [illegible] کہا عمرو نے اچھی فال ہے قسم اللہ تعالی کی تحقیق مین امید رکھتا ہون کہ لوٹو تم اور غنیمت [illegible] مشرکین قریش [illegible] تحقیق یہ جگہ
ہماری تھی جسکو [illegible] کہا راوی نے تحقیق آنحضرت نے بدل دیا نام اوسکا اور نام رکھا سقیا کہا راوی نے کہ تھا میرے دل مین کہ [illegible]
اوسکو یہانتک کہ خرید لیا اوسکو سعد بن ابی وقاص نے بدلے دو اونٹون کے اور کہا گیا ہے قیمت سات اوقیہ کے کہا راوی نے ذکر کیا گیا آنحضرت سے کہ [illegible]
سعد نے فرمایا نفع مند ہوئی بیع کہا راوی نے اور کوچ کیا حضرت نے اخیر دن اتوار کے بیوت السقیا سے بارھوین تاریخ رمضان کے اور گئے مسلمان ہمراہ آپکے
اور وہ تین سو پانچ تھے اور آٹھ شخص لوٹ گئے کہ دیا گیا اونکو سہام غنیمت سے اور تھے ستر اونٹ اور سوار ہوتے تھے ہر ایک پر دو دو تین تین چار چار آدمی [illegible]
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور علی اور مرثد اور کہا گیا ہے زید بن حارثہ بجاے مرثد کے کہ اونپر [illegible] ایک اونٹ پر اور تھے حمزہ بن عبد المطلب اور زید بن حارثہ
اور ابو کبشہ اور انسہ مولی نبی علیہ السلام کے اوپر ایک اونٹ کے اور تھے عبیدہ بن حارث اور طفیل اور حصین دونون بیٹے حارث کے اور مسطح بن اثاثہ اوپر ایک اونٹ کے

جوتھا عبیدہ بن حارث کا کہ آرام دیتے جاتے تھے اپنے تابعون کو مثل ابن ابی داود مازنی کے اور تھے معاذ اور عوف اور معوذ بیٹے عفرا کے اور مولی اونکے ابو الحمرا
اوپر ایک اونٹ کے اور ابی بن کعب و عمارة بن حزم و حارثہ بن نعمان ایک اونٹ پر اور خراش بن الصمة و قطبة بن عامر بن حدیدہ و عبد اللہ بن عمرو بن حرام ایک
اونٹ پر اور تھے عتبہ بن غزوان و طلیب بن عمیر ایک اونٹ پر جسکا نام عبس تھا اور ملک تھا عتبہ کا اور مصعب بن عمیر اور سویبط بن حرملہ و مسعود بن ربیع
ایک اونٹ پر جو مصعب کا تھا اور عمار بن یاسر اور ابن مسعود ایک اونٹ پر اور عبد اللہ بن کعب اور ابو داود مازنی و سلیط بن قیس اوپر شتر عبد اللہ بن کعب کے
اور عثمان اور قدامہ اور عبد اللہ بیٹے مظعون کے اور سائب بن عثمان ایک شتر پر کہ اوترتے اور سوار ہوتے باری باری اور ابو بکر اور عمر اور عبد الرحمن
بن عوف ایک شتر پر اور سعد بن معاذ اور اونکے برادر اور اونکے بھتیجے حارث بن اوس اور حارث بن انس چارون ایک شتر جوان پر جو تھا سعد بن معاذ کا اور نام
اوسکا ذیال تھا اور سعد بن زید اور سلمہ بن سلامہ و عباد بن بشر و رافع بن یزید و حارث بن خزمہ ایک اونٹ پر جو سعد بن زید کا تھا اور نہ زاد راہ تھا انکے پاس سوا ے
ایک صاع تمر کے روایت کی معاذ بن رفاعہ نے اپنے باپ سے کہ نکلا مین ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بدر کے اور تھے تین تین آدمی اوترتے چڑھتے
ایک شتر پر پس مین اور میرا بھائی خلاد بن رافع تھے اپنے ایک شتر پر اور ساتھ ہوئے تھے ہمارے عبید بن زید بن عامر پس چلے ہم اور جب کہ پونہچے موضع روحا مین
گر پڑا ہمارا شتر اور بیٹھ گیا تھک کر پس کہا میرے بھائی نے ای اللہ ہم نذر مانتے ہین تیری یہ کہ اگر لا دے تو ہمکو اس شتر پر طرف مدینے کے تو قربانی کرینگے اوسکو پس گذرے
ہمپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم اوس حال مین تھے پس عرض کی ہمنے یا رسول اللہ بیٹھ گیا اونٹ ہمارا پس طلب کیا حضرت نے پانی اور کلی کی اور وضو فرمایا ایک برتن مین
پھر کہا کھولو اسکا مونہہ پس کھولا ہمنے پھر ڈالا آپ نے وہ پانی اوسکے مونہہ مین پھر اوسکے سر پر پھر اوسکی گردن اور شانہ اور کوہان اور پشت اور سرین اور دم پر پھر فرمایا
سوار ہو اور روانہ ہوئے آنحضرت آگے اور ہم چلے ہم حضرت سے نشیب موضع منصرف مین اور شتر ہمارا اوڑا لیے جاتا تھا ہمکو یہان تک کہ جب پونہچے ہم لوٹتے
ہوئے بدر سے عیدگاہ مدینے مین بیٹھ گیا اونٹ ہمارا پس قربانی کی اوسکی میرے بھائی نے واسطے پورا کرنے نذر کے اور تقسیم کر دیا گوشت اوسکا کہا راوی نے کہ
سوار ہوئے سعد بن عبادہ بدر کی راہ مین بیس شترون پر اور روایت ہے سعد بن وقاص سے کہ چلے ہم بدر کو ہمراہ حضرت کے اور تھے ستر اونٹ ہمارے ہمراہ
پس نوبت بنوبت سوار ہوتے تین تین چار چار دو دو آدمی ایک ایک شتر پر اور تھا مین زیادہ تکلیف مین بہ نسبت سب اصحاب کے اسواسطے کہ پیادہ چلتا تھا اور تیر انداز تھا
اور نہ سوار ہوا مین آتے جاتے ایک قدم اور دعا مانگی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے واسطے ہم سبھون کے کہ ای اللہ یہ بندے تیرے پیادہ ہین پس سوار کر انکو اور
برہنہ ہین پس پہنا کپڑے انکو اور بھوکے ہین پس شکم سیر کر دے انکو اور بے مایہ ہین پس غنی کر انکو اپنے فضل سے کہا سعد نے کہ پس نہ لوٹا کوئی اون لوگون سے کہ
ارادہ رکھتا تھا سواری کا مگر پایا ایک ایک شخص نے ایک دو اونٹون کو اور لباس پہنا برہنہ لوگون نے اور حاصل کیا طعام دشمنون کی زاد راہ سے اور پایا فدیہ اموال
قیدیون کے پس غنی ہو گیا اوس سے ہر فقیر اور افسر کیا آنحضرت نے پیادون پر قیس بن ابی صعصعہ کو اور نام ابی صعصعہ کا عمرو بن زید بن عوف بن مبذول ہے اور فرمایا
اونکو حضرت نے جب کہ بڑھے بیوت سقیا سے واسطے گنتی مسلمانون کے پس گنا اسکو بیر ابی عنبہ پر پس شمار کیا اور خبر دی حضرت کو اور روانہ ہوئے حضرت بیوت سقیا
سے پھر چلے بطن عقیق کی راہ پھر چلے وہ راہ جو مخفی تھی یہان تک کہ پونہچے موضع بطحا ابن ازہر مین پس اوترے وہان نیچے ایک شجر کے پس کھڑے ہوئے ابو بکر صدیق
ایک کنکریلی زمین پر اور بنائی ایک مسجد پس نماز پڑھی اوس مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا سعد بن ابی وقاص نے جب پونہچے ہم موضع ترمان مین فرمایا مجھسے حضرت نے
کہ ای سعد دیکھ اس ہرن کو کہا سعد نے پس نکالا مینے تیر اپنا اور رکھا اوسکو کمان مین اور کھڑے ہوئے آنحضرت پیچھے میرے اور رکھا دست مبارک اپنا درمیان
میرے دونون کاندھون کے پھر فرمایا تیر مار اسکو اور دعا کی ای اللہ پونہچا تیر اسکا نشانے پر پس لگا تیر میرا اوس ہرن کی گردن مین پس تبسم فرمایا آنحضرت نے اور
دوڑا مین اوسکے پکڑنے کو پس ذبح کیا اوسکو مینے اور اوٹھا لایا اوسکو پھر اوترے ہم تھوڑی دور جا کر اوس جگہ سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تقسیم کر
گوشت اسکا درمیان اصحاب کے اور روایت ہے کہ تھے اوس لشکر مین دو گھوڑے ایک مرثد بن ابی مرثد غنوی کا اور دوسرا مقداد بن عمرو بہرانی کا جو حلیف ہین بنی زہرہ کے
اور کہا بعضون نے کہ تھا ایک گھوڑا واسطے حضرت زبیر کے لیکن تحقیق ہے ہونا دو گھوڑون کا اور نہین خلاف اس بات مین کہ تھا ایک گھوڑا مقداد کا روایت ہے
مقداد بن عمرو سے کہا انہون نے تھا ساتھ میرے ایک گھوڑا بدر مین جسکا نام سبحہ اور مروی ہے کہ حاضر تھے اوسدن مرثد اپنے گھوڑے پر کہ نام اوسکا سہیل تھا کہا راوی نے

اور جاتے تھے قریش شام میں اپنے قافلے سے اور تھے اوسمین ہزار اونٹ اور مال کثیر اور نہ رہا تھا مکے میں کوئی مرد یا عورت قریش کا کہ جو پاس اوسکے مثقال سونا یا زیادہ مگر بھیجا
اوسنے سوداگری کو اوس قافلے میں پس کہا جاتا ہے کہ تھے ساتھ اونکے پچاس ہزار اور نزدیک بعضوں کے کم اس سے اور تھا اکثر مال اوسمین ابی احیحہ کا آل سعید بن عاص کا
پھر خواہ وہ مال خاص اوسکا یا دیا ہوا اونھوں نے جمع کرکے اوروں سے آدھے فائدوں پر غرض کہ تھا اکثر قافلہ اسکا اور بنی مخزوم کے دو سو اونٹ اور پانچ یا چار ہزار مثقال
سونا اور حارث بن عامر بن نوفل کا اوسمین ایک ہزار مثقال اور امیہ بن خلف کا دو ہزار مثقال اور ابن عبد مناف کا دس ہزار مثقال اور باقی بطون قریش کا اور تھی جا
تجارت اونکی موضع غزہ ملک شام سے روایت ہے مخرمہ بن نوفل سے کہ جب تھے ہم شام میں تو ملا ہمکو ایک شخص قوم جذام کا اور کہا اوسنے ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
آئے تھے واسطے ہمارے قافلے کے راہ گذر پر اور میں چھوڑ آیا ہوں اونکو وہیں مقیم ہیں ہمارے لوٹنے کے انتظار میں اور مقسم کیا ہی واسطے ہمارے راہ والوں کو کہا مخرمہ نے
پس چلے ہم ڈرتے ہوئے اس بات سے کہ نہ ملیں وہ ہمسے اور بھیجا ہمنے ضمضم بن عمرو کو وقت روانگی کے شام سے طرف مکے کے واسطے اطلاع اپنے حال کے اور کہا کرتے
تھے عمرو بن عاص کہ جب پہونچے ہم موضع زرقہ میں کہ شہر ہے شام کا قریب معان کے دو منزل پر اذرعات سے اور آتے تھے ہم مکے کو پس ملا ہمسے ایک شخص قوم جذام کا
اور خبر دی اوسنے کہ نکلے ہیں آنحضرت ﷺ ساتھ اپنے اصحاب کے تمہارے روکنے کو پھر مقیم رہے وہاں حضرت ایک مہینے پھر لوٹ گئے مدینہ منورہ کو اور تم اوس وقت نز
دیک تھے مال ساتھ اپنے ہیں وہ اس بار ضرور تمہارے پاس آوینگے تمسے لڑائی کو کہ لیجاتے ہو مال اسقدر اور وہ حساب کرتے ہیں تمہارے لوٹنے کے دنوں کا پس فکر کرو اپنے قافلے
اور بچانے مال کی اور بلاؤ اپنے لوگوں کو کہ مدد کریں آکر پس بھیجا قافلے والوں نے ضمضم کو طرف اہل مکہ کے کہ تھے یہ اوس قافلے میں اور آئے تھے یہ راہ ساحل سے ساتھ
دو اونٹوں کے پس مقرر کی اجرت ضمضم کی بیس مثقال سونا اور کہا اوسے ابو سفیان نے تعجیل کرو تم جاکر قریش کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم روکنے آئے ہیں تمہارے
قافلے کو اور حیلہ سکھلایا اوسکو کہ کاٹنا کان اپنے اونٹ کے جبکہ داخل ہو مکے میں اور کسنا کاٹھی اونٹ کی اولٹی اور پھاڑنا کرتا اپنا آگے اور پیچھے سے اور
فریاد کرنا آگے قریش کے اور کہا گیا ہی کہ بیچا تھا اسکو تبوک میں اور تھے اوس قافلے میں ستر شخص قریشی کہ تھا اونمیں عمرو بن عاص اور مخرمہ بن نوفل پس

خواب میں دیکھنا عاتکہ کا خرابی قریش کی اور ظاہر ہونا اوس خواب کا لوگوں میں پس جھگڑا ابو جہل کا ساتھ حضرت عباس رضی اللہ
عنہ کے اور طیاری لشکر قریش کی واسطے اپنے قافلے کی مدد کو

کہا راوی نے اور دیکھا تھا خواب عاتکہ بنت عبد المطلب نے پہلے آنے ضمضم کے اس طرح کا کہ گھبرا گئی تھیں اوس سے پس کہا اپنے بھائی عباس سے کہ اے بھائی
واللہ دیکھی ہے میں نے آج کی رات وہ خواب کہ ڈرتی ہوں میں سبب اوسکے شر اور مصیبت پہونچنے کا تیری قوم پر لیکن ہرگز نہ ظاہر کرنا کسی سے وہ خواب پھر بیان کیا
اوسکو کہ دیکھا میں نے ایک شتر سوار کو کہ کھڑا ہوا آکر مقام ابطح میں اور پکارا اوسنے بلند آواز سے اے آل غدر دوڑو طرف جاے قتل اپنی کے تین بار پس جمع ہوئے
آدمی پاس اوسکے پھر گیا وہ مسجد الحرام میں اور لوگ پیچھے اوسکے تھے پس دیکھا میں نے اوسکو اوسی طرح سوار خانہ کعبہ پر پھر پکارا اوسنے وہاں بھی تین بار پھر چڑھا اوپر
اپنا ابو قبیس پر پھر پکارا وہاں اوسی طرح پھر گرایا اوسنے بڑا پتھر اوس پہاڑ کے اوپر سے پس جبکہ پہونچا وہ نیچے تو ہو گیا ٹکڑے اور نہ بچا کوئی گھر مکے کا کہ گرا اوسمیں
ایک ٹکڑا مگر گھروں بنی ہاشم کے اور بنی زہرہ کے اور کہا کرتے تھے عمرو بن عاص کہ دیکھا ہمنے اپنے گھروں میں ٹکڑا اوس پتھر کا اور تھی یہ بات بڑی عبرت کی لیکن نہ چاہا
اوسوقت اللہ تعالی نے اسلام ہمارا اور باقی رکھا ہمکو اوسوقت تک کہ مشرف کیا اوسنے ہمکو پس بعد بیان اس خواب کے کہا حضرت عباس نے کہ یہ خواب ہے دیکھا تونے اور چاہئے کہ
پس نکلے عباس باہر گھر کے اور ملے اثناء راہ میں ولید بن عتبہ بن ربیعہ کو کہ تھے دوست اونکے پس ذکر کیا اوسنے یہ خواب اپنی بہن کا بر اعتماد اونکی دوستی کے
اور بہت تاکید کی اوسنے اسکے اخفا کی لیکن ظاہر ہو گیا یہ راز لوگوں میں کہا ہے حضرت عباس نے پس گیا میں دوسرے روز طواف خانہ کعبہ کو تو دیکھا میں نے
ابو جہل کو بیچ جماعت قریش کے گفتگو کر رہے تھے میری بہن کے خواب کی پس پوچھا مجھسے ابو جہل نے خواب عاتکہ کا لیکن انکار کیا میں نے پس کہا اوسنے اے بنی عبد المطلب
کیا نہ راضی ہوئے تم اس بات پر کہ نبی بنتے ہیں مرد تمہارے یہاں تک کہ نبی بننے لگیں عورتیں تمہاری بھی مشہور کرتی ہے عاتکہ کہ دیکھا میں نے خواب اس طرح کا
پس انتظار کرتے ہیں ہم اسکے وقوع کا تین دن تک پس اگر ہوگا قول اوسکا حق تو واقع ہوگا یہ امر ورنہ بعد تین دن کے لکھوں گا میں ہر طرف کہ تم لوگ ہو بہت
زائد ہو قوم عرب کے پس کہا عباس نے نہ زیادہ کرنے دیا اپنے ساتھ مسرین کے تو سزاوار زائد ہی ساتھ کذب کے اور بلا ... نسبت ہمارے ہے پس کہا ابو جہل نے

جوتھا عبیدہ بن حارث کا کہ آرام دیتے جاتے تھے اپنے تابعون کو مثل ابن ابی داود مازنی کے اور تھے معاذ اور عوف اور معوذ بیٹے عفرا کے اور مولی اونکے ابو الحمرا
اوپر ایک اونٹ کے اور ابی بن کعب و عمارہ بن حزم و حارثہ بن نعمان ایک اونٹ پر اور خراش بن صمہ و قتادہ بن عامر بن حدیدہ و عبداللہ بن عمرو بن حرام ایک
اونٹ پر اور تھے عتبہ بن غزوان و طلیب بن عمیر ایک اونٹ پر جسکا نام عبس تھا اور یہ مالک تھا عتبہ کا اور مصعب بن عمیر اور سویبط بن حرملہ و مسعود بن ربیع
ایک اونٹ پر جو مصعب کا تھا اور عمار بن یاسر اور ابن مسعود ایک اونٹ پر اور عبداللہ بن کعب اور ابو داود مازنی و سلیط بن قیس اوپر شتر عبداللہ بن کعب کے
اور عثمان اور قدامہ اور عبداللہ بیٹے مظعون کے اور سائب بن عثمان ایک شتر پر کہ اوترتے اور سوار ہوتے باری باری اور ابوبکر اور عمر اور عبدالرحمن
بن عوف ایک شتر پر اور سعد بن معاذ اور اونکے برادر اور اونکے بھتیجے حارث بن اوس اور حارث بن انس چاروں ایک شتر جوان پر جو تھا سعد بن معاذ کا اور نام
اوسکا ذیال تھا اور سعد بن زید اور سلمہ بن سلامہ و عباد بن بشر و رافع بن یزید و حارث بن خزمہ ایک اونٹ پر جو سعد بن زید کا تھا اور نہ زاد راہ تھا انکے پاس سوائے
ایک صاع تمر کے روایت کی معاذ بن رفاعہ نے اپنے باپ سے کہ نکلا میں ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بدر کے اور تھے تین تین آدمی اوترتے چڑھتے
ایک شتر پر پس میں اور میرا بھائی خلاد بن رافع تھے اپنے ایک شتر پر اور ساتھ ہوئے تھے ہمارے عبید بن زید بن عامر پس چلے ہم اور جب کہ پہنچے موضع روحا میں
گر پڑا ہمارا شتر اور بیٹھ گیا تھک کر پس کہا میرے بھائی نے اے اللہ ہم نذر مانتے ہیں تیری یہ کہ اگر لوٹا دے تو ہمکو اس شتر پر طرف مدینہ کے تو قربانی کرینگے اوسکو پس گذرے
ہم پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم اوس حال میں تھے پس عرض کی ہمنے یا رسول اللہ بیٹھ گیا اونٹ ہمارا پس طلب کیا حضرت نے پانی اور کلی کی اور وضو فرمایا ایک برتن میں
پھر کہا کھولو اسکا مونہہ پس کھولا ہمنے پھر ڈالا آپ نے وہ پانی اوسکے مونہہ میں پھر اوسکے سر پر پھر اوسکی گردن اور شانہ اور کوہان اور پشت اور ران اور دم پر پھر فرمایا
سوار ہو اور روانہ ہوئے آنحضرت آگے پس چلے ہم حضرت سے نشیب موضع منصرف میں اور شتر ہمارا اول لیے جاتا تھا ہمکو یہاں تک کہ جب پہنچے ہم لوٹتے
ہوئے بدر سے عیدگاہ مدینہ میں بیٹھ گیا اونٹ ہمارا پس قربانی کی اوسکی میرے بھائی نے واسطے پورا کرنے نذر کے اور تقسیم کر دیا گوشت اوسکا کہا راوی نے کہ
سوار ہوئے سعد بن عبادہ بدر کی راہ میں بیس شتروں پر اور روایت ہے سعد بن وقاص سے کہ چلے ہم بدر کو ہمراہ حضرت کے اور تھے ستر اونٹ ہمارے ہمراہ
پس نوبت بنوبت سوار ہوتے تین تین چار چار و دو دو آدمی ایک ایک شتر پر اور تھا میں زائد تکلیف میں بہ نسبت سب اصحاب کے سواسطے کہ پیادہ چلتا تھا اور تیر مارتا تھا
اور نہ سوار ہوا میں آتے جاتے ایک قدم اور دعا مانگی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے واسطے ہم سبھوں کے کہا اے اللہ یہ بندے تیرے پیادہ ہیں پس سوار کر انکو اور
برہنہ ہیں پس پہنا کپڑے انکو اور بھوکے ہیں پس شکم سیر کر دے انکو اور بے مایہ ہیں پس غنی کر انکو اپنے فضل سے کہا سعد نے کہ پس نہ لوٹا کوئی اون لوگوں سے کہ
ارادہ رکھتا تھا سواری کا مگر پایا ایک ایک شخص نے ایک دو اونٹوں کو اور لباس پہنا برہنہ لوگوں نے اور حاصل کیا طعام دشمنوں کی زاد راہ سے اور پائے اموال فدیہ
قیدیوں کے پس غنی ہو گیا اوس سے ہر فقیر اور افسر کیا آنحضرت نے پیادوں پر قیس بن ابی صعصعہ کو اور نام ابی صعصعہ کا عمرو بن زید بن عوف بن مبذول ہے اور فرمایا
اونکو حضرت نے جب کہ بڑھے بیوت سقیا سے واسطے گنتی مسلمانوں کے پس کھڑا کیا اسکو بیر ابی عنبہ پر پس شمار کیا اور خبر دی حضرت کو اور روانہ ہوئے حضرت بیوت سقیا
سے پھر چلا بطن عقیق کی راہ پھر چلے وہ راہ جو مخصوص تھی یہاں تک کہ پہنچے موضع بطحاء ابن ازہر میں پس اوترے وہاں نیچے ایک شجر کے پس کھڑے ہوئے ابوبکر صدیق
ایک کنکریلی زمین میں اور بنائی ایک مسجد پس نماز پڑھی اوسمیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا سعد بن ابی وقاص نے جب پہنچے ہم موضع [illegible] میں فرمایا حضرت نے
کہ اے سعد دیکھ اس ہرن کو کہا سعد نے پس نکالا اپنے تیر اپنا اور رکھا اوسکو کمان میں اور کھڑے ہوئے آنحضرت پیچھے میرے اور رکھا دست مبارک اپنا درمیان
میرے دونوں کاندھوں کے پھر فرمایا تیر مار اسکو اور دعا کی اے اللہ پہنچا تیر اسکا نشانے پر پس لگا تیر میرا اوس ہرن کی گردن میں پس تبسم فرمایا آنحضرت نے اور
دوڑا میں اوسکے پکڑنے کو پس ذبح کیا اوسکو میں نے اور اوٹھا لایا اوسکو پھر اوترے ہم تھوڑی دور جا کر اوس جگہ سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کر
گوشت اسکا درمیان صحاب کے اور روایت ہے کہ تھے اوس لشکر میں دو گھوڑے ایک مرثد بن ابی مرثد غنوی کا اور دوسرا مقداد بن عمرو بہرانی کا جو حلیف ہیں بنی زہرہ کے
اور کہا ہے بعضوں نے کہ تھا ایک گھوڑا واسطے حضرت زبیر کے لیکن تحقیق ہے یہ زیادہ گھوڑوں کا اور نہیں خلاف اس بات میں کہ تھا ایک گھوڑا مقداد کا روایت ہے
مقداد بن عمرو سے کہ کہا انہوں نے تھا ساتھ میرے ایک گھوڑا بدر میں کہ نام [illegible] اور مروی ہے کہ حاضر تھا اوسدن مرثد اپنے گھوڑے پر کہ نام اوسکا سبیل تھا کہا راوی نے

بھاگ گیا ہمسے تمنے بیچ بزرگی اور خوبی کے پس کہا تمنے کہ سقایت زمزم کی درمیان ہمارے ہے پس کہا ہمنے نہیں مضایقہ اسکا کہ پلاتے ہو تم حاجیون کو پھر کہا تمنے
کہ ہم لوگ دربان ہین کعبے کے پس کہا ہمنے نہیں مضایقہ اسکا بھی کہ رکھتے ہو تم کنجی اوسکی پھر کہا تمنے کہ بیچ ہمارے ہے مشورت پس نہ مضایقہ جانا ہمنے اسکا بھی کہ پکاتے ہو تم
کھانے اور کھلاتے ہو تم لوگون کو پھر کہا تمنے کہ واسطے ہمارے ہے رفادہ پس نہ برا مانا ہمنے اس سے بھی کہ جمع ہوتی ہین پاس تمہارے وہ چیزین کہ قوت دیتے ہو تم ساتھ
اوسکے ضعیفون کو پس جب کہ جمع ہوئے لوگ اور دعوے کین اونکی تمنے اور طلب کی ہمنے سبقت بیچ بزرگی کے تو کہنے لگے تم نبی درمیان ہمارے ہین پھر
بعد اوسکے کہا تمنے کہ ہوئی ایک عورت بھی نبی درمیان ہمارے پس قسم ہے لات عزی کی نہوگا یہ کام ہرگز کہا ہے حضرت عباس نے کہ واللہ بباعث غیرت کے انکار
کیا مینے کہ نہیں دیکھا کوئی خواب عاتکہ نے پھر شام کو جمع ہوئین عورتین خاندان عبد المطلب کی میرے گھر مین اور بولین تجھے کیا راضی ہوئے تم اس بات پر کہ یہ فاسق
خبیث برا کہتا تھا تمہارے مردون کو اب شروع کی اسنے برائی تمہاری عورتون کی بھی اور سنتے رہے تم اوسکو اور نہ آئی تمکو کچھ غیرت پس کہا مینے واللہ نہ خاموش
ہوا مین مگر واسطے دفع فتنے کے اور قسم ہے کہ کل ہونگا مین اوس سے پس اگر دوبارہ ذکر کیا اوسنے اسکا تو سزا دونگا اوسکو بدگوئی کی پھر دوسرے دن کہا ابو جہل نے
کہ آج وکل دو روز نہیں کہتے ہم کچھ اوس باب مین مگر یہ ہوگا تیسرا روز پس اگر نہ ظاہر ہوئی اوسمین بھی تصدیق اسکی تو کھل جائیگا کذب تمہارا کہا حضرت عباس
نے کہ پھر تیسرے روز نکلا مین باہر گھر سے غصے مین اور یاد تھا مجکو غیرت دلانا عورتون کا پس چلا مین طرف ابو جہل کے اور تھا وہ شخص ہلکا لاغر موہنہ شوخ زبان
تیز نظر پس نکل گیا وہ طرف دروازے بنی سہم کے گھبرا کر پس کہا مینے کیا ہوا اس ملعون کو شاید کہ ہٹ گیا یہ خیال سے میرے جھگڑنے کے پس ناگاہ سنی مینے
آواز ضمضم بن عمرو کی کہ وہ کہتا تھا اے معشر قریش اے آل لوی بن غالب بچاؤ اپنے قافلے کو کہ نکلے ہین آنحضرت ساتھ اپنے اصحاب کے اوسکے روکنے کو اور واللہ
نہیں گمان مجکو کہ ملو تم اوسے پس ضمضم فریاد کرتے تھے ساتھ ان باتون کے اور کاٹے تھے اونھون نے کان اپنے اونٹ کے اور پھاڑا تھا کرتا اپنا آگے پیچھے سے
اور اولٹا رکھا تھا پالان اونٹ پر پھر کہا ضمضم نے کہ دیکھا ہے مینے خواب پہلے اپنے آنے سے مکے مین کہ سوار ہون مین اپنے اونٹ پر اور وادی مکہ مین بہتا ہے خون نیچے
سے اوپر کی طرف پس بیدار ہو گیا مین گھبرا کر اور جانا مینے اسمین ضرر قریش کا اور کہا گیا ہے کہ آواز دی اوسدن ساتھ اسکے ابلیس نے بیچ صورت سراقہ بن جعشم کے
پہلے ضمضم کے واسطے محافظت قافلے کے پھر آئے بعد اسکے ضمضم اور روایت ہے عمیر بن وہب سے کہ پکارا اوسدن شیطان نے بیچ صورت ضمضم کے پس روانہ
ہوئے ہم قافلہ بچانے کو اور کہا ہے حکیم بن حزام نے کہ نہ آیا اوسدن کوئی آدمی ہمارے لیجانے کو قافلے کی طرف سے سوا شیطان کے غرض کہ مشغول ہو گئے آدمی
طیاری مین روانگی کے اور دو قسم تھے لوگ یا خود جاتے تھے یا روانہ کرتے تھے بعوض اپنے غیر کو پس ڈر گئے قریش بسبب خواب عاتکہ کے اور خوش ہوئے
بنی ہاشم اور کہا اونکے کسی شخص نے کہ گمان کیا تھا تمنے ہمکو جھوٹا اور غلط کہنا عاتکہ کا پس تین دن یا دو دن مشغول رہے قریش اپنی طیاری مین اور جمع کیے ہتھیار
اور خرچ دیا غریبون کو درمیان اپنے اور کہا سہیل بن عمرو نے لوگون سے اے معشر قریش محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور چند بے دین ساتھ اونکے تمہارے جوانان
اور اہل یثرب سے نکلے ہین واسطے روکنے قافلے کے کہ بیچ ہین مال تجارت تمہارا ہر قسم کا پس جسکو حاجت ہو سواری کی تو حاضر ہے پاس میرے اور جو چاہے خرچ
پس متکفل ہون مین اوسکا پھر کہا زمعہ بن اسود نے قسم ہے لات و عزی کی نہیں آیا تمپر بڑا کام اس سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل یثرب طمع کرین چھین لینے کی تمہارے
قافلے کی کہ بیچ اوسکے ہین مال تم سب کا پس چلو طرف اوسکے اور نہ بیٹھ رہے یہان کوئی شخص اور جسکے پاس نہو کچھ مال پس خرچ اوسکا ہے ذمے میرے واللہ اگر لے لیا اوس مال کو
آنحضرت صلعم نے تو پھر خوف کرینگے تمسے اور آوینگے تمپر بسبب حاصل کرنے قوت کے اور کہا طعیمہ بن عدی نے اے معشر قریش واللہ پیش آیا یہ بڑا کام تمہارے کہ
لوٹا جاوے قافلہ تمہارا اور سامان قریش کا نہیں جانتا مین کسی مرد عورت کو اولاد عبد مناف سے کہ ہو پاس اوسکے ایک وزن اوقیہ یا زاید اوس سے مگر دیا ہے
اوسنے اون قافلے والون کو واسطے تجارت کے پس جو پاس جسکے سواری اور خرچ چاہیے مین ذمہ دار ہون اوسکا پس دیے اوسنے لوگون کو واسطے سواری کے بیس اونٹ
اور راہ خرچ اون سب کا اور دیا کچھ خرچ بھی اون سب کے گھر والون پھر کھڑے ہوئے حنظلہ بن ابی سفیان اور عمرو بن ابی سفیان پس برانگیختہ کیا اونھون نے لوگون کو
واسطے چلنے کے اور نہ ذکر کیا کچھ کہا نہ زاد و سواری دینے کا پس کہا اونسے لوگون نے کیون نہیں اقرار کرتے تم اوس چیز کا کہ کہا ہے اوسکو تمہاری قوم نے سواری
دینے سے پس کہا ان دونون نے واللہ نہیں ہے واسطے ہمارے مال اور جو کچھ ہے سب مال ہے واسطے ابی سفیان کے پھر گئے نوفل بن معاویہ دیلی طرف اہل دولت قریش کے

تم اس فکر باطل سے پھیرو عنان — یہ ہے خیرخواہی کا میری نشان

اور بہتے جاتے تھے آنسو اونکے رخسارون پر پس چاہا بیٹیون نے دیکھکر کہ لوٹ جاوین مکے کو لیکن بباعث شرم کے موافقت کی بیٹون اون لوگون کی پھر آئے وہان عداس بن منبہ بن حجاج پس کھڑے ہوئے وہ اوپر عداس کے جب کہ چلے گئے عتبہ اور شیبہ پس کہا عاص نے کس چیز نے رولایا تجکو ای عداس کہا اوسنے رولایا مجکو میرے دونون سردارون نے کہ معزز ہین اہل وادی مین اور جاتے ہین اپنی قتل گاہ کو واسطے لڑنے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا عاص نے کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہین اللہ کے پس کانپنے لگے عداس اور کھڑے ہوگئے بال اونکے بدن کے اور رونے لگے اور کہا ہان واللہ وہ رسول اللہ کے ہین سب لوگون کی طرف کہا راوی نے پس مسلمان ہوئے دل مین عاص بن منبہ لیکن موافقت کی اپنے لوگون کی ساتھ لڑائی کے یہان تک کہ مارے گئے ہمراہ مشرکون کے اوپر شک کے اور کہا گیا ہے کہ لوٹ آئے مکے کو عداس اور نہ گئے بدر مین اور کہا بعضون نے کہ گئے وہ بدر مین اور مارے گئے وہان لیکن پہلا قول ثابت تر ہے نزدیک ہمارے اور روایت ہے کہ پہلے جانے سے طرف بدر کے آئے تھے سعد بن معاذ مکے مین اور اوترے تھے پاس اپنے دوست امیہ بن خلف کے پھر آیا وہان ابوجہل اور کہا امیہ سے دیکھ معاذ کو کہ کیا اوتارا تمنے اپنے گھر اس شخص کو کہ پناہ دی ہے اسنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مستعد ہوئے ہمسے لڑائی کو پس کہا سعد بن معاذ نے ابوجہل سے کہ جو تو چاہے کہہ کیا نہین ہے راہ تمہارے قافلے کی ہماری طرف ہو کر پس کہا امیہ بن خلف نے کہ خاموش ہو ای سعد اور نکہو ایسی بات ابوالحکم کو کہ وہ سردار ہے اس وادی کا پس کہا سعد بن معاذ نے کہ ای امیہ تو کہتا ہے ایسی بات خبردار ہو واللہ سنا ہے مینے آنحضرت سے کہ فرماتے تھے البتہ قتل کرینگے ان امیہ بن خلف کو پس کہا امیہ نے کیا تو نے سنا ہے تم نے اونسے کہا معاذ نے کہ ہان امیہ کہتا ہے کہ اوس دن سے خوف ہوا امیہ کے دل مین تشویش ہی

ابوجہل نے جب سنی یہ خبر — کہ سعد معاذ آ گئے ہین ادھر
امیہ کے گھر مین ہوئے ہین مقیم — نہین دل مین ہے کچھ اونھین خوف وبیم
امیہ سے بوجہل نے تب کہا — کہ ای ناخلف یہ ہے تو بس بیجا
تجھے جنسے ہو اسقدر خشم وکین — اونھین سے ہو تو گھر مین خلوت نشین
یہان میری تلوار سے ٹپکے آب — تو دشمن سے خوش ہوکے پیوے شراب
محمد کہ ہین اونکو ناشاد کام — لیا چاہتے ہمسے ہین انتقام
مدد سے انھین کے ہین بازو قوی — انھین سے ملی اونکو ہے سروری
اسی قوم کے زور سے ہر طرف — دکھاتے ہین اپنا وہ شور و شغف
غرض جب کہ بوجہل سے دوبدو — سنی سعد نے ساری یہ گفتگو
تو بولے کہ اتنا تکبر نکر — [illegible]
نہ بیہودگی سے یہ کہہ بات خام — نکر اسقدر مونہہ کی ڈھیلی لگام
نہین مجھکو تیری عداوت کا ڈر — کہ ہمپر ہے اکثر ترا رہ گذر
شب و روز ہے اوس طرف تیری راہ — عوض لینگے ہم تجھسے بیگاہ وگاہ
امیہ نے جب سعد کا یہ کلام — سنا تو کہا اوسنے ای نیکنام
ابوجہل ہے ہم سبھون کا امیر — نکر اس سے تو گفتگو سے حقیر
مت اوسکو دبا اپنی باتون مین تو — کہ اہل حرم مین ہے با آبرو
امیہ کی تقریر سے خشمگین — زیادہ ہوئے سعد باداد و دین
کہا یون امیہ سے ای نابکار — تو کر اپنی تدبیر اے خام کار
سنا مینے حضرت سے ہے یہ سخن — کہ تو مارا جائیگا با صد محن
تجھے اور کی فکر سے کام کیا — طلب کر ہلاکت کی اپنے دوا
امیہ ہوا سنکر اسکو ملول — کہ تھا قائل صدق قول رسول
یہی چاہتا تھا کسی طور سے — کسی مکر سے اپنے گھر مین رہے

پھر جب کہ جانے لگے لوگ بدر کو اور کہا امیہ سے کہ ساتھ چلو ہمارے تو انکار کیا اونھون نے جانے سے پس آئے پاس انکے عقبہ بن ابی معیط اور ابوجہل اور تھی پاس عقبہ کے انگیٹھی کہ جلتا تھا اوسمین بخور اور پاس ابوجہل کے سرمہ دانی اور سلائی پس قریب کیا تھا انگیٹھی کو عقبہ نے امیہ سے اور کہا دھونی لے اس خوشبو کی کہ تو عورت ہے اور کہا ابوجہل نے کہ لگا تو سرمہ اور خوشبو کہ کام ہے عورتون کا پس کہا امیہ نے لاچار ہو کر خرید و واسطے میرے ایک بہتر اونٹ یہان سے پس خریدا واسطے اوسکے تین سو درم مین ایک اونٹ بنی قشیر سے پس فائدہ مسلمانون کو لوٹ مین بدر کی اور واقع ہوا بیچ حصے خبیب بن یساف کے اور مکروہ جانتے تھے زائد سب سے جانا بدر کا حارث بن عامر اور کہتے تھے کاشکے نہ جاوین قریش لڑائی کو اور تلف ہو جاوے سب مال میرا جو قافلے مین ہے اور سب مال بنی عبد مناف کا ہی کہا انسے لوگون نے کہ تو سردار ہو کر ڈرتا ہے چلنے سے پس کہا اونھون نے دیکھتا ہون مین قریش کو کہ ستاتے ہین جانے کو

اور نہین رہ سکتا کوئی مگر بسبب کسی مانع کے اور مکروہ جانتا ہون مین خلاف کرنا ان سب کا اور پسند ہے مجکو کہ نہ ظاہر ہو یہ حال میرا قریش پر پس شک ابن حنظلہ منحوس تھے
اور اپنی قوم کے پھر تقسیم کیا مال اپنا اولاد مین اور گمان کیا دل مین کہ نہ لوٹ آونگا مین مکے کو پس آئے پاس اسکے زمزم بن عمرو اور تھی دوستی اونکی حارث بن عامر سے
پس کہا ہے ابو عامر نے دیکھا ہے مین نے ایک خواب کہ مکروہ جانتا ہون مین اوسکو کہ سوار ہوا ہون مین اپنے اونٹ پر اور دیکھتا ہون مین وادی تمھاری بکری کی خون لانا
سے کہ بہتی ہے نیچے سے اوپر کی طرف کہا حارث نے پس نہ مکروہ جانا کسینے جانا بدر کا زیادہ مجھسے پس کہا اوسنے زمزم نے کہ چاہتا ہون مین نہ جاؤ تم ساتھ
انکے پس کہا حارث نے کہ اگر کہتے تم مجھسے یہ بات قبل روانگی کے تو نہ آتا مین ایک قدم پس پوشیدہ رکھ یہ بات کہ نہ مطلع ہون اس سے قریش کہ وہ عیب لگاوینگے
اوس شخص کا جو روکے گا لوگون کو جانے سے اور کہی تھی زمزم نے یہ بات حارث سے بطن یانجح مین اور روایت ہے کہ مکروہ جانتے تھے عقلاے قریش کے جانے کو
اس طرف پس تمام کو جمع ہوئے لوگ آپس مین اور صلاح کی پھر جانے کی طرف مکے کے حارث بن عامر اور امیہ بن خلف اور عتبہ اور شیبہ دونون بیٹے ربیعہ کے
اور حکیم بن حزام اور ابو البختری اور علی بن امیہ بن خلف او عاص بن منبہ نے پس آیا درمیان انکے ابو جہل اور منسوب کیا انکو ساتھ نامردی کے اور مدد کی
ابو جہل کی اس باب مین عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث بن کلدہ نے اور کہا یہ کام ہے عورتون کے پس مستعد ہوئے چلنے کو اور کہا قریش نے نہ بیٹھے وہ
یہان کسی اپنے دشمن کو اور اون باتون مین سے جو دلیل ہین اوپر کراہت جانے حارث بن عامر اور عتبہ اور شیبہ کے یہ ہے کہ نہ دی انہون نے کسی کو جو راہ کی
او سواری اور اگر آتا تھا پاس انکے کوئی شخص حلیف یا دوست اونکا کہ غریب ہو اور طلب کرتا تھا اونسے سواری اور سامان تو کہتے تھے اوس سے کہ اگر ہو
مال پاس تیرے اور اچھا جانتا ہو تو چلنے کو تو کر اس کام کو ورنہ رہ جا پس جانا قریش نے بد دلی ان لوگون کی چلنے پر وقت روانگی کے پس مشورہ کیا سبنے اور
ذکر کیا اپنی اپنی اوس عداوت کا جو تھی ساتھ بنی بکر کے کہ اگر چلین ہم سب او مطرف اور ستواب کرین اگر بنی بکر ہمارے گھر بار کو تو کیا فائدہ ہوگا [illegible]
سبب سے خوف تھا اس بات کا عتبہ بن ربیعہ کو کہ کہا اوسنے قریش سے اگر غالب ہوئے تم اون لوگون پر تو کیا فائدہ اسکا کہ مین نہین بے فکر اپنے گھر بار سے
اور عزبا کی فکر سے پس نہ پائی تدبیر اس بات کی پس آیا او ان ابلیس بصورت سراقہ بن جعشم مدلجی کے اور بولا اے معشر قریش جانتے ہو تم عزت اور
وجاہت میری قوم مین ضامن ہون مین تمھاری اس بات مین کہ نہ برائی کرینگے کچھ تمسے اہل کنانہ پس خوش ہوا عتبہ اور سب لوگ اور کہا عتبہ سے ابو جہل نے
کہ اب کیا چاہتا ہے تو یہ سردار ہے قوم کنانہ کا جو ضامن ہوتا ہے واسطے ہمارے اون لوگون سے کہ رہینگے یہان پر پس کہا عتبہ نے انہین کچھ [illegible] جاتا
ہون مین چلنے کو اور سبب عداوت کا بنی کنانہ سے یہ تھا کہ بیٹا حفص بن اخیف کا جو بنی معیص بن عامر بن لوی کا قریش سے نکلا تھا واسطے تلاش اپنی گمی ہوئی
اونٹنی کے اور تھا یہ پسر نوجوان کہ کاکلین تھین اسکے سر پر اور تھا لباس عمدہ پس گذرا یہ اوپر عامر بن یزید بن عامر بن ملوح بن یعمر کے کہ تھا وہ [illegible]
پس کہا اوسنے کون شخص ہے تو اے نوجوان کہا اوسنے مین بیٹا ہون حفص بن اخیف کا پس کہا اوسنے اور لوگون سے اے بنی بکر کیا آتا ہے کچھ خون تمھارا اوپر قریش کے
مین کہا اونہون نے کہ ہان کہا عامر نے نہ تھا کوئی شخص کہ مارے ایک شخص کو عوض اپنے آدمی کے کہ برابر ہو جاتے خون اوسکا پس پیچھا کیا اوس نوجوان کا ایک
شخص نے بنی بکر سے پس قتل کیا اوسکو عوض اوس خون کے کہ تھا اونکا قریش پر پس چرچا کیا قریش نے اوس نوجوان کے مارے جانیکا پس کہا عامر بن یزید
نے کہ تحقیق تھا واسطے ہمارے تمپر عوض خون کا پس کیا چاہتے ہو تم اب کہ برابر ہو گئے ہم تمسے عوض لینے مین پس درگذر کی اوسکے خون سے قریش نے
اور کہا سچ ہے عامر کہ مارا گیا آدمی ہمارا عوض اونکے آدمی کے اور نہ طلب کیا قصاص اوس نوجوان کا پس اسی حال مین تھے کہ ملا بھائی اوس نوجوان کا مکرز
بن حفص نام فاطمہ وادی مین عامر بن یزید سے جو سردار تھا بنی بکر کا او سوار تھا یہ مکرز اونٹ پر اور جانتا تھا کہ عامر باعث قتل ہے بھائی کا پس کہا
اوسکو دیکھکر کہ پایا مین نے مطلب اپنا اور کہین پھرون مین ڈھونڈتا پس اوترا اونٹ سے اور تیغ تلوار پس قتل کیا عامر کو پھر آیا رات کو مکے مین اور لٹکا دی تلوار
عامر مقتول کی کہ لے آیا تھا اوپر پردون کعبے کے پس دیکھا قریش نے صبح کو تلوار عامر کی اوس جگہ پس جان لیا سبنے کہ قتل کیا ہے عامر کو مکرز بن حفص نے عوض
اپنے بھائی کے اور سنتے تھے قریش پہلے سے کہ مکرز پھرتا ہے اسواسطے اور کہتا ہے قتل عامر کا [illegible] ہوئے بنی بکر جب یہ مارے گئے اپنے سردار کے او [illegible]
اس بات پر کہ مارین اسکے عوض مین دو تین سردار قریش کے پس تھے اس کوشش مین کہ واقع ہوا جانا سب کا) واسطے بچانے قافلے کے بدر کی طرف [illegible]

قریش پس ماندگون پر پکے کے غرض جب کہ اطمینان کر دیا اونکا ابلیس نے بیچ صورت سراقہ کے اوس طرف سے تو بے فکر ہوئے لوگ اور روانہ ہوئے قریش
ساتھ چھوکریون گانے والی اور مزامیر کے منجملہ اونکے سارہ چھوکری عمرو بن ہاشم بن مطلب کی اور عزہ چھوکری اسود بن مطلب کے اور چھوکریان امیہ بن خلف
وغیرہ کے ہین کہ گاتی تھین اوس نہر پر کہ مقام کرتے تھے پیا اوسپر اور ذبح کرتے تھے اونٹ دعوت کو اور ہمراہ لیے تھے اپنے غلام حبشی کہ بازی کرتے جاتے تھے
وہ آگے لشکر کے ساتھ ہتھیارون کے اور تھے یہ سب نوسو پچاس آدمی اور درمیان انکے سو گھوڑے تھے واسطے تکبر اور دکھلانے کے جیسا کہ فرماتا ہے
اللہ تعالیٰ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِم بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ الخ ترجمہ اور مت ہو جیسے وہ لوگ کہ نکلے اپنے گھرون سے
اتراتے اور لوگون کو دکھاتے اور کہتا تھا ابو جہل لوگون سے کہ کیا گمان ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ غالب آوینگے ہم پر جیسا کہ غالب آئے پہلے موضع نخلہ مین جہان
اونکا قریب جان لینگے کہ روکتے ہین وہ قافلہ ہمارا یا نہین اور تھے گھوڑے والے انمین اہل دولت اور قوت کے اور تھے اوسمین تیس سوار بنی مخزوم کے اور سات سو
اونٹ لشکر مین اور تھے سب سو سوار زرہ پوش اور سوا انکے زرہ تھین پیادون مین بھی روایت ہے کہ جب ابو سفیان آئے ساتھ قافلے کے قریب مدینہ منورہ
کے تو غالب ہوا خوف اونپر اور بھیجا پوشیدہ ضمضم غفاری کو واسطے طلب قریش کے پس جب آئے وہ رات کو کہ اوسکی صبح کو پہنچین گے بدر پر تو تھوڑی دور تھا
بدر کہ پچھلے کو ٹھہرے پہ آرام لینے کو اور باندھے پاؤن اونٹون کے اور چاہا کہ پھیرین وہان سے راہ اپنی طرف حنین کے اور نہ جاوین بدر مین کہ نہ تھی اونکو حاجت
پانی کی اور سیراب کر لیا تھا اپنے اونٹون کو ایکدن پہلے اور نہ قبول کرتے تھے اور ہمراہی اونکے جانا حنین کا اور کہتے تھے کہ نہ گئے ہین ہم اوس طرف سے کبھی
اور واقع ہوئی اوس رات اسقدر تاریکی کہ نہ دکھتی تھی کوئی چیز اونکو اور آگے بسبس بن عمرو اور عدی بن ابی زغباء مخبر آنحضرت ﷺ کے بتلاش قافلہ بدر کے پاس
کے پس اوترے اپنے اونٹون سے اور بیٹھایا اونکو قریب چاہ بدر کے پس نکالا پانی اونمین کا اپنی چھاگلون مین پس پیا اوسکو اور آرام لیا پس سنا دو لڑکیون کو
قوم جہینہ کے کہ نام ایکا برزہ تھا اور وہ مانگتی تھی دوسری سے قرض … وہ کہتی تھی کہ ادا کرونگی قرض تیرا جب کہ آئیگا قافلہ اور وہ آئیگا …
کو اور پوچھا ہی موضع روحا مین اور مجدی بن عمرو جو ساکن تھا بدر کا سنا اوسنے کلام اون لڑکیون کا پس کہا اچھی ہے تم … پس سنی یہ باتین اونکی بسبس اور
عدی نے پس لوٹ گئے بطرف آنحضرت ﷺ کے خبر دینے کو اور ملے آپسے عرق الظبیہ مین اور کہین وہ باتین روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ
آگئے ہین گھاٹی روحا مین موسیٰ علیہ السلام ساتھ ستر ہزار بنی اسرائیل کے اور نماز پڑھی آنحضرت ﷺ نے اوس مسجد مین کہ واقع ہے عرق الظبیہ مین اور روحا سے
دو کوس ہے جانب مدینہ منورہ کے جب کہ چلے تو اور … غرض پہنچے ابو سفیان صبح کو بدر پر ساتھ قافلے کے اور ڈرتے تھے مطلع ہونے سے مسلمانون
کے پس کہا مجدی سے کہ کیا دیکھا تو نے کسی شخص کو آیا ہوا یہان … نہین دیکھا مین کوئی قریشی مرد یا عورت کہ ہو پاس اوسکے ایک نش یا زائد گر ہو اس قافلہ مین مال
اوسکا اور نش نام ہے نصف اوقیہ کا جو وزن چالیس درم کا ہے اور اگر تو پوشیدہ کریگا تو ہم سے حال ہمارے دشمنون کا تو نہ صلہ کریگا تجھسے کوئی قریشی کبھی کہا مجدی نے
واللہ نہین دیکھا مین کوئی ایسا شخص کہ بدگمانی کرون اوسپر اور نہین درمیان تمہارے اور بیچ یثرب کے کوئی دشمن اور اگر ہوتا اتنے دور مین کوئی دشمن تمہارا تو نہ پوشیدہ
رہتا تم پر اور نہ چھپاتا مین تمسے البتہ آئے تھے یہان دو شتر سوار اور اوترے تھے اونٹون سے فلانی جگہ پس اوٹھ گئے پانی پیکر پس آیا ابو سفیان جگہ بیٹھنے
اونکے اونٹون کی اور دیکھیں مینگنیان اون اونٹون کی پس توڑا اونکو پس نکلے اونمین گٹھلے چھوہارون کے بیچ کے پس کہا ابو سفیان نے واللہ یہ اونٹ یثرب کے
کر گئے تھے اونپر اصحاب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جاسوسی کو اور گمان کرتا ہون مین کہ قریب ہونگے وہ لوگ یہان سے پس پھیر دیے اونٹ اوس راہ سے طرف
کنارے دریا کے اور چھوڑا بدر کو اور … پس چلے جلدی اور نکلے قریش مکے سے کہ اوترتے آتے تھے ہر نہر پر اور دعوت کرتے تھے لوگون کی اور ذبح کرتے تھے
اونٹ اپنے پس ایکدن راہ مین آپس مین رو گئے عتبہ اور شیبہ اور کہنے لگے آپسمین خواب عاتکہ کا کہ ڈرتے ہین ہم اوسکی تعبیر سے پس ملا انسے ابو جہل اور کہا کیا ذکر
کرتے تھے تم آپسمین کہا اونھون نے کہ ذکر کرتے تھے ہم خواب عاتکہ کا پس کہا ابو جہل نے کہ تعجب ہے اولاد عبد المطلب سے کہ نہین راضی ہوتے اپنے مردون کی
نبوت پر یہان تک کہ نبی ہوئین واسطے ہمارے عورتین بھی واللہ اگر لوٹ آئے ہم مکے مین تو کرینگے ہم خوب خند و لیست اونکا کہ تعجب ہے کہ کسطرح برائی کرین ہم
اونسے درحالیکہ واقع ہے قرابت قریب اور اپنایت اونسے پھر کہا ایک نے دوسرے سے صلاح یہ ہے کہ لوٹ چلین ہم دونون مکے کو پس کہا ابو جہل نے کیا جاتے ہو

بعد آنے کے کیا بدنام کر گئے اپنی قوم کو اور راضی ہوگئے قطع قرابت پر اسنے کیا گمان کرتے ہو تم کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اونکے غالب آوینگے تم پر واللہ
ہرگز نہو گا ایسا کہ ساتھ میرے وہ ہمقوم میرے ایک سو اسی آدمی ہین کہ گھر سے گھر گرتے ہین جہان جہان اوترون مین اور چلتے ہین جب کہ چلون مین پس لوٹ جاؤ تم
دونون اگر راضی ہو اس بات پر پس کہا اونھون نے ای ابوجہل واللہ ہلاک کیا تو نے اپنی قوم کو پھر کہا عتبہ نے اپنے بھائی شیبہ سے کہ یہ شخص منحوس ہے اور نہین
اسکو قرابت قریبہ آنحضرت سے جو کہ ہمکو ہے ساتھ اونکے اور باوجود اسکے بیٹا میرا ہمراہ ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس لوٹ چلو اور مت سنو کہنا اسکا پس کہا
شیبہ نے واللہ ہوگی بیعار اور بدنامی ہمپر ای ابوالولید اگر لوٹ چلین ہم اگر پس ہمراہ ہوئے لشکر کے بناچاری یہان تک کہ پہنچے موضع جحفہ مین عشا کو پس
سو یا جہیم بن صلت پھر کہا اوسنے بعد بیداری کے لوگون سے کہ دیکھا مینے آتے ہوئے ایک شخص کو گھوڑے پر اور تھا ساتھ اوسکے ایک اونٹ پس کھڑا ہوا وہ
پاس میرے اور کہا اوسنے آکر کہ مارا گیا عتبہ اور شیبہ اور زمعۃ الاسود اور امیہ بن خلف اور ابوالبختری اور ابوالحکم اور نوفل بن خویلد وغیرہ اشراف قریش کے
اور نام لیے اونکے بہی اور قید ہوا سہیل بن عمر اور بھاگا حارث بن ہشام اپنے بھائی سے پھر سنا مینے ایک شخص کو کہ کہتا ہے واللہ جانتے ہو تم اپنی قتل گاہ مین
پھر دیکھا مینے اوس سوار کو کہ زخمی کیا اوسنے سینہ اپنے اونٹ کا اور چھوڑ دیا اوسکو لشکر مین پس نہ بچا کوئی خیمہ کہ پڑا اوسکا کچھ خون پر ایک خیمے پر پس کہا کسی نے
یہ خواب جہیم کا آگے ابوجہل کے اور مطلع ہوئے اس سے اکثر لوگ لشکر کے پس کہا ابوجہل نے پیدا ہوا یہ ایک اور نبی بنی مطلب کا دیکھیگا کل کو کون مارا جاتا
ہم یا آنحضرت اور اصحاب اونکے پس کہا قریش نے جہیم سے کہ دل لگی کی تجھسے شیطان نے خواب مین کل کو ظاہر ہوگا خلاف اسکا تعبیر کو قتل ہونگے بڑے بڑے اصحاب
محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اور پکڑے جاوینگے کہا راوی نے پس کہا عتبہ نے اپنے بھائی سے خلوت مین مناسب ہے لوٹ جانا یہان سے کہ مطابق ہوا یہ خواب جانکہ
کہ خواب سے اور موافق ہوا عداس کے قول سے واللہ نہ جھوٹ کہا ہے عداس نے اور اگر نہین مطابق واقع کے دعوی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تو قبائل عرب
بہت ہین کفایت کرینگے اونکو بعوض ہمارے اور اگر سچ ہے قول اوسکا تو ہونگے ہم نیک تر عرب کے سبب اونکے پس کہا شیبہ نے بات یون ہی ہے کہ کہی تو نے
لیکن کہا اب ہم چلین لشکر سے پس آیا ابوجہل پاس اونکے اوسوقت مین اور کہا کیا کہتے ہو تم کہا اونھون نے صلاح کرتے ہین ہم لوٹنے کی کیا نہین خیال کرتا تو
طرف خواب جہیم کے اور کہنے عداس کے پس کہا ابوجہل نے کہ واللہ خراب کرتے ہو تم اپنی قوم کو اور قطع قرابت کرتے ہو اونسے پس کہا

ان دونون نے کہ ہلاک ہوا تو اور ہلاک کیا ہم لوگون کو واللہ تو نے پس ساتھ رہے لشکر کے لاچاری سے

لیجانا ابوسفیان کا قافلے کو مکے مین بچا کر اور بہیجنا قاصد واسطے لوٹانے لشکر قریش کے اور راضی ہونا اکثر اہل لشکر کا لوٹنے پر لیکن
شومی ابوجہل سے گرفتار ہونا سب کا پنجہ مرگ و خواری مین لیکن لوٹ جانا بنی زہرہ وغیرہ کا مکے کو حیلہ کر کے

پھر جب نکال لیگیا ابوسفیان قافلے کو بچا کر تو بھیجا قریش کی طرف قیس بن امرء القیس کو کہ تھا اوس قافلے مین اور کہا اوس سے کہ لوٹا لیجا لوگون کو اور کہنا او
کہ بچ گیا قافلہ تمھارا اب نہ بچا و اہل یثرب پر کہ نہین تمکو حاجت اونکی سوا اسکے نہین کہ نکلے تھے تم بچانے واسطے مال اور قافلے کے اور محفوظ رکھا اوسکو اللہ تعالی نے
پس اگر نہ لوٹے وہ تو جب کہنے سے اونکے لوٹا نا عورتون کو کہ نہین اعتبار لڑائی کا کیا واقع ہو انجام اوسکا پس آئے قیس پاس قریش کے اور کہا اوسنے لیکن نہ مانا
اونھون نے اور کہا کہ لوٹانے نہین ہم اون چھوکریون کو پس بہیج دیا اونکو موضع جحفہ سے پھر لوٹا وہ قاصد اور ملا ابوسفیان سے موضع ہدہ مین جو ہے کو
عقبہ عسفان سے او نتالیس ۳۹ میل مکے سے پس کہا اوس سے جواب قریش کا تو کہا ابوسفیان نے افسوس ای قوم یہ کام ہے عمرو بن ہشام یعنی ابوجہل کا کہ نہ لوٹنے دیا
اوسنے تمکو سنبھال اپنی سرداری کے اور بغاوت کی بیشک بغاوت منحوس ہے اور گمراہ کر نیوالی ہے اگر پہنچی یہ خبر اصحاب کرام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تو ہم پر کر یگا ہمارا
مکے تک تعرض کرنے چھوڑ دیا عورتون کو اور کہا ابوجہل نے ہم واللہ نہ لوٹینگے یہان تک کہ پہنچین بدر مین اور تھا وہان اون دنون میلہ جاہلیت کا اور جمع ہوتے تھے
عرب اوسکے بازار مین پس مطلع ہونگے سب لوگ ہمارے آنے سے اور رہینگے وہان تین دن کہ ذبح کرینگے اونٹون کو اور دعوت کرینگے اور پئین گے شراب
اور سنین گے راگ پس قائل ہو جاوینگے سب عرب ہماری شجاعت پر اور روانہ کیا تھا قریش نے وقت روانگی کے مکے سے فرات بن حیان عجلی کو ابوسفیان کی طرف
کہ خبر دے اوسکو آنے لشکر کی پس جب کہ ملا فرات ابوسفیان سے تو خوف کیا ابوسفیان نے اون لوگون کا کہ گئے تھے وہ کنارے دریا کی راہ سے اور لوٹا دیا

ابوسفیان نے اوس فرات کو قریش کی طرف پھر جب پہنچنے کے مکے مین آملے ابوسفیان بھی ساتھ کون سے جحفہ مین اور سنا کہ کہتا تھا ابوجہل نہین لوٹتے ہم پس کہا ابوسفیان نے نہین تجکو پروا ان لوگون کی اور جو کہ لوٹے گا بعد پانے عوض کے اون ٹیلون سے وہ کمزور ہی پس نہ مانا قریش نے اور چلے اپنی جہالت پر اور ہمراہی کی اونکی ابوسفیان نے بھی یہان تک کہ زخمی ہوئے بدر مین اور بیچے بھاگ کر وہان سے درحالیکہ کہتے تھے نہ دیکھی مینے کوئی چیز مکروہ تر آج کے دن سے بیشک ابن حنظلیہ منحوس ہی اور نامبارک روایت ہی کہ کہا اخنس بن شریق نے جو حلیف تھا بنی زہرہ کا اے بنی زہرہ بچایا اللہ تعالی نے قافلہ تمہارا اور محفوظ رکھا مال تمھارا اور بچایا تمھارے رئیس مخرمہ بن نوفل کو اور آئے تھے تم تاکہ بچاؤ اوسکو اور مال اپنا اور بیشک محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ایک شخص ہین تمہین سے بھانجے تمھارے پس اگر مین وہ نبی تو خوشحال کروگے تم نیکی مسبب اونکے اور اگر ہی دعوی اونکا خلاف واقع کے تو کفایت کرینگے اونکے کام کو اور لوگ سوا تمھارے اور یہ بہتر ہی اس سے کہ مستعد ہو تم قتل پر اپنے بھانجے کے پس لوٹ چلو لشکر سے اور رکھو یہ سب ہراس اور نامردی فقے میرے کہ نہین تمکو حاجت جانے کی بلاضرورت کہنے پر اس شخص کے کہ ہلاک کرتا ہی اپنی قوم کو پس نہ مانو کہنا اسکا اور تھے اخنس معزز اور معتبر اپنی قوم مین پس مانا سبنے کہنا اسکا اور بولے اسنے کہ لوٹین ہم کس حیلے سے پس کہا اخنس نے کہ کل کوچ کرینگے ہم ساتھ لشکر کے پس شام کو گر پڑونگا مین اونٹ سے پس کہنا تم کہ کاٹا سانپ نے اخنس کو پس جب تاکید کرین تمکو لوگ چلنے کی تو کہنا نہین چھوڑتے ہم اپنے معتبر شخص کو یہان تک کہ دیکھ لین انجام اسکا موت یا زندگی سے پس دفن کرین ہم اسکو پھر جب کہ چلے جاوین سب اہل لشکر تو لوٹ آوینگے ہم پیچھے کو پس مانا سب بنی زہرہ نے اس بات کو پھر جب کہ پہونچا لشکر ابوا مین تو گھلا اونپر کہ لوٹ گئے بنی زہرہ اور نہ حاضر ہوا جنگ بدر مین کوئی ان مین کا اور تھے یہ سو یا کم اس سے اور یہی ثابت تر ہی اور کہا کسی نے تین سو بھی کہا واقدی نے روایت ہی عبداللہ بن عمر سے کہ آئے تھے اس لشکر مین بنو عدی بھی پس جب کہ پہونچے ثنیۃ الفتا مین تو فجر کو لوٹ گئے براہ ساحل مکے کو پس ملا انسے راہ مین ابوسفیان اور کہا اوسنے اے بنی عدی کس طرح لوٹے تم کہ نہو لئے ساتھ قافلے کے اور نہ ساتھ لشکر کے کہا اونھون نے کہ کہلا بھیجا تھا تو نے قریش کو واسطے لوٹ آنے کے پس لوٹ آئے ہم اور کہتے جانے والے غرض کہ نہ حاضر ہوا جنگ بدر مین کوئی شخص بنی عدی کا اور کہا گیا ہی کہ ملا انسے ابوسفیان موضع مر الظہران مین پس ہوئین درمیان انکے یہ باتین کہا واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ لوٹے بنی زہرہ جحفہ سے اور بنو عدی بعد اوسکے راہ سے اور نزدیک بعض کے لوٹنا بنو عدی کا مر الظہران سے ہی کہا گیا ہی کہ کوچ کیا آنحضرتؐ نے بدر کی طرف چودھوین تاریخ رمضان کی پس پہونچے عرق الظبیہ مین پس آیا وہان ایک اعرابی مکے سے تو کہا اوس سے اصحاب کرام نے کہ کیا خبر ہی تجکو ابوسفیان کی کہا اوسنے نہین مجکو کچھ خبر اوسکی پھر کہا اصحاب نے السلام علیک کر آنحضرتؐ سے پس کہا اوسنے کیا ہین درمیان تمھارے رسول اللہ کہا اصحاب نے کہ ہان پس کہا اوسنے کونسے ہین رسول اللہ پس بتایا لوگون نے آپکو پس اوس اعرابی نے آنحضرتؐ سے کہا تم رسول اللہ ہو کہا حضرتؐ نے کہ ہان کہا اعرابی نے کیا خبر ہی میری پاس اونٹنی کے پیٹ مین بتاؤ مجکو اگر ہو تم سچے پس کہا اوس سے سلمہ بن سلامہ بن وقش نے غصے سے کہ کیا نکاح کیا ہی تو نے اس سے پس حاملہ ہی بچے سے پس ناخوش معلوم ہوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو یہ گفتگو اوسکی اور پھیر لیا منہ اوسکی طرف سے اور روانہ ہوئے یہان تک کہ آئے موضع روحا مین بدھ کی رات پندرھوین تاریخ رمضان کی پس نماز پڑھی قریب بیر روحا کے روایت ہی سعید بن مسیب سے کہ آنحضرتؐ نے بعد کھڑے ہونے کے رکعت اخیر مین وتر سے لعنت کی کفار پر اور بد دعا کی اَللّٰهُمَّ لَا تُفْلِتَنَّ اَبَا جَهْلٍ فِرْعَوْنَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَللّٰهُمَّ لَا تُفْلِتَنَّ زَمْعَةَ بْنَ الْاَسْوَدِ اَللّٰهُمَّ وَاَسْخِنْ عَيْنَ اَبِيْ زَمْعَةَ بِزَمْعَةَ اَللّٰهُمَّ وَاَعْمِ بَصَرَ اَبِيْ زَمْعَةَ اَللّٰهُمَّ لَا تُفْلِتَنَّ سُهَيْلًا اَللّٰهُمَّ اَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ یعنی اے اللہ ہرگز مخلصی نہ دے ابوجہل فرعون اس امت کو اے اللہ ہرگز مخلصی نہ دے زمعہ بن اسود کو اے اللہ رلا آنکھ ابی زمعہ کی ساتھ زمعہ کے اور اندھی کر آنکھ ابی زمعہ کی اے اللہ ہرگز مخلصی نہ دے سہیل کو اے اللہ نجات دے سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو اور مستضعفین یعنی بے قابو ان مسلمانون کو اور ولید بن ولید کو نہ دعا کی واسطے اس لیے کہ پکڑا جاوے بدر مین لیکن جب کہ لوٹا مکے کو بعد بدر کے تو اسلام لایا پس جانا کہ جاوے مدینے مین تو قید کیا اوسکو لوگون نے پس دعا کی آنحضرتؐ نے واسطے اوسکے بعد اسکے اور فرمایا آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب سے روحا مین یہ موضع سجا منبج یعنی وادی روحا افضل تر ہی اور یہ عرب کا کہا راوی نے کہ جب چلے آنحضرتؐ بدر کو تو خبیب بن یساف اور قیس بن محرث جو تھے

بہادر تھے مدینے میں اور نہ اسلام لائے تھے اوس وقت تک پس آئے یہ دونوں لشکر ظفر پیکر میں آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے موضع عقیق میں اور خبیب چھپے ہوئے تھے لوہے میں پس پہچانا انکو آنحضرت صلعم نے اور متوجہ ہوئے آپ طرف سعد بن معاذ کے کہ وہ آتے تھے برابر پہلو کے پس فرمایا اونسے آنحضرت نے کیا نہیں شخص خبیب بن یساف عرض کی اونھوں نے کہ ہاں یہ وہی ہے پس آیا خبیب یہاں تک کہ پکڑا اوسنے آکر تنگ آنحضرت صلعم کی اونٹنی کا پس فرمایا اوسکو اور قیس بن محرث سے آنحضرت صلعم نے کہ کسواسطے آئے تم ساتھ ہمارے اور بعضوں نے نام قیس کے باپ کا حارث کہا ہے پس عرض کی اون دونوں نے کہ ہیں آپ بیٹے ہماری بہن کے اور پڑوسی ہمارے پس جب کہ نکلے آپ لڑائی کو تو آئے ہم بھی ساتھ اپنی قوم کے واسطے لڑائی کے تا کہ حاصل کریں غنیمت کو پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ نہ چلے ساتھ ہمارے جو شخص کہ نہو ہمارے دین پر پس عرض کی خبیب نے کہ جانتے ہیں مجکو سب لوگ کہ میں بڑا دلاور اور جفاکش ہوں لڑائی میں پس لڑونگا ساتھ آپکے واسطے حصول غنیمت کے اور نہ اسلام لایا تھا پس منع کیا اسکو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ہمراہی سے اور فرمایا کہ پہلے اسلام لا اور پھر لڑائی کر پس آکر موضع روحا میں کہا خبیب نے آنحضرت صلعم سے کہ اسلام لایا میں واسطے اللہ رب العالمین کے اور گواہی دی میں نے کہ آپ رسول اللہ کے ہیں پس خوش ہوئے آنحضرت صلعم اوس کے اسلام سے اور فرمایا ساتھ چل تو اب ہمارے پس لڑے یہ کمال شجاعت سے بدر وغیرہ میں اور مسلمان ہوئے وہاں قیس بن محرث پس لوٹ آئے مدینے میں پھر جب کہ آنحضرت صلعم اوٹھے باظفر بدر سے مدینہ منورہ میں تو مسلمان ہوئے قیس بھی اور حاصل کی شہادت جنگ احد میں پھر کہا اصحاب آنحضرت کے کبار راویوں نے کہ جب نکلے آنحضرت صلعم رمضان میں تو روزہ رکھا ایک دو دن پھر افطار کیا آپ نے اور پکروا دیا لشکر میں کہ اے لوگو افطار کیا میں نے پس افطار کرو تم سب اور سبب اسکا یہ ہوا کہ پہلے اجازت دی تھی آپ نے افطار کی لوگوں کو پس نہ افطار کیا تھا کسی نے

مطلع ہونا آنحضرت صلعم کا ساتھ آنے لشکر قریش کے بعزم پیکار اور مشورت کرنا اصحاب سے واسطے لڑائی کے اور جواب دینا آنحضرت کو واسطے جان نثاری کے اور بشارت دینا آپکا فتح اور غنیمت کے

رسول خدا نے سنی جب خبر — کہ آئے ہیں اعداء اللہ کر و فر
تو دیکھا یہ کی جمع اپنی سپاہ — ہوئے مشورت جو بعزم رفاہ
کہا اے دوستو اب کہو ہے یہ رنگ — تمہیں صلح منظور ہے یا کہ جنگ
تو بوبکر نے سب سے پہلے کہا — جو تھا اوس کے اخلاص کا مقتضا
کہ اے داد گستر و عالم پناہ — اوٹھاؤ نشان اب بحکم الٰہ
ہوا آپ کو ہے جو حکم جہاد — سنا دیجیے یہ بنا ہے فساد
رکھو تیغ اعدا میں اب بے دریغ — کرو سب جہان کو مسخر بہ تیغ
روان کیجیے اسپ فرخ خرام — کہ ہے یار اقبال و نصرت غلام
کہا پھر عمر نے براہ نیاز — کہ بہتر لڑائی ہے بندہ نواز
میرے دل میں تھا شوق یہ صبح و شام — کہ لوں فوج بدخواہ سے انتقام
جو دشمن ہیں تیرے شاہ ذی جاہ کے — ہوئے سنگ دل سنگ درگاہ شاہ
بھلائی کی انسے نہیں کچھ امید — یہ ہیں سر سے لے پانو تک رو سیہ
قضا انکو لے آئی ہے اس طرف — کہ تیر بلا کے ہوئے خود ہدف
بس اب انکو فرصت نہ زنہار دو — مدد ہے خدا کی انہیں مار لو
کہا پھر یہ مقداد نے ای جناب — کمر شوق سے باندھیے اب شتاب
کہ ہم سب فدائی ہیں درگاہ کے — دل و جان سے قربان ہیں شاہ کے
جو ہو فتح تو دین کی نصرت ہوئی — مرے گر تو اپنی جنت ہوئی
نہ تاخیر کچھ جنگ میں کیجیے — عوض انسے دل کھول کر لیجیے
ذرا میری کوشش پہ کر کے نظر — میری راستی دیکھیے اور ہنر
نہیں مثل موسیٰ کے امت کہ ہم — کہ ڈالیں یہاں آپ پر بار غم
لڑیں جا کے اعدا سے آپ اور خدا — یہاں ہم رہیں جان اپنی بچا
ولیکن یہ کہتا ہوں اے بادشاہ — کہ جب ہو مقابل عدو کی سپاہ
تو میں تیغ سے انکو کشتہ کروں — بہاؤں میں صحرا میں دریا سے خوں
کروں اسقدر اپنی کوشش عیاں — کہ کر دوں فدا آپ پر اپنی جان
نہیں زندگانی میں جو اختیار — تو بہتر ہے کہ آپ پر ہوں نثار
رسول خدا نے انہیں بہر خوشی — دعا خیر کی تینوں یاروں کو دی
دوبارہ پھر اصحاب سے جب کہا — رسول خدا نے [illegible]
تو سعد بن عبادہ نشان جو کہ تھے — ہوئے [illegible]
ہوا انکو مفہوم یہ لا کلام — کہ انصار پر ہے اشارہ تمام
نہوں انسے حضرت کو امید جنگ — اسی واسطے جنگ میں [illegible]

کہ بیعت دوبارہ ہیں وہ جان نثار
کرین پھر مدد مین نہ ہرگز قصور
اور اس سے کبھی پہلے انصار نے
ئے ہے آپ کی فوج فیروزمند
فدا آپ پر جان انصار ہو
بھلا کس طرح آپ کو چھوڑ دین
اگر دو جہان مین سرفرازی ہے یہ
اگر ہو وے مرضی تو بے بیم و باک

ہوئے تھے اسی عہد پر استوار
کرین جان و مال اپنے قربان ضرور
ہوئے تھے نہ اعدا سے جو پائے کین
اعادی کو پہنچے ہمیشہ گزند
جو پھیرے عنان آپ سے خوار ہو
لڑائی مین اعدا سے مونہہ موڑ لین
وگر چاہیے جان چارہ سازی ہے یہ
کرین آگ پانی مین بہر ہلاک

کہ آوین مدینے مین جب شاہ دین
تو جانا مدینے سے باہر سپاہ
غرض سعد نے پھر دیا یون جواب
گر انصار کے حق مین ہے یہ سخن
ملی آپ سے ہمکو یہ عز و جاہ
بس اب ہے کرینے میری وفا پر نظر
میرے جان و دل آپ پر ہین فدا
چلین آپ لڑنے کو بے قال و قیل

اور اوس شہر مین ہون اقامت گزین
نہ کفار سے جلکے ہو رزم خواہ
کہ اے شاہ کونین عالی جناب
تو کرتا ہون مین تازہ عہد کہن
ہے ہین روز غم سے تمھین ہو پناہ
کہ کرتا ہون مین جان فدا آپ پر
میری ہے یہی خواہش اے مقتدا
کہ ہے حَسْبُنَا اللّٰهُ نِعْمَ الْوَكِيل

غرض جب کہ قریب اپہنچے آنحضرت بدر سے تو معلوم ہوئی آپکو خبر آنے قریش کی پس مطلع کیا آنحضرت نے اپنے اصحاب کو اونکے آنے سے اور مشورہ لیا اس باب مین لوگون سے پس کھڑے ہوئے حضرت ابوبکرؓ اور اچھی تقریر کی اونھون نے پھر کھڑے ہوئے حضرت عمرؓ پس اچھی تقریر کی اونھون نے بھی اور کہا یارسول اللہ واللہ یہ قریش ہین کہ نہ ذلیل ہوئے جب سے کہ عزت پائی اونھون نے اور نہ ایمان لائے جب سے کہ کافر ہوئے ہین واللہ نہ اسلام لاوینگے کبھی اور لڑینگے آپ سے پس مستعد ہون آپ انکے مقابلے کو پھر کھڑے ہوئے مقداد بن عمرو پس عرض کی اونھون نے کہ یارسول اللہ چلیے اوپر حکم اللہ کے پس ہم سب ہمراہ آپ کے ہین نہین کہتے ہم آپ سے جیسا کہ کہا بنی اسرائیل نے اپنے نبی کو اِذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُونَ یعنی تو جا اور تیرا رب دونون لڑو ہم یہان بیٹھے ہین یعنی ہم کہتے ہین کہ چلین آپ اور رب آپکا لڑائی کو ہم سب ساتھ آپکے ہین واسطے لڑنے اور قربان ہونے کے قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جسنے بھیجا آپکو ساتھ حق بات کے اگر لیجلین آپ ہمکو برک الغماد تک تو راضی ہین ہم سب چلنے کو پس کہا اونسے آنحضرتؐ نے جزاک اللہ خیرا اور دعا دی اون سب کو پھر دوبارہ فرمایا آپ نے لوگون سے کہ مشورہ دو تم ہمکو اس امر مین اور مقصود حضرت کا ہونا انصار سے تھا کہ گمان تھا آپکو کہ انصار نہ مدد کرینگے میری سوا مدینے مین اسواسطے کہ شرط کی تھی اونھون نے آنحضرتؐ سے کہ محافظت کرینگے ہم آپکی اون لوگون سے کہ محافظت کرتے ہین ہم جنسے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی پس اسواسطے دوبارہ مشورہ چاہا آپ نے لوگون سے اور نہ نام لیا اونکا تا ہم پس کھڑے ہوئے سعد بن معاذ اور عرض کی اونھون نے کہ یارسول اللہ کیا ارادہ کرتے ہو آپ اس کلام سے ہم لوگون کا فرمایا آپ نے کہ ہان پس کہا اونھون نے کہ عرض کرتا ہون مین جواب سب انصار کی طرف سے کہ اگر چاہتے ہین آپ اس لڑائی کو بغیر مقاتلہ کے تو بھی حاضر ہین ہم ساتھ نثار اور فدا ہونے کے کہ ایمان لائے ہین ہم ساتھ آپکے اور سچا جانتے ہین آپکو اور گواہی دیتے ہین کہ جو کچھ آپ لائے سب حق ہے اور کیے ہین ہمنے آپ سے عہد اور اقرار اپنے بیچ جان و دل سے پس چلیے اے نبی اللہ جسطرف کہ مرضی ہو آپکی پس قسم اوس خدا کی کہ بھیجا اوسنے آپکو ساتھ حق کے اگر داخل ہون آپ سمندر مین تو داخل ہونگے ہم سب ساتھ آپکے کہ نہ رہیگا کوئی شخص ہمارا ملیے جس سے چاہیے اور توڑیے جس سے چاہیے اور لیجیے ہمارے مالون سے جو کہ پسند ہو آپکو پس جو کہ لیوین آپ ہمارے مال سے محبوب بہتر ہے وہ ہمکو باقی رہنے سے اور قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے کہ نہ خبر تھی مجکو اس لڑائی کی اور نہین ڈرتے ہم لڑائی سے اگرچہ مقابلہ ہو ہمارا کل دشمنون سے ہم لوگ ثابت قدم اور صابر ہین صدمات مین سچے ہین اور وفادار وقت لڑائی کے امید ہے کہ اللہ دکھا دے آپکو وہ خدمت گزاری ہماری کہ ٹھنڈی ہون اوس سے آنکھین آپکی ہماری طرف سے پھر کہا سعد نے باقی ہین وہ لوگ ہمارے پیچھے مدینے مین کہ نہین ہم زائد دوست رکھنے والے آپکو بہ نسبت اونکے اور نہ تابع زائد آپکے اونسے کہ رغبت ہے اونکو جہاد کی سچی نیت سے اگر جانتے وہ یارسول اللہ کہ واقع ہوگی لڑائی آپکو دشمنون سے تو ہرگز نہ رہ جاتے گھرون مین لیکن گمان کیا تھا اونھون نے کہ جاتے ہین آپ قافلہ روکنے کو پس اجازت ہو مجکو کہ طیار کرون مین واسطے آپکے ایک سائبان پس تشریف رکھین آپ اوسمین ساتھ عزت اور اقبال کے اور طیار رکھین ہم پاس آپکے سواری آپکی پھر مقابلہ کرین ہم دشمنون سے اور فدا کرین ہم جانین اپنی آپ پر

اوس کنوئین کی جو متصل ہی کوہ ظریب سے پس گئے یہ چارون اوس طرف کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے پس پائے اوس کنوئین پر سقے قریش کے کہ پانی بھرتے تھے واسطے
اونکے لشکر کے پس جبکہ قریب ہوئے یہ اونکے تو بھاگ گئے چند آدمی اونکے لشکر کی طرف کہ ایک اونمین سے عجیر ہی پس پہلے خبر دی اوسنے قریش کو آنحضرت صلعم
اور صحابہ کرام کی اور کہا پکار کے ای آل غالب یہ آگئے ابن ابی کبشہ یعنی محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور اصحاب اونکے اور پکڑ لیا اونھون نے پانی بھرنے والون کو
پس ہل گیا لشکر اور مکروہ جانا اوسکی خبر کو اور کہا ہی حکیم بن حزام نے کہ تھے ہم اپنے خیمون مین مشغول بھوننے مین گوشت اپنے اونٹون کے پس ناگاہ سنی
ہمنے یہ خبر پس چھوٹ گیا کھانا اور جمع ہوئے لوگ آپسمین پس ملا مجھسے عتبہ بن ربیعہ پس کہا ای ابو خالد نہین جانتا مین کسیکو کہ زائد حیران ہو اپنے آنے مین
بہ نسبت ہمارے کہ بچ گیا قافلہ ہمارا اور آئے ہم ملک مین ایسے لوگون کے کہ عام ہوا اونمین خون ریزی پس کہا عتبہ نے یہ ایک امر تقدیر سے تھا اور نہین نزدیک صاحب
عقل اوس شخص کو کہ پیروی کرے اس نامبارک ابو جہل کی ای ابو خالد کیا خوف ہی تمکو انکے شبخون مارنے سے اوپر ہمارے کہا مینے کہ ہان پس کہا عتبہ نے
کیا صلاح ہی اسکی ای ابو خالد کہا مینے جاگتے رہین ہم سب فجر تک اپنی نگہبانی کو پس کہا ابو جہل نے کیا ہی یہ ڈر یہ کام ہی عتبہ کا جو کہ وہ جانتا ہی کہ نہ آئینگے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اور اونکے اصحاب سے بیشک یہ بات عجیب ہو گیا گمان کرتے ہو تم لوگ کہ محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور اصحاب اونکے مقابل ہونگے ہمارے لشکر کے
واللہ الگ جاتا ہون مین اپنی قوم سے ایک طرف کو پس نہ چوکسی کرے ہماری کوئی پس گیا ایک طرف لشکر کے درحالیکہ ترشح ہوتا تھا ابر سے اوپر اوسکے پس
کہا عتبہ نے یہ شخص نکبہ ہی اور ہے گئے ہین مسلمان پکڑ کر ہمارے سقون کو اور پکڑ آگیا تھا اوس رات یسار غلام سعید بن سعید بن عاص کا اور اسلم غلام منبہ
یعنی ناقص ۱۲
بن حجاج کا اور ابو رافع غلام امیہ بن خلف کا پس لائے گئے یہ تینون روبرو آنحضرت صلعم کے درحالیکہ آپ نماز پڑھتے تھے پس کہا اونھون نے ہم لوگ پانی بھرنے
والے قریش کے ہین کہ آئے تھے پانی لینے کو پس مکروہ جانا مسلمانون نے یہ کہنا اونکا اور چاہا مسلمانون نے کہ کہین یہ ہین ہم غلام ابو سفیان اور قافلے والون کے
پس ڈانٹا اور مارا اونکو مسلمانون نے پس کہا اونھون نے کہ ہم غلام ہین ابو سفیان کے اور تھے ہم قافلے مین اور اوترا ہی قافلہ نیچے اس ٹیلے کے پس کہ گئے
لوگ اونکی ایذا سے اور فارغ ہوئے آنحضرت صلعم اتنے مین اپنی نماز سے اور فرمایا مسلمانون سے کہ جب سچ کہا اونھون نے تو مارا تمنے انکو اور جب کہ جھوٹ بولے
تو چھوڑ دیا تمنے پس عرض کی اصحاب نے یا رسول اللہ کہتے ہین تسپر کہ آئے ہین قریش پس فرمایا آپ نے سچے ہین یہ آئے ہین قریش اپنا قافلہ بچانے کو پھر توجہ ہوئے
آنحضرت صلعم طرف اون سقون کے اور کہا اونسے کہان ہین قریش عرض کی اونھون نے پرے اس ٹیلے کے جو دیکھتے ہین آپ اسکو پس فرمایا حضرت صلعم نے کتنے ہین وہ
کہا اونھون نے کہ بہت ہین پھر گنتی پوچھی اونکی حضرت صلعم نے کہا اونھون نے کہ نہین جانتے ہم یہ بات پھر پوچھا آپنے کتنے اونٹ ذبح کرتے ہین وہ ہر روز عرض کی کہ کبھو
نو کبھی دس اونٹ پس فرمایا آپنے کہ وہ لوگ مابین ہزار اور نو سو کے ہین پھر فرمایا آپنے کہ کون کون آیا ہی مکے سے عرض کی اونھون نے کہ نہ باقی رہا کوئی وہ شخص کہ
ہو پاس اوسکے خرچ مگر آیا ہی اس لشکر مین پس متوجہ ہوئے حضرت صلعم طرف لوگون کے اور فرمایا ڈال دیا مکے نے روبرو تمہارے ٹکڑے اپنے کلیجے کے پھر پوچھا اونسے
کیا لوٹ گیا کوئی انمین کا طرف مکے کے کہا اونھون نے کہ ہان لوٹ گیا ابی بن شریق ساتھ جماعت بنی زہرہ کے پس فرمایا حضرت صلعم نے اوسکے حق مین کہ ارشاد کیا
کی اوسنے اورون کو اور نہ تھا راست پانے والا اور نہین جانتا مین اوسکو دشمن خدا اور قرآن کا پھر فرمایا آپنے کیا لوٹ گئے ہین کوئی اور بھی سوا انکے کہا اونھون
نے کہ ہان چلے گئے بنو عدی بن کعب بھی پس مشورت چاہی آپنے اصحاب سے تعیین مقام منزل مین پس کہا حباب بن منذر نے یا رسول اللہ اگر اوترے ہین
یہان آپ بحکم الہی تو نہین ہمکو مجال ہٹنے اور بڑھنے کی اس جگہ سے اور اگر ہی یہ اپنی تجویز سے تو لڑائی مکر و فریب ہی اور نہین یہ جگہ مقام کی چلین آپ آگے
اوس بڑے کنوئین کے کہ جانتا ہون مین شیرینی اور کثرت اوسکے پانی کی پس بنالینگے ہم حوض نیچے اوسکے اور بھر لینگے اوسکو پس پئینگے ہم اور گذاری
سے اور بند کر دینگے سوا اوسکے اور کنوئون کو روایت ہی عکرمہ بن عباس سے کہ آئے جبرئیل علیہ السلام اوس وقت پاس آنحضرت صلعم کے اور کہا صلاح یہی ہی
فرمایا حضرت صلعم نے ای حباب اچھی صلاح دی تو نے ہمکو پس چلے حضرت صلعم وہانسے اوس طرف کو اور برسایا اللہ تعالی نے بہت پانی کہ دب گیا سب ریت
آسان ہوا چلنا اوسپر اور کیچڑ ہوگئی لشکر قریش مین کہ سخت دشوار ہوا چلنا اونکو اور تھا درمیان اونکے اور ہمارے ٹیلا ریت کا اور ڈالی اوس نے
مسلمانون پر اونگھ پس سو گئے سب اور نہ تکلیف ہوئی اونکو پانی کی طرف سے کہا ہی حضرت زبیر نے کہ غالب ہوئی ہمپر اوس رات اسقدر

پیاکو وہ خدمت ہمت والے آپکو سنگر نیون سے تو پھر ایک سائبان پس ہم جانین اپنی آپ یہ

تو ایسا ہی تھا مجھے پکار کو کہ مین مدد بھیجونگا تمہاری ہزار فرشتے لگاتار آنے والے پھر گذرے آنحضرت ﷺ اوپر صفوف کے ملاحظے کو پس بڑھے صف سے سواد
بن غزیہ پس تھی آپ نے لکڑی اپنی اونکے پیٹ پر اور پیچھے ہٹایا اونکو واسطے داخل ہونے صف کے پس کہا سواد نے مارا آپ نے مجکو بے سبب قسم ہے
اللہ کی عوض دو مجکو اسکا پس کھول دیا آپ نے پیٹ اپنا اور کہا اوس سے عوض لو اپنا مجھے پس لپٹ گئے وہ آنحضرت ﷺ سے اور بوسہ دیا اونکے شکم مبارک کو
پس کہا اونسے حضرت ﷺ نے کس باعث کیا تمنے یہ کام عرض کی اونھون نے کہ درپیش ہے اسوقت کام جنگ کا تقدیر الٰہی سے اور خیال ہے مجکو اپنے مارے جانے کا
پس چاہا مینے کہ آخیر وقت میرا ملنا ہو آپ سے اور ملے بدن میرا آپ کے بدن سے پس برابر کرتے تھے صفون کو آنحضرت ﷺ اوسدن اپنی چوب دستی سے روایت ہے
حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ فرماتے تھے آپ درمیان خطبہ کے کہ بیچ کہ مین بدر مین تھا جسوقت کہ نکالتا تھا پانی کنوئین سے ناگاہ آئی ایسی تیز ہوا کہ نہ دیکھی
تھی مثل اوسکے کبھی یہانتک کہ گذر گئی پھر آئی دوسری آندھی اوسی طرح پھر بعد اوسکے تیسری پس تھی پہلی آندھی آمد جبرئیل علیہ السلام کی ساتھ ہزار فرشتون کے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کو اور دوسری آمد میکائیل ؑ کی ہزار فرشتون سے پس کھڑے ہوئے یہ سیدھی جانب پر آنحضرت ﷺ کے اور تھی تیسری آندھی آمد
اسرافیل ؑ کی ہزار فرشتون سے پس کھڑے ہوئے وہ اولٹی جانب پر اور تھا مین بھی اسی طرف پھر جب کہ شکست دی اللہ تعالی نے آپ کے دشمنون کو تو سوار کیا
مجکو آنحضرت ﷺ نے اپنے گھوڑے پر پس رک گیا وہ چلنے سے پھر جب کہ چلا وہ ایکبارگی تو گر پڑا مین اوسکی گردن پر پس پکارا مینے اللہ تعالی کو پس بچایا مجکو گرنے سے
یہانتک کہ سنبھل گیا مین زین پر اور کیا کام پڑا تھا مجکو گھوڑون سے کہ تھا مین بکریان رکھنے والا پھر شروع کیا مینے قتال اپنے اس ہاتھ سے یہانتک کہ سرخ
ہوگیا یعنی تاک مروی ہے ذکر تھے اوسدن میمنہ آنحضرت ﷺ پر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور افسر مشرکون کے سوارون کا زمعہ بن اسود اور کہا ہے بعض نے حارث
بن ہشام کو اور اونکے میمنہ پر ہبیرہ بن ابی وہب اور میسرہ پر زمعہ بن اسود اور نزدیک بعض کے تھا میمنہ والا اونکا حارث بن عامر اور میسرہ والا اونکا عمرو بن عبد
اور کہا ہے بعض نے کہ نہ تحقیق ہوا جنگ بدر مین نام آنحضرت ﷺ کے میمنہ اور میسرہ والون کا اور اسی طرح لشکر کفار کا اور یہی ثابت تر ہے اور تھا اوسدن نشان آنحضرت ﷺ کا
بڑا سب سے درمیان مہاجرین کے کہ لیے تھے اوسکو مصعب بن عمیر اور نشان بردار قوم خزرج کے حباب بن منذر تھے اور نشان بردار اوسیون کے سعد بن معاذ
تھے اور اسی طرح تھے لشکر قریش مین بھی تین نشان ایک پاس ابو عزیز کے اور دوسرا پاس نضر بن حارث کے اور تیسرا پاس طلحہ بن ابی طلحہ کے پھر شروع کیا اوسدن خطبہ
آنحضرت ﷺ نے پس حمد و ثنا کی اللہ تعالی کی پھر حکم کیا لوگون کو جہاد کا اور برانگیختہ کیا اونکو اسپر اور ترغیب دی اونکو اوسکے ثواب کی پس فرمایا اما بعد حمد و صلوٰۃ کے
پس مین اوبھارتا ہون تمکو اوس بات پر کہ اوبھارا ہے تمکو اوس بات پر اللہ تعالی نے اور روکتا ہون اون کامون سے کہ روکا ہے اللہ تعالی نے بیشک بڑی ہے شان
اللہ تعالی کی حکم کرتا ہے وہ حق بات کا اور دوست رکھتا ہے وہ صدق کو اور دیتا ہے نیک کام والون کو مرتبہ نزدیک اپنے کہ ذکر کرتے ہین وہ اونکا آپسمین اور بڑائی
ڈھونڈھتے ہین وہ اوسمین اور بیشک صبح کی ہے تمنے بیچ راہ خدا کے اور نہین قبول کرتا اللہ تعالی کسی سے اپنی راہ مین مگر وہ کام کہ ہو صرف واسطے اوسکے اور بسبب
صبر کے مقام خوف مین دور کرتا ہے اللہ تعالی رنج و غم کو دنیا مین اور عنایت کرتا ہے نجات اخروی کو اور موجود ہے درمیان تمہارے نبی اللہ کا کہ ڈراتا ہے تمکو اور
حکم کرتا ہے تمکو پس حیا کرو آج کے دن اس بات سے کہ مطلع ہو اللہ تعالی تمہارے اوس کام پر کہ غصے ہو بسبب اوسکے تمپر بیشک فرمایا ہے اللہ تعالی نے
لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ یعنی البتہ اللہ بیزار ہونا تمسے زیادہ اس سے جو تم بیزار ہو اپنے جی سے دیکھو اون احکام الٰہی کو جو بھیجے
ہین تمکو اپنی کتاب مین اور ظاہر کین تمپر نشانیان اپنی اور عزت دی تمکو بعد ذلت کے پس مضبوط رہو اوسپر راضی رہیگا تمسے رب تمہارا اور پورے اوترو آزمائش
الٰہی مین اس جگہ پر ساتھ ہے لائق اوس کام کے کہ مستحق ہو وعدہ رحمت الٰہی اور مغفرت اوسکی کے بیشک وعدہ اوسکا سچا اور قول اوسکا واقع اور عذاب اوسکا سخت ہے
حاضر ہین ہم تم آگے اللہ حی قیوم کے کہ طرف اوسکے ہے پشت پناہ ہماری اور اوسی پر ہے توکل اور اعتصام ہمارا اور طرف اوسی کے ہے لوٹنا ہمارا آخر کو
مغفرت کرے اللہ تعالی واسطے میرے اور سب مسلمانون کے روایت ہے کہ جب دیکھا آنحضرت ﷺ نے قریش کو آتے ہوئے اوس وادی سے اور ظاہر ہوا تھا
پہلے سب سے زمعہ بن اسود گھوڑے پر اور بعد اوسکے بیٹا اوسکا اور پھیراتا تھا اپنے گھوڑے کو تاکہ ظاہر کرے لوگون مین قدر اور منزلت اپنی پس دعا کی
آنحضرت ﷺ نے کہ اے اللہ اوتاری تو نے مجھپر کتاب اور حکم کیا مجکو جہاد کا اور وعدہ کیا تو نے ایک کا ان دو فرقون مین سے اور نہین خلاف ہوتا وعدہ تیرا اے اللہ

طلب کرتے ہین سب موت کو نہین واسطے انکے پناہ اور بچاؤ سوا اونکی تلوارون کے ارزق چشم ہین مانند کنکرون کے نیچے ڈھالون کے پھر کہا خوف ہی مجکو کہ کہین
پیچھے ہون اور لوگ انکی وادی مین پس پھرا وہ دوبارہ اوس وادی مین اور لوٹ آیا پس کہا اوسنے نہین کوئی اور سوا انکے پس سوچ لو لڑنا ساتھ انکے مروی ہی کہ جب سنا
حکیم بن حزام نے یہ کلام عمیر بن وہب کا تو آئے پاس عتبہ بن ربیعہ کے پس کہا ای ابو الولید تو سردار اور بڑا قریش کا ہی پس کیا صلاح تیری ہی کہ کرے تو وہ کام کہ ذکر خیر
رہے تیرا آخر زمانے تک جیسا کہ کیا تو نے عکاظ کے دن کہ سردار تھا اوس دن عتبہ آدمیون کا پس کہا اوسنے حکیم سے کیا ہی وہ کام ای ابو خالد پس کہا حکیم نے لوٹا لیجل تو
آدمیون کو اور لے اپنے ذمے پر خون بہا اپنے حلیف کا اور وہ مال جو لے لیا ہی مسلمانون نے قافلہ قریش کا بطن نخلہ مین کہ نہین غرض تم لوگون کی سوا اسکے کچھ محمد صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم سے کہ لو خون اور مال اپنے قافلے کا پس کہا عتبہ نے کہ ذمہ داری کی مینے اس بات کی اور گواہ کیا تجکو اس بات پر پھر سوار ہوا عتبہ اونٹ پر اور پھرا
درمیان قریش کے کہتا تھا ای قوم مانو کہنا میرا اور مت لڑو اس شخص اور اسکے اصحاب سے اور ڈالو وہ خون بہا اور مال لٹا ہوا میرے سر پر اور یہ سب نامردی میرے
ذمے پر کہ مسلمانون مین بہت لوگ اہل قرابت تمھارے ہین ہمیشہ دیکھینگے لوگ تمھارے اپنے باپ بھائی کے قاتل کو پس جاری رہیگی خونریزی اور بیٹنا داری ہمیشہ اور
غالب آؤگے تم اونپر یہان تک کہ نہ مار لین یہ تم مین سے برابر اپنے اور نہین سبب فکر ہین تمھاری شکست سے پس نہین غرض تمھاری مگر عوض اوس خون اور لٹے ہوئے مال کا پس
ذمہ کرتا ہون مین اوسکے ادا کا اور پر اپنے ای قوم اگر کاذب ہین محمد اپنے دعوے مین تو کفایت کرینگے تمکو اوپر اونکے عوام عرب اور قبائل کے اور اگر ہوئے بادشاہ تو
آسایش ہوگی تمکو اپنے بھتیجے کی سلطنت مین اور اگر ہوئے وہ نبی تو ہوگے تم نیک نہاد سب لوگون مین بسبب اونکے ای لوگو مت لوٹاؤ نصیحت میری اور مت بیوقوف
بناؤ مجکو کہ خیرخواہ تمھارا ہون پس جب کہ سنا ابو جہل نے یہ کلام عتبہ کا تو کہا اپنے دل مین بسبب حسد کے کہ اگر لوٹ گئے آدمی کہنے عتبہ کے سے تو ہو جائیگا یہ سردار
لوگون کا اور ہی یہ شخص بڑا وجیہ اور معتبر پھر کہا عتبہ نے ای لوگو قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ تعالی کی کیا کرتے ہو تم مقابلہ اون مونہون کا جو ہین مانند چراغون کے گویا کہ
وہ مونہہ مین سانپون کے پس جب کہ فارغ ہوئے عتبہ اپنے کلام سے تو کہا لوگون سے ابو جہل نے کہ عتبہ تمسے کہتا ہی یہ بات اسواسطے کہ بیٹا اوسکا ساتھ مسلمانون
کے ہی اور محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم چچازاد بھائی اوسکے ہین اور وہ برا جانتا ہی قتل اپنے بیٹے اور چچازاد بھائی کا ای عتبہ اللہ بھول گیا جادو تیرا اور نامرد ہوا تو یہان
آکر اب ڈرتا ہی تو ہمکو اور چاہتا ہی لوٹا لیجانا ہمارا اور واللہ نہ لوٹینگے ہم یہان تک کہ فیصلہ کر دے درمیان ہمارے اللہ تعالی پس غصے ہوا عتبہ اوسکے کلام سے
اور کہا ای رنگنے والے اپنے سرین کے اب عنقریب ظاہر ہو جائیگا کہ کون ہم مین کا نامرد زائد ہی اور جان لینگے قریش کہ کون نامرد اور بگاڑنے والا ہی اپنی قوم کا پھر گیا
ابو جہل پاس عامر بن حضرمی کے جو بھائی تھا مقتول نخلہ کا پس کہا اوسنے یہ حلیف تیرا عتبہ چاہتا ہی لوٹا لیجانا سبکا اور عوض تیرے بھائی کا آج کے دن سامنے ہی
اور شرمندہ ہوتا ہی درمیان لوگون کے کہ لیا ہی اوپر اپنے خونبہا تیرے بھائی کا اور گمان کیا ہی تجکو کہ تو راضی ہو جائیگا لینے پر خونبہا بھائی کا کیا نہین شرماتا تو
دیت لینے سے درحالیکہ قادر ہوا ہی تو اپنے بھائی کے قاتل پر پس کھڑا ہوا وہ اور پکارا لوگون مین مارا جانا اپنے بھائی کا پس کھڑا ہوا عامر بن حضرمی اور برہنہ ہوا
پھر ڈالا اوپر اپنے سرین کی خاک کو اور چلانے لگا کہ وا عمراہ اور ارادہ کیا امین عتبہ کے شرمانے کا کہ وہ حلیف تھا عامر کا درمیان قریش کے پس بگڑ گئین
صلاح لوگون کی اوس بات سے کہ کہی تھی عتبہ نے اور قسم کھائی عامر نے کہ نہ لوٹونگا یہان تک کہ قتل کرون کسیکو اصحاب محمد سے اور کہا کفار نے عمیر بن وہب
سے کہ پراگندہ کر تو مسلمانون کو پس سوار ہوا عمیر اور آیا طرف مسلمانون کے تا کہ توڑے صف اونکی لیکن ثابت رہے مسلمان اور نہ ٹوٹی صف اونکی پھر حملہ کیا ابن حضرمی
نے اوپر مسلمانون کے پس شروع ہوئی لڑائی روایت ہی کہ جب کہ پھیر دیا ابو جہل نے لوگون کو صلاح عتبہ سے اور برانگیختہ کیا اونکو عامر بن حضرمی نے تو پھر سوار ہو آئے
گھوڑے پر پس نکلا اسکے مقابلے کو پہلے سب سے مہجع غلام حضرت عمر رض کے پس شہید کیا اونکو عامر نے اور تھے پہلے شہید انصار مین سے اوس دن حارثہ بن سراقہ
کہ قتل کیا اونکو حبان بن عرقہ نے اور نزدیک بعض کے عمیر بن حمام ہین کہ قتل کیا اونکو خالد بن اعلم عقیلی نے مروی ہی کہ حضرت عمر رض فرماتے تھے اپنے عہد مین عمیر بن وہب
سے کہ تو اندازہ کرتا تھا ہمارا واسطے مشرکون کے بدر مین جبکہ جاتا تھا تو بلندی اور پستی مین اوس وادی کے اور مین دیکھتا تھا تیرے گھوڑے کو مانند ہوا کے
اور خبر دی تھی تو نے مشرکون کو کہ نہین واسطے مسلمانون کے کچھ مدد کمینگاہ مین پس کہا عمیر نے ہان قسم اللہ تعالی کی ای امیر المومنین نامراد ہوا تھا مین
اوس دن لیکن عنایت کیا اللہ تعالی نے مجکو اسلام اور ہدایت کی مجکو پس فرمایا حضرت عمر رض نے کہ سچ کہا تو نے روایت ہی کہ کہا عتبہ نے حکیم بن حزام سے کہ نہین

خلاف کرتا کوئی سوا ابوجہل کے جاؤ پاس اوسکے اور کہا اوس سے کہ عتبہ ذمہ داری کرتا ہے اپنے حلیف کے خونبہا کی اور دیتا ہے مال لوٹا گیا اونکا کہا حکیم نے پس
آیا مین پاس ابوجہل کے درحالیکہ وہ خوشبو لگاتا تھا اور رکھی تھی زرہ اوسکے سامنے پس کہا مینے بھیجا ہے مجکو عتبہ نے طرف تیرے اسکام کو پس غصے ہوا وہ
مجھپر اور کہا کیا نہین پایا عتبہ نے کوئی پیغام لانے والا سوا تیرے پس کہا مینے واللہ اگر بھیجتا کوئی مجکو سوا اوسکے تو نہ آتا مین ہرگز لیکن آیا ہون مین
لوگون کی خیرخواہی کو اور تھا ابوالولید سردار قوم کا پس غصے ہوا دوسری بار ابوجہل اور کہا کہتا ہے تو آپکو سردار قوم کا پس کہا مینے کہتا ہون مین اس بات
یا سب قریش پس کہا ابوجہل نے عامر سے کہ چلاوے واسطے قصاص اپنے بھائی کے اور کہا عتبہ بھوکا ہے پلاؤ اوسکو ستو پس کہا سب مشرکون نے یہی قول عتبہ
کے حق مین اور خوش ہوا ابوجہل بسبب اختلاف مشرکون کے قول عتبہ مین کہا حکیم بن حزام نے پس آیا مین پاس منبہ بن حجاج کے پس کہا مینے اوس سے
وہ کہ کہا تھا ابوجہل نے پس پایا مینے اوسکو بہتر ابوجہل سے اور کہا اوسنے کہ اچھے کام مین آیا ہے تو اور اچھی بات کہی ہے عتبہ نے پس لوٹ آیا مین طرف عتبہ کے
تو پایا اوسکو غصے مین قریش کی باتون سے پس اوترا عتبہ اپنے اونٹ سے اور پھرا سب لشکر مین کہ حکم کرتا تھا لوگون کو نہ لڑنے کا پس نہ مانا کسی نے اور مستعد ہوئے
جنگ پر پس آیا عتبہ اپنے مقام پر پس پہنی زرہ اپنی پس نہ ملا لشکر مین کوئی خود واسطے بڑا ہونے سر اوسکے پس لاچار ہوکر پٹکا باندھا اوسنے سر سے پھر چلا
آگے آگے اپنے بھائی شیبہ اور اپنے بیٹے ولید کے پس دیکھا ابوجہل کو اوپر پیادہ اسپ کے کہ پھرتا تھا لشکر مین پس جب کہ قریب ہوا عتبہ کے تو نکالی اسنے تلوار اپنی اور کہا
واللہ مارونگا مین اس تیری گھوڑی کو پس کاٹ دین کونچین ابوجہل کی گھوڑی کی پس گر پڑا وہ کہا عتبہ نے پیادہ رہ کہ نہین ہے دن سواری کا اس واسطے کہ پیادہ ہین
اکثر لوگ تیری قوم کے اور کہا عتبہ نے ابوجہل سے کہ قریب ظاہر ہوگا کون ہم مین کا بدخواہ قوم کی پھر نکل کر طلب کیا عتبہ نے مقابل کو درحالیکہ تھے آنحضرت عریش مین
اور کھڑے تھے اصحاب کرام اپنی صفون مین پس لیٹ گئے تھے آنحضرت بسبب غلبۂ خواب کے اور حکم کیا تھا اصحاب کو کہ مت لڑنا بے اجازت میری اور اگر آوین
تمپر کافر تو مارنا تیر اونکو اور مت لڑنا تلوارون سے پس پکارا حضرت ابوبکرؓ نے کہ یا رسول اللہ قریب ہوگئے ہمارے کفار پس بیدار ہوئے آنحضرت اونکے پکارنے
سے اور دکھایا تھا آپکو اللہ تعالی نے خواب مین جماعت کفار کی تھوڑی اور کم دکھایا مسلمانون سے بھی اونکو دیکھکر پس اوٹھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جلدی
درحالیکہ پھیلائے ہوئے تھے دست مبارک اپنے آگے اللہ تعالی کے واسطے مانگنے مدد و فتح کے اور کہتے تھے کہ اے اللہ اگر تو نے ہلاک کیا یہ جماعت مسلمانون کی تو ظاہر ہوگا
شرک ورنہ رہیگا کوئی اوپر دین کے پس کہا حضرت ابوبکرؓ نے کہ یا رسول اللہ قسم ہے کہ بیشک پورا کریگا آپکی اللہ تعالی اور روشن کریگا منہ آپکا اور کہا ابن رواحہ
نے یا رسول اللہ مین ایک صلاح دیتا ہون آپکو اور آنحضرت مشغول تھے ساتھ اللہ کے بہتر اونکی صلاح سے پس فرمایا آنحضرت نے کہ اے ابن رواحہ کیا نصیحت کرون
مین اللہ سے وعدہ اوسکا کہ نہین خلاف کرتا وہ وعدے مین غرض جب کہ نکلا عتبہ لڑائی کو کہا اوس سے حکیم بن حزام نے کہ تو تو انکار کرتا تھا اوس
کام سے اب ہوتا ہے خود شروع کرنیوالا اوسکا روایت ہے خفاف بن ایما سے کہ کہا اونھون نے دیکھا مینے اصحاب آنحضرت کو بدر مین کہ آراستہ کی تھین صفین اپنی
اور نہ نکالی تھی کسی نے تلوار بلکہ آمادہ تھے ساتھ تیر و کمان کے ملے ہوئے آپسمین اور برہنہ تھین تلوارین دوسرون کے ہاتھون مین وقت ظاہر ہونے کے
پس تعجب کیا مینے اس بات سے پھر پوچھا ایک مہاجر سے بھید اسکا بعد جنگ کے پس کہا اوسنے کہ حکم کیا تھا ہمکو آنحضرت نے کہ نہ نکالین ہم تلوارین یہانتک
کہ گھیرین ہمکو کفار ضروری ہے جب کہ مقابل ہوئے لوگ تو کہا اسود بن عبد الاسد مخزومی نے کہ عہد کرتا ہون مین ساتھ اللہ تعالی کے کہ پیونگا مین پانی مسلمانون کے
حوض کا یا گراؤنگا اور توڑونگا مین اوسکو یا مارا جاؤنگا قریب اوسکے پس آیا اسود حملہ کرکے پاس حوض کے پس بڑھے اوسکے روکنے کو حضرت حمزہ بن عبد المطلب اور
ماری اوسکے ایک تلوار کہ قطع ہوگیا پاؤن اوسکا پس گرا اسود اور چلا طرف حوض کے گھسٹتا ہوا اور جا پڑا حوض مین اور پیا پانی اوسکا پس
قتل کیا اوسکو حضرت حمزہ نے بعیت کرویہ جو حوض مین اور کفار دیکھ رہے تھے اپنی صفون سے اور جانتے تھے کہ غالب ہونگے وہ لوگ ❊

منع کرنا آنحضرت ﷺ کا انصار کو واسطے جانے کے پہلے سب سے لڑائی مین اور نکالنا مہاجرین کا لڑائی کو اور غالب آنا
حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ کا کافرون کے سردارون پر پھر حملہ کرنا کفار کا طلبش کیا سے کے
لشکر اسلام پر اور آنا فرشتون کا مدد پر آسمان سے اور جان بازی حضرت علی وغیرہ اصحاب کرام کی ❊

پھر نکلا عتبہ اور شیبہ اور ولید اپنی صف سے میدان کی طرف اور طلب کیا اپنے مقابلون کو پس نکلے انسے لڑنے کو تین جوان انصار کے کہ تھے وہ تینون بیٹے عفراکے معاذ اور معوذ اور عوف قبیلۂ بنی حارث کے اور کہا ہی بعضون نے کہ تیسرا اونمین کا عبد اللہ بن رواحہ تھا لیکن ثابت ہی نزدیک ہمارے تینون بیٹے عفرا کے ہین پس حیا کی آنحضرتؐ نے اس بات سے اور مکروہ جانا کہ اول جنگ اسلام مین شہید ہون انصار کفار کے ہاتھ سے اور دوست رکھتے تھے یہ کہ ہو غلبہ آپکا اپنے بنی اعمام اور اہل قومون پر پس حکم کیا اونکو کہ لوٹ آوین صف مین اپنے مقامون پر اور دعا دی اونکو پھر پکارا کسی مشرک نے کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیج طرف ہمارے مقابل ہماری قوم سے پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ ای بنی ہاشم کھڑے ہو اور لڑو واسطے حق کے کہ بھیجا ہی اللہ تعالی نے ساتھ اوسکے تمہارے نبی کو اور لائے ہین یہ کفار ساتھ جھوٹ کے دعوے کے کہ بجھاوین نور اللہ تعالی کا پس کھڑے ہوئے حضرت حمزہ بن عبد المطلب اور حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت عبیدہ بن حارث بن عبد المطلب بن عبد مناف اور گئے یہ تینون اونکی طرف پس کہا انسے عتبہ نے کہ کون ہو تم لوگ اور نہ جانتا تھا اونکو عتبہ نے بسبب اوشید ہونے اونکے چہرون کے خود وغیرہ سے پس کہا انسے اگر ہو تم برابر ہمارے پس لڑینگے ہم تمسے پس کہا حضرت حمزہ نے کہ مین شیر ہون اللہ اور اوسکے رسول کا حمزہ بن عبد المطلب پس کہا عتبہ نے تو بہتر مقابل ہمارا ہی اور برابر ہی ہمارے حسب و نسب مین پھر کہا عتبہ نے مین شیر ہون اپنے حلیفون کا اور کون ہین یہ دو شخص ساتھ تیرے کہا حضرت حمزہؓ نے یہ علیؓ بن ابی طالب اور عبیدہ بن حارث ہین کہا عتبہ نے اچھے ہین یہ دو مقابل بھی پھر کہا عتبہ نے اپنے بیٹے سے کہ آگے بڑھ او ولید پس آگے ہوا یہ اور آئے اوسکے مقابلے پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور تھے کوتاہ قد پس چوٹین کین آپس مین دونون نے اور قتل کیا اوسکو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے پھر بڑھا عتبہ اور مقابل ہوئے اوسکے حضرت حمزہ پس لڑے دونون یہان تک کہ مارا اوسکو حضرت حمزہ نے پھر مقابل ہوا شیبہ عبیدہ بن حارث کے اور یہ کبیر السن تھے اصحاب مین پس زخمی کیا پانون اونکا شیبہ نے اپنی تلوار کی نوک سے کہ کٹ گیا عضلہ اونکی پنڈلی کا اور ہڈی اور گر پڑے میدان مین پھر آئے حضرت حمزہ اور حضرت علی بعد قتل اپنے مقابلون کے مدد عبیدہ کو پس قتل کیا اونکے مقابل شیبہ کو بھی اور اوٹھا لائے عبیدہ کو میدان سے پاس صف اسلام کے اور بہتا تھا مغز اونکی ہڈی کا پس کہا عبیدہ نے یا رسول اللہ کیا نہین ہین شہید فرمایا آپنے ہان تو شہید ہی پھر فرمایا قسم خدا کی اگر ہوتے ابو طالب زندہ تو جانتے کہ ہم لوگ مستحق زیادہ ہین اونکے اس قول کے شعر

وَلَمَّا نُطَاعِنْ دُونَهُ وَنُنَاضِلِ	كَذَبْتُمْ وَبَيْتِ اللّٰهِ نُخْلِي مُحَمَّدًا
وَنَذْهَلُ عَنْ أَبْنَائِنَا وَالْحَلَائِلِ	وَنُسْلِمُهُ حَتّٰى نُصَرَّعَ حَوْلَهُ

یعنی جھوٹ کہا تمنے قسم بیت اللہ کی کہ تنہا چھوڑینگے محمدؐ کو بحال اکہ نیزہ زنی کی ہمنے آگے اوسکے اور نہ تیر اندازی کی ہمنے اور تابعداری کرینگے ہم اوسکی یہان تک کہ مارے جاوین ہم گرد آپکے ۔ اور غافل ہو جاوین ہم اپنے بیٹون اور بیبیون سے ۔ اور نازل ہوئی ان لوگون کے حق مین یہ آیت کریمہ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ یعنی یہ وہ دو شخص مقابل ہین کہ جھگڑتے ہین بیچ مقدمے اپنے رب کے ۔ اور حضرت حمزہ بڑے تھے آنحضرتؐ سے عمر مین چار برس اور حضرت عباسؓ تین برس اور مروی ہی کہ جب نکلا عتبہ لڑائی کو تو چاہا اوسکے بیٹے ابو حذیفہ نے کہ نکلے اپنے باپ سے لڑنے کو پس کہا اونسے آنحضرتؐ نے کہ ٹھہرو تم میدان مین اور توقف کرو پس جب کہ نکلے اور لوگ لڑنے کو تو مدد کی اونکی حذیفہ نے ساتھ ضرب کے اپنے باپ پر اور کہا ہی کہ شیبہ بڑا تھا عتبہ سے تین برس اور مروی ہی کہ ابو جہل نے دعا مانگی جنگ بدر مین اس طرح کہ ای اللہ خراب کر ہم مین قاطع رحم کو اور جو کہ لاوے طرف ہمارے وہ بات کہ نہ جانتے ہون اوسکو پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت کریمہ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَاۗءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـــًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ یعنی اگر تم چاہو فیصلہ سو پہنچا تمکو فیصلہ اور اگر باز آؤ تو تمہارا بھلا ہی اور اگر پھر کروگے تو ہم بھی پھر کرینگے اور کام نہ آویگا تمکو تمہارا جتھا کچھ اگرچہ بہت ہون اور جانو کہ اللہ ہی ساتھ ایمان والون کے ۔ اور مروی ہی شعبہ سے جو مولی ہین حضرت ابن عباس کے کہ کہتے تھے جب کہ مقابل ہوئے لوگ تو واقع ہوئی آنحضرتؐ پر حالت نیند کی پھر بیدار ہوئے آپ اور بشارت دی مسلمانون کو کہ لئے جبرئیل علیہ السلام ہمراہ فرشتون کے میمنۂ اسلام مین اور میکائیل علیہ السلام ساتھ اونکے میسرہ کی طرف اور آئے اسرافیل علیہ السلام ہمراہ ایک لشکر کے ہزار فرشتون سے اور اوس دن ابلیس ملعون بصورت سراقہ بن مالک بن جعشم کے تھا اور ہاتھ اوسکا کفار کے ہاتھ مین تھا اور لڑائی پر اوبھارتا تھا اور

نہ غالب آئیگا تمپر کوئی آدمی اپس جب دیکھا اوس دشمن خدا نے فرشتون کو تو بھاگ گیا پیچھے اور کہا مین جدا ہون تمسے کہ دیکھتا ہون اوس چیز کو کہ نہین دیکھتے تم لپس
لپٹ گئے اوس سے حارث بن ہشام کہ روکین اوسکو اور گمان کیا تھا کہ یہ سراقہ ہی لپس جب کہ سنا کلام اوسکا تو مارا شیطان نے ایک دھکا اوسکی چھاتی پر کہ گر پڑے
حارث اور نکل گیا شیطان یہان تک کہ گھسا جا کر دریا مین اور اوٹھائے ہاتھ اپنے دعا کو اور کہا ای رب پورا کر مجسے وعدہ اپنا پھر ابو جہل نے دوڑانا لوگون کو واسطے
لڑائی کے اور کہا نہ دھوکا دے تمکو بھاگنا سراقہ کا کہ وہ ملا تھا محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور اونکے اصحاب رضی سے عنقریب معلوم ہوگا کہ جب لوٹ جاوینگے ہم لوٹ کر شہر مکہ
مین تو کیا کرینگے ہم اوسکی قوم سے اور نہ خوف مین ڈالے تمکو مارا جانا عتبہ اور شیبہ اور ولید کا کہ جلدی کی اونھون نے اور اترائے اپنے لڑنے مین اللہ کی قسم ہم لوٹینگے ہم
آج جب تک کہ نہ باندھ لین محمد اور اونکے اصحاب کو رسیون مین نہین قتل کرینگے کسیکو اونمین سے بلکہ پکڑ لینا ان سبکو کہ سکھلاوین اونکو ہم مزہ چھوڑنے دین آبا کا اور
رغبت کرنا اونکا طرف اوس دین کے کہ نہین ہمارے طریقے پر روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا اونھون نے مقرر کیا تھا آنحضرت صلعم نے
شعار مہاجرین کا بدر مین یا بنی عبد الرحمن اور شعار خزرج کا یا بنی عبد اللہ اور ایک روایت مین ہی کہ تھا شعار آنحضرت صلعم کا بدر مین یا منصور امت اور مروی ہی کہ
تھے سات جوان قریش سے کہ قبول کیا تھا اونھون نے اسلام اور قید کر رکھا تھا اونکو اونکے گھر والون نے لپس آئے وہ ساتون بدر مین ہمراہ اپنے لوگون کے شک مین
اور وہ قیس بن ولید بن مغیرہ اور ابو قیس بن فاکہ بن مغیرہ اور حارث بن ربیعہ اور علی بن امیہ بن خلف اور عاص بن منبہ بن حجاج وغیرہ ہین لپس جب کہ آئے
یہ بدر مین اور دیکھے انھون نے کم اصحاب آنحضرت صلعم کے تو کہا اونھون نے مغرور کیا ہی مسلمانون کو اونکے دین نے جیسا کہ فرماتا ہی اللہ تعالی إِذْ يَقُولُ
الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ غَرَّ هَٰؤُلَاءِ دِينُهُمْ ۗ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ یعنی جب کہنے لگے منافق
لوگ اور جنکے دلون مین آزار ہی یہ لوگ مغرور ہین اپنے دین پر اور جو کوئی بھروسا کرے اللہ پر تو اللہ زبردست ہی حکمت والا پھر ذکر کیا ہی کفار کا ساتھ برائی
اس طرح إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ عَاهَدتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ
وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ ۝ فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ۝ یعنی بدتر سب جانداروں مین اللہ
کے یہان وہ ہین جو منکر ہوئے پھر وہ نہین مانتے جنسے تو نے قرار کیا ہی اونمین پھر وہ توڑتے ہین اپنا قرار ہر بار اور ڈر نہین رکھتے سو اگر کبھی تو پاوے اونکو
لڑائی مین تو ایسی سزا دے کہ دیکھکر بھاگین اونکے پچھلے شاید وہ عبرت پکڑین اور کہا اللہ تعالی نے کہ اگر ہینگے وہ طرف صلح کے تو جھک جا طرف اوسکی جیسا فرمایا وَإِن جَنَحُوا
لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ یعنی اور اگر وہ جھکین صلح کو تو تو بھی جھک اوسی طرف اور بھروسا کر اللہ پر
بیشک وہی ہی سنتا جانتا پھر کہا لوگون نے اگر کہین وہ کہ اسلام لائے ہم ظاہر مین تو فرمایا آپ نے قبول کر او نسے جیسا کہ کہا اللہ تعالی نے وَإِن يُرِيدُوا
أَن يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ ۚ هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ ۝ وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ یعنی اور اگر وہ چاہین کہ تجکو
دغا دین تو تجکو بس ہی اللہ اوسی نے تجکو زور دیا اپنی مدد کا اور مسلمانون کا اور اونکے دل مین الفت ڈالی یعنی وہ الفت دی اللہ تعالی نے مسلمانون کے
دلون مین کہ نہ ہوتی کسی طرح لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَّا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ
یعنی اگر تو خرچ کرتا جو سارے ملک مین ہی تمام نہ الفت دے سکتا اونکے دل مین لیکن اللہ نے الفت ڈالی اونمین وہ زور آور ہی حکمت والا اور روایت ہی کہ
کہ اللہ تعالی نے مسلمانون کو روز بدر مین اپنی عنایت سے وہ قوت دی تھی کہ غالب آئے تھے بیشتر مسلمان اونکے ہاتھ اور شجاعت کی سے دو کافرون
اور مدد کی اونکی ساتھ دو ہزار فرشتون کے پھر جب کہ دیکھا اونکو دشمن تو بدکا کیا ابو جہل اونکا اور اوتارے فرشتے اور مارے گئے بدر مین ستر کفار کے
وہ لوگ جو دعوی کرتے تھے اسلام کا ساتھ شک کے اور تھے وہ سات آدمی کہ روکا تھا اونکو ہجرت سے اونکے باپ بھائیون نے مثل قیس بن ابی
اور ولید بن عتبہ بن ربیعہ کے اور اوتاری اللہ تعالی نے بیچ مذمت اون لوگون کے کہ مسلمان تھے پوشیدہ مکے مین اور نہ نکل سکتے تھے زور کفار سے
یہ آیت إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنتُمْ ۖ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ ۚ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ
أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا ۚ فَأُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۝ إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ۝ یعنی جن لوگون کی جان کھینچتے ہین فرشتے اور حال مین کہ وہ برا کر رہے ہین اپنا
کہتے ہین تم کس بات مین تھے وہ کہتے ہین ہم تھے مغلوب اس ملک مین کہتے ہین کیا نہ تھی زمین اللہ کی کشادہ کہ وطن چھوڑ جاؤ وہان سو ایسون کا ٹھکانا ہے
دوزخ اور بہت بری جگہ پہنچے مگر جو ہین بے بس مرد اور عورتین اور لڑکے نہ کر سکتے ہین تلاش اور نہ جانتے ہین راہ ۔ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ
أَهْلُهَا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا ۝ یعنی اور تمکو کیا ہے کہ نہ لڑو اللہ کی راہ مین اور واسطے اونکے
جو مغلوب ہین مرد اور عورتین اور لڑکے جو کہتے ہین ای رب ہمارے نکال ہمکو اس بستی سے کہ ظالم ہین لوگ اسکے اور پیدا کر ہمارے واسطے اپنے پاس سے کوئی حمایتی
اور پیدا کر ہمارے واسطے اپنے پاس سے مددگار الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ
فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ ۖ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا ۝ یعنی وہ جو ایمان والے ہین سو لڑتے ہین اللہ کی راہ مین اور وہ جو منکر ہین سو لڑتے
ہین مفسدون کی راہ مین سو لڑو تم شیطان کے حمایتیون سے بیشک فریب شیطان کا سست ہے پس لکھا مسلمانون نے مکے مین طرف اون مسلمانون کے
واسطے ہجرت کے کہا جُندُب بن ضَمرہ جُندعی نے در حالیکہ مریض تھا نہین مجکو عذر رہنے مین بیچ مکے کے پس کہا اپنے لوگون سے کہ لے چلو مجکو شاید
کہ اچھا ہو جاؤن پس کہا لوگون نے کس طرف خوشی ای تیری لیجاوین ہم تجکو کہا اوسنے طرف تنعیم کے پھر لے گئے لوگ اوسکو طرف تنعیم کے اور تنعیم چار
کوس ہے مکے سے طرف مدینے کے زَادَ اللهُ تَعَالَى شَرَفَهَا کہا اوسنے ای اللہ آیا مین تیری طرف ہجرت کر کے کنارے سے پس نازل فرمائی اوسکے حق مین
اللہ تعالی نے یہ آیت وَمَن يَخْرُجْ مِن بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا
رَّحِيمًا ۝ یعنی اور جو کوئی نکلے اپنے گھر سے وطن چھوڑ کر اللہ اور رسول کی طرف پھر آ پکڑے اوسکو موت تو ٹھہر چکا اوسکا ثواب اللہ پر اور اللہ بخشنے والا
مہربان ہے پھر جب پہنچا اوسکو اور پوشیدہ مسلمانون کے کہ نکل سکتے تھے تو نکلے وہ بھی مکے سے پس پیچھا کیا اونکا ابوسفیان نے ساتھ اور مشرکون کے
پس لوٹا لے گیا اونکو اور قید کیا اور بہتون کو بہت تکلیف پائی اونسے ان لوگون نے پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت کریمہ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا
بِاللَّهِ فَإِذَا أُوذِيَ فِي اللَّهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللَّهِ وَلَئِن جَاءَ نَصْرٌ مِّن رَّبِّكَ لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ یعنی اور ایک
لوگ ہین کہ کہتے ہین یقین لائے ہم اللہ پر پھر جب اوسکو ایذا پہنچی اللہ کے واسطے ٹھہرائے لوگون کا ستانا برابر اللہ کی مار کے اور اگر آ پہنچے مدد تیرے
رب کی طرف سے کہنے لگین ہم تو تمہارے ساتھ تھے كَأَن لَّمْ تَكُن بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ مَوَدَّةٌ يَا لَيْتَنِي كُنتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا ۝
فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۚ وَمَن يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ
نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ یعنی گویا نہ تھی تم مین اور اوس مین کچھ دوستی ای کاشکے مین ہوتا اونکے ساتھ تو بڑی مراد پاتا سو چاہیے لڑین اللہ کی راہ مین جو لوگ
بیچتے ہین دنیا کی زندگی آخرت پر اور جو کوئی لڑے اللہ کی راہ مین پھر مارا جاوے یا غالب ہووے ہم دینگے اوسکو بڑا ثواب پھر لکھہ بھیجا ان آیتون کو مہاجرین نے
مکے مین اون مسلمانون کو اور جب کہ پہنچا اونکو یہ خط کہا اونھون نے ای اللہ ہمارے واجب کرتے ہین ہم واسطے تیرے اوپر اپنے یہ کہ اگر نکلے ہم ایک اس بلا سے تو
نہ برابر کرینگے تیرے کسیکو پھر نکلے وہ دوبارہ مکے سے اور پیچھا کیا اونکا ابوسفیان اور باقی مشرکون نے پس متفرق ہو گئے مسلمان پہاڑون مین اور نہ پایا انکو
یہان تک کہ پہنچ گئے مدینہ منورہ مین اور کمال تکلیفین دین کفارون نے اون مسلمانون کو کہ لے گئے تھے اونکو مکے مین اور ظلم کیا اونپر واسطے ترک کرنے اسلام
اور بسبب شقاوت ازلی کے بھاگ آیا مدینہ منورہ سے طرف کفار مکہ کے ابن ابی سرح کہ کاتب تھا آنحضرت کا کہا اوسنے قریش سے کہ تعلیم کرتا ہے آنحضرت کو
غلام نصرانی اور نہین اوترتی اوپر وحی آسمان سے کتابت کرتا تھا مین سو جو آپ کہے اور لکھتا تھا جو کچھ چاہتا تھا پس اوتاری اللہ تعالی نے اوسکے حق
مین آیۂ کریمہ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ ۗ لِّسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ وَهَٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِينٌ ۝
إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ لَا يَهْدِيهِمُ اللَّهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ○ یعنی اور ہمکو معلوم ہے کہ وہ کہتے ہین اوسکو تو سکھاتا ہے آدمی جسپر تعریض کرتے ہین اوسکی زبان ہے اوپری اور یہ زبان عربی صاف جنکو اللہ کی باتین یقین نہین آتین اونکو اللہ راہ نہین دیتا اور اونکو دکھ کی مار ہے جھوٹھ بناتے وہ ہین جنکو یقین نہین اللہ کی باتون پر اور وہی لوگ جھوٹھے ہین اور اوتاری اللہ تعالی نے بیچ حق اون لوگون کے کہ لوٹا لے گئے تھے کفار اور ابوسفیان ملکے مین اونکو اور کرتے تھے اونپر زور اور ظلم بیچ کریمہ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ یعنی مگر وہ نہین جسپر زبردستی کی اور اوسکا دل برقرار ہے ایمان پر لیکن جو کوئی دل کھولکر منکر ہوا سو اونپر غضب ہے اللہ کا اور اونکو بڑی مار ہے اور تین اسکے اخیر کی آیتین یعنی ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ○ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ یعنی یہ اسواسطے کہ اونھون نے عزیز رکھی دنیا کی زندگی آخرت سے اور اللہ راہ نہین دیتا منکر لوگون کو وہی ہین کہ مہر کردی اللہ نے اونکے دلون پر اور کانون پر اور آنکھون پر اور وہی ہین بیہوش آپ ہی ثابت ہوا کہ آخرت مین وہی خراب ہین اور مراد اوس شخص کی کہ کھولا سینہ اوسکا واسطے کفر کے ابن ابی سرح ہے پھر نازل فرمائی اللہ صاحب نے بیچ حق اون لوگون کے کہ بھاگ آئے تھے ابوسفیان اور کفار کے ہاتھ سے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ آیت شریفہ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ یعنی پھر یون ہے کہ تیرا رب اون لوگون پر کہ وطن چھوڑا تو بعد اسکے کہ بچلا لئے گئے پھر لڑتے رہے اور ٹھہرے رہے تیرا رب ان باتون کے بعد بخشنے والا مہربان ہے روایت ہے کہ پھر اوس دن آواز دی نوفل بن خویلد بن عدویہ نے کہ ای گروہ قریش سراقہ نہین ہے دوست تمہارا جلدی ہو تم بدخواہی اوسکی قوم کی واسطے اپنے ہرگز پس لڑو تم دلون سے مین جانتا ہون کہ مغلوب ہونا ہے ہمکو اولاد کا سبب جلدی کرنے اونکے کے تمہارا لڑائی مین مروی ہے کہ سنا اون لوگون نے شور وغوغا بلا شیاطین کا سبب ذلیل ہونے کفار کے اور آیا تھا لوگون مین بیچ صورت سراقہ بن جعشم کے پھر بھاگا خوف سے اور گرا دریا مین اور اوٹھائے دونون ہاتھ اپنے دعا کو کہا ای رب پورا کر جو وعدہ کیا پھر قریش نے بعد اسکے آکر مکے مین ملامت اور سرزنش کی سراقہ کو سبب بھاگنے اوسکے لڑائی مین موافق اپنے گمان کے تو قسمین کھائین اوسنے اور انکار کیا ان سب باتون کا روایت ہے ایک شخص سے کہ وہ اوس دن گیا تھا کنارے پر دریا کے کہ سنا مینے ایک شور وغوغا کہ پھر گئی اوس سے داد دی اور آواز دی یا سراقہ اور ناگاہ دیکھا مینے سراقہ بن جعشم کو پس قریب گیا مین اوسکے اور کہا مینے اوس سے کہ فدا ہون تجھپر ماں باپ میرے کیا ہے یہ حال پریشان تیرا لیکن جواب دیا اوسنے کچھ پھر کہا مینے کہ گھسا وہ دریا مین اور اوٹھائے ہاتھ اپنے اور کہا ای رب پورا کر جو وعدہ کیا کہا مینے اپنے دل مین کہ وہ اسکے حق مین ہے سراقہ اور ہوا یہ حال قریب غروب کے دن شکست کفار کے بدر مین اور تھی اوس دن علامت فرشتون کی یہ کہ تھے اونکے سر پر عمامے سرخ وسبز وزرد نور کے اور چھوڑے ہوئے تھے شملے اونکے درمیان کاندھون کے اور تھے صوف اونکے گھوڑون کے پیشانیون پر اور فرمایا آنحضرتؐ نے کہ علامتین کرلو تم اپنی کہ تحقیق فرشتے ساتھ نشانیون کے پس کئے انھون نے نشان واسطے خودون اپنے پیوند مین مروی ہے کہ چار شخص اصحاب کرام سے معلوم ہوتے تھے لڑائی مین ساتھ اپنی علامتون کے ایک حمزہ بن عبدالمطلب کہ تھا پاس اونکے بدر مین پر شتر مرغ کا اور تھا پاس حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے صوف سفید اور نشانی حضرت زبیر کی تھا سر بند زرد رنگ کا اور کہا ہے کہ زبیر نے کہ اوترے تھے فرشتے بدر مین ابلق گھوڑون پر ساتھ عماموں زرد کے اور تھا اوس دن زبیر پر زرد سربند اور علامت ابودجانہ کی سربند سرخ تھا روایت ہے سہیل بن عمر سے کہا مینے بدر مین لوگون کو سفید لباس ابلق گھوڑون پر معلق درمیان زمین و آسمان کے علامت دار کہ قتل کرتے تھے اور قید کرتے تھے کفار کو اور ابواسید ساعدی کہا کرتے تھے بعد نابینا ہونے کے کہ اگر اب ہوتا مین ساتھ تمہارے بدر مین اور بحال ہوتین آنکھین میری تو دکھاتا تمکو وہ گھاٹی کہ آئے تھے فرشتے اوس مین سے کہ نہین شک مجھکو اور کہا ہو کہ ایک شخص بنی غفار سے کہ مین اور چچا زاد بھائی میرا پہاڑ پر قریب بدر کے گئے تھے واسطے دیکھنے تماشہ کے تاکہ دیکھین دونون لشکر کو کہ کس پر واقع ہوتی ہے شکست کے ایک بادل نزدیک پہاڑ کے آیا اور اوسمین آواز گھوڑون کی سنی پھر سنا مینے کہ کسی نے کہا کہ آگے بڑھ حیزوم پھر چچا زاد بھائی میرا وہیں مرگیا اور مین بھی قریب ہلاکت کے ہوا تھا

آواز گھوڑدون کی اور گلنے کوڑے اور آہٹ ہتھیارون کی اور کہتا تھا اوسمین ایک شخص کہ اقدم حیزوم پس پھٹ گیا مارے خوف کے پردہ دل میرے بھائی کا اور گر پڑا اور وہ اوسیدم مر گیا
اور قریب تھا ہوگیا مین بھی مرنے کے اور سہم گیا پھر دیکھا مینے کہ گیا وہ ابر طرف آنحضرت اور اصحاب کرام کے پھر لوٹ آیا درحالیکہ تھی کچھ اوسمین آواز پہلی ہی تھی جو کہ پوچھا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے کہ کون تھا کہنے والا اقدم حیزوم کا بدر مین درمیان فرشتون کے کہا حضرت جبرئیل نے رسالت پناہی
کو مین نہین جانتا سب فرشتون کو آسمان کے اور ایک روایت مین آیا ہی اوسی غفاری سے کہ تھا مین اور بھائی میرا چاہ بدر پر جب کہ دیکھا ہمنے اصحاب آنحضرت کو
قلیل تو کہا ہمنے کہ وقت لڑائی کے ہو جاوینگے ہم طرف لشکر آنحضرت کے پھر چڑھ گئے اوپر ایک ٹیلے کے جو اولٹی طرف تھا لشکر اسلام کے اور کہا ہمنے کہ مسلمان
چھپائی مین قریش کے پھر اوسی حال مین کہ ہم ٹہل رہے تھے اولٹی طرف مین چھپا لیا ہمکو آکر ایک ابر نے پس دیکھنے لگے ہم اوسکی طرف اور سنی ہمنے اوسمین آواز
لوگون اور ہتھیارون کی اور سنا ایک شخص کو کہتا تھا اپنے گھوڑے سے اقدم حیزوم اور کہتے تھے باقی انہین دو دیدا تتام آخرا کو پس
اوترے وہ جا کر طرف میمنہ آنحضرت کے پھر آیا دوسرا ابر اور اوسی طرح اور گیا طرف آنحضرت کے اور دیکھا ہمنے طرف آنحضرت اور اصحاب کرام کے کہ دو چند
تھے قریش سے پس مر گیا چچا زاد بھائی میرا خوف سے اور بچ گیا مین پھر اختیار کیا مینے آنحضرت کو اور اسلام لایا مروی ہی کہ فرمایا آنحضرت نے کہ نہ دیکھا گیا شیطان
کسی روز ذلیل و حقیر اور حیران او غصہ زائد عرفے کے دن سے بسبب دیکھنے نزول رحمت اور بخشش الہی کے بندون پر اور معافی سے انکے گناہون کی سوا روز بدر کے کہ دیکھا اوسنے پوچھا لوگون نے
کہ کیا دیکھا اوسنے اوسدن فرمایا آپنے کہ کیا نہین دیکھا اوسنے اوس روز جبرئیل اور فرشتون کو آتے ہوئے اور فرمایا آپنے روز بدر کے کہ یہ جبرئیل آتے ہین پیچھے اس آندھی کے بصورت دحیہ کلبی کے
برد کر باگ پاہون مین ساتھ رہا کے اور ہلاک ہوئی قوم عاد ساتھ دبور کے اور کہتے ہین حضرت عبد الرحمن بن عوف کہ دیکھا مینے دو شخصون کو اوپر دونون بازو آنحضرت کے
کہ ہمراہ لڑتے تھے پھر آیا ایک اور تیسرا شخص پیچھے آنحضرت کے پھر آیا چوتھا اور ہوگیا آگے آپ کے اور مروی ہی سعد سے کہ دیکھا مینے دو شخصون کو بدر مین دونون طرف
آنحضرت کے کہ لڑتے تھے اور نگہبانی کرتے تھے آپکی اور دیکھتا تھا آنحضرت کو کہ دیکھتے جاتے تھے کبھی ایک کو اور کبھی دوسرے کو خوش ہو کر بمدد الہی سے روایت کی
ابی بردہ بن نیار سے کہ لایا مین روز جنگ بدر کے تین سر اور رکھا مینے اونکو آگے آنحضرت کے اور عرض کی مینے کہ یا رسول اللہ دو سر انمین کے مارا ہی مینے اونکے
لڑکون کو اور تیسرا سر انمین کا دیکھا مینے ایک شخص سفید لباس والے دراز قد کو کہ مارا اوسنے اس سر والے کو اور گر پڑا یہ آگے اوسکے پھر اوٹھا لیا یہ سر مینے فرمایا
حضرت نے کہ قاتل اوسکا فلانا فرشتہ تھا اور کہتے تھے ابن عباس کہ نہین لڑے کبھی فرشتے سوا بدر کے اور مروی ہی ابن عباس سے کہ تھے اوسدن فرشتے اوپر
صورت اون لوگون کے کہ جانتے ہو تم اونکو آدمیون سے کہ مدد ہی اور اطمینان کرتے تھے مسلمانون کی پس قریب ہوا مین اوس سے پھر سنا مینے
کہ کہتے تھے اگر حملہ کرینگے کفار پھر تو یہ نہین بچینگے نہین کچھ حقیقت انکی جیسا کہ دال ہی اسپر قول اللہ تعالی کا اِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ
فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝
یعنی جب حکم بھیجا تیرے رب نے فرشتون کو کہ مین ساتھ ہون تمہارے سو تم دل ثابت کرو مسلمانون کے مین ڈال دونگا دل مین کافرون کے دہشت سو مارو اوپر
گردنون کے اور مارو اونکی پور پور اور سائب بن ابی حبیش اسدی کہتے تھے زمان عمر بن خطاب مین کہ واللہ نہین قید کیا مجکو کسی آدمی نے کہا اوسنے کون تھا
قید کرنے والا تمہارا کہا اونہون نے جب کہ بھاگے قریش تو بھاگا مین بھی ساتھ اونکے پھر آملا مجسے ایک شخص سفید طویل اوپر گھوڑے ابلق کے معلق آسمان و زمین کے
اور ڈال دیا مجکو مشکین باندھ کر پھر آئے عبد الرحمن بن عوف اور پایا اونہون نے مجکو بندھا ہوا پھر پکارا عبد الرحمن نے لشکر مین کہ کسنے پکڑا ہی اس شخص کو
نہین بولا کوئی کہ مین پکڑنے والا ہون اسکا یہان تک کہ لے گئے وہ مجکو روبرو آنحضرت کے تو فرمایا مجسے آپنے کہ ای ابن ابی حبیش کسنے قید کیا تجکو عرض کی
مینے کہ مین نہین پہچانتا ہون اوسکو اور مکروہ جانا مینے کہنا اپنے حال کا فرمایا آپنے کہ قید کیا ہی اسکو ایک اچھے فرشتے نے لیجا ای ابن عوف اپنا اس قیدی کو پھر آئے
مجکو عبد الرحمن کہا سائب نے پس ہمیشہ یاد رکھا مینے وہ کلمہ اور واقع ہوا بعد اوسکے اسلام میرا اور مروی ہی حکیم بن حزام سے کہ دیکھا مینے روز بدر کے وادی
خلص کو جو ہی ایک جانب بدر کے کہ واقع ہوا اوسمین بجاد آسمان سے اسقدر کہ بھر گیا افق اوس سے پس ہتی تھین اوسمین چیونٹیان کہا مینے دل مین کہ یہ کوئی
چیز ہی نازل ہوئی آسمان سے واسطے تائید حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے پھر تھوڑی دیر مین واقع ہوئی شکست کفار پر اور وہ فرشتے تھے۰

منع فرمانا آنحضرتؐ کا چند لوگون کے قتل کو

مروی ہی کہ منع کر دیا تھا آنحضرتؐ نے قتل کرنے سے ابو البختری کے اور سبب اسکا یہ تھا کہ اوسنے مکے مین ایک بار جبکہ سنا ایذا دینا کفار کا آنحضرتؐ کو تو باندھے اوسنے ہتھیار اپنے اور کہا اب جو تکلیف دیگا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تو مارونگا مین اوسکو ان ہتھیارون سے پس احسان مانا اوسکا آنحضرتؐ نے اور شکریہ مین اوسکی خیر خواہی کے منع کیا لوگون کو اوسکے قتل سے کہا ہی ابو داؤد مازنی نے کہ ملا مین ابو البختری سے تو کہا مینے اوس سے کہ آنحضرتؐ نے منع کیا ہی تیرے قتل سے اگر ڈرے تو ہاتھ اپنا کہا اوسنے کیا چاہتا ہی تو مجھسے اگر ممانعت کی ہی آپ نے میرے قتل سے تو کیا تھا مینے ساتھ آنحضرتؐ کے یہ کام اور یہ کہنا میرا کہ دو دن مین تجکو ہاتھ اپنا تو قسم لات و عزی کی کہ جانتی ہین عورتین مکے مین کہ نہین چھوڑنے والا مین ہاتھ اپنا اور جانتا ہون مین کہ تو نہین چھوڑیگا مجکو کر جو چاہے تو پھر مارا اوسکو تیر ابو داؤد نے اور کہا ای اللہ یہ تیر تیرا ہی اور ابو البختری غلام تیرا ہی رکہہ اسکو اوسکے قتل پر اور ابو البختری پہنے تھا زرہ پس توڑا تیر نے زرہ کو اور قتل کیا اوسکو اور کہا بعض نے کہ مارا ابو البختری کو مجذر بن زیاد نے بے جانے ہوے اور کہا ہی مجذر نے اس باب مین شعر کہ معلوم ہوتا ہی اوس سے قتل کرنا اوسکا ابو البختری کو اور منع فرمایا تھا آنحضرتؐ نے قتل حارث بن عامر بن نوفل سے اور حکم کیا تھا کہ قید کر لینا اور نہ قتل کرنا اسکو اور نہ پسند تھا اوسکو آنا بدر کا اور آیا تھا بسبب اور کفار کے پھر سامنے آیا اوسکے لڑائی مین خبیب بن یساف اور قتل کیا اوسکو بن جانے پھر جب کہ سنا آپ نے مارا جانا اوسکا تو فرمایا کہ اگر پاتا مین اوسکو پہلے مارے جانے سے تو چھوڑ دیتا مین اوسکو بجہت اوسکی عورتون کے اور منع کیا تھا آنحضرتؐ نے قتل زمعہ بن اسود سے کہ مارا اوسکو ثابت جذع نے بن جانے ہوے مروی ہی جب کہ گرم تھی لڑائی اور حضرتؐ دعا مانگتے تھے اور اوٹھائے ہوے ہاتھ اپنے اللہ تعالی سے اوس فتح کا کہ وعدہ کیا تھا اوسکا اور فرماتے تھے کہ ای اللہ اگر غالب آئے یہ کفار تو پھیل جاویگا شرک اور نہ قائم رہیگا دین تیرا اور جناب ابو بکر صدیق کہتے تھے آنحضرتؐ سے کہ قسم ہی اللہ تعالی کی کہ مدد کریگا آپکی اور سفید کریگا مونہہ آپکا پس اوتارے اللہ تعالی نے ہزار فرشتے آگے پیچھے اور کفار کے اور فرمایا آپ نے ای ابو بکر خوش ہو کہ یہ آئے جبرئیل علیہ السلام باندھے ہوے عمامہ زرد اور پکڑے ہوے ہین باگ اپنے گھوڑے کی درمیان آسمان و زمین کے پھر جب کہ اوترے وہ زمین پر تو غائب ہو گئے آپ سے تھوڑی دیر پھر ظاہر ہوے درحالیکہ تھی گرد اونکے سر اور منھ پر اور کہتے تھے آئی واسطے تمھاری مدد کے جب کہ مانگی تھی اوسکو اللہ تعالی سے اور حکم ہوا آنحضرتؐ کو پس لین آپ نے کنکریان ایک مٹھی اور پھینکا اونکو طرف کفار کے اور فرمایا شاہت الوجوه اللھم ارعب قلوبھم وزلزل اقدامھم یعنی برے ہو مونھ یا خدا ڈرا اونکے دلون کو اور ڈگا دے پاؤن پھر بہاگے دشمن درحالیکہ نہ دیکھتے تھے پھر کسی چیز کو اور مشغول تھے مسلمان قتل و قید کرنے مین اور نہ کوئی کافر نگاہ کرتا [illegible] اونکے کنکرون سے [illegible] آنکھین کسی طرف اور ہمراہ تھے فرشتے مسلمانون کے قتل کفار مین اور مروی ہی کہ عدی بن ابی زغبا پڑھتے تھے یہ رجز بدر مین انا عدی والسحل + امشی بھا مشی الفحل یعنی مین عدی ہون درحالیکہ زرہ چلتا ہون ساتھ اوسی زرہ کے چال نر فحل کی پس پکارا آپ نے کہ عدی کون ہی [illegible] مین کہا ایک شخص نے مین عدی ہون یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کیا کہا ہی شعر [illegible] پھر [illegible] عدی بن ابی الزغبا کہ یا رسول اللہ مین ہون عدی فرمایا آپنے کس طرح ہی قول والسحل امشی بھا مشی الفحل پھر کہا آپ نے کیا معنی ہین السحل کے عرض کی [illegible] زرہ ہی یا رسول اللہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اچھا ہی عدی بن ابی الزغبا اور مروی ہی عقبہ بن ابی معیط کہ کہا کرتا تھا مکے مین جب کہ ہجرت کی تھی آنحضرتؐ نے طرف مدینہ منورہ کے شعر

یا راکب الناقة القصواء ھاجرنا	عما قلیل ترانی راکب الفرس
اعل رمحی فیکم ثم انھله	والسیف یاخذ منکم کل ملتبس

یعنی ای سوار ناقہ قصوا کے ہجرت کی ہمنے [illegible] عنقریب دیکھیگا تو مجکو سوار گھوڑے کا کہ سیراب کرونگا اپنے نیزے کو بیچ تمھارے پھر تشنہ کرونگا اوسکو [illegible] تجسے تمام ساز و سامان [illegible] پس جب کہ سنا آپ نے یہ شعر اوسکا تو بد دعا کی واسطے اوسکے کہ ای اللہ گرا اوسکو اوسکے منھ کے بل [illegible] بدر مین اور پکڑا گیا اوسکو عبد اللہ بن سلمہ عجلانی نے پھر حکم کیا آنحضرتؐ نے اوسکے قتل کا عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح کو اور [illegible] اوسکی گردن [illegible]

مارا جانا امیہ اور ابوجہل وغیرہ سرداروں قریش کا اہل اسلام کے ہاتھوں سے اور دلاوری حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت حمزہ وغیرہ صحابہ مہاجرین اور انصار کی اور معجزات آنحضرت کے اور شکست ہونا کفار کی اور غنیمت لینا مسلمانوں کا اور مقید ہونا کفار کا

مروی ہے عبدالرحمن بن عوف سے کہ کہتے تھے وہ جمع کین مین نے چند زرہین بدر مین بعد بھاگنے کفار کے ناگاہ دیکھا مینے امیہ بن خلف کو اور تھا وہ دوست میرا
ایام جاہلیت مین اور تھا نام میرا عبد عمرو پھر بعد ظہور اسلام کے نام رکھا مینے اپنا عبدالرحمن جب دیکھتا مجکو امیہ بعد بدلنے اس نام کے تو پکارتا مجکو ای عبد عمرو
کرکے تو نجواب دیتا مین اوسکو پھر کہتا وہ مجھسے کہ مین نکہونگا تجکو عبدالرحمن کہ نام مسیلمہ کا یمامہ مین رحمن ہے مین نہ پکارونگا تجکو ساتھ اوس نام کے کہ منسوب ہے
اوسکی طرف پھر پکارا کرتا وہ مجکو ساتھ نام عبدالاله کے پھر جنگ بدر مین دیکھا مینے اوسکو کہ گویا وہ اور تھا اونٹ ہو اور تھا اوسکے ساتھ بیٹا اوسکا علی نام
پھر پکارا اوسنے مجکو کہ ای عبد عمرو لیکن نجواب دیا مینے اوسکا پھر پکارا اوسنے مجکو ای عبدالاله تو جواب دیا مینے اوسکو اور کہا اوسنے مجھسے کیا نہین حاجت تمکو
طرف دودھ کے مین بہتر ہون تجکو ان زرہون سے پھر ڈالدیا مینے ان دونون کو پاس اپنے پناہ دینے کو اور لیچلا مین ان دونون کو آگے اپنے تو جانا امیہ نے
کہ حاصل ہوئی مجکو کچھہ امن اور بولا مجھسے کہ آج دیکھا مینے درمیان تمہارے ایک شخص کو کہ رکھا تھا اوسنے علامت کو اپنے سینے مین پر نعامہ کا کون ہے وہ کہا مینے
وہ حمزہ بن عبدالمطلب ہین کہا امیہ نے یہ وہی شخص ہے جسنے کیے ہمسے یہ کام پھر کہا کون تھا وہ شخص جو آج کوتاہ قد باندھے ہوئے سرخ سربند کہا مینے وہ سماک
بن خرشہ ہین انصار سے کہا امیہ نے بسبب اوسکے ہوئے ہم ای عبدالاله قربانی اونٹ واسطے تمہارے عبدالرحمن بن عوف کہتے ہین کہ درمیان اوس حال کے کہ
لیجاتا تھا مین ان دونون کو لشکر اپنے ناگاہ دیکھا اوسکو بلال حبشی نے اور وہ آٹا گوندھتے تھے واسطے اپنے تو چھوڑ دیا اونھون نے گوندھنا اوس آٹے کا اور بلند کئے
ہاتھ اپنے آواز سے زور زور سے اور پکارا ای گروہ انصار یہ ہے امیہ بن خلف سر کفر کا نہ بچا مین اگر بچا یہ آج پس دوڑے لوگ اوسپر مانند شہد کی مکھی کے اپنی اولاد پر پھر
گرا امیہ اپنی پشت پر اور گر پڑا مین اوسپر بچانے کو اور آئے حباب بن منذر اور ڈالی اونھون نے تلوار اپنی اوسکی طرف نیچے سے تو کٹ گیا سرا اوسکی ناک کا پھر جب
دیکھا امیہ نے کہ قطع ہوئی ناک اوسکی تو کہا مجھسے کہ الگ ہوجا تو اب مجھسے اور چھوڑ دے تو مجکو انہین حضرت عبدالرحمن کہتے ہین یاد آیا مجکو اوسوقت قول حسان کا او عن
ذلك الانف جادع پس آئے لشکر مین اوسکی طرف خبیب بن اساف اور قتل کیا اونھون نے امیہ کو ضرب تلوار سے اور ماری ایک تلوار امیہ نے خبیب کے
بازو پر کہ الگ ہوگیا ہاتھہ اونکا کاندھے سے پھر ملایا اوس ہاتھہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے بازو سے لیکر اپنے دست مبارک مین پھر جڑ گیا وہ اور
بھر آیا زخم اور برابر ہوگیا اعجاز نبوی سے پھر نکاح کیا خبیب نے بعد اسکے امیہ کی بیٹی سے اور دیکھا اوسنے نشان اوس زخم کا انکے ہاتھہ پر تو بولین کہ نہ شل کرے
اللہ تعالی ہاتھہ اوس شخص کے کہ کیا اوسنے ایسا کہا خبیب نے واللہ مینے بھی جواب دیا ہے اوسکو ساتھ زخم کاری کے اور بیان کرتے تھے خبیب کہ مارا مینے
اوسکے ایسا ایک ہاتھہ کاندھے پر کہ کاٹا اسیری تلوار نے پسلیون تک اوسکی اور تھا وہ زرہ پہنے ہوئے اور کہا مینے لے مجھسے یہ ایک ہاتھہ کہ مین خبیب بن اساف ہون
پھر لیے مینے ہتھیار اوسکے اور زرہ کٹی ہوئی پھر آیا آگے بیٹا امیہ کا اور ماری اوسپر تلوار باپ نے کہ کٹ گیا پاؤن اوسکا پھر چلایا وہ کمال اپنے اسے گھبرا کر پھر ملے
اوس سے عمار اور مارا اونھون نے اسکو اپنی ضرب سے اور کہا ہے بعضون نے کہ عمار مقابل ہوئے اوسکے قبل زخمی ہونے اوسکے سے کہ پھر وار کیا اونھون نے
آپسمین لیکن قتل کیا عمار نے اوسکو لیکن پہلی روایت صحیح تر ہے کہ مارا اوسکو عمار نے اور شامل ہوئے اوسکے پاؤن کے اور آگے ہین قتل امیہ مین سوا اسکے اور روایتین بھی
کہ مشہور اونکے نہین ہے کہ روایت کی معاذ بن رفاعہ نے اپنے باپ سے کہ جب ہوا دن بدر کا اور گھیر لیا مینے امیہ بن خلف کو اور تھی واسطے اوسکے درمیان اونکے شان عظیم
اور تھا میرے پاس نیچا اور پاس اوسکے بھی پس اترا مین اور امیہ پر چھوٹون سے یہان تک کہ گر گئین اوڑہین اونکی پھر نکالین ہم دونون نے تلوارین اور کرید
ہم اونسے یہان تک کہ تھک گئین وہ دونون بھی پھر دیکھا مینے اوسکی زرہ کو پھٹا ہوا نیچے بغل کے تو ماری مینے نوک اپنی تلوار کی اوسمین کہ قتل ہوا وہ اور
نکلی تلوار میری ڈوبی ہوئی چربی مین اور ایک روایت اوسکے قتل مین یہ ہے کہ کہا صفوان بن امیہ بن خلف نے قدامہ بن مظعون سے کہ ای قدامہ کیا بیٹا
کیا تھا تو نے ہاتھہ میرے باپ کا بدر مین کہا قدامہ نے واللہ نہین کیا مینے یہ کام اور اگر کیا ہوتا تو نہ عذر کرتا مین بسبب مارنے مشرک کے کہا صفوان نے
پھر کسنے پکارا کیا تھا اوسکو بدر مین کہا قدامہ نے معلوم ہے استاد کو دیکھا مینے چند انصاریون کو کہ آئے وہ طرف امیہ کے او سمیدان اور [illegible] اوسین

آج تک بعد اسکے کہ دریافت کرایا آنحضرت صلعم نے عکرمہ سے کہ کسنے مارا ہی تیرے باپکو کہا اونھون نے وہ شخص ہی کہ قطع کیا مینے ہاتھ اوسکا پھر دی وہ تلوار
حضرت صلعم نے معاذ کو اور کاٹا تھا عکرمہ نے ہاتھ اوسکا بدر مین اور مروی ہی معاذ سے کہ حکم دیا مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے لینے سامان ابوجہل کے تو
لی مینے زرہ اور تلوار اوسکی پھر بیچی مینے بعد اسکے وہ تلوار کہا **واقدی** نے کہ سنا مینے قصہ اسکے قتل کا اور اسطرح بھی کہ مروی ہی عبد الرحمن بن عوف سے
کہ آراستہ کیا ہمکو آنحضرت صلعم نے رات سے واسطے لڑائی کے کہ صبح کی ہمنے درمیان اپنی صفون کے اور دیکھا مینے دو نوجوانون کو دونون طرف اپنے کہ ڈالے
ہوئے تھے تلوارین اپنے گلے مین پس متوجہ ہوا ایک اونمین کا میری طرف اور کہا اے چچا کونسا ہی ابوجہل جماعت کفار مین کہا مینے کیا کریگا تو اوس سے اے بھتیجے
کہا اوسنے سنا ہی مینے کہ برا کہتا تھا آنحضرت صلعم کو اور قسم کھائی مینے کہ اگر دیکھون مین اوسکو تو مارون اوسکو یا جاؤن مین قریب اوسکے پس بتایا مینے اوسکو کہ
ابوجہل فلانا ہی پھر آیا پاس میرے دوسرا اور کہا اوسنے بھی اسی طرح اور کہا مینے اوس سے بھی کہ وہ ہی ابوجہل پھر کہا مینے کون ہو تم دونون کہا اونھون نے
ہم دونون بیٹے حارث کے ہین پھر تاک مین رہے وہ دونون ابوجہل کے یہانتک جب کہ گرم ہوئی لڑائی تو گر پڑے اوسپر اور قتل کیا اوسکو اور ایک روایت مین ہی
حضرت عبد الرحمن سے کہ دیکھا مینے اوس دن اپنے دونون بازوؤن پر دو نوجوانون کو تو کہا مینے دل مین کہ بہتر تھا اگر ہوتا مین آج درمیان دو شخص قوی
کار آزمودہ کے پس نہ گذری کچھ دیر کہ کہا اونمین ایک نے اون دونون مین سے کون ہی ابوجہل کہا مینے وہ ہی پس دوڑا وہ اوسکی طرف مانند شیر کے اور ساتھ گیا
اوسکے بھائی اوسکا یہانتک کہ دیکھے مینے وار اونکی تلوارون کے پھر دیکھا مینے بعد کچھ دیر کے آنحضرت صلعم کو کہ پھرتے تھے درمیان لاشون کے اور وہ
دونون ہمراہ آنحضرت صلعم کے تھے اور روایت ہی محمد بن فاطمہ سے کہ کہا اونھون نے سنا مینے اپنے باپ سے کہ برا جانتے تھے وہ کہنا لوگون کا نوجوان کم
عفرا کے بیٹون کا اور کہتے تھے وہ کہ تھی عمر چھوٹے کی اونمین اوس دن پینتیس ۳۵ برس کی لٹکائے ہوئے تلوار اپنی لیکن پہلا قول تحقیق زائد ہی اور مروی ہی
ربیع بنت معوذ سے کہ کہا اونھون نے گئی مین درمیان عورتون انصار کے پاس اسما بنت مخرمہ ام ابوجہل کے ایام خلافت حضرت عمر مین اور تھا بیٹا اوسکا
عبد اللہ بن ابی ربیعہ کہ بھیجا کرتا تھا اوسکو عطر یمن سے اور وہ بیچتی تھی اوس عطر کو اور مول لیتے تھے ہم اوس سے پس جبکہ بھری اونھون نے شیشی واسطے میرے
اور تول دیا اوسکو واسطے میرے جیسا کہ تول دیا تھا میری ساتھ والیون کو تو کہا لکھو قیمت میرے اوپر اپنی کہا مینے ہان لکھو نام ربیع بنت معوذ کا کہا اسما نے
تراشا جائے سر تیرا تو بیٹی ہی اپنے سردار کے قاتل کی کہا مینے نہین لیکن بیٹی ہون مین اپنے غلام کے قاتل کی کہا اسما نے واللہ نہ بیچونگی مین تیرے ہاتھ کبھی
کہا مینے بھی واللہ نہ لونگی تجھسے کبھی کچھ واللہ نہین یہ عطر اچھی خوشبو کا پھر کہا ربیع نے اپنی بیٹی سے کہ اے بیٹی واللہ نہ سونگھا مینے کوئی عطر اوس سے بہتر لیکن
غصے ہوئی مین اوسپر اسی کہنے مین اور مروی ہی کہ جب تمام ہوئی لڑائی تو حکم دیا حضرت صلعم نے ابوجہل کو دیکھنے کا کہا ابن مسعود نے پایا مینے اوسکو کہ تھی اوسمین کچھ جان
پھر رکھا مینے پاؤن اپنا اوسکی گردن پر اور کہا مینے حمد ہی اوس اللہ تعالیٰ کی کہ خراب کیا اوسنے تجکو کہا اوسنے خراب کیا ہی اللہ نے عبد بن ام عبد کو کہ چڑھا ہی تو
بڑی جگہ پر اے چرواہے بکریون کے بیان کر مجھسے کہ فتح کسکی ہی کہا مینے اللہ اور اوسکے رسول کی ابن مسعود کہتے ہین پس کھول لیا خود سر اوسکا پشت
کی جانب سے کہا مینے مین قاتل ہون تیرا اے ابوجہل کہا اوسنے نہین تو وہ پہلا غلام کہ مارا ہی اوسنے اپنے سید کو اور بڑا غم ہی آج یہ مجکو کہ قتل کیا مجکو ایک
شخص نے احلاف یا مطیبین مین سے پھر کاٹ لیا سر اوسکا حضرت عبد اللہ نے اور اوتار لیا سامان اوسکا اور دیکھا اوسکے بدن مین کوک پر نشان کوڑے کا
پھر لے آیا مین ہتھیار اور خود اور زرہ اوسکی روبرو آنحضرت صلعم کے اور کہا مینے بشارت ہو یا نبی اللہ ساتھ مارے جانے دشمن خدا ابوجہل کے فرمایا آپ نے
کیا سچ ہی اے عبد اللہ قسم ہی تجکو اوس ذات کی کہ میری جان اوسکے ہاتھ مین ہی مارا جانا اوسکا محبوب تر ہی مجکو سرخ اونٹون سے پھر بیان کین مینے آنحضرت سے
علامتین اوسکی فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ وہ نشان ہی فرشتون کی ضرب کا اور کہا آنحضرت صلعم نے کہ لگی تھی اوسکے رگڑ ایکبار بیچ دعوت ابن جدعان کے گھٹنا ابوجہل کا
دیکھو اوسکو پس پائی وہ علامت اوسی طرح اور کہتے ہین کہ ابو سلمہ بن عبد الاسد مخزومی حاضر تھے اوس وقت پاس آنحضرت صلعم کے اور شک جانا اونھون نے ابن مسعود
کے دعوے سے پس کہا اونسے تو نے مارا ہی ابوجہل کو کہا مینے ہان مارا اوسکو اللہ تعالی نے پھر کہا ابو سلمہ نے تو قادر ہوا اوسکے قتل پر کہا مینے ہان کہا ابو سلمہ
نے اگر چاہتا وہ تو ڈال لیتا تجکو اپنی آستین مین کہا ابن مسعود نے واللہ مارا ہی مینے اوسکو اور اوتار لیا ہی سامان اوسکا پھر پوچھی ابو سلمہ نے علامت اوسکی

تو کہا میں نے ایک سیاہ داغ ہی پہنچے اوسکی سیاہی اپڑی سے کہیں جہان لیا ابو سلمہ نے اور کہا البتہ اوتارا ہی تو نے سامان اوسکا اور کسی نے ابن مسعود کو یہ کہتے
کہ واسطے تھا قریش اور اونکی ہم قسموں میں کوئی دشمن زیادہ خدا اور رسول کا اوس سے پس جب ہوگیا ابو سلمہ اور بعد اسکے مغفرت چاہی تھی اپنی اس بات سے بیچ طرف
ابو جہل کے اللہ تعالی سے اور خوش ہوئے آنحضرت اوسکے مارے جانے سے اور کہا ای اللہ بیشک پورا کیا تو نے مجھسے وعدہ اپنا اب پوری کر مجھپر نعمت اپنی سو
اولاد ابن مسعود کی کہا کرتی تھی کہ وہ تلوار ابو جہل کی بیچ جہادہ میں کے لوٹی ہوئی عبد اللہ بن مسعود کی آج تک پاس ہمارے ہے پس توفیق روایتوں میں یہ ہے کہ معاذ
بن عمرو اور دونوں بیٹوں عفرا کے نے زخمی کیا تھا اوسکو اور کاٹا سر اوسکا ابن مسعود نے مرنے کے وقت میں پس یہ سب شریک ہوئے اوسکے قتل میں اور مروی ہے کہ
کھڑے ہوئے آنحضرت اوپر مقام اپنے عفرا کے بیٹوں کے اور فرمایا رحم کرے اللہ تعالی عفرا کے بیٹوں پر کہ شریک ہوئے یہ دونوں بیچ قتل فرعون اس امت کے
جو سر تھا روساء کفار کا کہا لوگوں نے یا رسول اللہ اور کون شریک تھا ان دونوں کا اوسکے مارنے میں فرمایا آپ نے کہ فرشتے اور پورا کیا کام اوسکا ابن مسعود نے
شریک ہوئے ہیں بھی اوسمین پھر کہا حضرت نے جب کہ خاطر جمع ہوئی اوسکی طرف سے ای اللہ کفایت کر مجکو واسطے نوفل بن خویلد کے پس آیا اوس دن نوفل سامنے
چلاتا ہوا در حالیکہ خوفناک تھا ایسے جانے سے اپنے لوگوں سے اور کہا اوسنے بلند آواز سے ای معشر قریش آج کا دن لڑائی اور بلندی کا ہے پھر جب کہ دیکھا
اوسنے قریش کو بھاگتے ہوئے اور گرفتار اپنے کو مسلمانوں میں تو پکارنے لگا انصار کو واسطے اپنے بچاؤ کے کہ ای انصار کیا حاجت ہے تمکو ہمارے خونوں سے
کیا نہیں دیکھتے کہ جسکو مارتے ہو تم کیا نہیں تمکو حاجت دودھ کے جانوروں کی پس قید کر لیا اوسکو جبار بن صخر نے اور لانے لگا اوسکو آگے اپنے کہا نوفل نے جبار سے
جب کہ دیکھا حضرت علی کو آتے ہوئے طرف اپنے کہ ای انصاری کون ہے یہ شخص قسم لات و عزی کی کہ میں گمان کرتا ہوں اس شخص کو کہ آتا ہے میرے مارنے کو کہا جبار نے
یہ علی بن ابی طالب ہیں نوفل نے کہا نہ دیکھا میں نے آج تک مثل اوسکے کوئی شخص جو جلدی کرتا ہو اپنی قوم کے قتل میں پھر حملہ کیا اوسپر اتنے میں حضرت علی نے شمشیر سے
اوسکو مار ڈالا اوسکو پھر کہا آنحضرت نے لوگوں سے کسکو خبر ہے آج نوفل بن خویلد سے بولے حضرت علی نے قتل کیا ہے اوسکو آج میں نے تکبیر کہی آنحضرت نے خوشی سے اور
فرمایا کہ قبول کی اللہ تعالی نے دعا میری اوسکے حق میں پھر لڑا ہر سپاہی عاص بن سعید در حالیکہ برانگیختہ کرتا تھا لوگوں کو لڑائی پر تو مقابل ہوئے اوسکے شیر خدا علی مرتضی
اور قتل کیا اوسکو اور منقول ہے کہ تھے حضرت عمر کہ کہا کرتے تھے اونکے بیٹے سعید بن عاص سے میں دیکھتا ہوں تمکو رنجیدہ اپنی طرف سے گمان اس بات کا کہ میں قاتل
ہوں تمہارے باپ عاص کا بدر میں اور یہ عذر کرتا ہوں قتل مشرک سے اور قتل کیا ہے میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ماموں عاص بن ہشام بن مغیرہ کو نہ تمہارے عاص کو
کہا حضرت سعید نے اگر قتل کرتے آپ اوسکو تو تھا وہ باطل پر اور آپ حق پر اور تھے قریش برتر سب لوگوں میں از روے عقل اور امانتداری کے نہ حاصل ہوا تھا
اونکو نقصان کچھ مگر باوجود اس فہم و فراست کے گمراہ کیا اونکو اللہ تعالی نے اور نہ ہدایت ہوئی اور منقول ہے حضرت علی سے کہ فرماتے تھے اوس دن اوپر بلندی ہونے
آفتاب کے درحالیکہ مل گئے تھے مشرک اور مسلمان لڑائی میں چلا میں پیچھے ایک کافر کے قتل کو تو ناگاہ دیکھا میں نے اور پہچانا میں نے کہ ایک مشرک لڑتا ہے سعد بن خیثمہ سے
یہاں تک کہ شہید کیا اوسنے سعد کو اور وہ مشرک چھپا ہوا تھا لوہے میں اور سر کھولے ہوئے تھے پس پہچانا اوسنے مجکو اور پکارا کہ آ ادھر آ اے ابن ابی طالب واسطے لڑائی کے
اور پہچانا میں نے اوسکو لیکن لوٹا میں اوسکی طرف پھر بڑھا وہ طرف میرے اور آہستہ ہٹا میں تاکہ نہ گرے [illegible] وہ پیچھے اور پکارا مجکو پس کہا اوسنے کیا بھاگا
تو ای ابن ابی طالب کہا میں نے [illegible] تو قریب ہوا [illegible] تو وار کیا تلوار کا اور روکا میں نے سپر پر اور [illegible] تلوار اوسکی [illegible]
پس فرصت پاکر ماری میں نے تلوار اپنی اوسکے کاندھے پر کہ پہنے ہوا تھا زرہ تو کانپ گیا وہ اور کاٹا میری تلوار نے زرہ کو اور جانا میں نے کہ تلوار میری قتل کرے گی اوسکو
پس اسی حال میں ناگاہ دیکھی میں نے چمک تلوار کی اپنے پیچھے سے اور چاہا میں نے کہ دیکھوں اوسکو کہ اتنے میں پڑی وہ اوپر خود اوسکے سر کے اور سنا میں نے کہ کہا کسی نے
لے یہ وار میرا اور میں ابن عبد المطلب ہوں پھر دیکھا میں نے پیچھے تو وہ حمزہ بن عبد المطلب تھے اور روایت ہے کہ عکاشہ بن محصن کی ٹوٹ گئی تلوار بیچ بدر میں پھر دی اونکو
آنحضرت نے ایک لکڑی اور ہو گئی وہ ایک تلوار صاف اور دراز بیچ ہاتھ اونکے یہاں تک کہ فتح دی اللہ تعالی نے مشرکوں پر اور رہی وہ تلوار پاس
اونکے یہاں تک کہ وفات پائی اونھوں نے اور مروی ہے کہ ٹوٹی تلوار سلمہ بن اسلم بن حریش کی بدر میں [illegible]
[illegible] اور فرمایا کہ مار اوس سے [illegible] وہ تلوار [illegible] پاس اونکے

یہان تک کہ شہید ہوئے روز جنگ خیبر مین ساتھ ابی عبیدہ ثقفی کے اور مروی ہی کہ تھے حارثہ بن سراقہ حوض پر کہ ناگاہ لگا اونکو ایک تیر نہر پر کہ گر پڑے وہ اوسمین اور
پیا لوگون نے شام تک وہ پانی خون ملا ہوا اوسکا پھر سنی شہادت اونکی اونکی مان بہن نے مدینہ منورہ مین تو کہا اونکی مان نے واللہ نگریہ کرونگی اوسپر یہان تک
کہ آوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دریافت کرلون آپ سے حال اوسکا اگر ہو بیٹا میرا جنت مین تو نہ گریہ کرونگی اوسپر اور اگر ہوگا آگ مین تو روتی رہونگی اوسپر عمر بھر
سو جب کہ تشریف لائے آنحضرتؐ بدر سے مدینہ منورہ مین تو آئین مان اونکی پاس آپکے اور کہا یا رسول اللہ جانتے ہو آپ جو قدر حارثہ کا میرے دل مین چاہا
تھا مینے کہ گریہ کرونگی اوسپر پھر کہا مینے نہ کرونگی مین یہان تک کہ دریافت کرون مین آپ سے سو اگر وہ جنت مین ہی تو نہین سزاوار اوسپر گریہ اور اگر ہو آگ مین تو رویا کرون
اوسکو فرمایا آنحضرتؐ نے کہ ای ام حارثہ جنتین بہت ہین قسم اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکے قبضۂ قدرت مین ہی بیشک بیٹا تیرا فردوس اعلی مین ہی کہا اونکی مان نے
اب نہ کرونگی مین اوسپر گریہ کبھی پھر منگوایا آنحضرتؐ نے ایک برتن پانی بھرا ہوا اور دھوئے اوسمین دست مبارک اپنے اور ڈالی اوسمین کلی پھر دیا وہ ام حارثہ کو اور پیا
اونھون نے اوسمین سے پھر دیا اپنی بیٹی کو پھر پیا اونھون نے بھی پھر فرمایا اون دونون سے کہ چھڑک لو تم اس پانی کو اپنے گریبانون مین اور کیا اونھون نے ایسا ہی
پھر لوٹ آئین آپکے پاس سے پس نہ تھی مدینے مین کوئی عورت روشن چشم خوش دل زائد انسے اور مروی ہی کہ جب کہ ہوئی شکست اور پریشانی کفار کی ہبیرہ بن ابی وہب
نے توڑ ڈالی پیٹھ اوسکی اور گر پڑا گھبرا کر اور نہ کھڑا ہو سکا یہان تک کہ گذرا اوسپر ابو اسامہ جشمی حلیف اوسکے پس جدا کی زرہ اوسکی اوس سے اور اوٹھایا اوسکو
اور کہا بعض نے کہ ماری اوسکو تلوار ابو داود مازنی نے کہ کٹ گئی زرہ اوسکی اور گر پڑا وہ اولٹا اوپر مونہہ کے اور پڑا رہا اوسی طرح یہان تک کہ چلے گئے وہان سے
ابو داود پس دیکھا اوسکو ابو اسامہ اور مالک نے جو دونون بیٹے ہین زہیر جشمی کے اور یہ ہم قسم تھے دونون اوسکے پھر دور کیا اوس سے خود اور اوٹھا لیگیا
اوسکو ابو اسامہ پس نجات پائی اوسنے بسبب اوسکے اور فرمایا آنحضرتؐ نے یہ سنکر حمایت کی اوسکی دو کتون نے کہ حلیف اوسکے تھے اور مشابہت فرمائی اسامہ کی کلبی
کیطرف سے اور نزدیک بعض کے قاتل اوسکا مجذر بن زیاد ہی اور مروی ہی کہ دریافت کیا مروان بن حکم نے حکیم بن حزام سے قصہ بدر کا اور حکیم بالغ تھے اوسکو
یہان تک جب کہ التحام کی اوسنے تو کہا حکیم نے مل گئین اوسدن دونون جماعتین آپس مین اور سنا مینے ایک شور کہ اوترا آسمان سے زمین پر مثل گرنے کنکرون
کے طشت مین اور اوٹھائی آنحضرتؐ نے ایک مٹھی کنکرون کی اور پھینکا اونکو ہماری طرف پھر بھاگ گئے ہم اور مروی ہی نوفل بن معاویہ دیلی سے کہ کہتے تھے شکست ہوئی
ہمکو بدر مین اور سنتے تھے ہم آواز گرنے کنکرون کی طشتون مین آگے اور پیچھے اپنے سو تھا یہ سبب بہت رعب کا ہمپر اور مروی ہی حکیم بن حزام سے کہ کہتے تھے
جب کہ بھاگے ہم بدر مین تو جاتا تھا مین دوڑتا ہوا اور کہتا ہوا کہ قتل کرے اللہ تعالی ابن حنظلیہ کو کہ کہتا تھا قریب ہوا دن غروب کے اور واللہ دن اوسی قدر باقی
چڑھا تھا کہ تھا ابتدا لے جنگ مین اور کہتے تھے حکیم کہ تھا یہ قول میرا اگر نہ خواہش اس بات کی کہ واقع ہو جائے رات تو رہجاوین مسلمان ہمارے پیچھا کرنے سے
پھر دیکھا حکیم نے عبید اللہ اور عبد الرحمن کو جو بیٹے ہین عوام کے سوار اپنے اونٹ پر تو کہا عبد الرحمن نے اپنے بھائی سے اوتر جا تو اور سوار کرا دے
ابو خالد کو اور تھے یہ عبید اللہ لنگڑے کہا عبید اللہ نے نہین پاؤن میرا کس طرح چلون گا مین پیادہ کہا عبد الرحمن نے واللہ ضرور ہی سوار کرنا اس شخص کا
اور کیونکر نہ چاہئے کرین ہم اسکی کہ خبر گیری کر سکتا ہی یہ ہمارے اہل و عیال کی اگر مر جاوین ہم اور اگر زندہ رہین تو سواری دیگا ہم سب کو پھر اوتر پڑے پھر کر
عبد الرحمن اور بھائی انکا باوجود لنگڑے ہونے کے اور سوار کیا حکیم بن حزام کو اپنے اونٹ پر اور خود پیادہ چلے پیچھے اوس اونٹ کے پھر جب کہ قریب پہنچے
تک کے وادی الظہران مین تو کہا حکیم نے ہم نے اوسنے واللہ دیکھا تھا مینے یہان امر کہ نہ جاتا کوئی لڑائی کو اگر دیکھتا مثل اوسکے لیکن خراب کیا ہم سب کو
ابن حنظلیہ کی بدبختی نے کہ یہان پر فتح کیے تھے مینے چند اونٹ سو نہ باقی رہا کوئی خیمہ لشکر کا مگر گرا اوسپر خون اوسکا اور ان دونون بھائیون نے بیشک دیکھا تھا
ہمنے بھی یہ حال لیکن جب کہ دیکھا تمکو اور اپنی قوم کو آگے بڑھتے ہوئے تو چلے ہم ساتھ تمہارے اور مروی ہی کہ بہت نزدیک ہین تمھین قریش مین پھر جب کہ بھاگے
شکست کھا کر تو پھینکنا شروع کیا اوسکا اوتار کر اپنے بدنون سے اور پیچھا کیا اوسکا مسلمانون نے کہ اوٹھاتے جاتے تھے چھوٹی ہوئی چیزا اونکی کہتے ہین حکم
اپنے باپ عقیل سے کہ لے آیا مین تین زرہین اوسدن اوٹھا کر اور زرہین وہ میرے پاس پھر بعد مدت پہچانا ایک زرہ کو اونمین سے ایک قریشی نے پاس میرے
اور کہا یہ زرہ ہی حارث بن ہشام کی اور مروی ہی قباث بن اشیم کنانی سے کہ حاضر تھا مین ساتھ مشرکون کے بدر مین اور دیکھتا تھا مین قلت صحابہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی اپنی آنکھون سے اور کثرت اپنے لوگون کی سوارون اور پیادون سے پھر بھاگا مین ساتھ اور لوگون کے اور دیکھتا تھا مین مونہہ مشرکون کے او
کہتا تھا مین دل مین نہ دیکھا مینے مثل اس کام کے کہ بھاگین اوس سے سوا عورتون کے پھر ہمراہ ہوا میرے ایک شخص سو درمیان اوس حال کے کہ جاتا تھا
وہ ساتھ میرے آملا ایک شخص پیچھے سے ساتھ ہمارے تو پوچھا مینے اوس سے کہا یہ ہمراہی تیرا کہا اوسنے واللہ نہین یہ ساتھ میرے پھر زخمی کیا اوسنے
میرے ساتھی کو اور چلا یا مین وہان سے اور صبح کی مینے موضع غمیقہ مین تو ڈرا مین کہ آلے مجکو کوئی شخص پیچھے سے سو بدلا مینے وہ راستا پھر ملا مجکو ایک
ہم قوم میرا غمیقہ مین اور پوچھی اوسنے مجسے خبر کہا مینے مارے گئے ہم لوگ اور قید ہوئے اور بھاگ گئے شکست کہا اگر اب اگر پاس تیرے سواری ہی تو دے
مجکو سو سوار کیا اوسنے مجکو ایک اونٹ پر اور زاد راہ دیا یہانتک کہ آیا مین مکے مین براہ جحفہ ہوکر اور دیکھا مینے حیسمان بن حابس خزاعی کو موضع غمیم مین تو
تو جانا مینے کہ جاتا ہی یہ واسطے تعزیت قریش کے مکے مین سو اگر چاہتا مین تو آجاتا پہلے اس سے لیکن تاخیر کی مینے یہانتک کہ پہلے پونہچا وہ تب پھر
آیا مین بھی اور پہونچ گئی تھی مکے مین خبر اونکے مارے گئیون کی اور برا کہتے تھے وہ اوس خزاعی کو کہ نہ لایا یہ طرف ہمارے بہتر بات پھر رہا مین مکے مین
موافق تقدیر الٰہی کے پھر بعد غزوہ خندق کے کہا مینے دل مین اگر جاتا مین مدینہ منورہ کو تو دیکھتا مین کہ کیا کہتے ہین آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
اور واقع ہوا اسلام میرے دل مین سو آیا مین مدینہ منورہ مین اور دریافت کیا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا لوگون نے وہ بیٹھے ہین حضرت بیچ سایہ
مسجد کے ساتھ اپنے صحابہ کے پھر آیا مین طرف اوس جماعت کے اور نہ پہچانا مینے آپ کو درمیان لوگون کے اور سلام علیکم کی مینے اہل مجلس سے
فرمایا آپ نے ای قباث بن اشیم کیا تو ہی کہتا تھا بدر مین کہ نہ دیکھا مینے مثل اس کام کے کہ بھاگین اوس سے لوگ سوا عورتون کے کہا مینے گواہی دیتا ہون مین
کہ آپ رسول اللہ کے ہین بیشک یہ بات نکلی مینے آج تک کسی سے اور نہ لایا زبان پر سوا اسکے کہ گذری میرے دل مین اگر نہوتے آپ نبی تو نہ مطلع کرتا آپکو
اللہ تعالی اس بات پر سرفراز کیجیے مجکو اپنی بیعت سے پھر مسلمان کیا مجکو آنحضرت نے اور مروی ہی کہ جب آراستہ ہوئین صفین مسلمانون اور مشرکون کی
تو فرمایا تھا آنحضرت نے کہ جو مارے کسیکو تو اوسکا یہ حکم ہی اور جو قید کرے کسیکو تو حکم اوسکا یہ ہی پھر جب کہ بھاگے کفار تو ہوگئے مسلمان تین فرقے ایک
فرقہ کھڑا رہا نگہبانی کو قریب خیمہ آنحضرت کے اور بیچ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ پاس آپکے خیمے کے اور ایک فرقہ مشغول تھا لوٹنے مین مال کفار کے
اور ایک فرقہ لڑتا تھا اور پیچھا کرتا تھا دشمنون کا اور جب کہ پکڑے گئے کفار اور لوٹا مین آیا مال اونکا تو کہا سعد بن معاذ نے کہ کھڑے ہوئے تھے آپکے خیمے کے
ساتھ اپنے لوگون کے یا رسول اللہ نہ باز رہے ہم پیچھا کرنے سے دشمنون کے بسبب کم رغبت کے ثواب مین اور نہ بسبب اونکے خوف سے لیکن خیال کیا ہم
کہ اگر پیچھا کرین ہم بھی تو خالی ہوے یہ جگہ اور تنہا رہین آپ اور آوین یہان سوار و پیادہ اونکے سو کھڑے رہے گرد آپکے خیمے کے بہتر لوگ مہاجر اور
انصار کے اور نہ گیا کوئی اپنی جگہ سے اور بہت ہین یہ لوگ یا رسول اللہ اگر دوگے آپ اون لوگون کو تو نہ باقی رہیگا واسطے تمہارے اصحاب کے [illegible]
اور قیدی کفار کے بہت ہین اور مال غنیمت تھوڑا پس واقع ہوا اختلاف درمیان لوگون کے اس امر مین اور نازل کیا اللہ تعالی نے یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ
قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ یعنی تجھسے پوچھتے ہین حکم غنیمت کا تو کہہ مال غنیمت اللہ کا ہی اور رسول کا ہی سو باقی رہے آدمی سب پاس [illegible] غنیمت کے
یہانتک کہ نازل کیا اللہ تعالی نے یہ آیت کریمہ بعد اسکے وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ یعنی اور جان رکھو جو
غنیمت لاؤ کچھ چیز سو اللہ کے واسطے اوس مین سے پانچوان حصہ اور رسول کے تو تقسیم کردیا اوس مال کو آنحضرت نے درمیان اونکے اور مروی ہی عبادہ بن صامت سے
کہ سونپ دیا تھا ہمنے سب مال انفال کا واسطے اللہ اور رسول کے اور نہ خمس لیا آنحضرت نے بدر مین اور نازل ہوئی بعد اسکے یہ آیت کریمہ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا
غَنِمْتُمْ سو کیا آنحضرت نے خمس اوس مال غنیمت کا جو ملی بعد بدر کے اور مروی ہی عکرمہ سے کہ [illegible] ہوئے لوگ بیچ مال غنیمت بدر کے اور حکم کیا آنحضرت نے
کہ جمع کی جاوے سب غنیمت اور لے لیا جاوے وہ مال کہ لیا ہی لوگون نے سو نہ باقی رہی کوئی چیز مگر یہ کہ لیگئے اور جانا اہل شجاعت نے کہ آنحضرت تقسیم کرینگے
اسکو برابر اونپر اور [illegible] ضعیفون کے پھر فرمایا آنحضرت نے واسطے تقسیم غنیمت کے برابر سب مین کہا سعد نے یا رسول اللہ کیا دیتے ہو تم اون سوارون کو کہ
جانبازی کی اور بچایا لوگون کو مثل حصے ضعیفون کے فرمایا آنحضرت نے روئے تجکو ماں تیری نہین نصرت ملی تمکو مگر بسبب ضعیفون کے [illegible] اور مروی ہی کہ [illegible]

عبد الحمید بن جعفر نے موسی بن زید بن ثابت سے کہ کیا معاملہ کیا آنحضرتؐ نے بدر مین ساتھ قیدیون کے اور اسلاب اور انفال کے کہا اونھون نے کہ پکار دیا تھا
اوسدن حضرتؐ نے جو مارے کسیکو واسطے اوسکے ہی سامان اوسکا اور جو پکڑے کسیکو واسطے اوسکے ہی ہم دیتے تھے قاتل کو سامان مقتول کا اور حکم کیا تھا کہ جو لاوے
لشکر کفار سے پاوے بے لڑے ہوئے تو جمع کرے اوسکو پھر بانٹا آپ نے لوگون مین جلدی سے کہا ایک شخص نے عبد الحمید بن جعفر سے کہ کسکو ملا سامان ابو جہل کا
کہا اونھون نے دو شخصون مین ہی نزدیک ہمارے کہا ہی کسیکے کہ لیا اوسکو معاذ بن عمرو بن جموح نے اور نزدیک بعض کے دیا یہ اونکو ابن مسعود نے پھر پوچھا
مینے عبد الحمید سے کسنے خبر دی تجکو اس بات کی کہا اونھون نے کہ جسنے کہا دیا معاذ کو وہ ابن عمرو ہی اور جسنے کہا کہ دیا اونکو ابن مسعود نے یہ روایت اوسکی
سعید بن خالد سے اور مروی ہی کہ لی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے زرہ اور خود ولید بن عتبہ کی اور حضرت حمزہ نے ہتھیار عتبہ کے اور لیا عبیدہ بن حارث
نے زرہ شیبہ بن ربیعہ کو یہان تک کہ آئی اونکے وارثون مین اور مروی ہی کہ آنحضرتؐ نے اکٹھا کیے سب قیدی اور سامان لوٹ کا اور اسباب سلب کا پھر قرعہ ڈالا
لوگون سے نام کا بیچ قیدیون کے اور تقسیم کیا مال سلب کا واسطے قاتلون کے پھر بانٹا بیچ مال غنیمت کا فواق سے اور ثابت تر یہ ہی کہ جو حصہ کر دیا تھا آپ نے
لوگون کا وہ دیا اونکو اوسی طرح اور جسکو حصہ کیا تھا بس بانٹا اوسکو برابر اور داروغہ کیا آپ نے مال غنیمت پر عبد بن کعب بن عمرو مازنی کو اور تقسیم کی غنیمت موضع سیر مین
کہ تھوڑی کہاٹی ہی وادی صفراء مین اور کہا بعض نے داروغہ کیا آنحضرتؐ نے مال غنیمت کا خباب بن ارت کو اور مروی ہی کہ جب جمع ہوئی غنیمت تو تھے اوسمین
اونٹ اور باقی متاع اور لباس اور انطاع وغیرہ سو دیے لوگون کو اونٹ اور ساتھ اونکے رسّے اونکے اور کسیکو دو دو اور بعضون کو انطاع فقط اور سہم تھے
غنیمت کے تین سو سترہ حصے اور مسلمان تین سو تیرہ تھے کہ تھے انمین دو سوار گھوڑون کے سو دیے آپ نے اونکو دو دو حصے اور حصہ کیا اون آٹھ لوگون کا
کہ نہ حاضر تھے بدر مین جو مہاجرین سے ہین بلا اختلاف کر اونمین سے حضرت عثمان بن عفان ہین کہ چھوڑ گئے تھے انکو حضرتؐ واسطے تیمارداری اپنی صاحبزادی بی بی
رقیہ کے سو وفات ہوئی اونکی مدینہ منورہ مین جس دن کہ خبر فتح لیگئے وہان زید بن حارثہ اور دوسرے اونمین سے طلحہ بن عبید اللہ اور تیسرے سعید بن زید
بن عمرو بن نفیل ہین کہ بھیجا تھا ان دونون کو آنحضرتؐ نے واسطے جستجو قافلے کے سو گئے یہ موضع حوراء تک اور وہ ورے ذی المروہ کے ہی دو منزل اوپر
کنارے سمندر کے اور ذی المروہ مدینہ شریف سے آٹھ منزل ہی یا کچھ کم اور جماعت انصار سے ابو لبابہ بن عبد المنذر ہین کہ خلیفہ کیا تھا اونکو آنحضرتؐ نے
اپنا مدینے مین اور عاصم بن عدی ہین کہ خلیفہ تھے آپ کے قبا اور اہل عالیہ پر اور حارث بن حاطب ہین کہ امیر کیا تھا اونکو آپ نے واسطے کسی کام کے
بنی عمرو بن عوف مین اور خوات بن جبیر ہین کہ مقرر تھے روحا مین اور حارث بن صمہ ہین سو نہین اختلاف ان لوگون مین نزدیک ہمارے اور روایت کی گئی ہی
کہ دیا آپ نے سعد بن عبادہ کو بھی حصہ اوسکا غنیمت سے اور فرمایا آپ نے اوسکے حق مین جب کہ فارغ ہوئے جنگ بدر سے کہ اگر نہ حاضر ہوئے اسمین سعد بن عبادہ
لیکن مشتاق تھے وہ اور باعث اسکا یہ تھا کہ جب مستعد ہوئے آنحضرتؐ بدر کے آنے کو تو برانگیختہ کرتے تھے یہ سعد انصار کو اور جاتے تھے اونکے گھرون پر واسطے اشتیاق
دلانے جہاد کے پس کاٹا اونکو سانپ نے اور نہ آئے ہمراہ لشکر کے اس باعث سے دیا حصہ اوسکا آنحضرتؐ نے اور نکالا آپ نے حصہ سعد بن مالک ساعدی کا بھی اور تیار
ہو لیے تھے کو بدر مین لیکن بیمار ہوگئے سو کر مدینہ منورہ مین پھر وفات پائی اونھون نے اور کچھ وصیت کی واسطے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اور دیا آپ نے
حصہ ایاس اور انصاری کو اور اسی طرح حصہ ایک اور شخص کو بھی لیکن یہ چارون نہین اتفاق اوپر راویون کا مثل اگلے آٹھ لوگون کے اور مروی ہی کہ
آنحضرتؐ نے حصہ کیا اوس غنیمت سے شہدائے بدر کا جو چودہ آدمی تھے اور مروی ہی عبد اللہ بن سعد بن خیثمہ سے کہ لیا ہمنے حصہ اپنے باپ کا جو عنایت کیا تھا
آپ نے غنیمت بدر سے اور لائے تھے اوسکو پاس ہمارے عویمر بن ساعدہ اور مروی ہی سائب بن ابی لبابہ سے کہ حصہ کیا آنحضرتؐ نے مبشر بن عبد المنذر کا
اور لائے وہ حصہ پاس ہمارے معن بن عدی اور تھا اوس غنیمت کے ڈیڑھ سو اونٹ تھے لائے ہوئے اقسام ناخورش کے کہ لائے تھے اونکو کفار واسطے
تجارت کے اور ڈالا اللہ تعالی نے اونکو بیچ ہاتھ مسلمانون کے اور تھی اوس مال غنیمت مین ایک سرخ کملی کہا بعض نے کہ نہین دیکھتے ہم اوسکو شاید کہ
لے لیا ہو اوسکو آنحضرتؐ نے تو اوتری یہ آیت کریمہ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ
مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ یعنی اور نبی کا کام نہین کہ کچھ چھپا رکھے اور جو کوئی چھپاویگا وہ لاویگا اپنا چھپایا دن قیامت کے پھر پورا پاویگا ہر کوئی

اپنا لکھا پایا اور اونپر ظلم نہوگا • اور آیا ایک شخص پاس آنحضرت ؐ کے اور کہا یا رسول اللہ چرالی ہی فلانے نے سرخ کملی مال غنیمت کی تو بلوایا آپ نے اوسکو
اور دریافت کیا اوس سے تو منکر ہوا وہ کہا بتلانے والے نے یا رسول اللہ کھدواؤ اوس جگہہ کو سو کھدوائی آپ نے وہان سے نکل آئی وہ کملی اور کہا
کسی نے مغفرت مانگیے یا رسول اللہ فلانے کے واسطے اور کہا یہ دو بار یا چند بار فرمایا آپ نے چھوڑدو مجکو اور تھے لشکر اسلام مین دو گھوڑے ایک
مقداد کا کہ نام اوس گھوڑے کا سبحہ تھا اور دوسرا زبیر کا یا مرثد کا بنابر اختلاف کے کہتے تھے مقداد کہ دیے مجکو آنحضرت ؐ نے دو حصے ایک میرا اور
ایک میرے گھوڑے کا اور کہا ہی کسی نے کہ دیے آنحضرت ؐ نے اوسدن دو حصے گھوڑون کے اور ایک ایک سوار کا اور ملا ابو بردہ بن نیار کو گھوڑا زمعہ
بن اسود کا غنیمت بدر کے حصے مین اور ملے مسلمانون کو دس گھوڑے اور بہت ہتھیار اور اونٹ سواری کے اور لیا آنحضرت ؐ نے اپنے حصے مین اونٹ
ابوجہل کا پس ہمیشہ رہا وہ پاس آپ کے کہ سوار ہوتے تھے آپ اور جہاد کیا کرتے تھے اوسپر یہان تک کہ ہدی کیا اوسکو آپ نے سال حدیبیہ کے اور دینا چاہا
اوسکے عوض مین مشرکون نے سو اونٹون کا فرمایا آپ نے کہ اگر نہ ہدی کر دیتا مین اوسکو تو بدل لیتا تم سے اور لے لیا تھا آنحضرت ؐ نے تو صفی اپنا غنیمت سے
اول تقسیم کے اور مروی ہی کہ لی آپ نے بطریق انفال ذوالفقار کو کہ تھی منبہ بن حجاج کی اور لائے تھے آنحضرت ساتھ اپنے بدر مین وہ تلوار کہ نذر کی تھی آپکو
سعد بن عبادہ نے اور نام اوسکا عضب تھا اور ایک زرہ اپنی ذات الفضول نام اور مروی ہی صالح بن کیسان سے کہ نکلے آنحضرت ؐ دن بدر کے اور نتھی ساتھ
آپکے کوئی تلوار اور پہلی تلوار کہ لٹکایا اوسکو آپ نے تلوار منبہ بن حجاج کی ہی جو آئی تھی غنیمت بدر مین اور منقول ہی ابو اسید سے کہ جب ذکر کرتے وہ ارقم
بن ابی الارقم کا تو کہتے وہ کہ نہین رنج مجکو کسی سے برابر اونکا تو پوچھنے لگے لوگ سبب اوسکا تو کہتے ابو اسید کہ حکم کیا تھا آنحضرت ؐ نے مسلمانون کو کہ ادا کر دین
جو کچھ کہ پاس اونکے ہی مال غنیمت بدر کا پھر پھیری مینے تلوار ابن عائذ مخزومی کی کہ نام اوس تلوار کا مرزبان تھا اور تھی وہ بڑی قدر اور قیمت کی اور طمع رکھتا تھا
کہ ملے یہ مجکو لیکن مانگا اوسکو ارقم نے آنحضرت ؐ سے اور تھے آنحضرت کہ نہ انکار کرتے تھے اوس چیز کا جو سوال کرے آپ سے کوئی اوسکا تو دے دی آپ نے اوسکو
وہ تلوار اور گیا باہر بیٹا میرا [illegible] نام تو اوٹھالے گئے اوسکو جنات اپنے ساتھ پھر پوچھا ایک شخص نے ابو اسید سے کیا تھے جنات اوس وقت مین کہا اونھون نے
کہ ہان لیکن ہلاک ہوگئے وہ اور ملا بیٹا میرا ابن ارقم سے اور خوش ہوا اونکو دیکھکر اور آیا پاس اونکے اور دیا پناہ مانگنے کو تو کہا اونھون نے کون ہی تو کہا او
سب قصہ اپنا پھر قصہ کہا اوس بھوت نے کہ پرورش اور نگہبانی کی مینے اسکی اور نہلایا اوسکو لڑکے کے نسبت ہمراہ لائے اوسکو ابن ارقم اور نکل گیا گھوڑا
میرا رسی توڑکر گھر مین سے اور ملا اونکو موضع غابہ مین تو سوار ہوئے وہ اوسپر اور جب کہ قریب آئے شہر کے تو لوٹ گیا وہ اونسے پھر حاضر کیا اونھون نے
جبکہ آگر کہ گھوڑا تمھارا جاتا رہا مجھسے چھوٹکر اور نہ پایا مینے اوسکو اب تک اور مروی ہی سعد سے کہ مانگی مینے آنحضرت سے تلوار عاص بن منبہ کی بدر مین تو
دی اونھون نے وہ تلوار مجکو اور نازل ہوئی میرے حق مین یہ آیت يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَ
أَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ○ یعنی تجھسے پوچھتے ہین حکم غنیمت کا تو کہہ مال غنیمت اللہ کا ہی اور
رسول کا سو ڈرو اللہ سے اور صلح کرو آپس مین اور حکم مین چلو اللہ کے اور اوسکے رسول کے اگر ایمان رکھتے ہو اور حصہ دیا اس غنیمت سے آنحضرت نے
اون تین غلامون کا جو حاضر تھے بدر مین اور تھا ایک اونمین واسطے حاطب بن بلتعہ کے اور دوسرا عبد الرحمن بن عوف کا اور تیسرا سعد بن معاذ کا اور دارد
کیا آپ نے اپنے غلام شقران کو قیدیون پر اور مروی ہی سعد سے کہ مارا مینے تیر دن بدر کے سہیل بن عمرو کو کہ کاٹ گئی عرق النسا اوسکی پھر گیا مین اوسکے
خون کے نشان پر تو پایا مینے اوسکو کہ پکڑ لیا تھا مالک بن دخشم نے اوسکو اور پکڑے ہوئے تھا اوسکی ناصیہ کو تو کہا مینے قیدی میرا ہی تیر مارا مینے اوسکو اور کہا مالک نے قیدی
میرا ہی کہ پکڑا مینے اوسکو پھر لے لیا اوسکو آنحضرت ؐ نے دونون سے اور بھاگ گیا سہیل موضع روحا مین مالک بن دخشم کے پاس سے پھر آگاہ کیا اونھون نے لوگون کو
اور نکلے اوسکی جستجو مین اور حکم دیا آنحضرت ؐ نے کہ قتل کرے اوسکو جو کہ پاوے لیکن پایا اوسکو خود آنحضرت ؐ نے اور درگذر کی آپ نے اوسکے قتل سے [illegible]
کی اور مروی ہی عاصم سے کہ پکڑا ابو بردہ بن نیار نے ایک قیدی مشرکون کا معبد بن وہب نام بنی سعد بن لیث سے اور ملے اوسے حضرت عمر [illegible]
حضرت عمر کا کہ برانگیختہ کرتے تھے لوگون کو قیدیون کے قتل پر اور دیکھتے پاس جسکے قیدی تو [illegible] قتل کرتے اور [illegible]

اور دیکھا حضرت عمر کو معبد نے درحالیکہ مقید تھا پاس ابو بردہ کے تو کہا اوسنے کیا گمان کرتے ہو ای عمر کہ غالب ہوئے تم لوگ ہرگز نہین ایسا قسم لات او رعزی کی
کہا حضرت عمر نے دیکھو ای بندگان خدا مسلمانو. پھر کہا اوس سے کہ یہ باتین کرتا ہی تو قید ہوکر ہمارے ہاتھون مین پھر لے لیا اوسکو ابو بردہ سے اور ماری گردن
اوسکی اور کہا بعض نے قتل کیا اوسکو خود ابو بردہ نے اور منقول ہی عامر بن سعد سے کہ فرمایا آپ نے لوگون سے مت خبر کرو سعد کو مارے جانے اونکے بھائی کی
کہ قتل کرینگے وہ تمھارے سب قیدیون کو اور منقول ہی کہ فرمایا آپ نے نہ قتل کرے کوئی انمین سے دوسرے بھائی کے قیدی کو اور جب کہ آئے یہ لوگ مقید ہوکر
روبرو رسالتمآب کے تو مکروہ جانا پکڑنا اونکا سعد بن معاذ نے کہ کھڑے ہوئے تھے واسطے نگہبانی آنحضرت ﷺ کے اور معلوم کی آپ نے وہ کراہت اونکے چہرے
سے فرمایا آپ نے ای ابا عمرو کیا دشوار گذرا تمپر قید کرنا انکا عرض کی اونھون نے کہ ہان یا رسول اللہ یہ اول جنگ تھی ہماری مشرکون سے سو خوش آتا تھا مجکو
کہ خوب ذلیل کرے انکو اللہ تعالی او قتل کرین ہم انکو اچھی طرح سے اور مروی ہی کہ قید کیا مقداد نے نضر بن حارث کو پھر جب کہ چلے آنحضرت ﷺ بدر سے
اور پہنچے موضع اثیل مین تو ملاحظہ کیا آپ نے قیدیون کا اور دیکھا اونمین نضر بن حارث کو تو دیکھتے رہے آپ اوسکو دیر تک کہا نضر نے ایک شخص سے کہ تھا
اوسکے پہلو پر کہ واللہ محمد قتل کرینگے مجکو کہ دیکھا ہی مجکو موت بھری دو آنکھون سے کہا اوس شخص نے کہ واللہ یہ بات تیری بسبب رعب کے ہی بس کہا نضر نے
مصعب بن عمیر سے کہ ای مصعب تم قریب تر ہو مجسے از روے قرابت نسبی یہان کے لوگون مین عرض کرو اپنے نبی سے کہ رکھین مجکو مثل ہمارے اور لوگون کے
کہ واللہ وہ قتل کرینگے مجکو اگر نہ سفارش کی تمنے کہا مصعب نے تھا تو کہ اعتراض کیا کرتا تھا بیچ کتاب اللہ اور اوسکے نبی کے کہا اوسنے ای مصعب کر تو
مجکو مثل اور میرے ساتھیون کے اگر مارے جاوین سب تو مارا جاؤن مین بھی اور اگر احسان ہوا اونپر ہوون کے تو احسان ہو ساتھ میرے بھی کہا مصعب نے کہ
کہ تکلیف دیا کرتا تھا تو اصحاب کو آنحضرت ﷺ کے کہا نضر نے ای مصعب واللہ اگر قید کرتے تجکو قریش تو نہ مارا جاتا تو جب تک کہ زندہ رہتا مین کہا مصعب نے
واللہ نہین جانتا مین تجکو صادق او لیکن نہین مین مثل تیرے کہ قطع کردیا اسلام نے اگلے اقرارون کو پھر پوچھا آنحضرت ﷺ نے کسکا ہی یہ قیدی عرض کی مقداد نے
کہ یہ قیدی میرا ہی فرمایا آپ نے کہ مار گردن اسکی اور دعا دی مقداد کو کہ ای اللہ غنی کر مقداد کو اپنے فضل سے پھر قتل کیا اوسکو علی بن ابی طالب نے تلوار سے
موضع اثیل مین اور جب کہ پکڑا آیا سہیل بن عمرو روبرو آپ کے تو عرض کی حضرت عمر رض نے کہ یا رسول اللہ توڑ ڈالیے اگلے دو دانت اسکے کہ نکل آوے زبان اسکی
کہ نہ خطبہ پڑھینگے پھر آپکی برائی کا فرمایا آنحضرت ﷺ نے نہین مثلہ کرتا مین کسیکو کہ مثلہ کرے اللہ مجکو اوسکے عوض مین اگرچہ ہون مین نبی اور امید ہی یہ کہ کھڑا ہووا واسطے
ایسے خطبے کے کہ نہ برا معلوم ہو تمکو پس کھڑے ہوئے سہیل ابن عمرو واسطے خطبے کے جب کہ سنی اونھون نے وفات آنحضرت ﷺ کی مکے مین واسطے پڑھنے خطبہ خلافت
حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کے اور پڑھا اس طرح کہ گویا سنا ہی اوسکو پھر حضرت عمر نے جبکہ سنا یہ حال سہیل کا کہا گواہی دیتا ہون مین کہ بیشک
آنحضرت ﷺ رسول اللہ کے ہین اور مراد اس کہنے سے تصدیق قول آنحضرت ﷺ کی تھی مقدمہ سہیل مین بطریق پیش گوئی کے کہ کھڑا ہوگا وہ اوس جگہ کہ برا معلوم ہوگا تمکو

آنا حضرت جبرئیل علیہ السلام کا پاس آنحضرت ﷺ کے اور مختار کرنا آپ کو بیچ مقدمے قیدیون بدر کے اور شفاعت کرنا حضرت ابوبکر صدیق رض کا اونکی جان بخشی کو بعوض فدیے کے اور عنایت کرنا قیدیون کو رہائی مع باقی حالات کے

مروی ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ آئے حضرت جبرئیل ع پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بدر مین اور اختیار دیا آپ کو واسطے قیدیون کے کہ مارین گردنین
اونکی یا لین اونسے فدیہ تو بلایا آنحضرت ﷺ نے اپنے اصحاب کو اور فرمایا اونسے کہ یہ جبرئیل ہین مختار کرتے ہین تمکو بیچ مقدمے قیدیون کے کہ قتل کرو اونکو
یا فدیہ لو اونسے اور شہید ہونگے تمسے سال آیندہ مین برابر اونکے کہا سبنے کہ قبول کرتے ہین ہم فدیے کو تا کہ مدد حاصل کرین ہم ساتھ اوسکے اور شہید ہووین
لوگ ہمارے کہ داخل ہونگے ہم جنت مین پس فدیہ لیا قیدیون سے اور شہید ہوئے اوسی قدر مسلمان سال آیندہ احد مین اور مروی ہی کہ جب مقید ہوئے
کفار بدر مین اور دار و غم ہوئے اونپر شقران اور قرعہ ڈالنے لگے اونکے حق مین مسلمان تو امید ہوئی اونکو اپنی زندگی کی اور صلاح کی اونھون نے کہ بھیجا ہمین
ہم طرف حضرت ابوبکر رض کے کہ وہ قریب تر این ہیں سے او نہین جانتے ہم اور کو زیادہ اونسے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر بلوایا اونھون نے اور کہا اونسے
کہ ای ابابکر تحقیق کہ بیچ ہمارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور چچا اور بھتیجے ہین مسلمانون کے اور دور تر ہم مین کا قریب ہی قرابت مین کہو آنحضرت ﷺ سے کہ چھوڑ دین ہمکو ساتھ اپنی

عنایت کے یا فدیہ لین ہمسے سو قبول کیا حضرت ابوبکرؓ نے یہ کام اور کہا انشاء اللہ تعالی سعی کرونگا مین اسمین اور گئے پاس آنحضرتؐ کے پھر بلوایا کفار نے
صلاح کر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور کہا آپسمین کہ تم جانتے ہو اونکو نہین ہم بے فکر ہین اونکی برائی کرنے سے کہ روکدین وہ آنحضرتؐ کو ہمارے قصد سے
پھر جب کہ آئے حضرت عمر پاس اونکے تو کہین اونسے وہ باتین کہ کہی تھین حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا اونھون نے البتہ سعی کرونگا مین واسطے تمہارے برائی کی پھر گئے
پاس آنحضرتؐ کے اور دیکھا حضرت ابوبکر وغیرہ کو پاس آنحضرتؐ کے اور حضرت ابوبکر کہہ رہے ہین آنحضرتؐ سے ساتھ نرمی اور آہستگی کے کہ یا رسول اللہ فدا ہون
آپ پر مان باپ میرے یہ لوگ ہم قوم آپ کے ہین اور موجود ہین اسمین باپ بھائی بیٹے چچا بھتیجے لوگون کے اور دور تر انمین کا قریب ہے آپ سے احسان کرو اونپر کہ
احسان کریگا آپ پر اللہ تعالی یا فدیہ لو انسے امید ہے کہ نکالے انکو اللہ تعالی بسبب آپکے دوزخ سے حاصل کیجیے انسے وہ چیز کہ قوت ہو اوس سے مسلمانون کو
امید ہے کہ اللہ تعالی قبول کرے اونکے دلون کو پھر بعد اس عرض کے بیٹھے الگ ایک طرف اوس مجلس کے اور خاموش رہے آنحضرتؐ کہ نہ جواب دیا کچھ اونکو پھر آئے
حضرت عمر اور بیٹھے حضرت ابوبکر کے مقام مین اور کہا یا رسول اللہ یہ دشمنان خدا ہین کہ جھٹلایا اور لڑے آپ سے اور جلاوطن کیا آپکو چاہیے اونکی گردنین کہ
سردار کفر اور امام ہین گمراہی کے کہ بلند کرے اللہ اسلام کو اور ذلیل ہو شرک سو خاموش رہے آنحضرتؐ اور نہ جواب دیا اونکا بھی پھر دوبارہ آئے حضرت ابوبکر اپنی
پہلی جگہہ مین اور کہا یا رسول اللہ فدا ہون آپ پر مان باپ میرے رحم کیجیے اپنی قوم پر کہ ہین اونمین باپ اور بیٹے اور چچا اور بھائی اور بنی اعمام مسلمانون کے
اور دور تر انمین کا قریب ہے آپ سے کیجیے اونپر عنایت یا فدیہ لیجیے اونسے کہ یہ اہل قرابت اور ہم قوم ہین آپکے اور مت ہو جیسے پہلے اوکھارنے والے بڑا اپنی قوم
ہدایت کرے اونکو اللہ تعالی یہ بہتر ہے اس سے کہ قتل کرین آپ انکو لیکن خاموش رہے آنحضرتؐ اور نہ دیا کچھ جواب پھر ہٹ گئے یہ وہان سے اور جا بیٹھے ایک کونے مین
مجلس کے پھر آئے حضرت عمر وہین اور کہا یا رسول اللہ کیا انتظار کرتے ہین آپ اونکے حق مین مارئیے گردنین کہ بلند کرے اللہ اسلام کو اور ذلیل کرے شرک کو یہ
دشمنان خدا ہین کہ جھٹلایا اور لڑے اور نکالا آپکو یا رسول اللہ ﷺ اگر دل مسلمانون کا اگر قادر ہوتے یہ پھر اس طرح تو نہ چھوڑتے کبھی ہمکو پھر خاموش رہے
آنحضرتؐ اور نہ جواب دیا اونکو پھر جا بیٹھے یہ ایک طرف اوس مجلس کے اور آئے تیسری بار حضرت ابوبکر اوسی جگہہ پر اور عرض کی مثل پہلے کے لیکن نہ بولے کچھ آنحضرتؐ
پھر ہٹ گئے یہ اور پھر بیٹھے حضرت عمر اوس جگہہ اور عرض کی اونھون نے بھی جیسے کہ عرض کی تھی پہلے اور نہ جواب دیا آنحضرتؐ نے پھر کھڑے ہوے آنحضرتؐ اور تشریف
لیگئے اپنے خیمے مین اور توقف کیا وہان تھوڑی دیر پھر تشریف لائے باہر کو اور آدمی گفتگو کر رہے تھے اونہین باتون کی آپسمین کہ کہتے تھے بعضے کہ قبول کی آنحضرتؐ
نے عرض ابوبکر کی اور بعضے کہتے تھے کہ پسند کی ہے صلاح حضرت عمرؓ کی پھر جب کہ باہر تشریف لائے آنحضرتؐ تو فرمایا لوگون سے کہ کیا کہتے ہو تم بیچ حق اپنے ان
دونون یارون کے چھوڑ دو اونکو کہ واسطے ان دونون کے مثل ہے ابوبکر مثل میکائیل کے ہین کہ اوتارتے ہین رضا مندی الٰہی اور انوار رحمت بندون پر اور مثل اونکی
نبیون مین مثل حضرت ابراہیم کے ہے کہ نرم تھے اپنی قوم پر زیادہ شہد سے کہ جلائی واسطے اونکے آگ اور ڈالا اوسمین اونکو لیکن نہ کیا کچھ اونھون نے سوا اسکے کہ کہا
أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ اور فرمایا فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ
اور مثل اونکی مانند حضرت عیسیٰ کے ہے کہ کہا اونھون نے إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ اور مثل
عمر کی فرشتون مین مثل جبرئیل کے ہے کہ اوتارتے ہین عتاب اور غضب خدا کا دشمنون پر اور مثل انکی انبیا مین مانند حضرت نوح کے ہے کہ سخت تھے اپنی قوم پر زیادہ پتھر
سے کہتے تھے رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ○ کہ بددعا کی اس طرح اور سب پر کہ ڈوبا یا اللہ نے سبھون کو اور مثل اونکی مانند
حضرت موسیٰ کے ہے کہ کہتے تھے رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ○
اگر ہو تمکو حاجت تو نہ چھوڑو کسیکو بے فدیہ لیے یا مارو گردن اوسکی عرض کی عبداللہ بن مسعود نے کہ یا رسول اللہ نکال دیجیے اس حکم سے سہیل بن بیضا کو کہا ہے ابن واقد
نے یہ وہم ہے راوی کا کہ سہیل بن بیضا مہاجرین حبشہ سے ہین نہین حاضر ہوئے بدر مین بلکہ وہ بھائی اونکے ہین سہل بن بیضا غرض کہا عبداللہ بن مسعود نے کہ دیکھا
مینے اونکو کہ ظاہر کرتے تھے اسلام اپنا مکے مین لیکن خاموش رہے آنحضرتؐ کہا عبداللہ نے کہ نہ گذری کوئی ساعت کبھی مجھپر زیادہ تر خوف سے اوس ساعت کے دیکھتا تھا
طرف آسمان کے کہ خوف اس بات کے کہ برسین مجھپر پتھر بسبب اس جرات کے کہ کلام کیا مینے آگے اللہ اور رسول اوسکے پھر اوٹھایا سر اور کہا اپنا آنحضرتؐ نے

اور فرمایا کہ الگ ہو سہیل بن بیضا اس حکم سے کہا عبداللہ بن مسعود نے نہ گذری مجھپر کوئی ساعت کہ ٹھنڈی ہو آنکھ میری اوسمین جسوقت کہ چھوڑ دیا آپنے سہیل کو پھر کہا
غرض سے پھر فرمایا آپنے کہ اللہ تعالی سخت کرتا ہی بعضے دل کو یہانتک کہ ہوجاتا ہی وہ سخت تر پتھر سے اور نرم کرتا ہی وہ بعضے دل کو یہان تک کہ نرم ہوجاتا ہی مکھن سے
پھر قبول کیا آنحضرت صلعم نے فدیہ سبھون کا اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ اگر اوترتا عذاب دن بدر کے تو نہ نجات پاتا کوئی سوا عمر کے کہ کہتے تھے وہ قتل کفار کو اور منع کرتے تھے
فدیہ لینے سے اور کہتے تھے سعد بن معاذ بھی کہ مارے جاوین یہ اور نہ لیا جاوے فدیہ اونسے اور مروی ہی آنحضرت صلعم سے کہ فرمایا آپنے دن بدر کے کہ اگر زندہ ہوتے
مطعم بن عدی تو بخش دیتا مین واسطے اونکے ان سب گندون کو اور تھا مطعم بن عدی کا احسان آنحضرت صلعم پر جب کہ لوٹے تھے آپ طائف سے اور مروی ہی کہ احسان کیا
آنحضرت صلعم نے دن بدر کے قیدیون مین سے ابوعزہ عمرو بن عبداللہ بن عمیر جمحی پر کہ تھا وہ شاعر پھر آزاد کیا اوسکو آنحضرت صلعم نے قید سے ساتھ اپنی عنایت کے اور کہا تھا
اوسنے کہ پانچ لڑکیان ہین میری نہین کوئی چیز واسطے بسر اوقات اونکی کے بطفیل اونکے عنایت کرو مجھپر اے محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سو قبول کیا آپنے اور چھوڑ دیا
اوسکو ترس کھا کر اور کہا ابوعزہ نے کہ مین اقرار کرتا ہون آپ سے پختہ کہ نہ پھر لڑونگا آپ سے اور نہ بڑھاونگا جماعت آپکے دشمنون کی کبھی پس چھوڑ دیا آنحضرت صلعم نے
اوسکو پھر جب کہ نکلے قریش طرف اُحد کے لڑنے کو تو آیا پاس ابوعزہ کے صفوان بن امیہ اور کہا چل ساتھ ہمارے اور عذر کیا اوسنے اپنے اقرار کا آنحضرت صلعم سے کہ کہا ہی مینے
نہ لڑونگا مین کبھی اور نہ بڑھاونگا جماعت آپکے دشمنون کی کبھی اور احسان کیا ہی مجھپر آنحضرت صلعم نے نہ کسی اور پر بلکہ قتل کیا اورون کو یا فدیہ لیا اونسے پھر متکفل ہوا
صفوان اس بات کا کہ کرونگا مین تیری لڑکیون کو ساتھ اپنی لڑکیون کے اگر مارا گیا تو اور اگر زندہ پھر آیا تو دونگا مین تجکو بہت مال کہ نہ کہا سکیگا اوسکو تیرا غرض
نکلا ابوعزہ کہ بلاتا تھا عرب کو واسطے جمع ہونے کے پھر آیا ساتھ قریش کے احد مین اور قید ہوا اوس لڑائی مین تنہا وہ نہ قریشی اور سوا اوسکے پھر کہا اوسنے اے محمد
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم آیا ہون مین لاچاری سے اور واسطے میرے کئی لڑکیان ہین احسان کرو مجھپر ساتھ رہائی کے فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ کہان ہی وہ اقرار جو کیا تھا مجھسے
نہ چھوڑونگا کہ گال تیرے سہلاوے کہ کہے تو دھوکا دیا مینے محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دو بار اور کہا آنحضرت صلعم نے کہ مومن نہین کاٹا جاتا ہی ایک سوراخ سے
دو بار پھر حکم کیا عاصم بن ثابت کو کہ کھڑے ہوکر اور مارین گردن اوسکی پھر قتل کیا عاصم نے اوسکو۔

ڈالنا کافرون کی لاشون کا چاہ بدر مین اور کلام کرنا آنحضرت صلعم کا اون مُردون سے پھر کوچ کرنا طرف مدینہ منورہ کے اور بھیجنا بشارت فتح وہان کے لوگون کو پہلے اپنے رونق افروز ہونے سے اور گفتگو وہان کے لوگون کی

مروی ہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے دن بدر کے کہ کھولو دہن موںہہ اوس کنوئین کا اور ڈالدین سب مردون کو قریش کے اوسمین پھر ڈالا سب لوگون کو سوا امیہ
بن خلف کے کہ تھا وہ موٹا اور پھول گیا تھا اوسی دن جب کہ کھینچنے لگے لوگ اوسکو واسطے ڈالنے کے کنوئین مین تو بکھرنے لگا گوشت اوسکا فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ
چھپادو اوسکو اوسی جگہ پھر دیکھا آپنے عتبہ کو کہ کھینچے لاتے تھے لوگ اوسکو کنوئین کی طرف اور تھا وہ جسیم اور اوسکے موںہہ پر داغ تھے چیچک کے اور حال دیکھکر
متغیر ہوا چہرا اوسکے بیٹے ابو حذیفہ کا جو مسلمان تھے کہا اونسے آنحضرت صلعم نے اے ابو حذیفہ کیا برا معلوم ہوا تمکو یہ حال تمہارے باپ کا عرض کی اونہون نے کہ نہین
واللہ یا رسول اللہ لیکن جانتا تھا مین اپنے باپ کو وجیہ اور عاقل اور چاہتا تھا مین کہ ہدایت ہو اوسکو طرف اسلام کے پھر جب کہ حاصل ہوئی اوسکو یہ دولت اور
دیکھا مینے یہ حال اوسکا تو غمگین ہوا مین اوسپر کہا حضرت ابوبکر نے کہ واللہ یا رسول اللہ تھا یہ بہتر اس گروہ کا غیر سے اور مکروہ جانتا تھا اسواسطے آنے کو لیکن
نہوئین مہلتین اوقات اور یہ تمام ہلاکت کے پھر فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ حمد ہی اوس خدا کی کہ پہنچایا اوسنے سر ابوجہل کا اور ہلاک کیا اوسکو اور نجات دی ہمکو اوس سے غرض
جب کہ وہ ظالمین کھینچے گئے کنوئین مین تو پھرتے تھے آنحضرت صلعم اوپر اونکی لاشون کے اور کہتے جاتے تھے آپ سے حضرت ابوبکر کہ یہ فلانا اور فلانا ہی اور رسول اللہ تمام حمد
اونکی کرکے شکر کرتے تھے اللہ تعالی کا اور فرماتے تھے کہ حمد ہی اوس خدا کو کہ پورا کیا اوسنے میرے وعدہ اپنا بیشک وعدہ کیا تھا مجھسے ایک اون دو گروہ مین سے پھر
کھڑے ہوئے اوس کنوئین پر آنحضرت صلعم اور پکارا اون مُردون کو نام لیکر ایک ایک کا کہ اے عتبہ بن ربیعہ اور اے شیبہ بن ربیعہ اور اے امیہ بن خلف اور اے ابوجہل
بن ہشام کیا پایا تمنے حق وہ وعدہ اللہ کا کہ کیا تھا ساتھ تمہارے کہ بیشک پایا مینے وعدہ اپنے رب کا سچا بری قوم تھے تم کہ جھٹلایا تمنے اپنے نبی کو
اور سچا جانا مجکو اورون نے اور نکالا تمنے مجکو اور جگہہ دی مجکو اورون نے اور لڑے تم مجھسے اور مدد کی میری اورون نے غرض کی مسلمانون نے کہ

بن عوف اور شیبہ اور وائل اور خوشخبری دی ایک ایک گھر میں پھر جمع ہوگئے ساتھ اونکے لڑکے مسلمانوں کے اور کہتے جاتے تھے سب خوشی سے کہ مارا گیا ابوجہل فاسق
اور فلانا فلانا یہانتک کہ آئے طرف بنی امیہ بن زید کے اور آپہونچے زید بن حارثہ بھی اوپر اونٹنی آنحضرت صلعم کے جو قصوی نام تھی اور بشارت دی اونھون نے اہل مدینہ کو
پھر جبکہ پہونچا عیدگاہ میں تو پکارا اوپر سے اونٹنی کے کہ مارا گیا عتبہ اور شیبہ اور دونوں بیٹے حجاج کے اور ابوجہل اور ابوالبختری اور زمعہ بن اسود اور امیہ بن خلف
اور پکڑا گیا سہیل بن عمرو ذوالانیاب ساتھ اور بہت لوگوں کے لیکن نہ سچا جانا لوگوں نے زید بن حارثہ کو اور گمان کیا بعضے نے کہ بھاگ آئے ہیں یہ یہانتک کہ اندیشہ ناک ہوئے
مسلمان اور آئے تھے زید بن حارثہ جب کہ فارغ ہوئے تھے لوگ دفن سے حضرت رقیہ صاحبزادی آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اور تھے سب بقیع میں کہا ایک
منافق نے اسامہ بن زید سے کہ مارے گئے سردار تمہارے اور سب اصحاب اونکے اور کہا دوسرے منافق نے ابولبابہ بن عبدالمنذر سے کہ متفرق ہوگئے اور تمہارے
اس طرح کہ نہ جمع ہونگے پھر کبھی اور قتل ہوئے سب اصحاب ساتھ آنحضرت صلعم کے یہ وہی خاص اونٹنی اونکی ہے کہ بھاگ آیا ہے اوسپر سوار ہوکر یہ زید بن حارثہ اور نہیں جانتا
کہ کیا کہتا ہے اور اسکے مونہہ سے باتیں ہیں بسبب رعب کے کہا اوس منافق سے ابولبابہ نے کہ جھوٹا کرے اللہ تعالی قول تیرا اور کہا یہودیوں نے بھی کہ نہیں آیا زید
مگر بھاگ کر مروی ہے اسامہ بن زید سے کہ پریشان ہوا میں یہ سنکر اور آیا ساتھ اپنے باپ کے گھر میں پھر پوچھا میں نے اوس سے تنہائی میں کہ اے باپ میرے کیا سچ ہے یہ
بیان تمہارا کہا انھوں نے ہاں سچ ہے واللہ اے بیٹے میرے پس قوی ہوگیا دل میرا اور آیا میں پاس اوس منافق کے کہا میں نے اوس سے کہ تو مرجف ہے ساتھ (یعنی بری رواج دینے والا)
رسول اللہ اور سب مسلمانوں کے عنقریب تشریف لاتے ہیں رسول اللہ اور مارینگے وہ گردن تیری آکر کہا اوس منافق نے مجھسے اے ابو محمد یہ ایک بات تھی کہ کہی میں نے سنکر
لوگوں سے پھر آئے قیدی اور وارد تھے اوپر شقران مولی آنحضرت صلعم کے اور وہ قیدی سب ۴۹ انچاس آدمی تھے اور شقران حاضر نہ ہوا بدر میں اور
نہ آزاد ہوئے تھے اوس وقت تک پس آئے اہل مدینہ روحا میں آنحضرت صلعم سے کہ آتے تھے واسطے استقبال کے اور مبارکی دی آپکو ساتھ فتح اللہ تعالی کے
پھر آئے سردار لوگ قوم خزرج کے اور مبارکی دی اونھوں نے کہا سلمہ بن سلامہ بن وقش نے کہ ہم کا ہے کی تھے آنحضرت صلعم کے کس چیز کی مبارکی دیتے ہو تم ہم کو
واللہ نہیں لڑے ہم مگر بوڑھی عورتوں سے کہ گنجی تھیں تبسم کیا آنحضرت صلعم نے اونکے اوس کہنے سے اور فرمایا اونسے کہ اے بھتیجے میرے وہ ایسی
جماعت تھی کہ اگر دیکھتا تو اونکو تو ہیبت کرتا اور اگر حکم کرتے وہ تجھے تو متابعت کرتا تو اونکی اور اگر مقابل کرتا اپنے کام کو اونکے کاموں سے تو تحقیر جانتا اپنے فعل کو لیکن
مروی ہے کہ قوم بیچ حق اپنے کہا اسید نے پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالی سے اوسکے غضب سے اور اوسکے رسول کے غضب سے آپ یا رسول اللہ رنجیدہ ہو مجھسے ابھی تک اپنے کلام
موضع روحا میں پہلی بار فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ وہ کہنا تیرا اعرابی سے کہ صحبت کی تو نے اونٹنی سے پس حاملہ ہو وہ تجھسے یہ فحش تھا تیرا اور کہا تو نے انجان بات کو
اور کہنا تیرا یہ بات بیچ حق اس قوم کے یہ کم جاننا تیرا ہے نعمت الہی کو پھر قبول کیا آنحضرت صلعم نے سلمہ سے عذر اونکا پھر ہوگئے وہ فقرا اصحاب میں سے اور مروی ہے
کہ ملے آپ سے آکر ابوہند بیاضی مولا فروہ بن عمرو کے اور ساتھ اونکے ایک مشکیزہ تھا بھرا ہوا مالیدہ کا فرمایا آنحضرت صلعم نے لوگوں سے کہ ابوہند ایک شخص ہے انصار
میں کا نکاح کرو اوسکا اور قرابت کرو اوس سے اور مروی ہے کہ ملے آپ سے اسید بن حضیر اور کہا اونھوں نے یا رسول اللہ حمد ہے اوس خدا کو جس نے فتح دی
آپکو اور ٹھنڈی کیں آنکھیں آپکی واللہ یا رسول اللہ نہ تھا رہ جانا میرا جانے سے طرف بدر کے مگر اس واسطے اس بات کے کہ جانتا تھا میں نہ واقع ہوگی لڑائی
آپکو اور جانتا تھا میں کہ روکینگے آپ قافلے کو اور اگر جانتا میں کہ لڑائی ہوگی آپ کے دشمنوں سے تو ہرگز نہ رہتا میں جدا آپ سے فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ سچا ہے تو
اور قبول کیا عذر اوسکا اور ملے آپ سے عبداللہ بن انیس موضع تربان میں اور کہا اونھوں نے یا رسول اللہ حمد ہے خدا کی اوپر سلامتی آپکی اور اوپر ظفر دینے کے آپکو
نہ رہنا میرا آپکی ہمراہی سے مگر بسبب بیمار ہوجانے کے اور کل دور ہوا ہے بخار مجھسے اور آیا میں آج آپکے استقبال کو فرمایا آپ نے کہ اجر دیگا تجکو اللہ تعالی
اور مروی ہے کہ قیدی تھا سہیل بن عمرو پاس مالک بن دخشم کے پھر جب کہ پہونچا موضع شنوکہ میں جو درمیان ہے سقیا اور ملل کے تو کہا اوسنے مالک سے کہ چھوڑ دو
مجھکو واسطے پاخانے کے پس چھوڑا اونھوں نے اوسکو اور کھڑے رہے پاس اوسکے کہا سہیل نے شرم آتی ہے الگ ہو جاؤ مجھسے پھر دور ہوئے اوس سے تو
بھاگ گیا سہیل اور ہاتھ اوسکے لگے تھے گردن سے اپنی اوپر سبب کے پھر آیا مالک اور نہ پایا سہیل کو تو پکارا اونھوں نے آدمیوں میں کہ بھاگ گیا سہیل اور دوڑے
لوگ اوسکے ڈھونڈھنے کو اور چلے آنحضرت صلعم بھی اوسکی جستجو میں اور فرمایا آپنے کہ مار ڈالے اوسکو جو شخص کہ پاوے لیکن پایا اوسکو خود آنحضرت صلعم نے درمیان ایک درخت کے

بسبب خوف کے بیمار ہو کر ساتھ بخار کے اور بعد دو تین دن کے آیا مکے مین حیسمان بن خالس خزاعی بھاگ کر بدر سے اور خبر دی لوگون کو تباہی قریش کی
اور کہا اوسنے مارے گئے عتبہ اور شیبہ بیٹے ربیعہ کے اور دونون بیٹے حجاج کے اور ابو البختری اور زمعہ بن اسود مروی ہی کہ وقت کہنے اوسکے کے اس
خبر کو بیٹھا ہوا تھا صفوان بن امیہ پاس حجر کے یہ سنکر کہا اوسنے کہ جاتی رہی ہی عقل اوس شخص کی کہ بکتا ہی خرافات پوچھو اس سے مجکو پس کہا اوس سے
لوگون نے کہ کیا ہی تجکو خبر صفوان بن امیہ کی کہا اوسنے کہ ہان یہ بیٹھا ہی پاس حجر کے اور دیکھا مینے اوسکے بھائی باپ کو کہ مارے گئے لڑائی مین اور کہا
دیکھا مینے سہیل بن عمرو اور نضر بن حارث کو کہ قید ہوئے پس کہا لوگون نے کس طرح کہا اوسنے دیکھا مینے اونکو بندھے ہوئے رسّی مین اور مروی ہی
کہ جب سنی نجاشی نے شکست قریش کی اور فتحمند کرنا اللہ تعالی کا اپنے نبی کو تو نکلا وہ پہنکر سفید کپڑے پھر بیٹھ گیا زمین پر اور بلوایا حضرت جعفر
بن ابی طالب اور اونکے ہمراہیون کو پھر پوچھا کون تم مین کا جانتا ہی مقام بدر کو پس بیان کیا اوس سے لوگون نے پس کہا نجاشی نے مین خوب جانتا ہون
اوسکو اور چرائی ہین مینے بکریان اوسکے اطراف مین وہ ایک کنارے پر ہی ساحل سے لیکن تحقیق کرتا ہون تمسے کہ بیشک فتح دی اللہ تعالی نے اپنے رسول کو
بدر مین پس حمد کرتا ہون مین اللہ تعالی کی اس بات پر پھر کہا اوسکے افسرون نے بہتری کرے اللہ بادشاہ کی یہ عجب بات ہی کہ نکی تھی کبھی آپ نے یہ کہ پہنے
عمدہ کپڑے اور بیٹھ گئے زمین پر پس کہا نجاشی نے مین ہون اون لوگون مین سے کہ جب دے اللہ تعالی کوئی نعمت تو زائد تواضع کرتے ہین واسطے اللہ کی بسبب
اوسکے پھر کہا کہ عیسی علیہ السلام جب کہ حاصل ہوتی اونکو کوئی نعمت تو زائد ہوتی تواضع اونکی اور جب کہ لوٹ آئے قریش مکے مین تو کھڑا ہوا ابو سفیان
بن حرب اور کہا ای معشر قریش نہ گریہ وزاری کرو اپنے کشتون پر اور نہ تعزیت کرے اونکی کوئی شاعر اور ظاہر کرو غلبہ اور دلیری اپنی پس جب کہ نوحہ کروگے تم اونپر
اور گریہ کروگے اونپر ساتھ شعرون کے تو جاتا رہیگا غصہ تمہارا اور کم ہوجائیگی تمہاری عداوت ساتھ محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور اصحاب اونکے کے اور سوا اوسکے
خوش ہونگے وہ سنکر رنج تمہارا ایسی ہوگی بڑی مصیبت تمہاری خوش ہونا اونکا اور امید ہی کہ تم عوض لو اپنا اور حرام ہی مجھپر آج سے تیل اور عورتین یہان تک کہ
لڑون آنحضرت سے پس صبر کیا قریش نے ایک مہینے کہ نہ رویا کوئی اور نہ تعزیت کی کسی شاعر نے غرض جب کہ آئے قیدی تو ذلیل کیا خدا نے بسبب اونکے
مشرکون اور منافقون اور یہود کو اور نہ باقی رہا مدینہ منورہ مین کوئی یہودی اور منافق مگر کہ نیچی ہوگئی گردن اوسکی بسبب واقعہ بدر کے پس کہا عبد اللہ بن نبتل نے
کاش جانتے ہم ساتھ آنحضرت کے کہ پاسکے غنیمت کو اور فرق کردیا اللہ تعالی نے بعد اوس لڑائی کے کفر و ایمان مین اور کہنے لگے یہود آپس مین کہ اس شخص کی
پاتے ہین ہم اپنی کتابون مین صفت و اللہ فتحمند رہیگا نشان اسکا بعد آج سے اور کہا کعب بن اشرف نے کہ باطن زمین کا آج کے دن بہتر ہی اوسکے ظاہر سے کہ مارے گئے ہین
یہ سب اشراف لوگ اور رئیس اور سردار عرب کے اور اہل حرم اور امن پھر گیا وہ مکے مین اور اوترا پاس ابی وداعہ بن ضبیرہ کے اور شروع کیا قریش کو اشعار اپنے کہ
کہتے تھے بیچ ہجو مسلمانون کے اور مرثیے مین کشتگان بدر کے قوم قریش سے اشعار

طحنت رحی بدر لمہلک اہلہ	ولمثل بدر تستہل وتدمع
قتلت سراۃ الناس حول حیاضہم	لا تبعدوا ان الملوک تصرع
ویقول اقوام اذل بسخطہم	ان ابن اشرف ظل کعبا یجزع
صدقوا فلیت الارض ساعۃ قتلوا	ظلت تسیخ باہلہا وتصدع
نبئت ان الحارث بن ہشامہم	فی الناس یبنی الصالحات ویجمع
لیزور یثرب بالجموع وانما	یسعی علی الحسب القدیم الاروع

یعنی آٹا پیسا چکی بدر نے اوسکے اہل کے واسطے اور واسطے ایسے اہل بدر کے روویں اور آنسو بہاویں مار ڈالے گئے سردار لوگون کے اوسکے
حوض کے گرد نہ دور ہو جاؤ تحقیق بادشاہ ہی مارے جاتے ہین اور کہتے ہین لوگ جو بہت ذلیل ہین ساتھ خفگی اپنے کے کہ تحقیق کعب ابن اشرف نا شکیبا ہوگیا
سچ کہا اونہون نے پس کاش زمین جس گھڑی کہ مارے گئے دہنس جاتی مع اہل اپنے کے اور پھٹ جاتی خبر دیا گیا مین کہ تحقیق حارث بن ہشام

درمیان لوگون کے بیٹھا ذکر کرتا تھا نیک باتون کی اور جمع کرتا تھا تاکہ زیارت کرے مدینے کی ساتھ لشکرون کے اور سوا اسکے نہین کہ دو ہزار ہی اور چند قید ہم مکے مرد ہین
پھر جب پونہچی یہ خبر آنحضرت صلعم کو اور سنے آپ نے یہ اشعار تو بلایا حسان بن ثابت کو اور کہا اونسے اوترا کعب بن اشرف کا پاس ابی وداعہ کے اور ہجو کہتا
مسلمانون کی پس ہجو کی حسان نے ابو وداعہ اور کعب دونون کی اور بھیج دیے اشعار اپنے اوسکے جواب مین اور مشہور ہوئے وہ وہان یہانتک کہ آیا کعب
مدینے مین اور جب کہ دیکھا قریش نے اشعار کعب بن اشرف کو کہ تعزیت تھی اونمین قریش کی اور پڑھا اونکو لڑکون اور عورتون نے مکے مین تو نہ صبر کر سکے
قریش اپنے کشتون کے غم سے اور کیا نوحہ وزاری اونپر ایک مہینے تک اور نہ رہا کوئی گھر مکے مین خالی نوحے سے اور اوکھیڑے بال اپنے عورتون نے سر کے
اور کھڑا کرتے وہ لوگ اونٹ اور گھوڑے اون کشتون کے آگے اپنے پھر گریہ وزاری کرتے اونکو دیکھکر اور نکلتین عورتین گلیون مین پھاڑے ہوئے کپڑے اپنے کو
نوحہ کرتی ہوئین اور سچ جانا سبنے اوسوقت خواب عاتکہ اور جہیم بن صلت کو اور تھا اسود بن مطلب کہ نابینا ہوگیا تھا اور بیقرار تھا مارے جانے سے اپنے بیٹے
اور چاہتا تھا رونا اوسپر لیکن روکتے تھے اوسکو قریش اس بات سے اور کہا کرتا تھا اپنے غلام سے درمیان دونون کے کہ لے ساتھ اپنے شراب اور لیچل
مجکو اوس گھاٹی مین کہ گیا ہی اوس رستے سے ابوحکیمہ پھر لاتا اوسکو وہ غلام اوس رستے مین درمیان گھاٹی کے پھر بیٹھتا وہ وہان اور شراب پیتا اور جب کہ
غالب ہوتا نشہ اوسپر تو خوب رویا کرتا اوپر ابوحکیمہ کے اور اوسکے بھائیون کے پھر ڈالتا خاک اپنے سر پر اور کہتا اپنے غلام سے کہ خرابی ہو تیری پوشیدہ رکھنا
یہ حال میرا قریش سے کہ دیکھتا ہون مین اونکو کہ نہین چاہتے وے آپس مین اپنے کشتون پر اور مروی ہی حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا قریش نے جب کہ آگئے
مکے مین بعد مارے جانے اہل بدر کے کہ مت روؤ اپنے مارے گیون پر کہ پونہچیگی یہ خبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اونکے کو تو خوش ہونگے تمہارے غم سے
اور نہ بھیجو کسیکو بیچ مقابلے اپنے قیدیون کے کہ حرص کرینگے وہ تمسے پس باز رہے سب لوگ رونے سے پھر فرمایا حضرت عایشہ نے کہ مارے گئے تھے
تین شخص اولاد اسود بن مطلب کے زمعہ اور عقیل اور حارث بن زمعہ اور دوست رکھتا تھا وہ کہ روئے اوسپر پس اوسی حال مین تھا کہ سنی اوسنے ایک شب
آواز گریہ اور زاری کی اور باقی رہی تھی نگاہ اوسکی تو کہا اپنے غلام سے کیا روئے قریش اپنے کشتون پر تو گریہ کرون مین بھی ابوحکیمہ یعنی زمعہ پر کہ سوختہ ہوگیا
دل میرا اسکے غم سے پھر گیا وہ غلام دیکھنے کو اور لوٹ آیا اور کہا وہ ایک عورت ہی کہ روتی ہی واسطے اپنے گمے ہوئے اونٹ کے اور پڑھے غلام نے یہ اشعار انشاد

أَتَبْكِي أَنْ يَضِلَّ لَهَا بَعِيرٌ ... وَيَمْنَعُهَا مِنَ النَّوْمِ السُّهُودُ
فَلَا تَبْكِي عَلَى بَكْرٍ وَلٰكِنْ ... عَلَى بَدْرٍ تَصَاغَرَتِ الْجُدُودُ
فَبَكِّي إِنْ بَكَيْتِ عَلَى عَقِيلٍ ... وَبَكِّي حَارِثًا أَسَدَ الْأُسُودِ
وَبَكِّيهِمْ وَلَا تُسَمِّي جَمِيعًا ... وَمَا لِأَبِي حُكَيْمَةَ مِنْ نَدِيدِ
عَلَى بَدْرٍ سَرَاةِ بَنِي هُصَيْصٍ ... وَمَخْزُومٍ وَرَهْطِ أَبِي الْوَلِيدِ
أَلَا قَدْ سَادَ بَعْدَهُمْ رِجَالٌ ... وَلَوْلَا يَوْمُ بَدْرٍ لَمْ يَسُودُوا

یعنی آیا روتی ہی اسواسطے کہ گم ہوگیا واسطے اوسکے اونٹ اور منع کرتی ہی اوسکو نیند سے بیخوابی اسکے تو مت رو اوپر اونٹ کے ولیکن رو اوپر اہل بدر کے کہ
لاغر ہوگئے رخسارے اونکے تو اگر روتی ہی اوپر عقیل کے تو رو اور حارث شیرون کے شیر کو اور رو اونکو اور نہین نام لیا گیا سب کا اور نہین ہی واسطے ابوحکیمہ
کوئی مقابل اوسکے اوپر اہل بدر سرداران بنی ہصیص کے اور بنی مخزوم کے اور قوم ابی الولید کے آگاہ ہو تحقیق سردار بن گئے بعد اونکے بہت مرد اور اگر نہوتا دن
بدر کا نہ سردار بنتے وہ اور مروی ہی کہ گئین عورتین قریش کی پاس ہندہ بنت عتبہ کے اور کہا اوس سے کیون نہین روتی تو اوپر باپ اور بھائی اور چچا اور باقی
اہل بیت کے کہا اوسنے مونڈا جاوے سر تمہارا اگر گریہ کرون مین اونپر اور پونہچے یہ خبر محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور اونکے اصحاب کو تو خوش ہون وے اور
اور عورتین خزرج کی بلکہ قسم ہی اللہ تعالی کی نہ گریہ کرونگی مین یہانتک کہ لون عوض محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور اصحاب سے اور حرام ہی مجھ پر تیل لگانا مین
واللہ اگر جانتی ہون کہ غم جاتا رہیگا دل سے میرے رونے سے تو البتہ گریہ وزاری کرتی مین لیکن نہ جائیگا یہ غم جب تک کہ دیکھون نہ بدلا اپنی آنکھ سے

اور اونکے طرف داروں کا پھر رہی اپنے حال پر کہ نہ لگایا تیل اور نہ ہم بستر ہوئی اپنے خاوند ابو سفیان سے اوس دن سے کہ کھائی یہ قسم جنگ احد تک اور سنا نوفل
بن معاویہ دئلی نے درحالیکہ بیٹھا تھا اپنے گھر مین کہ قریش روتے ہین اپنے کشتون پر اور گیا تھا وہ بھی ساتھ اونکے بدر مین پس باہر آیا اور کہا ای معشر قریش
جاتی رہین عقلین تمھاری اور نہ رہا شعور تم مین اور متابعت کی تمنے اپنی عورتون کی کیا یہ ہوسکتا ہی غم رونے سے ایسے کشتون پر بلند ہو مرتبہ اونکا اس سے
اور باوجود اسکے جاتا رہیگا غصہ تمھارا محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے بباعث اس گریہ وزاری کے صبر کرو یہان تک کہ لو عوض اپنا دشمنون سے اور سنا
ابو سفیان بن حرب نے کلام اوسکا تو کہا اوس سے ای ابو سعاد بہرچند کہ مغلوب ہوگیا ہون غم سے لیکن واللہ نہ روئے کوئی عورت بنی عبد شمس کی اپنے کشتون پر
آج تک اور نہ تعزیت کی اونکی کسی شاعر نے مگر مدح کی مینے اوسکو یہان تک کہ لے لین عوض اپنا محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور اونکے اصحاب رض سے اور مین
غمناک پریشان حال ہون کہ مارا گیا بیٹا میرا حنظلہ اور باقی سرداران وادی کے کہ کانپ گئی یہ وادی انکے گم ہوجانے سے اور ایک روایت مین ہی جب کہ آئے
مشرک مکے مین اور مارے گئے سردار اور شرفا اونکے تو آیا عمیر بن وہب بن عمیر جمحی اور بیٹھا پاس صفوان بن امیہ کے بیچ حجر کے کہا صفوان نے کہ تلخ کردی
اللہ تعالی نے زندگی بعد مارے جانے ہمارے لوگون کے بدر مین کہا عمیر نے ہان واللہ نہ رہا مزہ زندگی کا بعد اونکے اور اگر نہوتا بوجھ میرے قرضے کا اور خیال
پرورش اہل و عیال کا تو جاتا مین طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قتل کرتا اونکو جب کہ چار ہوتین آنکھین میری اونسے کہ سنا ہی مینے وہ پھرتے ہین بیخوف بازارون
مین اور بہانہ ہی پاس میرے کہ کہون مین جا کر کہ آیا ہون مین واسطے اپنے اس مقید کے پس خوش ہوا صفوان اوسکی ان باتون سے اور کہا ای ابو امیہ کیا کریگا
تو کام ایسا کہا اوسنے ہان قسم ہی رب اس گھر کی کہا صفوان نے لیا مینے اپنے ذمے پر قرضہ تیرا اور خبرگیری تیرے اہل و عیال کی خرچ کرونگا زائد اپنے عیال
سے اور تو جانتا ہی کہ مکے مین نہین کوئی شخص بڑا خرچ کرنے والا مجھسے اپنے اہل و عیال پر پس کہا عمیر نے جانتا ہون مین یہ حال ای ابو وہب کہا صفوان نے
عیال تیرے ساتھ میرے عیال کے ہین نہ محتاج رکھونگا مین اونکو کسی چیز سے اور کرلیا مینے قرض تیرا اپنے ذمے پر پھر دیا اوسکو صفوان نے ایک اونٹ
اور زاد خرچ اور خبرگیری کی اوسکے عیال کی مانند عیال اپنے کے پھر تیز کرائی عمیر نے تلوار اپنی اور بجھوایا اوسکو زہر مین اور روانہ ہوا طرف مدینہ سکینہ
کے اور کہا صفوان سے پوشیدہ رکھنا حال میرا چند روز یہان تک کہ پہونچ جاؤن مین وہان پس چھپایا حال اوسکا صفوان نے اور آیا عمیر مدینے مین اور اوترا
دروازہ مسجد پر اور باندھا اپنی اونٹنی کو اور ڈالی تلوار اپنے گلے مین پھر چلا طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دیکھا اوسکو حضرت عمر رض نے درحالیکہ بیٹھے
ہوئے تھے درمیان چند دوستون اپنے کے اور بیان کرتے تھے نعمتین اللہ تعالی کی بیچ مقدمہ بدر کے پھر جب کہ دیکھا عمیر کو لٹکائے ہوئے تلوار تو گھبرائے
حضرت عمر رض اور کہا اپنے یارون سے روکو اس کلب کو کہ یہ وہی دشمن خدا ہی جو برانگیختہ کرتا تھا ہمپر لوگون کو بدر مین اور تحقیق کرکے حال ہمارا کہا تھا قریش سے
کہ نہین اور مدد مسلمانون کی ظاہر اور نہ کمک مین پھر کھڑے ہوئے سب اصحاب اور روک لیا اوسکو پھر گئے حضرت عمر پاس جناب رسالتمآب کے اور عرض کی
یا رسول اللہ یہ آیا ہی عمیر بن وہب جابجین ساتھ ہتھیارون کے اور وہ خبیث فریب دینے والا ہی نہین اطمینان ہمکو اوسکی طرف سے کسی بات کا فرمایا آنحضرت
نے کہ لاؤ اوسکو روبرو میرے پھر گئے حضرت عمر اور لے آئے اوسکو پکڑے ہوئے پرتلہ اور قبضہ تلوار کا اپنے ہاتھون مین اور جب کہ دیکھا اوسکو آنحضرت نے
تو فرمایا ای عمر بن خطاب الگ ہوجا اسے چھوڑ کر پھر قریب ہوا وہ آنحضرت سے اور کہا بطور سلام کے یہ کلمہ انعموا صباحا فرمایا آنحضرت نے کہ بے پروا
کیا ہی ہمکو اللہ تعالی نے تیری تحیت سے اور تحیہ ہم لوگون کا السلام علیک ہی اور یہی تحیہ ہی اہل جنت کا کہا عمیر نے یہ نیا طریقہ تمھارا ہی فرمایا آپ نے کہ بدل دیا
ہمکو اللہ تعالی نے یہ بہتر سلام پھر دریافت کیا آپ نے کہ کسواسطے آیا ہی تو ای عمیر عرض کی اوسنے کہ حاضر ہوا ہون مین واسطے اپنے ایک قیدی کے پاس
تمھارے سو کہ رعایت قرابت کرو تم مجھسے اوسکے حق مین فرمایا آنحضرت نے کس باعث ہی یہ تلوار ساتھ تیرے کہا عمیر نے کہ قبیح کرے اوسکو اللہ تعالی کہ نہین
بے پروا کیا کسی چیز سے بھول گیا مین وقت اوترنے کے سواری سے کہ رہ گئی یہ میری گردن مین اور قسم ہی مجھکو اپنی عمر کی کہ کچھہ اور قصد نہین مجھکو سوا اوسکے پھر
فرمایا آنحضرت نے کہ کسواسطے آیا ہی سچ کہہ تو عرض کی اوسنے کہ نہین آیا مین مگر واسطے اپنے قیدی کے پھر فرمایا حضرت نے کیا شرط کی تھی تو نے صفوان بن امیہ
سے بیچ حجر کے پس گھبرا گیا عمیر اور کہا بیان کرین آپ کہ کیا شرط کی تھی اوس سے ارشاد فرمایا آنحضرت نے کہ اقرار کیا تھا تو نے اوس سے میرے قتل کا

اس شرط پر کہ ادا کرے وہ قرض تیرا اور خبرگیری کرے تیرے اہل و عیال کی اور اللہ تعالی درمیان ہے تیرے اور اوسکے کہا عمیر نے گواہی دیتا ہون مین کہ آپ رسول اللہ تعالی کے ہین اور صادق اپنے دعوے مین اور اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تھے ہم لوگ یا رسول اللہ کہ منسوب بدروغ کیا کرتے تھے آپ کو بیچ مقدمہ وحی کے اور اون باتون مین کہ آتی ہین آپ کو آسمان سے یہ گفتگو واقع ہوئی ہے درمیان میرے اور اوسکے جیسا کہ بیان کیا آپ نے اور نہین واقف کوئی سوا میرے اور صفوان کے کہ جو ہاتھا مینے اوس سے پوشیدہ رکھنا یہ حال پھر لوگون سے بہت دلون لیکن مطلع کر دیا آپ کو اللہ تعالی نے اسپر ایمان لایا مین اللہ تعالی اور اوسکے رسول پر اور گواہی دیتا ہون مین کہ کہنا آپکا حق ہے اور رحمت ہے اوس خدا کی جو لایا مجکو اس جگہہ پس خوش ہوئے سب حاضرین محفل شریف اوسکے اسلام سے اور کہا حضرت عمر رضی نے کہ خنزیر اس سے زیادہ اچھا معلوم ہوتا تھا مجکو جب کہ آیا تھا یہ اور اب محبوب تر ہے یہ مجکو بعض اولاد سے پھر ارشاد کیا آپ نے لوگون کو کہ سکھلاؤ دین اسلام اپنے بھائی کو قرآن شریف اور چھوڑ دو اوسکے قیدی کو عرض کی عمیر نے کہ یا رسول اللہ مین کوشش کرتا تھا بجھانے مین نور الٰہی کے لیکن شکر ہے اوس خدا کا کہ ہدایت کی اوسنے مجکو حکم دیجیے آپ مجکو کہ جاؤن پاس قریش کے اور بلاؤن اونکو طرف اللہ اور رسول کے کہ قبول کرین اسلام کو امید ہے کہ اللہ تعالی ہدایت کرے اونکو اور بچاوے اونکو ہلاکت سے پھر اجازت دی عمیر کو آنحضرت نے پس چلے اور گئے وہ مکے مین اور صفوان انکے ایام غیبت مین پوچھا کرتا تھا ہر آنے والے سے مدینے کے حال وہان کا اور کہتا کیا حادثہ ہوا وہان کوئی حادثہ اور کہا کرتا قریش سے کہ بشارت ہو تمکو ایسے واقعے سے جو بھلا دیگا واقعہ بدر کو پھر آیا ایک شخص مدینے سے اور پوچھا اوس سے صفوان نے حال عمیر کا کہا اوسنے کہ مسلمان ہوگیا وہ پس لعنت کی اوسپر صفوان اور سب مشرکون نے مکے مین اور کہا آپسمین کہ بے دین ہوگیا عمیر پھر قسم کھائی صفوان نے کہ نہ بولونگا مین کبھی اوس سے اور نہ بھلائی کرونگا اوسکی عیال سے اور الگ کر دیا اونکو پھر آئے عمیر بھی پاس قریش کے حالت اسلام مین اور دعوت کی اون سب کو طرف اسلام کے اور خبر دی اونکو ساتھ سچے ہونے آنحضرت کے تو اسلام لائے اکثر لوگ اور مروی ہے کہ جب آئے عمیر بن وہب مکے مین تو اوترے اپنے اہل و عیال مین اور نہ ملے صفوان بن امیہ سے اور ظاہر کیا اسلام اپنا اور دعوت کی اوسکی لوگون کو اور پہنچی یہ خبر اوسکی صفوان کو کہا اسنے جبکا تھا مین بیچ پہلے اوسکے آنے کے اور جانتا تھا مین کہ پھر گیا ایک شخص مجسے نہ بولونگا اوس سے مین اور نہ بھلائی کرونگا اوسکی عیال سے پھر گئے پاس اوسکے عمیر اور حالیکہ تھا وہ بیچ حجر کے اور پکارا اوسکو اور وہ نہ بولا اور پھیر لیا منہہ اوسنے کہا عمیر نے تو ایک سردار ہے ہمارے سردارون مین سے کیا پسند کیا تونے اوس طریقہ کو تھے ہم پہلے اوسپر پرستش حجر اور ذبح سے واسطے پتھرون کے کیا یہی ہے دین اور مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ لیکن نہ جواب دیا اوسکو صفوان نے

ذکر کھانا کھلانے والون کا کفارون کو بدر مین

اور ہے قبیلہ عبد مناف سے حارث بن عامر بن نوفل اور شیبہ اور عتبہ دونون بیٹے ربیعہ کے اور بنی اسد سے زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد اور نوفل بن خویلد بن عدویہ اور بنی مخزوم سے ابوجہل اور بنی جمح سے امیہ بن خلف اور بنی سہم سے نبیہ اور منبہ دونون بیٹے حجاج کے اور مروی ہے سعید بن مسیب سے کہا انھون نے نہین کھانا کھلایا کسینے بدر مین مگر یہ کہ مارا گیا وہ اور اختلاف بھی کیا ہے اسمین بعضون نے لیکن نزدیک واقدی کے صحیح وہی ہے اور ذکر کیا بعضون نے کھانا کھلانے والون مین سے سہیل اور ابوالبختری وغیرہ کو بھی اور مروی ہے جبیر بن مطعم سے کہ آیا مین پاس آنحضرت کے مدینہ منورہ مین بیچ مقدمہ فدیہ قیدیون کے پھر لیٹ گیا مین مسجد نبوی مین بعد عصر کے اور تھکا ہوا تھا مین اور سو گیا مین یہانتک کہ ہوئی نماز مغرب کی تو اوٹھا مین گھبرا کر آواز قرات سے آنحضرت کی کہ نماز مغرب مین پڑھتے تھے وَالطُّوْرِ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ کو پس سنتا رہا مین پڑھنا آپ کا یہانتک کہ باہر گیا مین مسجد سے پھر داخل ہوا اسلام بیچ دل مین اوسدن پہلے سب سے اور مروی ہے عثمان بن ابی سلیمان سے کہ آئے تھے چودہ آدمی قریش کے واسطے فدیہ دینے اپنے قیدیون کے اور روایت کیا بشیر بن محمد بن زید نے پندرہ آدمیون کو لیکن تھا آنے والا سب سے پہلے مطلب بن ابی وداعہ پھر آئے اور لوگ بعد اوسکے تین دن بعد اور مروی ہے نعمان بن بشیر سے کہ مقرر کیا تھا آنحضرت نے بدر مین فدیہ ہر شخص کا چار ہزار اور مروی ہے ابن اسحق سے کہ پوچھا مینے نافع بن جبیر سے کس قدر تھا فدیہ بدر کا کہا اونھون نے کہ زیادہ اوسکا چار ہزار تھا اور کم اوس سے تین ہزار اور دو ہزار اور ایک ہزار اور بعض کو یونہی چھوڑ دیا تھا یہانتک کہ احسان کیا آپ نے قیدیون کو بھی

بے فدیہ لیے اپنی عنایت اور احسان سے اور فرمایا آپ نے واسطے ابی وداعہ کے کہ بیٹا اسکا مکے مین دانا صاحب مال ہی اور بہ تقید رہیگا یہ ادا کرے فدیے تک بہر فدیہ لیا اوسکا چار ہزار اور سب قیدیون مین فدیہ مرا گیا اسکا پہلے اور سبب اوسکا یہ ہوا کہ کہا قریش نے اوسکے بیٹے مطلب سے جب کہ دیکہا اوسکو طیاری کرتے سفر کے واسطے جانے مدینے کے رہائی کو اپنے باپ کے یہ کہ مت جلدی کر تو ڈرتے ہین ہم اس سے کہ بگاڑے تو مقدمہ ہمارے قیدیون کا اور دیکھین آنحضرت کوشش ہماری تو بڑہا وین فدیہ سب کا پس اگر ہی پاس تیرے اسقدر مال لیکن کہان ہی استطاعت تیری سب قوم والون کو برابر تیرے کہا اوسنے نجاؤنگا مین یہان تک کہ چلو تم پہر دہوکا کیا انسے اور اونکی غفلت مین چلا گیا رات کو سوار ہوکر اونٹ پر پہر پونہچا چار شب مین مدینے کو اور فدیہ دیا اپنے باپ کا چار ہزار اور ملامت کی اوسکو قریش نے اس کام سے کہا اوسنے نہ پسند آیا مجکو چہوڑ دینا اپنے باپ کا قیدیون مین بیچ ہاتھ اون لوگون کے اور تم سوتے رہو آرام سے کہا ابو سفیان بن حرب نے یہ بیجا ان جاہلاک متکبر ہوا اور بگاڑتا ہی کام تمہارے اور واسد مین نہ فدیہ دونگا اپنے بیٹے عمرو بن ابی سفیان کا اگرچہ قید رہے وہ ایک سال تک یا بہیج دین اوسکو محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یون ہی اور واللہ نہین ہین مفلس لیکن برا جانتا ہون وہ کام جو محنت مین ڈالے تمکو اور ہی عمرو برابر تمہارے قیدیون کے

نام اون لوگون کے جو آئے تھے واسطے قیدیون کے

وہ یہ ہین کہ بنی عبد شمس سے ولید بن عقبہ بن ابی معیط اور عمرو بن ربیع دونون بہائی عاص کے اور نوفل بن عبد مناف سے جبیر بن مطعم اور عبد الدار سے طلحہ بن ابی طلحہ اور بنی اسد سے عثمان بن ابی حبیش اور بنی مخزوم سے عبد اللہ بن ابی ربیعہ اور خالد بن ولید اور ہشام بن ولید بن مغیرہ اور فروہ بن سائب اور عکرمہ بن ابی جہل اور بنی جمح سے ابی بن خلف اور عمیر بن وہب اور بنی سہم سے مطلب بن ابی وداعہ اور عمیر بن قیس اور بنی مالک بن حسل سے مکرز بن حفص بن احنف اور مروی ہی حضرت عایشہ رض سے کہ فرمایا اونہون نے جب کہ بہیجا اہل مکہ نے لوگون کو واسطے چہڑوالے اپنے قیدیون کے فدیہ دے کر تو بہیجا حضرت زینب صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نے واسطے فدیہ دینے اپنے خاوند ابو العاص بن ربیع کے اور بہیجا اوس فدیے مین ہار اپنا کہ دیا تہا اونکو حضرت خدیجہ نے وقت بیاہے جانے کے پہر جب کہ دیکہا آنحضرت صلعم نے اوس ہار کو تو پہچانا اوسکو اور رقت آئی آپ کو سبب یاد ہونے حضرت خدیجہ بنت خویلد کے جو نگسار اور ہمراز تہین آپ کی اور ذکر کیا اونکا آپ نے ساتھ محبت اور شفقت کے پہر فرمایا آپ نے اصحاب سے کہ اگر پسند کرو تم اس بات کو کہ رہا کرو قیدی زینب کا اور پہیر دو مال اوسکا بہی تو مت کوتاہی کرو اسمین پس قبول کیا سبنے اور کہا یا رسول اللہ خوش ہین ہم سب آپ کی خوشی مین پہر چہوڑ دیا اصحاب نے ابو العاص بن ربیع کو اور پہیر دیا طرف حضرت زینب کے مال اونکا اور اقرار کیا ابو العاص سے آنحضرت صلعم نے کہ بہیج دے اونکو پاس میرے پہر وعدہ کیا اوسنے بہیج دینے حضرت زینب کا اور آئے تہے واسطے فدیہ دینے اونکے یہان پر عمرو بن ربیع اور قید کرنے والے اونکے عبد اللہ بن جبیر بن نعمان ہین بہائی خوات بن جبیر کے

ذکر سورۂ انفال کا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ پوچھتے ہین تجہسے حکم غنیمت کا کہا راوی نے جب کہ غنیمت حاصل کی آنحضرت صلعم نے دن بدر کے تو مختلف ہوئے لوگ اوسمین اور مدعی ہوئی ہر جماعت کہ ہم مستحق تر ہین واسطے اسکے پہر نازل ہوئی یہ آیت کریمہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا یعنی ایمان والے وہی ہین کہ جب نام آوے اللہ کا ڈر جاوین دل اونکے اور جب پڑہین اونپر اوسکے کلام زیادہ آوے اونکو ایمان یعنی زائد ہوتا ہی اونکو یقین اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا وہی ہین سچے ایمان والے یعنی کامل یقین والے كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ جیسے نکالا تجکو تیرے رب نے تیرے گہر سے درست کام پر یعنی جب کہ حکم کیا تمکو تمہارے رب نے یہ کہ نکلو طرف بدر کے کہ وہی حق اور ثابت ہی اور مروی ہی کہ یہان مراد گہر سے مدینہ ہی وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ○ يُجَادِلُوْنَكَ فِى الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ○ اور ایک جماعت ایمان والی ناراضی تھی تجسے جھگڑتی تھی درست بات مین واضح ہوچکے پیچھے گویا اونکو ہانکتے ہین موت کی طرف آنکہون دیکہتے ف یعنی غنیمت کا جھگڑا ابہی ایسا ہی ہی جیسا نکلتے وقت عقل کی تدبیرین کرنے لگے اور آخر صلاح وہی نکلی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تم کام مین اپنا اختیار کرو کہ حکم برداری ہین اپنی عقل کو دخل نہ دو یعنی جیسے تو مومنون نے اصحاب سے مکروہ جانا تہا جانا آنحضرت کا بدر کی طرف

اور بولے کہ ہم کم ہیں اور نہیں باہر جانا اچھی صلاح یہانتک کہ واقع ہوا اس باب میں بڑا اختلاف وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا
لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ اور جسوقت وعدہ دیتا ہے اللہ تمکو ایک ان دو جماعتوں میں سے ایک کو کہ تمکو ہاتھ لگیگی اور تم
چاہتے تھے کہ جسمین کانٹا نہ لگے وہ ملے تمکو یعنی جب پہونچے آنحضرتؐ قریب بدر کے تو نازل ہوئے آپ پر جبرئیلؑ اور مطلع کیا آپکو ساتھ آنے قریش کے
اور آنحضرتؐ ارادہ رکھتے تھے قافلے کا پس وعدہ کیا اونسے اللہ تعالی نے کہ یا ملیگا تمکو قافلہ یا مقابل ہوگے قریش سے اور مطلب کو پہونچوگے تم اونسے
پھر جب ہوا دن بدر کا تو پکڑا مسلمانوں نے پانی بھرنے والوں کو کفار کے اور دریافت کیا اونسے حال قافلے کا پھر بیان کیا اونھوں نے حال قریش کا
لیکن نہ خوش آیا یہ مسلمانوں کو اسواسطے کہ یہ کانٹا تھا اور خواہش رکھتے تھے وہ قافلے کی وَيُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ
الْكَافِرِينَ ○ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ○ اور اللہ چاہتا تھا کہ سچا کرے سچ کو اپنے کلاموں سے اور کاٹے
پیچھا کافروں کا تا سچا کرے سچ کو اور جھوٹا کرے جھوٹ کو اور اگرچہ ناراض ہوں گنہگار کہا واقدی نے مراد حق سے دین ہے کہ ظاہر کرے اوسکو اور
مراد کافرین سے وہ قریش ہیں جو مارے گئے بدر میں یعنی اللہ تعالی چاہتا ہے غالب کرنا حق کا اور مٹانا اوس باطل کا کہ لائے تھے اوسکو کفار ۱۰
إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ ○ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ
بِهِ قُلُوبُكُمْ جب تم لگے فریاد کرنے اپنے رب سے تو پہونچا تمہاری پکار کو کہ میں مدد بھیجونگا تمہاری ہزار فرشتے لگاتار آنے والے اور یہ تو دی اللہ
تعالی نے فقط خوشخبری اور تا چین پکڑیں دل تمہارے مراد لگاتار سے پے درپے ہیں کہ نہ ٹوٹے تار اونکا اور مراد بشارت سے عدد اون فرشتوں کا ہے کہ جنکی
خبر دی تا کہ جان لیں مسلمان کہ خدا مددگار اونکا ہے إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ
وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ جسوقت ڈالدی تمپر اونگھ اپنی طرف سے تسکین کو
اور اوتارا تمپر آسمان سے پانی کہ اوس سے تمکو پاک کرے اور دور کرے تمسے شیطان کی نجاست اور محکم کرے گرہ تمہارے دلپر اور ثابت کرے تمہارے قدم
ف یعنی جب دو لشکر مقابل ہوئے رات کو مسلمانوں کو حاجت غسل ہوگئی اور پانی پینے کا بھی نتھا اور زمین ریت تھی جہاں پاؤں نہ ٹھیرین اور صبح کو
لڑائی درپیش تھی یہ چیزیں دیکھکر مسلمان ڈرے کہ آثار شکست کے ہیں اوسوقت باران کامل برسا کہ غسل اور پیاس کو کافی ہوا اور زمین جم گئی اور ایک اونگھ
آپڑی اوس سے جو جاگے تو دل کا خوف جاتا رہا یعنی اللہ تعالی ظاہر کرتا ہے احسان اپنا کہ خواب ڈالی تمپر واسطے دلجمعی کے اوس خوف سے اور پانی برسایا واسطے
غسل کرنے جنب لوگوں کے تا کہ دور کرے اونکے دلوں سے وسوسہ شیطان کا کہ ڈالا تھا اوسنے اونکے دل میں کہ نماز پڑھلو بے غسل کیے اور ثابت قدم کیا
اوس مقام دہشتناک میں کہ قوی ہوگئے لوگ إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا جسوقت حکم بھیجا تیرے رب نے فرشتوں کو
کہ میں ساتھ ہوں تمہارے سو تم دل ثابت کرو مسلمانوں کا یعنی تھا ہر فرشتہ کہ ظاہر ہوتا تھا بصورت آدمی کے اور کہتا تھا لوگوں کو کہ ثابت رہو نہیں کچھ کر سکی
سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ میں ڈالونگا دل میں کافروں کے دہشت یعنی ہوگئے کفار کہ کانپتے تھے تا اونکے خود سے کہ سنتے تھے
آواز جیسے کرتے ہوں کنکر طشت میں فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ○ سو مارو اوپر گردنوں کے اور مارو اونکی پور پور
کافروں کے دل قابل نہیں فرشتوں کے الہام کے سو رعب ڈالنا اپنی طرف لیا اور مسلمانوں کے دل ثابت کرنے کو حکم فرمایا اور اوس جنگ میں فرشتے تا تھوڑی
بھی لڑے ہیں اور مراد کل بنان سے ہاتھ پاؤں ہیں ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ
الْعِقَابِ ○ ذَٰلِكُمْ فَذُوقُوهُ وَأَنَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابَ النَّارِ ○ یہ اسواسطے کہ وہ مخالف ہوئے اللہ سے اور اوسکے رسول سے اور جو کوئی
مخالف ہوا اللہ کا اور اوسکے رسول کا تو اللہ کی مار سخت ہے یہ تو تم چکھ لو اور جان رکھو کہ منکروں کو ہے عذاب دوزخ کا یعنی وہ لوگ کافر ہوئے ساتھ اللہ تعالی کے
اور انکار کیا اونھوں نے آنحضرتؐ کی رسالت کا پس فرمایا اونکو کہ چکھو عوض اوسکا یعنی مارا جانا بدر میں يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ
كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ ○ وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ

مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○ اے ایمان والو جب بھڑو تم کافروں سے میدان جنگ میں تو مت دو انکو پیٹھ ف یعنی جب
مقابلہ میدان میں ہو تو بھاگنا اشد گناہ ہے اور جو ڈر رہو یا غارت تو بھاگنا ہنر ہے فقط اور جو کوئی اونکو پیٹھ دیوے اوس دن مگر جو کہ ہنر کرتا ہو لڑائی کا یا جا ملتا
فوج میں سو وہ لے پھرا غضب اللہ کا اور اوسکا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا بری جگہ جا پہنچا فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ سو تم نے اونکو نہیں مارا لیکن اللہ نے
مارا شان نزول اس آیت کا بیچ مقدمے اوس شخص کے ہے اصحاب آنحضرت صلعم سے کہ کہا اوسنے میں نے مارا ہے فلانے کو وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ
اللّٰهَ رَمٰى اور تو نے نہیں پھینکی مٹھی خاک جس وقت پھینکی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے پھینکی تھی یعنی آنحضرت صلعم نے ایک مٹھی بھر کر ماری تھی خاک طرف کافروں کے
وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَاۤءً حَسَنًا اور کیا چاہتا تھا ایمان والوں پر اپنی طرف سے خوب احسان یعنی فتح دینا اللہ تعالیٰ کا بدر میں اونکو
اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ اگر چاہتے ہو تم فیصلہ سو پہنچا تمکو فیصلہ یہ اشارہ ہے طرف قول ابی جہل کے کہ کہا تھا اوسنے اللهم اقطعنا للرحم
واتانا بما لا یعرف فاحنه ای اللہ قطع کیا ہم لوگوں نے رحم کو اور لائے ہم اوس چیز کو کہ نہیں جانی جاتی پس ہلاک کر اوسکو وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ
خَيْرٌ لَّكُمْ اور اگر باز آؤ تو تمہارا بھلا ہے یہ اشارہ ہے واسطے باقی رہے ہوئے قریش کے کہ بہتری ہوگی تمہارے حق میں یعنی اسلام لاؤگے تم وَاِنْ
تَعُوْدُوْا نَعُدْ اور اگر پھروگے تو ہم بھی پھرینگے یعنی اگر لوٹوگے تم واسطے لڑائی کے تو لوٹینگے ہم بھی تم پر لڑائی کو وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا
وَّلَوْ كَثُرَتْ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ اور کام نہ آویگا تمکو تمہارا جتھا کچھ اگرچہ بہت ہوویں اور جانو کہ اللہ ہے ساتھ ایمان والوں کے یہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
جب کہ کہا کافروں نے کہ واسطے ہمارے ایک جماعت ہے مکے میں کہ نکلتے ہیں وہ اوس لڑائی میں کہ جسمیں شکست ہو ہمکو يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ○ اے ایمان والو حکم پر چلو اللہ اور اوسکے رسول کے اور اوس سے مت پھرو سنکر یعنی پکارنا
سنکر رسول کا اور نزدیک بعض کے ہے یہ بیچ مقدمے اُحد کے کہ لوٹنے پر مسلمانوں کے لڑائی سے عتاب کیا اونپر اللہ تعالیٰ نے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ اے ایمان والو چوری نکرو اللہ اور رسول کی اور چوری کرو آپسکی امانتوں میں یعنی نفاق مت کرو
اور ادا کرو پورا جب کہ طلب امانت کیا جاوے تمسے وَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ اور جان لو کہ تمہارے مال اور اولاد جو ہیں خراب
کرنے والے ہیں یعنی فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ جب زیادہ ہوا مال آدمی کا تو بڑھ جاتا ہے فتنہ اوسکا اور دست درازی کرتا ہے ساتھ اوسکے اور جب ہوتی ہے اولاد کثیر تو
مغرور جاتا ہے وہ آپکو اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا اگر ڈرتے رہوگے اللہ سے تو کر دیگا تم میں فیصلہ یعنی کر دیگا واسطے تمہارے مخرج
وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ اور جب فریب بنانے لگے کافر کہ بٹھا ویں یا مار ڈالیں یا نکال دیں
یہ جال تھا کفار نے مکے میں قبل ہجرت کے جب کہ چاہا تھا آنحضرت صلعم نے نکلنا طرف مدینہ منورہ کے وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا
لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَاۤ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ○ اور جب کوئی پڑھے اونپر ہماری آیتیں کہیں ہم سن چکے ہم چاہیں تو کہہ لیں ایسا یہ
کچھ نہیں مگر احوال ہیں پہلوں کے ف یعنی ہمیشہ یہ کہتے تھے اب تو دیکھ لیا کہ یہ قصے تھے وعدۂ عذاب تمپر بھی آیا جیسے پہلوں پر آیا تھا وَاِذْ قَالُوا
اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ اور جب کہنے لگے
کہ یا اللہ اگر یہی دین حق ہے تیرے پاس سے تو ہمپر برسا پتھر آسمان سے یا لا ہمپر دکھ کی مار کہا واقدی نے یہ دعا کرنے والا نضر بن حارث تھا پس
اوتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیۃ کریمہ اوسکے بیان حال میں اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ○ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ○
کیا ہماری آفت شتاب مانگتے ہیں پھر جب اوترے گی اونکے میدان میں تو بری صبح ہوگی ڈرائے گیوں کی کہا واقدی نے مراد اوس صبح سے دن بدر کا ہے
وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ اور اللہ ہرگز نہ عذاب کرتا اونکو جب تک تو تھا اونمیں مراد اس سے اہل مکہ ہیں وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ
وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ○ اور اللہ نہ عذاب کریگا اونکو جب تک بخشواتے رہیں کہا واقدی نے مراد یہاں استغفار سے صلوٰۃ ہے پھر رجوع فرمایا
اللہ تعالیٰ نے ابتداء ارشاد میں کہ کیا ہے واسطے اونکے یہ کہ نہ عذاب کرے اونکو اللہ تعالیٰ درحالیکہ وہ روکتے ہیں مسجد حرام سے اور مراد اس عذاب سے

ہزیمت اور قتل ہے فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ○ سو چکھو عذاب بدلا اپنے کفر کا یہ ہوا دن بدر کے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ
اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ○ جو لوگ کافر ہیں خرچ کرتے ہیں اپنے مال
کہ روکیں اللہ کی راہ سے سو ابھی اور خرچ کرینگے پھر آخر ہوگا اونپر پچھتاوا اور آخر مغلوب ہونگے یعنی ہوئی یہ حسرت اور ندامت وقت جانے کے بطرف بدر پھر
مغلوب ہوئے بسبب جان مارے جانے کے پھر انجام فرمایا انکا اللہ تعالی نے کہ اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ○ دوزخ کی طرف ہانکے جاوینگے
قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ تو کہدے کافروں کو اگر باز آوین تو معاف ہوا اونکو جو ہو چکا یعنی اگر اسلام لاوینگے
تو بخشا جاویگا واسطے اونکے جو کچھہ کہ گذرا اونکے اعمال سے وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ○ اور اگر پھر وہی کرینگے تو پڑ چکی ہے راہ اگلوں کی یعنی
دیکھ لیا تمنے مارا جانا لوگوں کا بدر میں وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ اور لڑتے رہو اونسے جب تک نہ رہے فساد اور
ہو جاوے حکم سب اللہ کا یعنی نہ باقی رہے شرک اور ہو جاوے سب دین اللہ تعالی کا کہ نہ ذکر کیا جاوے اساف اور نائلہ کا جو دو بت ہیں وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا
غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ اور
جان رکھو کہ جو کچھہ غنیمت لاؤ کچھہ چیز سو اللہ کے واسطے اوس میں سے پانچواں حصہ اور رسول کے اور قرابت والے کے اور یتیم کے اور محتاج کے اور مسافر کے اگر
ہو تم یقین لائے ہوا اللہ پر یعنی فرمایا اللہ تعالی نے جو حق ہے اللہ کا واسطے رسول کے ہے اور مراد ذی القربی سے اہل قرابت ہیں آنحضرتؐ کے وَمَا اَنْزَلْنَا
عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ اور اوس چیز پر جو ہمنے اوتاری اپنے بندے پر جس دن فیصلہ ہوا جس دن بھڑین دو فوجیں
وہ دن بدر کا ہے کہ فرق ہو گیا درمیان حق اور باطل کے اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ
جسوقت تھے تم ورے کے ناکے اور وہ پرے کے ناکے اور قافلہ نیچے اوتر گیا تمسے یعنی اصحاب آنحضرتؐ جب اوترے بدر میں تو تھے مشرک پرے ایک
ٹیلہ ریت کے اور قافلہ ابو سفیان کا نیچے ہو کر بدر سے اوپر کنارے بحر کے نکل گیا تھا وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ اور اگر آپس میں وعدہ
کرتے تم تو نہ پہنچتے وعدے پر ہرگز کہ نکل جاتی ایک جماعت قبل دوسری کے وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا لیکن اللہ تعالی کو کرڈالنا
ایک کام جو ہو چکا تھا یعنی قتل اون لوگوں کا جو مارے گئے بدر میں لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ تا مرے جو مرنا ہے
سوجھہ کر اور جیے جو جیتا ہے سوجھہ کر یعنی مارا جاوے عذر اور حجت سے اور باقی رہے اور عذر اور حجت کے اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا
جب اللہ نے وہ دکھائی تیرے خواب میں تھوڑی یعنی دیکھا تھا آنحضرتؐ نے اوس دن خواب میں جماعت کفار کو بیچ تھوڑی کہ دکھائی تھی وہ آپ کی نظر میں وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ
كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ اور اگر تجھکو بہت دکھاتا تو تم لوگ نامردی کرتے اور جھگڑا ڈالتے کام میں یعنی بسبب خوف کے مختلف ہو
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ لیکن اللہ نے بچا لیا اوسکو معلوم ہے جو بات ہے دلوں میں یعنی اختلاف تمھارے درمیان کا
اور وہ عارف ہے ضعف سے دلوں کے يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ اے
ایمان والو جب بھڑو کسی فوج سے تو ثابت رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو شاید تم مراد پاؤ یعنی اکٹھے ہو کر اور دست ہو کر اور تکبیر کہو وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ○ اور حکم مانو اللہ کا اور اوسکے رسول کا
اور آپس میں نہ جھگڑو پھر نامراد ہو جاؤ گے اور جاتی رہیگی تمھاری باؤ اور ٹھہرے رہو اللہ ساتھ ہے ٹھہرنے والوں کے یعنی صبر کرو تلوار پر اور تکبیر پڑھو
اللہ تعالی کی دلوں میں اور مت ظاہر کرو آواز تکبیر کی عین جنگ میں کہ ظاہر کرنا اوسکا لڑائی میں نامردی ہے وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ
بَطَرًا وَّرِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ○ اور مت ہو جیسے وہ لوگ کہ نکلے اپنے گھروں سے اتراتے
اور لوگوں کو دکھاتے اور روکتے اللہ کی راہ سے اور اللہ کے قابو میں ہے جو کرتے ہیں یہ بیان ہے حال نکلنے قریش کا طرف بدر کے وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ
الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ اور جسوقت سنوار دکھائے اونکو شیطان اونکی نظر میں اونکے کام

اور بولا کوئی غالب نہوگا تمپر آج کے دن اور مین رفیق ہون تمہارا یہ سب کلام ہی سراقہ بن جعشم کا کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ بیچ اوس حال کے کہ دیکھا تھا کفار نے
شیطان کو اوسکی صورت مین دن بدر کے فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ پھر جب سامنے ہوئین دونون فوجین تو اولٹا پھرا اپنی اڑیون
پر ابلیس وہ حال کہ دیکھا تھا فرشتون کو مارتے اور پکڑتے کفار کو وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكُمْ إِنِّي أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَاللَّهُ شَدِيدُ
الْعِقَابِ ○ اور بولا مین تمہارے ساتھ نہین مین دیکھتا ہون جو تم نہین دیکھتے مین ڈرتا ہون اللہ سے اور اللہ کا عذاب سخت ہی یہ کہا اوسنے فرشتون کو کہ
آدمی اونکو نہین دیکھتے تھے إِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ غَرَّ هَٰؤُلَاءِ دِينُهُمْ جب کہنے لگے منافق لوگ اور
جنکے دلون مین آزار ہی یہ لوگ مغرور ہین اپنے دین پر یہ حال ہی اون لوگون کا کہ ثابت تھے اسلام پر لیکن جب کم دکھائی دیے اصحاب آنحضرت اونکی آنکھون
مین تو لڑگئے اور کہی یہ بات پس مارے گئے وہ اور بحالت کفر کے وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ
وَأَدْبَارَهُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ○ اور کبھی دیکھے تو جسوقت جان لیتے ہین کافرون کی فرشتے مارتے ہین اونکے مونہہ پر اور پیچھے اور چکھو عذاب
جلنے کا پیچھے سے مراد سرین اونکے ہین كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ جیسے دستور فرعون والون کا یعنی موافق اونکے کامون کے إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ
عِندَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ○ الَّذِينَ عَاهَدتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ ○
بدتر سب جاندارون مین اللہ کے یہان وہ ہین جو منکر ہوئے پھر وہ نہین مانتے جنسے تو نے اقرار کیا ہی اونمین پھر وہ توڑتے ہین اپنا اقرار ہر بار اور ڈر نہین رکھتے
مراد اس سے قبیلہ قینقاع اور بنی نضیر اور قریظہ ہین یہود سے فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ○
سو اگر کبھی پاوے تو اونکو لڑائی مین تو ایسی سزا دے کہ دیکھکر بھاگین اونکے پچھلے شاید وہ عبرت پکڑین یعنی مار ڈال اونکو وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً
فَانبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ ○ اور اگر تجکو ڈر ہو ایک قوم کی دغا کا تو جواب دے اونکو برابر کے برابر اللہ کو خوش نہین آتے
دغاباز یہ اوتری یہ آیت بیچ مقدمہ بنی قینقاع کے کہ لے گئے تھے آنحضرت اونکی طرف یہ آیت وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن
رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ اور سرانجام کرو لڑائی کا جو پیدا کر سکو زور اور گھوڑے پالنے کہ اس سے دھاک پڑے
اللہ کے دشمنون پر اور تمہارے دشمنون پر مراد قوت سے تیر اندازی ہی اور رباط الخیل سے عادت گھوڑون کی اور پالنا اونکا کہ بولین اور اولیل کرین
کہ دیکھین اونکی قوت لوگ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ اور ایک اور لوگون پر سوا اونکے جنکو تم نہین جانتے اللہ اونکو
جانتا ہی مراد اس قوم سے اہل خیبر ہین وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ اور اگر وہ جھکین
صلح کو تو تو بھی جھک اوسی طرف اور بھروسا کر اللہ پر بیشک وہی ہی سنتا جانتا مراد اہل صلح کرنے والون سے ایک فریق ہین قوم یہود سے وَإِن يُرِيدُوا
أَن يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ ○ وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ
جَمِيعًا مَّا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ○ اور اگر وہ چاہین کہ تجکو دغا دین تو تجکو بس ہی اللہ اوسنے
تجکو زور دیا اپنی مدد کا اور مسلمانون کا اور الفت ڈالی اونکے دل مین اگر تو خرچ کرتا جو سارے ملک مین ہی تمام نہ الفت دے سکتا اونکے دل مین لیکن اللہ نے
الفت ڈالی اون مین وہ زور آور ہی حکمت والا وہ لوگ بنی قریظہ اور بنی نضیر ہین جب کہ کہا اونھون نے کہ ہم اسلام لاتے ہین اور متابعت کرتے ہین آپکی
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ○ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِن يَكُن
مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ وَإِن يَكُن مِّنكُم مِّائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ
لَّا يَفْقَهُونَ ○ ای نبی شوق دلا مسلمانون کو لڑائی کا اگر ہون تم مین بیس شخص ثابت غالب ہون دو سو پر اور اگر ہون تم مین سو شخص غالب ہون
ہزار کافرون پر اسواسطے کہ وہ قوم سمجھ نہین رکھتی ف یعنی یقین نہین رکھتی اللہ پر اور ثواب پر اور جسکو یقین ہی وہ موت پر دلیر ہی کہا واقدی نے اوتری یہ آیت بیچ مقدمہ
بدر کے پھر منسوخ ہوئی اس قول سے الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا فَإِن يَكُن مِّنكُم مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ

اب بوجھ ہلکا کیا اللہ نے تم پر اور جانا کہ تم مین سستی ہے سو اگر ہون تم مین سو شخص ثابت غالب ہون دو سو پر پس ہوا لڑنا ایک کا دو سے مَا كَانَ
لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ کیا چاہیے نبی کو کہ اوسکے یہان قیدی آوین جب تک نہ خون کرے ملک مین یہ بیان اون قیدیون
کا کہ پکڑ لائے تھے اونکو مسلمانون نے بدر مین تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ تم چاہتے ہو جنس دنیا کی اور
اللہ چاہتا ہے آخرت اور اللہ زور آور ہے حکمت والا یعنی تم فدیہ لینا چاہتے ہو اور اللہ چاہتا ہے قتل لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ
فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ اگر نہوتی ایک بات کہ لکھ چکا اللہ آگے سے تو تمکو پڑتا اس لینے مین بڑا عذاب ف وہ بات یہ لکھ چکا کہ ان
قیدی لوگون مین بہتون کی قسمت تھی مسلمان ہونا اور کہا واقدی نے کہ وہ بات حلال ہونا غنیمت کا ہے فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ
حَلَالًا طَيِّبًا سو کھاؤ جو غنیمت لاؤ حلال ستھری إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ جو لوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑا اور لڑے اپنے مال و جان سے اللہ کی
راہ مین اور جن لوگون نے جگہہ دی اور مدد کی وہ ایک دوسرے کے رفیق ہین ف مراد مہاجرین سے وہ قریش ہین جنہون نے ہجرت کی پہلے بدر کے
واقعہ سے اور جگہہ دینے والے اور مدد کرنے والے انصار ہین مدینے کے وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُمْ مِنْ وَلَايَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ
يُهَاجِرُوا اور جو ایمان لائے اور گھر نہین چھوڑا تمکو اونکی رفاقت سے کچھہ کام نہین جب تک گھر نہ چھوڑ آوین پس فرماتا ہے اللہ تعالی کہ نہین درمیان
تمہارے اور اونکی وراثت یہان تک کہ گھر چھوڑ کر آوین پاس تمہارے وَإِنِ اسْتَنْصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ اور اگر تم سے مدد چاہین دین مین تو تمکو لازم ہے مدد کرنی مگر مقابلے مین ایسون کے کہ ان مین
اور تم مین عہد ہے اور اللہ جو کرتے ہو وہ دیکھتا ہے مراد میثاق سے مدت صلح اور قول و قرار ہے وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ إِلَّا
تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ ۝ اور جو لوگ کافر ہین وہ ایک دوسرے کے رفیق ہین اگر تم یون نکروگے تو دھوم مچیگی
ملک مین اور بڑی خرابی ہوگی یعنی مت دوستی رکھو جیسی کافرون سے کہ وہ آپسمین ایک دوسرے کے دوست ہین اور منسوخ ہوا حکم مواخات کا الا کہ
بیچ وارث ہونے ایک دوسرے کے اس آیت سے اور مقرر ہوئی میراث اہل قرابت کو وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ
إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ اور ناتے والے آپسمین حقدار زیادہ ہین ایک دوسرے کے اللہ کے حکم مین تحقیق اللہ ہر چیز سے خبردار ہے يَوْمَ
نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنْتَقِمُونَ ۝ جس دن پکڑینگے ہم بڑی پکڑ ہم بدلا لینے والے ہین مراد اس سے بدر ہے فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا
اب آگے ہوتا ہے کیا یعنی لڑائی اور جہاد حَتَّىٰ إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ إِذَا هُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ۝ یہان تک کہ جب
کھولینگے ہم اونپر دروازہ ایک سخت آفت کا تب وہ مین انکی آس ٹوٹیگی سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ۝ اب شکست کھاویگا یہ گول اور بھاگینگے
پیٹھ پھیر کر وَأَنْ عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ اور یہ کہ شاید نزدیک آپہونچا ہو اونکا وعدہ ہین نگذرے مگر تھوڑے دن کہ واقع ہوا واقعہ بدر کا پس
مراد ان سب آیتون سے بدر ہے وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ۝ اور چھوڑ دے مجھکو اور جھٹلانے والون کو جو آرام
مین رہتے ہین اور ڈھیل دے اونکو تھوڑی سی نازل ہوئی یہ آیت تھوڑی پہلے واقعہ بدر سے وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا ۝
اور کر میرے واسطے اپنے پاس سے غلبہ اور مدد یعنی مدد دن بدر کے وَاصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ۝ اور صبر کر یہان تک کہ فیصلہ
کرے اللہ کہ وہ بہتر ہے حاکمون کا یہ وعدہ فرمایا اللہ تعالی نے آنحضرت سے ایک دن پہلے بدر مین وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ اور جو پھیرے
اونکو آج کے دن مراد اس حکم مین خاص بدر ہے اور فرض کر دیا تھا اللہ تعالی نے مسلمانون پر جس وقت کہ مقابل ہون بیس مسلمان دو سو کافرون سے
تو نہ بھاگین پس جب نہ بھاگتے تو غالب آتے لیکن پھر اللہ تعالی نے تخفیف کر دی انپر اور فرمایا إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا
مِائَتَيْنِ یعنی اگر ہون تم مین سو شخص ثابت غالب ہون دو سو پر تو منسوخ ہوگئی اول آیت فرمایا کرتے تھے ابن عباس [illegible]

بھاگا اور جو بھاگے تین سے وہ حقیقت مین نہ بھاگا أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ تونے
نہ دیکھے جنھون نے بدلہ کیا اللہ کے احسان کا ناشکری اور اوتارا اپنی قوم کو تباہی کے گھر مین مراد ان لوگون سے قریش ہین کہ اپنی قوم کو بدر مین ہلاک کیا حَتَّى
إِذَا أَخَذْنَا مُتْرَفِيهِم بِالْعَذَابِ یہان تک کہ جب پکڑا ہمنے اونکے آسودہ لوگون کو عذاب مین مراد اس عذاب سے تلوار ہی مسلمانون کی بدر مین +
وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ اور البتہ چکھائینگے ہم اونکو تھوڑا سا عذاب ورے اوس بڑے عذاب سے
مراد اس عذاب سے تلوارین ہین مسلمانون کی بدر مین أَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيمٍ یعنی یا پہنچے اونکو آفت ایکدن کی جسمین راہ نہین خلاصی کی مراد
اس عذاب سے بھی شکست بدر کی ہی کفار کو

ذکر اون کافرون کا کہ پکڑے گئے تھے بدر مین

مروی ہی کہ مقید ہوئے بدر مین بنی ہاشم سے عقیل بن ابی طالب کہ پکڑا تھا انکو عبید بن اوس ظفری نے اور اونمین سے نوفل بن حارث اور جبار بن صخر
اور عتبہ ہین جو حلیف تھے بنی ہاشم کے بنی فہر سے اور بنی مطلب بن عبد مناف سے دو شخص سائب بن عبید اور عبید بن عمرو بن علقمہ کہ پکڑا تھا اون دونون کو
سلمہ بن اسلم بن حریش اشہلی نے مروی ہی کہ نہ آیا واسطے اون دونون کے کوئی شخص چھڑوانے کو اور تھے واسطے اونکے کچھ مال بس جان بخشی کی ان دونون کی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے بے فدیہ کے اور بنی عبد شمس بن عبد مناف سے عقبہ بن ابی معیط کہ مارا گیا موضع صفرا مین مشکین باندھکر عاصم بن ثابت بن ابی افلح
کے ہاتھ سے بحکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پکڑا تھا اوسکو عبد اللہ بن سلمہ عجلانی نے اور منجملہ اونکے حارث بن ابی وجرہ ہی اور قید کیا تھا اوسکو سعد بن ابی وقاص
نے پس آیا اوسکے فدیہ دینے کو ولید بن عقبہ بن ابی معیط پس فدیہ دیا اوسکا چار ہزار اور مروی ہی ابو عزیر سے کہ پکڑا تھا اوسکو سعد بن ابی وقاص نے پھر جب
حکم کیا آنحضرت صلعم نے رد کرنے قیدیون کا تو ڈالا قرعہ واسطے قیدیون کے پس نکلا نام پھر بھی اوسی کا واسطے سعد کے اور پکڑا عمرو بن ابو سفیان بیچ حصہ آنحضرت کے
قرعے مین اور پکڑا تھا اوسکو حضرت علی نے پھر چھوڑ دیا اوسکو آنحضرت صلعم نے بلا فدیہ بعوض سعد بن نعمان بن اکال کے کہ تھا بنی معاویہ سے اور گیا تھا کہ عمرہ کرے اسواسطے
عمرے کے تو مقید کر رکھا اوسکو ابو سفیان نے بدلے اپنے قیدی کے اور پکڑا تھا ابو العاص بن ربیع کو خراش بن صمہ نے پس آیا اوسکے لیے فدیہ کو عمرو بن ربیع
بھائی اوسکا اور فدیہ دیا اس عمرو بن ربیع نے اپنا ایک جانور کہ تھا [illegible] نام اوسکا ابو رشیہ تھا اور چھوڑ دیا عمرو بن ربیع نے عمرو بن ازرق کو بھی اور واقع ہوا تھا یہ
بیچ حصہ تمیم کے جو مولی ہین خراش بن صمہ کے اور منجملہ اون قیدیون کے عقبہ بن حارث بن حضرمی ہین کہ پکڑا تھا اونکو عمارہ بن حزم نے پھر ملے بسبب
قرعے کے ابی بن کعب کو اور فدیہ دیا اوسکا عمرو بن ابو سفیان بن امیہ نے اور اونمین سے ہین ابو العاص بن نوفل بن عبد شمس کہ پکڑا تھا اونکو عمار بن یاسر نے
اور آیا اوسکے فدیہ دینے کو چچا زاد بھائی اوسکا اور بنی نوفل بن عبد مناف سے عدی بن خیار ہی اور پکڑا تھا اوسکو خراش بن صمہ نے اور منجملہ اونکے عثمان ہی
عبد شمس سے بھیجا ہوا عتبہ بن غزوان کا کہ حلیف تھا اونکا اور پکڑا تھا اوسکو حارثہ بن نعمان نے اور ابو ثور کہ فدیہ دیا ان سبکا جبیر بن مطعم نے اور پکڑا تھا ابو ثور
کو ابو مرثد غنوی نے بیچ مین آدمیون کے اور بنی عبد الدار بن قصی سے ابو عزیز بن عمیر ہی کہ پکڑا تھا اوسکو ابو الیسر نے پھر قرعہ ڈالا گیا واسطے اوسکے پس گیا
حصے مین محرز بن نضلہ کے اور ابو عزیز سگے بھائی ہین مصعب بن عمیر کے کہا مصعب نے محرز سے کہ پھر لے ہاتھ اپنے اوس سے کہ ماں اوسکی بڑی مالدار ہی
مکے مین کہا مصعب سے ابو عزیز نے کیا یہی ہی وصیت تمھاری میرے حق مین اے بھائی میرے کہا مصعب نے اب بھائی میرا محرز ہی بعوض تیرے پھر بھیجے
اوسکی ماں نے اونکے فدیے مین چار ہزار اور پہلے جب اوسکے دریافت کر لیا کہ چار ہزار دینار قریش کے ہین اپنے قیدیون مین اور منجملہ اونکے اسود
بن عامر بن حارث بن سباق ہی کہ پکڑا تھا اوسکو حضرت حمزہ بن عبد المطلب نے اور آیا اونکے فدیہ دینے کو طلحہ بن ابو طلحہ دو ہزار لیکر اور بنی اسید بن عبد العزی
سے سائب بن ابی حبیش بن مطلب بن اسد ہی کہ پکڑا تھا اوسکو عبد الرحمن بن عوف نے اور اونمین سے حارث بن عائذ بن اسد ہی کہ پکڑا تھا اسکو حاطب بن ابی بلتعہ
نے [illegible] اور سالم بن شماخ ہی کہ قیدی تھے سعد بن ابی وقاص کا کہ آیا واسطے فدیہ دینے اون دونون کے عثمان بن ابی حبیش ساتھ چار ہزار کے اور بنی تیم

مالک بن عبد اللہ بن عثمان ہے کہ قید کیا اوسکو قطبہ بن عامر بن حدیدہ نے پس مر اوہ حالت قید مین بیچ مدینہ منورہ کے اور جماعت بنی مخزوم سے خالد
بن ہشام بن مغیرہ ہے قیدی سواد بن غزیہ کا اور امیہ بن ابی حذیفہ بن مغیرہ ہے قیدی بلال کا اور عثمان بن عبد اللہ بن مغیرہ ہے کہ نکل گیا تھا یوم النخلہ مین قید سے
واقد بن عبد اللہ تمیمی کے پس جب پکڑا اونھون نے اوسکو بدر مین تو کہا اوسنے حمد ہے اوس خدا کو کہ قادر کیا اوسنے مجھکو تجھپر کہ بھاگ گیا تھا تو مجھسے یوم النخلہ مین
پس آئے واسطے فدیہ دینے ان لوگون کے عبد اللہ بن ابی ربیعہ کہ فدیہ دیا ہر ایک کا اونمین سے چار ہزار اور اونمین سے ہے ولید بن ولید بن مغیرہ قیدی کا
عبد اللہ بن جحش کا پس آئے اوسکا فدیہ دینے کو بھائی اوسکے خالد بن ولید اور ابن ہشام بن ولید اور چھوڑا اونکو عبد اللہ بن جحش نے یہانتک کہ لیے چار ہزار
اور چاہتا تھا ہشام بھائی اوسکا کہ دے فدیہ اسقدر سوا تین ہزار کے مگر کہا ہشام سے خالد نے کہ سوتیلا بھائی ہے تو اوسکا اسواسطے دریغ کرتا ہے اوسکی
رہائی مین واللہ اگر ہوتا مین بجای اوسکے اسطرح اور اسطرح تو کرتا مین بھی اسیطرح پس چھڑا لے گئے یہ دونون اسکو یہانتک کہ جب پہنچے ذو الحلیفہ مین تو
بھاگ آئے وہ وہان سے طرف آنحضرت صلعم کے اور قبول کیا اسلام کہا گیا اوسنے کہ کیون اسلام نہ لائے تم پہلے فدیہ سے تو کہا اونھون نے کہ نا پسند
کیا مینے یہ کہ مسلمان ہوؤن پہلے اوسکے کہ فدیہ دیا جاوے میرا برابر میری قوم کے اور لاؤن مین اسلام کو اور ایک روایت مین نام اونکے پکڑنے والے کا
سلیط بن قیس مازنی ہے اور سلیط اور ابو قیس بن سائب ہے قیدی عبد اللہ بن جحش کے کہ قید رکھا اونکو پاس اپنے کچھ دنون گمان اس بات کے
کہ مال اونکے پاس ہے پھر آیا بھائی اوسکا فروہ بن سائب فدیہ دینے کو اور رہا وہان کچھ دنون اور دیا فدیہ مین نقد اور سامان چار ہزار کا اور سلیط اون قیدیون
کے اولاد اور رفاعہ مین سے صیفی بن ابی رفاعہ بن عائذ بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم ہے کہ تھا مال واسطے اوسکے اور پکڑا تھا اوسکو ایک مسلمان نے
اور رکھا اوسکو قید چند روز پاس اپنے پھر چھوڑ دیا اوسکو اور دیا گیا فدیہ ابو منذر بن ابو رفاعہ بن عائذ کا دو ہزار اور فدیہ عبد اللہ کا کہ کنیت اوسکی ابو عطا بن سائب
بن عائذ بن عبد اللہ ہے ایک ہزار اور پکڑا تھا اوسکو سعد بن ابی وقاص نے اور قید کیا تھا مطلب بن حنطب بن حارث بن عبید بن عمرو بن مخزوم کو ابو ایوب
انصاری نے اور نکلا کچھ مال پاس اوسکے تو رہا کر دیا اوسکو بعد چند دنون کے اور خالد بن ہشام جاہلیت اوسکا ہے اور بھی وہ قائل ہے ابن قیس کا شعر

لسنا على الأعقاب تدمى كلومنا	ولكن على أقدامنا تقطر الدما

یعنی نہین ہین ہم کہ اوپر ایڑیون کے خون بہاوین زخم ہمارے ولیکن اوپر پاؤن ہمارے کے ٹپکتے ہین خون پس آئے اسکے فدیہ دینے کو اور [illegible]
بن ابی جہل اور پکڑا تھا اوسکو حباب بن منذر بن جموح نے اور یہ آٹھ آدمی ہین اور تھے بنی جمح سے عبد اللہ بن ابی بن خلف کہ پکڑا تھا اسکو فروہ بن عمرو
بیاضی نے اور آیا اوسکے فدیہ دینے کو ابی بن خلف باپ اوسکا پس نہ لیا وہ فدیہ اونھون نے [illegible] دونون اور اونمین سے ابو عزہ عمرو بن عبد اللہ
شاعر ہے کہ عنایت کی اوسپر آنحضرت صلعم نے اور قسم لی اوس سے کہ پھر نہ جمع کرے لوگون کو آنحضرت کی لڑائی پر اور چھوڑ دیا اوسکو اونھین نے بے فدیہ لیے پھر
پکڑا گیا وہ جنگ احد مین اور ماری گئی گردن اوسکی اور اونمین سے ہے وہب بن عمیر بن وہب بن خلف ہے کہ آیا اوسکے فدیہ دینے کو عمیر بن وہب بن خلف پس
بھیجا اوسکو صفوان بن امیہ نے طرف آنحضرت صلعم کے اور مسلمان ہو گئے پس اسیر اور چھوڑ دیا آپ نے فدیہ اونکے بیٹے کو بلا فدیہ اور قید کیا تھا اوسکو رفاعہ بن رافع زرقی نے
اور اونمین سے ہے ربیعہ بن دراج بن عنبس بن وہبان بن وہب بن حذافہ بن جمح کہ تھا کچھ مال پاس اوسکے پس قبول کیا کچھ فدیہ تھوڑا اور چھوڑ دیا اوسکو
اور اونمین سے ہے فاکہہ غلام امیہ بن خلف کا کہ قید کیا اوسکو سعد بن ابی وقاص نے کہ یہ چار آدمی تھے اور ایک غلام اور قبیلہ بنی سہم بن عمرو سے
ابو وداعہ بن ضبیرہ ہے اور پہلے فدیہ دیا گیا ہے اوسی کا سب قیدیون مین سے اور آیا تھا فدیہ دینے کو بیٹا اوسکا مطلب کہ دیے اوسنے چار ہزار اور
فروہ بن قیس بن حذافہ بن سعید بن سعد بن سہم ہے کہ پکڑا تھا اوسکو ثابت بن اقرم نے اور آیا واسطے فدیہ اوسکے عمرو بن قیس اور دیے چار ہزار
اور اونمین سے حنظلہ بن قبیصہ بن حذافہ بن سعید بن سعد بن سہم ہین کہ پکڑا تھا اوسکو عثمان بن مظعون نے اور حجاج بن حارث بن سعد کہ قید کیا تھا اوسکو
عبد الرحمن بن عوف نے اور بھاگ گیا پھر پکڑا اوسکو ابو داؤد مازنی نے یہ چار آدمی ہین اس قبیلہ کے اور قبیلہ بنی مالک بن [illegible] بن عمرو
بن عبد شمس [illegible] مالک ہے کہ آیا اوسکے فدیہ دینے کو مکرز بن حفص بن اخیف اور پکڑا تھا اوسکو مالک بن دخشم نے اور یہ ایک شخص ہے انشاء اللہ تعالی

أسرت سهيلا فلم أبتغي	به غيره من جميع الأمم
وخندف تعلم أن الفتى	سهيل فتاها إذا تظلم
ضربت بذي السيف حتى انحنى	وأكرهت نفسي على ذي العلم

یعنی قید کیا مینے سہیل کو بس نہین چاہتا مین عوض اوسکے غیر اوسکے کو سب لوگون سے ۱۲ اور قوم خندف جانتے ہین کہ جوان سہیل ہی جوان اوسکا جب کہ ظلم اوٹھاتے تھے مارا مینے صاحب سیف کو یہان تک کہ گر پڑا ۱۲ اور غالب کیا نفس اپنے کو اوپر صاحب علم کے ۱۲ اور جب کہ آیا مکرز تو قرار پایا فدیہ سہیل کا چار ہزار اور طلب کیا کہ دے تو مال فدیے کا کہا قریش نے کہ رکھلو ایک شخص ہمارا عوض اوسکے یہان تک کہ آجاوے مال تمھارا پھر چھوڑا مسلمانون نے سہیل کو اور قید کر رکھا اوسکی جگہہ مکرز بن حفص کو کہتے تھے عبد اللہ بن جعفر اور محمد بن صالح اور ابن ابی الزناد کہ آدمی فدیہ ہی آدمی کا پھر بھیجا سہیل نے مال اپنے فدیے کا مکے سے اور انہین سے عبد بن زمعہ بن قیس بن نصر بن مالک ہی کہ قید کیا تھا اوسکو عمیر بن عوف نے جو مولی ہین سہیل بن عمرو کے اور عبد العزی ہی کہ بدل دیا نام اوسکا آنحضرت صلعم نے عبد الرحمن پس مشہور ہوگئے یہ ساتھ عبد الرحمن بن مشنوء بن وقدان کے اور پکڑا تھا ان عبد الرحمن بن وقدان بن قیس کو نعمان بن مالک نے کہ یہ تین شخص ہین اور قبیلہ بنی فہر سے طفیل بن ابی قنیع اور ابن جحدم ہی مروی ہی محمد بن یحیی بن حبان سے کہ کہا اونھون نے شمار کیے گئے یہ قیدی اونچاس ۴۹ آدمی اور مروی ہی ابن مسیب سے ستر قیدی اور ستر قتیل ہوئے اونکے اور مروی ہین ابن عباس سے بھی اسی قدر اور روایت کی محمد زہری نے کہ کہا اونھون نے قیدی زائد ہین ستر سے اور اسی طرح مارے گئے آدمی اونکے بھی زائد ستر سے اور مروی ہی عبد اللہ بن صعصعہ سے کہ پکڑے گئے بدر مین ستر اور چار آدمی

نام اون لوگون کے جو کھانا کھلاتے تھے قریش کو راہ بدر مین

وہ نو شخص تھے تین عبد مناف سے اور دو بنی اسد کے اور ایک بنی مخزوم کا اور ایک بنی جمح کا اور دو بنی سہم کے مروی ہی موسی بن عقبہ سے کہ کہا اونھون نے اول وہ شخص کہ ذبح کیے اوسنے اونٹ واسطے کفار کے ابو جہل تھا کہ دعوت کی اوسنے مر الظہران مین دس اونٹ کی پھر امیہ بن خلف نے نو اونٹ موضع عسفان مین پھر سہیل بن عمرو نے قدید مین دس اونٹ پھر چلے گئے طرف ایک چشمے کے کنارہ بحر کی طرف راہ بھول کے پھر قیام کیا وہان اونھون نے ایک روز اور ذبح کیے وہان واسطے اونکے شیبہ بن ربیعہ نے نو اونٹ پھر گئے موضع جحفہ مین اور ذبح کیے وہان عتبہ بن ربیعہ نے دس اونٹ پھر گئے موضع ابوا مین پس ذبح کیے وہان قیس جمحی نے نو اونٹ پھر بعد اوسکے فلانے نے دس اور بعد اوسکے حارث بن عامر نے نو اونٹ پھر ذبح کیے ابو البختری نے پانی بدر پر دس اونٹ پھر ذبح کیے مقیس نے نو اونٹ اور بعد اوسکے مشغول کر لیا اونکو لڑائی نے پھر کھانے لگے ہر ایک اپنے پاس کے توشہ دانون سے اور کلام کیا ہی بعضون نے بیچ کھلانے مقیس کے اور کہا ہی کہ تھا پاس اوسکے ایک اونٹ بھی اور روایت کیا ہی عبد اللہ بن جعفر نے ام بکر بنت مسور سے اور انہون نے اپنے باپ مسور سے کہ شریک ہوئے تھے چند آدمی اس دعوت ہر روزہ مین لیکن منسوب ہوئین وہ دعوتین ساتھ نام ایک ایک شخص کے اور یہ بیان ہی نام اونکے

نام اون حضرات کے کہ دولت شہادت پائی جنھون نے بدر مین ہمرکاب سعادت مآب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

مروی ہی عبد اللہ بن جعفر سے کہ کہا اونھون نے سوال کیا مینے زہری سے شہداے بدر کا کہا اونھون نے وہ چودہ ۱۴ اصحاب تھے پھر گنا انکو نام بنام لکھ میرے اور مروی ہی عاصم بن عمر اور ابن رومان سے بھی مثل اسکے ہی چھہ مہاجرین سے اور آٹھہ ۸ انصار سے پس بنی مطلب بن عبد مناف سے عبیدہ بن حارث ہین کہ شہید کیا اونکو شیبہ بن ربیعہ نے اور دفن فرمایا انکو آنحضرت صلعم نے وادی صفرا مین اور تھے بنی زہرہ سے عمیر بن ابی وقاص کہ شہید کیا انکو عمرو بن عبد ود نے اور عمیر بن عبد عمرو ذو الشمالین ہین کہ شہید کیا انکو ابو اسامہ جشمی نے اور بنی عدی بن کعب سے عاقل بن ابی البکیر ہین کہ حلیف ہین اونکے بنی سعد بن بکر سے اور شہید کیا تھا اونکو مالک بن زہیر نے اور مہجع مولی عمر بن خطاب ہین کہ شہید کیا انکو عامر بن حضرمی نے اور مروی ہی زہری سے

جو کہا اونھون نے اول شہید مہاجرین سے مہجع ہین مولی حضرت عمر کے اور بنی حارث بن فہر سے صفوان بن بیضا ہین کہ شہید کیا انکو طعیمہ بن عدی نے اور جماعت انصار مین قبیلہ بنی عمرو بن عوف سے مبشر بن عبد المنذر ہین کہ شہید کیا انکو ابو ثور نے اور سعد بن خیثمہ ہین کہ شہید کیا انکو عمرو بن عبد ود نے اور نزدیک بعضون کے طعیمہ بن عدی نے اور قبیلہ بنی عدی بن نجار سے حارثہ بن سراقہ کہ شہید کیا انکو حبان بن عرقہ نے ساتھ مارنے ایک تیر کے کہ لگا آپ کے حنجرے پر اور کہا واقدی نے بعض اہل مکہ سے نام اونکے قاتل کا فقط ابن عرقہ سنا ہی اس صورت مین شاید وہ بھائی ہو حبان کا یا بھی اون اور قبیلہ مالک بن نجار سے عوف اور معوذ ہین دونون بیٹے عفرا کے کہ شہید کیا اون دونون کو ابو جہل نے اور قبیلہ بنی سلمہ بن حرام سے عمیر بن حمام بن جموح ہی کہ شہید کیا اونکو خالد بن اعلم نے مروی ہی محمد بن صالح سے کہ اول شہید انصار کے اسلام مین عمیر بن حمام ہین کہ مارا اونکو خالد بن اعلم نے اور کہا گیا ہی اول شہید حارثہ بن سراقہ کہ قتل کیا اونکو تیر سے حبان بن عرقہ نے اور بنی زریق سے رافع بن معلی ہین کہ شہید کیا اونکو عکرمہ بن ابی جہل نے اور بنی حارث بن خزرج سے یزید بن حارث بن قسحم ہین کہ شہید کیا انکو نوفل بن معاویہ دئلی نے اور مروی ہی ابن عباس سے کہ شہید ہوئے انس مولی رسول الله صلی الله تعالی علیہ وسلم کے بدر مین اور مروی ہی عطا سے کہ نماز پڑھی آنحضرت نے شہدائے بدر پر اور یونہی روایت ہی ابن عباس سے بھی اور مروی ہی یونس بن محمد ظفری سے کہ کہا اونھون نے دکھائین مجکو میرے باپ نے چار قبرین موضع سیر مین جو ایک شعبہ ہی چھوٹی گھاٹی کا وادی صفرا مین اور کہا یہ قبرین ہین شہدائے بدر کی اور بتلائین تین قبرین موضع دبہ مین پیچھے عرق ظبیہ کے اور دکھلائی قبر عبیدہ بن حارث کی ذات اجدال مین پیچ مضیق کے نیچے مین جدول سے اور مروی ہی معاذ بن رفاعہ سے کہ معاذ بن ماعص زخمی ہوئے بدر مین اور مرے بہ اوسی زخم سے آکر مدینہ منورہ مین اور مریض ہو گئے عبید بن سکن اور انتقال کیا بعد آنے کے اور مروی ہی سعید بن عمرو سے کہ کہا اونھون نے اول شہید انصار مین سے کے اسلام مین عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح ہین شہید کیا اونکو عامر بن حضرمی نے بدر مین اور مہاجرین مین سے مہجع ہین کہ مارا انکو عامر بن حضرمی نے اور انصار سے عمیر بن حمام ہین مقتول خالد بن اعلم سے اور نزدیک بعضون کے اول شہید حارثہ بن سراقہ ہین مقتول حبان بن عرقہ کے زخم تیر سے

نام اون کفار کے جو مارے گئے بدر مین شمشیر شیران اسلام سے

پس وہ خسران مآل بنی عبد شمس بن عبد مناف سے حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب ہی کہ مارا گیا حضرت شیر خدا علی مرتضی کے ہاتھ سے اور عبیدہ بن حضرمی کو عمار بن یاسر نے اور عامر بن حضرمی کو عاصم بن ثابت بن ابی اقلح نے اور عمیر بن ابی عمیر اور بیٹا اوسکا ساتھ دو غلامون کے کہ مارا انکو سالم مولی ابی حذیفہ نے اور مارا عبیدہ بن سعید بن عاص کو زبیر بن عوام رضی الله عنہ نے اور عاص بن سعید کو علی مرتضی کرم الله وجہہ نے اور مارا عقبہ بن ابی معیط کو عاصم بن ثابت نے بارشاد آنحضرت کے صفراوادی مین تلوار سے اور مارا گیا عتبہ بن ربیعہ حضرت حمزہ کے ہاتھ سے اور شیبہ بن ربیعہ کو مارا عبیدہ بن حارث نے اور مدد کی اونکی اوسکے قتل مین حضرت حمزہ اور حضرت علی نے اور مارا ولید بن عتبہ بن ربیعہ کو اسد الله علی ابن ابی طالب کرم الله وجہہ نے اور مارا عامر بن عبد الله کو جو حلیف قریش ہی قوم انمار سے حضرت علی بن ابی طالب کرم الله وجہہ نے اور روایت واقدی مین ہی قاتل اونکے سعد بن معاذ ہین ایس ہوئے یہ مقتول بارہ آدمی اور قبیلہ بنی نوفل بن عبد مناف سے حارث بن عامر بن نوفل ہی کہ مارا اوسکو خبیب بن یساف نے اور طعیمہ بن عدی ہی مقتول حضرت حمزہ کا پس یہ دو شخص ہین اور بنی اسد سے زمعہ بن اسود ہی مقتول ابو دجانہ کا اور مروی ہی جعفر بن محمد سے کہ قاتل اوسکے ثابت بن جذع ہین اور حارث بن زمعہ مقتول حضرت علی کا اور عقیل بن اسود بن مطلب مقتول حضرت حمزہ اور حضرت علی کا مگر ہین اور روایت ابو معشر مین قاتل اوسکے حضرت علی تنہا ہین اور ابو البختری کہ نام اوسکا عاص بن ہشام ہی مقتول ہی مجذر بن زیاد کا اور مروی ہی عباد بن تمیم سے کہ قاتل اوسکے ابو داود مازنی ہین اور یہی ہی روایت ابو سید بن عبد الرحمن بن سعد کی اور روایت کی ابو سید بن عثمان نے اپنے باپ سے کہ قاتل اوسکا ابو الیسر ہی اور نوفل بن خویلد بن اسد کو کہ کنیت اوسکی ابن عدویہ ہی قتل کیا حضرت علی کرم الله وجہہ نے پس یہ پانچ آدمی ہین اور قبیلہ

بنی عبد الدار بن قصی سے نضر بن حارث بن کلدہ ہی مقتول حضرت علی کا مشکین باندھکر تلوار سے موضع اثیل مین حکم آنحضرت صلعم سے اور زید بن ملیص ہی مولی عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار کا کہ مارا اوسکو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اور روایت یعقوب بن عتبہ مین قاتل اوسکے بلال ہین اور قبیلہ بنی تیم بن مرہ سے عمیر بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم ہی مقتول علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا اور دوسری روایت مین قاتل اوسکے حبیب ہین پس یہ دو شخص ہین اور جماعت بنی مخزوم بن یقظہ سے پھر قبیلہ بنی مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم سے ابو جہل ہی کہ مارا اوسکو معاذ بن عمرو بن جموح اور معوذ اور عوف دونوں بیٹون عفرا کے نے پس یہ تینون شریک ہین اوسکے قتل ہے کے اور پورا کیا کام اوسکا عبد اللہ بن مسعود نے اور عاص بن ہشام بن مغیرہ ہی مقتول حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا اور یزید بن تمیم تمیمی کہ حلیف اونکا ہی مارا اوسکو عمار بن یاسر نے اور بعض کے نزدیک علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے اور ابو مسافع اشعری ہی حلیف اونکا کہ مارا اوسکو ابو دجانہ نے اور حرملہ بن عمرو بن ابی عتبہ ہی مقتول حضرت علی کا اور اتفاق ہی ہمارے سب روات کا اس بات مین اور قبیلہ بنی ولید بن مغیرہ سے ابو قیس بن ولید ہی مقتول علی کرم اللہ وجہہ کا اور اولاد فاکہ بن مغیرہ سے ابو قیس بن فاکہ بن مغیرہ ہی مقتول حضرت حمزہ بن عبد المطلب کا اور کہا ہی اسحق بن خارجہ نے کہ قاتل اوسکے حباب بن عمرو بن منذر ہین اور بنی امیہ بن مغیرہ سے مسعود بن ابی امیہ ہی مقتول حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا اور قبیلہ بنی عائذ بن مخزوم سے کہ ایک فرقہ ہی بنی رفاعہ کا اور کنیت ہی امیہ بن عائذ کی رفاعہ بن ابی رفاعہ ہی مقتول سعد بن ربیع کا اور ابو منذر بن رفاعہ ہی مقتول معن بن عدی عجلانی کا اور عبد اللہ بن ابی رفاعہ ہی مقتول علی کرم اللہ وجہہ کا اور زہیر بن ابی رفاعہ ہی مقتول ابو اسید ساعدی کا اور دوسری روایت مین قاتل اوسکے عبد الرحمن بن عوف ہین اور اولاد ابو سائب سے کہ یہ کنیت ہی صیفی بن عائذ بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم کی سائب بن ابی سائب ہی مقتول زبیر بن عوام کا اور اسد بن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم ہی مقتول حمزہ بن عبد المطلب کا اور دو حلیف اونکے قوم طی سے کہ وہ عمرو بن سفین ہی مقتول یزید بن رقیش کا اور بھائی اس عمرو کا جابر بن سفیان مقتول ابو بردہ بن نیار کا اور قبیلہ بنی عمران بن مخزوم سے حاجز بن سائب بن عویمر بن عائذ ہی مقتول حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا اور عویمر بن عائذ بن عمران بن مخزوم ہی مقتول نعمان بن ابی مالک کا پس یہ اونیس آدمی ہین اور قبیلہ بنی جمح بن عمرو بن ہصیص سے امیہ بن خلف ہی مقتول خبیب بن یساف اور بلال کا ساتھ شرکت کے اور ایک روایت مین قاتل اوسکے ابو رفاعہ بن رافع بن مالک ہین اور علی بن امیہ بن خلف ہی مقتول عمار بن یاسر کا اور اوس بن معیر بن لوذان ہی مقتول عثمان بن مظعون اور حضرت علی بن ابی طالب کا شرکت میں اور دوسری روایت مین قاتل اوسکے فقط عثمان بن مظعون ہین اور امیہ بن حجاج ہی مقتول ابو الیسر کا اور نزدیک بعض کے حضرت علی کا اور کہا بعضون نے ابو اسید ساعدی کا اور دوسری روایت مین خود منقول ہی ابو اسید سے کہ کہا اونھون نے مارا مینے امیہ بن حجاج کو اور نبیہ بن حجاج ہی مقتول حضرت علی کا اور عاص بن منبہ ہی مقتول حضرت علی کا اور ابو العاص بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم ہی مقتول ابو دجانہ کا اور دوسری روایت مین قاتل اوسکے حضرت علی ہین اور عاصم بن ابی عوف بن صبیرہ بن سعید بن سعد ہی مقتول ابو دجانہ کا پس یہ سب سات شخص ہین اور قبیلہ بنی عامر بن لوی سے پھر بنی مالک بن حسل سے معاویہ بن عبد قیس ہی حلیف اونکا کہ مارا اوسکو عکاشہ بن محصن نے اور معبد بن وہب ہی حلیف اونکا بنی کلب سے مقتول ابو دجانہ کا پس شمار ان سب مقتولون کا اونتالیس آدمی ہین کہ ان مین سے بائیس[٢٢] کو قتل کیا ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے

نام اہل اسلام کے جو حاضر تھے بدر مین قبیلہ قریش و انصار سے

یعنی وہ لوگ کہ حاضر تھے جنگ بدر مین اور حصہ پایا انکو آنحضرت نے غنیمت سے اگرچہ غائب ہون بدر سے وہ تین سو تیرہ[٣١٣] آدمی ہین غیر حاضر اونمین کے آٹھ آدمی ہین کہ دیا اونکو آنحضرت نے حصہ اونکا غنیمت سے اور مردی ہی کہ حاضر ہوئے بدر مین غلامون سے بیس[٢٠] آدمی اور منقول ہی عبد اللہ بن حسن سے کہ نہ حاضر ہوا بدر مین کوئی سوا قریشی اور انصاری کے یا جو کہ حلیف تھا قریش اور انصار کا یا غلام اونکے پس جماعت بنی ہاشم سے سردار سب کے حضرت رسالت مآب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہین اور حمزہ بن عبد المطلب اور علی بن ابی طالب اور زید بن حارثہ اور ابو مرثد کناز بن حصین غنوی اور مرثد بن ابی مرثد کہ یہ دو حلیف تھے

ابو مرثد کناز [illegible] ١٢

حضرت حمزہ کے اور انسہ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابو کبشہ مولی آنحضرت صلعم کے اور شقران غلام آنحضرت صلعم کے کہ نہ حصہ دیا آپ نے انکو
اور داروغہ تھے یہ قیدیوں پر پس دیا کچھ کچھ مال ہر اوس کسی نے کہ تھا اوسکا قیدی نزدیک اونکے یہاں تک کہ جمع ہو گیا پاس اونکے زائد اوس سے کہ ملا اور
لوگوں کو سو یہ آٹھ آدمی ہیں سوا شقران کے اور مروی ہی کہ آنحضرت صلعم نے حصہ دیا جعفر بن ابی طالب کو باوجودیکہ حاضر تھے اور نہیں ذکر کیا ہی اونکو ہمارے
اصحاب نے اور نہ نام اونکا بھی ابتدا کتاب میں اور قبیلہ بنی مطلب بن عبد مناف سے عبیدہ بن حارث بن مطلب بن عبد مناف ہیں اور حصین بن حارث
بن مطلب بن عبد مناف اور طفیل بن حارث بن مطلب بن عبد مناف اور مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب بن عبد مناف ہیں یہ چار آدمی ہوئے اور بنی عبد شمس
بن عبد مناف سے عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ نہ حاضر ہوئے بدر میں کہ چھوڑ آئے تھے اونکو آنحضرت
واسطے تیمارداری اپنی صاحبزادی بی بی رقیہ کے اور دیا آنحضرت نے حصہ اونکا غنیمت سے اور ذکر کیا اونکو سب نے اور ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ
اور سالم مولی ابو حذیفہ کے اور حلیف اونکے سے بنی غنم بن دودان سے عبد اللہ بن جحش بن رئاب اور عکاشہ بن محصن اور ابو سنان بن محصن اور سنان
بن ابی سنان بن محصن اور شجاع بن وہب اور عقبہ بن وہب اور ربیعہ بن اکثم اور یزید بن رقیش اور محرز بن نضلہ بن عبد اللہ اور اونکے حلیف قوم بنی سلیم
مالک بن عمرو اور مدلاج بن عمرو اور ثقاف بن عمرو اور حلیف اونکے قوم طی سے سوید بن مخشی ہیں اور کہا عبد اللہ بن جعفر زہری نے کہ ابو مخشی کنیت
ارثد بن حمیرہ کی ہی اور یہ خود بنی اسد بن خزیمہ سے ہیں نہ حلیف اونکے اور مروی ہی کہ صبیح مولی عاص کے مستعد ہوئے روانگی بدر کو لیکن بیمار ہوئے
پس سوار کر لیا اونکو اونٹ پر ابو سلمہ بن عبد الاسد نے پھر موجود رہے یہ سب غزوات میں ہمرکاب آنحضرت صلعم کے یہ سولہ آدمی ہیں سوا صبیح کے اور
بنی نوفل بن عبد مناف سے ہیں عتبہ بن غزوان بن جابر بن اہیب بن نسیب بن مالک بن حارث بن مازن بن منصور بن عکرمہ بھائی سلیم کے اور بنی مازن
خباب مولی عتبہ بن غزوان کے یہ دو شخص ہیں اور بنی اسد بن عبد العزی سے زبیر بن عوام اور حاطب بن ابی بلتعہ حلیف اونکے اور سعد مولی حاطب
کے یہ تین شخص ہیں اور بنی عبد بن قصی سے طلیب بن عمیر بن وہب ہیں اور بنی عبد الدار بن قصی سے مصعب بن عمیر اور سویبط بن حرملہ
بن مالک بن عمیلہ بن سباق بن عبد الدار ہیں یہ دو شخص اور بنی زہرہ بن کلاب سے عبد الرحمن بن عوف بن عبد الحارث بن زہرہ ہیں اور سعد بن ابی وقاص
بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ اور عمیر بن ابی وقاص اور اونکے حلیفوں سے عبد اللہ بن مسعود ہذلی اور مقداد بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن ربیعہ بن ثمامہ
بن مطرود بن زہیر بن ثعلبہ بن مالک بن شمخ بن فاس بن ذریم بن قین بن اہود بن بہرا ہیں اور انہیں کو کہتے ہیں مقداد بن اسود بن عبد یغوث بن عبد بن حارث
بن زہرہ اور خباب بن ارت بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب بن سعد مولی ام سباع بنت انمار کے اور مسعود بن ربیع بن قارہ اور ذو الیدین بن عبد عمرو بن
نضلہ بن غبشان بن سلیم بن مالک بن افصی قوم خزاعہ سے آٹھ شخص ہیں اور جماعت بنی تیم سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہ نام انکا عبد اللہ بن عثمان
بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم اور طلحہ بن عبید اللہ ہیں کہ حصہ دیا اونکو آنحضرت صلعم نے اور بلال بن رباح اور عامر بن فہیرہ مولی حضرت ابو بکر کے اور صہیب
بن سنان یہ پانچ آدمی ہیں اور جماعت بنی مخزوم بن یقظہ سے ابو سلمہ بن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم اور شماس بن عثمان بن شرید اور
ارقم بن ابی الارقم اور عمار بن یاسر اور معتب بن عوف بن حمرا قوم خزاعہ سے حلیف انکے یہ پانچ آدمی ہیں اور بنی عدی بن کعب سے حضرت عمر بن خطاب
بن نفیل بن عبد العزی بن رباح اور زید بن خطاب اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کہ بھیجا تھا اونکو اور طلحہ کو آنحضرت صلعم نے واسطے تجسس قافلہ قریش کے
پس کیا واسطے انکے حصہ غنیمت سے اور عمر بن سراقہ بن معتمر بن انس بن اداہ بن رباح اور جماعت بنی سعد بن لیث سے کہ حلیف تھے وہ بنی عدی کے
عاقل بن ابی البکیر ہیں کہ شہید ہوئے بدر میں اور خالد بن ابی البکیر کہ شہید ہوئے جنگ رجیع میں اور ایاس بن ابی البکیر اور عامر بن ابی البکیر اور
مولی عمر کے رہنے والے یمن کے اور حلی اور بیٹا اوسکا کہ یہ دونوں حلیف اونکے تھے اور عامر بن ابی ربیعہ عنزی کہ یہ ایک ٹکڑا ہی قوم ربیعہ سے
اور واقد بن عبد اللہ تمیمی حلیف انکے یہ تیرہ آدمی ہیں اور جماعت بنی جمح بن عمرو سے عثمان بن مظعون اور قدامہ بن مظعون اور عبد اللہ بن مظعون اور سائب
بن عثمان بن مظعون اور معمر بن حارث یہ پانچ شخص ہیں اور جماعت بنی سہم بن عمرو سے خنیس بن حذافہ بن قیس بن عدی اور جماعت بنی مالک بن حسل

عبد اللہ بن مخرمہ بن عبد العزیٰ اور عبد اللہ بن سہیل بن عمرو کہ آئے تھے یہ ساتھ مشرکون کے پھر آگئے طرف مسلمانون کے اور وہب بن سعد بن ابی سرح اور ابو سبرہ
بن ابی رہم اور عمیر بن عوف مولی سہیل بن عمرو کے اور سعد بن خولہ یمنی حلیف اونکے اور حاطب بن عمرو بن عبد شمس بن عبد ود اور یہ لوگ چھ ہین سوا حاطب کے مرو ہی
کر آئے تھے عبد اللہ بن سہیل ساتھ اپنے باپ کے اور یقین تھا اونکے باپ کو کہ یہ اپنے دین پر ہین پھر آملے یہ مسلمانون سے اور وقت مقابلے دونون لشکرون کے
آئے یہ عبد اللہ آنحضرت صلعم کے ہمراہ کافرون سے لڑنے کو اور غصہ ہوئے انکو دیکھکر باپ انکے پھر کہا سہیل نے کہ کردی اللہ تعالی نے واسطے میرے اور اوسکے
بہتری اس بات مین اور جماعت بنی حارث بن فہر سے ابو عبیدہ ہین اور نام اونکا عامر بن عبد اللہ بن جراح ہے اور صفوان بن بیضا اور سہیل بن بیضا اور عیاض بن زہیر
اور عمرو بن ابی سرح اور عمرو بن ابی عمرو اور یہ سب چھ آدمی بے شبہہ ہین اور روایت کی ہے عروہ نے اپنے باپ سے کہ ہوئی تھی واسطے قریشیون کے غنیمت بدر سے
حصہ اور روایت کی ہے محمد بن موسی نے اپنے باپ سے کہ وہ سب چھ اور اسی آدمی تھے اور انصار سے دو سو ستائیس آدمی تھے اور منقول محمد بن جبیر سے ہے
کہ قریش تہتر شخص تھے اور انصار دو سو چالیس اور مسلمان جماعت انصار کے بنی عبد الاشہل سے سعد بن معاذ بن نعمان بن امرؤ القیس بن زید بن الاشہل
اور عمرو بن معاذ بن نعمان اور حارث بن اوس بن معاذ بن نعمان اور حارث بن انس بن رافع بن امرؤ القیس اور جماعت بنی عبید بن کعب بن عبد الاشہل بن زعورا سے
سعد بن مالک بن عبید بن کعب اور سلمہ بن سلامہ بن وقش اور عباد بن بشر بن وقش اور سلمہ بن ثابت بن وقش اور رافع بن یزید بن کرز بن سکن بن زعورا بن عبد الاشہل
اور حارث بن خزمہ بن عدی بن ابی غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف ہین حلیف اونکے قوم بنی حارثہ سے پھر قواقلہ سے کہ گھر اونکا اونہین تھا اور محمد بن مسلمہ
بن خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث جماعت بنی حارث سے اور سلمہ بن اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ کہ شہید ہوئے یہ جنگ جسر مین ساتھ ابو عبید
کے چودھوین سال ہجرت کے اور ابو الہیثم بن تیہان اور عبید بن تیہان کہ دونون حلیف اونکے تھے قوم بلی سے اور عبد اللہ بن سہل کہ یہ سب پندرہ آدمی ہین
اور جماعت بنی حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس سے ہے مسعود بن عبد اور سعد بن عامر بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ اور ابو عبس
بن جبر بن عمرو بن زید بن جشم بن حارث اور اونکے حلیفون سے ابو بردہ بن نیار ہے قوم بلی کے یہ تین آدمی ہین اور جماعت بنی ظفر سے کہ ایک قبیلہ ہے بنی عمرو
بن کعب کا قتادہ بن نعمان بن زید ہین اور عبید بن اوس بن مالک بن سواد اور بنی رزاح بن کعب سے نصر بن حارث بن عبد رزاح بن ظفر بن کعب ہین اور حلیف
انکے دو شخص ہین قوم بلی سے عبد اللہ بن طارق بن مالک بن تیم بن شعبہ بن سعد اللہ بن فران بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ جو مارے گئے غزوہ رجیع مین
اور بھائی اونکے ماں کی طرف سے معتب بن عبید بن اناس بن تیم بن شعبہ بن سعد اللہ بن فران بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ یہ آٹھ آدمی ہین اور
بنی امیہ بن زید بن مالک بن عوف سے مبشر بن عبد المنذر بن زنبر ہین جو شہید ہوئے بدر مین اور رفاعہ بن عبد المنذر اور سعد بن عبید بن نعمان بن قیس
بن عمرو بن امیہ بن زید بن امیہ اور عویم بن ساعدہ اور رافع بن عنجدہ اور یہ عنجدہ نام رافع کی ماں کا ہے اور عبید بن ابی عبید اور ثعلبہ
بن حاطب اور ابو لبابہ بن عبد المنذر کہ عامل کر آئے تھے انکو آنحضرت صلعم مدینے مین لوٹا کر موضع روحا سے پس نکالا حصہ اوسکا غنیمت سے اور حارث بن حاطب
کہ لوٹا دیا تھا اونکو بھی روحا سے اور دیا اونکو حصہ غنیمت سے یہ نو آدمی ہین اور بنی ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف سے ہین عاصم بن ثابت
بن قیس اور قیس ابو الاقلح کنیت انکی ابن عصمہ بن مالک بن امیہ بن ضبیعہ ہے کہ شہید ہوئے رجیع مین اور احوص شاعر انکی اولاد سے ہے اور معتب بن قشیر
بن ملیل بن ازعر بن العطاف اور ابو ملیل بن الازعر بن زید بن عطاف نہین عقب واسطے انکے اور عمیر بن معبد بن ازعر اور نہین عقب واسطے انکے بھی اور
سہل بن حنیف بن واہب بن حکیم بن حارث بن ثعلبہ یہ پانچ شخص ہین اور قبیلہ بنی عبید بن زید بن مالک بن عمرو بن عوف سے ہے انیس بن قتادہ بن ربیعہ
بن خالد بن حارث بن عبید بن زید کہ شہید ہوئے بیچ احد مین اور یہ خاوند ہین خنساء بنت خذام کے نہین عقب واسطے اونکے اور انکے حلیفون مین سے
معن بن عدی بن الجد بن عجلان ہین کہ شہید ہوئے جنگ یمامہ مین اور ربعی بن رافع اور ثابت بن اقرم کہ شہید ہوئے یہ جنگ طلیحہ مین اور عبد اللہ بن سلمہ
بن مالک بن حارث بن عدی بن جد بن عجلان اور زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن جد بن عجلان اور نہین عقب واسطے اونکے اور نکلے تھے عاصم بن عدی
بن جد بن عجلان بھی ساتھ آنحضرت صلعم کے بدر کو لیکن لوٹا دیا انکو آنحضرت نے طرف مسجد ضرار کے واسطے بندوبست اوس چیز کے کہ سنا تھا آپ نے

وہاں کے لوگوں سے اور نکالا واسطے انکے بھی آنحضرت ﷺ نے حصہ غنیمت سے اور سالم مولی ثبیتہ بنت یعار کے جو شہید ہوئے یمامہ میں یہ آٹھ آدمی ہیں
اور قبیلہ بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف سے عبداللہ بن جبیر بن نعمان ہیں کہ شہید ہوئے احد میں اور افسر کیا تھا انکو آنحضرت ﷺ نے اوس دن اوپر ایک جماعت
کے تیراندازوں کے اور عاصم بن قیس اور ابوضیاح بن ثابت اور ابوحبہ ہیں اور نہیں بیچ بدر کے کوئی شخص ابوحبہ نام ساتھ یا کی اور سالم بن عمیر کہ
ہیں یہ ایک بہت رونے والوں میں سے اور حارث بن نعمان بن ابی خذمہ اور خوات بن جبیر بن نعمان ہیں کہ مکسور ہوئے روحا میں یہ آٹھ آدمی
ہیں اور قبیلہ بنی جحجبا بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف سے ہیں منذر بن محمد بن عقبہ بن احیحہ بن جلاح بن حریش بن جحجبا بن کلفہ اور کنیت انکی
ابوعبدہ ہے اور نہیں واسطے انکے عقب اور واسطے احیحہ کے عقب ہے انکے غیر سے اور انکے حلیفوں میں سے قوم بنی انیف سے ابوعقیل بن عبداللہ
بن ثعلبہ بن بیجان ہیں اور نام ابوعقیل کا عبدالعزی تھا پھر نام رکھا انکا آنحضرت ﷺ نے عبدالرحمن عدو الاوثان شہید ہوئے بیچ جنگ یمامہ میں اور نسب
انکی یہ ہے کہ ابوعقیل بن عبداللہ بن ثعلبہ بن بیجان بن عامر بن انیف بن جشم بن عائذ اللہ بن تیم بن اراش بن عامر بن عقیلہ بن قسمیل بن قران بن بلی
بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ ہے یہ دو شخص ہیں اور قبیلہ بنی غنم بن سالم بن امرؤ القیس بن مالک بن اوس بن حارثہ سے سعد بن خیثمہ ہیں جو شہید
ہوئے بدر میں اور منذر بن قدامہ اور مالک بن قدامہ اور ابن عرفجہ اور تمیم مولی بنی غنم بن سلام کے یہ پانچ آدمی ہیں اور مذکور ہوئے یہاں تک
لوگ قبائل اوس کے اور قبیلہ بنی معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف سے جبیر بن عتیک بن حارث بن قیس بن ہیشہ بن حارث بن معاویہ اور
مالک بن ثابت بن نمیلہ حلیف انکے قوم مزینہ سے اور نعمان بن عصر حلیف انکے قوم بلی سے اور حارث بن قیس بن ہیشہ بن حارث بن امیہ یہ تین
ہوئے یہ اور قبیلہ بنی مالک بنی نجار بن عمرو بن خزرج سے پھر بنی غنم بن مالک پھر بنی ثعلبہ بن عبد عوف بن غنم سے ابوایوب ہیں اور نام انکا خالد بن زید
بن کلیب بن ثعلبہ ہے وفات ہوئی انکی ملک روم میں بیچ حکومت حضرت معاویہ کے اور قبیلہ بنی عسیرہ بن عبد عوف سے ثابت بن خالد بن نعمان بن خنسا
بن عسیرہ ہیں اور قبیلہ بنی عمرو بن عبد عوف سے عمارہ بن حزم بن زید اور سراقہ بن کعب بن عبدالعزی بن غزیہ بن عمرو بن عبد اور قبیلہ بنی عبید بن ثعلبہ
بن غنم بن مالک سے حارثہ بن نعمان اور سلیم بن قیس بن قہد ہیں اور نام قہد کا خالد بن قیس بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم ہے اور قبیلہ بنی عائذ بن ثعلبہ بن غنم سے
سہیل بن رافع بن ابی عمرو بن عائذ اور ابن ثعلبہ بن غنم اور عدی بن ابی الزغبا ہیں اور نام ابی الزغبا کا سنان بن سبیع بن ثعلبہ بن ربیعہ بن زہیل بن سعد
بن عدی بن نصر بن کاہل بن نصر بن مالک بن غطفان بن قیس بن جہینہ ہے یہ آٹھ شخص ہیں اور قبیلہ بنی زید بن ثعلبہ بن غنم سے مسعود بن اوس بن زید
اور ابوخزیمہ بن اوس بن اصرم بن زید بن ثعلبہ اور رافع بن حارث بن سواد بن زید بن ثعلبہ یہ تین شخص ہیں اور قبیلہ بنی سواد بن مالک بن غنم بن
سے عوف اور معوذ اور معاذ اولاد حارث بن رفاعہ بن سواد سے بیٹی عفرا کی جو دختر ہیں عبید بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ کے اور نعمان بن عمرو بن رفاعہ
بن حارث بن سواد اور عامر بن مخلد بن سواد اور عبداللہ بن قیس بن خالد بن حارث بن سواد اور عمرو بن قیس بن سواد اور قیس بن عمرو بن قیس بن زید بن سواد
اور ثابت بن عمرو بن زید بن عدی بن سواد اور حلیف انکے عصیمہ اور ایک شخص جہینہ کا کہ کہا جاتا تھا انکو ودیعہ بن عمرو بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عمرو بن
بن غنم بن رشدان بن قیس بن جہینہ اور روایت کی ہے عبداللہ بن ابی حبیبہ نے اپنے باپ سے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے بیچ حدیث معوذ بن عفرا
کے کہتے تھے وہ کہ ابوالحمرا مولی حارث بن رفاعہ کے حاضر ہوئے بیچ بدر میں یہ بارہ شخص ہیں سوا ابوالحمرا کے اور تمام لوگ حاضرین بدر بنی غنم بن مالک
بن نجار سے تیئیس شخص ہیں سوا ابوالحمرا کے اور قبیلہ بنی عامر بن مالک بن نجار سے پھر بنی عمرو بن مبذول سے پھر بنی عتیک بن عمرو بن مبذول
ثعلبہ بن عمرو بن محصن بن عمرو بن عتیک ہیں اور سہیل بن عتیک بن نعمان بن عمرو بن عتیک اور حارث بن الصمہ بن عمرو بن عتیک ہیں جو مکسور ہوئے
روحا میں اور نکالا واسطے انکے آنحضرت ﷺ نے حصہ غنیمت سے اور شہید ہوئے یہ غزوہ بیر معونہ میں یہ تین شخص ہیں اور بنی عمرو بن مالک سے کہ [illegible]
ہیں کہ ایک شاخ ہے بنی [illegible] قیس بن عبید بن زید بن رفاعہ بن معاویہ بن عمرو بن مالک سے ابی بن کعب بن قیس بن عبید اور انس بن معاذ بن انس بن قیس
بن عبید یہ دو شخص ہیں اور قبیلہ بنی عدی بن عمرو بن مالک بن نجار سے اوس بن ثابت بن منذر بن حرام بھائی حسان بن ثابت کے [illegible]

ابی بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو اور ابو طلحہ کہ نام اونکا زید بن سہیل بن اسود بن حرام ہے یہ تین شخص ہین اور قبیلہ بنی عدی بن نجار سے حارثہ بن سراقہ بن حارث
بن عدی بن مالک ہین جو شہید ہوئے بدر مین اور عمرو بن ثعلبہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی کہ کنیت ان عمرو کی ابو حکیمہ ہے اور سلیط بن قیس بن عمرو بن عبید بن مالک
بن عدی بن عامر اور ابو سلیط کہ نام اونکا اسیرہ بن عمرو بن عامر بن مالک ہے جو شہید ہوئے احد مین اور عمر کہ کنیت جنکی ابو خارجہ ہے بیٹے قیس بن مالک بن عدی
بن عامر بن خنسا بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر ہے اور عامر بن امیہ بن زید بن حسحاس بن مالک بن عدی بن عامر اور محرز بن عامر بن مالک بن عدی بن عامر
بن غنم بن عدی اور ثابت بن خنسا بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر ہین اور یہ شہید ہوئے ہین احد مین اور سواد بن غزیہ بن اہیب حلیف اونکے ہین بلی سے
یہ آٹھ آدمی ہین اور قبیلہ بنی حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار سے قیس بن سکن بن قیس بن زید بن حرام ہین کہ کنیت ان قیس کی ابو زید ہے اور
ابو الاعور کعب بن حارث بن جندب بن ظالم بن عبس بن حرام بن جندب اور سلیم بن ملحان اور حرام بن ملحان بن خالد بن زید بن حرام یہ پانچ آدمی ہین اور قبیلہ
بنی مازن بن نجار سے کہ ایک ٹکڑا ہے بنی عوف بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن سے قیس بن ابی صعصعہ ہین اور نام ان ابی صعصعہ کا
عمرو بن زید بن عوف بن مبذول ہے اور مروی ہے کہ ان ابی صعصعہ کو افسر کیا تھا آنحضرت صلعم نے پیادون پر اور عبد اللہ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن غنم
بن مازن ہین کہ داروغہ تھے آنحضرت صلعم کے بدر مین مال غنیمت پر اور عصیمہ حلیف اونکے بنی اسد سے یہ تین آدمی ہین اور قبیلہ بنی خنسا بن مبذول بن عمرو
بن غنم بن مازن سے عمیر ہین کہ کنیت اونکی ابو داؤد بن عامر بن مالک بن خنسا ہے اور سراقہ بن عمرو بن عطیہ بن خنسا بن مبذول یہ دو شخص ہین اور بنی ثعلبہ
بن مازن سے قیس بن مخلد بن ثعلبہ بن صخر بن حبیب الحارث بن ثعلبہ بن مازن ہین اور قبیلہ بنی دینار بن نجار سے پھر بنی مسعود بن عبد الاشہل بن حارث
بن دینار سے نعمان بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل اور ضحاک بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل اور سلیم بن حارث بن ثعلبہ کہ بھائی ہین نعمان اور ضحاک کے
ایک مان سے اور یہ دونون بیٹے ہین عبد عمرو کے اور کعب بن زید جو شہید ہوئے جنگ خندق مین اور اوٹھا لے گئے تھے اونکو زخمی درمیان سے شہیدون کے
بیر معونہ کے دن درحالیکہ باقی تھی کچھ جان انمین اور جابر بن خالد بن عبد الاشہل بن حارثہ اور سعید بن سہیل بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار اور قبیلہ بنی قیس
بن مالک بن کعب بن حارثہ بن دینار سے کعب بن زید بن مالک اور بجیر بن ابی بجیر حلیف انکے ہین اور یہ آٹھ شخص ہین اور قبیلہ بنی حارث بن خزرج سے
کہ وہ ایک فرقہ ہے بنی امرؤ القیس بن ثعلبہ کا سعد بن ربیع بن عمرو بن ابی زہیر بن مالک بن امرؤ القیس ہین جو شہید ہوئے احد مین اور عبد اللہ بن رواحہ بن ثعلبہ
بن امرؤ القیس جو شہید ہوئے جنگ موتہ مین اور خلاد بن سوید بن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امرؤ القیس جو شہید ہوئے جنگ بنی قریظہ مین اور خارجہ بن زید
بن ابی زہیر بن مالک جو شہید ہوئے احد مین اور تھے یہ خسر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے اور خارجہ بیٹی انکی ہین زوجہ حضرت ابو بکر کی شہید ہوئے یہ
احد مین یہ چار شخص ہین اور قبیلہ بنی زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج سے بشیر بن سعد بن ثعلبہ بن جلاس جو شہید ہوئے جنگ عین التمر مین
حضرت خالد بن ولید کے ساتھ اور سبیع بن قیس بن عنبسہ بن امیہ بن عامر بن عدی بن کعب بن خزرج اور عبادہ بن قیس بن مالک اور سماک بن سعد اور عبد اللہ
بن عبس بن عمیر اور یزید بن حارث بن قیس بن مالک بن احمر بن حارثہ بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج اور انھین کو فسحم کہتے ہین یہ چھ شخص ہین
اور قبیلہ بنی جشم بن حارث بن خزرج اور انکے بھائی کی اولاد سے کہ بھائی اونکے زید بن حارث بن خزرج ہین اور پیدا ہوئے تھے یہ دونون توامان
خبیب بن یساف بن اساف اور عقبہ بن عمر بن خدیج بن عامر بن جشم اور عبد اللہ بن زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ بن زید بن خزرج بن حارث اور انھین نے
خواب مین دیکھی تھی اذان اور بھائی انکے حریث بن زید اور سفیان بن بشر یہ پانچ آدمی ہین اور حاضر ہونے مین حریث کے بدر مین اختلاف ہے لیکن کہا
واقدی نے کہ اصحاب ہمارے اس طرف ہین کہ آئے یہ بدر مین اور قبیلہ بنی جدارہ بن عوف بن حارث بن خزرج سے تمیم بن یعار بن قیس بن عدی بن امیہ
بن جدارہ ہین اور عبد اللہ بن عمیر بنی جدارہ سے اور یزید بن مزین اور عبد اللہ بن عرفطہ یہ چار شخص ہین اور قبیلہ بنی الابجر بن عوف بن حارث بن خزرج
سے عبد اللہ بن ربیع بن قیس بن عباد بن ابجر ایک آدمی ہے اور قبیلہ بنی عوف بن خزرج ہے کہ یہ ایک شاخ ہے جماعت عبید بن مالک بن سالم بن غنم
بن خزرج کی کہ انکو بنو الحبلی بھی کہتے ہین اور [illegible] نام ہوا اونکا حبلی اور عبد اللہ بن ابی بن مالک بن حارث بن عبید

بن مالک اور سلول نام ہے عورت کا جو ماں تھی اُبَیّ کی یعنی عبد اللہ بن اُبَیّ کو ابن سلول بھی کہتے ہیں واسطے نسبت کے طرف ماں کے اور اوس بن خولی بن عبد اللہ
بن حارث بن عبید بن مالک یہ دو شخص ہیں اور قبیلہ بنی جزء بن عدی بن مالک بن سالم بن غنم سے زید بن ودیعہ بن عمرو بن قیس بن جزی رفاعہ بن عمرو
بن زید بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن سالم بن غنم اور عامر بن سلمہ بن عامر بن عبد اللہ حلیف انکے اہل یمن سے اور عقبہ بن وہب بن کلدہ حلیف انکے
بنی عبد اللہ بن غطفان سے اور معبد بن عباد بن قشعر بن قدم بن سالم بن غنم کہ کنیت انکی ابو خمیصہ ہے اور عاصم بن عکیں حلیف انکے یہ چھ آدمی ہیں
اور بنی سالم بن عمرو بن عوف بن خزرج سے کہ یہ ایک فرقہ ہے بنی عجلان بن غنم بن سالم سے نوفل بن عبد اللہ بن نضلہ بن مالک بن عجلان اور عتبان
بن مالک بن ثعلبہ بن عمرو بن عجلان اور قابل بن وبرہ بن خالد بن عجلان اور عصمہ بن حصین بن وبرہ بن خالد بن عجلان یہ چار شخص ہیں اور قبیلہ بنی اصرم
بن فہر بن غنم بن سالم سے عبادہ بن صامت بن اصرم اور بھائی انکے اوس بن صامت ہیں اور بنی دعد بن فہر بن غنم سے نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن دعد
موسوم بہ نوفل کے کہا واقدی نے کہ مشہور ہونا انکا نام نوفل اسواسطے تھا کہ جب پناہ لیتا انسے کوئی شخص تو کہتے یہ اوس سے کہ
توقل باعلیٰ یثرب او اسفلها فانت امن یعنی خوشخرامی کیا کر بلندی میں مدینہ کی اور پستی میں اوسکی کہ تو امن میں ہے اسواسطے
ہوا نام انکا نوفل اور بنی قریوش بن غنم بن سالم سے امیہ بن لوذان بن سالم بن ثابت بن ہزال بن عمرو بن قریوش بن غنم ہے اور بنی وعد سے [illegible]
اور بنی مُحجہ بن غنم بن مالک سے مالک بن دخشم اور بنی لوذان بن غنم سے ربیع بن ایاس اور بھائی انکے ورقہ بن ایاس بن عمرو بن غنم اور حلیف انکے
عمرو بن ایاس اہل یمن سے اور حلیف انکے قوم بلی کے اور بنی عصینہ سے مجذر بن زیاد بن عمرو بن زمزمہ بن عمرو بن عمارہ اور عبادہ بن خشخاس بن عمرو
بن زمزمہ اور نحاث بن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم بن عمرو بن عمارہ اور بھائی انکے عبد اللہ بن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم اور حلیف انکے بنی بہرا کہ نام انکا
عتبہ بن ربیعہ بن خالد بن معاویہ ہے اور بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج سے کہ ایک جماعت ہے بنی زید بن ثعلبہ بن خزرج کی ابو دجانہ ہیں کہ نام انکا سماک بن خرشہ
بن لوذان بن عبدود بن ثعلبہ ہے جو شہید ہوئے جنگ یمامہ میں اور منذر بن عمرو کہ شہید ہوئے واقعہ بیر معونہ میں اور امیر تھے یہ آنحضرت کی طرف سے
اپنی جماعت پر یہ دو آدمی ہیں اور بنی ساعدہ سے کہ ہیں وہ بنی البدی بن عامر بن عوف سے ابو اسید ساعدی ہیں کہ نام انکا مالک بن ربیعہ ہے
اور مالک بن مسعود کہا واقدی نے اور طیاری کی واسطے آنیکے بدر میں سعد بن مالک نے لیکن بیمار ہوگئے یہانتک کہ وفات پائی
اور قبر انکی نزدیک مقام ابن فاروا کے ہے اور حصہ نکالا انکا آنحضرت صلعم نے غنیمت سے اور دوسری روایت میں ہے کہ ورسے یہ موضع روحا میں اپنے حصہ کیا
انکا آنحضرت صلعم نے اور ثواب بھی بدر کا اور قبیلہ بنی طریف بن خزرج بن ساعدہ سے عبد ربہ بن حق بن اوس بن قیس بن ثعلبہ بن طریف ثابت ہے
اور کعب بن جماز بن مالک بن ثعلبہ حلیف انکے قوم غسان سے اور ضمرہ بن عمرو بن کعب بن عدی بن عامر بن رفاعہ بن کلیب بن مودعہ بن عدی
بن غنم بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ اور زیاد بن کعب بن عمرو بن عدی بن عامر بن رفاعہ بن کلیب بن مودعہ بن عدی بن غنم بن ربعہ بن رشدان
بن قیس بن جہینہ اور بسبس بن عمرو بن ثعلبہ بن خرشہ بن زید بن عمرو بن سعید بن ذبیان بن رشدان بن قیس بن جہینہ یہ پانچ آدمی ہیں اور قبیلہ بنی جشم
بن خزرج سے کہ یہ ایک فرقہ ہے بنی سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن تزید بن جشم کا جماعت بنی حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ سے
خراش بن صمہ بن عمرو بن جموح بن حرام اور عمیر بن حرام اور تمیم مولی خراش بن صمہ کے اور عمیر بن حمام بن جموح جو شہید ہوئے بدر میں اور معاذ
بن جموح اور معوذ بن عمرو بن جموح بن زید بن حرام اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام بن ثعلبہ بن حرام کہ شہید ہوئے احد میں اور کنیت انکی
ابو جابر ہے اور حباب بن منذر بن جموح بن زید بن حرام بن کعب اور خلاد بن عمرو بن جموح بن زید بن حرام اور عقبہ بن عامر بن نابی بن زید بن حرام اور حبیب
بن اسود مولی انکے اور ثابت بن ثعلبہ بن زید بن ثعلبہ جو مشہور ہیں ساتھ جذع کے اور عمیر بن حارث بن ثعلبہ بن حرام یہ گیارہ آدمی ہیں کہا
واقدی نے روایت پہنچی ہمکو یہ کہ معاذ بن صمہ بن عمرو بن جموح حاضر ہوئے بدر میں اور نہیں یہ بات اجماعی اور قبیلہ بنی عبید بن عدی
بن غنم بن کعب بن سلمہ سے کہ ایک فرقہ ہے بنی خنساء ابن سنان بن عبید کا بشر بن براء بن معرور بن صخر بن خنساء بن سنان بن صیفی بن صخر بن خنساء اور عبد اللہ بن جد

بن قیس بن صخر بن خنسا اور سنان بن صیفی بن صخر بن خنسا اور عتبہ بن عبداللہ بن صخر بن خنسا اور حمزہ بن حمیر کہ راوی نے اور سنا ہے کہ خارجہ بن حمیر
اور عبداللہ بن حمیر کہ یہ دونوں حلیف انکے ہیں قوم اشجع سے جو قبیلہ ہے بنی دہمان کا اور قبیلہ بنی نعمان بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم
سے عبداللہ بن عبد مناف بن نعمان بن سنان اور یہ نعمان بن سنان مولی انکے ہیں اور جابر بن عبداللہ بن رئاب بن نعمان اور خلیدہ بن قیس بن نعمان
بن سنان اور کہا جاتا ہے انکو لبدہ بن قیس بھی یہ چار شخص ہیں اور قبیلہ بنی خناس بن سنان بن عبید بن عدی سے یزید بن منذر بن سرح بن خناس اور
بھائی انکے معقل بن منذر بن سرح بن خناس اور عبداللہ بن نعمان بن بلذمہ بن خناس یہ تین شخص ہیں اور قبیلہ بنی خنسا بن عبید سے جبار بن صخر بن امیہ
بن خنسا بن عبید ایک ہی شخص ہیں اور قبیلہ بنی ثعلبہ بن عبید سے ضحاک بن حارثہ بن ثعلبہ بن عبید اور سواد بن زید بن ثعلبہ بن عبید ہیں اور قبیلہ بنی عدی
بن غنم بن کعب بن سلمہ سے عبداللہ بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی ابن غنم اور بھائی انکے معبد بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم
ہیں اور بنی سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ سے کہ ایک فرقہ ہے بنی حدیدہ سے یزید بن عامر بن حدیدہ اور کنیت ان یزید کی ابو منذر ہے اور سلیم بن عمرو بن حدیدہ
اور قطبہ بن عامر بن حدیدہ اور عنترہ مولی سلیم بن عمرو بن حدیدہ کے اور قبیلہ بنی عدی بن نابی بن عمرو بن سواد سے عبس بن عامر بن عدی بن ثعلبہ بن غنمہ
بن عدی اور ثعلبہ بن غنمہ اور ابو الیسر کہ نام انکا کعب بن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد ہے اور سہل بن قیس بن ابی کعب بن قین جو شہید ہوئے احد میں اور
معاذ بن جبل بن عائذ بن عدی بن کعب اور ثعلبہ اور عبداللہ دونوں بیٹے انیس کے اور انھیں دونوں نے توڑے تھے بت قوم بنی سلمہ کے اور قبیلہ
بنی زریق بن عامر بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج سے کہ ایک جماعت ہے بنی مخلد بن عامر بن زریق سے قیس بن محصن بن خالد بن مخلد
اور حارث بن قیس بن خالد بن مخلد اور جبیر بن ایاس بن خالد بن مخلد اور سعد بن عثمان بن خالد بن مخلد کہ کنیت انکی ابو عبادہ ہے اور عقبہ بن عثمان بن خالد
اور ذکوان بن عبد قیس بن خالد بن مخلد اور مسعود بن خلدہ بن عامر بن مخلد یہ سات آدمی ہیں اور قبیلہ بنی خالد بن عامر بن زریق سے عباد بن قیس
بن عامر بن خالد بن عامر بن زریق ایک شخص اور قبیلہ بنی خلدہ بن عامر بن زریق سے اسعد بن یزید بن الفاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر اور فاکہ بن بشر
بن فاکہ بن زید بن خلدہ اور معاذ بن ماعص بن قیس بن خلدہ اور بھائی انکے عائذ بن ماعص اور مسعود بن سعد بن قیس بن خلدہ جو شہید ہوئے
دن بیر معونہ کے یہ پانچ آدمی ہیں اور قبیلہ بنی عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق سے رفاعہ بن رافع بن مالک بن عجلان اور خلاد بن رافع بن مالک بن عجلان
اور عبید بن زید بن عامر بن عجلان یہ تین شخص ہیں اور اولاد حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج سے رافع بن معلی بن لوذان
بن حارثہ بن زید بن حارثہ بن ثعلبہ بن عدی بن مالک اور بھائی ان رافع کے ہلال بن معلی جو شہید ہوئے بدر میں یہ دو شخص ہیں اور قبیلہ بنی بیاضہ
بن عامر بن زریق بن عامر بن عبد حارثہ سے زیاد بن لبید بن ثعلبہ بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ اور فروہ بن عمرو بن وذفہ بن عبید بن عامر
اور خالد بن قیس بن مالک بن عجلان بن علی بن عامر بن بیاضہ اور رحیلہ بن ثعلبہ بن خالد بن ثعلبہ بن بیاضہ یہ چار آدمی ہیں اور قبیلہ بنی امیہ بن بیاضہ
سے خلیفہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن عامر بن فہیرہ بن عامر بن بیاضہ اور غنام بن اوس بن غنام بن اوس بن عمرو بن مالک بن عامر بن بیاضہ اور
عطیہ بن نویرہ بن عامر بن عطیہ بن عامر بن بیاضہ

اور واسطے یاد کرنے اہل سعادت کے کہ دعا نزدیک ذکر نام مسلمانوں حاضرین بدر کے مستجاب ہوتی ہے
اور یہ تجربہ ہے سلف صالحین کا سید محمد اسحٰق بریلوی بڑے بھائی جناب امیر المسلمین حضرت سید احمد غازی مرحوم
مغفور کے نے نظم کیا ہے یہاں مناسب جانکر وہ اشعار داخل اس کتاب میں کیے جاتے ہیں تا مسلمان بسہولت یاد کریں
اسماء اہل بدر رضوان اللہ علیہم

سر اہل بدر ست خیر الانام	محمد بر و صد درود و سلام	سر افیل و جبریل و میکال ہم	براقی و افلاک نیکو شیم

حج نجاشی سواو تارسے تجکو اللہ تمھنڈک میری چشمون کی خوش حال ہیچ نعمت دار القرار کے مروی ہی کہ ماری گئی عصما بیٹی مروان کی پانچویں رمضان کی جبکہ کوٹ آئے آنحضرت بدر سے اونیسوین مہینے ہجرت سے

ذکر قتل ابی عفک کا

مروی ہی کہ ایک شخص تھا قبیلہ عمرو بن عوف کا ابو عفک نام کہتی عمر اوسکی ایک سو بیس برس کی جب کہ تشریف لائے آنحضرت مدینہ منورہ میں تو برانگیختہ کرتا تھا لوگون کو اوپر عداوت آنحضرت کے اور نہ قبول کیا تھا اوسنے اسلام پھر جب کہ پھرے آنحضرت بدر سے با فتح و ظفر تو بڑھا حسد اوسکا اور بغاوت کی اوسنے پس کہے یہ اشعار اشعار

لَقَدْ عِشْتُ حِيْناً وَمَا إِنْ أَرَى	مِنَ النَّاسِ دَاراً وَلَا مَجْمَعاً
أَجَمَّ عُقُولاً وَآتَى إِلَى	مُنِيْبٍ سِرَاعاً إِذَا مَا دَعَا
فَسَلَبَهُمْ أَمْرَهُمْ رَاكِبٌ	حَرَاماً حَلَالاً لِشَتَّى مَعَا
فَلَوْ كَانَ بِالْمُلْكِ صَدَّقْتُمْ	وَبِالنَّصْرِ تَابَعْتُمُ تُبَّعَا

یعنی تحقیق رہا مین ایک مدت اور نہیں دیکھا مینے لوگون سے کسی مکان کو اور نہ کسی محفل کو جو زیادہ ہو ازروے عقلون کے اور آنے والی زیادہ جلد کاٹنے والے کے دوڑتے ہوئے جسوقت کہ بلاتا ہی اونکو پس دور کیا اوسنے دین اونکا ازتکاب کرنے والا ہی حرام اور حلال مختلف کو ساتھ پس اگر ہوتا ساتھ سلطنت کے تو سچا سمجھتے تم اوسکو اور ساتھ فتح پانے کے پیروی کی تمنے تبع کی پس کہا سالم بن عمیر نے کہ وہ ایک شخص ہی بکائین سے بنی نجار مین کہ اوپر میرے نذر ہی اللہ تعالی کی یہہ کہ ماروں میں ابو عفک کو یا مرون قریب اوسکے اور ڈھیل دی اسکام میں اور جا تا ڈھونڈھتا دینا اوسکا یہان تک کہ ایک رات میں بسبب گرمی کے سویا ابو عفک آنگن میں بیچ قبیلہ عمرو بن عوف کے پس گئے سالم بن عمیر اور رکھی تلوار اپنی اوسکے کلیجے پر اور دبا دیا یہانتک کہ پار ہو گئی اوسکے اور فرش کے اور شور کیا اوسنے اور جمع ہوگئے اوسکے پاس وہ لوگ کہ جانتے تھے کہا اوسکا پھر لے گئے اوسکو اوسکے گھر میں اور دفن کیا اور کہنے لگے کہ کسنے مارا اوسکو واللہ اگر جانتے ہم اوسکے قاتل کو تو مارتے اوسکے عوض میں اور کہے ہندیہ نے یہ اشعار اسکے بیان میں کہ تھی وہ مسلمان اشعار

تُكَذِّبُ دِيْنَ اللّٰهِ وَالْمَرْءَ أَحْمَدَا	لَعَمْرُ الَّذِي أَمْنَاكَ إِذْ بِئْسَ مَا يُمْنِي
حَبَاكَ حَنِيْفٌ آخِرَ اللَّيْلِ طَعْنَةً	أَبَا عَفَكٍ خُذْهَا عَلَى كِبَرِ السِّنِّ
فَإِنِّي وَإِنْ أَعْلَمْ بِقَاتِلِكَ الَّذِي	أَبَاتَكَ حِلْسَ اللَّيْلِ مِنْ إِنْسٍ أَوْ جِنِّ

یعنی جھٹلاتا ہی تو دین اللہ کا اور مرد احمد کا قسم حیات اوس ذات کی کہ آرزو میں ڈالا تجکو جبکہ بری ہوئی وہ چیز کہ آرزو کرے تو اوسکی دی تجکو مرد حنیف نے پچھلی رات کو ایک ضرب اے ابو عفک لے اوس ضرب کو اپنے بڑھاپے پر پس تحقیق میں جانتی ہون تیرے قاتل کو جسنے سلا دیا تجکو وہ دلبر رات کا انسان یا جن اگر مارا ابن عمیر نے کہ مارا گیا ابو عفک ماہ شوال میں بیسوین مہینے ہجرت سے

ذکر غزوہ بنی قینقاع کا کہ واقع ہوا دن ہفتے کے ماہ شوال میں سرے پر بیس مہینے کے ہجرت سے اور رہے غزوہ ذی القعدہ تک

مروی ہی جبکہ رونق افروز ہوئے آنحضرت مدینہ منورہ میں اور دعوت کی آپ کی کل یہودونے اور تحریر کر دی آپ نے درمیان اپنے اور اونکے صلح کی اور ملا دیا آنحضرت نے ہر قوم کو اونکے حلیفون کی طرف اور اقرار لیا اونسے اسبات کا کہ نہ مدد کرین آنحضرت کے کسی دشمن کی پھر جبکہ مظفر و منصور ہوئے آنحضرت بدر میں اور لوٹے مدینہ کو تو بغاوت کی یہودونے اور توڑ دیا وعدہ کہ تھا درمیان اونکے اور آنحضرت کے پس جمع کیا اون سب کو آنحضرت نے اور فرمایا اونسے کہ اے گروہ یہود قبول کرو تم اسلام کو واللہ تم خوب جانتے ہو کہ مین رسول ہون اللہ تعالی کا

پس مسلمان ہو جاؤ پہلے اس سے کہ ڈالے تم پر اللہ تعالی جو کچھ کہ ڈالا قریش پر تو کہا اونھون نے ای محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فریب نہ دے تمکو یہ بات کہ دبا لیا تمنے
ایک قوم اغمار کو جو نا اہل کارزار سے اگر لڑینگے آپ ہم سے تو جان لینگے کہ نہیں لڑے اب تک مثل ہمارے کسی سے اسی حال مین کہ ظاہر کرتے تھے وہ عداوت
اپنی اور توڑ دیا تھا عہد و قرار کو کہ آئی ایک عورت عربیہ عرب کی جو تھی زوجہ ایک انصار کی بیچ بازار بنی قینقاع کے کہ بیٹھی وہ نزدیک ایک سنار کے واسطے
زیور کے اور آیا وہان ایک یہودی قینقاع کا اور پیچھے بیٹھا اوس عورت کے اس طرح کہ نہ مطلع ہوئی وہ پھر نکال لیا کانٹا اوسکی کرتی کا آہستہ سے کہ لگا ہوا تھا
آدھین اور کھل گیا وہ کپڑا جب کہ کھڑی ہوئی وہ عورت تو کھل گیا ستر اوسکا پس ہنسنے لگے لوگ اوس سے اور غیرت کھا کے کھڑا ہوا ایک مسلمان اور
مار ڈالا اوسکو پھر جمع ہوئے سب یہود قینقاع کے اور شہید کیا اوس مسلمان کو اور بھیج دیا وہ اقرار نامہ پاس آنحضرت کے اور مستعد ہوئے جنگ پر اور
ملیا کیے قلعے اپنے پھر چڑھائی کی اونپر آنحضرت نے اور محاصرہ کیا اونکا یہ پہلے ہین اوس یہود کے کہ گئے اونپر آنحضرت اور جلاوطن کر دیا اونکو اور تھے
یہ پہلے لڑنے والے یہود کے مروی ہے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت کریمہ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ اِنَّ
اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِيْنَ ○ یعنی اور اگر تجکو ڈر ہو ایک قوم کی دغا کا تو جواب دے اونکو برابر کے برابر اللہ کو خوش نہین آتے دغاباز ہو اور گئے
اونکی طرف آنحضرت بسبب اس آیات کے پس گھیرا اونکو اونکے قلعون مین پندرہ شب تک اچھی طرح سے یہان تک کہ رعب ڈالا اللہ تعالی نے اونکے دلون مین
اور سوال ڈالا اونھون نے اس بات کا کہ کیا اوترین ہم اور چلے جاوین یہان سے فرمایا آنحضرت نے کہ نہین مگر میرے حکم سے اور نکلے وہ قلعون سے
بحکم آنحضرت اور مشکین بندھوائین آپ نے اونکی اور مقرر کیا اونکی مشکین باندھنے پر منذر بن قدامہ اسلمی کو پھر گذرے اونپر ابن ابی اور کھولنا چاہا
اونکا تو کہا منذر نے کہ کھولے انکو کوئی شخص کہ مارونگا مین گردن اوسکی پس دوڑا گیا ابن ابی طرف آنحضرت کے اور ڈالا ہاتھ اپنا اندر گریبان آنحضرت
کے پشت کی طرف سے اور عرض کی یا محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم احسان کرو آپ میرے موالی کی طرف اور متوجہ ہوئے اوسکی طرف آنحضرت غصے سے
درحالیکہ بدلا ہوا تھا منہ آپکا فرمایا آپ نے خرابی ہو تیری چھوڑ دے تو مجکو عرض کی اوسنے کہ نچھوڑونگا مین آپکو یہان تک کہ احسان کرین آپ
میرے موالی پر کہ وہ چار سو زرہ پوش اور تین سو بے زرہ پوش ہین کہ مدد کی تھی اونھون نے میری دن جنگ حدائق اور بغاث کے اسود و احمر سے
کیا چاہتے ہو آپ کہ اوکھیڑ دو انکو جڑ سے ایک دن مین ای محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مین وہ شخص ہون کہ ڈرتا ہون انقلابات زمانہ سے پس حکم کیا
آپ نے لوگون کو کہ کھول دین انکو لعنت کرے اونپر اللہ تعالی اور لعنت کرے اوسپر ساتھ اونکے پھر سفارش سے ابن ابی کے چھوڑ دیا اونکو آنحضرت
نے قتل سے اور حکم کیا اونکو نکل جانے کا مدینے سے پس لایا ابن ابی اپنے ہمراہ اپنے حلیفون کو درحالیکہ مستعد تھے نکلنے پر تا کہ عرض کرے آنحضرت
سے اونکے بحال رکھنے کی بیچ گھرون اونکے کے پھر کھڑے دیکھا اوپر دروازہ آنحضرت کے عویم بن ساعدہ کو واسطے حفاظت کے پس اندر جانا چاہا ابن ابی
تو روکا اوسکو عویم نے اور کہا مت جا یہان تک کہ حکم دین تجکو آنحضرت پس ہٹایا اونکو ابن ابی نے اور جانا چاہا پھر دھکا دیا اوسکو زور سے عویم نے یہان تک
کہ چھل گیا منہ ابن ابی کا دیوار سے اور بہنے لگا خون تب شور کرنے لگے حلیف اوسکے آپس مین اور کہا اون یہود نے کہ ای ابو الحباب نہ رہینگے ہم ہرگز اوس
گھر مین کہ جہان پہنچے تیرے منہ کو اور نہ قادر ہون ہم اوسکے بدلے پر پس پکارنا شروع کیا اونکا ابن ابی نے درحالیکہ پونچھتا تھا خون منہ سے اور
کہتا تھا خرابی ہو تمہاری ٹھیرو ذرا پس پکار کر کہا اون سبنے کہ نہین رہتے ہم ہرگز اوس جگہ کہ پہنچے یہ رنج جہان تیرے منہ کو کہ نہ طاقت ہو ہم مین بدلے
اسکے غیر کو اور البتہ تھے یہ دلیر تر یہود کے اور حکم کیا تھا ان سب کو ابن ابی نے بیٹھنے کا قلعون مین اور اقرار کیا تھا کہ مین بھی شریک ہونگا ساتھ تمہارے
پس نامراد کیا اون سب کو اللہ تعالی نے اور نہ ہوا ابن ابی ساتھ اونکے پھر وہ بیٹھے اپنے قلعون مین پھر جب کہ چلے اونپر تیر مسلمانون کے تو وہ تنگ آئے
نکلے قلعون سے اور بحکم آنحضرت کے نکلے آپ کے درحالیکہ ہوا مال اونکا ملک آنحضرت کی پھر جب باہر آئے وہ قلعون سے تو جلاوطن کیا اونکو
بنی مسلمہ نے اور لے آئے سب مال و اسباب اونکا اور لیے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اونکے ہتھیار روایت کرتے ہین کہ نام ایک کمان کا
کتوم تھا جو شکستہ ہوئی احد مین اور نام دوسری کا روحا اور تیسری کا بیضا اور لین آپ نے دو زرہین کہ نام ایک کا صغدیہ تھا اور دوسری کا فضہ تھا

اور تین تلوارین کہ نام ایک کا قلعی اور دوسری کا بتار اور تین نیزے اور تین کمانین اور پائے اونکے قلعون مین بہت ہتھیار اور سامان ہوہ پایا گیا
اور تھے وہ اکثر زرگر کہا محمد بن مسلمہ نے پس عنایت کی مجکو آنحضرت نے ایک زرہ اونکی زرہون سے اور عنایت کی ایک زرہ سعد بن معاذ کو
کہ جسکا سحل نام تھا اور نہتی اون لوگون کی زمین اور نہ زراعت پس خمس نکالا آنحضرت نے اونکے اموال سے اور تقسیم کردیا باقی اصحاب کرام پر اور
حکم دیا آنحضرت نے عبادہ بن صامت کو اونکے نکال دینے کا پس کہنا شروع کیا اونسے یہود قینقاع نے کہ ای ابو الولید ہو تم درمیان اوس
اور خزرج کے اور ہم سب تابع تمہارے ہین کیسے ہو تم یہ کام ساتھ ہمارے پس کہا اونسے عبادہ نے جبکہ شروع کی تمنے جنگ آنحضرت
سے تو آیا مین پاس آنحضرت کے اور عرض کردی مینے کہ یا رسول اللہ مین بری ہون انکی طرفداری سے اور ہون ساتھ آپ کے جدا انکی ہمقسمی سے اور تھا
ابن ابی اور عبادہ بن صامت دونو ہمقسم اونکے برابر پس بولا عبد اللہ بن ابی کہ کیا الگ ہو گئے تم ہمقسمی سے ان اپنے تابعون کی نگہبان تھا ہمکو
تمہارے اقرار و مدار کا پھر یاد دلائے اونسے حضرت عبادہ کو چند وہ مقام کہ پڑے تھے یہ وہان سختی مین اور مدد کی تھی اونکی وہان قینقاع نے پس کہا
حضرت عبادہ نے ای ابو حباب بدل گئے دل اور مٹادیا اسلام نے اگلے اقرارون کو آگاہ ہو کہ واللہ تو بچانے والا ہے ساتھ اوس کام کے کہ دیکھے گا تو
کل کو خرابی اوسکی پس کہا یہود قینقاع نے درحالیکہ حضرت عبادہ نکالتے تھے اونکو یہ کہ ٹھہرنے دو ہمکو واسطے سانس لینے کے کہا اونھون
نے کہ نہین مہلت دیتا مین ایک ساعت کی سوا تین دن کے یہی حکم ہے آنحضرت کا اور اگر ہوتا یہ تو نہ سانس لینے دیتا مین تمکو پھر بعد گذرنے
تین دن کے چلے عبادہ پیچھے اونکے یہان تک کہ لے گئے اونکو طرف شام کے اور کہتے تھے اونسے حضرت عبادہ کہ لازم پکڑو تم ٹیلون کو اور
دور جگہ اور پرلی طرف کو سو چلے گئے وہ پرلی طرف تک اور پہونچا آئے اونکو عبادہ موضع خلف الذباب تک اور گئے وہ یہود مقام اذرعات مین
پس کہا اونھون نے ای محمد تحقیق واسطے ہمارے ہے دین لوگون مین تو فرمایا آنحضرت نے تعالوا وضعوا کہا واقدی نے اونکی
بیچ انکے نکالنے مین جب کہ نقض عہد کیا انھون نے اور ایک حدیث سو ابن کعب کے اور وہ یہ ہے کہ جب لوٹے آنحضرت بدر سے بافتح و ظفر تو
حسد کیا اونھون نے اور ظاہر کی عداوت پس لائے جبرئیل آنحضرت پر یہ آیت وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَانبِذْ إِلَيْهِمْ
عَلَىٰ سَوَاءٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ ○ پھر جب کہ فارغ ہوے حضرت جبرئیل تو کہا اونسے آنحضرت نے مین اندیشہ رکھتا تھا
انکی طرف سے پھر خوش ہوے آنحضرت بسبب اس آیت کے یہان تک کہ جلاوطن ہوے وہ لوگ آپ کے حکم سے اور ہو گیا واسطے آنحضرت کے
سب مال اونکا اور چلے گئے وہ ذلیل و پامال اور اولاد اپنی کو روایت ہے سیرہ سے کہ آتے ہوے شام سے جب پہونچا مین فلسطین مین تو
ملا مین بنی قینقاع سے کہ لیے جاتے تھے اپنے اہل و عیال کو اونٹون پر اور خود پیادہ تھے پس پوچھا مینے اونسے احوال اونکا تو کہا اونھون نے
کہ جلاوطن کر دیا ہمکو محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اور لے لیا اسباب ہمارا تو پوچھا مینے کہ کہان جاتے ہو تم کہا اونھون نے کہ شام کو کہا سیرہ
پھر جب اوترے وہ ذی القری مین تو مقام کیا وہان ایک مہینہ اور بار برداری دی یہود وادی القری نے اونکے پیادون کو اور دیا اونکو زاد راہ
پھر گئے طرف اذرعات کے اور رہے وہان مدت تک نائب کیا اپنا آنحضرت نے مدینہ منورہ مین ابولبابہ بن عبد المنذر کو تین بار ایک تو بدر کے
قتال مین دوسری جنگ بنی قینقاع مین اور تیسری غزوۃ السویق مین اور واقع ہوا غزوۃ السویق شہر ذی الحجہ شروع بائیسوین مہینے ہجرت
کے اور نکلے تھے آنحضرت اتوار کے دن پانچوین تاریخ ذی الحجہ کے پس باہر رہے پانچ دن کہ روایت ہے محمد بن کعب سے کہ کہا اونھون نے جب
لوٹے مشرکین بدر سے طرف مکے کے تو حرام کر لیا ابوسفیان نے اوپر اپنے تیل لگانا یہان تک کہ عوض لے آنحضرت اور اونکے اصحاب سے بعوض
مارے ہوؤن کے اپنی قوم سے پھر نکلا ابوسفیان ساتھ دو سو شتر سوارون کے جیسے کہ روایت ہے زہری کے اور بیچ روایت ابن کعب کے چالیس
شتر سوار دن سے اور چلے طرف نجد کے اور آئے بنی نضیر پر رات کو پھر گئے یہ لوگ پاس حیی بن اخطب کے رات مین واسطے دریافت کرنے حال
آنحضرت علیہ السلام اور اصحاب کرام کے لیکن انکار کیا اونسے مطلع کرنے کا آنحضرت کے اخبار سے پھر آئے وہ لوگ پاس سلام بن مشکم کے پس

بیان کین اوسنے خبرین مسلمانون کی اونسے اور ٹھہرایا اونکو اور پلائی ابوسفیان کو شراب اور کہے حالات آنحضرت اور اصحاب کے پھر فجر کو نکل گیا
ابوسفیان اور گیا موضع عریض مین اور پایا وہان ایک انصاری کو ساتھ اوسکے ایک مزدور کے اوسکے کھیت مین پھر قتل کیا اوسکو اور کہا گیا ہے
کہ جبر دی اوسکو اور جلا دیے دو گھر موضع عریض مین اور جلائی کھیتی اونکی اور گمان کیا ابوسفیان نے کہ پوری ہوئی قسم میری پھر بھاگا بخوف
اپنے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اور پونہچی یہ خبر آنحضرت کو تو مشورت کی آپ نے اصحاب سے اور نکلے پیچھے ابوسفیان کے
اور ڈالتے گئے راہ مین ابوسفیان وغیرہ اسباب اپنے واسطے ہلکے ہونے کے پس پھینکتے گئے ستو کہ یہ اکثر کھانا اونکا تھا اور
جاتے تھے مسلمان پیچھے اونکے اور اوٹھا لیتے پڑا ہوا سامان اونکا سو اسواسطے نام ہوا اس غزوے کا غزوۃ السویق یہان تک کہ لوٹ
آئے آنحضرت مدینہ منورہ مین اور کہے ہین ابوسفیان نے اپنے حال مین اشعار کہ روایت کی اونکی واقدی نے زہری سے **اشعار**

سَقَانِي فَرَوَّانِي كُمَيْتًا مُدَامَةً	عَلَى ظَمَأٍ مِنِّي سَلَامُ بْنُ مِشْكَمِ
وَذَاكَ أَبُو عَمْرٍو يَجُودُ وَدَارُهُ	بِيَثْرِبَ مَأْوَى كُلِّ أَبْيَضَ خِضْرِمِ

یعنی پلائی مجکو پس سیراب کیا مجکو شراب صاف سے اوپر تشنگی کے مجسے سلام بن مشکم نے اور یہ ابو عمر ہی کہ سخاوت کرتا ہی اور گھر اوسکا مدینے
مین ٹھکانا ہی ہر مرد حسین اور سخی کا اور زہری نے کنیت کی ہی اونکی ابو عمرو اور دوسرے لوگون نے ابو الحکم اور خلیفہ کیا آنحضرت نے مدینے مین
ابولبابہ بن عبد المنذر کو کہا واقدی نے کہ روایت کی مجسے محمد نے اونھون نے زہری سے کہ واقع ہوا ماہ ذی الحجہ مین شروع
بائیسوین مہینے ہجرت کے غزوۂ قرارۃ الکدر کہ اوسکو غزوۂ قرقرہ بھی کہتے ہین طرف جماعت سلیم اور غطفان کے بیچ نصف ماہ محرم کے
تیئیسوین مہینے ہجرت سے اور باہر رہے آپ اس سفر مین پندرہ روز اور دوسری روایت مین ہی کہ نکلے آنحضرت مدینے سے طرف قرارۃ الکدر
کے اور باعث روانگی آنحضرت کا اوس طرف یہ ہوا کہ سنا آپ نے کہ جمع ہوئے ہین وہان لوگ قوم غطفان اور سلیم کے پھر گئے آنحضرت اونکی طرف
اور روکا راستہ اونکا پھر آئے اونکے مقام نگاہ مین اور دیکھے وہان نشان اونٹون کے اور جگہہ پانی پینے انکے کی اور نہ دیکھا وہان کسی کو پس بھیجا
طرف اعلا وادی کے چند اصحاب کو اور گئے اونکی جستجو کو خود حضرت بطن وادی مین اور دیکھے وہان کئی چرواہے اور اونمین ایک نوجوان کو یسار نام
پھر پوچھا اونسے حال لوگون کا تو کہا یسار نے نہین علم مجکو اونکا اور کہا انما ورد لخمس وھذا یوم ربع اور آدمی چلے گئے ہین طرف
پانی کے اور ہم لوگ عزاب ہین درمیان اونٹون کے پھر لوٹ آئے آنحضرت درحالیکہ پکڑ لیے تھے آپ نے سب اونٹ اونکے اور اوترے طرف
مدینے کے پھر جب نماز پڑھی آپ نے صبح کی ناگاہ دیکھا آپ نے یسار کو نماز پڑھتے ہوئے پس حکم کیا لوگون کو کہ بانٹ لین مال غنیمت اونکا
عرض کیا لوگون نے یا رسول اللہ قوی تر واسطے ہمارے یہ ہی کہ یہان تک لے چلین ہم سب اونٹون کو بیشک ہم مین وہ لوگ ہین کہ ضعیف ہین اپنے
حصہ لینے سے جو کہ ہو حصہ اونکا فرمایا آپ نے کہ تقسیم کر لو پھر عرض کی لوگون نے یا رسول اللہ اگر یہی ہی مرضی آپ کی تو وہ غلام کہ دیکھا آپ نے
نماز پڑھتے دیتے ہین ہم اوسکو آپ کے حصے مین فرمایا آنحضرت نے کہ کیا خوش ہو تم اس کام پر عرض کی اونھون نے کہ ہان پھر قبول کیا اوسکو
آنحضرت نے پھر آزاد کر دیا اوسکو اور کوچ کر دیا لوگون نے پھر آئے آنحضرت مدینہ منورہ کو اور اس تقسیم مین ملے ہر شخص کو سات سات اونٹ اور تھے
سب لوگ دو سو مرد ہی ابو اروی دوسی سے کہ کہا اونھون نے تھا مین اس سریے مین اور تھا مین اون لوگون مین جو کہ لاتے تھے اونٹون کو جب پونہچے
ہم موضع صرار مین جو تین میل ہی مدینے سے تو پانچ حصے کیے گئے اونٹ اور تھے وہ پانسو تو نکالا خمس اونکا اور بانٹ دیے چار خمس مسلمانون
مین تو پہنچے مسلمانون کو دو دو اونٹ اور مروی ہی کہ خلیفہ کیا تھا آنحضرت نے اس مرتبے مدینے مین ابن ام مکتوم کو کہ پڑھاتے تھے یہ لوگون کو
نماز جماعت سے اور خطبہ پڑھتے تھے طرف پہلو منبر شریف کے اس طرح کہ ہوتا وہ انکے اولٹی طرف

ذکر مارے جانے ابن اشرف یہودی کا

اور واقع ہوا قتل اوسکا شروع پچیسوین مہینے ہجرت سے ربیع الاول مین اور کیفیت اوسکے قتل کی روایات معتبرہ سے یہ ہیکہ وہ بڑا شاعر تھا اور
ہجو کیا کرتا تھا آنحضرت اور آپ کے اصحاب کی اور برانگیختہ کیا کرتا تھا کفار قریش کو اپنے اشعار مین لڑائی پر مسلمانون کے اور آنحضرت جب تشریف
لائے مدینہ منورہ مین تو تھے لوگ وہان کے مختلف الحال کہ بعض اونمین سے مسلمان تھے کہ جمع کیا تھا اونکو دعوت اسلام نے اور تھے اونمین
اہل حلقہ اور حصون وغیرہ اور بعض حلیف تھے واسطے ہر ایک جماعت کے اوس اور خزرج سے تو چاہا وہان حضرت نے رونق افروز ہونا کہ
مصالحت اور موافقت کرادین درمیان اونکے اور حال یہ تھا کہ بعض آدمی مسلمان تھے اور باپ اونکے کافر اور یہود اور مشرکین مدینے کی ایذا
دیتے تھے آنحضرت اور اصحاب کو ایذا کمال پس حکم کیا اللہ تعالی نے اپنے نبی اور مسلمانون کو صبر کا اونکی تکلیف پر اور عفو کا اونکی خطا اونکو
اور اوتری اسی باب مین یہ آیت کریمہ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا
وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ یعنی اور البتہ سنوگے اگلی کتاب والون سے اور مشرکون سے بدگوئی
بہت اور اگر تم ٹھہرے رہو اور پرہیزگاری کرو تو یہ ہمت کے کام ہین اور اسی باب مین اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ
أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ
فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ یعنی دل چاہتا ہے بہت کتاب والون کا کسی طرح تمکو پھیر کر مسلمان ہوئے پیچھے کافر کردین
حسد کر کر اپنے اندر سے بعد اسکے کہ کھل چکا اون پر حق سو تم درگذر کرو اور خیال مین نہ لاؤ جب تک بھیجے اللہ اپنا حکم پھر جب انکار کیا ابن اشرف نے
تو باز رہے وہ لوگ ایذا رسانی سے آنحضرت علیہ السلام اور اصحاب کرام کی اور کمال کو پہونچ گئی تھی ایذا رسانی اونکی پھر جب آئے زید بن حارثہ
بشارت فتح بدر اور قید و قتل مشرکین کی اور دیکھا کفار کو بندھے ہوئے تو اولٹ گئے دل اونکے اور خوار و ذلیل ہوئے پس کہا اونہون نے
اپنی قوم سے کہ ہلاکت ہو تمہاری واسطے باطن زمین بہتر ہوا واسطے تمہارے اوسکے ظاہر سے سردار مارے جاوین اور قید ہون اب کیا
ارادہ تمہارا ہے کہا اونہون نے کہ ہم دشمن ہین آنحضرت کی زندگی کے پھر کہا ابن اشرف نے نہین تم مقابل اونکے چلا گیا مین یا اونہون نے اپنی قوم کو لیکن
جاتا ہون مین طرف قریش کے اور برانگیختہ کرتا ہون اونکو اور تعزیت کرتا ہون اونکے کشتون کی پس امید ہے کہ پھر جمع ہون اور دوڑین ساتھ اونکے پھر
گیا مکے کو اور اوترا نزدیک ابو وداعہ بن صبیرہ سہمی کی اور تھی اوسکے نکاح مین عاتکہ بنت اسید بن ابو العیص پس شروع کیا ابن اشرف نے مرثیہ قریش کا اسطرح مرثیہ

طَحَنَتْ رَحَى بَدْرٍ لِمَهْلِكِ أَهْلِهِ ۔۔۔ وَلِمِثْلِ بَدْرٍ تَسْتَهِلُّ وَتَدْمَعُ
قُتِلَتْ سَرَاةُ النَّاسِ حَوْلَ حِيَاضِهِمْ ۔۔۔ لَا تَبْعُدُوا إِنَّ الْمُلُوكَ تُصَرَّعُ
وَيَقُولُ أَقْوَامٌ أَذَلَّ بِسُخْطِهِمْ ۔۔۔ إِنَّ ابْنَ أَشْرَفَ ظَلَّ كَعْبًا يَجْزَعُ
صَدَقُوا فَلَيْتَ الْأَرْضَ سَاعَةَ قُتِّلُوا ۔۔۔ ظَلَّتْ تَسِيخُ بِأَهْلِهَا وَتُصَدَّعُ
كَمْ قَدْ أُصِيبَ بِهَا مِنْ أَبْيَضَ مَاجِدٍ ۔۔۔ ذِي بَهْجَةٍ يَأْوِي إِلَيْهِ الضُّيَّعُ
طَلْقِ الْيَدَيْنِ إِذَا الْكَوَاكِبُ أَخْلَفَتْ ۔۔۔ حَمَّالِ أَثْقَالٍ يَسُودُ وَيَرْبَعُ
نُبِّئْتُ أَنَّ بَنِي الْمُغِيرَةِ كُلَّهُمْ ۔۔۔ خَشَعُوا لِقَتْلِ أَبِي الْحَكِيمِ وَجُدِّعُوا
وَابْنَا رَبِيعَةَ عِنْدَهُ وَمُنَبِّهٌ ۔۔۔ هَلْ نَالَ مِثْلَ الْمُهْلَكِينَ التُّبَّعُ

یعنی اَنْتَا پیسا چکی بدر نے واسطے ہلاک ہونے اہل اوسکے کے اور واسطے ایسے اہل بدر کے روویں اور آنسو بہاوین قتل کیے گئے سردار
لوگون کے اوسکے حوض کے گرد نہ بعید سمجھو تحقیق بادشاہ ہی پچھاڑے یعنی مارے جاتے ہین اور کہتے ہین لوگ بہت ذلیل ہین ساتھ غصہ اپنے کے
کہ تحقیق کعب بن اشرف ہو گیا ناشکیبا سچ کہا اونہون نے پس کاش جس گھڑی کہ مارے گئے ہوتے استوار ساتھ اہل اپنے کے اور پھٹ جاتا

گئے یعنی ہلاک کیے گئے بیچ اوسکے مرد حسین ذی عزت صاحب جاہت کہ ٹھہرین اونکی طرف تنگدست لوگ کشادہ دست جسوقت کہ ستارے یکساں ہو جاتے ہین اوٹھانے والا بوجھون کا سرداری کرتا ہے خبر دیا گیا کہ بنی مغیرہ تمام ہو ڈر گئے بسبب مارے جانے ابو حکیم کے اور ناک کاٹے گئے اور دو بیٹے ربیعہ کے نزدیک اوسکے اور تبع آیا پوچھا قتل ان کشتون کو تبع نے پس جواب دیا اسکا حسان بن ثابت نے بعد سننے کے اشعار

بکت عین کعب ثم عل بعبرة	منه وعاش مجدعا لا یسمع
ولقد رأیت ببطن بدر منهم	قتلی تسح لها العیون وتدمع
فابکی فقد ابکیت عبدا راضعا	شبه الکلیب للکلیبة یتبع
ولقد شفی الرحمن منهم سیدا	واهان قوما قاتلوه وصرعوا
ونجا وافلت منهم من قلبه	شعف یظل لخوفه یتصدع
ونجا وافلت منهم متسرعا	فل قلیل هارب یتهدع

یعنی روئی آنکھ کعب کی پھر سیراب کیا گیا ساتھ آنسو بہنے کے بار اپنے سے اور ہوگیا کان کٹا کہ نہین سنتا اور البتہ تحقیق دیکھا مینے بیچ میدان بدر کے اونمین کے کشتون کو کہ جاری ہین واسطے اونکے آنکھین اور آنسو بہاتی ہین پس رو تو پس تحقیق رولایا تونے غلام شیرخوار کو جو کتے کی طرح کہ کتیا کی پیروی کرتا ہو اور البتہ تشفی دی رحمن نے اونکی طرف سے سید کو اور ہلاک کیا اوس قوم کو کہ لڑے اوس سے اور ہلاک کیے گئے اور خلاصی پائی اور بچ گیا اونمین سے وہ کہ دل اوسکا پھاڑتا تھا خوف اوسکے سے پھٹنے والا اور چھوٹ گیا اور بچ گیا اونمین سے سرعت کرنے والا شکست کھانے والا بھاگنے والا کہ بھاگتا ہے پھر دعا دی آنحضرت نے حسان بن ثابت کو اور بیان کیا آپنے حال اترنے کعب بن اشرف کا اوسکے میزبان کے گھر پھر کہے حسان نے اس باب مین یہ اشعار اشعار

الا ابلغا عنی اسیدا رسالة	فخالک عبد بالسراب مجرب
لعمرک ما اوفی اسید بجاره	ولا خالد ولا المفاضة زینب
وعتاب عبد غیر موف بذمة	کذوب شئون الراس قرد مدرب

یعنی آگاہ ہو پہونچا دو تم میرے اسید کو پیام اوسکا پس ماموں تیرا غلام ہے ساتھ سراب کے آزمایا گیا قسم عمر تیری کی سوبت وفا کرنے والا ہے اسید ساتھ ہمسائے اپنے کے اور نہ خالد اور نہ بڑے پیٹ والی زینب اور عتاب غلام نہ وفا کرنے والا ہے ساتھ ذمی اپنی کے جھوٹا بڑے سر والا قرد بدرب پھر جب سنا عاتکہ بنت اسید نے اس ہجو کو تو پھینکدیا اپنے گھر سے نکال کر سامان اوسکا اور بولی کہ کیا کام ہے ہمکو اس یہودی سے نہین دیکھا تونے کہ کیا کہا واسطے ہمارے حسان نے تیرے سبب سے پس اوٹھ گیا ابن اشرف اور جب کہ مقیم ہوتا وہ نزدیک کسیکے تو فرماتے آنحضرت حسان سے کہ اوترا ہے ابن اشرف پاس فلانے کے پس ہمیشہ ہجو کرتے اوسکی حسان تو پھینکدیتا وہ شخص اپنے گھر سے سامان اوسکا جب نہ پائی اوسنے کوئی جگہہ تو آیا مدینے کو اور سنا آنحضرت نے آنا اوسکا مدینے مین تو کہا اللهم اکفنی ابن الاشرف بما شئت فی اعلانه الشر وقوله الاشعار یعنی اے خدا کفایت کر مجھکو ابن اشرف کے لیے جس چیز کے ساتھ کہ چاہے تو اوسکی کھلی برائی کرنے میں اور کہنے شعرون میں اور فرمایا آپنے کون کفایت کرتا ہے مجھکو واسطے ابن اشرف کے کہ تحقیق ایذا دی ہے اوسنے مجھکو پس کہا محمد بن مسلمہ نے کہ مین ہون واسطے اوسکے یا رسول اللہ اور مین قتل کرونگا اوسکو فرمایا آپنے کر تو یہ کام پس ٹھہرے رہے محمد بن مسلمہ چند روز بے کھانے پینے کے پھر بلایا اونکو آنحضرت نے کھانے کو تو کہا اونھون نے یا رسول اللہ چھوڑ دیا مینے کھانا پانی کہ اقرار کیا مینے آپ سے ایک بات کا اور نہین جانتا ہون کہ پورا کرونگا مین اوسکو واسطے خوشی آپ کے یا نہین فرمایا آنحضرت نے کہ ذمہ تیرے کوشش ہے پھر کہا آپ نے کہ مشورت کر اس بات مین سعد بن معاذ سے تب جمع ہوئے محمد بن مسلمہ اور چند شخص قوم اوس کے کہ اونمین سے عباد بن بشر اور ابو نائلہ سلکان بن سلامہ اور حارث بن اوس اور ابو عبس بن جبیر ہین عرض کیا اونمین سے یا رسول اللہ ہم مارینگے اوسکو اجازت دین آپ ہمکو کہ کہین ہم کچھ اوسکی

پس اجازت دی آپ نے پھر گئے ابو نائلہ اوسکی طرف جب دیکھا اونکو کعب نے تو گھبرایا آگے حال سے اور قریب ہوا کہ کانپنے لگے اور ڈرا کہ ہوویں ابدا
اور لوگ کمین مین تب کہا اوس سے ابو نائلہ نے کہ پڑی مجکو ایک حاجت تیری طرف کہا اوسنے درحالیکہ تھا اپنی قوم اور جماعت مین کہ پاس آ
میرے اور بیان کر حاجت اپنی اور متغیر ہوگیا تھا رنگ اوسکا خوف سے اور تھے ابو نائلہ اور محمد بن مسلمہ دونون بھائی اوسکے رضاعی اور باتین
کرتے رہے یہ دونون کچھ دیر اور پڑھتے رہے اشعار اور ابو نائلہ شعر کہتے تھے کہا کعب نے کہ مراد تیری ہے ہجو اور شاید پسند ہی تجکو یہ بات کہ چلے جاوین
پاس والے میرے جب سنی یہ بات لوگون نے تو اوٹھ گئے سب تو کہا ابو نائلہ نے کہ مین مکروہ جانتا تھا سننا اون لوگون کا ہماری باتون کو تو
گمان کرتے یہ سب کہ آنا اس شخص کا ہمپر نامبارک ہی کہ لڑنے ہمسے عرب اور برسائے ہمپر تیر یکبارگی اور بند کیے راستے ہمارے یہان تک کہ
کوشش مین پڑین جانین اور ضائع ہوئے عیال اور لیا جنسے صدقہ نہین پاتے ہم وہ کہ کھاوین اوسکو کہا کعب نے کہ واللہ کہدیا تھا مینے یہ تجسے ای ابن سلامہ
کہ ہوجائیگا کام یہان کا طرف اسکے پھر کہا ابو نائلہ نے کہ ساتھ میرے اور لوگ ہین موافق میرے صلاح مین اور چاہتا ہون کہ لاؤن مین اونکو پاس تیرے
کہ خریدین ہم تجسے غلہ اور کھجور اور احسان کرے تو اس بات مین ہمپر اور گرو کرتے ہین ہم اسباب پاس تیرے اوس چیز کو کہ جسپر اعتماد ہو تیرا کہا کعب
نے کیا آگاہ ہو تحقیق رفاف میرا بھرا ہے عجوہ کھجور سے کہ ڈوبتی ہین اوسمین ڈاڑھین واللہ تھی مجکو پسند یہ بات ای ابو نائلہ کہ دیکھون تجکو محتاج بیقدر
اور تھا تو خوب تر لوگون کا نزدیک میرے کہ تو بھائی میرا ہے اور جھگڑتا ہون مین تجسے ایک چیز کی پر کہا سلکان نے کہ پوشیدہ رکھ تو ہمسے جو کہا ہے مینے
تجسے ذکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا کعب نے نہین ذکر کرتا مین اوس سے کوئی حرف پھر کہا کعب نے ای ابو نائلہ سچ کہو تمسے کیا چاہتے ہو تم اس شخص کے
مقدمے مین کہا اونھون نے نامراد ہونا اوسکا اور الگ ہو جانا اوس سے کہا کعب نے خوش کیا تو نے مجکو ای ابو نائلہ کیا راضی ہو تم اس بات پر کہ گرو رکھو
میرے پاس اپنے اہل و عیال کو کہا ابو نائلہ نے کہ چاہتا ہی تو فضیحت کرنا ہمارا اور کھولنا ہمارے بھید کا لیکن گرو کرتے ہین ہم پاس تیرے ہتیار اپنے
جو کچھ پسند آوے تجکو کہا کعب نے تحقیق بیچ حلقے کے وفا ہے اور ہوا اسکے نہین کہی یہ بات سلکان نے تاکہ نہ گھبراوے وہ اس سے جبکہ آوین یہ ساتھ
ہتھیارون کے پھر چلے آئے اوسکے پاس سے ابو نائلہ وعدہ کرکے کہ ایک وقت مقرر کا اور آئے اپنے لوگون مین تو ہوئی صلاح سب کی اس بات پر
کہ چلین پاس اوسکے شام کو حسب وعدہ کے پھر آئے یہ سب پاس آنحضرت کے عشا کے وقت اور خبر دی آپ کو اس حال سے پس پہنچایا انکو
حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے بقیع تک پھر رخصت کیا انکو اور فرمایا جاؤ اوپر برکت اللہ تعالی اور اوسکی مدد کے اور کہا گیا ہے کہ رخصت کیا انکو بیچ بازار
کے بیچ چاندنی رات کے کہ تھی مثل دن کے چودھوین شب ربیع الاول کی شروع پچیسوین مہینے ہجرت سے غرض کہ چلے یہ لوگ یہان تک کہ آئے
قریب کعب بن اشرف کے جبکہ اوس پہنچے نیچے اوسکے قلعے کے تو پکارا اوسکو ابو نائلہ نے اور تھوڑے دن ہوے تھے کعب کی شادی کو ہوئے
اور کھڑا ہوا ابن اشرف باہر آنے کو پھر پکڑ لیا اوسکی بیوی نے کونا اوسکی چادر کا اور کہا کہان جاتا ہے تو تو ایک شخص لڑائی کیا ہوا ہے اور نہین باہر نکلتا
تجسا شخص ایسے وقت مین کہا اوسنے کہ وعدہ کیا تھا مینے اور یہ پکارنے والا بھائی ہے میرا ابو نائلہ اگر پاوے مجکو سوتا ہوا تو نہ جگاوے مجکو پھر چھڑالی
زور سے چادر اپنی اور یہ کہا کہ اگر پکارا جاوے جوان واسطے برچھا مارنے کے تو چاہیے کہ قبول کرے اوسکو پاس نیچے اور اوتر آیا پھر ملکر اونکے اور
سلام علیک کی اونسے پھر بیٹھے یہ آپس مین تھوڑی دیر تک باتین کرتے ہوئے یہان تک کہ سلام ہوا وہ انکی طرف سے پھر کہا اونھون نے اوس
کہ ای ابن اشرف کیا ہو مرضی تیری یہ کہ چلے تو ساتھ ہمارے شرح العجوز تک تاکہ باتین کرین ہم وہان تمام رات کہا راوی نے پھر چلے یہ سب یہانتک
کہ ناگاہ راہ مین ابو نائلہ نے پکڑ لیے ہاتھ سے بال کعب کے اور کہا نہ آئی ہو تیری کیا بال خوشبودار ہین تیرے ای کعب اور وہ ملا کرتا تھا بالون کو مشک
و عنبر گھولکر پانی مین اور چپکاتا تھا اونکو کنپٹی سے اور تھے بال اوسکے گھونگروالے خوشنما پھر چلے تھوڑی دور اور دوبارہ کیا اوسی طرح یہان تک کہ
اور پکڑ لیے ابو نائلہ نے بال اوسکے گھونگروالے خوشنما اور کہا اصحاب سے کہ مارو دشمن خدا کو پھر مارین اونھون نے اوسپر تلوارین
لیکن نہ پورا ہوا کام اوسکا اور ہٹتا رہا بعض سے بعض کو اور چمٹ گیا وہ ابو نائلہ سے کہا محمد بن مسلمہ نے کہ پھر رکھی مینے اپنی تلوار اوسکی ناف پر اور دبا دیا

یہان تک کہ نکل گئی پر لی طرف او ر چلایا وہ اس زور سے کہ نہ باقی رہا کوئی قلعہ یہود کا مگر یہ کہ روشن ہوئی اوسپر آگ اور کہا اوس شب ابن سنینہ نے کہ تھا وہ ایک یہودی قوم بنی حارثہ کا درحالیکہ تھی مسافت اوسکی درمیان اوسکے اور انکے تین کوس کی کہ مین پاتا ہون بو خون مدینے کی طرف سے کہ بتایا گیا ہے وہان اور جسوقت کہ مارتے تھے اصحاب کعب کو تو بسبب متصل اور قریب ہونے سب کے زخمی ہوگیا تھا پانون حارث بن اوس کا ساتھ تلوار کسی شخص اپنے کے پس جب کہ فارغ ہوئے اوسکے قتل سے تو کاٹ لیچلے سر اوسکا جلدی بسبب خوف یہود کے اور چلے اوپر راہ بنی امیہ بن زید کے پھر وہان سے طرف قریظہ کے درحالیکہ روشن تھین آگین یہود کی اونکے قلعون پر پھر آئے طرف بعاث کے یہان تک کہ پہونچے موضع حرۃ العریض مین اور بہت نکلنے لگا خون حارث کے پانون سے تو پیچھے رہگئے یہ انسے اور پکار کر کہا ان اصحاب سے کہ کہدینا سلام میرا آنحضرت صلعم سے تو لوٹے یہ سب انکی طرف اور اوٹھالے گئے اونکو طرف آنحضرت صلعم کے جب کہ پہونچے بقیع الغرقد مین تو تکبیر کہی انھون نے اور نماز پڑھتے تھے اوس شب آنحضرت صلعم کہ سنی آپنے تکبیرین اونکی بقیع مین تو کہی تکبیر آپنے بھی اور معلوم کر لیا کہ مار لیا اوسکو اور آئے یہ سب پاس آنحضرت صلعم کے تو پایا آپ کو کھڑا ہوا دروازہ مسجد پر اور فرمایا آنکو دیکھکر افلحت الوجوہ کہا انھون نے و وجهك يا رسول الله اور پھینکدیا سر اوسکا آگے آنحضرت صلعم کے تو حمد کی الله تعالی کی آنحضرت صلعم نے اوسکے قتل سے پھر پیش کیا اپنے یار حارث کو پس لعاب دہن مبارک لگا دیا اوسکے زخم پر آنحضرت صلعم نے اور اچھے ہوگئے وہ اور کہے عباد بن بشر نے اس باب مین اشعار

<table>
<tr><td>صرخت به فلم يحفل لصوتي</td><td>وأوفى طالعا من فوق قصر</td></tr>
<tr><td>فعدت فقال من هذا المنادي</td><td>فقلت أخوك عباد بن بشر</td></tr>
<tr><td>فقال محمد أسرع إلينا</td><td>فقد جئنا لتشكرنا وتقري</td></tr>
<tr><td>وترفدنا فقد جئنا سغابا</td><td>بنصف الوسق من حب وتمر</td></tr>
<tr><td>وهذي درعنا رهنا فخذها</td><td>لشهر إن وفا أو نصف شهر</td></tr>
<tr><td>فقال معاشر سغبوا وجاعوا</td><td>لقد عدموا الغنى من غير فقر</td></tr>
<tr><td>وأقبل نحونا يهوي سريعا</td><td>وقال لنا لقد جئتم لأمر</td></tr>
<tr><td>وفي أيماننا بيض حداد</td><td>مجربة بها الكفار نفري</td></tr>
<tr><td>فعانقه ابن مسلمة المرادي</td><td>به الكفان كالليث الهزبر</td></tr>
<tr><td>وشد بسيفه صلتا عليه</td><td>فقطره أبو عبس بن جبر</td></tr>
<tr><td>وصلت وصاحباي فكان لما</td><td>قتلناه الخبيث كذبح عتر</td></tr>
<tr><td>ومر برأسه نفر كرام</td><td>هم ناهوك من صدق وبر</td></tr>
<tr><td>وكان الله سادسنا فأبنا</td><td>بأفضل نعمة وأعز نصر</td></tr>
</table>

یعنی آواز دی مینے اوسکو پس نہ نکلا میری آواز پر اور ہوا جہانکنے والا قصر کے اوپر سے پھر دوبارہ آواز دی مینے تب کہا کون ہے یہ آواز دینے والا تو کہا مینے بھائی تیرا عباد بیٹا بشر کا پھر کہا محمد ہی جلدی آ طرف ہمارے پس تحقیق آئے ہم تا کہ عطا کرے تو ہمپر اور مہمانی کرے تو ہماری اور مدد کرے ہماری پس تحقیق آئے ہم بھوکے ساتھ آدھے وسق کے دانون اور چھوہارون سے اور زرہ ہی ہماری ہے پس لے اسکو واسطے ایک مہینے کے اگر وفا کرے یا آدھے مہینے کے پس کہا اوسنے یہ گروہ گرسنہ اور بھوکے البتہ تحقیق نہ پائی غنا بدون فقیری کے اور متوجہ ہوا طرف ہمارے کہ چلا آتا تھا تیز اور کہا ہمسے کہ البتہ تحقیق آئے تم واسطے ایک کام کے اور ہمارے ہاتھون مین تلوارین تیز ہین کہ مجرب ہین ساتھ اونکے کفار کو کاٹینگے ہم پس لگایا اوسکو ابن مسلمہ مرادی نے ساتھ اوسکے دونون ہاتھ مانند شیر مست کے تھے اور حملہ کیا ساتھ تلوار اپنی کے کہ ننگی تھی اوسپر پس خون بہایا اوسکا ابو عبس

جبرئیل نے آکر حملہ کیا سینے اور میرے دونوں یاروں نے پس تعجب کہ قتل کیا ہمنے اوسکو کہ خبیث تھا مانند ذبیحہ کے آکر گذری اوسکے سر پر
قوم بزرگ وہ کافی ہیں تجکو صدق اور نیکی سے اور تھا اللہ تعالی چھٹا ہمارا تو لوٹے ہم ساتھ فضل نعمت کے اور بزرگتر مدد کے پھر صبح اوس شب کی کہ قتل ہوا
اوس میں کعب بن اشرف حکم دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص تم میں سے قدرت پائے کسی یہود پر قتل کرے اوسکو لیکن نہ ظاہر ہوا کوئی شخص بڑا
یہود کا اور نہوئے کچھ اور ڈرے کہ کہیں نہ رات کریں مثل کعب بن اشرف کے اور تھا ابن سُنینہ یہود بنی حارثہ سے حلیف حویصہ بن مسعود کا کہ مسلمان
ہو گیا ہے حذیفہ پھر گیا محیصہ طرف ابن سُنینہ کے اور قتل کیا اوسکو پس ملامت کی محیصہ کو حذیفہ نے کہ بڑا تھا اوس سے عمر میں اس طرح کہ اے دشمن خدا بہت چربی
تیرے شکم میں ہے اوسکے مال سے کہا محیصہ نے واللہ اگر حکم کرتے مجکو آنحضرت تیرے قتل کو تو مار ڈالتا میں تجکو کہا اوسنے اللہ کیا مار ڈالتا تو مجکو
اوسکے کہنے سے کہا محیصہ نے کہ ہاں تعجب کیا حویصہ نے اور کہا واللہ نہیں موثر کوئی دین اسقدر اخلاص میں پھر اسلام لائے حویصہ اور کہا محیصہ نے اشعار

يَلُومُ ابْنُ أُمِّي لَوْ أُمِرْتُ بِقَتْلِهِ — لَطَبَّقْتُ ذِفْرَاهُ بِأَبْيَضَ قَاضِبِ
حُسَامٍ كَلَوْنِ الْمِلْحِ أُخْلِصَ صَقْلُهُ — مَتَى مَا تُصَوِّبْهُ فَلَيْسَ بِكَاذِبِ
وَمَا سَرَّنِي أَنِّي قَتَلْتُكَ طَائِعًا — وَلَوْ أَنَّ لِي مَا بَيْنَ بُصْرَى وَمَأْرِبِ

یعنی ملامت کرتا ہے مجکو ابن ام میرا اگر حکم کیا گیا میں ساتھ قتل اوسکے کے البتہ برابر کاٹتے سینہ دونوں طرف سر اوسکے کے ساتھ تلوار کاٹنے والی سے کہ
شمشیر مانند رنگ نمک کے صاف صیقل اوسکا ہر گاہ چلاوے تو اوسکو پس نہیں ہے وہ جھوٹی اور نہ خوش آیا مجکو کہ تحقیق میں نے قتل کیا تجکو خوشی سے اگرچہ ہوتا
واسطے میرے ملک درمیان بصرے اور مارب کے پھر گھبرا گئے یہود اور ساتھی اونکے مشرکین اور آئے طرف آنحضرت کے صبح کو سب یہود اور فریاد کی کہ نکالا
تھا شب میں بڑا سردار ہمارا اور مارا گیا فریب سے بیگناہ اور قصور کے ارشاد کیا آنحضرت نے کہ اگر رہتا وہ مثل اوروں کے کہ ہیں اپنی رائے پر تو نہ دہوکا
کیا جاتا اوس سے لیکن منسوب کی اوسنے اذیت ہماری طرف اور ہجو کی ہماری اشعار میں اور نکریگا کوئی یہ کام تم میں کا مگر یہ کہ ہو گی اوپر اوسکے تلوار
پھر فرمایا اونسے کہ لکھیں ایک کاغذ کہ مقرر ہو جاویں اوس میں امور صلح کے تو لکھا اونھوں نے ایک عہد نامہ نیچے درخت عذق کے بیچ گھر رملہ بنت حارث
کے پھر خوفناک ہو گئے سب یہود اور ذلیل ہو گئے اوس دن سے کہ مارا گیا ابن اشرف مروی ہے کہ کہا مروان بن حکم نے درحالیکہ تھا وہ حاکم مدینہ نزدیک
ابن یامین نضری سے کہ کس طرح ہوا قتل ابن اشرف کا کہا ابن یامین نے کہ غدر اور دہوکہ سے اور محمد بن مسلمہ بیٹھے ہوئے تھے وہاں درحالیکہ تھے
بہت بوڑھے کہا اونھوں نے اے مروان کیا غدر کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک تیرے واللہ نہیں مارا ہمنے اوسکو مگر بحکم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے واللہ نہ جگہ ہوگی میری تیری بیچ ایک گھر کے مگر مسجد میں اور تو اے ابن یامین نذر کی ہے میں نے اللہ تعالی کی کہ اگر قادر ہوں میں تجپر اور ہو
تلوار میرے ہاتھ میں تو البتہ ماروں میں اوسکو تیرے سر پر پس تھے ابن یامین کہ نہ اوترتے تھے بنی قریظہ میں مگر جب کہ کہلا بھیجتے آدمی تاکہ دیکھ آوے
وہاں محمد بن مسلمہ اور اگر ہوتے تو وہ اپنی کسی میں باہر تو اوترتے واسطے پوری کرنے اپنی حاجت کے پھر چلے جاتے اور اگر ہوتے وہ تو نہ اوترتے ناگاہ
ایک دن تھے محمد بن مسلمہ ساتھ جنازے کے اور ابن یامین بقیع میں اور دیکھا محمد بن مسلمہ نے جنازے کو عورت کے کہ تھے میں تر ڈالیاں لگی ہوئی اوپر
اوسکو اور آگئے پاس اونکے لوگ اور کہا اونھوں نے اے عبد الرحمن کیا کرتے ہو تم لوگ کفایت کرینگے تمکو پھر مارنے لگے محمد بن مسلمہ اون شاخوں سے
ابن یامین کو منہ پر اور سر پر یہاں تک کہ ٹوٹ گئیں وہ پھر چھوڑ دیا اوسکو اور کہا واللہ اگر پاتا میں تلوار تو البتہ مارتا میں تجکو ساتھ اوسکے ۰

ذکر غزوہ غطفان کا اور اوسکو غزوہ ذی امر بھی کہتے ہیں ۰

واقع ہوا یہ غزوہ ربیع الاول شروع پچیسویں مہینے ہجرت سے اور تشریف لے گئے آنحضرت جمعرات کو بارہویں تاریخ ربیع الاول کی اور باہر رہے
اس غزوے میں گیارہ دن تک اور بیان کیا ہے راویوں نے باعث اسکا اس طرح کہ سنا آنحضرت نے کہ چند آدمی بنی ثعلبہ اور محارب کے جمع
ہوئے ہیں ذی امر میں واسطے کہ لوٹیں اطراف و نواح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جمع کیا تھا اونکو ایک شخص نے اپنی قوم کے

کہ نام اوسکا دعثور بن حارث بن محارب تھا پھر مشورت کی آنحضرتؐ نے اس باب میں اصحاب سے پھر چلے آپ اونپر ساتھ چار سو پچاس آدمیون کے
اور تھے اونمین گھوڑے اور چلے اوپر راہ موضع منقا کے پھر چلے طرف مضیق الخبیث کے پھر گئے طرف ذی القصہ کے پھر ملے وہان ایک شخص سے کہ نام اوسکا
جبار ثعلبی تھا اور پوچھا اوس سے مسلمانون نے کہ کہان جاتا ہی تو کہا اوسنے مدینے کو پھر کہا لوگون نے کیا ہی حاجت تیری وہان کہا اوسنے تاکہ نعمت حاصل
کرون مین واسطے نفس اپنے کے اور دیکھون مین انجام کام اپنا پھر کہا اوس سے لوگون نے کیا گذرا تو اوپر کسی جماعت کے یا سنی تو نے خبر جمع ہونے
اپنے گروہ کی کہا اوسنے کہ نہین مگر بیشک سنا ہی یہ بیانکہ دعثور بن حارث ساتھ چند آدمیون کے روانہ ہوا ہی کسی طرف کو تب لے گئے اوسکو اصحاب
روبرو آنحضرتؐ کے اور دعوت اسلام کی اوسکو آنحضرتؐ نے پھر قبول کیا اوسنے اسلام کو اور عرض کی کہ ای محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ لوگ نہین
مقابل ہونگے آپ کے اگر سن لینگے وہ آنا آپ کا تو بھاگ جاینگے اوپر سرون پہاڑون کے اور چلتا ہون مین ساتھ آپ کے اور ظاہر کرونگا مین آپ پر پوشیدہ
باتین اونکی پھر لے چلا اوسکو آنحضرتؐ اور ساتھ رکھا اوسکو بلال کے اور لیچلا وہ اونکو اوتار کر نیچے کی راہ ٹیلے سے اور بھاگ گئے آنحضرتؐ کے مقابلے سے
سب صحرا نشین طرف پہاڑون کی چوٹیون کے اور پہلے ہی سے بھیجدیے تھے اونھون نے جانور اور اہل وعیال اپنے اوپر پہاڑون کے اور نہ ملے
آنحضرتؐ کے سے اگرچہ ڈھونڈتے تھے آپ اونکو اوپر سرون پہاڑون کے پھر مقام کیا آنحضرتؐ نے ذی امر مین اور اوتارا وہان لشکر اور برسا اونپر بہت پانی
اور گئے تھے آنحضرتؐ اپنی قضاے حاجت کو کہ برسا پانی آپ پر کہ بھیگ گئے سب کپڑے اونکے پھر رکھا آنحضرتؐ نے وادی ذی امر کو درمیان اپنے اور لشکر کے
اور اوتارے کپڑے اپنے اور نچوڑا اونکو واسطے سوکھنے کے اور ڈال دیے اونکو ایک درخت پر پھر لیٹ گئے آپ وہان کروٹ سے اور اعراب دیکھ رہے تھے
آپ کے ان فعلون کو پس کہے اعراب دعثور سے کہ تھا وہ سردار اور دلاور اونمین کہ قدرت دی تمکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے درحالیکہ تنہا ہین اپنے
اصحاب سے اس طرح اگر فریاد کرین تو نہین فریادرسی کرینگے اونکی یہان تک کہ قتل کرین ہم اونکو پھر لی اوسنے ایک تلوار تلوارون قوم سے بہت تیز پھر آیا
لیے ہوئے تلوار کو اور کھڑا ہوا اوپر سر مبارک آپ کے ساتھ ننگی تلوار کے اور کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون بچاویگا تمکو آج کے دن مجھسے فرمایا آپ نے کہ اللہ
تعالی کہا راوی نے اور دھکا دیا حضرت جبرئیل نے اوسکے سینے پر کہ گر پڑی تلوار اوسکے ہاتھ سے پھر لے لیا اوسکو آنحضرتؐ نے اور اوٹھائی اوپر سر دعثور کے
اور فرمایا کون بچائیگا تجکو آج کے دن مجھسے کہا اوسنے کہ کوئی نہین پھر کہا اوسنے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
یعنی گواہی دیتا ہون مین کہ سواے اللہ کے کوئی اور خدا نہین اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد بھیجے اللہ کے ہین واللہ اب کبھی نہ جمع کرونگا مین آپ پر سپاہ کو
پھر دیدی آنحضرتؐ نے تلوار اوسکی پھر چلا وہ پشت پھیر کر تھوڑی دور آنحضرتؐ سے اور پھر منہ کیا آپ کی طرف اور کہا البتہ آپ بہتر ہو مجھسے فرمایا
آنحضرتؐ نے کہ مین لائق زیادہ ہون تجسے احسان کرنے مین پھر آیا وہ اپنی قوم مین تو پوچھا اونھون نے اوس سے کہ کہان تھا تو کہ کرتا تھا تو بڑی باتین
اور حال یہ کہ قدرت پائی تھی تو نے اونپر اور تھی تلوار برہنہ تیرے ہاتھ مین کہا اوسنے واللہ تھا اسی طرح لیکن دیکھا مین نے ایک سفید دراز قد کو کہ دھکا دیا
اوسنے میرے سینے مین کہ چت گر پڑا مین اور جان لیا مین نے کہ یہ فرشتہ ہی اور گواہی دی مین نے کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اب نہ جمع کرونگا
مین اونپر کبھی لوگون کو پھر بلانا شروع کیا اوسنے اپنے لوگون کا طرف اسلام کے اور نازل ہوئی یہ آیت کریمہ اوسکے حق مین يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ
ترجمہ ای ایمان والو یاد رکھو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب قصد کیا لوگون نے کہ تمپر ہاتھ چلاوین پھر روک لیے تمسے اونکے ہاتھ اور تھا
باہر رہنا آپ کا مدینے سے گیارہ شب اور خلیفہ کیا تھا آپ نے اپنا مدینے مین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کو ❊

ذکر غزوہ بنی سلیم کا طرف موضع بحران کے جو جانب فرع مین ہی ❊

واقع ہوا یہ غزوہ جمادی الاولی مین شروع ستائیسوین مہینے ہجرت سے اور باہر رہے آپ اسمین دس دن تک مروی ہی کہ جب سنا آنحضرتؐ نے
کہ ایک بڑی جماعت بنی سلیم کی جمع ہوئی ہی موضع بحران مین تو طیار ہوے آنحضرتؐ اونکی طرف کو اور نہ ظاہر کیا ارادہ اپنا سو تشریف لے گئے

اور حارث بن ہشام اور عبداللہ بن ابی ربیعہ اور حویطب بن عبدالعزی اور حجیر بن ابی رباب اور کہا ان سب نے ابوسفیان سے کہ جسقدر لائے
ہو تم اس مال کو سو بند رکھو اسکو کہ جانتے ہو تم یہ مال ہی اہل مکہ کا اور پونجی قریش کی اور وہ خوشی دل سے خرچ کرتے ہین اسکو بیچ طیاری ایک بڑے لشکر کے
بیچ مقابلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جانتے ہو تم اونکو کہ مارے گئے آبا اور ابنا اور باقی قبائل سے کہا ابوسفیان نے کیا راضی ہین قریش ساتھ اسکے
کہا اونھون نے ہان کہا ابوسفیان نے مین پہلے قبول کرتا ہون اس بات کو کہ خرچ کرون مال اپنا اسواسطے اور بنی عبد مناف ساتھ میرے ہین اور
مین واللہ حیران و پریشان زیادہ ہون کہ مارا گیا بیٹا میرا حنظلہ بدر مین اور سردار میری قوم کے پھر رکھا رہا سب سامان یہان تک کہ مستعد ہوئے لوگ
جانے پر احد کو پھر بیچا اوسکو اور رکھا اوس سکو پاس ابوسفیان کے اور کہا گیا ہی کہ کہا قریش نے ابوسفیان سے بیچو سب مال اس قافلے کا پھر
خرچ کرو نفع اوسکا سامان لشکر مین اور تھے اوس مین ہزار اونٹ اور مال پچاس ہزار دینار کا اور فائدہ لیتے تھے اپنی سوداگری مین دوگنے کا اور تھی
جاتے یہ تجارت اونکی شام سے موضع غزہ کہ نجاتے تھے سوا اوسکے اور طرف اور بند کر رکھا تھا ابوسفیان نے سامان بنو زہرہ کا بسبب لوٹ آنے اونکے
راہ بدر سے اور دیا مال مخرمہ بن نوفل اور اوسکے قریبون کا اور بنی عبد مناف بن زہرہ کا سوا انکار کیا مخرمہ نے قبول کرنے سے اوس اسباب کے یہان تک
کہ دے سب مال بنی زہرہ کا اور گفتگو کی اس مقدمے کی اخنس سے پھر طلب کیا اوسنے مال بنی زہرہ کا کہا ابوسفیان نے لوٹ آئے وہ ساتھ سے قریش کے
کہا اخنس نے کہلا بھیجا تھا تو نے قریش کو کہ لوٹ آؤ بچا لیا ہینے قافلے کو اور نہ نکلے تھے لوگ سوا اسکے اور کسی کام کو سو لوٹ آئے ہم پھر لیا بنی زہرہ نے
سامان اپنا اور لیا حصہ تا اہل مکہ نے اور اونھون نے کہ نہ تھی برادری اونکی اور قوت سب مال اپنا اوسمین سے کہا واقدی نے یہی روایت
بلا شبہ یہ ہی کہ نکالا لوگون نے نفع مال کا واسطے لڑائی کے اور نازل ہوئی ان لوگون مین یہ آیت إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ
لِيَصُدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ فَسَيُنفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۝ ترجمہ جو لوگ کافر ہین خرچ کرتے ہین اپنے
مال کہ روکین اللہ کی راہ سے سو ابھی اور خرچ کرینگے پھر آخر ہوگا اونپر پچتاوا اور آخر مغلوب ہونگے پھر جب مجتمع ہوئے لوگ روانگی پر تو صلاح کری
اونھون نے کہ جاوین طرف قبائل عرب کے اور بلاوین اونکو اپنی مدد پر کہ جو جنے والے سنان کے نہ بیٹھ رہینگے ہمارے ساتھ سے کہ وہ قریب ترین
سب عرب کے ہمسے از روے رحم کے اور جو کہ تابع ہمارے ہین رہا بیش سے سو متفق ہوئی رائے سب کی اسپر کہ بھیجین چار شخص کو قریش سے
واسطے بلانے اور عرب کے اپنی امداد کو اسپر روانہ کیا اونھون نے (عوام عرب ۱۲) عمرو بن عاص اور ہبیرہ بن وہب اور ابن الزبعری اور ابوعزہ جمحی کو اور قبول کیا اون
سے جانا اسی واسطے اور انکار کیا ابوعزہ نے جانے سے اور کہا کہ احسان کیا ہی آنحضرت ﷺ نے مجھپر جان بخشی کا بدر مین اور قسم کھائی ہی مینے کہ نہ مددگار
ہونگا کبھی اونکے دشمنون کا لیکن آیا پاس اوسکے صفوان بن امیہ اور کہا جانے کو پھر انکار کیا اوسنے اور کہا اقرار کیا ہی مینے آنحضرت ﷺ سے بدر
مین کہ کبھی نہ مدد کرونگا اونکے دشمنون کی اور مین پسند نہین کرتا اور نہ زیبا پورا کرنے والا ہون اونکے وعدون کو کہ احسان کیا ہی اونھون نے مجھپر
اور نہ احسان کیا سوا میرے کسی پر کہ قتل کیا اور ون کو پالیا اوسنے فدیہ کہا اوس سے صفوان نے کہ چل تو ساتھ ہمارے اگر سلامت رہا تو
تو دونگا مین تجکو مال جسقدر کہ چاہیے تو اور اگر مارا گیا تو تو خبر گیری کرونگا مین تیرے اہل و عیال کی لیکن نہ مانا ابوعزہ نے یہان تک کہ ہوا دوسرا
روز اور لوٹ گیا اوسکے پاس سے صفوان نامراد ہوکر پھر جب کہ ہوا دوسرا دن تو گیا پاس اوسکے دوبارہ صفوان اور جبیر بن مطعم اور کہا ابوعزہ سے
صفوان نے پھر وہی کلام اور انکار کیا اوسنے تو کہا جبیر نے کہ نہ گمان کرتا تھا مین یہ کہ زندہ رہون یہان تک کہ آوے پاس تیرے ابو وہب واسطے کسی
کام کے اور انکار کرے تو تو اوسمین سو یاد رکھ اس بات کو کہا ابوعزہ نے کہ چلتا ہون مین پھر چلا ساتھ سب عرب کے یہ کہتا ہوا

يَا بَنِي عَبْدِ مَنَاةَ الرِّزَامِ	أَنْتُمْ حُمَاةٌ وَأَبُوكُمْ حَامِ
لَا تُسْلِمُونِي لَا يَحِلُّ إِسْلَامِ	لَا تَعِدُونِي نَصْرَكُمْ بَعْدَ الْعَامِ

یعنی اے بنی عبد مناف رزام کے کہ صاحب غیرت ہو اور باپ تمہارا صاحب غیرت تھا مت اسلام (حوالے) کرو مجکو کہ حلال نہین ہی اسلام

نہ گئے مجھکو کہ مدد کرون تمہاری بعد اس سال کے پس چلے ساتھ اوسکے لوگ اور جمع کیا عرب کو اور سنا اہل ثقیف نے تو اکٹھا ہوئے وہ پھر جب کہ طیار ہوئے
سب چلنے کو تو اختلاف کیا قریش نے بیچ ہمراہ لیجانے عورتون کے مروی ہے کہ کہا صفوان نے لیچلو عورتون کو اور پہلے کرتا ہون مین اس کام کو
کہ وہ غصہ دلاوینگی تمکو اور یاد دلاوینگی کشتگان بدر کا کہ زمانہ اس غم کا قریب گذرا ہے اور ہم لوگ طلب کرتے ہین موت کو نہین چاہتے لوٹنا
طرف گھر کے یہان تک کہ لین عوض اپنا یا مرین اس کام مین کہا عکرمہ بن ابی جہل نے کہ قبول کیا مینے پہلے سب سے یہ کہنا تیرا اور کہا اسی طرح عمرو
بن عاص نے اور آئے یہ خبر سنکر نوفل بن معاویہ دئلی اور کہا اے جماعت قریش نہین یہ صلاح بہتر کہ لیجاؤ تم اپنے گھر بار کو آگے دشمنون کے نہین
بے ڈر ہین تمہاری شکست سے پس شرمندہ ہوسکے بسبب اپنی عورتون کے بولا صفوان کہ نہوگا ہرگز سوا اسکے پھر آیا نوفل پاس ابوسفیان
کے اور کہی اوسنے یہ بات تو شور کیا ہند بنت عتبہ نے کہ تو واللہ بچ رہا دن بدر کے اور پھر آیا طرف اپنے اہل و عیال کے ہا ویگے ہم ضرور
لڑائی مین بیشک اور لوٹا دی گئی ہین تمہین عورتین جحفہ سے سفر بدر مین ہمارے گئے پیارے اوس دن کہا ابوسفیان نے کہ نہین خلاف کرتا مین قریش کا
مین ایک شخص ہون اونمین سے کرونگا مین جو کہ کرینگے وہ پس چلے لوگ ساتھ عورتون کے اور چلے ابوسفیان ساتھ دو عورتون کے کہ ایک ہند بنت عتبہ
ہین اور دوسری امیمہ بنت سعد بن وہب بن اشیم قبیلۂ کنانہ سے اور چلا صفوان بن امیہ بھی ساتھ دو عورتون کے کہ ایک برزہ بنت مسعود ثقفیہ ہے
والدہ عبداللہ اکبر کی اور دوسری بغوم بنت معذّل کنانہ کی کہ وہ والدہ ہے چھوٹے عبداللہ بن صفوان کی اور لے چلے طلحہ بن ابی طلحہ اپنی بیوی سلافہ
بنت سعد بن شہید کی قبیلۂ اوس سے اور پیدا ہوئے اوس سے مسافع اور حارث اور کلاب اور جلاس یہ سب لڑکے طلحہ بن ابی طلحہ کے اور نکلا عکرمہ
ساتھ اپنی بیوی ام حکیم بنت حارث بن ہشام کے اور چلے حارث بن ہشام ساتھ اپنی بیوی کے جو فاطمہ بنت الولید بن مغیرہ ہین اور چلے عمرو
بن عاص ساتھ اپنی بیوی ہند بنت منبہ بن الحجاج کے کہ وہ مان ہین عبداللہ بن عمرو بن عاص کی اور نکلے خناس بنت مالک بن مضرب ساتھ اپنے بیٹے
ابوعزیز بن عمیر عبدری کے اور چلے حارث بن سفیان بن عبدالاسد ساتھ اپنی عورت رملہ بنت طارق بن علقمہ کے اور نکلا کنانہ بن علی بن ربیعہ بن عبدالعزی
ساتھ اپنی عورت ام حکیم بنت طارق کے اور نکلا سفیان بن عویف ساتھ اپنی عورت قتیلہ بنت عمرو بن ہلال کے اور چلے نعمان اور جابر دو بیٹے
بیٹے مسک الذئب ساتھ اپنی ماں دغینہ کے اور چلا غراب بن سفیان بن عویف ساتھ اپنی عورت عمرہ بنت حارث بن علقمہ کے اور اسی نے اوٹھا لیا
نشان قریش کا جب کہ گر پڑا تھا وہ یہان تک کہ لے گئے قریش اپنے نشان کی طرف مروی ہے کہ گیا تھا سفیان بن عویف ساتھ دس بیٹون اپنے کے
اور جمع ہوئے بنی کنانہ آمادہ ہوکر اور تھے نشان اونکے جب کہ نکلے وہ مکے سے تین کہ بنایا تھا اونکو دارالندوہ مین ایک نشان اوٹھانے والا اوسکا
سفیان بن عویف تھا اور دوسرا نشان لشکر مین پاس ایک اور شخص کے اور تیسرا نشان پاس طلحہ بن ابی طلحہ کے اور کہا گیا ہے کہ نکلے قریش ساتھ ایک
نشان کے کہ اوٹھایا تھا اوسکو طلحہ بن ابی طلحہ نے کہا ابن واقد نے کہ یہی ثابت تر ہے نزدیک ہمارے اور چلے قریش درحالیکہ تین ہزار تھے مع اون
لوگون کے کہ آملے اونسے اور تھے اونمین ثقیف کے سو آدمی کہ چلے تھے ساتھ سامان اور ہتھیار بہت کے اور تھے اس لشکر مین دو سو گھوڑے
اور سات سو زرہین اور تین ہزار اونٹ پھر جب مستعد ہوئے لئے روانگی پر تو لکھا عباس بن عبدالمطلب نے ایک خط اور مہر لگائی اوسپر اور اجرت دار
کیا ایک شخص بنی غفار کا اور شرط کی اوس سے کہ جاوے تین دن مین طرف آنحضرت کے اور مطلع کرے آپکو کہ قریش روانہ ہوئے ہین آپکی طرف
تین ہزار آدمیون سے اور دو سو گھوڑے اور سات سو زرہین اور تین ہزار اونٹون سے جکڑے ہوئے ہتھیارون مین سو آیا وہ غفاری
اور نپایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ مین پھر گیا طرف قبا کے اور پایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دروازہ مسجد قبا پر کہ سوار ہوتے تھے گدھے پر
پھر دیا آپکو وہ خط اور پڑھا اوسکو روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابی بن کعب نے اور پوشیدہ رکھا آپ نے مضمون اوسکا پھر اوترے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن ربیع کے گھر مین اور فرمایا کیا گھر مین کوئی ہے کہا نہین ہے سعد کیون نہین بیان کرتے آپ حاجت اپنی پھر بیان کیا
اوس سے آنحضرت نے حال خط عباس کے ذکر کا کہنے لگے سعد کہ یارسول اللہ مین امیدوار ہون کہ ہوگا بہتر اور کہنے لگے

اور منافق کہ نہین آتی پاس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ خبر کہ دوست رکہتے ہون یہ اوسکو پہر لوٹے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طرف مدینے کے اور
پوشیدہ رکہی سعد نے وہ خبر پہر جب کہ نکلے اونکے گہر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو آئین بیوی سعد بن ربیع کی طرف سعد کے اور کہا اونسے کیا کہا تہسے
آنحضرت ﷺ نے کہا اونہون نے کہا تجکو اوس بات سے نہین ماں تیری کہا اونکی بیوی نے کہ سنتی تہی مین باتین تمہاری پہر بیان کر دیا اون باتون کو سعد سے
پس انا اللہ پڑہا سعد نے اور کہا کہ نجانتا تہا مین کہ تو سنتی ہی اور مین باعث ہوا آنحضرت ﷺ سے کہکر کہ بیان کرین آپ حاجت اپنی پہر پکڑی چوٹی اونکی
اور دوڑتے لائے اونکو کہینچکر یہان تک کہ پایا آنحضرت ﷺ کو پل پر اور تہک گئی تہین وہ کہا سعد نے یا رسول اللہ میری عورت نے پوچہا مجہسے آپ کی
باتون کو سو چہپایا مینے اونکو پہر کہا اوسنے کہ سن لیا تہا مینے کلام آنحضرت ﷺ کا پہر بیان کردین سب باتین آپ کی اور ڈرا مین یا رسول اللہ کہ ظاہر
ہمین سے کوئی بات تو گمان کرین آپ کہ ظاہر کیا مینے بہید آپکا سو حکم کیا آنحضرت ﷺ نے کہ چہوڑ دے اسکو اور مشہور ہوئی خبر لوگون مین آنے
قریش کی اور آیا عمرو بن سالم خزاعی ساتہ اپنے لوگون کے مکے سے چار دن مین اور دیکہا تہا لشکر قریش کو درحالیکہ تہے وہ مقیم ذی طوی مین اور
مطلع کیا آنحضرت ﷺ کو اوس خبر سے پہر لوٹ گئے یہ طرف قریش کے اور ملے اونسے بطن رابغ مین پہر لوٹ گئے راہ سے اونکی سمت چہوڑکر پہر کہا
صبح کو ابو سفیان نے کہ واللہ یہ لوگ گئے پاس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خبر کی اونکو ہمارے آنے کی اور ڈرایا اونکو اور کہا اونسے عدد لشکر
ہمارے کا اب وہ درست ہو بیٹہے ہونگے اپنے قلعون مین پس نہین پاوینگے ہم کوئی خبر اونسے کہا صفوان نے اگر نہ مقابل ہونگے وہ ہمسے نکلکر تو
کاٹ ڈالینگے ہم باغ کہجورون اوس وخزرج سے اور کردینگے ہم اونکو محتاج بے مال کے کہ پہر نہ درست ہوگا حال اونکا کبہی اور اگر نکلین گے
وہ ہماری طرف تو ہم بہ نسبت اونکے بہت ہین اور زائد ہین ہتہیار ہمارے اونسے اور پاس ہمارے گہوڑے ہین کہ نہین یہ پاس اونکے اور ہم لینگے
اونسے بسبب کینہ اور عوض کے اور نہین کچہہ کینہ اونکا ہماری طرف اور تہا ابو عامر فاسق کہ گیا تہا ساتہ پچاس آدمیون قوم اوس کے مکے کو جب کہ
آئے تہے آنحضرت طرف مدینے کے اور رہا تہا وہان ساتہ قریش کے اور طلب کیا تہا اپنی کل قوم کو پہر کہا اونسے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم باہر ہین چلو
ہمراہ میرے طرف قوم کے کہ پناہ دی ہی جنہون اونکو اور برانگیختہ کرتا تہا قریش کو اور کہتا تہا اونسے کہ ہو تم حق پر اور جو لائے ہین آنحضرت وہ باطل ہی پہر جب کہ
گئے قریش جنگ بدر کو تو نگیا وہ وہان اور جب کہ چلے قریش احد کو تو چلا ساتہ اونکے اور کہتا تہا قریش سے کہ اگر پہلے آتا مین ساتہ تمہارے تو نہ خلاف کرتے تمسے
اور نہین کہے وہ شخص اور یہ ایک جماعت ہمراہ ہی میرے پچاس آدمیون کی میری قوم سے پس تصدیق کی اوسکی اون سبہون نے اور خواہش مند ہوئے قریش
اوسکی مدد پر اور چلین عورتین دف لیکر کہ برانگیختہ کرتی تہین مردون کو لڑائی پر اور یاد دلاتی تہین کشتگان بدر کو ہر منزل مین اور جب کہ مقام کرتے قریش
چشمے پر تو ذبح کرتے اونٹ اونٹون سے کہ جمع کیے تہے قافلے سے سو کہاتے اونکو اور خرچ کرتے وہ کہ زاد راہ کی تہی سبکے مالون سے پہر جب کہ پہنچے
قریش ابوا مین تو صلاح کی آپسمین کہ سے چلے ہو تم عورتون کو ساتہ اپنے اور تردد ہی ہمکو اس باعث پس آؤ پہلے تاکہ نکال لین قبر کہود کر لاش حضرت آمنہ
شہر یہ آنحضرت ﷺ کی کہ اگر پکڑ لی اونہون نے کوئی عورت ہماری تو کہین گے ہم یہ پرانی ہڈیان ہین تمہاری ماں کی سو اگر ہونگے وہ نیکوکار ساتہ اپنی ماں کے
جیسا کہ گمان ہی اونکو تو فدیہ دینگے ہمکو اوس عورت کو واسطے لینے ہڈیون اپنی ماں کے اور اگر نہ غالب آسکے وہ ہماری کسی عورت پر تو قسم ہی کہ فدیہ لینگے ہم اونسے
ان استخوان بوسیدہ کا بہت مال اگر ہین وہ نیکوکار اور مشورت کی ابو سفیان نے اس بات مین اور عقلا سے قریش کے کہا اونہون نے مت ذکر کر اوس
بات کا کہ اگر کرینگے ہم یہ کام تو اوکہیڑ لینگے بنو بکر اور خزاعہ ہمارے مردون کو اور پہنچے جمعرات کو ذوالحلیفہ مین وسویں روز اپنی روانگی سے مکے کے
پانچوین تاریخ شوال کو شروع بتیسوین مہینے مین ہجرت سے اور تہے ساتہ اونکے تین ہزار اونٹ اور دو سو گہوڑے پہر جب کہ صبح کی اونہون نے
ذوالحلیفہ مین تو آئے دو سوار اور اوتارا اونکو موضع وطا مین اور بہیجے آنحضرت ﷺ نے دو جاسوس اپنے انس اور مونس دونو بیٹے فضالہ کے پنجشنبہ
کی رات کو اور پیش آئے وہ قریش کے عقیق مین پہر ہمراہ چلے انکے یہان تک کہ اوترے موضع وطا مین پہر آئے یہ دونو پاس آنحضرت ﷺ کے اور
خبر دی آپکو اور زراعت کی تہی مسلمانون نے قریب بیچ مدینہ منورہ کے کہ اوسکو موضع عرض کہتے تہے اور وہ مابین وطا کے ہی اور احد کے طرف جرف کے

اور لڑتے تھے ہم تلوارون سے کوچون مین یارسول اللہ شہر ہمارا مضبوط ہی نہ غالب آیا ہمپر کوئی کبھی اور نہ باہر گئے ہم کبھی طرف دشمنون کے مگر شکست
ہوئی ہمکو اور نہ چڑھ آیا ہمپر کوئی مگر خوار اور ذلیل ہوا اور مارا گیا پس چھوڑ دو انکو یارسول اللہ اگر مقیم رہینگے وہ تو رہینگے برے حال مین نامراد اور نہ چلے
جاوینگے نامراد مغلوب ہو کر یارسول اللہ منظور کرین آپ صلاح میری اس امر مین اور جان لیجیے کہ ورثہ پونہچا ہی مجکو اس مشورت کا میرے بزرگون سے
کہ ہم مین صاحب عقل تھے اور تجربہ کار جنگ کے پھر پسند کی حضرت نے صلاح ابن ابی کی اور یہی راے اکابر صحابہ کی تھی مہاجرین اور انصار سے
فرمایا آنحضرتؐ نے کہ رہو مدینے مین اور کرو عورتون اور لڑکون کو ٹیلون اور بلندیون مین کہ اگر آوینگے وہ ہمپر تو لڑینگے ہم اونسے کوچون مین کہ ہم خوب
جانتے ہین راہین یہان کی اور مارینگے اونکو تیر اور پتھر اوپر سے گڑھیون اور ٹیلون سے اور کوچہ بندی کی مدینے کی ہر طرف سے کہ ہو گیا مضبوط مانند
قلعے کے پھر عرض کی اون نوجوانون نے کہ نہ حاضر ہوئے تھے بدر مین باہر چلنے کی طرف دشمنون کے آنحضرتؐ سے اور خواہش کی شہادت اور لڑنے کی
دشمنون سے میدان مین اور کہا سے چلیے ہمکو اونکی طرف پھر تائید کی انکی اکثر اصحابون نے کہ صاحب عقل تھے مثل حضرت حمزہ اور سعد بن عبادہ
او نعمان بن مالک بن ثعلبہ وغیرہ کے جماعت اوس اور خزرج سے کہ خوف ہی ہمکو یارسول اللہ اس بات کا کہ گمان کرین ہمکو دشمن کہ ڈر گئے ہم
باہر نکلنے سے اونکے مقابلے مین بسبب نامردی کے کہ ہوگا یہ سبب اونکی جرأت کا ہمپر اور تھے آپ بدر مین تین سو آدمیون سے پس فتحمند کیا
آپکو اللہ تعالی نے اونپر اور ہم آج بہت لوگ ہین اور آرزو رکھتے تھے ہم اس دن کی اور دعا کیا کرتے تھے اللہ سے اسکی تحقیق لے آیا ہی اونکو
اللہ تعالی ہمارے آنگن مین پھر جب دیکھا آنحضرتؐ نے الحاح اور خواہش اونکی باہر چلنے کو تو نہ پسند کیا اسکو اور طیار ہو آئے تھے وہ لوگ
ہتھیارون مین اور پھرتے تھے مانند شیرون کے اور عرض کی مالک بن سنان نے کہ وہ باپ ہین ابی سعید خدری کے یارسول اللہ ہم لوگ
واللہ درمیان دو خوبیون کے ہین یا تو فتح دیگا ہمکو اللہ تعالی وہ تو بھی مراد ہماری ہی یا ذلیل کریگا اونکو اللہ تعالی واسطے ہمارے تو ہو جاویگا
یہ واقعہ مثل واقعہ بدر کے اور دوسرا یہ کہ اللہ تعالی روزی کریگا ہمکو شہادت واللہ یارسول اللہ نہین پرواہ ہمکو کوئی انمین کی کہ ہووے بیشک
دونون صورتون مین خیر ہی واسطے ہمارے کہا راوی نے نہین پونہچی ہمکو یہ خبر کہ آنحضرتؐ نے کچھ جواب دیا ہو اوسکا یا التفات کیا ہو اوسکی طرف
پھر بیٹھ گئے وہ پیچھے خاموش ہو کر اور بولے حضرت حمزہ کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ اوتارا اوسنے آپ پر قرآن کو نہ کھاؤنگا مین آج کھانا یہان تک
کہ لڑون مین اونسے تلوار سے باہر شہر کے اور کہا گیا ہی کہ تھے حضرت حمزہ اوس دن جمعے کے روزہ دار اور تھا روزہ اونکا دن ہفتے کے بھی پھر لڑے
وہ حالت روزہ مین اور کہا نعمان بن مالک بن ثعلبہ نے جو بھائی بنی سالم کے تھے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین گواہی دیتا ہون کہ وہ گا ذبح
شہید تمھارے مین ہو جاونگا اور ہون مین اونمین سے سو مت محروم رکھو مجکو آپ جنت سے قسم ہی اوسکی کہ نہین کوئی معبود سوا اوسکے البتہ
داخل ہونگا مین اوسمین فرمایا رسول خدا نے کہ بسبب کس چیز کے عرض کی اونھون نے کہ مین دوست رکھتا ہون اللہ اور رسول کو اور نہین بھاگتا
دن لڑائی کے فرمایا آنحضرتؐ نے کہ سچ کہا تو نے سو شہید ہوئے وہ اوس دن اور کہا ایاس بن اوس بن عتیک نے یارسول اللہ ہم لوگ قبیلہ بنی عبد الاشہل
کے ہین ہمارے تئین امید ہے اسکی امیدوار ہین ہم یارسول اللہ کہ ذبح کرین ہم لوگون کو اور ذبح کرین وہ ہمکو پھر جاوین ہم طرف جنت کے اور جاوین وے دوزخ کو
اور باوجود اس بات کے یارسول اللہ نہین پسند مجکو کہ لوٹ جاوین قریش طرف اپنی قوم کے اور کہین یون کہ گھیرا ہمنے آنحضرتؐ کو گڑھیون اور ٹیلون مین
یثرب کے اور ہو یہ باعث دلیری قریش کا اور روند ڈالی ہی اونھون نے کھیتی ہماری اب جب تک کہ نہ اوٹھاوین ہم اونکو موضع عرض سے تو نہ
ہوگی بہادری وہ اور تھے ہم یارسول اللہ ایام جاہلیت مین کہ آتے تھے عرب ہمپر پس نہین طمع رکھتے تھے ہمسے اس بات کی یہان تک کہ
جاتے تھے ہم اونکی طرف ساتھ تلوارون کے اور ہٹا دیتے اونکو اپنے مقابلے سے اب ہم آپکے فیض سے مستحق زائد ہین کہ مدد کی ہماری اللہ تعالی نے
بسبب آپکے اور جان لی ہمنے جگہ جانے اپنے کی سو مت بند کرین آپ ہمکو ہماری گڑھیون مین اور کہا خیثمہ ابو سعد بن خیثمہ نے کھڑے ہو کر
یارسول اللہ قریش نے مدت ایک سال مین جمع کیے ہین لشکر اور بلایا ہی عرب کو اطراف سے اور لیتے توابع کو احابیش وغیرہ سے پھر آئے ہین ہمپر

چڑھکر ساتھ گھوڑون اور اونٹون کے اور اوترے ہین ہمارے میدان مین اور گھیر لیا چاہتے ہین ہمکو ہمارے گھرون مین پھر لوٹ جاوینگے اپنے زخمی ہو کے
تو ہوگا یہ سبب انکی دلیری کا پھر یہان تک کہ لوٹ مار کرینگے ہمپر اطراف سے اور کرینگے ہمپر جاسوس اور نگہبان اور باوجود اسکے کہ کر چکے ہین یہ ساتھ ہمارے
کھیتی کے اور دلیر ہونگے ہمپر عرب ہمارے اطراف کے جب کہ دیکھین گے ہمکو کہ نہین مقابل ہوسکے ہم اونسے نکلکر اور نہین اوٹھاتے ہم اونکو اپنی زراعت
سے اور امید ہی کہ اللہ تعالی عنقریب غالب کرے ہمکو اونپر کہ یہ عادت اللہ کی جاری ہی واسطے ہمارے اور اگر ہو صورت دوسری پس شہادت ایک
بیشک رہ گیا مین واقعۂ بدر مین درحالیکہ تھا مین حریص اسپر اور پونہچی حرص میری اس مرتبے کو کہ جھگڑا مین اپنے بیٹے سے واسطے جانے کے
لیکن نکلا حصہ اوسکا قرعے مین اور روزی ہوئی اوسکو شہادت اور تھا مین حریص شہادت کا اور دیکھا مینے اوسکو خواب مین صبح کو آجکی شب کی
اچھی صورت مین کہ کھاتا ہی میوے جنت کے اور پیتا ہی پانی وہان کا اور کہتا ہی مجھسے کہ حق ساتھ ہمارے ہو آمل تو مجھسے جنت مین بیشک پایا مینے
جو وعدہ کیا تھا مجھسے میرے رب نے حق اور سچا اور واللہ یا رسول اللہ صبح کی مینے شوق مین اوس سے ملنے کے جنت مین اور بڑی ہوئی عمر میری
اور پتلی ہوئین ہڈیان میری پس مشتاق ہون مین ملنے کا اپنے مولی سے دعا کرو یا رسول اللہ سے کہ روزی کرے مجکو شہادت اور ملا دے مجکو
سعد سے جنت مین پس دعا دی اسواسطے اونکو آنحضرتؐ نے اور شہید ہوئے جنگ احد مین اور کہا انس بن قتادہ نے یا رسول اللہ یہ لڑائی
ایک کام ہی دو نیکیون مین یا شہادت یا غنیمت اور فتح اونکے قتل سے فرمایا آنحضرتؐ نے خوف ہی مجکو تمہاری شکست سے کہا اونھون نے
پھر جب کہ تمام کیا مینے سوا باہر چلنے کے تو نماز پڑھی آپ نے جمعے کی ساتھ جماعت کے پھر وعظ فرمایا لوگون کو اور حکم کیا اونکو سعی اور کوشش کا
اور خبر دی اونکو فتح کی بسبب صبر کے سو خوش ہوئے لوگ بسبب اسکے کہ مطلع کیا اونکو آنحضرتؐ نے ساتھ مقابلے دشمنون کے اور مکروہ جانا اکثر
باہر جانے کو بہت لوگون نے اصحاب آنحضرتؐ سے پھر طیاری کا حکم دیا آپ نے اصحاب کو واسطے مقابلے دشمنون کے پھر نماز عصر پڑھی آپ نے ساتھ
جماعت کے اور جمع ہوگئے تھے لوگ اور آگئے تھے اہل عوالی اور کردیا تھا عورتون کو اونچی جگہون مین اور حاضر ہوا قبیلہ بنی عمرو بن عوف مسلح ہوکر پھر گئے
آنحضرت اپنے گھر مین اور ساتھ آپ کے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھا اور عمامہ باندھا اونھون نے آنحضرتؐ کے اور پہنائے کپڑے لڑائی
کے اور صف باندھی لوگون نے آپ کے حجرے سے منبر تک باانتظار آپ کے آنے کے اور آئے وہان سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر اور کہا اونھون نے
لوگون سے کہ کہین تمنے آنحضرتؐ سے یہ باتین اور تنگ کیا آپکو واسطے باہر چلنے کے اور حال یہ کہ حکم اوترتا ہی اونپر آسمان سے چھوڑو اس کام کو اونکی
رائے پر اور متابعت کرو اونکے حکم کی اور جو دیکھو خواہش اور خوشی اونکی فرمان برداری کرو اوسکی سو مشغول تھے لوگ اس حال مین اور بعضے کہتے تھے قول
سعد کے اور بعضے طیار تھے سامان مین اور بعضے ناپسند رکھتے تھے باہر جانے کو کہ ناگاہ نکل آئے آنحضرتؐ مسلح ہو کر پہنے ہوئے زرہ اور ڈالے
ہوئے پرتلہ جسپر لٹکا کرتا وہ بعد اسکے پاس آل ابی رافع کے جو مولی تھے آنحضرتؐ کے اور لٹکائی اوسمین تلوار پھر جب نکلے آنحضرت اس طرح سے تو
نادم ہوئے سب لوگ اپنی باتون سے اور کہا کوشش کرنے والون نے واسطے چلنے کے کہ نہ لازم تھا ہمکو سعی کرنا واسطے باہر چلنے کے آنحضرتؐ
اور تکرار کرنا اوس کام مین کہ پسند تھا آپکو خلاف اوسکا اور شرمندہ کیا اونکو اس نے کہ جو پسند رکھتے تھے رہنا مدینہ منورہ کا اور عرض کی سب نے کہ
یا رسول اللہ نہ لائق تھا ہمکو کہنا خلاف مرضی آپ کے کرئیے جو پسند آئے اور نہ سزاوار تھا ہمکو باعث ہونا آپ کے چلنے پر اور آل حکم اللہ تعالی کا ہی اوپر آپکا
فرمایا آپ نے کہ کہی تھی مینے تمسے یہ بات لیکن نہ مانا تمنے اب لائق نہین نبی کو کہ اوتارے سامان جنگ کا بعد پہننے کے یہان تک کہ فیصلہ کرے اللہ تعالی
درمیان اوسکے اور درمیان دشمنون کے اور دستور پہلے انبیا کا تھا کہ نہین اوتارتے تھے سامان جنگ بعد پہننے کے یہان تک کہ فیصلہ کردیتا اللہ تعالی درمیان
اونکے اور دشمنون کے پھر فرمایا آنحضرت نے کہ خیال رکھو میرے کہنے کا اور متابعت کرو میری مگر کی اب چلو ساتھ نام اللہ تعالی کے کہ فتح ہی تمکو اگر صبر کرو گے
مروی ہی کہ وفات ہوئی جمعے مین مالک بن عمرو نجاری کی پھر جب کہ نکلے آنحضرت مسلح ہوکر تو حاضر تھا جنازہ اوسکا اور نماز پڑھی اوسپر آنحضرتؐ نے پھر سوار
ہوئے اپنے گھوڑے پر اور چلے طرف احد کے مروی ہی کہ عرض کی آپ سے راہ مین احد کی بابت یا رسول اللہ کہا گیا ہی [illegible]

اور وہ سانس لیتے تھے گنگیون کی سی آواز رکھا اونکے سینے پر آپ نے دست مبارک اپنا اور فرمایا کیا نہین سب مانہ کل پھر منگوائے آپ نے تین برچھے اور بنائے
تین نشان اور دیا نشان جماعت اوس کا اسید بن حضیر کو اور نشان خزرج کا حباب بن منذر بن جموح کو اور نزدیک بعض کے سعد بن عبادہ کو اور دیا نشان
مہاجرین کا حضرت شیر خدا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کو اور نزدیک بعض کے مصعب بن عمیر کو پھر سوار ہوئے اپنے گھوڑے پر اور لٹکائی کاندھے پر
کمان اور لیا ہاتھ مین برچھا اور پوری اوسدن برچھے کی تھی شکستہ اور مسلح تھے سب مسلمان اور تھے سو زرہ پوش جب کہ چلے آنحضرت سوار ہو کر تو چلے
(پوری شاید بواو مجہول ۱۲)
دونون سعد روبرو آپ کے دوڑتے ہوئے زرہ پہن کر کہ وہ دونو سعد بن عبادہ اور سعد بن معاذ تھے اور باقی لوگ داہنے بائین تھے آپ کے یہان تک کہ
چلے آپ اوپر راہ بدایع کے پھر طرف زقاق الحسنی کے یہان تک کہ آئے موضع شیخین مین کہ وہ دو ٹیلے تھے اور رہتے تھے وہان زمان جاہلیت مین ایک بوڑھا اندھا
اور دوسری اندھی بوڑھی عورت کہ باتین کیا کرتے تھے وہان وہ دونون سو نام ہوا اون ٹیلون کا اطمان شیخین یہان تک کہ پہونچے طرف سرے ٹیلے کے
اور دیکھا آپ نے پھر کر طرف ایک جماعت خشنائے کے پیچھے سے کہ اونہین شور تھا اور پوچھا آپ نے کہ کون ہین یہ لوگ عرض کی لوگون نے کہ یا رسول اللہ یہ لوگ
ہین حلیف ابن ابی کے جماعت یہود سے فرمایا آنحضرت نے کہ نہین سزاوار مدد لینا اہل شرک سے اوپر اہل شرک کے پھر اوس موضع شیخین پر حاضری لی
آپ نے لشکر کی اور دیکھا لڑکون کو کہ وہ عبد اللہ بن عمر اور زید بن ثابت اور اسامہ بن زید اور نعمان بن بشیر اور زید بن ارقم اور براء بن عازب اور اسید بن ظہیر اور عرابہ بن اوس
اور ابو سعید خدری اور سمرۃ بن جندب اور رافع بن خدیج تھے پس لوٹا دیا آپ نے اونکو کہا رافع بن خدیج نے کہ جب لوٹایا آنحضرت نے کم عمرون کو
تو کھڑا رہا مین دیر تک سامنے کہا ظہیر بن رافع نے یا رسول اللہ یہ رافع بن خدیج تیر انداز ہے پھر اجازت دی مجکو آنحضرت نے ساتھ چلنے کی پھر جب کہ
ساتھ لیا مجکو تو کہا سمرہ بن جندب نے واسطے اپنے ربیب کے جو مرّی بن سنان تھا اور نکاح کیا تھا سمرہ کی ماں سے مرّی بن سنان نے کہ ای بابا پھر
اجازت دی ہو ساتھ چلنے کی آنحضرت نے رافع کو اور لوٹا دیا مجکو اور مین گرا دیتا ہون رافع کو کشتی مین تو عرض کی مرّی بن سنان حارثی نے کہ یا رسول اللہ
لوٹا دیا آپ نے میرے لڑکے کو اور ہمراہ لیا رافع کو اور بیٹا میرا پچھاڑتا ہے کشتی مین رافع کو پھر کشتی کرائی آنحضرت نے اون دونون کی اور پچھاڑا سمرہ نے
رافع کو پھر اجازت دی ہمراہی کی آنحضرت نے سمرہ کو بھی اور ٹھہرے وہان اونکی قبیلہ بنی اسلم کی اور آیا ابن ابی اور اترا ایک جانب مین لشکر کے ساتھ اپنے
لوگون کے تو کہنے لگے حلفا اوسکے اور منافقین ابن ابی سے کہ کہا تھا تو نے آنحضرت سے مشورہ خیر خواہی کا واسطے نہ باہر چلنے کے اور متفق ہوئی رائے
اونکی تیری رائے سے پھر نہ مانا کہنا تیرا اور قبول کیا کہنا اون چھوکرون کا جو ساتھ اونکے ہین سو ظاہر کیا نفاق اور دھوکا اپنا اوسنے اور شب گذاری آنحضرت
نے شیخین مین اور رات کی ابن ابی نے اپنی جماعت مین اور فارغ ہوئے آنحضرت ملاحظہ لشکر سے اور ڈوبا آفتاب پھر اذان دی بلال نے مغرب کی اور
نماز پڑھی آنحضرت نے ساتھ اصحاب کے پھر اذان ہوئی عشا کی اور نماز پڑھی آپ نے جماعت کی اور آنحضرت اوترے تھے قبیلہ بنی نجار مین اور مقرر کیا
آپ نے حفاظت لشکر پر محمد بن مسلمہ کو ساتھ پچاس آدمیون کے کہ پھرین گرد لشکر کے یہان تک کہ واقع ہوئی تاریکی رات کی لشکر اسلام وغیرہ پر
اور دیکھا مشرکون نے آنحضرت کو تاریکی شب مین اور یہ کہا وتر سے یہان موضع شیخین مین جمع کیا اپنے لوگون کو اور مقرر کیا اپنی حفاظت پر عکرمہ بن ابی جہل کو
ساتھ چند سوارون مشرکون کے کہ لوٹتے تھے گھوڑے اونکے اور آتے تھے پاس تک موضع حرّہ کے لیکن بسبب ڈر کے نہین بڑھتے تھے حرہ پر کہ تھے وہان
محمد بن مسلمہ اور کہا تھا اوس شب آنحضرت نے بعد نماز عشا کے کہ کون حفاظت کریگا میری آج کی رات سو کھڑا ہوا ایک شخص اور کہا اوسنے کہ مین فرمایا آپ نے
کہ کون ہے تو کہا اوسنے مین ذکوان بن عبد قیس ہون فرمایا آپ نے کہ بیٹھ جا پھر فرمایا آپ نے کہ کون حفاظت کریگا میری آج کی رات پھر کھڑا ہوا
ایک شخص اور کہا اوسنے مین فرمایا آنحضرت نے کہ کون ہے تو کہا اوسنے مین ابو سبع ہون فرمایا آپ نے کہ بیٹھ جا پھر فرمایا آپ نے کہ کون حفاظت کریگا
میری آج پھر کھڑا ہوا ایک شخص فرمایا آپ نے کہ کون ہے تو کہا اوسنے مین ابن عبد قیس ہون فرمایا آپ نے کہ بیٹھ جا پھر خاموش رہے کچھ دیر پھر فرمایا آپ نے
کہ کھڑے ہو تم تینون ایک ساتھ سو کھڑے ہوئے ذکوان بن عبد قیس اور فرمایا آپ نے کہ کہان ہین دونون ساتھی تیرے عرض کی ذکوان نے کہ مین ہی تھا یا رسول اللہ
جو جواب دیتا تھا آپکو ہر بار فرمایا آپ نے کہ جا سپرد کیا تجکو اللہ تعالی کو پھر پہنا اوسنے زرہ اور خود اپنا اور لی تیغ و سپر اور پہرہ دینے لگا

اور دیا بڑا نشان طلحہ بن ابی طلحہ کو اور نام ابی طلحہ کا عبد العزی بن عثمان بن عبد الدار بن قصی ہی اور پکار دیا اوسدن ابو سفیان نے کہ ای اہل عبد الدار ہم
جانتے ہین کہ تم مستحق زائد ہو ہمسے واسطے نشان کے بیشک پہنچ پونہچا ہمکو بدر مین بسبب تمہارے نشان کے اور حاصل ہوئی تکلیف لوگون کو بسبب
نشان کے مضبوط رکھنا اور خوب حفاظت کرنا نشان کی اور چھوڑدو واسطے لڑائی کے کہ ہم لوگ طالب مگر ہین ہیچ طلب کرنے نئے پٹنے کیا اور کہا
ابو سفیان نے کہ جب گرجاتا ہی نشان تو نہین ثابت قدم رہتے لوگ تو غصے ہوئے اوسکے اس کلام سے بنی عبد الدار اور کہا ہم نہین دینے والے
نشان اپنا اور کو ان باتون سے لیکن خبرداری اسکی پس عنقریب دیکھ لیگا تو اوسکو اور گھیر لیا نشان ہر طرف سے جماعت بنی عبد الدار نے ساتھ
برچھون کے اور کہین ابو سفیان کو بُری باتین کہا ابو سفیان نے بناتے ہین ہم ایک نشان اور تو بولے بنی عبد الدار کہ اوٹھا وینگا اوسکو بھی ایک شخص
ہمارا اور نہوگا کبھی اوٹھانے والا اوسکا کوئی سوا ہمارے اور پھرنا شروع کیا آنحضرتؐ نے پیادہ کہ برابر کرتے تھے صفین اور کھڑا کرتے تھے لوگون کو
مقام جنگ پر اور فرمانے لگے بڑھو ای فلانے اور پیچھے ہٹ ای فلانے یہان تک کہ جب دیکھتے آپ نکلا ہوا کاندھا کسیکا تو پیچھے کرتے اوسکو اور سیدھا
کرتے تھے آپ لوگون کو جیسے کہ برابر کرتا ہی کوئی تیرون کو یہان تک کہ جب برابر ہوئین صفین تو پوچھا آپ نے کہ کون ہی نشان بردار مشرکون کا تو عرض کی گئی
کہ بنی عبد الدار فرمایا آپ نے کہ ہم مستحق زائد ہین وفاداری مین اونسے کیا نہین مصعب بن عمیر کہا اونھون نے حاضر ہون مین یہ فرمایا آپ نے کہ لو
نشان کو سو لیا نشان مصعب نے اور کھڑا کیا اوسکو آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کھڑے ہوئے آپ اور خطبہ پڑھا فرمایا ای لوگو وصیت
کرتا ہون مین تمکو اوس بات کی کہ وصیت کی اوسکی مجھکو اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین ساتھ عمل کرنے کے اپنی طاعت پر اور منع کرنے سے ساتھ اپنے
محارم کے پھر تم لوگ آج مانند اجر اور حاصل کیے ہو واسطے اوس شخص کے کہ یاد کیے اوسنے گناہ اپنے پھر روکا اپنے نفس کو بامید نفع اور صبر اور یقین
اور سعی اور خوشی کے بیشک جہاد دشمنون سے سخت ہی رنج اوسکا کم ہین جو صبر کرنے والے اوسپر مگر وہ شخص کہ ارادہ کرے اوسکا اللہ تعالی ساتھ
اوسکے ہو کہ فرمان بردار ہو اوسکا اور شیطان ساتھ اوسکے ہی کہ نافرمان ہو خدا تعالی کا کھولو اپنے عملون کو ساتھ صبر کے جہاد پر اور طلب کرو بسبب
اسکے جو کہ وعدہ کیا ہی تمسے اللہ تعالی نے اور لازم پکڑو اوسکے حکم کو بیشک مین حریص ہون تمہارے ہدایت پانے پر اور بیشک اختلاف اور تنازع
اور تعلق رہنا ساتھ غیر کے یہ سبب عجز اور ضعف کا ہی اور اوس قسم سے کہ نہین دوست رکھتا اوسکو اللہ تعالی اور نہین دیتا اوسکو فتح اور مدد ای لوگو آگئی ہی یہ
دل مین یہ بات کہ ہوگا جو شخص حرام پر تو جدائی کر دیگا اللہ تعالی درمیان اوسکے اور اپنے نبی کے اور جو منہ پھیریگا اوس سے بخشیگا اللہ تعالی اوسکے
گناہ کو اور جسنے درود بھیجا مجھپر تو درود بھیجتا ہی اوسپر اللہ تعالی اور فرشتے اوسکے دس بار اور جسنے احسان کیا مسلمان یا کافر سے تو واقع ہوتا ہی
عوض اوسکا اوپر اللہ تعالی کے پھیر جلدی [illegible] اوسکو دنیا مین یا پھیر دے اوسکو آخرت مین اور جو ایمان رکھتا ہی اللہ تعالی اور آخرت پر پس ہی اوسپر نماز جمعہ
دن جمعے کے سوا لڑکے اور عورت اور مریض اور غلام کے اور جو شخص بے پرواہ ہوا اللہ تعالی سے تو بے پرواہ ہوتا ہی اوس سے اللہ تعالی
اور اللہ تعالی غنی ہی لائق ہی صفت والا نہین جانتا مین کوئی عمل کہ نزدیک کرے تمکو اللہ تعالی سے مگر یہ کہ حکم کیا مینے تمکو ساتھ اوسکے اور نہین جانتا
مین کوئی عمل کہ نزدیک کرے تمکو دوزخ سے مگر منع کیا مینے تمکو اوس سے اور پھونکا یا ہی میرے دل مین روح امین نے کہ ہرگز نہین مرتی کوئی جان
جبتک پورا لیوے تمام رزق اپنا اگرچہ نہین پہنچا کچھ اوس سے اور اگرچہ دیر کرے اوس مین پس ڈرو اللہ تعالی سے جو پرورش کرنے والا ہی تمہارا اور اجمال کرو طلب
رزق مین اور نہ برانگیختہ کرے تمکو حاصل ہونا اوسکا دیر مین اس بات پر کہ طلب کرو اوسکو ساتھ گناہ کے بیشک نہین قادر ہوتا کوئی اوس چیز پر کہ پاس
اوسکے ہی سوا طاعت اور فرمان برداری کے بیشک ظاہر ہو گیا تم پر حلال اور حرام سوا اس بات کے کہ درمیان اونکے امور مشتبہ ہین کہ نہین جانتے
اونکو بہت آدمی [illegible] اور جو واقع ہی الفت مین تو ہوا وہ مانند
اوس چرواہے کے کہ ہی ہیچ پہلو چراگاہ کے قریب ہی کہ واقع ہوا اوس مین اور نہین کوئی بادشاہ مگر یہ کہ واسطے اوسکے کوئی چراگاہ ہی آگاہ ہو کہ چراگاہ خدا تعالی
کی محارم اوسکے ہین اور مومن مومنون مین مانند سر کے ہی بدن پر جب کہ درد ہوتا ہی اوسمین تو متوجہ ہو جاتا ہی اوس طرف تمام بدن اور سکا والسلام علیکم

کہا راوی نے اول وہ شخص کہ شروع کی اوسنے لڑائی درمیان لوگون کے وہ ابی عامر تھا کہ نکلا ساتھ پچاس شخص قوم اپنے کے اور تھے لڑکے اوسکے
اکثر غلام قریش کے پس آواز دی ابو عامر نے اور وہ بنی عبد عمرو سے تھا قبیلہ اوس مین کہ مین ابو عامر ہون کہا لوگون نے کہ خوشی یا ورنہ آرام ہو تجکو اے فاسق
کہا اوسنے واللہ پہنچی میری قوم کو بعد میرے برائی اور ہمراہ تھے اوسکے غلام اہل مکہ کے پھر پتھر مارے اونھون نے اور مسلمانون نے تھوڑی دیر تک پھر
لوٹ گیا ابو عامر اور لوگ اوسکے پھر پکارا طلحہ نے مقابل کو طرف جنگ کے اور کہا گیا ہے کہ نہین لڑے غلام قریش کے اور حکم کیا اونکو اونھون نے حفاظت
لشکر کا اور کہا راوی نے شروع کی زنان مشرکین نے قبل جنگ کے کہ کھڑی ہوئین آگے لشکر کے اور بجانا شروع کیا اونھون نے دف وغیرہ کو پھر
چلی گئین وقت جنگ کے پیچھے صفون کے پس جب لوٹتا کوئی شخص اونکا پیچھے تو یاد دلاتین اوسکو کشتگان بدر کا اور برانگیختہ کرتین اوسکو لڑائی پر اور تھا
قزمان نام سے ایک شخص منافقون سے کہ لوٹ گیا احد سے ساتھ ابی کے پھر صبح کو عار دلایا اوسکو عورتون نے بنی ظفر کی اور بولین اے قزمان گئے مرد
لڑائی پر اور رہگیا تو نہین شرماتا تو اپنے اس کام سے نہین تو مگر عورت کہ گئی قوم تیری اور رہگیا تو گھر مین پھر فکر کیا اوسکا یہانتک کہ گیا وہ اپنے گھر
اور نکالا تیر و کمان اور تلوار کو اور مشہور تھا وہ شجاعت مین پھر دوڑتا آیا پاس آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اور گھسا صفون مین یہانتک کہ
آ کھڑا ہوا پہلی صف مین اور پہلے مارا اوسنے تیر مسلمانون کی طرف سے پس نکلتے تھے تیر اوسکے مانند نیزون کے اور وہ آواز دیتا تھا مانند مست اونٹ
کے پھر نکالی اوسنے تلوار اور کیے خوب کام یہانتک کہ آخر مین جو قتل کیا آپ کو اور تھے آنحضرتؐ کہ جب ذکر کرتے کوئی اوسکا تو فرماتے اوسکو اہل نار سے
پھر جب ہٹے مسلمان تو توڑ ڈالا اوسنے میان اپنی تلوار کا اور پھرتا تھا میدان مین کہتا ہوا کہ موت بہتر ہے بھاگنے سے اے آل اوس لڑو بخیال اپنے
حسب اور نسب کے اور کرو مانند میرے کام پھر گھس جاتا تلوار لیکر کفار مین یہانتک کہ کہا جاتا مارا گیا وہ پھر نکل آتا اور کہتا مین جوان ہون قبیلہ
بنی ظفر کا پس مارے اوسنے سات آدمی پھر گر پڑا بسبب زخمی ہوکر پھر گذرے اوسپر قتادہ بن نعمان اور کہا اوس سے اے ابو الغیداق کیا ہے حال تیرا کہا اوسنے
قزمان نے یا لبیک کہا قتادہ نے خوشخبری ہو تجکو ساتھ شہادت کے کہا قزمان نے مین واللہ نہین لڑا اے ابو عمرو دین پر بلکہ لڑا مین واسطے ننگ
و ناموس کے کہ آوین ہمپر قریش اور خراب کرین کھجورین ہماری ایس(?) ذکر ہوا آگے آنحضرتؐ کے اوسکے زخمون کا فرمایا آپ نے وہ دوزخی ہے پھر درد دیا
اوسکو اوسکے زخمون نے تو مار ڈالی اوسنے جان اپنی یہ سنکر فرمایا آپ نے بیشک اللہ تائید کرتا ہے اس دین کے ساتھ فاسق آدمی کے کہا راوی نے
اور گئے آنحضرتؐ طرف تیر اندازون کے اور کہا اونسے قوی کرنا پشت ہماری خوف ہے ہمکو کہ آوین وہ لوگ پیچھے سے اور کھڑے رہنا اپنے مقامون پر
نہ ہٹنا وہان سے اگرچہ دیکھو تم ہمکو کہ بھگا دین ہم اونکو یہانتک کہ داخل ہون اونکے لشکر مین اور اسی طرح مت ہٹنا اپنی جگہ سے اگرچہ دیکھو تم
ہمکو کہ مارے جاوین اپس مت مدد کرنا ہماری اور مت ہٹانا … اے اللہ نگہبان کرتا ہون مین تجکو اپنے اوپر اور مارنا اونکے گھوڑون کو ساتھ تیرون کے کہ
گھوڑے نہین منہ کرتے تیرون پر اور واسطے مشرکون کے دو رسالے تھے کہ افسر میمنہ اونکے کا خالد بن ولید اور افسر میسرہ اونکے کا عکرمہ بن ابی جہل
پھر آراستہ کیا آنحضرتؐ نے میمنہ اور میسرہ اپنا اور دیا بڑا نشان اپنا مصعب بن عمیر کو اور دیا نشان اوس کا اسید بن حضیر کو اور نشان خزرج کا
سعد یا حباب کو اور نگہبان ہوئے اونکی پشت پر تیرانداز کہ مارتے تھے تیرون سے مشرکون کے گھوڑون کو پس بھاگ گئے وہ پیچھے کہا بعض تیرانداز
نے وہ کیا کارگر ہوئے تیر ہمارے اسقدر کہ نہ خالی گرا کوئی تیر ہمارا اگر … کہ لگا اوپر گھوڑے یا آدمی کے … پھر قریب ہوئے دونون لشکر اور آگے
کہا اونھون نے اپنے نشان بردار طلحہ بن ابی طلحہ کو اور آراستہ کین صفین اپنی اور کھڑا کیا عورتون کو پیچھے مردون کے کہ بجاتی تھین دف وغیرہ مثل ہند اور اوسکے
ساتھیون کے کہ برانگیختہ کرتی تھین اور روتی تھین لوگون کو ہٹنے سے اور یاد دلاتی تھین کشتگان بدر کو اور کہتی تھین ۹۰

نحن بنات طارق	نمشي على النمارق
ان تقبلوا نعانق	او تدبروا نفارق

فراق غیر وامق

یعنی ہم بیٹیاں طارق کی ہیں ہم چلتیاں ہیں غالیچوں پر اگر مقابلہ کروگے تم گلے لگائینگے ہم یا بھاگوگے تم فراق کرینگے ہم فراق غیر محب کا سا اور پکارا
طلحہ بن ابی طلحہ نے کہ کون آتا ہے لڑنے کو فرمایا حضرت علیؓ نے کیا ہے تجکو شوق لڑائی کا کہا طلحہ نے کہ ہاں پس پہلے حضرت علیؓ دونوں لشکروں میں اور بیٹھے
آنحضرتؐ پیچھے نشان کے پہنے ہوئے دو زرہیں اور دو خود پھر مقابل ہوئے یہ دونوں اور پہلے تلوار ماری حضرت علیؓ نے طلحہ کے سر پر اور کاٹا آپ کی
تلوار نے اوسکی ٹھوڑی تک کہ گر پڑا وہ اور لوٹ آئے حضرت علیؓ پھر کہا اونہیں لوگوں نے کیوں نہ اور وار کیا تمنے اوسپر فرمایا آپ نے کہ جب گرا وہ تو
کھل گئی شرمگاہ اوسکی تو رحم آیا مجکو اوسپر اور جان لیا میں نے کہ اللہ تعالی عنقریب مار ڈالیگا اوسکو کہ وہ دنبہ ہے اوس لشکر کا اور ایک روایت میں ہے کہ پہلے
وار کیا طلحہ نے حضرت علیؓ پر اور روکا آپ نے سپر پر لیکن نہ کاٹا اوسکی تلوار نے کچھ پھر وار کیا اوسپر حضرت علیؓ نے اور تھی طلحہ پر زرہ اونچی پس مارا اوسکی ساقوں کو
کہ کٹ گئے پاؤں اوسکے پھر چاہا دوبارہ وار کرنا کہ واسطہ دیا اوسنے رحم کا تو چھوڑ دیا اوسکو حضرت علیؓ نے یہان تک کہ گذرے اوسپر اور مسلمان اور تمام کیا
اونہوں نے کام اوسکا اور نزدیک بعض کے پھر وار کیا اوسپر حضرت علیؓ نے پھر جب مارا گیا طلحہ تو خوش ہوئے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور کہی تکبیر اور
تکبیر کہی سب مسلمانوں نے پھر حملہ کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کفار پر اور شروع کیا قتل یہان تک کہ متفرق کر دیا مشرکوں کو
اور نہ مارا گیا تھا کوئی سوا طلحہ کے پھر اوٹھایا نشان اونکا عثمان بن ابی طلحہ نے کہ کنیت اوسکی ابو شیبہ ہے اور وہ آگے عورتوں کے رجز پڑھتا تھا

اِنَّ عَلٰی اَھْلِ اللِّوَاءِ حَقًّا	اَنْ یُّخْضَبَ الصَّعْدَۃُ اَوْ تَنْدَقَّا

یعنی تحقیق اوپر اہل علم کے حق ہے یہ کہ رنگا جاوے نیزہ یا کہ ٹوٹ جاوے اور بڑھا نشان لیکر اور عورتیں برانگیختہ کرتی تھیں اور بجاتی تھیں دف پھر حملہ کیا اوسپر
حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اور ماری تلوار اوسکے کاندھے پر کہ کٹ گیا ہاتھ اور شانہ اوسکا یہان تک کہ اوتر آئی اوسکی کمر تک اور دیکھنے لگا پھیپھڑا
اوسکا پھر لوٹے حضرت حمزہ یہ کہتے ہوئے اَنَا ابْنُ سَاقِی الْحَجِیْجِ یعنی میں بیٹا حاجیوں کے پانی دینے والے کا ہوں پھر اوٹھایا نشان اونکا
ابو سعد بن ابی طلحہ نے اور تیر مارا اوسکے سعد بن ابی وقاص نے تو لگا اوسکے گلے پر اور پہنے تھا وہ زرہ اور خود سے چھپا رکھا کہ کھلا تھا
گلا اوسکا یہان تک کہ نکل آئی زبان اوسکی مانند کتے کے اور مروی ہے کہ جب ابو سعد نے اوٹھایا نشان تو کہنا شروع کیا یہ پیچھے اوسکے عورتوں نے

صَبْرًا بَنِیْ عَبْدِ الدَّارِ صَبْرًا حُمَاۃَ	الْاَدْبَارِ ضَرْبًا بِکُلِّ بَتَّارٖ

یعنی مارو تم اے بنی عبد دار مارنا غیرت والوں کا پشتوں کو مارنا ساتھ ہر تلوار تیز کے پس ماری اوسپر تلوار سعد نے کہ کٹ گیا سیدھا ہاتھ اوسکا
پھر لیا اوسنے نشان اولٹے ہاتھ میں پھر دوسرا وار کیا سعد نے اوسکے اولٹے ہاتھ پر کہ کاٹ دیا اوسکو بھی پھر تھام لیا اوسنے نشان دونوں بازوؤں سے
اور لگا لیا سینہ سے پھر جھک گیا اوسپر سو ڈالی سینہ کی نوک کمان کی اندر زرہ اور خود اوسکے کے پھر پھینکدیا سینہ اوس سے خود اوسکا پیچھے پشت کے
پھر مارا سینہ اوسکو اور لیا سامان زرہ وغیرہ اوسکا پھر بڑھا میری طرف شیخ عبد بن عوف اور چند آدمی ہمراہ اوسکے پس روکا مجکو اوسکے سامان لینے
اور تھا اسباب اوسکا بہتر سب سامانوں کا کہ اون میں تھے زرہ روئیدار اور خود اور تلوار عمدہ سو حائل ہوگئے وہ درمیان میرے اور اوس اسباب کے اور
یہ قول صحیح تر ہے اس سے کہ لیا اونہوں نے سامان اوسکا لیکن اجماع ہے سب کا اسپر کہ مارا اوسکو سعد نے پھر لیا اوس نشان کو مسافع بن طلحہ بن ابی طلحہ
اور تیر مارا اوسکو عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے اور کہا لے وار یہ میں ابن ابی الاقلح ہوں اور قتل کیا اوسکو پھر اوٹھا لے گئے اوسکو طرف ماں اوسکی سلافہ
بنت سعد بن شہید کے کہ تھی وہ درمیان عورتوں کے تو پوچھا اوسنے کسنے مارا تجکو کہا اوسنے نہیں جانتا میں لیکن سنا میں نے مارنے والے کو کہتا تھا لے یہ وار
میرا کہ میں ابن ابی الاقلح ہوں کہا سلافہ نے اَفْلَحِیْ وَاللّٰہِ یعنی میری قوم سے ہے اور بعض روایت میں ہے کہ کہا اوس قاتل نے لے یہ وار میرا کہ میں ابن کسرہ ہوں
اور کہا جاتا تھا اون لوگوں کو جاہلیت میں بنو کسر الذہب کہا اوسنے جب کہ دریافت کیا ماں نے اوس سے قاتل کو کہ نہیں جانتا میں سوا اسکے کہ کہتا تھا
قاتل پھر لے یہ وار میرا کہ میں ابن کسرہ ہوں کہا سلافہ نے اَھُذَلِیٌّ وَاللّٰہِ کسرہ یعنی وہ ایک شخص ہے ہم میں کا پس نذر کی اوسکی ماں نے اوس دن
یہ کہ پیوے شراب بیچ کاسہ سر کی عاصم بن ثابت کے اور دیا کچھ اوسنے قاتل کو نشان پھر اوٹھایا اوسکو کلاب بن طلحہ بن ابی طلحہ نے اور قتل کیا اوسکو

کہا نسطاس نے ہم تھے درمیان اوس لاچاری کے کہ دیکھا ہمنے آتے ہوئے اپنے سوارون کو یہان تک کہ آگھسے وہ لشکر مین کہ نتھا کوئی روکنے والا اونکا سبب
خالی چھوڑ دینے اوس گھاٹی کے کہ تھے اوسپر تیرانداز اور گئے تھے واسطے لوٹ کے پھر لوٹا اون تیراندازون نے اور مین دیکھتا تھا کہ رکھ لیا اونھون نے بغل مین
کمان و ترکش اور تھا پیچ گود اور ہاتھ ہر شخص کے کچھ مال لیا ہوا لوٹ کا پھر جب آگھسے سوار ہمارے اون لوٹنے والون بے فکرون مین تو رکھین اونپر تلوارین اور
مارا اونکو خوب پھر ہٹ گئے مسلمان ہر طرف اور ڈال گئے سامان لوٹا ہوا اور خالی ہوگیا لشکر ہمارا پھر اوٹھا لائے ہم سامان اپنا کہ نہ کم ہوئی کوئی چیز ہماری اور
چھوٹ گئے قیدی ہمارے اور پایا ہمنے نقد اپنا مدفون مین اور دیکھا ہمنے ایک مسلمان کو کہ لپٹ گیا صفوان سے اور دبایا اوسکو یہان تک کہ گمان کیا ہمنے کہ یہ مر جائیگا
پھر پائی ہمنے اوسمین کچھ جان اور گئے ہم پاس اوسکے خنجر لیکر اور دریافت کیا ہمنے کہ کون تھا یہ شخص کہا گیا یہ ایک شخص تھا بنی ساعدہ کا پھر ہدایت کی مجکو اللہ تعالی
نے بعد اسکے اسلام کی مروی ہے عمرو بن حکم سے کہ کہا اونھون نے نہین جانتے ہم کسی کو اصحاب آنحضرت سے کہ جو گرے لوٹ پر اور لیا اونھون نے نقد اور مال کہ
رہا ہو وہ ساتھ اونکے کچھ وقت لوٹنے کے جب کہ آگھیرا ہمکو مشرکون نے اور مل گئے لوگ آپسمین سوا دو شخص کے کہ ایک اونکے عاصم بن ثابت بن ابی الافلح ہین کہ
لے آئے وہ ایک پٹکہ جو پایا تھا لشکر کفار مین اور تھین اوسمین پچاس اشرفیان پھر لپیٹ لیا اوسکو کمر پر اندر کپڑون کے اور لائے عباد بن بشر ایک تھیلی کہ تھا اوسمین تیرہ
مثقال سونا اور ڈال لائے اوسکو جیب مین اپنے کرتے کے اور پہنے ہوئے تھے وہ زرہ اوپر قمیص کے اور باندھے ہوئے تھے پٹکہ کمر سے پھر لائے یہ دونون وہ مال
پاس آنحضرت کے احد مین تو خمس لیا اوسکا آنحضرت نے اور دے دیا اونکو اوسی طرح روایت ہی رافع بن خدیج سے کہ کہا اونھون نے جب کہ لوٹ آئے تیرانداز
اور رہ گئے وہ جو کہ رہے اوس جگہ تو دیکھا خالد بن ولید نے خالی گھاٹی کو کہ ہین اوسپر کم لوگ دوڑایا گھوڑا اپنا اوس طرف اور ہمراہ ہوئے اونکے عکرمہ بن ابی جہل اور
باقی سواران کفار تو حملہ کیا اول اون تیراندازون پر اور مارے تیر اون باقی تیراندازون نے کہ تھے اوپر گھاٹی کے یہان تک کہ شہید ہوئے وہ سب اور تیر مارے
عبد اللہ بن جبیر نے اسقدر کہ خالی ہوگیا ترکش اونکا پھر لڑے وہ برچھے سے یہان تک کہ ٹوٹ گیا برچھا اونکا پھر توڑ ڈالا اونھون نے میان اپنی تلوار کا اور لڑے
اسقدر کہ شہید ہوئے اور آئے جعال بن سراقہ اور ابو بردہ بن نیار اور تھے یہ دونون حاضر قتل عبد اللہ بن جبیر مین اور یہ دونون بعد شب کے لوٹے اوس گھاٹی
پہاڑ سے یہان تک کہ جا ملے اپنے لوگون سے اور سوار تھے کفار گھوڑون پر پس مختلف ہوگئین صفین مسلمانون کی اور پکارا ابلیس نے بعد ظاہر ہونے کے
بیچ صورت جعال بن سراقہ کے محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم شہید ہوئے اور کہا یہ تین بار اور گرفتار ہوا جعال بن سراقہ اوس دن بڑی بلا مین جب کہ ظاہر ہوا
اوس دن ابلیس اوسکی صورت مین اور جعال لڑتا تھا مسلمانون سے سخت لڑائی اور تھا وہ بیچ پہلو ابی بردہ بن نیار اور خوات بن جبیر کے سوا اللہ نہ دیکھی جسنے
کوئی دولت سریع دولت مشرکین سے اوپر اپنے اور متوجہ ہوئے مسلمان اوپر جعال بن سراقہ کے واسطے قتل کے کہ کہتے تھے وہ اسنے پکارا ہی قتل ہونا آنحضرت کا
اور گواہی دی خوات بن جبیر اور ابو بردہ بن نیار نے کہ تھا یہ قریب ہمسے جب کہ آئی یہ آواز کہ پکارا ہی اسکو غیر اسکے نے کہا رافع نے اور حاضر ہوا مین بعد اسکے
اور کہتے ہین رافع بن خدیج کہ حاصل ہوا یہ ہمکو بسبب ہمارے نفسون کے اور نافرمانی آنحضرت کے کہ مل گئے مسلمان اور مارتے تھے آپسمین ایک دوسرے کو
بیجانے ہوئے بسبب عجلت اور دہشت کے اور زخمی ہوئے اوس دن اسید بن حضیر ساتھ دو زخمون کے کہ مارا تھا ایک ابو بردہ نے اور کہتا تھا کہ لے اسکو
کہ مین غلام انصاری ہون اور حملہ کیا ابوزعنہ نے درمیان قتال کے ابو بردہ پر اور مارے اوسکے دو زخم درحالیکہ کہتا تھا مین ابوزعنہ ہون سب پہچانے
ابو بردہ نے کہ پھر پہچانا اونکو بعد اوسکے پھر جب ملتے ابوزعنہ سے تو کہتے اوس سے کہ دیکھو کیا کیا تمنے ساتھ میرے تو کہتے اونسے زعنہ کہ مارا تھا تمنے
اسید بن حضیر کو درحالیکہ نہ واقف تھا وہ لیکن ہی یہ زخم بیچ راہ اللہ تعالی کے پھر ذکر کیا اسکا آنحضرت سے فرمایا آپ نے کہ ہی یہ بیچ راہ خدا کے اے ابو بردہ اور
ثابت ہوا واسطے تیرے ثواب اسکا اسواسطے کہ مارا ہی یہ تجکو ایک مشرک نے اور جو مقتول ہوا وہ شہید ہی اور تھے یمان حسیل بن جابر اور رفاعہ بن وقش دونون بہت
بوڑھے کہ چڑھ گئے تھے ساتھ عورتون کے مدینے مین اوپر بلندیون کے اور کہا ایک نے دوسرے سے کہ لا ابالک یعنی نہین باپ واسطے تیرے کیا کرینگے
ہم ساتھ کرے جانا ہین ابھی کہ نہین ہم مگر آج یا کل اور نہین باقی ہی عمر ہماری مگر بقدر پیاس جانور کے بہتر یہ ہی کہ لین ہم تلوارین اور جا ملین آنحضرت سے شہر کو احد مین
پھر جب کہ آئے وہ اور چلے طرف کفار کے تو قتل کیا رفاعہ کو مشرکون نے اور لیکن حسیل بن جابر کہ باپ ہین حضرت حذیفہ کے سو لوٹ پڑے اونپر مسلمان ساتھ

تلوارون اپنی کے اور نہ پہچانا تھا اونھون نے اوسکو بسبب پریشانی اور گڑبڑ ہو جانے کے باوجودیکہ پکارتے رہے حضرت حذیفہ کہ یہ باپ میرا ہی یہ باپ میرا ہی
یہانتک کہ قتل کر ڈالا اونکو پس کہا حذیفہ نے یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ یعنی بخشے اللہ تمکو اور اللہ بڑا رحم کرنے والا ہی رحم کرنے والون کا
کیا کیا تمنے یہ کام پھر بہت خوش ہوئے آنحضرت حذیفہ سے اور فرمایا آنحضرت نے واسطے دیت دینے باپ حذیفہ کے لیکن صدقہ کر دیا حذیفہ نے مسلمانون پر
دیت اپنے باپ کی اور کہا گیا ہی کہ قاتل اونکے عتبہ بن مسعود ہین اور آئے اوس دن حباب بن منذر بن جموح پکارتے ہوئے اے آل سلمہ تو او ساتھ سختی اور شجاعت
کے اور ایکبارگی قبول کر دیکار نا منادی خدا کا پس مارا جبار بن صخر نے ایک زخم کاری اونکے سر پر در حالیکہ نہ جانا تھا اونکو یہانتک کہ ظاہر کیا لوگون نے شعار
اپنے آپسمین اور پکارنے لگے ساتھ لفظ امت امت کے پھر روک لیے لوگون نے ہاتھ قتال سے آپس کے روایت ہی عبد اللہ بن فضل سے کہ دیا تھا آنحضرت
نے نشان اپنا مصعب بن عمیر کو پھر شہید ہوئے مصعب اور لے لیا وہ نشان ایک فرشتے نے بیچ صورت مصعب کے اور کہنے لگے آنحضرت مصعب سے
آخر دن مین کہ اے مصعب آگے بڑھو سو موتہ کیا آپکی طرف اوس فرشتے نے اور بولا نہین ہون مین مصعب تو جان لیا اوسکو آنحضرت نے کہ یہ ایک فرشتہ ہی آیا
مددکو اور مروی ہی اسی طرح ابو معشر سے بھی اور مروی ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ دیکھتا تھا مین اوس دن کہ جب پھینکتا ہون مین تیر تو لا دیتا ہی اوسکو
اوٹھا کر مجھے ایک شخص سپید لباس نیک مونہہ والا غیر معروف یہانتک کہ بعد اسکے جانا مینے اوسکو کہ وہ فرشتہ تھا اور مروی ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ
دیکھا مینے دو شخصون کو سپید لباس ایک کو سیدھی طرف اور دوسرے کو اولٹی طرف آنحضرت کے کہ لڑتے تھے ساتھ سختی کے اور نہ دیکھا تھا مینے اونکو
پہلے اور بعد اسکے اور مروی ہی عبید بن عمیر سے کہ کہا اونھون نے جب لوٹے قریش احد سے تو کہنے لگے اپنی مجلسون مین قصہ اپنی فتح کا اور بولے کہ
نہ دیکھا ہمنے ابلق گھوڑون اور سفید لباس سوارون کو جو دیکھے تھے ہمنے بدر مین کہا عبید بن عمیر نے کہ نہ لڑے فرشتے احد مین اور مروی ہی عمرو بن حکم سے کہ
نہ مدد کیے گئے آنحضرت دن احد کے ساتھ کسی فرشتے کے بلکہ تھی مدد اونکی بدر مین اور مروی ہی عکرمہ سے بھی مثل اسی کے اور مروی ہی مجاہد سے کہ
آئے فرشتے احد مین لیکن نہ لڑے اور لڑے تھے فرشتے دن بدر کے اور مروی ہی حضرت ابو ہریرہ رضہ سے کہ کہا اونھون نے وعدہ کیا تھا اللہ تعالی نے
مسلمانون سے یہ کہ مدد کریگا اونکی اگر صبر کرینگے وہ لیکن جب کہ متفرق ہوئے وہ لوگ تو نہ لڑے فرشتے اور مروی ہی ابو البشیر مازنی سے کہ کہا اونھون نے
جب کہ آواز دی شیطان نے پیچھے سے گھاٹی کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیشک قتل ہوئے بسبب ارادہ کرنے اللہ تعالی کے اسکا تو رکتے ہاتھ مسلمانون
کے اور متفرق ہوئے ہر طرف اور چڑھ گئے پہاڑ پر سو اول جسنے کہ بشارت دی لوگون کو آنحضرت کی سلامتی کی وہ کعب بن مالک ہین کہا کعب نے
آواز دی مینے لوگون کو اور اشارہ کیا آنحضرت نے مجکو ساتھ رکھنے اپنی اونگلی کے مونہہ پر کہ خاموش رہو اور روایت ہی کعب سے کہ کہا اونھون
نے جب کہ متفرق ہوئے لوگ تو پہلے سب سے پہچانا مینے آنحضرت کو اور بشارت دی مینے لوگون کو آپکی حیات اور سلامتی کی اور کہا کعب نے تھا مین
درمیان گھاٹی کے کہ بلایا مجکو آنحضرت نے اور طلب کیا مجھسے سازوسامان میرا اور تھا لباس میرا زرد پس لیا اوسکا پھر پہنا اوسکو آنحضرت نے اور اوتارا
مجکو آنحضرت نے سامان اپنا اور پہنا مینے اوسکو اور لڑا مین اوس دن لڑائی سخت یہانتک کہ زخمی ہوا ساتھ سترہ زخمون کے اور دوسری روایت
کعب سے کہ تھا مین پہلے پہچاننے والا حضرت کو اوس دن کہ پہچانا مینے آپکو آنکھون سے نیچے خود کے اور پکارا مینے بلند آواز سے کہ اے جماعت انصار خوش ہو یہ ہین
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اشارہ کیا مجکو آنحضرت نے کہ خاموش رہو اور مروی ہی عروہ سے کہ جب پکار دیا شیطان نے قتل ہونا آنحضرت
تو کہا ابو سفیان بن حرب نے اے جماعت قریش کسنے تم مین سے قتل کیا ہی آنحضرت کو بولا ابن قمیہ کہ قتل کیا ہی اونکو مینے کہا ابو سفیان نے کہ کڑے
دونگا مین تجکو جیسا کرتے ہین اعاجم ساتھ اپنے بہادرون کے اور پھرنا شروع کیا ابو سفیان نے میدان مین ساتھ ابو عامر فاسق کے کہ کہین دیکھا
کسی نے آنحضرت کو پھر گذرا وہ اوپر لاش خارجہ بن زید بن ابی زہیر کے تو پوچھا ابو عامر نے ابو سفیان کیا جانتا ہی تو کون ہی یہ مقتول کہا اونے
کہا اونے یہ خارجہ بن زید بن ابی زہیر خزرجی ہی اور یہ سردار ہی قوم بلحرث بن خزرج کا پھر گذرا عباس بن عبادہ بن نضلہ پر کہ تھے پہلو مین اونکے
کے تو بولا وہ یہ ابن قوقل ہی سردار بیچ بیت الشرف کے پھر گذرے وہ اوپر ذکوان بن عبد قیس کے کہا یہ

بیٹے حنظلہ کے تو پوچھا کون ہے یہ شخص ای ابو عامر کہا اوسنے یہ شخص عزیز تر ہی مجھپر یہاں کے لوگون سے یہ حنظلہ بن ابی عامر ہی کہا ابو سفیان نے نہین دیکھا مینے قتل گاہ آنحضرت کو اگر ہوتے وہ مقتول تو البتہ دیکھتے ہم اونکو جھوٹ کہا ابن قمیہ نے پھر بلایا خالد بن ولید سے اور پوچھا اوسنے کیا ظاہر ہوا تمپر قتل آنحضرت کا کہا خالد نے اوان دیکھا تھا مینے اونکو ساتھ چند اصحاب کے چڑھتے ہوئے پہاڑ پر کہا ابو سفیان نے یہی بات حق ہی جھوٹھ کہا ابن قمیہ نے کہ قتل کیا مینے اونکو اور مروی ہی ابو سفیان سے جو مولی ہین ابن ابی احمد کے کہ کہا اونھون نے سنا مینے محمد بن مسلمہ سے کہ وہ کہتے تھے سنا میرے کانون نے اور دیکھا میری آنکھون نے آنحضرت کو کہ فرماتے تھے اوس دن درحالیکہ متفرق ہوگئے تھے لوگ طرف پہاڑ کے کہ نہین پلٹتے تھے لوگ طرف آنحضرت کے اور پکارتے تھے آنحضرت کہ اِلَیَّ یا فُلانُ اِلَیَّ یا فُلانُ یہ مین ہون رسول اللہ تعالی کا لیکن نہ مڑا کوئی شخص اونکی طرف اون مین سے اور چلے گئے روایت ہی ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی جہم سے اور نام ابی جہم کا عبید ہی کہ کہا ابو بکر نے کہ خالد بیان کرتے تھے شام مین کہ حمد ہو اوس خدا کو کہ ہدایت کی اوسنے مجکو اسلام کی بیشک دیکھا مینے حضرت عمر بن خطاب کو جس وقت کہ بھاگے لوگ احد مین اور نہ تھا ساتھ اونکے کوئی اور تحقیق تھا مین بیچ ایک چھوٹے لشکر سخت کے سو نہ پہچانا اونکو اونمین سے کسی نے سوا میرے اور الگ ہو گیا مین اونسے بیچ کر اور ڈرا مین اس بات سے کہ اگر برانگیختہ کرون مین اوپر اپنے ہمراہیون کو تو حملہ کرین وہ اونپر پھر دیکھا مینے اونکو جاتے ہوئے طرف گھاٹی کے اور مروی ہی نافع بن جبیر سے کہ کہا اونھون نے سنا مینے ایک مہاجر سے کہ کہتے تھے حاضر تھا مین احد مین اور دیکھا مینے تیرون کو کہ آتے تھے ہر طرف سے اور آنحضرت درمیان اونکے تھے پس بیچ جاتے تھے وہ تیر آنحضرت سے اور دیکھا مینے عبد اللہ بن شہاب زہری کو کہ کہتا تھا اوس دن اطلاع کرو مجکو آنحضرت سے کہ نہ بچونگا مین اگر بچے وہ اور تھے آنحضرت اوسکے پہلو مین کہ نہ تھا کوئی ہمراہ آپ کے پھر گذر گیا وہ اوس جگہ سے اور ملا عبد اللہ بن شہاب او صفوان بن امیہ سے کہا صفوان نے کہ الگ ہو گیا تو کیا نہ توانا ہوا تو اس بات پر کہ قتل کرے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قطع کرتا تو اس محنت کو کہ قادر کر دیا تھا تجکو اللہ تعالی نے اوپر کہا عبد اللہ نے کیا دیکھا تھا تو نے اونکو کہا صفوان نے کہ ہان تھا تو برابر اونکے پہلو کے کہا اوسنے واللہ نہ دیکھا مینے اونکو قسم خدا کی وہ بچائے گئے ہین ہم سے نکلے تھے ہم چار شخص ساتھ عہد اور قسم کے اونکے قتل پر لیکن نہ قادر ہوئے اس کام پر اور مروی ہی نملہ بن ابی نملہ سے اور نام ابو کا عبد اللہ بن معاذ ہی اور باپ اونکے معاذ بھائی ہین براء بن معرور کے ماں کی طرف سے کہ کہا اون نملہ نے جبکہ متفرق ہوئے مسلمان اوس دن تو دیکھا مینے آنحضرت کو کہ نہ تھا کوئی ساتھ آپ کے سوا بھیڑ دشمنون کے پھر گھیر لیا آپکو اکثر اصحاب نے مہاجرین اور انصار سے پھر چلے گئے طرف گھاٹی کے اور نہ تھا واسطے مسلمانون کے نشان بکھرا ہوا اور نہ جماعت اور گروہ اور جماعتین مشرکین کی گرتی تھین آگے پیچھے سے میدان مین ادھر اودھر اور متفرق ہو جاتی تھین نہین دیکھتے تھے کسی آدمی کو کہ ہٹا دے اونکو پھر پیچھے ہوا مین آنحضرت کے اور دیکھا مینے آپکو کہ قصد کرتے تھے اصحاب کا پھر لوٹ گئے مشرک طرف لشکر اپنے کے اور صلاح کی بیچ مدینہ کے لوگون نے بیچ طلب ہماری کے مشغول تھے لوگ اپنے اوس اختلاف مین کہ ظاہر ہوئے آنحضرت اصحاب پہ پھر ہو گئے وہ سب اس طرح کہ گویا نہین پہنچا اونکو کچھ رنج جب کہ دیکھا اونھون نے آنحضرت کو صحیح و سالم کہا واقدی نے مروی ہی ابراہیم بن محمد بن شرحبیل عبدری سے کہ نقل کی اونھون نے اپنے باپ سے کہ کہا اونھون نے کہ اوٹھائے تھے مصعب نشان کو پھر جبکہ پھرنے لگے مسلمان تو ثابت قدم رہے مصعب اور آیا ابن قمیہ درحالیکہ سوار تھا پس وار کیا اونکے سیدھے ہاتھ پر کہ کاٹ دیا اوسکو اور پڑھتے تھے مصعب یہ آیت وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ یعنی اور محمد تو ایک رسول ہی ہو چکے پہلے اوس سے بہت رسول اور لے لیا نشان اوسنے ہاتھ مین اور جھک گئے اوسپر پھر قطع کیا اوسنے اولٹا ہاتھ اونکا بھی تو جھک گئے وہ نشان پر اور لے لیا درمیان دونون بازوون کے اور ملا لیا چھاتی سے اور پڑھتے تھے یہ آیت وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِکُمْ وَمَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَیْہِ فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰہَ شَیْئًا وَسَیَجْزِی اللّٰہُ الشّٰکِرِیْنَ ○ یعنی اور محمد تو ایک رسول ہی ہو چکے پہلے اوس سے بہت رسول پھر کیا اگر وہ مر گیا یا مارا گیا تم پھر جاؤ گے اولٹے پاؤن اور جو کوئی پھر جاویگا اولٹے پاؤن وہ نہ بگاڑیگا اللہ کا کچھ اور اللہ ثواب دیگا بھلا ماننے والون کو پھر حملہ کیا اوسنے اوپر تیسری بار ساتھ نیزے کے کہ پار نکال دیا اونکے پھر لوٹ گیا وہ اور گر پڑے حضرت مصعب ساتھ نشان کے اور دوڑے دو شخص واسطے اوٹھانے نشان کے دو مسلمان بنی عبد الدار سے

سو پہلے ہی حملہ اور ابوالروم پھر اوٹھایا اوسکو ابوالروم نے اور رہا وہ نشان اونکے ہاتھ میں یہاں تک کہ لے گئے اوسکو مدینہ میں جب کہ لوٹے مسلمان اور
مروی ہے مقداد سے کہ جب ہمنے نہیں پائیں ہمنے لڑائی کو تو بیٹھ گئے آنحضرت صلعم نیچے نشان مصعب بن عمیر کے پھر جب کہ مارے گئے نشان بردار کفار کے تو بھاگے
مشرکین پہلی بار اور لوٹا مسلمانوں نے لشکر اونکا پھر دوبارہ لوٹے کفار مسلمانوں پر اور آئے پیچھے سے بس خبر پہونچا یا لوگوں کو اور پکارا آنحضرت صلعم نے
اپنے نشان برداروں کو بس لیا نشان مصعب بن عمیر نے یہاں تک کہ شہید ہوئے اور لیا نشان خزرج کا سعد بن عبادہ نے اور کھڑے تھے آنحضرت صلعم
نیچے اوسکے اور گھیرے ہوئے تھے آپکو اصحاب اور دیا نشان مہاجرین کا ابوالروم عبدری کو پچھلے دن اور دیکھا میں نے طرف نشان اوس کے کہ تھا
پاس اسید بن حضیر کے اور مقابل رہے کچھ دیر اور لڑے لوگ درحالیکہ مل گئے تھے درمیان صفوں کے اور پکارے مشرک ساتھ اپنے شعار کے کہ
یا للعزی یا آل ھبل بس دردناک کیا اونھوں نے واللہ ساتھ قتل ظاہر کے اور پونہچے آنحضرت صلعم سے اوس حال کو کہ نہیں پونہچے تھے قسم اوسکی کہ
بھیجا اونکو ساتھ حق کے نہیں دیکھا میں نے آنحضرت صلعم کو کہ ہٹے ہوں ایک بالشت سامنے سے دشمنوں کے اور حملہ کرتے تھے اعدا پر گروہ گاہے کبھی اور کبھی
متفرق ہو جاتے تھے آپ سے اور دیکھتا تھا میں آپکو کہ کھڑے ہوئے تھے کہ تیر مارتے تھے اوپر اور پتھر یہاں تک کہ آئے لی مسلمانوں نے اور ثابت رہے
آنحضرت صلعم میدان میں جس طرح کہ تھے بیچ ایک جماعت کے کہ صبر کیا ساتھ آپ کے چودہ آدمیوں نے سات مہاجر اور سات انصار کے کہ وہ حضرت ابوبکر
اور حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت علی بن ابی طالب اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ بن عبیداللہ اور ابو عبیدہ بن جراح اور زبیر بن عوام ہیں اور انصار سے
حباب بن منذر اور ابو دجانہ اور عاصم بن ثابت اور حارث بن صمہ اور سہل بن حنیف اور اسید بن حضیر اور سعد بن معاذ ہیں اور کہا گیا ہے کہ ثابت قدم رہے وہاں
سعد بن عبادہ اور محمد بن مسلمہ کہ بیان کرتے ہیں اونکو بیچ جگہہ اسید بن حضیر اور سعد بن معاذ کے اور بیعت کی حضرت صلعم سے لوگوں ان آٹھ آدمیوں نے موت پر
کہ تین مہاجر اور پانچ انصار کہ تھے حضرت علی اور زبیر اور طلحہ اور ابو دجانہ اور حارث بن صمہ اور حباب بن منذر اور عاصم بن ثابت اور سہل بن حنیف
ہیں پس نہ مارا گیا کوئی اونمیں کا اور آنحضرت صلعم پکارتے تھے اونکو پیچھے سے یہاں تک کہ کوئی جو لوٹا اونمیں سے قریب سے تھا اور مروی ہے یعقوب
بن عمر بن قتادہ سے کہ کہا اونھوں نے ثابت رہے اوس دن پاس آنحضرت صلعم کے تیس آدمی کہ کہتے تھے وہ سب ہم قربان ہیں آپ پر اور فدا ہیں جانیں ہماری
آپ کی جانوں سے اور سلام ہے آپ پر نہ رخصت کرنے والے کا اور کہا ہے راوی نے جب گرم ہوئی آنحضرت پر لڑائی اور گرے لوگ آپ پر تو ہٹایا اونکو مصعب
بن عمیر اور ابو دجانہ نے یہاں تک کہ بہت زخمی ہوئے پھر فرمانے لگے آنحضرت صلعم کہ کون بیچتا ہے جان اپنی پس نکلی ایک جماعت انصار کے پانچ آدمی کہ اونمیں
ہیں عمارہ بن زیاد بن سکن اور لڑے یہ یہاں تک کہ ثابت قدم رہے اور لوٹی ایک جماعت مسلمانوں کی پھر لڑے وہ یہاں تک کہ پست کر دیا دشمنان خدا کو
اور فرمایا آنحضرت صلعم نے عمارہ بن زیاد سے کہ قریب ہو تم مجھسے آئے پاس پھر ٹیک لگا دی اونکو آنحضرت صلعم نے اپنے قدم مبارک کی اور تھے اونمیں چودہ زخم
یہاں تک کہ وفات پائی اونھوں نے اور شروع کیا آنحضرت صلعم نے اوس دن پکارنا لوگوں کا اور برانگیختہ کرنا اونکا لڑائی پر اور کئی شخصوں نے مشرکوں سے
بیکار کر دیا تھا چند مسلمانوں کو ساتھ تیروں کے کہ اونمیں سے حبان بن عرقہ اور ابو اسامہ جشمی تیر انداز ہیں سو فرمایا آنحضرت صلعم نے سعد بن ابی وقاص
سے کہ تیر مار تو فدا ہوں تجھپر ماں باپ میرے اور مارا ایک تیر حبان بن عرقہ نے کہ لگا وہ دامن میں ام ایمن کے کہ آئی تھیں وہ اوس دن اسلئے پانی پلانے
زخمیوں کے پس روک دیا اونکو اور کھلا بدن اونکا اوس سے اور تبسم کیا اوسنے پس دشوار گذرا یہ آنحضرت پر اور دیا آپ نے ایک تیر سعد بن ابی وقاص کو تاکہ
ماریں اوسے اور فرمایا اسکو کہ مار تو پڑا وہ تیر بیچ گردن حبان کے کہ گر پڑا وہ چت اور کھل گیا ستر اوسکا کہتے ہیں سعد دیکھا میں نے آنحضرت کو کہ ہنستے تھے
یہاں تک کہ کھل گئے آپ کے دندان مبارک سامنے کے پھر فرمایا عوض لیا سعد نے ام ایمن کا پھر دعا دی آپ نے سعد کو کہ قبول کرے اللہ تعالی دعا تیری
اور نشانے پر لگاوے تیر تیرے تیر کو اور سب تیر مارتے تھے اوس دن مالک بن زہیر نے جو بھائی ہے ابو اسامہ جشمی کا اور یہ اور حبان بن عرقہ نے جلدی کی
بیچ زخمی کرنے اصحاب کرام کے اور اونکے قتل میں بہ نسبت اوروں کے کہ آخر کی تھی آپ نے اور مارتے تھے مسلمانوں کو اور اسی حال میں تھے کہ
دیکھا سعد بن ابی وقاص نے مالک بن زہیر کو پیچھے پتھر کے کہ مارا اوسنے تیر اور اٹھا لاتا سر اپنا سو تیر مارا اوسکو سعد نے کہ لگا تیر آنکھ اوسکی آنکھ میں اوسکی

نکل گیا پیچھے سر سے پس اوچھلا وہ اوپر کو پھر گرا زمین پر اور قتل کیا اوسکو اللہ تعالی نے اور تیر مارے اوس دن آنحضرت صلعم نے اپنی کمان سے اسقدر کہ بیکار ہوگئی وہ
پھر لے لیا اوسکو قتادہ بن نعمان نے اور رہی وہ پاس اونکے اور پھوٹی اوس دن آنکھ قتادہ بن نعمان کی کہ نکل پڑی اونکے رخسار پر کہتے ہیں قتادہ بن نعمان
کہ آیا مین پاس آنحضرت صلعم کے اور عرض کی مینے کہ ای رسول اللہ نکاح مین ہی میرے ایک عورت جوان حسین کہ محبوب رکھتا ہون مین اوسکو اور وہ مجکو اب خوف ہی
مجکو کہ گھنیاوے میری اس آنکھ سے سو لیا اوس آنکھ کو آنحضرت صلعم نے اور رکھا اپنے دست مبارک سے جا قد چشم مین پھر بینا ہوئی وہ اور ہوگئی جسطرح
کہ پہلے تھی اور نہ درد ہوا اوسمین کوئی گھڑی دن یا رات مین پھر کہتے تھے وہ جب کہ بوڑھے ہوئے کہ یہ آنکھ میری قوی ہی دوسری سے اور تھی وہ خوشنما
دوسری سے پھر مشغول ہوئے آنحضرت صلعم لڑائی پر اور مارے تیر یہان تک کہ تمام ہوئے تیر آپکے اور ٹوٹ گیا گوشۂ کمان اور قبل اسکے ٹوٹ گیا تھا چلہ
اوسکا اور رہگیا آپکے دست مبارک مین ٹکڑا اوسکا بقدر بالشت کے پیچ چلہ کمان کے پھر لیا اوس کمان کو عکاشہ بن محصن نے واسطے چلہ باندھنے کے
اور کہا یا رسول اللہ نہین پورا آتا چلہ اسکا فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ کھینچ اوسکو کہ پہنچ جاویگا کہا عکاشہ نے قسم اوس ذات پاک کی کہ بھیجا اونکو ساتھ حق کے
کھینچا مینے اوسکو یہان تک کہ بڑھ گیا وہ اور پیچ دیے مینے اوسکو دو یا تین اوپر گوشۂ کمان کے پھر لیا اوسکو آنحضرت صلعم نے اور شروع کیے تیر مارنا کفار پر اور
ابو طلحہ آگے تھے آپکے کہ سپر کرتے تھے جان اپنی واسطے آنحضرت صلعم کے اور تیر مارے اسقدر کہ بیکام ہوئی کمان آپکی پھر لے لیا اوسکو قتادہ بن نعمان نے اور
ڈال دیے تھے ابو طلحہ نے اوسدن سب تیر اپنے ترکش سے آنحضرت صلعم کے آگے اور تھے یہ ابو طلحہ بڑے تیرانداز اور بڑی آواز والے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے آواز
ابو طلحہ کی بہتر ہی لشکر مین چالیس آدمیون سے اور تھے اونکے ترکش مین پچاس تیر پھر پھیلا دیا اونکو روبرو آنحضرت صلعم کے پھر کہنے لگے پکار کر یا رسول اللہ جان میری
قربان ہو آپکی جان پر بس ہمیشہ پھینکتے تھے اونمین سے ایک ایک تیر کو اور جہانکا لیتے تھے آنحضرت صلعم پیچھے سے ابو طلحہ کے درمیان سے سر اور کاندھے کے
جگہہ گرنے آپکے تیر کی یہان تک کہ تمام ہوئے وہ تیر اور وہ کہتے تھے فدا کرے مجکو اللہ تعالی آپ پر پھر اوٹھا دیتے تھے اونکو آنحضرت صلعم لکڑیان زمین سے اور
فرماتے کہ پھینک ای ابو طلحہ پھر مارتے تو وہ اونکو درحالیکہ ہو جاتے وہ تیر بہتر اور تھے منجملہ تیراندازون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سعد بن ابی وقاص اور
سائب بن عثمان بن مظعون اور مقداد بن عمرو اور زید بن حارثہ اور حاطب بن ابی بلتعہ اور عتبہ بن غزوان اور خراش بن صمہ اور قطبہ بن عامر بن حدیدہ اور بشر
بن برا بن معرور اور ابو نائلہ سلکان ابن سلامہ اور ابو طلحہ اور عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح اور قتادہ بن نعمان اور لگا اوسدن ایک تیر ابو رہم غفاری کے گلے مین
سو آئے نزدیک آنحضرت صلعم کے پھر لگا دیا آپ نے اوسپر لعاب دہن مبارک اپنے کا پس اچھا ہوگیا وہ اور نام رکھا تھا ابو رہم کا لوگون نے منحور اور چار شخصون نے
قریش سے اقرار اور عہد کیا تھا اس بات پر کہ قتل کرین ہم آنحضرت صلعم کو اور جان لیا تھا اونکو مشرکون نے واسطے اس کام کے کہ وہ عبد اللہ بن شہاب اور
عتبہ بن ابی وقاص اور ابن قمیہ اور ابی بن خلف تھے اور مارے عتبہ نے اوس دن چار تیر آنحضرت صلعم پر کہ ٹوٹا اوس سے ایک دانت مبارک آپکی رباعیہ کا نیچے
کی جانب سے سیدھی طرف کا اور زخمی ہوا رخسار مبارک آپکا اسقدر کہ گڑ گئی آپکے خود کی جھالر رخسار مبارک مین اور زخمی ہوئے دونون گھٹنے آپکے
رگڑ سے ایک گڑھے مین کہ کھودا تھا اون گڑھون کو ابو عامر نے بجاے خندق واسطے مسلمانون کے پس کھڑے تھے آنحضرت او پر درحالیکہ نہ مطلع تھے
اونسے اور ثابت نزدیک ہمارے یہ ہی کہ جسنے زخمی کیا رخسار مبارک آپکا وہ ابن قمیہ ہی اور جسنے زخمی کیا آپکے لب مبارک کو کہ شہید ہوا اوس سے
دندان مبارک رباعیہ کا وہ عتبہ بن ابی وقاص ہی پھر بڑھا ابن قمیہ کہتا ہوا کہ بتلاؤ مجکو آنحضرت صلعم کو قسم اوسکی کہ قسم کھائی جاتی ہی ساتھ اوسکے اگر دیکھونگا
مین اونکو تو البتہ قتل کرونگا مین اونکو پھر اوٹھائی تلوار اور وار کیا آپ پر عتبہ بن ابی وقاص نے ساتھ بازو سے قوی کے اور تھین اوسدن آنحضرت صلعم
پر دو زرہ مین سو گر پڑے آنحضرت صلعم اوس گڑھے مین کہ تھا آگے آپکے کہ چھل گئے گھٹنے آپکے اور نہ کارگر ہوئی کچھ تلوار ابن قمیہ کی مگر پڑی اسقدر
زور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ پھسل پڑے آپ اوس گڑھے مین پھر کھڑے ہوئے آنحضرت صلعم اور بلند کیا آپکو طلحہ نے پیچھے سے اور پکڑا
اوپر سے ہاتھ آپکا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہان تک کہ کھڑے ہوئے آپ سیدھے اور مروی ہی ابو بشیر مازنی سے کہ کہا اونھون نے حاضر تھا مین وزا احد کے
اور تھا مین نوجوان سو دیکھا مینے ابن قمیہ کو کہ وار کیا آنحضرت صلعم پر تلوار کا اور دیکھا مینے کہ آنحضرت صلعم پھسل پڑے اوپر اپنے دونون گھٹنون کے گڑھے مین

معجزہ ۹

معجزہ ۱۰

معجزہ ۱۱

معجزہ ۱۲

کہ تھا روبرو آپ کے اسقدر کہ پوشیدہ ہو گئے ہمسے تو پکارنے لگا مین لوگون کو در حالیکہ عمر تہا پہر دیکھا مینے لوگون کو کہ جمع ہوئے وہان اور دیکھا طلحہ بن عبید اللہ کو کہ پکڑے ہوئے تہے تہبند آپکا واسطے اوٹھانے کے یہان تک کہ کہڑے ہوئے آنحضرتؐ اور کہا گیا ہے کہ جسنے زخمی کیا جبین مبارک آپکو وہ ابن شہاب ہے اور جسنے شہید کیا دانت آپکا رباعیات سے اور خون آلود کیا لب جان بخش کو وہ عتبہ بن ابی وقاص ہے اور جسنے زخمی کیا رخسار مبارک کو یہان تک کہ گہس گیا حلقہ خود کا اوسمین وہ ابن قمیہ ہے اور روان ہوا خون آپ کے زخم پیشانی سے اسقدر کہ سرخ ہو گئی ریش مبارک اور سالم مولیٰ ابو حذیفہ کا دھوتا تھا وہ خون آپکے موہنہ سے اور فرماتے تہے آنحضرتؐ کہ کس طرح فلاح پاوینگے وہ قوم کہ کیا یہ کام اونھون نے اپنے نبی سے اور آنحضرت بلاتے تہے اونکو طرف اللہ تعالیٰ کے پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ○ یعنی تیرا اختیار کچھ نہین یا اونکو توبہ دیوے یا اونکو عذاب کرے کہ وہ ناحق پر ہین اور کہا سعد بن ابی وقاص نے سنا مینے آنحضرتؐ کو کہ فرماتے تہے سخت ہوا غضب اللہ تعالیٰ کا اوس قوم پر کہ خون آلود کیا اونھون نے موہنہ اوسکے رسول کا سخت ہوا غضب اللہ تعالیٰ کا اوس قوم پر کہ خون آلود کیا اونھون نے چہرہ اوسکے رسول کا سخت ہوا غضب اللہ تعالیٰ کا اوس شخص پر کہ قتل کیا اوسکو رسول خدا نے کہا سعد نے پس تسلی ہو گئی مجکو اپنے بھائی عتبہ کی جانب سے بسبب بددعا آنحضرتؐ کے کہ حریص تہا مین اوسکے قتل پر زائد ہر چیز سے اور تہا وہ بدخلق عاق کیا ہوا اپنے باپ کا پہر چیرا مینے صفوف کفار کو اوسکی طلب مین دو بار کہ قتل کرون اوس بھائی کو لیکن ہٹ گیا میرے سامنے سے مانند لومڑی کے پہر تیسری بار جب کہ گہسنے لگا مین اونمین تو فرمایا مجھسے آنحضرتؐ نے ای بندہ خدا کیا کرتا ہے تو کیا چاہتا ہے کہ ہلاک کرے جان اپنی سو رک گیا مین اور فرمایا آنحضرتؐ نے ای اللہ مت پورا کر کسی پر انہین سے ایک برس کہا ہے سعد نے کہ واللہ نگذرا برس کسی پر اونمین سے کہ تیر مارا ہو یا زخمی کیا ہو اوسنے آنحضرتؐ کو مگر کیا عتبہ اور ابن قمیہ اور اختلاف ہے اوسمین کہ کہا بعض نے مار گیا بیچ صفر کے اور کہا بعض نے کہ مارا اوسنے ایک تیر احد مین مصعب بن عمیر کو در حالیکہ کہتا تہا لے اسکو مین ابن قمیہ ہون اور شہید کیا اوسنے مصعب کو اور فرمایا اوسکے حق مین آنحضرتؐ نے کہ کیا ہو واسطے اوسکے تباہ کرے اوسکو اللہ تعالیٰ پہر ایکبار قصد کیا اوسنے دوہنے دودہ کا بکری سے سو سینگ مارا اوسکو بکری نے در حالیکہ پکڑے ہوئے تہا وہ اوسکو اور مار ڈالا اوسکو اور دیکھا اوسکو مردہ درمیان پہاڑون کے بسبب بددعا آنحضرتؐ کے اور تہا وہ دشمن خدا کا کہ جب لوٹتا تہا طرف اپنے لوگون کے تو کہتا تہا اونسے کہ مین مار آیا ہون آنحضرتؐ کو اور وہ ایک شخص تہا بنی ازہم کا قبیلہ بنی فہر سے اور پڑھا عبد اللہ بن حمید بن زہیر جب کہ دیکھا اوسنے آنحضرتؐ کو اس حال مین گہوڑا دوڑا کر اور چہپا ہوا تہا لوہے مین اور کہتا تہا مین ابن زہیر ہون بتلاؤ مجھے آنحضرتؐ کو واللہ البتہ قتل کرونگا مین اونکو یا مرونگا قریب اونکے پہر آگا روکا اوسکا ابو دجانہ نے اور کہا آگے آ اوس شخص کے کہ سپر کی ہے اوسنے جان اپنی واسطے جان آنحضرتؐ کے پہر گرا دیا اوسکے گہوڑے کو زخمی کر کے پہر ماری اوسپر تلوار پہر اوٹھا کر کہا لے یہ وار کہ مین ابن خرشہ ہون پہر قتل کیا اوسکو اور آنحضرتؐ دیکھ رہے تہے اس طرف پہر فرمایا ای اللہ راضی ہو تو ابن خرشہ سے جیسا مین راضی ہون اوس سے اور مروی ہے حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا اونھون نے سنا مینے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ کہتے تہے جب کہ ہوا دن احد کا اور زخمی ہوا روے مبارک آنحضرتؐ کا یہان تک کہ گہس گئے حلقہ خود کے رخسار مین تو دوڑا مین طرف آنحضرتؐ کے اور ایک شخص اوپر سے کی طرف سے آتا تہا اوڑتا ہوا تو کہا مینے ای اللہ کر اسکو طاعت بن عبید اللہ پہر جب کہ پہونچے ہم دونو پاس آنحضرتؐ کے تو نکلا وہ شخص حضرت ابو عبیدہ بن جراح اور سبقت کی اونھون نے مجھپر اور کہا سوال کرتا ہون مین تمسے واسطے اللہ کے ای ابو بکر یہ کہ چہوڑ دو مجکو تا نکالون مین یہ حلقہ خود کہ لگ گئے ہین رخسار مبارک مین آپ کے کہا ہے حضرت ابو بکرؓ نے پہر چہوڑ دیا مینے اونکو اور فرمایا آنحضرتؐ نے کہ لازم پکڑو اور پرلے خیال رفیقون اپنے کا یعنی طلحہ بن عبید اللہ کا پس پکڑا حضرت ابو عبیدہ نے اپنے دانت سے حلقہ خود کا اور نکالی ایک کڑی کہ گہسی ہوئی اوس ثور سے کہ گر پڑے ابو عبیدہ اور ٹوٹ گیا دانت اونکا سامنے سے پہر پکڑا دوسری کڑی کو دوسرے دانت سے سو مشہور ہوئے ابو عبیدہ لوگون مین ساتھ صفت اثرم کے اور کہا گیا ہے کہ نکالنے والا اون دونون حلقون کا آپ کے رخسار سے عقبہ بن وہب بن کلدہ ہین اور نزدیک بعض کے ابو الیسر لیکن ثابت تر نزدیک ہمارے عقبہ بن وہب بن کلدہ ہین اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے تہے کہ زخمی ہوا رخسار مبارک آنحضرتؐ کا احد مین کہ گہس گئین دو کڑیان خود کی آپکے رخسار مین پہر جب کہ کہینچی گئین وہ دونون تو بہا خون آپکے رخسار

اوسپر حارث بن صمہ نے پھر وار کیے کچھ دیر تلوارون سے اور ماری تلوار حارث نے اوسکے پاؤن پر کہ کھلی تھی وہ جگہہ زرہ سے پس گر پڑا وہ اور ملی اوسدن
حارث کو زرہ اور خود اور تلوار عمدہ اور نہین سنا گیا کہ اورکسی کو اوسدن ملا ہو سلب کسی مقتول کا سوا ان حارث کے اور آنحضرت ؐ دیکھتے تھے انکی لڑائی کو سو
پوچھا آپ نے کسی سے کہ کون ہی یہ کافر کہا اوسنے یہ عثمان بن عبداللہ بن مغیرہ ہی فرمایا آپ نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحَانَهٗ اور عبداللہ بن جحش نے
قید کیا تھا اوسکو بطن نخلہ مین پھر لائے تھے اسکو نزدیک آنحضرت ؐ کے اور دیا فدیہ اور گیا طرف قریش کے یہان تک کہ لڑا آکر غزوۂ احد مین اور مارا گیا وہان
اور دیکھا مارے جاتے اوسکو عبید بن حاجز عامری نے اور آیا دوڑتا ہوا مانند شیر کے اور ماری ایک تلوار حارث بن صمہ کے کندھے پر کہ زخمی کیا اونکو اور گر پڑے
حضرت حارث زخمی ہو کر پھر اوٹھا لے گئے انکو لوگ انکے پھر آئے ابودجانہ اوپر عبید بن حاجز کے اور چوٹین کین دونون نے آپسمین کچھ دیر دون سے اور ہر ایک روکتا
چوٹ دوسرے کی سپر پر پھر حملہ کیا اوسپر ابودجانہ نے اور لپٹ گئے اوسکو پھر دے مارا اوسکو زمین پر اور ذبح کیا تلوار سے مانند بکری کے پھر لوٹ آئے ابودجانہ پاس
آنحضرت ؐ کے اور کہا گیا ہی کہ سہل ابن حنیف مارتے تھے تیرونکو آنحضرت ؐ کی طرف سے تو حکم کیا آنحضرت ؐ نے لوگون کو کہ تیر دین سہل کو بیشک یہ سہل ہی اور دیکھا آنحضرت ؐ
نے ابودردا کو درحالیکہ لوگ جاتے تھے ہر طرف فرمایا آنحضرت ؐ نے کہ اچھا سوار ہی عویمر اور مروی ہی حارث بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے کہ کہا اونھون نے
بیان کیا مجھسے اوس شخص نے کہ دیکھا اوسنے طرف ابی اسیرہ بن حارث بن علقمہ کے کہ مقابل تھا وہ ایک شخص سے بنی عوف کے پس چوٹین کرتے تھے وہ دونون
آپس مین اور خالی دیتا تھا ہر ایک انمین کا وار دوسرے کو سو دیکھا ان دونون کو لڑتے ہوئے مانند دو شیرون کے کہ توقف کرتے تھے کبھی اور پھر جاتے ہین کبھی
پھر مل گئے یہ دونون اور لپٹ گئے آپسمین اور گرے دونون زمین پر پھر اوپر ہو گئے ابو اسیرہ اور ذبح کیا اپنے دشمن کو تلوار سے مانند بکری کے پھر جدا ہو گئے
اوس سے پھر اسی حال مین آئے وہان خالد بن ولید اوپر گھوڑے ادہم کے کلیان سپید پیشانی والے کے اور تھا پاس اونکے نیزہ دراز پس حملہ کیا ابو اسیرہ پر
پشت کی جانب سے اور دیکھا مینے اوسکی برچھی کی کہ نکل آئی سینہ سے اور گر پڑے ابو اسیرہ مردہ ہو کر اور لوٹے خالد بن ولید کہتے ہوئے کہ مین ہون ابو سلیمان
کہا ہی راویون نے اور لڑے اوسدن طلحہ بن عبید اللہ آنحضرت ؐ کی جانب سے لڑائی سخت اور کہتے تھے وہ کہ جب دیکھا مینے آنحضرت ؐ کو وقت چلے جانے اصحاب کے
اور حملہ کرنے مشرکون کے کہ گھیر لیا آپ کو بیچ مین ہر طرف سے تو نہ اطلاع رہی مجھکو کہ کھڑا رہون مین آگے آپ کے یا پیچھے آپ کے یا دہنے یا بائین اور ہٹاتا تھا مین تلوار سے
لوگون کو کبھی آگے سے اور کبھی پیچھے سے یہان تک کہ الگ ہو گئے لوگ پھر فرمانے لگے آنحضرت ؐ اوسدن طلحہ کو کہ بیشک محبوب ہوا تو میرا اور ذکر کیا حضرت سعد
بن ابی وقاص نے حضرت طلحہ کا کہ رحمت کرے اونپر اللہ تعالی تھے وہ بڑھ کر ہمسے غنا مین آنحضرت ؐ کی جانب سے دن احد کے کہا لوگون نے کس طرح تھا
یہ حال ای ابو اسحق کہا اونھون نے کہ لازم رہے طلحہ آنحضرت ؐ سے اور ہم سب متفرق ہو گئے پھر دوڑ آئے ہم طرف آنحضرت ؐ کے دیکھتے تھے ہم طلحہ کو
گرد پھرتے ہوئے آنحضرت ؐ کے کہ سپر کی تھی جان اپنی واسطے آنحضرت ؐ کے اور پوچھا گیا طلحہ سے کہ ای ابو محمد کیا ہوا تمھاری اونگلی مین کہا اونھون نے تیر مارا
مالک بن زہیر جشمی نے یا مارا اونے آنحضرت ؐ کے اور نشانہ ہوتا تھا تیر اوسکا تو سامنے کیا مینے ہاتھ اپنا آنحضرت ؐ کے مونہہ کے اور لگا وہ تیر میری خنصر مین
کہ جو پار گیا اوسمین اور شل ہو گئی اونگلی میری اور کہا اونھون نے وقت مارنے تیر کے اوسکو لفظ حَسِّ کا تب فرمایا آنحضرت ؐ نے اگر کہتا بسم اللہ تو داخل
ہوتا جنت مین درحالیکہ دیکھتے ہوتے لوگ جو شخص خوش کرے یہ کہ دیکھے اوسکو کہ چلتا پھرتا ہی دنیا مین اور ہی وہ اہل جنت سے تو چاہیے کہ دیکھے وہ طلحہ
بن عبید اللہ کو یا وہ [illegible] ہی کہ پورا کیا ہی اونھون نے کام اپنا اور مروی ہی طلحہ سے کہ جب بیٹھے مسلمان اوس [illegible] مین اور پھر لوٹے تو بڑھا ایک
شخص بنی عامر بن لوی بن مالک بن مضرب کا کہ کھینچے لاتا تھا برچھا اپنے اوپر گھوڑے کمیت سپید پیشانی کے چھپا ہوا لوہے مین اور پکارتا تھا کہ مین ہون
ابو ذات الودع بتلاؤ مجھے آنحضرت ؐ کو کہ کہان ہین پس مارا مینے اونکے گھوڑے کی پنڈلی پر کہ پیچھے ہٹا وہ اور حملہ کیا مینے اوسپر برچھی سے واللہ خالی گیا وار میرا اوسکے
حدقہ چشم سے اور شور کیا اوسنے مانند بیل کے پس رکھا مینے قدم اپنا اوسکے رخسار پر یہان تک کہ ملا یا مینے اوسکو موت سے اور تھے طلحہ کہ زخم لگا تھا
اونکی [illegible] اونکے سر پر ایک [illegible] کے ہاتھ سے کہ ماری تھین اوسنے اونپر دو چوٹین ایک انکے سر پر درحالیکہ مونہہ انکا طرف اوسکے تھا اور دوسری وقت
لوٹنے انکے کے اوس [illegible] انکے زخمون سے خون روایت کرتے ہین حضرت ابو بکر صدیق ؓ کہ آیا مین پاس آنحضرت ؐ کے دن احد مین تو فرمایا آپ نے

مجکو چاہیے اپنے چچازاد بھائی کے پاس پھر آیا مین پاس طلحہ بن عبید اللہ کے درحالیکہ نکل گیا تھا خون اونکا بہت پھر کنے لگا مین پانی اونکے مونہہ پر اور تھے
وہ بیہوش پھر جب کہ افاقہ ہوا اونکو تو کہا کیا ہوئے آنحضرتؐ کہا مینے کہ وہ بخیر ہین اور بھیجا ہے اونھون نے مجکو تمہاری طرف کہا طلحہ نے الحمد للہ کہ
ہر مصیبت بعد اسکے آسان ہے اور تھے ضرار بن خطاب فہری کہ کہا کرتے تھے دیکھا مینے طلحہ بن عبید اللہ کو مونڈائے ہوئے سر نزدیک موضع مروہ کے عمرے مین
اور دیکھا مینے زخم اونکے سر کا کہا مینے واللہ مینے مارا تھا یہ اونکو جب کہ آئے ہم طرف ان کے پھر دوسرا وار کیا مینے انپر جب کہ لوٹے پیٹھ پھیر کے اور کہا گیا ہے کہ جب
ہوا دن جنگ جمل کا اور قتل کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے لوگون کو پھر جب کہ آئے آپ بصرے مین تو آیا پاس آپ کے ایک عربی اور کچھ کلام کیا اوسنے روبرو
آپ کے اور کہا کچھ حق طلحہ مین تو جھڑکا اوسکو آپ نے اور کہا نہین حاضر تھا تو دن احد کے اور بڑھ گئی ہے بے پروائی اوسکی بسبب کمال اسلام کے تہمت
جگہہ ہونے اونکی کے نزدیک آنحضرتؐ کے پس شکستہ دل ہوا وہ شخص اور خاموش ہو گیا پھر بولا ایک شخص کیا تھی بڑائی اور آزمایش اونکی احد مین رحمت کرے
اونپر اللہ تعالی فرمایا حضرت علیؓ نے کہ ہان رحمت کی اونپر اللہ تعالی نے بیشک دیکھا مینے اونکو کہ سپر کیا تھا اپنی جان کو واسطے آنحضرتؐ کے درحالیکہ گھیر لیا تھا
اونکو تلوارون نے اور پڑتے تھے تیر ہر طرف سے اور تھے وہ مگر مانند سپر کے واسطے آنحضرتؐ کے اور رنج پونہچا اوسمین آنحضرتؐ کو زخم وغیرہ کا پھر فرمایا
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے گواہی دیتا ہون مین اس بات پر کہ سنا مینے آنحضرتؐ سے کہ فرماتے تھے آپ کاش مین چھپایا جاتا ساتھ اپنے اصحاب کے نشیب مین
پہاڑ کے پھر کہا حضرت علیؓ نے اوسدن درحالیکہ ہٹاتا تھا مین کفار کو ایک جانب اور ابو دجانہ دوسری جانب مین اونکے ایک گروہ کو اور ہٹاتے تھے سعد
بن ابی وقاص ایک جانب اونکی جماعت کو یہان تک کہ ہٹا دیا اون سب کو اللہ تعالی نے پھر جدا ہوا کفار سے ایک فرقہ جنگ آور کہ تھے اونمین عکرمہ بن ابی جہل
گھس گیا مین اونمین ساتھ تلوار کے اور شروع کیا مینے مارنا اونکا اور جمع ہوئے وہ سب مجھپر یہان تک کہ پونہچا مین اونکی نہایت تک پھر لوٹا مین دوبارہ یہان تک کہ
کہ آگیا مین اپنی اوسی جگہہ پر کہ گیا تھا مین وہان سے لیکن تاخیر کی میری موت نے اور پورا ہوتا ہے وہ کام کہ چاہے اوسکو اللہ تعالی اور مروی ہے ایک شخص سے
کہ دیکھا اوسنے حباب بن منذر بن جموح کو لڑائی مین کہ ہٹاتے تھے کفار کو مانند بکریون کے اور حال یہ کہ گھیر لیا تھا اونکو اونھون نے یہان تک کہ گمان کیا تھا
ہوئے وہ اور پھر ظاہر ہوئے اور تلوار تھی اونکے ہاتھ مین پھر ہٹے لوگ اونپر سے اور حملہ کرتے تھے حباب کفار کے ہر فرقے پر اور کفار بھاگتے تھے اونسے طرف
اپنے لوگون کے پھر آئے حباب پاس آنحضرتؐ کے اور اوسدن واسطے پہچان کے نشان کیے تھے حباب نے ایک پارچہ سبز کو اوپر خود کے اور ظاہر ہوئے اوسدن عبد الرحمن
ابن ابی بکر اور پکار رہے تھے کہ چھپا ہوا تھا لوہے مین اور نہ ظاہر تھا اوس سے سوا دو آنکھون کے پھر آواز دی اونھون نے کون آتا ہے سامنے ... ابو عبد الرحمن بن عتیق
سے کہا راوی نے ... اونکے مقابلے کو حضرت ابو بکرؓ اور عرض کی یا رسول اللہ مین جاتا ہون اسکے مقابلے کو اور کھینچی ابو بکر نے تلوار اپنی تو فرمایا آنحضرتؐ نے
میان کر تلوار اپنی اور لوٹ جا اپنی جگہہ پر اور فائدہ دے ہمکو اپنی حیات سے اور فرمایا آنحضرتؐ نے نہین پائی مینے واسطے شماس بن عثمان کے کوئی شبیہ سوا ڈھال کے
یعنی بسبب اوس جان نثاری کے کہ کرتے تھے بروز جنگ آنحضرتؐ کے اوس دن کہ آنحضرتؐ نہین توجہ کرتے تھے دہنے یا بائین مگر یہ کہ دیکھتے شماس کو اوس طرف کہ ہٹاتا تھا
کفار کو اپنی تلوار سے یہان تک کہ شہید کیے گئے آنحضرتؐ اور سپر کیا شماس نے اپنی جان کو آنحضرتؐ پر یہان تک کہ قتل کی سعادت شہادت کی ہوئی تھا ماحصل
قول آنحضرتؐ کا کہ نہین پایا مین کوئی شبیہ واسطے شماس کے سوا ڈھال کے اور تھے پہلے آنے والے مسلمانون سے ... ساتھ ایک جماعت
انصار کے اور چلے گئے تھے یہ قریب باغ بنی حارثہ کے پھر لوٹے جلدی اور مقابل ہوئے مشرکین کے درمیان اونکے ... اونکے اندر
نہ لوٹا کوئی شخص یہان تک کہ قتل ہوا اور لڑے اونسے قیس بن حرث اپنی تلوار سے اس قدر کہ مارے چند آدمی اونکے لیکن نہ شہید کر سکے اوسکو کفار مگر جبکہ
کہ چھید اونکو ہر طرف سے کہ پائے گئے اونمین چودہ نشان برچھیون کے کہ پار ہو گئے تھے اور سوا زخم تلوارون کے بدن پر اور عباس بن عبادہ بن نضلہ اور خارجہ
بن زید بن ابی زہیر اور اوس بن ارقم بن زید اور عباس پکارتے تھے اپنی بلند آواز سے کہ جماعت مسلمین لازم پکڑو اپنے اللہ اور اپنے نبی کو کہ یہ مصیبت جو پہنچی تمکو
بسبب نہ ماننے بات اونکی کے کرنا فرمانی کی تمنے نبی کی اب وعدہ کرتے ہین وہ تمسے فتح کا اگر صبر کرو تم پھر اوتارا عباس نے خود اپنا سر سے اور اوتاری زرہ اپنی۔
اور کہا خارجہ بن زید سے کیا ہے تمکو حاجت میرے خود اور زرہ کی کہا اونھون نے نہین ارادہ رکھتا ہون مین اوس بات کا کہ ارادہ کیا ہے تمنے ...

جماعت کفار مین اور حضرت عباس کہتے تھے کیا ہوگا عذر ہمارا نزدیک ہمارے رب کے اگر شہید ہوئے آنحضرتؐ اور دیکھتے تھے ہم کو نون سے آنکھون کے اور
کہتے تھے خارجہ نہین عذر ہمکو نزدیک اپنے رب کے اور نہ کوئی دلیل لیکن عباس ابن قتل کیا اونکو سفین بن عبد شمس سلمی نے اور مارے تھے عباس نے اوسپر دو برچھے
زخم پھر اوٹھا لائے اوسکو میدان سے زخمی اور رہا وہ اوسی زخمون سے ایکسال تک پھر اچھا ہوگیا اور گھیر لیا خارجہ بن زید کو برچھیون سے نیس آئے اونکو زخم زائد دس سے
اور گذرا اوسپر صفوان بن امیہ اور پہچانا اونکو اور کہا یہ بڑا اشخاص ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تھی اونمین جب تک کچھ جان پھر شہید کیا اوسنے اونکو ناتوانی مین اور شہید
ہوئے اوس مین ارقم اور کہا صفوان بن امیہ نے کسنے دیکھا ہے خبیب بن اساف کو درحالیکہ طلب کرتا تھا اونکو پھر قادر ہوا اوپر اور مثلہ کیے گئے اوس دن خارجہ اور کہا
یہ وہ شخص ہے کہ حملہ کیا تھا اسنے میرے باپ پر یعنی امیہ بن خلف پر بدر مین التقائی دی مینے اپنی جان کو جب کہ مار لیا مینے مثلہ کیے ہوون کو اصحاب محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
اور مارا مینے ابن نوفل اور ابن ابی زہیر اور ابن اوس کو اور مروی ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے دن احد کے کون لیتا ہے اس تلوار کو ساتھ اوسکے حق کے عرض کی لوگون نے کیا ہے
حق اوسکا فرمایا آپ نے کہ حق اوسکا یہ ہے کہ مارے اسکو دشمنون پر عرض کی حضرت عمرؓ نے کہ مین ہون یا رسول اللہ لیکن نہ توجہ کی اونکی طرف آنحضرتؐ نے اور پھر کہا
لوگون کو اوسی شرط سے واسطے اوس تلوار کے پھر کھڑے ہوئے زبیر اور طلب کیا اوسکو لیکن نہ متوجہ ہوئے آنحضرتؐ اونکی طرف بھی یہانتک کہ متوہم ہوئے حضرت عمرؓ
اور حضرت زبیر اپنے دلون مین پھر تیسری بار ایسا ہی کہا آنحضرتؐ نے سو بولے ابو دجانہ کہ مین لیتا ہون اسکو یا رسول اللہ ساتھ اوسکے حق کے تو دے دی وہ تلوار
اونکو آنحضرتؐ نے اور پورا کیا اونھون نے اقرار اپنا اور ادا کیا حق اوس تلوار کا وقت ملنے دشمنون کے اور کہا ایک نے ان دونون مین یا حضرت عمرؓ یا حضرت زبیر نے
واللہ تجھکو کرونگا مین حال اس شخص کا کہ دی اسکو آنحضرتؐ نے اور نہ دی یہ تلوار ہمکو کہا اونھون نے پھر پیچھا کیا مینے اوسکا اور واللہ دیکھا مینے کسیکو کہ لڑا ہو زائد
اوس سے بیشک دیکھا مینے اوسکو کہ لڑتے تھے اور مارتے تھے اوس تلوار کو یہانتک کہ جب تھکسا جاتے تھے ہاتھ اونکے اور کند ہوجاتی وہ تلوار اور جانتے کہ ایسا
نکالتے لگی اور گر لیتے اوسکو پتھرون پر اور تیز کر لیتے اوسکو اور پھر مارتے اوس سے دشمنون کو یہانتک کہ ہوجاتی وہ مانند درانتی کے اور تھے ابو دجانہ کہ جب دی تھی
اونکو تلوار آنحضرتؐ نے تو چلے تھے طرف کفار کے اتراتے ہوئے فرمایا آنحضرتؐ نے اونکو دیکھکر اتراتے ہوئے چال مین کہ بیشک یہ وہ چال ہے کہ بغض رکھتا ہے اس سے
خدا تعالی مگر ایسے مقام پر اور تھے چار اصحاب آنحضرتؐ کے کہ علامت کرتے تھے اوپر اپنے لڑائیون مین ایک اونمین ابو دجانہ ہین کہ باندھتے تھے سرخ پٹی سر پر
اور جانتے تھے اہل قوم اونکو کہ جب باندھتے تھے یہ عصابہ سرخ سر پر تو خوب لڑتے تھے اور تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہ علامت کرتے تھے اپنی صوف سپید کی اور
حضرت زبیر ساتھ ٹکڑے زرد کے اور حضرت حمزہ علامت کرتے تھے سر پر ساتھ رکھنے پر نعامہ کے کہا ابو دجانہ نے دیکھا مینے اوس روز ایک عورت کو کہ برانگیختہ کرتی تھی
لوگون کو لڑائی پر تو اوٹھائی مینے اوسپر تلوار درحالیکہ نہ گمان کیا تھا مینے اوسکو مگر مرد پھر دیکھا مینے اوسکو اور مکروہ جانا مینے یہ کہ مارون تلوار آنحضرتؐ کی اس ایک عورت
کو اور وہ ہندہ بنت حارث تھی اور کعب بن مالک کہتے ہین کہ پہونچا مجھکو گیارہ زخم دن احد کے اور جب دیکھے مینے مثلہ کیے ہوئے مشرکون کو شہدائے مسلمین مین کہ
مثلہ کیا تھا اونکو بری طرح تو الگ ہوگیا مین مقتولون مین سے اور جدا جا بیٹھا مین اوسپس تھا مین اپنی اوس مقام مین کہ ناگاہ آیا خالد بن اعلم عقیلی جمع کیا ہوا سامان
جنگ اور گھیرتا تھا مسلمانون کو اور کہتا تھا انہیں لو انکو جیسا کہ باندھا جاتا ہے بکریون اور پکارتا تھا کہ اے معشر قریش مت قتل کرو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بلکہ قید کر لو
اونکو یہانتک کہ بتاوین ہم اونکو جو کچھ کام اونکے کاموں کا پس قصد کیا اوسکا قزمان نے اور مارا ایک ہاتھ اوسکے کاندھے پر اور کاٹا اوسکو اونکی تلوار نے اسقدر
کہ دیکھا جگہ پھیپھڑا اوسکا پھر سنبھلی تلوار اوسکی اور لوٹ گئے اور آیا اوپر ایک مشرک کہ نہ کھلا تھا سوا اوسکی دونون آنکھون کے اور مارا اوسکے ایک ہاتھ
ایسا کہ دو ٹکڑے کر دیا اوسکو کہا مینے کون تھا یہ کہا ایک شخص نے ولید بن عاص بن ہشام تھا پھر کعب کہتے ہین کہ مین دیکھتا تھا اوس دن قزمان کو اور
کہتا تھا کہ نہین دیکھا مینے کوئی شخص مثل اسکے دلاور تلوار مین یہانتک کہ ہوا انجام اوسکا جیسا کہ ہوتا تھا پھر پوچھا لوگون نے کیا ہوا انجام اوسکا کہا کعب نے
کہ ہوا وہ اہل نار سے کہ خود ماری جان اپنی اوس دن اور مروی ہے کعب سے کہ ناگاہ دیکھا مینے ایک مشرک کو پوشیدہ سامان آہنی مین جنگ کے کہ پکارتا تھا گھیر لو
مسلمانون کو اور باندھ لو مانند جانور کے پوست بکری کے سو آیا اوس حال مین ایک مسلمان مسلح کہ چلا اوسپر اور روانہ ہوا مین بھی پیچھے اوسکے پھر کھڑا ہوا مین کہ
اندازہ کرتا تھا اون دونون کا اپنی نگاہ مین تو دکھائی دیا مجھکو کافر زائد سامان اور ہتھیار مین اور دیکھتا رہا مین اون دونون کو یہانتک کہ مقابل ہوئے وہ دونون پھر مارا

مسلمان نے ایک تلوار اوس کافر کے کاندھے پر کہ نکل گئی کوکھ تک اور گر پڑا وہ دو ٹکڑے ہو کر اور الگ ہوا اوس سے وہ مسلمان اور کہا جیسے کہ سطرح بچھاڑا تونے
ابو کعب میں ابو دجانہ ہوں اور کہا اونھوں نے کہ رشید فارسی مولی بنی معاویہ کے چلے ایک مشرک پر کہ تھا وہ قوم بنی کنانہ سے چھپا ہوا لوہے میں اور فخر کرتا تھا اپنا کہ میں ہوں
ابن عویم پھر مقابل ہوئے اوسکے سعد مولی حاطب کے تو کیا اوس کافر نے اونکو دو ٹکڑے ایک ہی تلوار میں پھر مقابل ہوئے اوسکے رشید اور ایک وار کیا اونسے
کاندھے پر کہ گرا وہ دو پارہ ہوکے مع زرہ اور یہ کہتے تھے کہ لے یہ وار میرا کہ میں غلام فارسی ہوں اور آنحضرتؐ دیکھتے تھے اونکو اور سنتے تھے یہ کلام اونکا تو فرمایا
آپ نے کیوں نہ کہا تونے کہ لے یہ وار میرا اور میں غلام انصاری ہوں پھر آیا اونکا بھائی اوسکا دوڑتا ہوا مانند کتے کے اور کہتا تھا میں ہوں ابن عویم اور مارا
رشید نے ایک ہاتھ اوسکے خود پر کہ چیر گیا سر اوسکا اور کہا رشید نے لے یہ وار میرا کہ میں غلام انصاری ہوں پس تبسم فرمایا آنحضرتؐ نے اور فرمایا اچھا کہا تونے
اے ابو عبداللہ اور کنیت کی اونکی یہ اوس دن آنحضرتؐ نے اور حال یہ کہ نتھا کوئی لڑکا اونکے اور کہا ہے ابو نمر کنانی نے کہ آیا میں دن احد کے در حالیکہ متفرق ہو گئے
تھے مسلمان اور تھا میں ہمراہ مشرکوں کے اور آیا تھا میں ساتھ اپنے دس بھائیوں کے اور مارے گئے اونمیں سے چار اور تھی ہوا موافق مسلمانوں کے
اول مقابلے میں پھر دیکھا میں نے اپنے لشکر کو کہ بھاگے پیچھے کو اور گرے اصحاب آنحضرتؐ کے لوٹ پر یہاں تک کہ چلا گیا میں پیادہ موضع جماء تک پھر لوٹے سوار
ہمارے کہا میں نے واللہ نہیں لوٹے یہ سوار مگر بسبب دیکھنے کسی امر کے پھر لوٹے ہم اپنے قدموں پر دوڑتے ہوئے یہاں تک کہ پایا ہم نے لوگوں کو لڑتے ہوئے
آپسمیں بے صف باندھے کہ نہیں جانتا تھا کوئی کسکو مارتا ہے اور نتھا کوئی نشان مسلمانوں کا قائم اور تھا نشان ہمارا ساتھ ایک شخص کے بنی عبدالدار سے
اور سنا میں نے شعار اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا امت امت کہا میں نے اپنے دل میں کیا ہے امت اور میں دیکھتا تھا آنحضرتؐ کو کہ گھیرے ہوئے تھے اونکو اصحاب
اونکے اور تیر ہمارے نکل جاتے تھے دہنے بائیں سے اور گرتے تھے آگے اونکے اور نکل جاتے پیچھے کو اور مارے میں نے اوس دن پچاس تیر اور زخمی کیا اونسے
بعض اصحاب کو پھر ہدایت کی مجھکو اللہ تعالی نے طرف اسلام کے اور تھا عمرو بن ثابت بن وقش جھگڑا ہوا ساتھ یاروں میں اور گفتگو کرتی تھی اوس سے قوم اوسکی بیچ
اسلام کے تو کہتا وہ اگر جانتا میں تمہاری بات کو حق تو نہ تاخیر کرتا اس سے یہاں تک کہ جب کہ ہوا دن احد کا تو ظاہر ہوئی اوسپر خوبی اسلام کی اور آنحضرتؐ تھے احد
میں پس اسلام لایا وہ اور لیے ہتھیار اپنے اور نکلا مدینے سے یہاں تک کہ آملا لوگوں میں اور لڑا کافروں سے خوب ثابت قدم ہوکر پھر پایا گیا زخموں میں پڑا قریب
قریب مرگ پھر پاس گئے اوسکے لوگ در حالیکہ آخر رمق تھی اوسمیں اور پوچھا اوس سے کون چیز لائی تجکو یہاں اے عمرو کہا اوسنے اسلام کہ ایمان لایا میں اللہ پر
اوسکے رسول پر پھر لی میں نے تلوار اور آیا لڑائی میں اور روزی کی مجکو اللہ تعالی نے شہادت پھر وفات ہوئی اوسکی آگے اون لوگوں کے فرمایا آنحضرتؐ نے کہ البتہ
سے ہے اور مروی ہے ابو سفیان مولی ابن احمد سے کہا اونھوں نے سنا میں نے حضرت ابو ہریرہ سے کہ فرماتے تھے اور لوگ گرد اونکے تھے کہ بتاؤ مجکو شخص کہ داخل ہوا
جنت میں اور نہیں پڑھی ایک سجدہ بھی واسطے اللہ تعالی کے کبھی پھر خاموش ہوگئے سب آدمی پھر کہا حضرت ابو ہریرہ نے وہ بھائی بنی عبدالاشہل کا ہے عمرو بن ثابت بن وقش اور
مروی ہے کہ تھا مخیریق یہودی احبار یہود سے تو کہا اوسنے دن ہفتے کے در حالیکہ تھے آنحضرتؐ احد میں اے گروہ یہود واللہ تم جانتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں اور
اور بیشک مدد اونکی تمپر لازم ہے کہا سب نے کہ آج دن ہفتے کا کہا اوسنے نہیں ہے ہفتہ پھر لیے ہتھیار اپنے اور حاضر ہوا پاس آنحضرتؐ کے اور مارا گیا لڑائی میں فرمایا
آنحضرتؐ نے کہ مخیریق بہتر یہود کا اور تھا مخیریق جب کہ آتا تھا طرف احد کے تو کہا تھا اگر مارا جاؤں میں اس لڑائی میں تو مال میرا سب واسطے آنحضرتؐ کے ہے اور تھا مال اوسکا بہت
منافق اور بیٹا اوسکا یزید بن حاطب تھا مسلمان حاضر ہوا احد میں ساتھ آنحضرتؐ کے پھر گر پڑا زخمی ہوکر اور اوٹھا لے گئے اوسکو لوگ اوسکے اوسکے گھر کو [illegible]
باپ نے در حالیکہ دیکھا گھر والوں کو روتے ہوئے اوسپر واللہ کیا تم سب نے یہ کام پوچھا اونھوں نے کس طرح کہا اوسکے باپ نے مغرور کیا تمنے اوسکو اور نکلی جان کی
طرف سے یہاں تک کہ نکلا یہ لڑائی کو اور مارا گیا پھر تمسے ہوئی ایک بات اور کہ وعدہ کرتے ہو تم آتش جنت کا کہ داخل ہوگا یہ اوسمیں وہ باغ [illegible] کہا اور
لوگوں نے ہلاک کرے تجکو اللہ تعالی کہا اوسنے اسی طرح ہے اور نہ اقرار کیا اسلام کا اور کہا گیا ہے کہ تھا قزمان معدود اہل نفاق میں اور نہیں جانا جاتا تھا [illegible]
اور تھا اون لوگوں کا ایک باغ محبوب اوسپر قزمان مرد آزاد تھا نتھی اوسکے اولاد اور بیوی اور تھا بڑا دلاور مشہور [illegible]
سو آیا یہ احد میں اور لڑا خوب اور مارے چھ یا سات آدمی اور خود زخمی ہوا بہت پھر بیان کیا گیا آگے آنحضرتؐ کے کہ بہت زخمی ہوا قزمان اور قریب ہے شہادت کے

تو فرمایا آپ نے وہ اہل نار سے ہی پھر آئے بعض آدمی طرف قزمان کے اور کہا اوس سے مبارک ہو تجکو ای ابو الغیداق شہادت تکی کہا اوسنے کس بات کی
مبارکی دیتے ہو تم مجکو واللہ نہین لڑا مین مگر بسبب اظہار فضیلت حسب کے کہا لوگون نے بشارت دیتے ہین ہم تجکو ساتھ جنت کے کہا اوسنے جنت ہے حرمل کی
یعنی ایک کہیت ہو سداب کو ہی کا واللہ نہین لڑا مین بخیال جنت اور نار کے بلکہ لڑا مین اوپر حسب اور قومیت کے پھر نکالا ایک تیر اپنے ترکش سے اور چبہو لیا اوسکو
اپنی چہاتی مین پھر دیر ہوئی اوسکی جان نکلنے مین تو نکالی تلوار اور جہک گیا اوسکی نوک پر سینہ رکہکر کہ نکل گئی وہ باہر پشت سے پھر بیان کیا گیا اوسکا واسطے
آنحضرتؐ کے تو فرمایا آپ نے وہ اہل نار سے ہی اور تہے عمرو بن جموح ایک شخص لنگڑے پھر جب ہوا دن احد کا اور تہے اونکے چار بیٹے کہ ہمراہ رہتے تہے آنحضرتؐ کے
لڑائیون مین مانند شیرون کے تو چاہا لوگون نے کہ روکین اونکو جانے سے طرف لڑائی کے اور کہا سب نے کہ تو ایک شخص لنگڑا ہی نہین کچھ حرج تجہپر اور گئے
ہین سب بیٹے تیرے ساتھ آنحضرتؐ کے کہا عمرو بن جموح نے خرابی ہو تمہاری جاتے ہین وہ جنت کو اور بیٹھا رہون مین یہان پاس تمہارے اور بولی ہند بیٹی عمرو
بن حرام کے کہ بیوی اونکی تہین کہ دیکہا مینے اونکو پیٹہ پہیرے ہوئے اور لی تیغ و سپر اپنی اور یہ دعا مانگی کہ ای اللہ نہ لوٹائیو مجکو طرف میرے اہل و عیال کے نامراد
پھر چلے باہر اور رہے اونسے بیٹے اونکے اور بہت کہا اونسے بجانے کو لیکن آئے وہ پاس آنحضرتؐ کے اور عرض کی یا رسول اللہ بیٹے میرے چاہتے ہین کہ روکین مجکو
اس طرف سے اور چلنے سے ہمرکاب آپ کے واللہ مین امید رکہتا ہون کہ لنگڑاتا پہرون جنت مین فرمایا آنحضرتؐ نے معذور رکہا تجکو اللہ تعالی نے اور نہین جہاد
تجپر پہر کہا آنحضرتؐ نے اونکے بیٹون سے نہین تمپر منع کرنا اسکا شاید روزی کرے انکو اللہ تعالی شہادت پہر الگ ہو گئے وہ اونکے منہ سے پہر شہید ہوئے وہ اون
کہا ابو طلحہ نے کہ دیکہا مینے طرف عمرو بن جموح کے جبکہ متفرق ہوئے مسلمان پہر دوبارہ حملہ کیا کفار پر تو وہ اول لوگون مین تہے اور دیکہتا تہا مین لنگ اونکے پانو کا
اور کہتے تہے مین واللہ مشتاق ہون طرف جنت کے پہر دیکہا مینے اونکے بیٹے کو کہ دوڑے جاتے تہے پیچہے اونکے یہان تک کہ مارے گئے وہ دونون اور حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا آئی تہین درمیان عورتون کے واسطے تحقیق خبر کے اور نہ حکم ہوا تہا اوس دن تک پردے کا یہان تک جب کہ پہونچین کوسنے پر موضع حرہ کے اوترتی تہین
مقام بنی حارثہ سے وادی مین تو ملین ہند سے جو بیٹی ہین عمرو بن حرام کی اور بہن عبداللہ بن عمرو کی کہ کہینچے لاتی تہین ایک اونٹ کو اپنے اور تہے اوسپر خاوند اونکے
عمرو بن جموح اور بیٹا اونکا خلاد بن عمرو اور بہائی اونکے عبداللہ بن عمرو بن حرام باپ جابر کے یعنی یہ تینون لاشین اوسپر تہین تو پوچہا اونسے حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا نے کہ کیا خبر ہی پاس تیرے پیچہے کی پہر کہا ہند نے کہ خیر ہی لیکن آنحضرتؐ اچہے ہین اور ہر مصیبت بعد خیریت اونکی کی آسان ہی اور لیا اللہ تعالی
نے مسلمانون مین سے شہیدون کو اور لوٹا دیا کفار کو بسبب اونکے غصے کے کہ نہ حاصل کی اونہون نے کچھ بہلائی اور کفایت کی اللہ تعالی نے واسطے مومنون کے لڑائی
مین اور ہی اللہ تعالی قوی غالب پہر پوچہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہ کون ہین یہ لوگ کہا اونہون نے یہ لاشین ہین میرے بہائی اور بیٹے خلاد اور شوہر
خاوند عمرو بن جموح کی پہر فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کہان لیے جاتی ہو تم انکو کہا اونہون نے مدینے کو کہ دفنا دون مین انکو وہان پہر ہانکا اونہون نے اپنے
اونٹ کو تو بیٹھ گیا وہ فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہ بیٹھ گیا یہ بسبب بوجہ لادو کے کہا اونہون نے نہین یہ اس سبب سے کہ اکثر اسپر بوجہ دو
اونٹون کا بلا گمان کرتی ہون سبب اسکا سوا اسکے پہر ہانکا اوسکو آگے پہر کہڑا ہو گیا وہ اور جب لیچلین اوسکو طرف مدینے کے تو بیٹھ گیا پہر ہانکا اونہون نے اوسکو
طرف احد کے اور تیز چلنے لگا جلدی پہر لوٹ آئین وہ پاس آنحضرتؐ کے اور بیان کیا اونسے یہ معاملہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ یہ اونٹ حکم ہو گیا ہی کہا تہا کسی نے اونمین سے کچہ
کہا ہند نے کہ عمرو جب جاتے تہے طرف احد کے تو منہ کیا تہا اونہون نے طرف قبلے کے اور کہا تہا ای اللہ نہ لوٹائیو مجکو طرف میرے اہل و عیال کے نامراد اور روزی
کریو تجکو شہادت فرمایا آنحضرتؐ نے اسی واسطے نہین چلتا اونٹ بیشک تمین سے ای گروہ انصار اگر قسم کہا دین بعض اللہ تعالی پر تو پورا کرے وہ اوسکی قسم کو اور انہی
لوگون مین سے عمرو بن جموح ہی ای ہند ہمیشہ فرشتے سایہ کرتے ہین اوپر تیرے بہائی کے جبکہ شہید ہوا ہی اب تک کہ منتظر ہین کہ دفن کیا جاوے پہر توقف کیا
آنحضرتؐ نے وہان یہان تک کہ دفن کیا اونکو پہر فرمایا ای ہند اکٹہا ہین یہ سب جنت مین عمرو بن جموح اور بیٹا تیرا خلاد اور بہائی تیرا عبداللہ کہا ہند نے یا رسول اللہ
دعا کریے اللہ تعالی سے کہ کرے مجکو انہین سے اللہ تعالی کہا جابر بن عبداللہ نے کہ شراب پی لوگون نے فجر کو دن احد کے کہ اونمین سے ہی باپ میرا پہر
شہید ہوکر کہا ہی جابر نے کہ باپ میرا اول شہید مسلمانون مین سے ہے دن احد کے کہ قتل کیا اوسکو سفیان بن عبد شمس نے کنیت اوسکی ابو الاعور سلمی ہی اور

ساتھ تلوار کے اور تیر مارنے لگی مین کمان سے یہان تک کہ حاصل ہوئے مجکو زخم کہتی ہین ام سعد کہ دیکھا مینے اونکے کاندھے پر ایک زخم گہرا پھر کہا مینے
ای ام عمارہ کسنے مارا تیرے یہ کہا اونھون نے آیا میری طرف ابن قمیہ درحالیکہ لوگ لوٹ گئے تھے آنحضرت کے پاس سے پکارتا ہوا یہ کہ بتلاؤ مجکو آنحضرت کو نہ نجات
پاؤں مین اگر بچ گئے وہ آج کے دن اور مقابل ہوئے اوسکے مصعب بن عمیر مع چند آدمیون کے اور تھی مین اونمین سے پس مارا مجھپر یہ زخم اور مینے باوجود اسکے
مارے اوسکے کئی زخم لیکن تھین اوس دشمن خدا پر دو زرہین پھر پوچھا ان ام سعد نے اون نسیبہ سے کہ کیا ہوا تمہارے ہاتھ مین کہا نسیبہ نے زخمی ہوا یہ دن
یمامہ کے جبکہ شروع کیا اعراب نے بھاگنا ساتھ آدمیون کے تو پکارے انصار کہ چھوڑو ہمکو پس جدا کیے گئے انصار اور تھی مین اونمین یہان تک کہ پہونچے
ہم قریب حدیقۃ الموت کے اور لڑتے رہے ہم وہان ایک ساعت تک کہ مارے گئے ابو دجانہ اوپر دروازہ باغ کے پھر داخل ہوئی مین اوس باغ مین اور قصد کرنے
والے تھے دشمن خدا مسیلمہ کذاب کے سو پیش آیا میرے ایک شخص اونمین کا اور وار کیا اوسنے میرے ہاتھ پر کہ کاٹ ڈالا اوسکو اور واللہ نتھا مجکو منع کرنے والا
وہ باغ دخول سے اور نہ چڑھی مین اوسپر مگر یہ کہ مطلع ہوئی مین اوس خبیث پر درحالیکہ مقتول تھا اور بیٹا میرا عبداللہ بن زید مازنی پونچھتا تھا تلوار اپنی اوسکے
کپڑون سے پھر پوچھا مینے کیا مارا تونے اسکو کہا اوسنے ہان پس سجدہ شکر یہ کیا مینے اللہ تعالی کا اور ضمرہ بن سعید حدیث کرتے ہین اپنی دادی سے
کہ حاضر ہوئی تھین وہ احد مین پانی پلانے کو کہتی ہین وہ کہ سنا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ مقام نسیبہ بنت کعب کا آج کے دن بہتر ہے
فلانے فلانے کے مقام سے اور دیکھا تھا اوس دن آنحضرت نے اوسکو لڑتے سخت لڑائی اور وہ لپیٹے ہوئے تھین کپڑا اپنا وسط بدن پر سو لڑین یہان تک کہ زخمی
ہوئین ساتھ تیرہ زخمون کے پھر حاضر ہوئی وفات اونکی تو تھا مین بیچ اونکے غسل مین تو گنے مینے ایک ایک زخم اونکے اور پائے مینے تیرہ زخم اور مروی ہے ضمرہ کی
دادی سے کہ کہتی تھین کہ دیکھتی تھی مین ابن قمیہ کو درحالیکہ مارا تھا اوسنے زخم اوپر کاندھے نسیبہ کے اور تھا وہ زخم بڑا اونکے سب زخمون مین کہ علاج کیا اونھون نے
اوسکا ایک سال تک پھر پکارا منادی آنحضرت کا طرف حمراء الاسد کے تو باندھا اونھون نے اپنے اوس زخم کو کپڑون سے لیکن نہ چل سکین بسبب کثرت نزف دم
اور ٹھہرے ہیں ہم تمام اوس رات سینکتے ہوئے اونکے زخمون کو یہان تک کہ صبح کی ہمنے پھر جب کہ لوٹے آنحضرت موضع حمراء سے تو پونچے تھے اپنے گھر تک کہ
بھیجا عبداللہ بن کعب مازنی کو واسطے پوچھنے نسیبہ کے پھر لوٹ آئے وہ اور مطلع کیا آنحضرت کو اونکی سلامتی سے تو خوشی ہوئے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
اس خبر سے اور مروی ہے ام عمارہ سے کہ کہا اونھون نے تحقیق دیکھا مینے درحالیکہ الگ ہوگئے لوگ آنحضرت سے اور نرہے وہان مگر چند آدمی کہ نتھے وہ دس تک
اور دونون بیٹے میرے اور خاوند میرے آگے آنحضرت کے تھے ہٹاتے تھے لوگون کو آپ کے آگے سے اور لوگ گذرتے تھے ہم سے بھاگتے ہوئے
اور دیکھا مجکو آنحضرت نے درحالیکہ نتھی سپر پاس میرے تو دیکھا آپ نے ایک شخص کو پیٹھ پھیرتے ہوئے ساتھ سپر کے فرمایا آپ نے ای صاحب سپر
ڈال دے سپر اپنی طرف لڑنے والون کے سو ڈال دی اوسنے سپر اپنی اور اوٹھالی مینے وہ سپر اور آڑ کرنے لگی مین اوس سے آنحضرت کی اور بہ تحقیق ہمپر چڑہ آیا تھا
سوارون سے اور اگر ہوتے وہ پیادہ مثل ہمارے تو غالب آتے ہم اونپر انشاء اللہ تعالی پھر آگیا ایک شخص گھوڑے پر اور وار کیا اوسنے مجھپر اور روکا
مینے وار اوسکا سپر پر لیکن نہ کچھ کارگر ہوئی تلوار اوسکی مجھپر پھر پیٹھ پھیرے ہٹا وہ اور ماری مینے تلوار اوپر پاؤن اوسکے گھوڑے کے کہ گر پڑا وہ اوسکی پشت سے
فرمانے لگے آنحضرت پکار کر ای ابن ام عمارہ خبردار ہو اپنی ماں سے سو مدد کی میری بیٹے نے اوپر اوسکے یہان تک کہ ڈالا مینے اوسکو درمیان شعوب کے
اور مروی ہے عبداللہ بن زید سے کہ کہا اونھون نے زخمی ہوا مین اوس دن اس طرح کہ مارا ایک شخص نے مجھے اوسی بائین بازو پر اور تھا وہ مانند نخل بلند کے اور
پھر نہ مائل ہوا مجھپر اور لوٹ گیا مجھسے اور بہت بہنے لگا خون میرا فرمایا آنحضرت نے کہ پٹی باندھ لے اپنے زخم کو سو آئی ماں میری طرف میرے ساتھ کئی پٹیون کے
کہ مہیا کئے ہوئے تھی اونکو بیچ کمر بند اپنے کے اور پہلے طیار کر رکھا تھا اونکو واسطے باندھنے کے زخم کو پس باندھے اونھے زخم میرے اور آنحضرت کھڑے
دیکھتے تھے پھر مجھسے میری ماں نے کہا کھڑا ہو ای بیٹے میرے اور لڑ لوگون سے تو فرمانے لگے آنحضرت کون طاقت رکھتا ہی اسقدر کہ طاقت رکھتی ہی تو
ای ام عمارہ اور وہ روایت کرتی ہین کہ پھر آیا وہ شخص جسنے زخمی کیا تھا میرے بیٹے کو فرمایا آنحضرت نے کہ یہ ہی زخمی کرنے والا تیرے بیٹے کا اور چلی مین
طرف اوسکے اور تلوار ماری مینے اوسکی پنڈلی پر کہ گر پڑا وہ اور دیکھا مینے آنحضرت کو کہ تبسم فرمایا اسقدر کہ ظاہر ہوئے دندان مبارک آپکے سامنے کے

پھر فرمایا کہ عوض لیا تو نے ای ام عمارہ پھر چلے ہم اوپر اوسکے واسطے لینے اوسکے ہتھیارون کے فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ حمد ہی اوس خدا کی کہ غالب کیا اوسنے
تجکو اور سرد کین آنکھین تیری دشمن کی طرف سے اور دکھلا دیا تجکو عوض تیری آنکھون سے اور مروی ہی کہ آئین پاس حضرت عمر رضی کے کئی اوڑھنیان چادرین
اور تھی اونمین ایک چادر بہت عمدہ چوڑی بولے بعض آدمی کہ یہ چادر بیش قیمت اور بہتر ہی دو اسکو واسطے بیوی عبد اللہ بن عمر کے جو صفیہ بنت ابی عبید
ہین یعنی اپنی بہو کو تا کہ اوڑھین وہ اسکو پاس اپنے خاوند کے فرمایا حضرت عمر رضی نے کہ بھیجتا ہون مین اسکو طرف اوس شخص کے کہ وہ سزاوار تر ہی واسطے لینے کے
بنسبت اوسکے کہ وہ نسیبہ ہین ام عمارہ بیچ کینیت کے بیٹی کعب کی سنا ہی مینے آنحضرت ﷺ سے احد مین کہ فرماتے تھے نہ متوجہ ہوا مین دہنے بائین مگر یہ کہ دیکھا مینے
اوسکو لڑتے ہوئے پرے لینے اور مروی ہی مروان بن ابی سعید بن معلی سے کہا اونھون نے کہ کہا گیا ام عمارہ سے ای ام عمارہ کیا لڑتی تھین اوس دن عورتین
قریش کی ساتھ اپنے مردون کے کہا اونھون نے پناہ اللہ کی واللہ نہ دیکھا مینے کسی عورت کو اونمین سے کہ تیر مارا ہو اوسنے یا پتھر لیکن دیکھا مینے ساتھ
اونکے دف اور ڈھول کہ بجاتی تھین اور یاد دلاتی تھین لوگون کو کشتگان بدر کا اور تھین ساتھ اونکے سرمہ دانیان اور سلائیان پھر جب بھاگتا کوئی شخص
یا مونھ پھیرتا اونمین سے تو سلائی دیتین اوسکے سرمہ اور سلائی اور کہتین کہ تو عورت ہی پھر کہا ام عمارہ نے کہ بعد اسکے تحقیق دیکھا مینے اونکو بھاگتے ہوئے کہ
اوٹھائے ہوئے تھین دامن اپنے ہاتھون مین اور الگ ہو گئے اون عورتون سے مرد اونکے اور بجائین جا بجا اپنی اوپر پشت گھوڑون کے اور بھاگین وہ بھی
اوپر قدمون مردون کے اور گر پڑتی تھین راستے مین بسبب بھاگنے کے اور دیکھا مینے ہند بنت عتبہ کو اور تھی وہ بھاری بدن اور تھی واسطے اوسکے خوشبو
بیٹھی ہوئی ایک جگہ پر بسبب خوف سوارون کے کہ نہ چل سکتی تھی اور اوسکے ساتھ اور عورت تھی یہان تک کہ پھر لوٹے وہ لوگ ہم پر اور پہنچی ہم سے اوس چیز کو
کہ پہنچی پس طلب کرتے ہین ہم اللہ تعالی سے ثواب اپنی مصیبتون کا کہ پہنچین ہمکو اوس دن لینے تیر اندازون سے بسبب نافرمانی کرنے رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کے اور مروی ہی حارث بن عبد اللہ سے کہا اونھون نے سنا مینے عبد اللہ بن زید بن عاصم سے کہ وہ کہتے تھے حاضر ہوا مین ساتھ آنحضرت ﷺ کے
احد مین جب متفرق ہوئے لوگ آپ کے پاس سے تو قریب ہو گیا مین آنحضرت ﷺ سے اور مان میری ہٹاتی تھی لوگون کو آنحضرت ﷺ کی طرف سے فرمایا آپ نے ای ام عمارہ
تو عرض کی کہ ہان فرمایا آپ نے کہ تیر مار پس مارا اونھون نے آگے آنحضرت ﷺ کے ایک کافر کو پتھر اور تھا وہ گھوڑے پر اور لگا وہ اوسکی آنکھ مین اور بیٹھا گیا گھوڑا
یہان تک کہ گر پڑا وہ اور سوار دونون اور غالب آئی مین اوسپر ساتھ مارنے پتھرون کے یہان تک کہ چن دیے مینے اوسپر بھاری پتھر اور آنحضرت ﷺ دیکھتے تھے
اور تبسم فرماتے تھے پھر دیکھا آپ نے زخم میری مان کا کہ تھا اوپر کاندھے کے فرمایا تیری مان کو لے اپنی مان کو پٹی باندھ اسکے زخم کی برکت کرے اللہ تعالی
تمہارے اہل بیت سے مقام تیری مان کا بہتر ہی مقام فلانی فلانی سے اور مقام تیرے مربی کا یعنی خاوند کا تیری مان کے بہتر ہی مقام سے فلانی فلانی کے
اور مقام تیرا بہتر ہی فلانی فلانی سے رحمت کرے تم پر اللہ تعالی ای اہل بیت کہا ام عمارہ نے کہ دعا کیجیے اللہ تعالی سے یہ کہ ہمراہ رکھے ہمکو آپ کے جنت مین فرمایا
آنحضرت ﷺ نے ای اللہ کر انکو رفیق میرے جنت مین کہا ام عمارہ نے نہین مجکو غم اس مصیبت کا کہ پہونچی دنیا مین کہا ہی راویون نے اور تھا حنظلہ بن ابی عامر کہ
نکاح کیا تھا جمیلہ بنت عبد اللہ ابی بن سلول سے اور گئے تھے وہ پاس اوسکے اوس شب کہ اوسکی فجر کو واقع ہوا قتال احد اور اجازت لی تھی حنظلہ نے
آنحضرت ﷺ سے یہ کہ رات گذاری پاس اوسکے پس اجازت دی تھی آپ نے حنظلہ کو رہنے کی اوس شب پاس اپنی بیوی کے پھر دوسرے دن بعد صبح کی نماز
جانا چاہا اونھون نے پاس آنحضرت ﷺ کے لیکن تھے پکڑا اونکو جمیلہ نے اور رہے وہ پاس اونکے پھر صحبت کی اونسے پھر جانا چاہا پاس آنحضرت ﷺ کے اور
بلا رکھا تھا جمیلہ نے چار آدمیون کو اپنی قوم سے پہلے اس سے پھر گواہ کیا اونکو جمیلہ نے اس بات پر کہ صحبت کی ہی اونھون نے سو گواہ کیا ایک
بعد اسکے کیون گواہ کیا تھے تمنے اوپر اس بات کے کہا اونھون نے کہ دیکھا مینے خواب مین رات کو کہ فرجہ واقع ہوا آسمان مین اور گھس گئے حنظلہ اوس مین
پھر بند ہو گیا وہ فرجہ تو جانا مینے یہ شہادت ہی اور گواہ کر لیے مینے اسپر کہ صحبت کی اونھون نے اور حمل رہا اونکا عبد اللہ بن حنظلہ کا پھر نکاح کیا جمیلہ نے ثابت بن قیس
سے اور پیدا ہوئے اونسے محمد بن ثابت بن قیس غرض کہ لیے حنظلہ بن ابی عامر نے ہتھیار اپنے اور جا ملے آنحضرت ﷺ سے احد مین دیکھا آپ برابر کرتے تھے
صفون کو کہا راوی نے جس وقت جبکہ ہٹ گئے مشرک تو روک لیا حنظلہ بن ابی عامر نے ابو سفیان بن حرب کو پس مارا حنظلہ نے کونچین اوسکے گھوڑے کی تو گر پڑا ابو سفیان

اور گر پڑے ابوسفیان زمین پر اور چلانا شروع کیا کہ ای گروہ قریش یہ مین ہون ابوسفیان بن حرب اور ارادہ کیا حنظلہ نے اونکے ذبح کرنے کا تلوار سے لیس پکارنا
اوسکا چند لوگون نے لیکن نہ التفات کیا اوسکی طرف بسبب بھاگنے کے یہان تک کہ دیکھا اوسکو اسود بن شعوب نے اور حملہ کیا حنظلہ پر ساتھ برچھی کے اور پار
کردیا اونکے لیکن چلا اوسکی طرف حنظلہ بیچ برچھی کے یعنی بیچ حال تھے ہونے برچھی کے درحالیکہ روک لیا تھا اونکو اوس کافر نے اور کیا اونپر وار پھر قتل کیا
اونکو اور بھاگا ابوسفیان دوڑتا ہوا اپنے قدمون پر اور جا ملا بعض قریش سے درحالیکہ اوترا ہوا تھا اپنے گھوڑے سے اور پیچھے آیا ابوسفیان کے
اسود بن شعوب بھی سوا اسی باب مین ہی قول ابوسفیان کا کہ جب شہید ہوئے حنظلہ تو گذرا اونپر باپ اوسکا اور پڑی تھی لاش اونکی بیچ پہلو حضرت حمزہ اور
عبداللہ بن جحش کے کہا اوسنے مخاطب ہوکے اپنے نفس سے کہ تحقیق ڈراتا تھا مین تجکو اس شخص سے بچتا اس قتل گاہ کے واللہ تھا تو نیک کار ساتھ باپ کے
بہتر خلق والا اپنی حیات مین اور بیشک ہی موت تیری ساتھ سردارون اور شرفا کے اپنے ہمنشینون کے اور اگر جزا دے اللہ تعالی اس حمزہ کو بھلائی کی یا اور
کسی اصحاب محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو تو جزا دے تجکو خیر کی پھر پکار دیا ای معشر قریش نہ مثلہ کیا جائے حنظلہ اور اگرچہ مخالف تھا مجسے اور تمسے کہ قصور
کیا اسنے واسطے اپنی جان کے اوس چیز مین کہ دیکھا اوسکو خیر اور بھلا یعنی پارہ پارہ ہی بدن اسکا پس مثلہ کیے گئے اور لوگ اور چھوڑ دیا گیا حنظلہ مثلہ سے
اور تھی ہندا اول اون عورتون کی کہ مثلہ کیا اونھون نے اصحاب محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اور حکم کیا اوسنے عورتون کو کہ مثلہ کرین اور کاٹین ناک اور کان
مقتولون کے سو نہ باقی رہی کوئی عورت مگر یہ کہ تھے اوسپر بازوبند اور کڑے اور خلخال اور مثلہ ہوئے سب سوا حنظلہ کے اور کہا آنحضرتؐ نے کہ دیکھا مینے
فرشتون کو غسل دیتے ہوئے حنظلہ کو درمیان آسمان و زمین کے پانی ابر سے بیچ طشتون چاندی کے کہا ہی ابواسید ساعدی نے کہ دیکھا ہمنے اوسکو تو پایا
ٹپکتا ہوا پانی اوسکے سر سے اور کہا ابواسید نے لوٹ آیا مین طرف آنحضرتؐ کے اور خبر دی آپ کو اس ماجرے سے تو بھیجا آپ نے ایک شخص طرف اونکی بیوی
کے اور دریافت کیا اونسے معاملہ اسکا کہا اونھون نے کہ وہ گئے حالت جنب مین اور آئے وہب بن قابوس مزنی اور ساتھ اونکے بھتیجا اونکا حارث بن عقبہ
بن قابوس ساتھ اپنی بکریون کے پہاڑ کی طرف سے تو پایا اونھون نے مدینے مین باقی زنان و اطفال کو اور پوچھا اون دونون نے کہان گئے لوگ تو کہا
اونھون نے احد کو کہ تشریف لے گئے ہین آنحضرتؐ واسطے لڑنے کے کفار قریش سے کہا اونھون نے جاتے ہین ہم پیچھے اونکے بعد دیکھنے اس حال کے
پھر نکلے یہ دونون یہان تک کہ آئے پاس آنحضرتؐ کے احد مین اور پایا لوگون کو لڑتا ہوا اور تھی عزت اور دولت واسطے آنحضرت اور اصحاب کے
پھر لوٹنے لگے ساتھ مسلمانون کے مال لوٹنا اور آئے سوار کفار کے پیچھے سے مثل خالد بن ولید اور عکرمہ بن ابی جہل کے سو آملے وہ اور لڑے سخت
لڑائی اور دو فرقے ہوگئے مشرک فرمایا آنحضرتؐ نے کہ کون ہی واسطے روکنے اس ٹکڑی آنے والی کے بولے وہب بن قابوس کہ حاضر ہون مین یا
رسول اللہ جان نثاری اور روکنے کو اس جماعت کو پھر کھڑے ہوئے اور تیر مارے اونکے یہان تک کہ لوٹا دیا اونکو پھر متوجہ ہوا طرف آنحضرتؐ کے ایک فرقہ
اور کفار کا فرمایا آپ نے کون مقابل ہوتا ہی اس ٹکڑی کے کہا اونھین مزنی نے کہ مین ہون مقابل اونکا یا رسول اللہ اور بڑھے اور ہٹا دیا اونکو ساتھ تلوار کے
یہان تک کہ لوٹ گئے وہ سب اور پھر آئے مزنی اپنی جگہہ پر پھر ظاہر ہوا ایک چھوٹا لشکر فرمایا آنحضرتؐ نے کہ کون کھڑا ہوتا ہی اسکے مقابلے کو کہا اونھین مزنی نے
کہ حاضر ہون مین یا رسول اللہ اونکی سرکوبی کو فرمایا آنحضرتؐ نے اس بار کہ کھڑا ہو اور بشارت لے جنت کی پس بڑھے وہ مزنی خوش دل یہ کہتے ہوئے کہ واللہ
نہ قبول کرسکونگا مین اور کو اور نہ قبول کرونگا مین آپ پھر گھس گئے اونمین اور مارنے لگے کفار کو تلوار سے اور دیکھتے تھے انکی طرف آنحضرتؐ اور باقی
مسلمان یہان تک کہ نکل گئے پار اوس جماعت کے اور کہہ رہے تھے واسطے اونکے آنحضرتؐ کہ اللّٰھم ارحمہ پھر لوٹے وہ اوس جماعت مین اور اسی طرح
نکل جاتے قطار سے ہوئے برابر سر سے تک اور پھر لوٹتے اونمین اور گھیر لیا تھا کفار نے یہان تک کہ پڑین اونپر تلوارین اور برچھیان اور سبکے بیچ شہید کیا
اونکو اور پائے گئے اونپر بیس زخم برچھیون کے کہ سب کاری لگے تھے اور مثلہ ہوا اونکا اوس وقت قبیح تر مثلون کا پھر کھڑا ہوا بھتیجا اونکا اور لڑا مثل اونکے
اپنے چچا کے یہان تک کہ شہید ہوا یہ بھی اور تھے حضرت عمرؓ کہ فرمایا کرتے تحقیق محبوب تر اوس موت کی کہ مرون مین اوسپر بیشک وہ موت ہی کہ مرے اوسپر وہ
مزنی اور روایت کرتے ہین بلال بن حارث مزنی کہ حاضر ہوئے لوگ جنگ قادسیہ مین ساتھ سعد بن ابی وقاص کے پھر جب کہ فتح دی ہمکو اللہ تعالی نے

اور تقسیم ہوئی درمیان ہمارے غنیمت تو گر پڑا گھوڑے سے ایک جوان اولاد قابوس کا قبیلہ مزینہ سے اور سے آیا مین اوسکو پاس سعد کے جب کہ فارغ ہوئے
وہ خواب سے کہا سعد نے کیا بلال ہی کہا مینے ہان مین ہون بلال کہا امیر سعد نے مرحبا ہو تجکو کون ہی اور یہ ساتھ تیرے کہا مینے یہ ایک شخص ہی ہم قوم میرا
اولاد قابوس سے پوچھا سعد نے کیا قرابت ہی تیری ای جوان اوس مزنی سے کہ شہید ہوا دن احد کے کہا اوسنے مین بھتیجا اوسکا ہون کہا سعد نے مرحبا تجھپر
اور تیرے خاندان پر ٹھنڈی کرے اللہ تعالی آنکھین تیری دیکھے مینے اوس مزنی سے جنگ احد مین وہ حالات شجاعت کے کہ نہ دیکھا مینے اونکو کسی سے
دیکھا ہمنے اوسکو درحالیکہ گھیر لیا تھا ہمکو کفار نے ہر طرف سے اور تھے آنحضرتؐ درمیان ہمارے اور لشکر کفار ظاہر ہوتا تھا ہمپر ہر طرف سے اور آنحضرتؐ
نظر ڈالتے تھے لوگون پر ساتھ اونکی علامتون کے اور فرماتے کون ہی واسطے مقابلے اس جماعت کے سو ہر بار کہتے وہ مزنی کہ مین ہون یا رسول اللہ حاضر
انکے مقابلے کو اور ہر بار ہٹا دیتے جماعت کو اور نہین بھولا ہی مجکو کہ آخر بار فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کہ اوٹھ اور بشارت ہو تجکو ساتھ جنت کے
پھر کھڑے ہوئے وہ روایت کرتے ہین سعد کہ چلا مین پیچھے اوسکے اور اللہ خوب جانتا ہی کہ مراد میری چلنے سے پیچھے اوسکے یہ تھی کہ طلب کرتا تھا مین وہ
چیز کو کہ طلب کرتا تھا وہ اوس دن اوسکو شہادت سے پس گھسے ہم اونمین اور گئے پرلے سرے تک پھر لوٹے ہم اونپر دوبارہ اور شہید کیا اونکو رحمت کرے
اونپر اللہ تعالی اور واللہ رغبت تھی مجکو یہ کہ شہید ہون مین اوس دن ساتھ اونکے لیکن تاخیر کی میری موت نے پھر منگوایا اوسی وقت سعد نے حصہ اوسکا اور دیا اونکو
اور عطا کیا کچھ انعام زائد اوس حصے پر اور اختیار دیا اونکو سعد نے یہ کہ رہین پاس ہمارے یا چاہین جاوین طرف گھربار کے کہا اون بلال نے امیر سعد سے کہ
یہ پسند رکھتے ہین جانا طرف اہل و عیال کے پھر لوٹ آئے ہم اور کہا سعد نے گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ بیشک دیکھا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو کھڑے ہوئے اونکی لاش پر اور فرماتے تھے آپ کہ راضی ہوا اللہ تعالی تجھسے مین تجھسے راضی ہون پھر دیکھا مینے آنحضرتؐ کو کھڑے ہوئے اپنے قدمون پر
اور بیشک پہونچی تھی آنحضرتؐ کو زخمون سے وہ تکلیف کہ پہونچی تھی اوس دن اور مین خوب جانتا تھا کہ کھڑا ہونا بہت دشوار ہی آپ پر اوپر اونکی قبر کے
یہان تک کہ رکھے گئے وہ قبر مین اور تھی اونپر ایک چادر سرخ خطون والی سو کھینچ دی آنحضرتؐ نے وہ چادر اونکے سر پر اور چھپا دیا سر اوسکا اور لپیٹ دیا
اونکو اور اوسکے طول مین تو آئی وہ چادر اونکے نصف ساق تک اور حکم کیا ہمکو تو جمع کی ہمنے گھاس اذخر کی اور ڈالا ہمنے اوسکو اونکے پاؤن پر درحالیکہ
تھے وہ لحد مین پھر تشریف لے گئے آپ بعد دفن کے سو نہین وہ حال کہ مرون مین اوسپر پسند زائد اس بات سے کہ ملون اللہ تعالی سے اوپر حال مزنی کے
اور کہا ہی راویون نے جب کہ پکار دیا شیطان نے یہ کہ شہید ہوئے آنحضرتؐ تو متفرق ہو گئے لوگ اور آئے بعضے مدینہ منورہ مین سو اول وہ شخص کہ لایا
مدینے مین خبر شہادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ سعد بن عثمان تھا مشہور ساتھ ابو عبادہ کے پھر گئے ابو [illegible] اوسکے اور آدھی اور داخل ہوئے پاس اپنی
عورتون کے اور کہنے لگین اونسے عورتین کیا بھاگ آئے تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑکر کہا راویون نے اور کہا ابن ام مکتوم نے اون لوگون سے
کہ کیا بھاگ آئے تم آنحضرتؐ کو چھوڑکر پھر مذمت کی اون لوگون سے اور آنحضرتؐ خلیفہ کر آئے تھے ابن ام مکتوم کو مدینے پر واسطے امامت نماز کے پھر کہا [illegible]
مجکو راہ احد پر سو لے آئے لوگ اونکو اوپر راہ احد کے پھر پوچھتے ابن ام مکتوم خبر آنحضرتؐ کی ہر اوس شخص سے کہ ملتا اونکو آتا ہوا احد سے یہان تک کہ آ ملے
یہ اپنے لوگون سے لشکر کے اور مطلع ہوئے اوپر سلامتی آنحضرتؐ کے پھر لوٹ آئے اپنے مقام پر اور منجملہ اون بھاگنے والون کے پہلے سے بیچ متفرق ہو کر
حارث بن حاطب اور ثعلبہ بن حاطب اور سواد بن غزیہ اور سعد بن عثمان اور عقبہ بن عثمان اور خارجہ بن عامر کہ پہونچے تھے موضع ملل تک اور اوس بن قیظی ساتھ چند آدمیان
جماعت بنی حارثہ کے اور پہونچے تھے یہ موضع شقرہ تک اور ملی انسے ام ایمن کہ ڈالتی تھین اونکے منہ پر مٹی اور کہتی اونکے بعضون سے کہ یہ لے تو بیٹھ
واسطے چرخہ کاتنے کے اور دے مجکو تلوار اپنی پھر گئین بطرف احد کے ساتھ اور چند عورتون کے اور کہا ہی بعضون اولیون نے اس حدیث کو کہ مسلمان
تجاوز کر گئے تھے پہاڑ سے اور سے دامان کو وہین اور تھی جماعت باقی رہی ہوئی آنحضرتؐ کی اور مروی ہی کہ تھی درمیان حضرت عبد الرحمن اور حضرت عثمان
کے کچھ شکر رنجی تو بلوایا حضرت عبد الرحمن نے ولید بن عقبہ کو اور کہا اونسے جا تو طرف اپنے بھائی کے اور کہو اونسے جو کہ کہدون مین تجھسے کہ میری جانب سے تہا
کسی کو کہ کہدے اونسے سو آیا ولید نے کہا ولید نے کہ بچا لاؤنگا مین پیغام تمہارا کہا عبد الرحمن نے کہ کہو اونسے کہ عبد الرحمن کہتا ہی حاضر تھا مین بدر مین اور

نہ حاضر ہوسکے تم اور ثابت قدم رہا مین احد مین اور لوٹ گئے تم وہان سے اور حاضر تھا مین بیعت الرضوان مین اور تم نہ حاضر تھے اوسمین پس آگئے ولید
پاس حضرت عثمان کے اور بیان کیا اونسے سب پیغام فرمایا حضرت عثمان نے کہ سچ کہا میرے بھائی عبد الرحمن نے رہ گیا مین جانے سے بدر مین واسطے
خدمت صاحبزادی آنحضرت کے کہ وہ بیمار تھین لیکن حصہ کیا میرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت مین اور ثواب مین سے اور ہوا مین بمنزلہ حاضرین کے
اور ہٹا مین دن احد کے سو بیشک معاف کر دیا وہ اللہ تعالی نے مجھسے اور لیکن حال بیعۃ الرضوان کا یہ ہی کہ مین نکلا تھا طرف اہل مکہ کے کہ بھیجا تھا مجکو
آنحضرت نے پھر فرمایا آنحضرت نے کہ بیشک عثمان بیچ طاعت خدا اور رسول اوسکی کے ہی اور رکھا واسطے بیعت کے میری جانب سے آنحضرت نے
اولٹا ہاتھ اپنا سیدھے ہاتھ اپنے پر پس ہوا اولٹا ہاتھ آپکا بہتر میرے سیدھے سے کہا عبد الرحمن نے جب کہ لائے پاس اونکے ولید بن عقبہ یہ جواب
تو کہا کہ سچ کہا میرے بھائی عثمان نے اور مروی ہی کہ دیکھا ایک بار حضرت عمرؓ نے طرف حضرت عثمانؓ کے اور فرمایا یہ وہی شخص ہی کہ عفو کیا اللہ تعالی نے
اوس سے اور واللہ نہین معاف کیا اللہ تعالی نے کسی چیز کو کہ پھر لوٹاے اوسکو اور تھے یہ لوگ کہ ہٹ گئے تھے دن مقابل ہونے دونون لشکرون کے
اور پوچھا ایک شخص نے ابن عمرؓ سے حال عثمانؓ کا کہا اونھون نے کہ واقع ہوا اونسے گناہ بڑا دن احد کے پس بخشا اونسے اللہ تعالی نے اور یہ اون
لوگون مین سے تھے کہ ہٹ گئے تھے وقت مقابلے دونون صفون کے اور کیا اونھون نے ایک گناہ صغیرہ درمیان تمھارے سو مار ڈالا تم نے
اونکو اور مروی ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ جب ہوا دن احد کا اور لوٹے آدمی اوس دور سے مین تو سامنے آیا امیہ بن ابی حذیفہ بن مغیرہ زرہ پہنے
جکڑا ہوا زرہ مین کہ نہ کھلا تھا بدن اوسکا سوا آنکھون کے اور وہ کہتا تھا کہ یہ دن بدلا ہی دن بدر کا تو آگے ہوا اوسکے ایک شخص مسلمان اور شہید کیا
اوسکو امیہ نے کہا ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ پھر مقابل ہوا مین اوسکے اور ماری مینے تلوار اوسکے سر پر اور تھے اوسکے سر پر خود لیکن کارگر ہوئی
تلوار میری اور تھا مین کہ تہ قد اور ماری اوسنے مجھپر تلوار اپنی تو روکی مینے سپر پر اور پھنس گئی وہ میری سپر مین اور تھی زرہ اوسکی اونچی پھر ماری مینے
تلوار اوسکے پاؤن مین کہ کاٹ دیا اونکو اور گر پڑا اور کھینچا اپنی تلوار کو میری سپر سے اور نکال لیا پھر لڑنے لگا مجھسے درحالیکہ بیٹھا تھا اور پر گھٹنون کے
پھر دیکھا مینے کھلا ہوا نیچے اوسکی بغل کے تو گھسیا مینے اوسمین تلوار کو اور تمام ہوا کام اوسکا اور لوٹا مین اوسپر سے اور فرمایا آنحضرت نے اوسدن آنا ابن
العواتک اور یہ بھی فرمایا انا النبی ﷺ لا کذب انا ابن عبد المطلب اور مروی ہی کہ بیٹھی ہوئی تھی ایک جماعت اصحاب کی اور گذرے اونپر انس بن نضر
بن ضمضم چچا انس بن مالک کے کہا اونھون نے کس چیز نے بٹھا یا تمکو کہا اونھون نے کہ شہید ہوئے آنحضرت کہا اونسے انس نے اب کیا کروگے تم زندگی
بعد آنحضرت کے اوٹھو اور مرو اوپر اوس حال کے کہ مرے اوسپر آنحضرت پھر نکالی تلوار اپنی اور لڑے یہان تک کہ شہید ہوئے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
امید ہی مجکو یہ کہ اوٹھاوے اونکو اللہ تعالی امۃ واحدۃ قیامت مین اور پائے گئے اونمین ستر زخم سامنے چہرے کے کہ نہ پہچانی جاتی تھی لاش اونکی
یہان تک کہ پہچانا اونکی بہن نے علامت پورون سے اور کہا بعضون نے علامت دانتون سے کہا راویون نے اور گذرے مالک بن دخشم اوپر خارجہ
بن زید بن ابی زہیر کے درحالیکہ وہ بیٹھے ہوئے تھے درمیان اپنے گودون کے اور تھے اونپر تیرہ زخم کہ ہر ایک اونمین کا کاری تھا کہا مالک بن دخشم نے
خارجہ بن زید سے کیا نہین جانتے کہ آنحضرت شہید ہوئے کہا خارجہ نے کہ اگر شہید ہوئے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تو اللہ تعالی زندہ ہی نہین مرنیوالا
پوہنچا دیا آنحضرت نے احکام الہی کو اب چاہیے کہ لڑو تم اپنے دین کی طرف سے پھر گیا وہ مالک اوپر سعد بن ربیع کے اور تھے اوسپر بارہ زخم کہ کاری تھا ہر ایک
اونمین کا کہا اونسے کیا معلوم ہوا تمکو کہ آنحضرت شہید ہوئے کہا سعد بن ربیع نے کہ گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوہنچا دی رسالت
اپنے رب کی لڑو تم اپنے دین کی طرف سے بیشک اللہ تعالی زندہ ہی نہین مرنے والا اور کہا ایک منافق نے لوگون سے کہ قتل ہوئے آنحضرت لوٹ چلو طرف اپنی
قوم کے کہ وہ اندر گھرون کے ہین اور مروی ہی حارث بن حاطب الخطمی سے کہا اونھون نے آئے ثابت بن وحداح اوس دن درحالیکہ مسلمان متفرق ہوئے تھے
اور بیکار ہوئے تھے ہاتھ اونکے سو پکارنے لگے ای انصار آؤ میری طرف مین ہون ثابت بن وحداح اگر قتل ہوئے آنحضرت تو اللہ تعالی زندہ ہی
نہین مرنے والا لڑو واسطے اپنے دین کے بیشک اللہ تعالی غالب کرنے والا ہی تمھارا اور مددگار تمھارا پھر جمع ہوئے ساتھ اوسکے چند مسلمان انصاری

اور شروع کیا اونھون نے حملے کرنا ساتھ اپنے اون ہمراہیون کے پھر مقابل ہوا اونسے فرقہ جنگ اور قریش کا کہ تھے اونمین اکثر سوار اونکے مثل خالد بن ولید
اور عکرمہ بن ابی جہل اور عمرو بن عاص اور ضرار بن خطاب کے سو لڑنے لگے اونسے اور حملہ کیا ثابت بن وحداح پر خالد نے ساتھ برچھے کے اور مارا اونکے
اس طرح کہ پار ہوگیا اور گر پڑے وہ بیجان اور شہید ہوئے سب انصاری اونکے ساتھ کے کہا گیا ہے کہ یہ اور لوگ ہین جو شہید ہوئے مسلمانون سے
اور پہونچ گئے آنحضرتؐ ہمراہ اپنے اصحاب کے درہ پہاڑ مین کہ تھمی وہان لڑائی اور تھی آنحضرتؐ قبل احد کے کہ جھگڑا کیا تھا آگے آپ کے ایک یتیم نے
قبیلۂ انصار کے ابو لبابہ سے بیچ ملکیت درخت خرما کے کہ دلا دیا تھا وہ آپ نے ابو لبابہ کو سو رو دیا اور بے صبری کی اوسنے اور جاتے تھے اوس
درخت کے اور مانگا آنحضرتؐ نے وہ درخت ابو لبابہ سے واسطے اوس یتیم کے لیکن انکار کیا ابو لبابہ نے تو فرمانے لگے آنحضرتؐ ابو لبابہ سے
کہ واسطے تیرے بعوض اسکے درخت خرما ہے جنت مین پھر بھی انکار کیا ابو لبابہ نے کہا ابن وحداح نے یا رسول اللہ کیا تجویز کرتے ہین آپ یہ کہ دون مین
اس یتیم کو درخت خرما اپنے مال سے فرمایا آنحضرتؐ نے کہ عوض ملیگا تجکو اوسکا درخت خرما جنت مین پھر گئے ثابت بن وحداح اور مول لیا ابو لبابہ بن المنذر
سے وہ درخت بعوض اپنے باغ کھجور کے پھر دے دیا وہی درخت اوس لڑکے کو فرمایا آنحضرتؐ نے بہت درخت خرما ہین کہ ثابت کیے گئے ہین واسطے
ابن وحداح کے جنت مین سو امید رکھی جاتی تھی واسطے انکی شہادت کے بسبب اس کہنے آنحضرتؐ کے یہان تک کہ شہید ہوئے یہ احد مین اور
آگے آیا ضرار بن خطاب اوپر گھوڑے کے ساتھ بڑے برچھے کے اور مارا عمرو بن معاذ پر اس طرح کہ پار کر دیا اوسکے لیکن چلے عمر اوسکی طرف اوسی حال مین
اور مغلوب کر لیا اوسکو پھر گر پڑا وہ اپنے مونہہ پر اور کہنے لگا کہ مت فنا کر اوس شخص کو کہ نکاح کر دیا اوسنے تیرا حور العین سے اور کہتا تھا وہ کہ نکاح کر دیا مینے دس
اصحاب آنحضرتؐ کا حورون سے کہا ہے ابن واقد نے کہ سوال کیا مینے ابن جعفر سے کیا مارے تھے اوسنے دس آدمی کہا اونھون نے نہین سنا ہمنے کہ مارا ہو
اوسنے سوا تین کے اور مارا اوسنے ایک سا پوچھا حضرت عمر بن خطاب کے جسوقت کہ متفرق ہوئے لوگ اور کہا ای ابن خطاب یہ نعمت شکر کی گئی ہے تم نے
مار ڈالنے والا تیرا اور ضرار بن خطاب بیان کرتے اور ذکر کرتے جنگ احد کا تو ذکر کرتے انصار کا اور رحم کرتے اونپر اور ذکر کرتے اونکی غنا کا اسلام مین اور
شجاعت اور آگے بڑھنے کا موت پر پھر کہتے جبکہ مارے گئے اشراف میری قوم کے بدر مین تو پوچھا لوگون نے کسنے مارا ابو الحکم کو کہا گیا ابن عفرا نے
اور پوچھا کسنے مارا امیہ بن خلف کو کہا گیا خبیب بن یساف نے کہا گیا کسنے مارا عقبہ بن ابی معیط کو کہا لوگون نے عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے پھر پوچھا کہا
کسنے مارا فلانے کو تو نام لیا گیا اوسکا واسطے میرے پھر پوچھا گیا کسنے قید کیا سہیل بن عمرو کو کہا لوگون نے مالک بن دخشم نے پھر جب نکلے ہم طرف احد کے
اور ہم کہتے تھے اپنے دلون مین کہ اگر وہ کھڑے ہوئے اپنے قلعون مین تو وہ مضبوط ہین نہین پہونچ سکتے ہم اونپر بلکہ مقیم رہینگے ہم اونکے نزدیک ان دنون پھر لوٹ
آوینگے اور اگر لڑینگے وہ ہمسے نکل کر اپنی گڑھیون سے تو پا رہینگے ہم اونکو کہ ساتھ ہمارے ہے ایک جماعت ہے یہ نسبت اونکے اور ساتھ ہمارے ایک جماعت
کینہ خواہ تھی نکلی ہوئی ہو وہ جو ہین کہ یاد دلاتی تھی ہمکو کشتگان بدر کا اور ساتھ ہمارے گھوڑے ہین اور نہین گھوڑے ساتھ اونکے اور پاس ہمارے
ہتھیار ہین اکثر اونکے ہتھیارون سے سو پوری ہوئی تقدیر الٰہی کہ باہر نکلے وہ اور مقابل ہوئے ہم آپس مین نہین ٹھہر سکے ہم سامنے اونکے یہان تک
کہ بھاگے ہم اور متفرق ہوئے مونہہ پھیر کے تو کہا مینے اپنے دل مین کہ یہ جنگ بدتر ہے جنگ بدر سے اور کرنا شروع کیا مینے خالد بن ولید سے کہ حملہ کر
ان لوگون پر کہا اونھون نے سمجھے ہو کہ دیکھے تو کوئی وجہ حملہ کی اونپر تو دیکھتا تھا مین یہان تک کہ دیکھا مینے اون اوس پہاڑ کے کہ تھی خالی تیر اندازون سے
کہا مینے ای ابو سلیمان دیکھو تو پیچھے اپنے پس موڑی اونھون نے باگ اپنے گھوڑے کی اور حملہ کیا ہمنے ساتھ اونکے اور پہنچے ہم پہاڑ تک تو نہ پایا ہمنے اونپر
کسیکو ولا اور روان اون سے اور پالے ہمنے وہان چند آدمی پھر مار لیا ہمنے اونکو وہان پھر داخل ہوئے ہم لشکر مین اور مسلمان اوس وقت تھے ہمارے لشکر کو
پھر دوڑالے ہمنے اونپر گھوڑے اور متفرق ہوگئے وہ ہر طرف اور رکھی ہمنے اونمین تلوارین طرح کہ چاہتے تھے ہمنے اور ڈھونڈھتے تھے ہم اکابر اون لوگون کے
سردار اونکو اوس اور خزرج کے کہ جو قاتل تھے دوستون کے ہمارے سو نہ پایا مینے کسیکو کہ بھاگ گئے تھے اور تھوڑی دیر نہ ہوئی یہان تک کہ آ پہنچے اونمین
سے آگے اور پھر لوٹے وہ اور داخل ہوئے درمیان ہمارے اور ہم لوگ ہمارے تھے لیکن ثابت قدم رہے وہ اور آگے بڑھے اور جو کیا اونھون نے

یہانتک کہ کاٹ دین کوچین میرے گھوڑے کی اور ہو گیا مین پیادہ اور مار ا مینے اونسے دس آدمیون کو اور بلا مین ایک شخص سے اونمین سے کہ وہ مزامو تھا
یہانتک کہ پائی مینے اوس سے بو خون کی اور وہ لپٹ گیا تھا مجھسے کہ نہ چھوڑتا تھا مجکو یہانتک کہ لیا اوسکو مرجیون نے ہرطرف سے اور گرپڑا وہ پس حمد اوس
خدا کو کہ عظیم اور کریم ہے کیا اونکو میرے ہاتھ سے اور نہ تمام کیا مجکو اونکے ہاتھون سے اور کہا گیا ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے دن احد کے کس شخص کو ہے خبر ذکوان بن عبد قیس
کی کہا حضرت علی علیہ السلام نے کہ مینے دیکھا یارسول اللہ ایک سوار کو کہ گھوڑا دوڑا یا اوسنے پیچھے اوسکے یہانتک کہ مل گیا اونسے اور وہ کہتا تھا کہ نہ بچا
مین اگر بچا یہ پھر حملہ کیا ذکوان پر اور ذکوان پیادہ تھے اور وار کیا اونپر یہ کہکر کہ لے یہ وار میرا کہ مین ابن علاج ہون پھر مڑا مین اوسکی طرف درحالیکہ وہ سوار تھا اور ماری مینے تلوار
اوسکے پانون پر کہ کٹ گیا آدھی ران سے پھر گرادیا مینے اوسکو گھوڑے سے اور جلدی کی مینے اوسکے قتل مین کہ ناگاہ نکلا وہ ابوالحکم بن اخنس بن شریق بن علاج
بن عمرو بن وہب ثقفی اور مروی ہے خوات بن جبیر سے کہ کہا اونہون نے جب کہ حملہ کیا مشرکون نے ہمپر اور پونہچے پہاڑ تک درحالیکہ خالی تھا وہ لوگون سے
اور تھے تعداد وہان عبداللہ بن جبیر ساتھ اپنے دس آدمیون کے اور تھے یہ لوگ اوپر سرے جبل عینین کے سو جبکہ ظاہر ہوئے خالد بن ولید اور عکرمہ بن ابی جہل
بیچ سوارون کے تو کہا عبداللہ نے اپنے لوگون سے کہ پھیل جاؤ اوس گھاٹی مین تاکہ نہ پاوین دشمن تو باندھلی اونہون نے صف مقابل اعدا مین اور
مونہہ کیا سامنے آفتاب کے اور لڑے تھوڑی دیر یہانتک کہ شہید ہوئے امیر اونکے عبداللہ بن جبیر اور زخمی ہوئے سب ساتھی اونکے پھر جب کہ گر پڑے
عبداللہ تو برہنہ کیا اونکو اور مثلہ کیا برے حال سے اور گڑودی برچھی اونکے پیٹ مین یہانتک کہ چیر گیا شکم اونکا ناف سے کوکھون تک اور رکانہ
تک اور نکل آئین آنتین وغیرہ اونکی پھر جب کہ متفرق ہوئے مسلمان اوس پریشانی مین تو گذرا مین اونپر اوس حال مین اور بیشک ہنسا ہون مین اوس جگہہ
کہ نہ ہنسا کوئی اوسمین اور اونگھ آئی مجکو اوس جگہہ کہ نہ اونگھا اوسمین کوئی اور سخاوت کی مینے اوس جگہہ کہ نہ سخاوت کی اوسمین کسی نے پھر دریافت کیا
اونسے لوگون نے کہ کیا ہے تفصیل اسکی کہا اونہون نے کہ اوٹھایا مینے اونکو بازو پکڑکر اور پکڑے دوسری طرف سے ابو حنّہ نے دونون پانون اونکے
اور لپیٹ دیا تھا مینے زخم اونکا اپنے عمامے سے پھر ہم اسی حال مین کہ اوٹھائے ہوئے تھے اونکو اور مشرک ایک طرف تھے کہ ناگاہ گر پڑا عمامہ بندھا ہوا
میرا اونکے زخم سے اور نکل پڑین آنتین وغیرہ اونکی سو گھبرایا ہمراہی میرا اور دیکھنے لگا پھر پھر کر پیچھے کو گمان اس بات سے کہ دشمن پیچھے اوسکے ہے پس سمیٹا مین
اور دراز کیا ایک شخص نے برچھا اپنا طرف میرے یہانتک کہ پونہچا وہ میری ہنسلی تک تو غلبہ کیا مجھپر ہنسی نے اور خدا گیا برچھا اوسکا اور دیکھا مینے
اپنے کو جب کہ پونہچا مین ایک گڑھے تک کہ تجویز کیا تھا اوسکو واسطے دفن اونکے کے اور تھی ساتھ میرے کمان میری پھر سخت معلوم ہوئی مجکو زمین پہاڑ
کی اور نیچے اوترے ہم وادی مین اور گڑھا کھودا مینے گوشے سے اپنی کمان کے کہ چڑھی ہوئی تھی اوسپر زہ اور کہا مینے دل مین کہ کہین نہ ٹوٹ جائے
چلّہ اوسکا پھر کھول لیا مینے اوسکو پھر گڑھا کھودا مینے اوسکے گوشے سے یہانتک کہ چھپا یا اونکو اوس گڑھے مین اور لوٹے ہم اور مشرک دور تھے ہمسے
ایک طرف اور تحقیق آڑ کر لی تھی ہمنے لیکن نہ دلیر ہوئے وہ اس بات پر کہ لوٹین ہمپر اور کہا گیا ہے کہ تھا وحشی غلام دختر حارث بن عامر بن نوفل کا اور یہ بھی
کہا گیا ہے کہ جبیر بن مطعم کا کہا اوسسے لڑکی نے حارث بن عامر کی کہ باپ میرا مارا گیا بدر مین اگر مارے تو ایک کو تین مین سے تو آزاد ہے تو کہ وہ محمد صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم اور حمزہ بن عبدالمطلب اور علی بن ابی طالب ہین کہ مین نہین دیکھتی ہون اون لوگون مین کسیکو برابر اپنے باپ کے سوا ان تین شخصون کے کہا وحشی
نے دل مین کہا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو مینے جان لیا ہے کہ مین نہ قادر ہونگا اونپر اور بیشک اصحاب اونکے نہ چھوڑینگے اونکو تنہا کہ پونہچون مین
اون تک اور لیکن حمزہ پس کہا ہے مینے دل مین واللہ کہ اگر پاؤن مین اونکو سوتا ہوا تو نہ بیدار کرونگا مین اونکو بسبب ہیبت اونکی کے اور لیکن علیؓ پس تھا مین کہ ڈھونڈھتا تھا
اونکو پھر مین درمیان اوس حال کے کہ ڈھونڈھتا تھا حضرت علیؓ کو درمیان لوگون کے کہ ناگاہ ظاہر ہوئے حضرت علیؓ لیکن پایا مینے اونکو چوکنا با احتیاط خبردار
ہر طرف سے اور کہا مینے دل مین کہ نہین یہ وہ مقابل میرا کہ مین ڈھونڈھتا اوسکو ہون کہ اس حال مین ناگاہ دیکھا مینے حضرت حمزہ کو کہ چیرتے آتے تھے
لوگون کو مانند مست شیر کے سو چھپ گیا مین واسطے اونکے آڑ مین ایک پتھر کی اور وہ داؤن کرتے آتے تھے مانند شیر کے پھر پیش آیا اونکے سباع بن ام انمار
اور تھی یہ ام انمار ختنہ کرنے والی مکے مین لونڈی شریق بن علاج بن عمرو بن وہب ثقفی کے اور تھی کنیت سباع کی ابو نیار کہا اوسکو حضرت امیر حمزہ نے کہ

تو ہی بیٹا مقطعۃ البظور کا ہی اون لوگون سے کہ تکلیف دیا کرتا تھا ہمکو آطرف میرے اور چلے اوسکی طرف یہان تک کہ جب قریب پونچے اوسکے تو وار کیا اوسپر
اور دبا لیا اوسکو اور کاٹ ڈالا اوسکو مانند بکری کے پھر متوجہ ہوئے طرف میرے داؤ کرتے ہوئے جب کہ دیکھا مجکو پھر جب کہ پونچے بیچ جگہ نیچے پانی کے
تو رکھا قدم اپنا اوپر کنارے کے لیکن پھسل گیا پانون اونکا پس اوٹھائی مینے برچھی اپنی اور تولا اوسکو پھر مارا مینے اوسکو اونکی کوکھ پر اس طرح کہ نکل گئی
اونکے پیڑو سے پھر دوڑتی آئی اونکی طرف ایک جماعت اصحاب اونکے کی اور سنا مینے اونسے کہ پکارتے تھے اونکو کہ ای ابا عمارہ لیکن نجواب دیا اونکو حمزہ نے
کچھ تو کہا مینے دل مین کہ واللہ مرگئے یہ پھر یاد کیا مینے اوسوقت ہند کو اور اوسکے غم کو کہ جو حاصل ہوا تھا باپ اور چچا اور بھائی کی طرف سے پھر جب
یقین ہوا اونکے ہمراہیون کو اونکی وفات کا تو الگ ہوگئے اونسے اور نہ دیکھا اونہین سے کسی نے مجکو پھر آیا مین اونکی لاش پر اور چیرا مینے شکم اونکا اور نکال لیا
کلیجہ اونکا پھر لایا مین وہ طرف ہند بنت عتبہ کے اور کہا مینے اوس سے کیا ہی واسطے میرے اگر مارون مین تیرے باپ کے قاتل کو بولی وہ کہ یہ سب مال میرا
کہا مینے یہ ہی جگر حمزہ کا سو چبایا اوسنے اوس جگر کو پھر پھینک دیا اوسکو سو نہین معلوم مجکو کہ نہ نگل سکی اوسکو یا گھن کیا اوس سے پھر اوتارے سب کپڑے
اور زیور اپنے اور دیدیے مجکو پھر کہا جب کہ جاؤ مکے مین تو دونگی تجکو دس اشرفی پھر کہا دکھا مجکو جاے قتل حمزہ کی پھر دکھائی مینے اوسکو
وہ جگہ اور کاٹا اوسنے ذکر اونکا اور ناک اور کان اونکے پھر لے آیا مین اون کڑون اور بازوبندون اور پازیبون کو مکے مین اور لائی ہند ساتھ اپنے جگر اونکا
اور مروی ہی عبید اللہ بن عدی بن خیار سے کہ کہا اونھون نے جہاد کیا ہمنے شام مین بیچ زمانہ خلافت حضرت عثمان کے اور گذرے ہم حمص مین بعد عصر کے
اور چاہا ہمنے جانا پاس وحشی کے تو بولے لوگ کہ نہ پاسکوگے تم پاس اوسکے اسوقت کہ وہ اب پیتا ہی شراب کو فجر تک پھر رات گذاری ہمنے بسبب اوسکے اور
تھے ہم آٹھ آدمی پھر جب کہ نماز پڑھی ہمنے فجر کی تو آئے ہم سب اوسکے مکان پر اور ناگاہ دیکھا ہمنے ایک شیخ کبیر السن کو کہ ڈالا گیا تھا واسطے اوسکے
ایک قالین بقدر بیٹھنے اوسکے کے پھر کہا ہمنے اوس سے بیان کر حال قتل حضرت حمزہ کا اور قصہ قتل مسیلمہ کذاب کا سو کہ وہ جانی اوسنے یہ بات اور منہ پھیرا
اوس سے پھر کہا ہمنے اوس سے نہ شب گذاری ہمنے آج یہان مگر واسطے تیرے کہا اوسنے تھا مین غلام جبیر بن مطعم بن عدی کا اور جب چلے آدمی طرف احد کے
تو بلایا اوسنے مجکو اور کہا تحقیق دیکھا ہی مینے مارا جانا طعیمہ بن عدی کا کہ قتل کیا اوسکو حمزہ بن عبد المطلب نے دن بدر کے اور ہمیشہ رہین ہم اور تمام ہماری عورتین بڑے
غم مین آج کے دن تک سو اگر مارے حمزہ کو تو تو آزاد ہی کہا وحشی نے پھر نکلا مین ساتھ آدمیون کے اور تھین پاس میرے مزاریق اور جب جاتا تھا مین
پاس ہند بنت عتبہ کے تو کہتی مجکو ہر بار ای ابو دسمہ جیت و چالاک رہو پھر جب پہونچے ہم احد مین تو دیکھا مینے حمزہ کو آگے لوگون کے کہ بھگاتا تھا ہماری جماعت کو اور
دیکھا مجکو ورما لیا کہ گھات کی تھی مینے واسطے اوسکے نیچے ایک درخت کے سو آیا میری طرف اور مقابل ہوا اوسکے سباع خزاعی اور متوجہ ہوئے حمزہ اوسکی طرف
اور بولے کہ تو ہی ای ابن مقطعۃ البظور اون لوگون سے ہی کہ بہت برائی کرتا تھا ہمپر آگے آ میری طرف پھر حملہ کیا اوسپر یہان تک کہ [illegible]
پانون کی پھر گرادیا اوسکو زمین پر اور قتل کیا اوسکو اور پھر آئے میری طرف جلدی پھر پیش آیا اونکے ایک نالہ اور گر پڑے اوس مین سو ماری مینے اونکو برچھا
اپنی کہ لگی تھی اونکے موضع مثانہ پر اور نکل گئی درمیان دونون پانون کے اور قتل کیا مینے اونکو اور گیا مین پاس ہند بنت عتبہ کے سو دیے اوسنے مجکو کپڑے
اور زیور اپنے روایت کی واقدی نے کہ کہا وحشی بن حرب نے [illegible] کہ وحشی غلامون سے تھا اور قاتل حمزہ بن عبد المطلب کا لیکن قاتل مسیلمہ کذاب کا
پھر جب کہ داخل ہوئے ہم حدیقۃ الموت مین [illegible] حدیقۃ الموت باغ تھا مسیلمہ کذاب کا اور پہلا نام اوسکا حدیقۃ الرحمن تھا جب مارا گیا مسیلمہ نزدیک اوس
باغ کے تب سے نام اوسکا حدیقۃ الموت ہوگیا انتہی کہا وحشی نے پھر جب دیکھا مینے مسیلمہ کو تو مارا مینے اوسکو ساتھ نیزے کے اور مارا اوسکو ایک مرد
انصار نے ساتھ تلوار کے [illegible] کہتا ہی کہ وہ مرد انصاری عبد اللہ بن زید بن عاصم مازنی تھے اور کہا ہی بعض نے کہ وہ عدی بن سہل تھے
اور بعض نے ابو دجانہ کو اور اشہر اول ہی یعنی ہونا عبد اللہ بن زید کا انتہی کہا وحشی نے سو پروردگار تیرا جانتا ہی اور دانا تر ہی کہ کس نے ہم دونون مین مارڈالا اوسکو
مگر [illegible] سنا تھا ایک عورت کو کہ چلاتی تھی اوپر سے دیر کے کہ مارڈالا ہی [illegible] غلام سیاہ نے [illegible] وحشی [illegible] کہا عبید اللہ بن عدی بن خیار نے پھر کہا مینے
وحشی سے کہ پہچانتا ہی تو مجکو کہا عبید اللہ نے پھر نظر اوپر [illegible] دیکھا مجکو اور کہا کیا تو بیٹا عدی کا ہی [illegible] الخ

کہا وحشی نے آگاہ ہو تو قسم ہے اللہ تعالی کی جو کچھ مجکو تیری شناسائی اور یاد ہے اوس وقت سے کہ اوٹھا دیا تھا مینے تجکو تیری ماں کو اوسکے محفہ میں کہ دودھ پلائی تھی
تیری ماں نے تجکو اوس محفہ میں مترجم کہتا ہے محفہ ایک چیز ہوتی ہے مانند ہودج کے کہ بیٹھتے ہیں اوسمین بیمار اور ضعیف اور بڈھے اور عورتیں انتہی
اور دیکھا تھا مینے تیرے دونوں قدموں کی سپیدی کو گویا کہ وہ وقت اب ہے اور تھیں دونوں پانوٗں میں ہند بیٹی عتبہ کے کہ جسنے جگر حضرت حمزہ کا چبا کر پھینکا تھا
دو پازیبیں جڑاؤ کہ نگینے اوسکے ظفار کے نگینوں سے تھے مترجم کہتا ہے کہ ظفار نام ایک جگہہ کا ہے یمن میں کہ نگینے اوسکے مشہور ہیں ساتھ خوبی
کے انتہی اور دو کڑے تھے چاندی کے اور انگوٹھیاں اور چھلے چاندی کے تھے اوسکے دونوں پانوٗں کی اونگلیوں میں سو دیا یہ عتبہ کی بیٹی نے مجکو اور
کہتی تھی صفیہ بیٹی عبد المطلب کی کہ اوٹھائے گئے ہم محل میں اوس حال میں کہ ہمارے ساتھ حسان بن ثابت تھے اور تھے ہم اونچی جگہہ میں سو آئی ایک جماعت
یہودیوں کی کہ تیر مارتی تھی طرف اوس محل کے تو کہا مینے حسان سے کہ پاس تیرے ہے کچھ اے ابن فریعہ کہ کنیت تھی حسان کی صفیہ نے بسبب اسکے کہ
حسان جگہہ بلند میں تھے سو کہا حسان نے کہ قسم ہے اللہ کی نہیں استطاعت رکھتا ہوں میں ایسی چیز کی کہ باز رکھے مجکو اور بچائے مجکو کفار کی مار سے
نکلی تھی میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے طرف احد کے اور چڑھتا تھا ایک یہودی طرف محل کے سو کہا مینے حسان سے کہ مضبوط باندھ دے
میرے ہاتھ پر تلوار کو پھر الگ ہو جا تو سو کیا وہ حسان نے یعنی مضبوط باندھ دیا تلوار کو میرے ہاتھ پر کہا ہے صفیہ نے اور بیشک میں مقام بلند میں تھی اول
اونمیں اور چڑھنے والی محل پر پھر دیکھا مینے نیزے کو کہ مارا جاتا ہے ساتھ اوسکے سو کہا مینے کیا سلاح اونکی سے نیزے ہیں کیوں نہیں گمان کرتی ہیں اسکا
کہ لوٹ نیچے ہے نیزہ طرف بھائی میرے کے اور نہ آگاہ ہوں میں کہا صفیہ نے پھر نکلی میں آخر دن میں تا کہ آؤں میں پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور
یہ کہتی تھی کہ پہچانتی تھی میں شکست اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس حال میں کہ تھی میں محل پر اور حسان لوٹ جاتے تھے کونے تک اوس محل کے
پھر جب دیکھا حسان نے دولت کو واسطے اصحاب آنحضرت کے تو سامنے آئے یہاں تک کہ کھڑے ہوئے دیوار محل پر کہا صفیہ نے اور میں نکلی درحالیکہ تلوار
تھی میرے ہاتھ میں یہاں تک جب کہ پہونچی میں بنی حارثہ میں تو پایا مینے انصار کی بعض عورتوں کو اوس حال میں کہ ام ایمن ساتھ اونکے تھیں اور ہو آئی ملنا
ہمسے تا آنکہ پہونچے ہم آنحضرت تک اوس حال میں کہ یار اونکے متفرق تھے اور پہلے ملے مجکو علی بیٹے میرے بھائی ابو طالب کے تو کہا مجسے حضرت علی نے کہ
لوٹ جا اے پھوپی تحقیق لوگوں میں شکستگی ہے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ہیں کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ بحمد اللہ وہ اچھے ہیں صفیہ کہتی ہیں کہ پھر کہا مینے
بتاؤ اونکو مجھے تا کہ دیکھوں میں اونکو سو اشارہ کیا حضرت علی نے واسطے میرے طرف آنحضرت کے ایسا اشارہ کہ مخفی تھا مشرکوں سے پھر پہونچی میں طرف آنحضرت کے درحالیکہ آپ
مجروح تھے کہا عبد اللہ نے اور شروع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتے تھے کیا ہوئے چچا میرے کیا ہوئے چچا میرے حمزہ پھر نکلے حارث ابن الصمہ اور دیر کی اونہوں نے

پھر نکلے حضرت علی یہ رجز پڑھتے ہوئے

یا رب ان الحارث بن الصمہ	کان رفیقا بنا ذا ذمہ
قد ضل فی مهامہ مہمہ	یلتمس الجنۃ فیما ثمہ

یعنی اے رب میرے تحقیق حارث بن صمہ تھا رفیق ساتھ ہمارے صاحب عہد و پیمان کا تحقیق گم ہو گیا بیچ جنگل سخت کے تلاش کرتا ہے جنگل کو جہاں کہیں کہ
ہو وہ انتہی کہا واقدی نے کہ سنا مینے اس روایت کو اصبغ بن عبد العزیز سے اوس حال میں کہ میں لڑکا تھا اور تھا ابن عبد العزیز شعر میں ابی الزناد کی کہ تابعین سے
تھا الغرض گئے حضرت علی یہاں تک کہ پہونچے حارث بن صمہ تک اور پایا حضرت حمزہ کو مقتول تو خبر کی حضرت علی نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر تشریف
لائے آنحضرت اور کھڑے ہوئے حضرت حمزہ پر اور فرمایا آپ نے کہ نہیں کھڑا ہوا میں کسی جگہہ کھڑے ہونے کی کبھی کہ غضبناک تر ہو طرف میرے اس سے
کہا عبد اللہ نے پھر آگئی صفیہ تو فرمایا آنحضرت نے اے زبیر روک میری طرف سے اپنی ماں صفیہ کو اور قبر کھودی جاتی تھی حضرت حمزہ کی کہا حضرت زبیر نے
اے ماں تحقیق لوگوں میں اثر فتنہ ہے کہا صفیہ نے میں نہیں ماننے کی جب تک کہ دیکھوں آنحضرت کو یہاں تک کہ دیکھا صفیہ نے آنحضرت کو اور کہا یا رسول اللہ
کہاں ہے بھائی میرا حمزہ فرمایا آنحضرت نے کہ وہ آدمیوں میں ہے کہا صفیہ نے کہ نہ لوٹونگی جب تک کہ دیکھ لوں اونکو کہا زبیر نے پس ٹھہراتا تھا میں صفیہ کو طرف زمین کے

اور تھے حضرت طلحہ محسن ترسب مین واسطے اولاد مصعب کے اور نکلین تھین حمنہ روز جنگ احد کے ساتھ عورتون کے کہ پلاتی تھین پانی کو اور نکلی سمیرا
بیٹی قیس کی کہ ایک عورت تھی قبیلہ بنی دینار سے اوس حال مین کہ مارے گئے تھے دو بیٹے اوسکے ساتھ آنحضرت کے احد مین نعمان بن عبد عمرو اور سلیم
بن حارث پھر جب خبر ہوئی اوسکو شہادت دونون بیٹون کی تو کہا کیسے ہین آنحضرت کہا لوگون نے وہ بحمد اللہ صحیح و تندرست ہین جیسا کہ دوست
رکھتی ہو تو اوسکو کہا سمیرہ نے دکھلاؤ مجھے آنحضرت کو کہ دیکھون مین اپنی آنکھون سے سو اشارہ کر دیا لوگون نے طرف آنحضرت کے کہ دیکھ وہ ہین آپ
کہا سمیرہ نے کہ ہر مصیبت بعد آپ کے یا رسول اللہ کم ہے اور لوٹین سمیرہ اوس دن لادے ہوئے لاشین دونون بیٹون کی اونٹ پر طرف مدینے کے اور ملین
اونسے حضرت عائشہؓ اور پوچھا سمیرہ سے کیا حال ہے پیچھے تیرے کہا اونھون نے لیکن آنحضرت پس بحمد اللہ خیریت سے ہین نہین موافقت پائی اور کر لیے ہین
اللہ تعالی نے مسلمانون سے اکثر شہید اور لوٹا دیا اللہ تعالی نے کفار کو درمیان غصے اونکے کے کہ نہ پونچے وہ لڑائی کو اور کافی ہوا اللہ تعالی مسلمانون کو لڑائی مین
پھر پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کون ہین یہ ساتھ تیرے کہا سمیرہ نے دونون بیٹے میرے ہین پھر ہانکا اونٹ کو اور مروی ہے کہ فرمایا حضرت نے کون
خبر لاتا ہے مجھکو سعد بن ربیع کی بلینک سینے دیکھا ہے اونکو اس طرف پھر اشارہ فرمایا ایک طرف کا وادی سے اور لگے تھے اوپر بارہ نیزے سو چلے اوس طرف
محمد بن مسلمہ اور نزدیک بعض کے ابی بن کعب کہا ہے اونھون نے مین درمیان لاشون کے ڈھونڈھتا تھا اونکو کہ ناگاہ گذرا مین سعد بن ربیع پر اوس حال مین
کہ پڑے ہوئے تھے وادی مین پھر پکارا مینے اونکو لیکن نہ جواب پایا پھر کہا مینے آنحضرت نے بھیجا ہے مجھکو تمھاری طرف پس سانس لی اونھون نے مثل ذبح کیے
اور پوچھا کیا آنحضرت زندہ ہین کہا مینے ہان اور خبر دی تھی آنحضرت نے ہی مجھکو کہ لگے ہین تم مین بارہ برچھے کہا اونھون نے لگے مجھکو بارہ برچھے کاری اور کہہ دینا
اپنی قوم انصار سے سلام میرا اور کہنا ڈرو اللہ تعالی سے کیا کچھ وعدے کیے تمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ العقبہ مین واللہ نہین تمکو عذر نزدیک
اللہ تعالی کے اگر ایذا پونہچائے گئے درحالیکہ کوئی آنکھ پھرتی ہو تم مین سے پھر ٹھہرا رہا مین یہان تک کہ وفات ہوئی اونکی پھر لوٹ آیا مین اور خبر دی آنحضرت کو
حال سعد کی تو دیکھا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ متوجہ ہوئے طرف قبلہ اور اوٹھائے دونون دست مبارک واسطے دعا کے اور کہا اے اللہ ملاقات کر سعد سے
درحالیکہ تو اونسے راضی ہے اور مروی ہے کہ جب پکار دی شیطان نے خبر قتل آنحضرت کی واسطے غمگین کرنے اصحابؓ کے تو متفرق ہو گئے وہ ہر طرف پھر گذرتے
تھے آنحضرت پر اور نہین مڑتا تھا کوئی اور نہ متوجہ ہوتا تھا طرف آنحضرت کے اور آنحضرت پکارتے تھے اونکو کہ متوجہ ہو طرف پیچھے کے یعنی مین یہ ہون یہان تک
کہ آیا جسکو آتا تھا ڈر اس کا کہ نام ہے ایک تالاب کا احد مین اور متوجہ ہوئے آنحضرت واسطے تلاش اپنے یارون کے گھاٹی مین اور مروی ہے عکرمہ بن سعید سے کہ جب
پونہچے آپ طرف اصحاب کے تو تھی جماعت قلیل اونکی پھر پونہچے گھاٹی مین اور جماعت یارون کی متفرق تھی پہاڑون مین ذکر کرتے تھے اپنے مقتولون کا اور اوس
خبر کا کہ سنی تھی بیچ حق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کعب بن مالک کہتے ہین کہ تھا مین اول پہچاننے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا درحالیکہ تھا خود آپ کے
سر مبارک پر پھر پکارا مینے کہ یہ ہین آنحضرت زندہ تندرست اور تھا مین گھاٹی مین سو اشارہ شروع کیا آنحضرت نے میری طرف ساتھ رکھنے ہاتھ کے مونہہ پر کہ
چپ رہو پھر لی زرہ اور سامان میرا کہ اکثر زرد رنگ تھا پھر پہنا آپ نے اوسکو اور اوتار ڈالا سامان اپنا پھر چلے طرف اپنے یارون کے گھاٹی مین درمیان دونون
سعدون کے کہ سعد بن عبادہ اور سعد بن معاذ تھے اوٹھائے ہوئے قائم زرہ مین کہ اور تھے حضرت کہ جب چلتے تو چلتے آپ قدم اوٹھا کر اور کہا گیا ہے کہ
حضرت تکیہ لگائے ہوئے تھے طلحہ بن عبید اللہ پر اور مجروح تھے آپ اوس دن لیکن نماز پڑھی اوس دن ظہر کی مگر بیٹھے ہوئے اور عرض کی طلحہ نے کہ یا رسول اللہ
واسطے میرے قوت نہین کہ اوٹھا لیجاون مین آپ کو پس اوٹھا لیا آپ کو یہان تک کہ لے گئے طرف اوس بڑے پتھر کے جو راہ احد مین ہے جب کہ جا پونہچے آدھی
طرف شعب کے تیر اندازون سے پھر چڑھا دیا آنحضرت کو طلحہ نے اوسپر پھر گذرے آپ طرف اپنے اصحابؓ کے اور ساتھ آپ کے ایک جماعت تھی لوگون کی جو ثابت قدم
رہے تھے مین ہمراہی آپ کی سو جب دیکھا مسلمانون نے اون لوگون کو کہ تھے ساتھ آپ کے تو بھاگنے لگے طرف گھاٹیون کے بگمان اسکے کہ یہ کفار ہین یہان تک کہ
اشارہ کرنے لگے اونکو ابو دجانہ کہ تھے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے نہ بھاگنے کے ساتھ اپنے عمامہ سرخ کے کہ تھا اونکے سر پر پہچانا
اونکو لوگون نے اور اوترے اونکی طرف اور کہا جاتا ہے کہ آنحضرت جب نکلے جماعت مین اون لوگون کی کہ ثابت قدم رہے تھے وہ ساتھ آنحضرت کے چودہ آدمی

سات مہاجرین اور سات انصار سے اور شروع کیا باقی مسلمانون نے کہ بھاگتے تھے پہاڑ مین تو فرمانے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ حضرت ابو بکر
کے کہ پیچھے کو ہٹو پر آنحضرت ﷺ کے اور فرماتے تھے اونسے کہ اشارہ کر ان لوگون کو پھر اشارہ شروع کیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اون لوگون کو لیکن نہین رکتے تھے
مسلمان یہان تک کہ اوتاری ابو دجانہ نے سرخ پٹی اپنے سر کی اور ہلایا اوسکو پہاڑ پر پھر اشارہ کرتے تھے ابو دجانہ او چلاتے تھے تو واقف اور آگاہ ہوئے
مسلمان یہان تک کہ آ ملے انسے اور تحقیق رکھا تھا ابو بردہ بن نیار نے تیر کو قبضہ کمان اپنے پر اور ارادہ کیا تھا اوسکے مارنے کا یہی سبب کہ کلام کیا
لوگون نے اور پکارا انکو آنحضرت ﷺ نے تو پہچانا ابو بردہ نے پس گویا کہ تھے کہ نہین پہنچی تھی اونمین کچھ مصیبت جب کہ دیکھ لیا آنحضرت ﷺ کو اور اسی حال مین
وسوسہ ڈالا شیطان نے اونکے دلون مین جب کہ دیکھا مسلمانون نے اپنے دشمنون کو پھٹ گئے اونکے آگے سے رافع بن خدیج کہتے تھے کہ تھا مین
طرف پہلو ابو مسعود انصاری کے اور وہ ذکر کرتے تھے اپنی قوم کے مقتولون کا اور پوچھتے تھے حال رفقاے آنحضرت ﷺ کا سو خبر دی جاتی تھی ساتھ شہید
آدمیون کے کہ اونمین سے ہین سعد بن ربیع اور خارجہ بن زہیر اور وہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھتے تھے اور دعاے رحمت اونپر کرتے تھے
اور بعض آپسمین دریافت کرتے تھے اپنے دوستون کو پس خبر دیتے تھے بعض بعض کو اور اسی حال مین تھے مسلمان کہ لوٹایا اللہ تعالیٰ مشرکون کو تا
دور کرے رنج مسلمانون کا سو ناگاہ دیکھا مینے دشمنون کو کہ چڑھے آتے ہین اونپر اور پیش آئے سواران مشرکین تو بھول گئے مسلمان باتین اپنی
پھر طلب فرمایا ہمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دل بڑھائے ہمارے لڑائی کو اور تحقیق مین دیکھتا تھا فلانے فلانے کو جانب پہاڑ مین دوڑتے
مروی ہے حضرت عمرؓ سے کہ جب چلایا شیطان یہ کہ قتل ہوئے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو متوجہ ہوا مین چڑھنے کو پہاڑ مین مانند بز کوہی کے اور
پہنچا مین پاس آنحضرت ﷺ کے کہ آپ فرماتے تھے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ
انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ۝ یعنی اور
محمد تو ایک رسول ہے ہو چکے پہلے اوس سے بہت رسول پھر کیا اگر وہ مرگیا یا مارا گیا تم پھر جاؤ گے اولٹے پاؤن اور جو کوئی پھر جاویگا اولٹے پاؤن
وہ نہ بگاڑیگا اللہ کا کچھ اور اللہ ثواب دیگا بھلا ماننے والون کو اور تھے ابو سفیان نیچے پہاڑ کے فرمایا آنحضرت ﷺ نے اللھم لیس لہم ان یعلونا
سو شکست کھائی اونھون نے کہا ہے ابو اسید ساعدی نے کہ البتہ دیکھا مینے اپنی جماعت کو پہلے اس سے کہ واقع ہو ہمپر اونگھ اور اس حال مین کہ البتہ
ہم صلح کرنے والے ہین اوس سے کہ صلح کرے بسبب ہمارے حزن وغم کے سو ڈالی گئی ہمپر اونگھ اور سو گئے ہم یہان تک کہ البتہ
اور پہنچے ہم اپنی فریاد کو اور سو گئے ہم گویا کہ نہ غمگین ہوئے تھے کبھی اور کہا ہے طلحہ بن عبید اللہ نے کہ بیہوش کر دیا ہمکو اونگھ نے سو تھا کوئی ہم مین
کہ نہ سر اوسکا سینہ پر نیند سے پھر سنا تھا مین معتب بن قشیر سے کہ کہتا تھا اور اس حال مین کہ مین مثل خواب دیکھنے والون کے تھا کہ اگر ہوتا واسطے
ہمارے کچھ اختیار تو نہ مارے جاتے ہم اس جگہ سو اوتاری اللہ عز وجل نے اوسکے حق مین یہ آیت لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا
یعنی اگر کچھ کام ہوتا ہمارے ہاتھ تو ہم مارے نہ جاتے اس جگہ اور کہا ابو الیسر نے کہ البتہ دیکھا مینے اپنے آپکو اوسدن چودہ لوگون مین اپنی
قوم سے بیچ پہلو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حالیکہ پہنچی ہمکو نیند اور وہ اونگھ امن تھی خدا کی طرف سے تھا کوئی مرد اونمین سے مگر کہ خراٹا
لیتا تھا یہان تک کہ لڑتی تھین ڈھالین آپسمین اور بیشک دیکھا مینے تلوار کو بشر بن براء بن معرور کی کہ گر پڑی تھی اونکے ہاتھ سے اور نہ جانی
اونکو اوس سے یہان تک کہ لوٹ آئے بعد اوسکے اور مشرکین پہنچے تھے اور کہا ابو طلحہ نے ڈالی گئی ہمپر اونگھ سو تھا مین کہ اوٹھاتا تھا یہان تک
کہ گر پڑی میری تلوار ہاتھ سے اور نہ نیند آئی تھی اوسدن اہل نفاق اور شک کو کہ ہر منافق گلہ کرتا تھا ساتھ اوس چیز کے کہ اوسکے جی مین تھی اور
پہنچی تھی اونگھ اہل یقین اور ایمان کو اور کہا ہے اہل سیر نے کہ جب باز رہے مسلمان تو ارادہ کیا ابو سفیان نے لوٹنے کا اور آیا اپنے گھوڑے
نام پر اور کھڑا ہوا آکر قریب اصحاب آنحضرت ﷺ کے ایک طرف پہاڑ مین پھر پکارا اپنی بلند آواز سے اُعْلُ ہُبَل یعنی بلند ہو اے ہبل
تیر سے ہی پھر چلاتا تھا کہ کہان ہے ابن ابی کبشہ کہان ہے ابن ابی قحافہ کہان ہے ابن خطاب یہ دن بدلے دن بدر کے یعنی روز احد کا

اور جلیہ بعوض روز بدر کے کہ حاصل ہوا تھا تمکو اور ہمین نتیجہ اور غلبہ آگاہ ہو تحقیق دن انقلابات اور گردش زمانے کے ہین اور بیشک لڑائی ڈول ہین کہ
کبھی ایک بھرا ہوا اور دوسرا خالی اور کبھی بھرا ہے دوسرا اور پہلا خالی اور یہ حنظلہ بدلے حنظلہ کے یعنی حنظلہ بن مالک غسیل الملائکہ مارا گیا ہے تم مین سے
عوض مین ہمارے حنظلہ کے مترجم کہتا ہے کہ ابوسفیان کے قول مین ابن ابی کبشہ مراد اوس سے آنحضرتؐ ہین اور مشرکین آپ کو ساتھ
ابی کبشہ کے تشبیہ دیتے تھے اس کنیت مین اور وہ ایک شخص تھا قوم خزاعہ سے مخالف قریش کا بت پرستی مین اور کہا بعضون نے کہ ابو کبشہ
کنیت ہے وہب بن عبد مناف کی کہ ماں کی طرف سے جد تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نسبت آنحضرتؐ کی اوسکی طرف اسلیے کرتے تھے کہ آنحضرتؐ
اوس سے فی الجملہ مشابہت رکھتے تھے اور کہا بعض نے ابی کبشہ کنیت تھی حلیمہ سعدیہ کے شوہر کی انتہی پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرتؐ سے
کہ یا رسول اللہ جواب دون مین ابوسفیان کو فرمایا آپ نے ہان جواب دو تم اوسکو پھر دوبارہ کہا ابوسفیان نے اعل ہبل کہا حضرت عمرؓ نے اللہ اعلی
واجل یعنی اللہ تعالی بلند تر اور بزرگ تر ہے بولا ابوسفیان کہ احسان کیا ہے ہبل نے اسلیے بلند ہوا پھر بولا کہان ہے ابن ابی کبشہ کہان ہے ابن ابی قحافہ
کہان ہے ابن خطاب کہا حضرت عمرؓ نے یہ ہین رسول اللہ اور یہ ہین ابوبکر اور یہ ہی عمر کہا ابوسفیان نے یہ دن ہے بدلے دن بدر کے اور تحقیق یہ
گردشین زمانے کی ہین اور لڑائی بیشک ڈول ہین کہا حضرت عمرؓ نے نہین ہے برابر بلکہ مقتول ہمارے بہشت مین ہین اور مقتول تمہارے آتش دوزخ مین
پھر کہا ابوسفیان نے تحقیق کہتے ہو تم پس البتہ بے بہرہ ہوئے ہم اسوقت مین اور پیچھے ہم لوٹے مین پھر کہا ابوسفیان نے واسطے ہمارے
عزی ہے اور نہین عزی واسطے تمہارے کہا حضرت عمرؓ نے اللہ مولی ہے اور ناصر ہمارا ہے اور نہین کوئی ناصر اور مددگار تمہارا کہا ابوسفیان نے انعام کیا عزی نے اے
ابن خطاب پھر پھر آ سو اسلیے ہو ادھ بلند پھر کہا ابوسفیان نے کہ نزدیک آؤ ساتھ میرے اے ابن خطاب کہ کلام کرون مین تجھسے تو نزدیک ہوئے عمرؓ کہا ابوسفیان نے
قسم دیتا ہون مین تجکو دین تمہارے سے کہ کیا مار ڈالا ہے ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا حضرت عمرؓ نے بخدا نہین حال ایسا بلکہ آنحضرتؐ سنتے ہین یہ کلام تیرا
کہا ابوسفیان نے تو نزدیک میرے سچا تر ہے ابن قمیہ سے اور تھا ابن قمیہ کہ خبر دی تھی اوسنے مشرکین کو کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مارے گئے
ہین پھر کہا ابوسفیان نے پکار کر کہ البتہ تم پاؤگے اپنے مقتولون مین ناک کٹے اور مثلہ ہوئے لوگون کو خبردار ہو کہ نہین ہوا یہ صلاح سے ہمارے سردارون کے
پھر ابا اوسکو حمیت جاہلیت نے اور کہا آگاہ ہو جب کہ ہوا یہ تو نہ برا جانا ہم نے اوسکو پھر آواز دی کہ مطلع ہو تحقیق وعدہ گاہ ہمارا اور واسطے تمہارے وادی صفرا
مین ہے شروع برس کے پھر توقف کیا عمر نے تاکہ کیا فرماوین آنحضرتؐ اسکے جواب مین فرمایا آپ نے عمرؓ کو کہ کہدو اچھا کہا اوس سے عمرؓ نے اچھا پھر
لوٹ گیا ابوسفیان طرف اپنے یارون کے اور شروع کیا اونھون نے کوچ کرنا پھر کمال خوفناک ہوئے آنحضرتؐ اور سب مسلمان اس بات سے کہ
چھاپہ مارین کہین مشرک مدینہ پر اور ہلاک ہو جائین اولاد اور عورتین پھر حکم کیا آپ نے سعد بن ابی وقاص کو کہ لا پاس ہمارے خبر قوم کی کہ اگر سوار ہون
اونٹون پر اور کوتل کرین گھوڑون کو تو ارادہ ہے اونکا گھر کو اور اگر سوار ہون گھوڑون پر اور خالی چھوڑین اونٹون کو تو جانا ہے اونکا واسطے غارت مدینے کے
قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکے قبضے مین ہے اگر جاوینگے یہ طرف مدینے کے تو جاؤنگا مین طرف انکے پھر البتہ ضرور گذر کرونگا مین انسے سعد
بن ابی وقاص کہتے ہین پھر قصد کیا مین نے دوڑتے جانے کا اور کہا اس بات کو مین نے اپنے جی مین کہ اگر معلوم ہووے مجکو کوئی بات خوف کی تو لوٹ آؤنگا
طرف آنحضرتؐ کے دوڑتا ہوا سو چلا مین دوڑتا ہوا اونکے پیچھے یہان تک کہ جب پہنچا مین وہ موضع عقیق مین اور دیکھا مین نے اونکو کہ ناگاہ سوار ہوئے وہ
اونٹون پر اور کوتل کھینچے گھوڑون کو کہا مین نے جانا اونکا ہے طرف وطن اپنے کے پھر توقف کیا اونھون نے عقیق مین اور مشورت کی واسطے جانے کے
مدینہ کہا اونھون نے تحقیق غالب آئے تم اونپر اور نہ جانا تم نے کہ ہوئے ہو اور ہو گئی ہو واسطے تمہارے
فتح و فیروزی ... لیکن قسم خدا کی ... کیا
اور ... آنحضرتؐ ...
اور ... آنحضرتؐ ... سوار اونٹون پر ...

عکرمہ بن ابی جہل نے اور حبیب بن تیم اللہ اور قبیلۂ بنی عمرو بن عوف سے کہ داخل ہیں بنی ضبیعہ بن زید میں سوا انہیں سے ابو سفیان بن حارث بن قیس
بن زید بن ضبیعہ ہیں اور وہ باپ لڑکیوں کا ہے کہ کہا اوسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لڑونگا میں پھر لوٹونگا طرف اپنی لڑکیوں کے فرمایا آنحضرت نے
کہ صادق ہے اللہ تعالی اور بنی امیہ بن زید بن ضبیعہ سے حنظلہ بن ابی عامر ہیں کہ قتل کیا اونکو اسود بن شعوب نے اور بنی عبید بن زید سے انیس بن قتادہ
ہیں کہ مارا اونکو ابو الحکم بن اخنس بن شریق نے اور عبد الرحمن بن جبیر بن نعمان کہ جو امیر تھے آنحضرت کی طرف سے تیراندازوں پر مارا اونکو عکرمہ
بن ابی جہل نے اور قبیلۂ بنی غنم بن سلم بن مالک بن اوس سے خیثمہ ابو سعد ہیں مارا اونکو ہبیرہ بن ابی وہب نے اور بنی عجلان سے عبد اللہ بن سلمہ
ہیں کہ مارا اونکو ابن زبعرا نے اور بنی معاویہ سے سُبیق بن حاطب بن حارث ہلیثہ ہیں مارا اونکو ضرار بن خطاب نے یہ آٹھ آدمی ہیں اور بنی حارث
ابن خزرج سے خارجہ بن زید بن ابی زہیر ہیں مارا اونکو صفوان بن امیہ نے اور سعد بن ربیع اور مدفون ہوئے یہ دونوں ایک قبر میں اور اوس
بن ارقم بن زید بن قیس بن نعمان بن ثعلبہ بن کعب یہ چار شخص ہوئے اور بنی الابجر سے کہ مشہور ہیں وہ ساتھ بنو الجدارہ کے مالک بن سنان بن عبید
بن ابجر ہیں اور یہ باپ ہیں ابو سعید خدری کے قتل کیا انکو غراب بن سفیان نے اور سعد بن سوید بن قیس بن عامر بن عمار بن ابجر اور عتبہ بن ربیع
بن رافع بن معاویہ بن عبید بن ثعلبہ یہ تین شخص ہیں اور بنی ساعدہ سے ثعلبہ بن سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبہ اور حارثہ بن عمرو اور ثقف بن فروہ
بن بدی یہ تین شخص ہیں اور بنی طریف سے عبد اللہ بن ثعلبہ اور قیس بن ثعلبہ اور طریف اور ضمرہ کہ یہ دونوں حلیف اونکے ہیں قوم جہینہ سے اور بنی عوف
بن خزرج سے کہ ایک فرقہ ہے بنی سالم کا پھر بنی مالک بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم سے نوفل بن عبد اللہ ہیں قتل کیا انکو سفیان بن عویف نے اور عباس بن عبادہ
بن نضلہ ہیں قتل کیا اونکو سفیان بن عبد شمس سلمی نے اور نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن غنم مارا انکو صفوان بن امیہ نے اور عبدہ بن حسحاس ہیں اور مدفون ہوئے
یہ دونوں ایک قبر میں مجذر بن زیاد ہیں قتل کیا انکو حارث بن سوید نے اور روایت ہے ابی وجزہ سے کہ کہا اونھوں نے مدفون ہوئے احد کے دن
ایک قبر میں نعمان بن مالک اور مجذر بن زیاد اور عبدہ بن حسحاس اور تھا قصہ مجذر بن زیاد کا یہ کہ حضیر الکتائب یعنی والد اسید بن حضیر کا آیا پاس بنی عمرو بن عوف
کے اور کلام کیا سوید بن صامت اور خوات بن جبیر اور ابو لبابہ بن عبد المنذر سے اور کہا بعض اہل سیر نے کہ سہل بن حنیف سے بھی پھر کہا اس حضیر
الکتائب نے کہ زیارت کرو تم میری یعنی آؤ پاس میرے کہ پلاؤنگا میں تمکو شراب اور ذبح کرونگا اونٹ کو تمہارے لیے اور اقامت کرنا تم میرے پاس
چند دن کہا اونھوں نے ہم آوینگے پاس تمہارے فلانے روز پھر جب ہوا وہ دن تو آئے وہ اوسکے پاس اور ذبح کیا واسطے اونکے اونٹ اور پلائی
اونکو شراب اور رہے وہ اوسکے پاس تین دن تک یہاں تک کہ بگڑ گیا گوشت اور تھا سوید بن صامت اوسدن بہت بوڑھا پھر بعد تین دن کے کہا اونھوں نے
ارادہ کرتے ہیں ہم جانے کا طرف گھروں کے کہا حضیر نے جب چاہو تم یعنی اگر چاہو تم ٹھہرے رہو اور اگر چاہو تم جاؤ طرف گھروں کے اور نکلے دونوں
جوان اور سوید کہ اوٹھالیے ہوئے تھے دونوں جوان سوید کو اوٹھا نشے میں اور گذرے اوپر بیٹھے ہوئے پتھروں کی زمین پر یہاں تک کہ تھے یہ قریب
بنی غضینہ کے اور وہ برابر ہے بنی سالم سے جانب مشرق کے بیٹھا سوید پیشاب کو اور بھرا ہوا تھا وہ نشے میں تو دیکھا اوسکو ایک شخص نے خزرج کے
اور آیا وہ پاس مجذر بن زیاد کے اور کہا اسنے کیا خواہش ہے تمکو غنیمت بارد میں یعنی مفت کی لوٹ میں جو بے مشقت ہو کہا مجذر نے کیا ہے وہ غنیمت
کہا خزرجی نے کہ سوید حالت نشے میں ہے اور نہیں ہتھیار پاس اوسکے پھر آئے مجذر بن زیاد ساتھ ننگی تلوار کے اور جب دیکھا مجذر کو اون دونوں جوانوں
نے پشت پھیرے درحالیکہ خالی ہاتھ تھے وہ دونوں اور تھے عداوت پہلے سے درمیان اوس اور خزرج کے سو چلے گئے وہ دونوں جلدی سے
اور ثابت رہا وہاں وہ شیخ سوید اور نہ ہٹا پس آکھڑے ہوئے اوسپر مجذر بن زیاد اور کہا تحقیق قدرت دی مجکو اللہ تعالی نے تجھپر کہا سوید نے کیا چاہتا
ہے تو کہا مجذر نے چاہتا ہوں میں قتل کرنا تیرا کہا سوید نے پھر بلند ہو تو طعام سے اور پست ہو تو دماغ سے یہ عبارت ہے نامردی اختیار کرنے سے
پھر جب لوٹے اوطرف ماں اپنی کے تو کہہ تو قتل کیا بیٹے سوید کو اور قتل اوسکے نے برانگیختہ کیا تھا واقعہ بعاث کو اور واقعہ بعاث آخر واقعہ ہے
کہ لڑے تھے بیچ اوس اور خزرج پھر ہجرت فرمائی آنحضرت نے بعد چند برس اس واقعے کے اور جب تشریف لائے وہاں آنحضرت تو مسلمان ہو گئے

حارث بن سوید بن صامت اور مجذر بن زیاد اور حاضر ہوئے بدر دونوں بدر میں لیکن چاہتے تھے حارث کہ قتل کریں مجذر کو بعوض اپنے باپ کے پس قدرت پائی اوسپر نہ بن سکے پھر جب ہوا دن احد کا اور گردش کی مسلمانوں نے تو آیا پاس مجذر کے حارث اوسکے پیچھے سے اور ماری گردن اوسکی پھر لوٹ آئے آنحضرت طرف مدینے کے پھر نکلے طرف حمراء الاسد کے اور جب لوٹے حمراء الاسد سے تو آئے پاس آنحضرت کے جبرئیل علیہ السلام اور خبر دی حضرت جبرئیل نے آنحضرت کو کہ قتل کیا حارث بن سوید نے مجذر بن زیاد کو دھوکے سے اور کہا حضرت جبرئیل نے آنحضرت سے واسطے قتل حارث بن سوید کے سو سوار ہوئے آنحضرت طرف قبا کے اوسی دن کہ کہا حضرت جبرئیل نے اور تھے وہ دن نہایت گرم کہ نہ سوار ہوا کرتے تھے آنحضرت اون دنوں میں مگر قبا کے اور تھے وہ دن کہ تشریف لاتے تھے آنحضرت اونمیں بیچ قبا کے شنبہ اور دوشنبہ پھر جب داخل ہوئے آپ مسجد قبا میں تو نماز پڑھی جسقدر کہ چاہا اللہ تعالی نے اور سنا انصار نے آنا آنحضرت کا تو آئے انصار اور سلام کیا آنحضرت سے اور تعجب کیا انصار نے آنے سے آنحضرت کے اوسوقت اور اوس دن میں پھر بیٹھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ باتیں کرتے تھے اور تلاش فرماتے تھے آدمیوں کو یہاں تک کہ نمودار ہوا حارث بن سوید ایک چادر رنگین میں ورس سے کہ ایک کنارا اوسکا زرد رنگ تھا پھر جب دیکھا اوسکو آنحضرت نے تو بلایا عویم بن ساعدہ کو اور فرمایا لیجا تو حارث بن سوید کو دروازہ مسجد پر اور مار گردن اوسکی بعوض مجذر بن زیاد کے کہ قتل کیا ہے حارث نے اوسکو دن احد کے پس پکڑا حارث کو عویم نے اور کہا حارث نے کہ چھوڑ تو واسطے کلام کرنے کے لیکن نہ مانا عویم نے اور کھینچا تانی کی حارث نے عویم سے کہ چاہتا تھا حارث کلام کرنا آنحضرت سے اور کھڑے ہوئے آنحضرت بارادۂ سوار ہونیکے اور طلب کیا حارث اپنا باب مسجد پر کہا ابو خیرہ نے کہ شروع کیا حارث نے کہنا کہ واللہ نہیں مارا میں نے مجذر کو بسبب پھر جانے اپنے کے اسلام سے اور نہ بسبب شک کے اسلام میں و لیکن مارا میں اوسکو تھا سبب غیرت دلانے شیطان کے اور بسبب مغلوب ہونے میرے کے نفس کا اور اب میں توبہ کرتا ہوں طرف اللہ تعالی اور اوسکے رسول کے اپنے اس کام سے اور دیتا ہوں میں دیت اوسکی اور روزے رکھتا ہوں میں پے در پے دو مہینے کے اور آزاد کرتا ہوں ایک غلام اور کھلاتا ہوں ساٹھ مسکینوں کو یہاں تک کہ درست کرے اللہ اور رسول اوسکا [illegible] اور پکڑے لگا رکاب آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی اور تھے بیٹے مجذر کے وہاں اور نہیں فرماتے تھے کچھ اونسے آنحضرت یہاں تک کہ جب ہو چکا اونسے حارث اس کلام کو تو فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے عویم سے کہ آگے کر حارث کو ای عویم اور مار گردن اسکی اور سوار ہوئے آپ اور آگے کیا حارث کو عویم نے دروازہ مسجد پر اور ماری عویم نے گردن اوسکی اور کہا ہے بعض اہل سیر نے کہ خبیب بن یساف دیکھتا تھا طرف حارث کے جبکہ مارا تھا اوسنے مجذر کو پھر آیا خبیب طرف آنحضرت کے اور مطلع کیا آپکو اس ماجرے سے تو سوار ہوئے آنحضرت طرف انصار کے کہ تجویز فرماتے تھے اس امر کو سو درحالیکہ سوار تھے آنحضرت حمار پر نازل ہوئے جبرئیل اور خبر دی آپکو اس امر کی راہ میں اور حکم کیا آنحضرت نے عویم کو حارث کے قتل کا اور کہے حسان بن ثابت نے اس باب میں اشعار کہ یہ بیت اونمیں سے ہی بیت

یا حارِ فی سِنَةٍ مِن نَومِ اَوَّلِکُم ۔۔۔ اَم کُنتَ وَیلَکَ مُغتَرًّا بِجِبرِیلِ

یعنی ای حارث بیچ اونگھنے کے نیند اول ہماری کے سے تھا آیا ہے تو یا غرہ ہوا تجکو فریب کیا نے والا ساتھ جبرئیل کے [illegible]
جمع بن یعقوب اور اشیاخ اہل سیر نے یہ کہ سوید بن صامت نے کہا وقت مارے جانے اپنے کے

اَبلِغ جُلاسًا وَعَبدَ اللهِ مَالِکَهُ ۔۔۔ وَاِن لَبِثتَ فَلَا تَنفَذ لَهُمَا حَابِ
اُقتُل جِدَارَةَ اَمَا کُنتَ لَاقِیهَا ۔۔۔ وَاَسعَی عَوفًا عَلَی عُرفٍ وَاِنکَابِ

یعنی خبر پہنچا جلاس اور عبد اللہ مالک اوسکے کو اور جو بڑا ہی تو تو نہ سوار کرا اونکو اور حارث قتل کر جدارہ کو کیا نہیں ہے تو ملنے والا اوس سے اور قبیلہ عوف کو اوپر نیکی اور بدی کے اور مقتول ہی بنی سلمہ سے عنترہ ہی مولی بنی سلمہ کا کہ مارا اوسکو نوفل بن معاویہ دیلی نے اور قبیلہ بنو الحبلی سے رفاعہ بن عمرو اور قبیلہ بنی حرام سے عبد اللہ بن عمرو بن حرام کہ قتل کیا انکو سفیان بن عبد شمس نے اور عمرو بن الجموح ہیں اور خلاد بن عمرو بن الجموح کہ مارا انکو اسود بن جعونہ نے یہ تین شخص ہیں اور قبیلہ بنی حبیب سے [illegible] حارثہ [illegible] قتل کیا انکو [illegible] ابی جہل نے

اور قبیلۂ بنی زریق سے ذکوان بن عبد قیس ہین کہ مارا انکو ابو الحکم بن اخنس بن شریق نے اور قبیلۂ بنی نجار سے کہ وہ ایک جماعت ہے بنی سواد کی عمرو بن قیس ہین کہ قتل کیا انکو نوفل بن معاویہ دئلی نے اور اونکے بیٹے قیس بن عمرو اور سلیط بن عمرو اور عامر بن مخلد اور قبیلۂ بنی عمرو بن مبذول سے ابو اسیرہ بن الحارث بن علقمہ بن عمرو بن مالک ہین کہ مارا انکو خالد بن ولید نے اور عمرو بن مطرف بن علقمہ بن عمرو ہین اور قبیلۂ بنی عمرو بن مالک سے اون وہ بنو مغالہ ہین اوس بن حرام ہی اور قبیلۂ بنی عدی بن النجار سے انس بن النضر بن ضمضم ہین کہ مارا انکو سفیان بن عویف نے اور قبیلۂ بنی مازن بن نجار سے قیس بن مخلد اور کیسان مولی اونکے ہین اور کہا بعض نے کہ یہ کیسان غلام اونکے تھے اور نہ تھے آزاد کیے ہوے اور قبیلۂ بنی دینار سے سلیم بن حارث اور نعمان بن عمرو ہین کہ تھے یہ دونوں بیٹے سمیرا بنت قیس کے سو شہید ہوے بنی نجار سے بارہ آدمی ؛

اشعار اسامی شہیدان احد علیہم الرحمۃ والرضوان تصنیف جناب سید محمد اسحٰق مرحوم کے جو بھائی ہین امیر المسلمین حضرت سید احمد غازی مغفور کے واسطے شائقین سیر کے داخل کتاب ہوئے

تو نام شہیدان مفصل شنو
ازان پس ہمہ را مرتب شنو
حبیب و جبیل و حویصہ دگر
خبیب و خنیس ست یک نامور
زبیر و زیادہ سہ نام سند زید
یکی خمر عامر چہار ند و دو
عمیر و عمارہ و عبید ہ دگر
قتادہ و قرط و کیسان و حسین
سہ نعمان یک از نوفل و وہب یک
ابو زید ابو رافع و ابو حرام
تو برہ مرہ و مسعود و سفیان درست
خدایا بحق رسول امین
گناہان بطال و فساق را
بگردان ز بہر رہ سیر راہ خود

درین دفتر ای قاری شیکو
انیس و انس ہم ایاس اند دو
ز دو حنظلہ ہفت حارث گذر
خداش ست و خوات اسم دگر
سلیم اند دو سعد شش یک سعید
ز عباد و ز عبد الرحمن شنو
ز عباس و عثمان و حمزہ شمر
عبیطہ و مالک شنو پنج کس
یسار و یزید اند و و غیر شک
ابو عقبہ و ابو ہبیرہ بنام
چہل ان کن ابورا کہ کردی نخست
طفیل ہمہ عترت را ہمین
نکو سیرہ اخلاق آمسا ق را
عطا ایشی کنی قرب [illegible] خود
رہائی [illegible] قسم [illegible] تمام

رئیس شہیدان جنگ احد
دو اوس و براء ست و ثابت چہار
حباب ست و خلاد ازانہا یک ست
شماری ز رحیلہ ذکوان یگان
سبیع و سلیط پنج اسم سہل
دگر پنج عمر و ند و دو کس عبید
پس اور کہا بعض اہل سیر خوان
[illegible]
پس از آن کنیت ابو الایمن ست
بود بو عبیدہ یکی زان میان
بحقہای خدا و رسولش مدام
ہم از حرمت جملہ یاران او
ببخشی و توفیق طاعت دہی
با ایمان و ایقان بری زین جہان
دہی جای او را بدار السلام

بود حمزہ بروی رضای احد
دو ثقف اند یک ثعلبہ زان شمار
بری خیثمہ خارجہ از شکست
رفاعہ و رافع ست و چہار دان
چو شماس و صیفی شہیدان نقل
دہ و دو شہید اندر آمد بقید
فضالہ و سہ قیس و یک فروہ دان
زمرہ راد و مصعب گذر
ابو [illegible] ابو الہیثم حق [illegible]
دہ و قتادہ ہم از شان نشان
بر ایشان بود تا بروز قیام
وفا پیشہ و جان نثاران او
ز دنیا سراسر قناعت دہی
بہ برزخ نگہدار یش ویران

نام اون لوگون کے جو مارے گئے مشرکین سے

وہ بنی اسد سے عبد اللہ [illegible] بن زہیر بن حارث بن اسد [illegible] کہ مارا اسکو ابو دجانہ نے اور بنی عبد الدار سے طلحہ بن ابی طلحہ نشان بردار کفار کا قاتل اسکے حضرت علی [illegible] اور عثمان بن ابی طلحہ کہ مارا اسکو حضرت حمزہ نے اور ابو سعید بن ابی طلحہ مارا اسکو سعد بن ابی وقاص اور مسافع بن طلحہ بن ابی طلحہ کہ مارا اسکو [illegible] اور حارث بن طلحہ کہ مارا اسکو بھی عاصم بن ثابت نے اور کلاب بن طلحہ کہ مارا اسکو حضرت [illegible] اور ارطاۃ بن عبد شرحبیل کہ مارا اسکو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے

اور فارط بن شریح بن عثمان ہی کہ اوٹھا لے گیا اسکو صواب اور کہا گیا ہی کہ مارا اسکو قزمان نے اور ابو عزیز بن عمیر ہی کہ قتل کیا اسکو قزمان نے اور قبیلہ
بنی زہرہ سے ابو الحکم بن اخنس بن شریق ہی کہ مارا اسکو حضرت علی رضہ نے اور سباع بن عبد العزی خزاعی اور نام اس عبد العزی کا عمرو بن نضلہ بن عباس
بن سلیم ہی اور یہ بیٹا ہی ام انمار کا مارا اسکو حمزہ نے اور قبیلہ بنی مخزوم سے ہشام بن ابی امیہ بن مغیرہ ہی کہ مارا اسکو قزمان نے اور ولید بن عاص بن ہشام ہی کہ مارا اوسکو بھی قزمان نے
اور امیہ بن ابی حذیفہ بن مغیرہ ہی کہ مارا اوسکو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اور خالد بن اعلم عقیلی ہی کہ مارا اسکو قزمان نے اور مروی ہی محمود بن لبید ظفری سے کہ کہا انھون نے
متوجہ ہوا قزمان درحالیکہ سختی کرتا تھا مشرکون پر چلے بنی کعب رو برو آیا اسکے خالد اعلم اور یہ دونون پیادہ تھے اور بالا ہین ان دونون نے تلوار برابر
سو اس حال مین گذرے ان دونون پر خالد بن ولید اور اوٹھایا خالد نے نیزہ قزمان پر لیکن بہک گیا برچھا اور نہ لگا نشان پر پھر آگے چلے گئے خالد یہان تک
اس بات کے کہ بار لیا جنے اوسکو پھر آئے قزمان پر عمرو بن عاص درحالیکہ وہ دونون اترے ہوئے تھے اور وار کیا قزمان پر عمرو بن عاص نے دوسری بار نیزہ
لیکن خطا گیا یہ بھی اور لڑتے رہے وہ دونون اسی طرح یہان تک کہ قتل کیا قزمان نے خالد بن اعلم کو اور مرے قزمان بھی بعد اسکے بسبب اپنے زخمون کے
کہ لگے تھے اوسی وقت اور عثمان بن عبد اللہ بن مغیرہ ہی کہ مارا اسکو حارث بن صمہ نے یہ پانچ آدمی ہین اور قبیلہ بنی عامر بن لوی سے عبید بن جابر ہی کہ مارا
اوسکو ابو دجانہ نے اور شیبہ بن مالک بن مضرب مارا اسکو طلحہ بن عبید اللہ نے اور بنی جمح سے ابی بن خلف مارا اوسکو خود بنفس نفیس آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
اور عمرو بن عبد اللہ بن عمیر بن وہب بن حذافہ بن جمح کنیت اسکی ابو عزہ ہی پکڑ لیا اسکو آنحضرتؐ نے دن احد کے اور قید کیا اور نہ پکڑا اوس دن سوا اسکے
آنحضرتؐ نے اور کو قیدی پھر کہا اوس نے اے محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم احسان کرو مجھ پر فرمایا آنحضرتؐ نے مسلمان نہیں کٹوایا جاتا ایک بل مین دو بار تو نے مکہ کا
اور لوٹنے سے کہ کہا تو نے پھیر سے اپنے گالون پر اور کہے دھوکا دیا مین نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دو بار پھر حکم کیا عاصم بن ثابت کو اوسکے قتل کا اور مارا
اونھون نے گردن اوسکی کہا واقدی نے اور سنا مین نے قصہ اوسکے قید کا اور طرح پر بھی کہ جب لوٹے مشرک اوس سے سوا اور سے حمرا الاسد ہی اور اسی شب
ایک ساعت پھر چلے گئے اور سوتا چھوڑ گئے ابو عزہ کو اوسی جگہ یہان تک کہ دن نکلا اور آ گئے اوس پر مسلمان درحالیکہ وہ جاگنے والا تھا دیکھتا تھا
دائین بائین حیرت سے سو پکڑا اوسکو عاصم بن ثابت نے اور حکم دیا انھین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے قتل کا پھر ماری گردن اوسکی اور
مقتولون سے بنی عبد مناۃ بن کنانہ سے خالد بن سفیان بن عویف اور ابو شعثا بن سفیان بن عویف اور ابو حمرا بن سفیان بن عویف اور غراب بن سفیان
بن عویف ہین کہ مارا اونھون نے پھر جب کہ لوٹ گئے کفار احد سے تو متوجہ ہوئے مسلمان طرف اپنے شہدا کے اور تھے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ آگے سب کے
اونھین مین سے آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نماز پڑھی اوپر آنحضرتؐ نے پھر فرمایا دیکھا مین نے فرشتون کو غسل دیتے حنظلہ کو اس واسطے کہ
تھے حضرت حنظلہ حالت جنب مین اوس دن اور نہ غسل دیا تھا آنحضرتؐ نے کسی کو شہیدون سے اور فرمایا لپیٹ لو انکو درمیان خون اور زخمون انکے کہ نہین
زخمی ہوتا کوئی راہ خدا مین مگر آتا ہی دن قیامت کے ساتھ زخم اپنے کے کہ ہوتا ہی رنگ اوسکا خون کا اور خوشبو اوسکی مشک کی پھر فرمایا آپ نے کہ مین انکا
مین گواہ ہون اوپر انکے قیامت مین اور تھے حضرت حمزہ اول انمین سے کہ تکبیر کہی اوپر آنحضرتؐ نے چار بار پھر لائے اور شہیدون کو اور رکھتے تھے پہلو
کو پہلو حضرت حمزہ کے پھر نماز پڑھاتے آنحضرتؐ اوپر حضرت حمزہ اور اوس شہید کے یہان تک کہ نماز پڑھی آپ نے اوپر ستر بار اس واسطے کہ سب شہید ستر
اور ایک روایت مین ہی کہ لاتے تھے نو نو شہیدون کو ایک ایک بار اور رہتے حمزہ دسوین اون کے اور نماز پڑھتے آنحضرتؐ اون سب پر پھر اوٹھا لیجاتے لوگ
اون شہیدون کو اور رہنے دیتے حضرت حمزہ کو وہین پھر لاتے اور نو کو اور رکھتے برابر حضرت حمزہ کے پھر نماز پڑھتے اون پر یہان تک کہ کیا یہی سات بار
اور کہا گیا کہ تکبیرین کہین اوپر نو اور سات اور پانچ اور تھے طلحہ بن عبید اللہ اور ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ کہ کہتے تھے نماز پڑھی آنحضرتؐ نے
شہدائے احد پر اور فرمایا مین گواہ ہون اوپر انکے کہا حضرت ابو بکر رضہ نے یا رسول اللہ کیا نہین ہین یہ بھائی ہمارے کہ اسلام لائے جیسا کہ اسلام لائے ہم اور جہاد
اور جہاد کیا مثل جہاد ہمارے کے فرمایا آنحضرتؐ نے کیون نہین لیکن ان لوگون نے نہ کھایا اپنی مزدوری سے کچھ اور نہین جانتا مین کیا کیا نئی
بات نکالو گے تم پیچھے میرے پس رو دیے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ اور کہا کیا ہم پیچھے آپ کے [illegible]

اور دوسری مین سعید بن مسیب سے کہ نہین نماز پڑھی آنحضرت صلعم نے شہداے احد پر اور فرمایا اوس دن مسلمانون کو کہ گڑھے کھودو اور چوڑے اچھی طرح
اور دفن کرو دو دو تین تین ایک ایک کو قبر مین اور پہلے رکھو طرف قبلے کے اوس شخص کو جو اونمین قاری زائد ہو پھر مسلمان آگے کرتے تھے اکثر پڑھے
ہوؤن کو قرآن کے قبر مین اور تھے اونمین سے کہ معلوم ہے مدفون ہونا اونکا ایک قبر مین عبد اللہ بن عمرو بن حرام اور عمرو بن جموح اور خارجہ بن زید اور
سعد بن ربیع اور نعمان بن مالک اور عبدہ بن حسحاس ایک قبر مین پھر جب رکھا مسلمانون نے حضرت حمزہ کو قبر مین تو فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ چھپا دو انکو انکی چادر سے
قبر مین پھر ڈالی انپر چادر اور جب چھپاتے سر تو کھل جاتے پاؤن اور جو چھپاتے پاؤن تو کھلجاتا سر اونکا فرمایا آپ نے چھپا دو موونہہ انکا اور رکھو حرمل
انکے قدمون پر تو رو دیے مسلمان اوس وقت اور عرض کی یا رسول اللہ یہ چچا آپ کے ہین کہ نہین پاتے ہم واسطے اونکے کپڑا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ فتح کی جاویگی یعنی اسباب اور شہرون کی اور نکلین گے لوگ اطراف مین پھر بھیجین گے اپنے متعلقات کو ملک حجاز مین بواسطہ قحط او خشک سالی
یہان سے اور حال یہ کہ مدینہ بہتر ہوگا اونکے حق مین اگر ہون وہ جانتے اور قسم مجکو اوسکی کہ جان میری اوسکے قبضۂ قدرت مین ہے نہین صبر کرتا کوئی اوپر
سختی اور شدت مدینے کے مگر یہ کہ ہونگا مین واسطے اوسکے شفیع اور گواہ قیامت مین کہا راویون نے اور لایا گیا ایک بار کھانا واسطے حضرت عبد الرحمن
بن عوف کے کہا اونھون نے کہ حمزہ یا نام لیا کسی اور کا کہ نہ پایا کفن واسطے اونکے اور شہید ہوئے مصعب بن عمیر اور نہ ملا کفن واسطے اونکے سوا ایک
کملی دھاری دار کے اور تھا ہر ایک انمین کا بہتر ہمسے اور گذرے آنحضرت صلعم مصعب بن عمیر پر درحالیکہ وہ لیٹے ہوئے تھے ایک کملی دھاری دار مین
تو فرمایا آپ نے البتہ دیکھا تھا مینے تجکو مکے مین اور نتھا کوئی وہان باریک تر لباس مین اور نہ بہتر بالون مین تجسے پھر تو پراگندہ بال ہے ایک کملی دھاری دار
مین پھر حکم کیا اونکے دفن کا اور اوترے اونکی قبر مین بھائی اونکے ابو الروم اور عامر بن ربیعہ اور سویبط بن عمر بن حرملہ اور اوترے قبر مین حضرت حمزہ کی
جناب علی اور حضرت زبیر اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہم اور آنحضرت صلعم بیٹھے تھے اوپر قبر اونکی کے اور تھے لوگ کہ اکثر اونمین کے کہ اوٹھا لے گئے تھے اپنے
مقتولون کو طرف مدینے کے اور دفن کیے گئے بقیع الجبل مین اونمین کے چند نزدیک گھر زید بن ثابت کے کہ اب واقع ہے وہ جگہہ بازار مین جو موسوم ہے ساتھ
سوق الظہر کے اور دفن کیے گئے قبیلہ بنی سلمہ مین بعض اونکے اور مدفون ہوئے مالک بن سنان بموضع اصحاب عبا مین کہ نزدیک ہے دار نخلہ سے پھر پکارا
منادی آنحضرت صلعم کہ لوٹا لاؤ اپنے شہدا کو اونکو جاے شہادت مین لیکن نہ لایا گیا کوئی سوا ایک شخص کے کہ پایا اوسکو منادی نے درحالیکہ نہ مدفون ہوا تھا
وہ اور لوگ دفن کر چکے تھے باقی مقتولون کو اور نام اوس مقتول کا شماس بن عثمان مخزومی تھا کہ اوٹھا لے گئے تھے اوسے مدینے مین درحالیکہ باقی تھی اونمین
کچھ رمق اور داخل کیا گیا پاس حضرت عایشہ رضہ کے تو کہا بی بی ام سلمہ نے کہ بیٹا میرے چچا کا ہے داخل کیا جاوے نزدیک میرے سو فرمایا آنحضرت صلعم نے
لیجاؤ اسکو طرف ام سلمہ کے پھر اوٹھا لائے اوسکو اونکے پاس اور مر گئے وہ پاس ام سلمہ بی بی آنحضرت صلعم کے فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ لوٹا لیجاؤ اسکو طرف احد کے
کہ دفن کیا جاوے وہان چاہیے کہ ہو بیچ اپنے لباس کے کہ مرا اوسمین اور زندہ رہے تھے یہ ایک دن رات لیکن نہ چکھی تھی کوئی شی اور نہین نماز پڑھی اوپر
آنحضرت صلعم نے اور نہ غسل دیا اونکو کہا ہے اہل سیر نے اور جو کہ دفن ہوا احد مین تو نہین دفن ہوا اگر وادی مین اور بیچ حضرت طلحہ بن عبید اللہ جب کہ سوال کیے جاتے
اون اکثر قبرون سے کہ ہین احد مین [illegible] کہ تھی ایک قوم اعراب کی زمان رمادہ سے بیچ عہد حضرت عمر رضہ کے اس جگہہ پھر مر گئے وہ یہ قبرین اونکی ہین اور عباد
بن تمیم مازنی انکار کرتے تھے اس بات کا اور کہتے تھے سوا اسکے نہین کہ وہ ایک قوم تھی کہ مر گئی تھی ایام رمادہ مین بہتر سمجھتا ہے کہ زمان رمادہ نام ہے ایک
سال قحط کا کہ واقع ہوا تھا ایام خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مین کہ مر گئے تھے اوسمین آدمی اور جانور اور وجہ تسمیہ ساتھ زمان رمادہ کے یہ ہے کہ اون
دنون بسبب تکلیف قحط کے رنگ لوگون کے مانند خاکستر ہو گئے تھے اور رمادہ عربی مین خاکستر کو کہتے ہین اور کہتے تھے ابن ابی ذئب اور عبد العزیز بن محمد
کہ نہین پہچانتے ہم ان قبور مجتمعہ کو سوا اسکے نہین کہ یہ قبرین ہین اہل بادیہ کی اور قبور شہدا سے احد چھپا لی گئین نہین پہچانتے ہم اونکو وادی مین اور نہ
اور اوسکے اطراف مین بجز اسکے کہ پہچانتے ہین ہم قبر حضرت حمزہ اور قبر سہل بن قیس اور قبر عبد اللہ بن عمرو بن حرام اور عمرو بن الجموح کی اور بیشک تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ زیارت کرتے تھے اونکی ہر سال اور جب آتے تو موونہہ کرتے طرف گھاٹی کے اور فرماتے بلند آواز سے سلام علیکم

بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝ یعنی سلامتی تمپر بدلے اسکے کہ تم ثابت رہے سو خوب بدلا پچھلا گھر پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی یہی
کرتے تھے اسی طرح پھر حضرت عمر کرتے تھے ہر سال اسی طرح پھر حضرت عثمان پھر حضرت معاویہ جب کہ گذرتے بہ نیت حج یا عمرے کے اور فرماتے تھے حضرت کہ
کاش چھوڑا جاتا میں ان اصحاب کے ساتھ پہاڑ میں اور حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آتی تھیں پاس اونکے درمیان دو یا تین دن کے پھر روتی تھیں
پاس اونکے اور دعا کرتی تھیں اور سعد بن ابی وقاص جاتے تھے طرف مال اپنے کے جو تھا غابہ میں کہ نام ہی ایک جگہہ کا پھر آتے پیچھے سے قبور شہدا کے اور کہتے
السلام علیکم تین بار پھر متوجہ ہوتے اپنے یاروں پر اور کہتے کیوں نہیں سلام کرتے ہو اوس قوم پر کہ رد کریں تمپر سلام کو نہیں سلام کریگا انپر کوئی شخص مگر رد کرینگے
یہ اوسپر سلام قیامت تک اور گذرے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم قبر مصعب بن عمیر پر اور کھڑے ہوئے اوسپر اور دعا کی واسطے اونکے اور یہ پڑھا
رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۝ یعنی کتنے مرد ہیں
کہ سچ کر دکھایا جسپر قول کیا تھا اللہ سے پھر کوئی ہے اون میں کہ پورا کر چکا اپنا ذمہ اور کوئی ہے اون میں راہ دیکھتا اور بدلا نہیں ایک ذرہ گواہی دیتا ہوں میں اوپر اس بات
پر کہ یہ لوگ شہدا ہیں نزدیک خدا کے قیامت میں سو آؤ تم پاس انکے اور زیارت کرو تم انکی اور سلام کرو انپر قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے
قبضہ قدرت میں ہے نہیں سلام کرتا کوئی انپر قیامت تک مگر جواب دیتے ہیں یہ اوسکو اور کھڑے ہوا کرتے تھے حضرت ابو سعید خدری اوپر قبر مبارک
حضرت حمزہ کے اور دعا کیا کرتے واسطے اونکے اور کہا کرتے اپنے ساتھیوں سے کہ نہیں سلام کرتا کوئی انپر مگر جواب دیتے ہیں یہ اوسکے سلام کا
پس نہ ترک کرو انپر سلام کو اور انکی زیارت کو اور تھے ابو سفیان مولی ابن ابی احمد کے کہ بیان کرتے تھے تھا میں ساتھ محمد بن مسلمہ اور سلمہ بن سلامہ بن وقش
کے کہ تھے جاتے طرف احد کے سو سلام کرتے تھے اول قبر حمزہ پر اور کھڑے ہوتے پاس اونکی قبر کے اور پاس قبر عبد اللہ بن عمرو بن حرام کے ساتھ اور قبروں کے
کہ وہاں تھیں اور حضرت ام سلمہ بی بی آنحضرت کی جاتی تھیں اور سلام کرتیں اونپر مہینے میں اور دیر تک رہتی تھیں پھر آئیں ایک دن در حالیکہ تھا ساتھ
اونکے غلام اونکا نبہان نام سو نہ سلام کیا اوسنے تو بولیں حضرت ام سلمہ اے لئیم کیوں نہیں سلام کرتا تو انپر قسم اللہ تعالی کی نہ سلام کریگا کوئی انپر مگر کہ
جواب دینگے یہ اوسکا قیامت تک اور حضرت ابو ہریرہ بہت آمد و رفت رکھتے تھے طرف شہدا کے اور تھے عبد اللہ بن عمرو جب کہ سوار ہو کر طرف غابہ کے
اور پہونچتے پاس [illegible] باب کے تو موڑتے منہ طرف قبور شہدا کے اور سلام کرتے اونپر پھر آتے طرف ذباب کے یہاں تک کہ روانہ ہوتے سیدھے
اوپر راہ غابہ کے اور مکروہ رکھتے تھے عبد اللہ بن عمرو اسکو کہ بناویں اوسکو راستہ پھر لوٹا پھیری کرتے تھے راہ میں یہاں تک کہ لوٹ آتے طرف
پہلی راہ کے اور تھیں فاطمہ خزاعیہ کہ دیکھا اونہوں نے کہتی تھیں کہ پایا میں نے آپکو اور حالیکہ چھپ گیا تھا آفتاب بیچ قبور شہدا کے اور تھی
ساتھ میرے بہن میری پھر کہا میں نے اوس سے آؤ کہ سلام کریں ہم اوپر قبر حضرت حمزہ کے پھر لوٹ چلیں ہم آرام اونکی بہن نے کہ اچھا پھر کھڑے ہوئے
ہم اونکی قبر پر اور کہا میں نے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ یعنی سلام تمپر اے چچا رسول اللہ کے پھر سنا ہم دونوں نے وہ کلام کہ لوٹایا
پھر کر عَلَيْكُمَا السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہا راوی نے دونوں نے اور نہ قریب تھا ہم دونوں کے کوئی آدمی کہا راوی نے اور جب کہ فارغ ہوئے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دفن اصحاب سے تو منگایا گھوڑا اپنا پھر سوار ہوئے اوپر اسکے تمام مسلمان گرد اونکے کہ اکثر اونکے زخمی تھے اور تھا کوئی خبر
مقتول ہوئے میں یا نہ لوگوں بنی سلمہ اور بنی عبد الاشہل کے اور ساتھ آپکے چودہ عورتیں تھیں پھر جب کہ تھے جانب اسفل حرہ میں کہ نام ہے ایک جگہہ کا
فرمایا آنحضرت نے کہ صف باندھو کہ ثنا کریں ہم پروردگار پر پھر صفیں باندھیں لوگوں نے وہ صفیں کہ پیچھے مردوں کے عورتیں تھیں پھر دعا کی
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ اَللّٰهُمَّ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ
وَلَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا هَادِيَ لِمَنْ اَضْلَلْتَ وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ وَلَا مُقَرِّبَ
لِمَا بَاعَدْتَ وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَعَافِيَتِكَ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ الَّذِيْ لَا يَحُوْلُ وَلَا يَزُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ وَالْغِنَاءَ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَائِذًا بِكَ اَللّٰهُمَّ مِنْ شَرِّ مَا اَعْطَيْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَ مِنَّا اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ اَهْلَ الْكِتَابِ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلَيْهِمْ رِجْسَكَ وَعَذَابَكَ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ یعنی ای خدا ساری تعریفین تیرے ہی واسطے ہین ای خدا نہین ہی کوئی تنگ کرنے والا جسکو تو پھیلاوے اور نہین ہی کوئی پھیلانے والا جسکو تو تنگ کرے اور نہین ہی کوئی روکنے والا جسکو تو دیوے اور نہین ہی کوئی دینے والا جسکو تو روکے اور نہین ہی کوئی سیدھی راہ پر لانے والا جسکو تو بہکاوے اور نہین ہی کوئی بہکانے والا جسکو تو سیدھی راہ پر لاوے اور نہین ہی کوئی نزدیک کرنے والا جسکو تو دور کرے اور نہین ہی کوئی دور کرنے والا جسکو تو نزدیک کرے ای خدا مانگتا ہون برکت تیری اور رحمت تیری اور فضل تیرا اور تندرستی یا دوری دونون جہان کی بلا تیری سے ای اللہ مانگتا ہون تجھسے نعمت ٹھہرنے والی کہ ٹوٹ نجاوے اور دور نہووے ای اللہ مانگتا ہون تجھسے امن ڈر اور رنج کے دن سے کہ وہ دن قیامت کا ہی پناہ مانگنے والا ہون تجھسے ای خدا برائی اوس چیز سے کہ بخشی تونے اور برائی اوس چیز سے کہ منع کیا تونے ای اللہ مار ہمین مسلمان ای اللہ دوست ہمارا کر ایمان کو اور زینت دے اوس سے ہمارے دلون مین اور ناپسند کر ہمپر کفر اور سیدھی راہ سے نکلنا اور نافرمانی اور کر ہمکو راہ حق کے چلنے والون سے ای خدا عذاب کر کفار اہل کتاب پر کہ جھٹلاتے ہین تیرے رسول کو اور روکتے ہین تیری راہ سے ای اللہ اتار اونپر غضب اپنا اور عذاب اپنا ای خدا سچے قبول کر پھر چلے یہان تک کہ اوترے بنی حارثہ مین سیدھی طرف پھر نکلے طرف بنی اشہل کے عورتین رو رہی تھین اپنے شہیدون پر تو فرمایا آپ نے لیکن حمزہ نہین رونے والیان اونپر اور نکلین عورتین کہ نظر کرتی تھین طرف سلامتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ام عامر اشہلیہ کہتی تھین کہ جب نہ کیا طرف ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے در حالیکہ ہم رو رہی تھین اپنے شہیدون پر پھر نکلی ہم اور دیکھا مین نے آپکو اور تھی آپپر زرہ ویسی ہی پھر دیکھا مین نے آپکو اور کہا مین نے ہر مصیبت بعد اسکے چھوٹی اور آسان ہی کہا راوی نے اور نکلی ام سعد بن معاذ کہ وہ کبشہ بیٹی عبید بن معاویہ بن حارث بن خزرج کی دوڑتی ہوئی طرف آنحضرت کے کہ کھڑے ہو رہے تھے اپنے گھوڑے پر اور پکڑے ہوے تھے سعد بن معاذ باگ آپ کے گھوڑے کی تو کہا سعد نے یا رسول اللہ یہ مان میری ہی فرمایا آپ نے مرحبا ہو اسکو پھر قریب ہوئی یہان تک کہ دیکھا اونھون نے آنحضرت علیہ السلام کو پھر کہا اب کہ دیکھا مین نے آپکو سلامت تو برابر ہو گئی مصیبت پھر تعزیت کی اونکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے عمرو بن معاذ کے جو بیٹے اونکے تھے پھر فرمایا ای ام سعد بشارت ہو تجکو اور بشارت دے لوگون کو شہیدون کی کہ شہید اونکے باہم رفیق ہین جنت مین اکٹھا اور وہ بارہ شخص تھے اور قبول کی گئی ہی شفاعت اونکی اونکے گھر والون کے حق مین کہا سعد کی مان نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی ہوے ہم اور نہ روئیگا اونپر کوئی بعد اسکے عرض کی سعد کی مان نے کہ یا رسول اللہ دعا کیجیے واسطے پس ماندگون کے فرمایا آنحضرت نے اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حُزْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاجْبُرْ مُصِيْبَتَهُمْ وَاَحْسِنِ الْخَلَفَ عَلٰى مَنْ خَلَفُوْا یعنی ای خدا لیجا غم اونکے دلون کا اور نیک حال کر دے اونکی مصیبت کو اور اچھا کر قائم مقام اون لوگون کو جو چھوڑ گئے ہین پیچھے [illegible] پھر فرمایا آنحضرت نے چھوڑ دو ای ابو عمر گھوڑے کو اور ابو عمر کنیت ہی سعد کی پھر چھوڑ دیا سعد بن معاذ نے گھوڑے کو اور ساتھ ہوے آنحضرت کے لوگ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ای ابو عمر زخمی بیچ گھر والون تیرے کے بہت ہین اور نہین کوئی زخمی اونمین کا مگر آویگا دن قیامت کے اوس حال مین کہ زخم اسکا زائد ہوگا حال دنیا مین سے یعنی تر و تازہ اور ہوگا رنگ اوسکا مانند خون کے اور بو اوسکی مشک کی اب جو کہ زخمی ہو ٹھہرے اپنے گھر مین اور مرہم پٹی کرو اونکی اور ہرگز نہ آوے ہمراہ میرے گھر تک پس پکار دیا لوگون مین سعد نے وجوبا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کہ نہ ساتھ جاوے کوئی آپکے زخمی بنی عبد الاشہل کا پھر ٹھہرے رہے زخمی اور شب گذاری بنی عبد الاشہل کے لوگون نے در حالیکہ آگ روشن کی تھی اور دوا کرتے تھے زخمیون کی اور تھے اونمین تیس زخمی اور گئے سعد بن معاذ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر تک پھر لوٹ کے اپنے اہل و عیال مین اور چلے سب پھر قوم کو اپنے قبیلہ کی

طرف گھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درحالیکہ نہین رہی کوئی عورت مگر لے آئے اوسکو اور روئین وہ سب درمیان مغرب اور عشا کے اور کھڑے
ہوئے آنحضرت فارغ ہو کر نوم سے کہ گئی تھی ثلث شب اور سُنی آپ نے آواز اونکے رونے کی تو فرمایا کہ کیا ہے یہ کہا گیا یہ عورتین ہین انصار کی کہ
روتی ہین اوپر حضرت حمزہ کے پس دعا دی آپ نے اونکو کہ راضی ہوا اللہ تعالی تمسے اور اولاد تمھاری سے اور حکم کیا انکو لوٹ جانے کا طرف
گھرون کے پھر لوٹ آئے ہم طرف اپنے گھرون کے بعد رات کے کہ تھے مرد ہمارے ہمراہ ہمارے اور نہ روئی ہرگز کوئی عورت ہماری مگر یہ کہ
پہلے روئی اوپر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے آج کے دن تک اور مروی ہے کہ معاذ بن جبل لے آئے عورتون بنی سلمہ کو اور عبد اللہ [illegible]
عورتون الحرث بن خزرج کو فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کہ نہین ارادہ کیا تھا مینے اس بات کا اور منع کیا اون عورتون کو [illegible]
شب کی نوحہ کرنے سے سخت منع کرنا اور نماز پڑھی آپ نے مغرب کی مدینے مین اور لوٹے آنحضرت طرف مدینے کے بحالت [illegible]
آپ کے اصحاب کو اور پونہچائے گئے تھے خود آنحضرت [illegible] پھر شروع کیا ابن ابی اور اوسکے ہمراہی منافقون نے یہ کہ اتراتے تھے اور خوش ہوتے تھے
بسبب رنج پہونچنے مسلمانون کے اور ظاہر کرتے تھے بدتر گفتگو اور لوٹ آئے جو کہ [illegible] تھے اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درحالیکہ [illegible]
تھے اور لوٹا عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی درحالیکہ زخمی تھا اور شب گذاری کی اوسنے درحالیکہ داغ دیتا تھا اپنے زخمون کو آگ سے یہان تک کہ
گذری اکثر شب اور شروع کیا اوسکے باپ نے یہ کہ کہتا تھا نہوا یہ جانا تیرا ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طرف موافق میری راے کے کہ نافرمانی
کی میری محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مانی بات لڑکون کی واللہ مین گویا دیکھتا تھا اس حال کو تو جواب دیا اوسکو اوسکے بیٹے نے کہ جو کیا اللہ تعالی نے
واسطے اپنے رسول اور مسلمانون کے وہ بہتر ہے اور ظاہر کی یہود نے بھی بدگفتگو اور بولے نہین تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر طالب ملک نہین پہونچا
اس طرح ہرگز کبھی کوئی نبی کو کہ زخمی ہو بنفس نفیس اور یار اوسکے بھی اور شروع کیا منافقون نے بہکانا اصحاب کا کہ حکم کرتے تھے اونکو [illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہتے تھے اصحاب سے اگر ہوتے مقتول تمہارے پاس ہمارے تو نہ مارے جاتے یہان تک کہ سنی یہ گفتگو اونکی
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کسی جگہہ پھر آئے طرف آنحضرت کے اور اجازت چاہی آپ سے واسطے قتل اون یہود اور منافقون کے کہ سنی تھی اونسے
یہ بات فرمایا آنحضرت نے اے عمر بیشک اللہ تعالی ظاہر کرنے والا اور غلبہ دینے والا ہے اپنے دین کا اور عزت دینے والا ہے اپنے نبی کو اور واسطے یہود کے
ذمہ اور عہد ہے نہین قتل کرتے ہم اونکو پھر عرض کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اجازت دیجیے واسطے قتل اون منافقون کے یا رسول اللہ فرمایا آیا
کیا نہین ظاہر کرتے یہ شہادت اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ کو عرض کی حضرت عمر نے کیونکر نہین ہان کہتے ہین یہ اسکو یا رسول اللہ
اور سوا اسکے نہین کہ کہتے ہین یہ اس بات کو واسطے بچنے کے ہماری تلوار سے بیشک ظاہر ہو گیا ہے امر انکا اور ظاہر کر دیا اللہ تعالی نے
انکے کینون کو وقت اس خستگی کے فرمایا آپ نے کہ منع کیا گیا ہون مین قتل سے اوس شخص کے کہ کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ
اے ابن خطاب تحقیق قریش نپاوینگے ہمسے مانند اسکے یہان تک کہ بوسہ دینگے ہم رکن یمانی کا اور لگا دینگے ہم ہاتھ اوسکے [illegible]
اور تھا واسطے عبد اللہ بن ابی کے ایک مقام مقرر کہ کھڑا ہوتا تھا وہان جمعہ کو واسطے اپنی بڑائی کے اور نہین چاہتا تھا چھوڑنا اوسکا پس جب آیا [illegible]
آنحضرت نے احد سے طرف مدینہ پر سکینہ کے اور بیٹھے منبر پر دن جمعے کے تو کھڑا ہوا ابن ابی اور بولا یہ رسول خدا کے ہین درمیان تمہارے بیشک بزرگی
دی تمکو اللہ تعالی نے بسبب انکے مدد کرو اونکی اور اطاعت کرو اونکے حکم کی پھر جب کہ کر چکا تھا یہ ابن ابی احد مین جو کچھ کہ کیا تھا اور لوٹ آیا تھا اور
کھڑا ہوا آپ بعد اوسکے اس کام کو تو کھڑے ہوئے واسطے اوسکے مسلمان اور بولے اوس سے کہ بیٹھ جا اے دشمن خدا اور کھڑے ہوئے اوسکی طرف
ابو ایوب اور عبادہ بن صامت اور تھے یہ دونون سخت تر اونپر اور حاضرین سے اور نہ کھڑا ہوا کوئی اوسکی طرف صابرین سے پھر شروع کیا ابو ایوب نے
کہ پکڑتے تھے داڑھی اوسکی اور عبادہ بن صامت دباتے تھے اوسکی گردن اور کہتے یہ دونون ابن ابی سے کہ نہین تو لائق اس مقام کے پھر نکالا [illegible]
بعد اسکے کہ چھوڑ دیا ان دونون نے اوسکو درحالیکہ پھلانگتا جاتا تھا گردنین لوگون کی اور کہتا جاتا تھا کہ کہا مینے گویا [illegible]

یعنی کود جاتا تھا ۱۲

کھڑا ہوا تھا مین تاکہ مضبوط کرون کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پھر ہلے اس سے معوذ بن عفرا اور کہا اوس سے کیا ہوا تجکو کہا ابن ابی نے کہ کھڑا ہوا تھا مین
اپنے اوس پہلے مقام پر تو کھڑے ہوئے میری طرف لوگ میری قوم کے اور تھے سخت تر اونمین سے مجھپر عبادہ اور خالد بن زید کہ کنیت انکی ابو ایوب انصاری تھی
کہا ابن ابی سے معوذ بن عفرا نے کہ لوٹ جا تا مغفرت طلب کرین واسطے تیرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بولا قسم خدا کی نہین چاہتا مین کہ مغفرت اور آمرزش
طلب کرین واسطے میرے آنحضرت تو اوتری یہ آیت کریمہ وَاِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ
يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ○ کہتے ہین معوذ بن عفرا کہ مین بیشک دیکھتا تھا اوسکے بیٹے عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی کو کہ بیٹھا ہوا تھا لوگون مین اور
نہین اوٹھاتا تھا نگاہ کو اوسکی طرف پھر شروع کیا ابن ابی نے کہ کہتا تھا نہ تھا لا محبت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر سے سہل اور سہیل کے

ذکر اوس چیز کا کہ نازل ہوا قرآن بیچ مقدمہ احد کے

مروی ہو کہ کہا مسور بن مخرمہ نے عبد الرحمن بن عوف سے کہ بیان کرو ہمسے حال احد کا کہا حضرت عبد الرحمن بن عوف نے ای بھتیجے میرے شمار کر تو
بعد ایک سو بیس آیت کے سورۂ آل عمران مین سے ہوگا تو کہ گویا حاضر تھا درمیان ہمارے وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ
مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ○ اور جب فجر کو نکلا تو اپنے گھر سے بٹھلانے لگا مسلمانون کو لڑائی کے ٹھکانون پر اور اللہ سنتا جانتا ہے
کہا راوی نے اس آیت کی شان نزول مین کہ تشریف لے گئے آنحضرت صبح کو طرف احد کے پس صف باندھی اصحاب کی واسطے لڑائی کے اس طرح کہ
گویا آپ سیدھا کرتے ہین اونسے تیر کو اگر دیکھتے کوئی سینہ نکلا ہوا تو فرماتے پیچھے ہٹو اور بیچ تفسیر اس آیت کے اِذْ هَمَّتْ طَّائِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ
تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ○ یعنی جب قصد کیا دو فرقون نے تم مین کہ نامردی کرین اور اللہ مددگار
تھا اونکا اور اللہ ہی پر چاہیے بھروسا کرین مسلمان کہا گیا ہی کہ مراد ان لوگون سے بنو سلمہ اور بنو حارثہ ہین کہ قصد کیا تھا اونھون نے یہ کہ نجاوین
ساتھ آنحضرت کے احد کی طرف پھر لازم کیا گیا اوسکو یہان تک کہ نکلے وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ○ اور تمہاری مدد کر چکا ہی اللہ بدر کی جنگ مین اور تم بے مقدور تھے سو ڈرتے رہو اللہ سے شاید تم احسان مانو کہا گیا ہی
کہ مسلمان بدر مین تین سو اور کچھ اوپر دس کے یعنی شکر کرو اوس چیز کا کہ دی تمکو بدر مین فتح و ظفر سے اِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ
اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ مُنْزَلِينَ ○ بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَاْتُوكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ
رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ مُسَوِّمِينَ ○ جب تو کہنے لگا مسلمانون کو کیا تمکو کفایت نہین کہ تمہاری مدد بھیجے رب تمہارا تین ہزار
فرشتے آسمان سے اوترے البتہ اگر تم ٹھہرے رہو اور پرہیزگاری کرو اور وہ آوین تمپر اسی دم تو مدد بھیجے تمہارا رب پانچ ہزار فرشتے پلے ہوئے
گھوڑون پر کہا تھا آنحضرت نے لوگون سے دن احد کے اور نازل ہوئی یہ آیت آنحضرت پر قبل اسکے کہ نکلین طرف احد کے کہا راوی نے پس
نہ صبر کیا اور متفرق ہوگئے پھر نہ مدد کیے گئے آنحضرت ساتھ ایک فرشتے کے بھی احد مین اور معنی مسومین کے علامت دار ہین اور یہ قول الٰہی کہ
وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ بِهٖ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ○ اور یہ تو اللہ تعالیٰ نے
تمہارے دل کی خوشی کی اور تا تسکین ہو تمہارے دلون کو اور مدد ہی نہین اللہ کے پاس سے جو زبردست ہی حکمت والا ہی واسطے حصول بشارت
کے کیا اللہ نے اور واسطے مطمئن ہونے مسلمانون کے اونسے لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوا خَائِبِينَ ○
تا کاٹ ڈالے بعضے کافرون کو یا اونکو ذلیل کرے کہ پھر جاوین نامراد یعنی تا ہلاک کرے ایک گروہ کو کافرون سے یا خوار کرے کہ پھر جاوین نامراد
لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُونَ ○ تیرا اختیار کچھ نہین یا اونکو توبہ دیوے یا اونکو عذاب
کرے کہ وہ ناحق پر ہین یہ آیت نازل ہوئی حق مین بھاگے ہوؤن کے احد مین اور کہا گیا ہی کہ نازل ہوئی بیچ حق حضرت حمزہ کے جب کہ دیکھا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے مثلہ کو اور زخمون کو تو فرمایا البتہ مثلہ کرونگا کفار کو سو نازل ہوئی یہ آیت اور کہا گیا ہی کہ نازل ہوئی بیچ حق حضرت کے

جب کہ زخمی ہوئے آپ احد میں اور فرمانے لگے کیونکر فلاح پاوین وہ قوم کہ کیا یہ کام اپنے نبی سے یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوا الرِّبٰوٓا
اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً اے ایمان والو مت کھاؤ سود دونے پر دونا کہا راوی نے تھے اہل جاہلیت جب ثابت ہوتا حق کسیکا کسی پر اور دیتا نا
نزدیک اوسکے کچھ قرض خواہ تو بڑھا دیتا مدت اوسکے اداکی قرضدار اور دوگنا کر دیتا اوسکو فائدہ شاید سود کا ذکر بیان اسلیے فرمایا کہ اوس نکو
ہوا جہاد میں نامردی کا اور سود کھانے سے نامردی آتی ہے دو واسطے ایک یہ کہ مال حرام کھانے سے توفیق طاعت کم ہوتی ہے اور بڑی طاعت جہاد ہے
دوسرے یہ کہ سود لینا کمال بخل ہے تو جسکو مال پر بخل ہو وہ جان کب دیگا وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ اور دوڑو بخشش پر اپنے رب کی کہا
راوی نے مراد اس سے تکبیر اولی ہے ساتھ امام کے وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ اور جنت پر جسکا
پھیلاؤ ہے آسمان اور زمین طیار ہوئی ہے واسطے پرہیزگاروں کے کہا جاتا ہے کہ جنت بیچ چوتھے آسمان کے ہے اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی
السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ جو خرچ کیے جاتے ہیں خوشی اور تکلیف میں کہا راوی نے مراد سرا سے یسر اور ضرا سے عسر ہے یعنی فراخ دستی اور تنگدستی
میں وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ اور دبا لیتے ہیں غصہ یعنی اپنے ایذا پہنچانے والوں سے وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ
اور معاف کرتے ہیں لوگوں کو اور اللہ چاہتا ہے نیکی والوں کو یعنی اوس چیز کو کہ دی گئی ہے طرف اونکے معاف کر دیتے ہیں وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا
فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَکَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ اور وہ لوگ کہ جب کر بیٹھیں کچھ کھلا گناہ یا برا کریں اپنے حق میں
تو یاد کریں اللہ کو اور بخشش مانگیں اپنے گناہوں کی یعنی پکارتے ہیں اللہ تعالی کو کہ بخشے گناہ اونکے وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا اور اڑتے نہیں
اپنے کیے پر کہ نہیں کبیرہ ساتھ توبہ کے اور نہیں صغیرہ ساتھ اصرار کے اور مداومت کے وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ اور حال یہ کہ وہ جانتے ہیں هٰذَا
بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًی وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ یہ بیان ہے لوگوں کے واسطے اور ہدایت اور نصیحت ڈر والوں کو یعنی رہنمائی ہے واسطے
اور گمراہی سے وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا اور سست ہو اور نہ غم کھاؤ یعنی لڑائی میں دشمنوں کی اور اوپر اوس رنج و مصیبت کے کہ پہنچی
تمکو احد میں قتل اور زخم سے وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ اور تم ہی غالب ہوگے اگر تم ایمان رکھتے ہو کہ ملے تم بدر میں
دو چند اوسکے کہ ملے وہ تمسے احد میں اِنْ یَّمْسَسْکُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ اگر تمنے زخم پایا تو وہ لوگ بھی پا چکے ہیں زخم
ایسا ہی یعنی اگر تم زخمی ہوئے احد میں تو وہ زخمی ہوئے بدر میں وَتِلْکَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُهَا بَیْنَ النَّاسِ اور یہ دن بدلتے لاتے ہیں ہم لوگوں میں
یعنی دولت دنیا واسطے تمہارے اور اونکے دونوں کے ہے اور خوبی آخرت کی خاص واسطے تمہارے ہے وَلِیَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور تاکہ
کہ معلوم کرے اللہ تعالی جنکو ایمان ہے یعنی اخلاص والوں کو ہمراہ اپنے نبی کے وَیَتَّخِذَ مِنْکُمْ شُهَدَآءَ اور کرے بعضے تم میں شہید یعنی جو مارے
گئے احد میں وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ اور اللہ نہیں چاہتا ناحق والوں کو وَلِیُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَیَمْحَقَ الْکٰفِرِیْنَ
اور واسطے کہ نکھارے اللہ ایمان والوں کو اور مٹاوے منکروں کو یعنی آزما دے مسلمانوں کو جو لڑے کافروں سے اور ثابت قدم رہے اور
ہلاک کرے کفار کو اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا یَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ جٰهَدُوْا مِنْکُمْ کیا تمکو خیال ہے کہ داخل ہو جاؤ گے
جنت میں اور ابھی معلوم نہیں کیا اللہ تعالی نے جو لڑنے والے ہیں تم میں مراد اس سے شہید ہے احد میں جو آزمائے گئے اوس میں وَیَعْلَمَ الصّٰبِرِیْنَ
اور معلوم کرے ثابت رہنے والوں کو جنہوں نے صبر کیا اوس میں وَلَقَدْ کُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَیْتُمُوْهُ
وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ اور تم تو آرزو کرتے تھے مرنے کی اوسکی ملاقات سے پہلے سو اب دیکھ لیا تمنے اوسکو آنکھوں کے سامنے کہا راوی نے
و دیکھتے تم تھے اور نہیں ہاتھ میں لوگوں کے اور تمنی مراد اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جب لڑائی ہوئی بدر کی [illegible] آنحضرت نکلنے کا طرف
احد کے تاکہ پاویں ثواب اور غنیمت بسبب باز رہنے کے جنگ بدر سے پھر جب ہوا دن احد کا پیٹھ پھیری اونہیں سے بعضوں نے اور کہا [illegible]
اہل سیر نے کہ شان نزول اسکا یہی ہے اون لوگوں کے ہے کہ کہا تھا اونہوں نے قبل نکلنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible]

مقابل ہوتے ہم مشرکون سے یا ہم غالب آتے اونپر یا روزی ہوتی ہمکو شہادت پھر جب دیکھا اونھون نے طرف موت کے احد مین تو بھاگ گئے
وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ
عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ○ اور محمد تو ایک رسول ہی ہو چکے پہلے اوس سے بہت رسول
پھر کیا اگر وہ مرگیا یا مارا گیا کیا تم پھر جاؤ گے اولٹے پانون اور جو کوئی پھر جاویگا اولٹے پانون وہ نہ بگاڑیگا اللہ کا کچھ اور اللہ ثواب دیگا بھلا ماننے
والون کو مروی ہی کہ ابلیس ظاہر ہوا احد مین بیچ صورت جعال بن سراقہ ثعلبی کے پھر پکار دیا اوسنے سب مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوئے
سو متفرق ہو گئے لوگ ہر طرف اور کہتے تھے حضرت عمرؓ کہ چڑھ گیا مین پہاڑ پر مانند بکری کے پونہچا مین پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درحالیکہ نازل
ہوتی تھین اونپر آیتین وَمَا مُحَمَّدٌ الی آخرہ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا اور کوئی جی مر نہین سکتا
بغیر حکم اللہ تعالی کے لکھا ہوا وعدہ یعنی نہین واسطے کسی نفس کے کہ مرے بغیر وقت آئے اور یہ جواب ہی ابن ابی کے قول کا کہ کہا اوسنے جب کہ لوٹ گیا
ہمراہ اپنے لوگون کے اور شہید ہوئے مارے جانے والے احد مین کہ اگر ہوتے یہ لوگ پاس ہمارے تو نہ مرتے اور نہ قتل ہوتے پس خبر دی اوسکو
اللہ تعالی نے کہ موت وقت مقرر پر ہی وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا اور جو کوئی چاہیگا بدلا دنیا کا اوسمین سے دینگے ہم اوسکو
یعنی جو عمل کرتا ہی واسطے دنیا کے تو دیتے ہین ہم واسطے اوسکے دنیا سے جسقدر چاہین وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَسَنَجْزِي
الشّٰكِرِيْنَ ○ اور جو کوئی چاہیگا بدلا آخرت کا اوسمین سے دینگے اوسکو اور ہم ثواب دینگے احسان ماننے والون کو وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ
مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ اور بہت نبی ہین جنکے ساتھ ہو کر لڑے ہین بہت خدا کے طالب مراد ربیون سے جماعت کثیرہ ہین فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ
اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا پھر نہ ہارے ہین کچھ تکلیف پہونچنے سے اللہ تعالی کی راہ مین نہ سست ہوئے ہین یعنی راہ خدا مین
اور نہ ضعیف ہوئین نیتین اونکی اور نہ ذلیل ہوئے آگے دشمنون کے وَمَا اسْتَكَانُوْا اور نہ دب گئے ہین جیسے کہ چاہا تھا بعض ضعفاء اسلام نے
کہ ابو سفیان سے لکھ لین خط امان کا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ○ اور اللہ چاہتا ہی ثابت رہنے والون کو اسمین خبر دی اللہ تعالی نے اگلے
مسلمانون کے صبر کی وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا
وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○
اور کچھ نہین بولے مگر یہی کہ اے رب ہمارے بخش ہمارے گناہ اور جو ہمسے زیادتی ہوئی ہمارے کام مین اور ثابت رکھ ہمارے قدم اور مدد دے ہمکو
منکر قوم پر پھر دیا اللہ نے اونکو ثواب دنیا کا بھی اور خوب ثواب آخرت کا اور اللہ چاہتا ہی نیکی والون کو یعنی دی اونکو اللہ تعالی نے نصرت اور ظفر اور
واجب کی اونکے واسطے جنت آخرت مین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا
خٰسِرِيْنَ ○ اے ایمان والون اگر تم کہا مانو گے منکرون کا تو تمکو پھیر دینگے اولٹے پانون پھر جا پڑو گے نقصان مین یعنی اگر اطاعت کرو تم یہود اور
منافقون کی اوس بات مین کہ کہتے ہین وہ تمکو اوسمین تو مرتد ہو جاؤ گے اپنے دین سے بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ○ بلکہ اللہ تمھارا
مددگار ہی اور اوسکی مدد سب سے بہتر یعنی اللہ تعالی مولی مسلمانون کا ہی کہ مدد کرتا ہی اونکی سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ اب
ڈالینگے کافرون کے دل مین ہیبت فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کہ مدد کیا گیا مین ساتھ رعب کے ایک مہینہ آگے اور ایک مہینہ پیچھے
بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ○ اسواسطے کہ شریک ٹھہرایا اونھون نے
اللہ کا جسکی اوسنے سند نہین اوتاری اور اونکا ٹھکانا دوزخ ہی اور بری بستی ہی بے انصافون کی وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ
بِاِذْنِهٖ اور اللہ تو سچ کر چکا تمسے اپنا وعدہ جب تم لگے اونکو کاٹنے اوسکے حکم سے معنی حس کے قتل ہین یعنی اگر صبر کرتے تم تو مدد کرتا تمھاری رب
تمھارا ساتھ پانچ ہزار فرشتون کے حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ جب تک کہ تمنے نامردی کی اور کام مین جھگڑا ڈالا یعنی یہان تک

کہ جب سست ہوئے تم دشمنوں سے اور جھگڑے تم یہ بیان اختلاف ہی تیر اندازون کا اوس جگہ سے کہ بٹھایا تھا اونکو وہان آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے وَعَصَيْتُمْ اور بے حکمی کی تمنے اور پہلے فرما چکے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکو کہ نہیں ہٹنا اور نہ ہٹنا اپنی جگہ سے یہانتک
کہ اگر دیکھو تم ہمکو مارے گئے تو نہ مدد کرنا ہماری اور اگر دیکھو ہمکو غنیمت مین تو نہ شریک ہونا ہمارے مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ بعد اسکے
کہ تمکو دکھا چکا تمہاری خوشی کی چیز یعنی بھاگنا اور پشت پھیرنا اونکی مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا کوئی تم مین چاہتا تھا دنیا یعنی لشکر اور
غارت مال کو وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ج اور کوئی تم مین چاہتا تھا آخرت یہ وہ لوگ ہین جو ثابت قدم رہے تیر اندازون مین سے
اور نہ زیادتی کی عبد اللہ بن جبیر اور اونکے ساتھیون سے کہا ابن مسعودؓ نے نہ تھا مین گمان کرتا اسکا کہ کوئی اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
ارادہ کرتا ہو دنیا کا یہان تک کہ سنا مینے اس آیت کو ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْھُمْ پھر تمکو اولٹ دیا اونپر سے یعنی جب کہ تھا غلبہ تمہارا اونپر لِيَبْتَلِيَكُمْ ج
اسواسطے کہ آزماوے تمکو پس تھے لوٹتے پڑتے مشرکون سے کہ تم پر کہ مارے جاتے تھے تم سے اور زخمی ہوئے جو زخمی ہونا تھے تم سے وَلَقَدْ
عَفَا عَنْكُمْ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ ○ اور وہ تو تمکو معاف کر چکا اور اللہ فضل رکھتا ہے ایمان والون پر اِذْ تُصْعِدُوْنَ جب تم چڑھے جاتے تھے
یعنی پہاڑ پر وقت پیٹھ دینے کے وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓي اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ اور پیچھے نہ تکتے تھے کسیکو اور
رسول پکارتا تھا تمکو تمہارے پیچھے سے یعنی بھاگے جاتے تھے بھاگے ہوئے اور چڑھتے پہاڑ پر اور آنحضرت پکارتے تھے اونکو کہ اے مسلمین انا
رسول اللہ الیّ الیّ لیکن نہ لوٹتے تھے اونکی طرف کوئی سو معاف کیا اللہ تعالی نے یہ اونسے فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ پھر تمکو تنگ کیا بدلا
تمہارے تنگ کرنیکا پس پہلا غم زخم اور قتل ہے اور دوسرا غم یہ کہ سنا لوگون نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوئے پھر بھلا دیا اونکو دوسرے
غم نے وہ رنج کہ پہونچا تھا پہلے غم سے زخم کے اور قتل کے اور کہا گیا ہے کہ مراد پہلے غم سے جاتا رہی طرف پہاڑ کے بھاگ کر اور چھوڑ دینا اونکا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو اور دوسرا غم جب کہ گھبرا دیا اونکو مشرکون نے کہ چڑھ آئے گھاٹی سے پہاڑ کی تو بھول گئے مسلمان پہلا غم اور کہا گیا ہے کہ
مراد غم بغم سے آزمایش ہے پیچھے آزمایش کے لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ تو غم نہ کھایا کرو جو ہاتھ سے جاوے یعنی تاکہ نہ ذکر کرو
تم اوس چیز کا جو فوت ہوا مال اونکی غارت کا تم سے وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ اور جو سامنے آوے تمہارے
اور اللہ کو خبر ہے تمہارے کام کی یعنی رنج تمہارے شہدا اور زخمیون کا ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا
يَّغْشٰى طَاۗىِٕفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَاۗىِٕفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْھُمْ اَنْفُسُھُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۭ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا
مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ۭ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِھِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ۭ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ
شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ۭ پھر تم پر اوتاری تنگی کے بعد اس کو اونگھ کہ گھیر رہی تھی تم مین بعضون کو اور بعضون کو فکر پڑ رہی تھی اپنے جی کی
خیال کرتے تھے اللہ پر جھوٹے خیال جاہلون کے کہتے تھے کچھ بھی کام ہے ہمارے ہاتھ تو کہ سب کام ہے اللہ کے ہاتھ اپنے جی مین چھپاتے ہین
جو تجھسے ظاہر نہین کرتے کہتے ہین اگر کچھ کام ہوتا ہمارے ہاتھ تو ہم مارے نجاتے اس جگہ مروی ہے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے کہ [illegible]
یہ بات معتب بن قشیر سے درحالیکہ واقع تھی مجھپر نیند اور مین مثل خواب دیکھنے والے کے تھا سنتا تھا اوسکو کہ یہ کہتا تھا اور [illegible]
پر کہ یہی ہے کہنے والا اس کلام کا قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ
مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ تو کہہ اگر تم ہوتے اپنے گھرون مین البتہ باہر نکلتے جن پر لکھا تھا مارے جانا اپنے پڑاؤ
پر اور اللہ کو آزمانا تھا جو کچھ تمہارے جی مین ہے اور نکھارنا تھا جو کچھ تمہارے دل مین ہے یعنی تاکہ نکالے اللہ تعالی تمہاری [illegible]
تمہارے دلون سے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ اور اللہ کو معلوم ہے جی کی بات یعنی اللہ تعالی خبردار ہے [illegible]
تم سینون مین خیر خواہی اور بدخواہی سے اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّھُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ

مَا كَسَبُوا جو لوگ تم مین ہٹ گئے جس دن بھڑین دو فوجین سو اونکو ڈگایا شیطان نے کچھ اونکے گناہ کی شامت سے مراد اس سے
شکست کہانے والے ہین مسلمان احد کے کہ پونہچا یہ اونکو بسبب شامت اونکے گناہون کے وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ○
اور اونکو بخش چکا اللہ بخشنے والا ہی تحمل رکھتا یعنی معاف کی خطا اونکے بھاگنے کی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا
وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ أَوْ كَانُوا غُزًّى لَّوْ كَانُوا عِنْدَنَا مَا مَاتُوا وَمَا قُتِلُوا اے ایمان والو تم نہو اونکی طرح جو منکر ہوئے
اور کہتے ہین اپنے بھائیون کو جب سفر کو نکلین ملک مین یا ہون جہاد مین کہ اگر رہتے ہم پاس نہ مرتے اور نہ مارے جاتے نازل ہوئی یہ آیت شان مین
ابن اُبی کے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی مومنون کو کہ مت کہو جیسا کہ کہا ابن اُبی نے کہ وہی مراد ہی الذین کفروا سے لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِي
قُلُوبِهِمْ وَاللّٰهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ○ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ
خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ○ کہ ڈالے اللہ اس جہت سے افسوس اونکے دل مین اور اللہ ہی جلاتا اور مارتا اور اللہ تمہارے کام دیکھتا ہی اور اگر تم
مارے گئے اللہ کی راہ مین یا مر گئے تو بخشش اللہ کی اور مہربانی بہتر ہی اوس سے جو وہ جمع کرتے ہین یعنی جو مارا گیا تلوار سے یا مر گیا تھا بلا کافرون
یا ہیچ جو کہ بیماری کے پس یہ بہتر ہی اوس چیز سے کہ جمع کرتا ہی دنیا سے وَلَئِنْ مُّتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُونَ ○ اور اگر تم مر گئے
یا مارے گئے اللہ ہی کے پاس اکٹھے ہوگے یعنی لوٹوگے تم اوسی طرف قیامت مین فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ سو کچھ اللہ کی مہر ہی جو تو نرم دل

ملا اون کو یعنی بسبب رحمت الٰہی کے نرم ہو گیا تو واسطے اونکے کہ بعد لوٹ آنے بھاگنے والون کے نرمی فرمائی اونسے آنحضرت نے اور غصہ نکیا
وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ اور اگر تو ہوتا سخت گو اور سخت دل تو منتشر ہو جاتے تیرے گرد سے مراد اس سے
اصحاب احد ہین جو ہٹ گئے تھے فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ سو تو اونکو معاف کر اور اونکے واسطے بخشش مانگ
اور اونسے مشورت لے کام مین حکم کیا آنحضرت ﷺ کو مشاورت کا اونسے تنہا لڑائی مین اور تھے آنحضرت ﷺ مشورت فرماتے تھے کسی سے لڑائی مین
فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ○ پھر جب ٹھہرا چکا تو بھروسا کر اللہ پر اللہ چاہتا ہی توکل والون کو یعنی قصد کر
بعد مشاورت کے إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَنْصُرُكُمْ مِّنْ بَعْدِهِ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُؤْمِنُونَ ○ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اگر اللہ تمکو مدد کریگا تو کوئی نہ غالب ہوگا اور جو وہ
تمکو چھوڑ دیگا پھر کون ہی کہ تمہاری مدد کریگا اوسکے بعد اور اللہ پر بھروسا چاہیے مسلمانون کو اور نبی کا کام نہین کہ کچھ چھپا رکھے اور جو کوئی چھپاویگا وہ
لاویگا اپنا چھپایا دن قیامت کے کہا ہی اہل سیر نے کہ اوتری یہ آیت دن بدر کے کہ غنیمت لائے تھے لوگ ایک سرخ کملی اور گم ہو گئی تھی وہ بس کہا
بعض دن منافقون نے کہ نہین دیکھتے ہم نبی کو مگر یہ کہ لے لیا ہو اونسے اوس کملی کو تو نازل ہوئی اسپر یہ آیت ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ
وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ○ أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْ بَاءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ پھر پورا پاویگا ہر کوئی اپنا کمایا اور اونپر ظلم نہوگا کیا ایک شخص
جو تابع ہوا اللہ کی مرضی کا برابر ہی اوسکے جو کمالایا غصہ اللہ کا یعنی کیا مومن برابر ہی کافر کے وَمَأْوٰهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ○ اور اوسکا
ٹھکانا دوزخ اور کیا بری جگہہ پونہچا هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ○ لوگ کئی درجے ہین اللہ کے یہان اور اللہ دیکھتا ہی
جو کرتے ہین یعنی فضائل ہین درمیان لوگون کے نزدیک اللہ تعالی کے لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ
أَنْفُسِهِمْ اللہ نے احسان کیا ایمان والون پر جو بھیجا اونمین رسول اونہین مین کا مراد اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین يَتْلُوا عَلَيْهِمْ
آيٰتِهٖ پڑھتا ہی اونپر آیتین اوسکی یعنی قرآن مجید وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ اور سنوارتا ہی اونکو اور سکھاتا ہی اونکو کتاب
اور کام کی بات یعنی سکھاتا ہی اونکو قرآن اور سچی باتین وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ○ أَوَلَمَّا أَصٰبَتْكُمْ مُّصِيبَةٌ قَدْ
أَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنّٰى هٰذَا قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ اور اگرچہ تھے وہ پہلے سے صریح گمراہ تھے کیا جبکہ

تمکو پہونچی ایک تکلیف کہ تم پونہچا چکے ہو اوسکے دو برابر کہتے ہو یہ کہان سے آئی تو کہہ یہ آئی تمکو اپنی طرف سے اللہ ہر چیز پر قادر ہے اسمین بیان ہے اوس مصیبت کا
جو پہونچی مسلمانون کو احد مین کہ شہید ہوئے ستر آدمی مسلمانون کے باوجود اسکے کہ پہونچے تھے مسلمانون کو زخم پس کہا تمنے کس باعث ہوئی یہ
خرابی کہ ہم مسلمان اور ہمراہی رسول کے ہین فرمایا اللہ تعالی نے کہ باعث اسکے نفوس تمھارے ہین بسبب نافرمانی کرنے تمھارے تیراندازون کے
رسول کی اور مراد پہونچانے سے مسلمانون کے کافرون کو دو چند اس رنج کا واقعہ بدر ہی کہ مارے گئے ستر کافر اور ستر پکڑے گئے تھے وَمَا
أَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ اور جو کچھ تمکو سامنے آیا جس دن بھڑین دو فوجین یعنی کہ وہ دن احد کا ہی فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ ۝
وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُوا سو اللہ کے حکم سے اور اسواسطے کہ معلوم کرے ایمان والون کو اور تا معلوم کرے اونکو جو منافق تھے کہ پیدا ہونا
بسبب آزمایش کے اور لڑنے اور مارے جانے کے وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوِ ادْفَعُوا قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا
لَاتَّبَعْنَاكُمْ اور کہا اونکو کہ آؤ لڑو اللہ کی راہ مین یا دفع کرو دشمن کو بولے ہمکو معلوم ہو لڑائی تو تمھارا ساتھ کرین مراد اس قائل سے ابن ابی ہے
اور ادْفَعُوا سے تکثیر سواد یا دعا ہی اور کہا تھا ابن ابی نے دن احد کے کہ اگر جانتے ہم لڑائی تو البتہ متابعت کرتے تمھاری ساتھ دینے مین فرماتا ہی
اللہ تعالی هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ وہ لوگ اوس دن کفر کی طرف نزدیک ہین ایمان سے نازل ہوئی یہ آیت حق مین ابن ابی
کے بسبب اوسکے اس کہنے کے اور اوسکے ہمراہی منافقون ہین الَّذِينَ قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوا لَوْ أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا قُلْ
فَادْرَءُوا عَنْ أَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ وہ جو کہتے ہین اپنے بھائیون کو اور آپ بیٹھ رہے ہین اگر وہ ہماری بات
مانتے تو مارے نجاتے تو کہہ اب ہٹا دیجیو اپنے اوپر سے موت اگر تم سچے ہو پس نازل ہوئی یہ آیت بھی ابن ابی کے حق مین اور اوسکے ساتھیون کے
وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۝ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ
وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ
مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ اور تو نہ سمجھ جو لوگ مارے گئے اللہ کی راہ مین مردے بلکہ زندہ ہین اپنے
رب کے پاس روزی پاتے خوشی کرتے ہین اوس پر جو دیا اونکو اللہ نے اپنے فضل سے اور خوشوقت ہوتے ہین اونکی طرف سے جو ابھی نہین پہنچے
اونمین پیچھے سے اسواسطے کہ نہ ڈر ہی اونپر نہ اونکو غم خوشوقت ہوتے ہین اللہ کی نعمت اور فضل سے اور اس سے کہ اللہ ضائع نہین کرتا مزدوری
ایمان والون کی مروی ہی ابن عباس سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان بھائی تمھارے جب کہ شہید ہوئے احد مین تو رکھی گئین
روحین اونکی بیچ پوٹون سبز جانورون کے کہ اوترتے ہین وہ جنت کی نہرون پر اور کھاتے ہین وہان کے میوون سے اور رہتے ہین بیچ
قندیلون سونے کے جو ہین سایہ عرش مین پھر جب پاتے ہین خوبی پانی اور کھانے اپنے کی اور دیکھتے ہین جائے خوش اپنی تو کہتے ہین کاش او
بھائی مسلمان ہمارے جانتے اور مطلع ہوتے اس ہماری عزت سے جو دی ہی اللہ تعالی نے اور اس آرام کو کہ ہم اوسمین ہین تا کہ رغبت کرتے
جہاد مین اور نہ اوس سے لڑائی مین فرمایا اللہ تعالی نے کہ مین پہونچاتا ہون اونکو خبر تمھاری طرف سے پھر اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت وَلَا تَحْسَبَنَّ
الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا اور پہونچا ہی ہمکو آنحضرت سے کہ شہدا اوپر کنارے نہر بہشت کے ہین بیچ قبون سبز کے پیش کیا جاتا ہی اونکو
رزق اونکا صبح اور شام اور فرمایا ابن عباس اس آیت مین کہ ارواح شہدا کی نزدیک اللہ تعالی کے مثل سبز جانورون کے ہین اور واسطے
اونکے قندیلین ہین لٹکی ہوئی عرش مین چرتے ہین جنت مین کہ چاہتے ہین پھر جھانکتا ہی پروردگار تیرا اونپر جھانکنا اپنا پھر فرماتا ہی کہ کیا خواہش
رکھتے ہو تم کسی چیز کی پس زیادہ کرون مین اوسکو تمھارے لیے کہتے ہین اوپر ہمارے کیا نہین ہم جنت مین کہ چرتے ہین ہم اوسمین جہان چاہین
پھر تجلی کرتا ہی اونپر دوبارہ پھر فرماتا ہی کیا چاہتے ہو تم کوئی چیز کہ زائد کرون مین اوسکو کہتے ہین اے رب ہمارے لوٹا روحین ہماری ہمارے بدنون
مین کہ پھر مارے جاوین ہم تیری راہ مین الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا

مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ؀ جن لوگون نے حکم مانا اللہ کا اور رسول کا بعد اسکے کہ اونھین پڑ چکا تھا گھاؤ جو اونمین نیک ہین اور پرہیزگار اونکو
ثواب بڑا ہی مراد اس سے وہ لوگ ہین کہ لڑے غزوۂ حمراء الاسد مین کہ یہ ایک موضع ہی آٹھ میل مدینہ منورہ سے مروی ہی کہ محرم مین شب یکشنبہ
ناگاہ آئے عبد اللہ بن عمرو بن عوف مزنی اور پر دروازۂ آنحضرتؐ کے اور بلال بیٹھے ہوئے تھے اوپر دروازے کے کہ دے آئے تھے اذان اور منتظر تھے
آنحضرتؐ کے نکلنے کے یہان تک کہ باہر تشریف لائے آپ پس کھڑا ہوا مزنی طرف آنحضرتؐ کے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ آتا تھا مین اپنے گھر سے
یہان تک کہ پہونچا موضع ملل مین سو ناگاہ اوترے ہوئے تھے قریش کہا اپنے دل مین کہ ضرور داخل ہونگا انمین اور البتہ سنونگا مین باتین انکی پھر بیٹھا
مین ہمراہ انکے پھر سنا مینے ابو سفیان اور اوسکے لوگون سے کہتے تھے نہ کیا ہمنے کچھ کہ پایا تمنے شوکت قوم کو اور اونکے نیزے کو پس لوٹ چلو
کہ اونکو بیخ سے اوکھاڑین جو اونکے بچے ہوؤن کی اور صفوان انکار کرتا تھا اسکا اونپر پھر بلایا آنحضرتؐ نے جناب صدیق اور فاروق رضی اللہ عنہما کو اور بیان کیا اونسے
یہ حال تمام کہ کہا تھا عبد اللہ بن عمرو بن عوف نے تو عرض کی حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے کہ طلب کریے دشمنون کی ورنہ آگرینگے ہمارے
اہل و عیال مین پھر جب سلام پھیرا نماز پڑھکر اور چلے گئے لوگ تو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو کہ پکار دین یہ کہ حکم فرماتے ہین آنحضرتؐ واسطے
جستجو دشمنون کے پس نکلے لوگ اوس حال مین کہ زخمی تھے اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا
حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ؀ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْ
فَضْلٍ عَظِيْمٍ ؀ جنکو کہا لوگون نے کہ اونھون نے جمع کیا اسباب تمھارے مقابلے کو سو تم اونسے خطرہ کرو پھر اونکو زیادہ آیا ایمان اور بولے بس ہی ہمکو اللہ
اور کیا خوب کارساز ہی پھر چلے آئے اللہ کے احسان اور فضل سے کچھ نہ پہونچی اونکو برائی اور چلے اللہ کی رضا پر اور اللہ کا فضل بڑا ہی بتحقیق ابو سفیان بن حرب نے
اقرار کیا تھا آنحضرتؐ سے دن احد کے کہ پھر ہو عود صفرا وادی میں شروع سال کی یعنی مقام لڑائی حسب اقرار شروع سال وہ جگہ ہی پھر جب قریب ہوا دوسرا سال
تو کہا کیا او تمہارا ہے کیون نہین پورا کرتا تو اپنے اقرار کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سو بھیجا ابو سفیان نے نعیم بن مسعود اشجعی نامے ایک شخص کو طرف مدینہ طیبہ
کہ روکے مسلمانون کو قرارگاہ پر آنے سے اور مقرر کیے واسطے نعیم کے دس اونٹ اگر لوٹا دیوے وہ مسلمانون کو آنے سے صفرا وادی کے اور کہے اونسے کہ
قریش نے جمع کیے ہین بہت لشکر اور وہ آوینگے تمہاری طرف تمہارے ملک مین پھر جبکہ پاوینگے وہ خالی شہر کو تمسے تو خراب کرینگے اور قریب ہوا کہ روکے
وہ سب یا بعض لوگون کو یہان تک کہ پہونچی یہ خبر آنحضرتؐ کو فرمایا آپ نے قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے قبضۂ قدرت مین ہی اگر نہ نکلے گا کوئی ہمراہ میرے
تو البتہ جاؤنگا مین تنہا پس کامل کیا انکھین مسلمانون کی پہنکر اور نکلے مسلمان ساتھ تجارتون کے اور تھا بدر موسم سو لوٹے ساتھ نعمت اور فضل الٰہی کے
بیچ تجارت کے کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ فائدے لیے گئے نہ پہونچی اونکو کچھ برائی اور نہ واقع ہوئی لڑائی اور مقیم رہے وہان مسلمان آٹھ دن تک پھر لوٹ آئے مدینہ منورہ کو
اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ؀ یہ جو ہی سو شیطان ہی کہ ڈراتا ہی اپنے دوستون سے سو تم
اونسے مت ڈرو اور مجھسے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو کہا واقدی نے کہ شیطان ڈراتا ہی تمکو اپنے دوستون سے اور اپنے فرمانبردارون سے وَلَا يَحْزُنْكَ
الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِى الْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ؀
اور تجکو غم نہ آوے اون لوگون سے جو دوڑکر گرتے ہین کفر مین وہ نہ بگاڑینگے اللہ کا کچھ اللہ چاہتا ہی کہ اونکو فائدہ نہ دے آخرت مین اور اونکو بڑی مار ہی
اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ جنھون نے خرید کیا کفر ایمان کے بدلے کہا واقدی نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ جنھون نے
کہ دوست رکھا کفر کو ایمان پر لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا وہ نہ بگاڑینگے اللہ کا کچھ بسبب خریدنے کے بلکہ نقصان عائد ہوا اونکی طرف وَلَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ؀ اور اونکو دکھ کی مار ہی وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِىْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ اِنَّمَا نُمْلِىْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا
اِثْمًا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ؀ اور یہ نہ سمجھین منکر کہ ہم جو فرصت دیتے ہین اونکو کچھ بھلا ہی اونکے حق مین ہم تو فرصت دیتے ہین اونکو تا بڑھتے جاوین
گناہ مین اور اونکو ذلت کی مار ہی کہا واقدی نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ نہ گمان کرین کافر کہ وہ جو صحیح و سالم رکھتا ہی اونکے بدنون کو اور رزق

دیتا ہی اونکو اور ظاہر کرتا ہی غلبا ونکا اونکے دشمنون پر یہ بہتر ہی اونکے لیے بلکہ مہلت دی اونکو تاکہ بڑھجاوین کفر مین مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ اللہ وہ نہین کہ چھوڑ دیگا مسلمانون کو جس طرح پر تم ہو جب تک جدا نکرے ناپاک کو
پاک سے بلکہ آزماتا ہی تمہارے حال کو تا وقتیکہ جدا کرے آلودہ نفاق کو مومن مخلص سے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ اور اللہ نہین
کہ تمکو خبر دے غیب کی یعنی اون آفات پر کہ پہونچنے والی تھین اہل احد کو وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ لیکن اللہ چھانٹ لیتا ہی اپنے
رسولون مین جسکو چاہتا ہے فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ سو تم یقین لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسولون پر وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝
اور اگر تم یقین پر رہو اور پرہیزگاری پر تو تمکو بڑا ثواب ہی یعنی پرہیز شرک و نفاق سے وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور نہ سمجھین جو لوگ بخل کرتے ہین ایک چیز پر کہ اللہ نے اونکو دی ہی
اپنے فضل سے کہ یہ بہتر ہی اونکے حق مین بلکہ یہ برا ہی اونکے واسطے آگے طوق پڑیگا اونکے جس چیز بخل کیا تھا دن قیامت کے کہا راوی نے آویگا خزانہ اوس
شخص کا کہ نہین ادا کیا تھا حق اوس خزانہ کا اژدہے کی صورت مین کہ طوق ہو جاویگا وہ اژدہا اوسکی گردن مین اور نوچیگا اوس شخص کے دونون کلے اور
کہیگا وہ اژدہا مین خزانہ تیرا ہون وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور اللہ وارث ہی آسمان اور زمین کا جسطرح کہ مال سب اللہ کا ہی بخل
تمہارا اوسکے خرچ کرنے مین بیجا ہی وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ اور اللہ جو کرتے ہو سو جانتا ہی یعنی نفاق اور امساک سے لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ
قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ اللہ نے سنی اونکی بات جنھون نے کہا کہ اللہ فقیر ہی اور ہم مالدار کہا راوی نے جب اوتری
یہ آیت مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا یعنی کون ہی کہ قرض دے اللہ کو اچھا قرض یعنی اوسکے درماندون بندون کو اچھا قرض بناکہ
بے خواہش عوض اور احسان ہو تو کہا فنحاص یہودی نامے نے کہ اللہ فقیر اور ہم غنی ہین کہ قرض مانگتا ہی سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ
الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ اب لکھ رکھینگے ہم اونکی بات اور جو خون کیے ہین نبیون کے ناحق وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ اور کہینگے چکھو
جلن کی مار ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝ یہ بدلا اوسکا ہی جو تمنے اپنے ہاتھون بھیجا اور اللہ ظلم نہین کرتا بندونپر
اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ اور جو کہتے ہین کہ اللہ نے ہمکو کہہ رکھا
کہ ہم یقین نکرین کسی رسول کو جب تک نہ لاوے ہم پاس ایک نیاز جسکو کھا جاوے آگ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ
قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ تو کہہ تم مین آچکے کتنے رسول مجھسے پہلے نشانیان لیکر اور یہ بھی جو تمنے کہا پھر اونکو کیون مارا
تمنے اگر تم سچے ہو مانند عیسی اور زکریا اور یحیی علیہم السلام کے فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ
وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝ پھر اگر یہ تجکو جھٹلاوین تو آگے تجھسے جھٹلائے گئے بہت رسول جو لائے تھے نشانیان اور ورق اور کتاب چمکتی
كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ
وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ہر جی کو چکھنی ہی موت اور تمکو پورے بدلے ملینگے
دن قیامت کے پھر جسکو سرکا دیا آگ سے اور داخل کیا جنت مین اوسکا کام بنا اور دنیا کی زندگی تو یہی ہی دغا کی پونجی البتہ تم آزمائے جاؤگے مال مین اور
جان مین وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا اور البتہ سنوگے اگلی کتاب والون
سے اور شرک والون سے بدگوئی بہت یعنی یہود اور مشرکین عرب سے وہ باتین جو موجب ہون رنج خاطر کی وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ
مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ اور اگر تم ٹھہرے رہو اور پرہیزگاری کرو تو یہ ہمت کے کام ہین کہا واقدی رحمہ اللہ نے اور قبل جنگ احد کے نازل
ہوئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت کریمہ کہ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ
وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ۝ اور جب اللہ نے اقرار لیا کتاب والون

کہ اوسکو بیان کروگے پاس لوگون کے اور نہ چھپاؤ گے پھر پھینک دیا وہ اقرار اونھون نے اپنی پیٹھ کے پیچھے اور خرید کیا اوسکے بدلے مول تھوڑا سو کیا
بُری خرید کرتے ہین کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ اقرار لیا گیا تھا احبار یہود سے اس بات کا کہ بیان کرین وہ احکام الٰہی اور اوصاف جمالات
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر بدل ڈالے اونھون نے اوصاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور لین تحصیلین بعوض اسکے رشوتین عوام سے
لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَّيُحِبُّونَ أَنْ يُّحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ
عَذَابٌ أَلِيمٌ تو نہ سمجھ کہ جو لوگ خوش ہوتے ہین اپنے کیے پر اور تعریف چاہتے ہین بن کیے پر سو نجان کہ وہ خلاص ہین عذاب سے اور اونکو
دکھ کی مار ہے کہا راوی نے نازل ہوئی یہ آیت بیچ حق چند منافقون کے کہ جب جانے لگے آنحضرت ﷺ لڑائی پر تو آئے وہ پاس آپ کے اور کہا جب کہ جاتے
ہین آپ لڑنے کو تو ہم بھی ہمراہ ہین آپ کے چلنے کو پھر جب گئے آنحضرت ﷺ لڑنے کو تو نہ آئے وہ لوگ ہمرکاب آپ کے اور کہا بعضون نے نزول اسکا
بیچ معاملہ یہود کے وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ
اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ اور اللہ کو ہے سلطنت آسمان کی اور زمین کی اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے آسمان اور زمین بنانا
رات اور دن کا بدلتے آنا اسمین نشانیان ہین عقل والون کو مروی ہے کہ قریش نے یہود سے پوچھا کہ معجزات موسی علیہ السلام کے کیا تھے اونھون نے
حال عصا اور ید بیضا وغیرہ معجزات کو بیان کیا پھر نصاریٰ سے پوچھا کہ معجزات عیسیٰ علیہ السلام کے کیا تھے اونھون نے احیا موتی اور ابرا اکمہ وغیرہ
معجزات کا بیان کیا پھر قریش نزدیک آنحضرت ﷺ کے آئے اور کہا ہمنے معجزات عیسیٰ ع اور موسیٰ کے سُنے اب واسطے معجزے کے آئے ہین اگر پہاڑ کو آپ سونے کا
بنادین تو اسکو ہم علامت توحید الٰہی جانین سو نازل کی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کہ اگر تم طالب آیات وحدانیت کے ہو تو انمین نظر کرو الَّذِينَ يَذْكُرُونَ
اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُودًا وَّعَلٰى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا
سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظّٰلِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ وہ جو یاد کرتے ہین
اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور دھیان کرتے ہین آسمان اور زمین کی پیدایش مین اے رب ہمارے تو نے یہ عبث نہین بنایا تو پاک ہے عیب
سے سو ہمکو بچا دوزخ کے عذاب سے اے رب ہمارے جسکو تو نے دوزخ مین ڈالا سو اوسکو رسوا کیا اور گنہگارون کا کوئی نہین مددگار
کہا واقدی رحمہ اللہ نے مراد ذکر سے نماز ہے رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا
اے رب ہمارے ہمنے سنا کہ ایک پکارنے والا پکارتا ہے ایمان لانے کو کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر سو ہم ایمان لائے کہا بعضون نے کہ مراد منادی سے
آنحضرت ہین اس آیت مین اور کہا واقدی نے کہ مراد منادی سے قرآن ہے اسواسطے کہ نہین تمام مسلمانون نے دیکھا آنحضرت ﷺ کو رَبَّنَا
فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى
بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ اے رب ہمارے اب بخش گناہ ہمارے اور اوتار ہماری برائیان اور موت دے ہمکو نیک لوگون کے ساتھ اے رب ہمارے دے
ہمکو جو وعدہ دیا تو نے اپنے رسولون کے ہاتھ اور رسوا نکر ہمکو قیامت کے دن تحقیق تو خلاف نہین کرتا وعدہ پھر قبول کی اونکی دعا اونکے رب نے کہ مین
ضائع نہین کرتا محنت کسی محنت کرنے والے کی تم مین مرد ہو یا عورت تم آپس مین ایک ہو فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا
فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ
عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ پھر جو لوگ وطن سے چھوٹے اور نکالے گئے اپنے گھرون سے اور ستائے گئے میری راہ مین اور لڑے
اور مارے گئے ہین اوتارونگا اونسے برائیان اونکی اور داخل کرونگا باغون مین جنکے نیچے بہتی ہین ندیان بدلا اللہ کے یہان سے اور اللہ ہی کے یہان ہے
اچھا بدلا مراد ان لوگون سے مہاجرین ہین جو نکالے گئے مکے سے اور لڑے مرے اللہ کی راہ مین لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ

مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ○ تو یہ ہاتھا پھیر کر آتے جاتے ہیں کافر شہروں میں یہ فائدہ ہے تھوڑا سا پھر اونکا ٹھکانا
دوزخ ہے اور کیا بری طیاری ہے یعنی تجارت اور صرف فوائد کا دنیا میں کم ہے از روئے فائدے کے بہ نسبت آخرت کے لٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ
لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ○ لیکن جو لوگ
ڈرتے رہے اپنے رب سے اونکو باغ ہیں جنکے نیچے بہتی ہیں نہریں رہ پڑے اونمیں مہمانی اللہ کے یہاں سے اور جو اللہ کے یہاں ہے سو بہتر ہے
نیکبختوں کو وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِينَ لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيلًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○ اور کتاب والوں میں بعضے وہ بھی ہیں
جو مانتے ہیں اللہ کو اور جو اوترا تمھاری طرف اور جو اوترا اونکی طرف. ڈرتے ہیں اللہ کے آگے نہیں خرید کرتے اللہ کی آیتوں پر مول تھوڑا وہ جو ہیں اونکو
اونکی مزدوری ہے اونکے رب کے یہاں بیشک اللہ شتاب لیتا ہے حساب مراد یہاں اہل کتاب سے عبد اللہ بن سلام ہیں کہ ایمان لائے توریت و انجیل اور فرقان
اور نہ تحریف کی نعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو تھی توریت میں بنظر فائدہ دنیا کے جیسے کہ تحریف کی اور احبار نے رشوت لیکر يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا
اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ اے ایمان والو ثابت رہو اور مقابلے میں مضبوطی کرو اور لگے رہو اور
ڈرتے رہو اللہ سے شاید تم مراد کو پہنچو کہا واقدی نے نہ تھا عہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں رباط بلکہ تھی نماز بعد نماز کے یعنی تھا بیٹھنا
انتظار میں ایک نماز کے تمام ہوئیں یہ آیتیں بینات انتہی اور کہا ہے جابر بن عبد اللہ نے کہ جب مارے گئے سعد بن ربیع احد میں تو لوٹ آئے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے کو پھر تشریف لیگئے طرف حمراء الاسد کے اور آیا بھائی سعد بن ربیع کا پس لی اوسنے میراث سعد کی اور تھیں سعد کی دو لڑکیاں
اور بیوی سعد کی بہت عقلمند تھیں اور جب تک مسلمان وارث ہوا کرتے تھے اوپر رسم جاہلیت کے یہانتک کہ شہید ہوئے سعد بن ربیع پس جب کہ لیا
سعد کے بھائی نے ترکہ اونکا مال اور نہ نازل ہوئے تھے فرائض جب تک تو دانائی کی اونکی بیوی نے اور پکایا واسطے آنحضرت کے گوشت روٹی پھر بلایا
آپ کو طرف دعوت کے اور وہ دونوں رہتے تھے موضع اسواف میں کہتے ہیں جابر بن عبد اللہ کہ گئے ہم لوگ صبح سے پاس آنحضرت کے اور بیٹھے
آپ کے پاس درحالیکہ ذکر کرتے تھے ہم واقعہ احد اور شہدائے مسلمین کا اور حال سعد بن ربیع کا یہاں تک کہ فرمایا آنحضرت نے کھڑے ہو اور چلو ساتھ
میرے پھر کھڑے ہوئے ہم ساتھ آنحضرت کے اور ہم سب بیس آدمی تھے یہانتک کہ گئے موضع اسواف میں اور داخل ہوئے آنحضرت اور ہم
ساتھ آپ کے اوسکے گھر میں تو پایا ہمنے اونکو کہ چھڑک دیا تھا پانی درمیان دو درختوں کھجور کے اور بچھا رکھی تھی چٹائی کہا جابر نے واللہ اور نہ تھا
فرش اور تکیہ پھر بیٹھے ہم اور آنحضرت باتیں کرتے تھے سعد بن ربیع کی اور رحم کرتے تھے اونپر اور فرماتے تھے بیشک دیکھا میں نے نیزوں کو
اونکی طرف اوٹھتے یہاں تک کہ شہید ہوئے وہ پھر جب سنا یہ حال اونکے گھر کی عورتوں نے تو رونے لگیں اور بھر آئیں آنکھیں آپکی اور
منع فرمایا اونکو کچھ رونے سے کہا جابر نے پھر فرمایا آنحضرت نے کہ ظاہر ہوا چاہتا ہے تمپر ایک شخص اہل جنت سے تو دیکھنے لگے ہم کہ کون
آوے یہاں تک کہ آئے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ پس کھڑے ہوئے ہم اور بشارت دی ہمنے اونکو اوس کی کہ آنحضرت نے کہی اور سلام کیا اونہوں نے
اہل محفل سے اور جواب دیا ہمنے پھر بیٹھ گئے پھر فرمایا آنحضرت نے کہ ظاہر ہوا چاہتا ہے تمپر ایک شخص اہل جنت سے پھر دیکھنے لگے ہم شاخوں سے
کھجور کی کہ کون آتا ہے سو ظاہر ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پس کھڑے ہوئے ہم اونکی طرف اور بشارت دی ہمنے اونکو اوس فرمانے آنحضرت
یہانتک کہ بیٹھے وہ بھی آکر محفل میں پھر فرمایا آنحضرت نے کہ ظاہر ہوا چاہتا ہے تمپر ایک شخص اہل جنت سے پھر دیکھنے لگے ہم شاخوں سے کھجور کی کہ
کون آتا ہے تو ناگاہ تشریف لائے حضرت علی کرم اللہ وجہہ پس کھڑے ہوئے ہم اونکی طرف اور بشارت دی ہمنے اونکو جنت کی سبب ارشاد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آئے اور سلام کیا اور بیٹھے مجلس میں پھر لایا گیا کھانا کہا جابر نے تھا وہ کھانا ایک تھالی میں
پھر رکھا آنحضرت نے دست مبارک اپنا اوسمیں اور فرمایا شروع کرو ساتھ نام اللہ کے تو کھایا ہمنے یہانتک کہ سب خوب سیر ہو گئے واللہ

گمان کرتے تھے ہم کہ بلایا ہونگے پھر اونہیں آدمیوں سے پھر فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ اوٹھاؤ کھانا اور اوٹھایا وہ پھر لائے گئے روبرو ہمارے تر چھوارے
طباق میں پہلی فصل کے یا کچھ بعد کے فرمایا آنحضرت ﷺ نے کھاؤ بسم اللہ نام اللہ تعالی کے پھر کھاتے رہے یہانتک کہ بھر گئے پیٹ ہمارے اور بیچ بچا تھا
طباق کو اوسی طرح کہ لایا گیا تھا اور ہو گیا اس حال میں وقت ظہر کا پھر نماز پڑھائی ہمکو آنحضرت ﷺ نے اور سلام پھیرا اور نہ چھوا پانی کو پھر آبیٹھے اپنے مقام
اور باتیں کرنے لگے یہانتک کہ ہوا وقت عصر کا پھر لایا گیا باقی کھانا کہ خوب سیر ہو جاویں اوس سے پس کھڑے ہوئے آنحضرت ﷺ اور نماز پڑھائی ہمکو
عصر کی اور نہ چھوا پانی پھر کھڑی ہوئیں بیوی سعد بن ربیع کی اور عرض کی اونھوں نے کہ یا رسول اللہ شوہر میرے شہید ہوئے احد میں آپ کے بھائی
اونکے اور یہ لیا سب ترکہ اونکا اور ہیں دو بیٹیاں سعد کی کہ نہیں کچھ مال پاس اونکے اور سوا اسکے نہیں یا رسول اللہ کہ نکاح کی جاتی ہیں لڑکیاں اوپر
مال کے فرمایا آنحضرت ﷺ نے اَللّٰهُمَّ اَحْسِنِ الْخِلَافَةَ عَلٰى تَرِكَتِهٖ ای اللہ اچھی خلافت کر تو سعد بن ربیع کے ترکے پر پھر فرمایا نہیں نازل ہوئی
مجھپر اس باب میں کوئی شی اور آئیو تو میرے پاس جب کہ جاؤں لوٹ کر پھر جب لوٹ آئے آنحضرت ﷺ اپنے دولتخانے کو تو بیٹھے اپنے دروازے پر اور
بیٹھے ہم ساتھ آپ کے پس شروع ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تکلیف یہانتک کہ گمان کیا ہمنے وحی اوترتی ہے آپ پر پھر فراغت ہوئی آپکو اوس
حالت سے درحالیکہ پسینا ٹپکتا تھا آپ کے رخساروں سے مانند موتیوں کے اور فرمایا آپ نے لاؤ روبرو میرے سعد بن ربیع کی بیوی کو سو گئے ابو مسعود
عقبہ بن عمرو یہانتک کہ لے آئے اونکو اور تھیں وہ عورت ہوشیار چست و چالاک فرمایا آپ نے اونسے کہاں ہے چچا تیری لڑکیوں کا عرض کی اونھوں نے
یا رسول اللہ اپنے گھر میں ہے فرمایا بلا اوسکو آپکے سیرے پھر فرمایا سعد کی بیوی کو کہ بیٹھ جا پس بیٹھ گئی میں اور بھیجا ایک مرد کو دوڑا کر کہ لے آیا وہ سعد کے
بھائی کو کہ تھے وہ قبیلہ بلحرث بن خزرج میں اور لائے گئے وہ درحالیکہ تھے رنج اور مشقت میں فرمایا اونسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹا دے
اپنے بھائی کی لڑکیوں کو دو ثلث اوسکے ترکے کا پس تکبیر کہی سعد کی بیوی نے خوشی سے پکار کر کہ سنا سب اہل مسجد نے پھر فرمایا آنحضرت ﷺ نے دے اپنے
بھائی کی کو آٹھواں حصہ اونکا اور اختیار ہے تجکو باقی اوس مال کا کہ ہے تیرے ہاتھ میں اور نہ حصہ دلایا آپ نے حمل کا اور سعد ان اور تھیں حمل میں اوسوقت
ام سعد بیٹی سعد بن ربیع کی کہ نکاح کیا اونسے زید بن ثابت نے اور پیدا ہوئے اونسے خارجہ بن زید پھر جب کہ خلیفہ ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور
اوسوقت تھیں وہ ام سعد نکاح میں زید بن ثابت کے اور تھیں یہ حمل میں وقت شہید ہونے اپنے باپ سعد بن ربیع کے تو کہا اونسے اونکے خاوند زید
بن ثابت نے کہ اگر ہے تمکو خواہش اس بات کی کہ کلام کرو میراث میں اپنے باپ کے تو امیر المومنین نے ورثہ دلایا ہے آج حمل کا اور تھیں یہ ام سعد وقت
شہادت باپ کے حمل میں سو جواب دیا اونھوں نے کہ نہیں طلب کرتی میں اپنے بھائی سے کچھ اور مروی ہے جب کہ شکست ہوئی مشرکوں کی احد میں اور بھاگے
وہ تو پہلے لایا خبر شکست کفار کی عبد اللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ اور مکروہ جانا داخل ہونا مکے میں اور آئے طائف میں اور خبر ہوئی اونکو اصحاب
آنحضرت ﷺ فتحمند ہوئے اور غالب ہوئے اور شکست کھائی ہمنے کہا عبد اللہ نے ہوا یہ اول کہ حملہ کیا ہمپر مسلمانوں نے اور ہٹے مشرک پہلی بار پھر لوٹے
مشرک بعد اپنی خرابی کے اور پہنچے مکے کو سو پہلے جس شخص نے کہ خبر دی قریش کو آکر قتل اصحاب آنحضرت ﷺ اور فتح قریش کی وہ وحشی تھا مرد بنی نوفل
بن ہبب لیثی سے کہ کہا اونھوں نے جب کہ لایا وحشی اوپر اہل مکہ کے خبر شکست اصحاب آنحضرت کی اور آیا چار دن میں اپنی اونٹنی پر اور جب پہنچا اوپر
گھاٹی پر جو مکی ہے حجون سے تو پکارا اپنی بلند آواز سے کہ ای معشر قریش کئی مرتبہ یہانتک کہ جمع ہوئے لوگ اوسکی طرف اور وہ ڈرتے تھے اس بات سے کہ
بیان کرے اونسے بری بات کو جب خوش ہوا وحشی اونسے تو بولا بشارت ہو تمکو بیشک قتل کیا ہمنے اصحاب آنحضرت کو ایسا قتل کہ کبھی نہیں مارے مثل اسکے
کسی لڑائی میں اور زخمی کیا ہم لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور شاید کہ نہیں اچھے ہو سکیں ساتھ زخموں کے اور مارا ہمنے سردار انکا کہ وہ حمزہ بن عبد المطلب
تھے اور متفرق ہوئے لوگ ہر طرف بسبب خوشی کے قتل سے آنحضرت کے یاروں کے اور اظہار فخر کیا اور تنہائی کی جبیر بن مطعم نے وحشی سے اور کہا او
دیکھ کیا کہتا ہے تو کہا وحشی نے واللہ سچ کہتا ہوں میں کہا جبیر نے کیا مارا تو نے حمزہ بن عبد المطلب کو کہا وحشی نے ہاں مارا میں نے اونکو برچھی پھینک کر
کہ لگی اونکے پیٹ میں اور نکل گئی درمیان دونوں پانوؤں کے پھر پکارا اونکو لوگوں نے تو نہ بولے وہ تو نکالا اپنی برچھی کو کھینچ کر اور لے آیا ہوں اوسکو

تیری طرف کہ دیکھے تو اوسکو کہا جبیر نے دور کیا تو نے غم ہماری عورتون کا اور کفیل کیا تھا جنہے لوگون کو اپنی جانون کا پھر حکم کیا جبیر نے اوسوقت
اپنی عورتون کو واسطے لگانے عطر اور تیل کے اور تھے معاویہ بن مغیرہ بن ابی العاص کہ بھاگ گئے تھے اوسدن شکست کھا کر اودہر چلا گیا تھا سیدھا
پھر سو رہا قریب مدینے کے اور صبح کو لوٹ آیا مدینے مین پھر آیا گھر مین حضرت عثمان بن عفان کے اور کھٹکھٹایا دروازہ اونکا تو بولین اوس سے بیوی
حضرت عثمان کی ام کلثوم صاحبزادی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا اوسنے بھیجو کسیکو اونکی طرف سے کہ بھیجیں واسطے اونکے قیمت ایک اونٹ کی
کہ مول لیا تھا مینے اونسے اگلے برس اب لایا ہون وہ قیمت دینے کو ورنہ چلا جاؤنگا مین کہا راوی نے سو بھیجا کسیکو حضرت ام کلثوم نے واسطے
بلالانے حضرت عثمان کے اور آئے وہ اور جب دیکھا حضرت عثمان نے معاویہ بن مغیرہ کو تو کہا خرابی ہو تیری ہلاک کیا تو نے مجکو اور اپنی جان کو کون لے آیا
تجکو یہان کہا اوسنے ای چچازاد بھائی میرے نہ تھا کوئی قریب تر میرا تجسے اور نہ حقدار زیادہ پھر لیا اوسکو اندر حضرت عثمان نے اور بٹھا دیا
ایک گوشہ مکان مین پھر گئے خود طرف آنحضرتؐ کے کہ حاصل کرین واسطے اوسکے امان اور تحقیق فرمایا تھا آنحضرتؐ نے لوگون سے پہلے اس سے
کہ آوین حضرت عثمان طلب امان کو کہ معاویہ نے صبح کی ہے آج مدینے مین ڈھونڈھو اوسکو تو جستجو کی اوسکی لوگون نے تو نہ پایا اوسکو پھر بعضون نے
ڈھونڈھا اوسکو عثمان کے گھر مین اور گھسے لوگ گھر مین حضرت عثمان کے اور دریافت کیا اوسکو حضرت ام کلثوم سے تو اشارہ کیا اونھون نے اوسکی
طرف اور نکالا اوسکو لوگون نے نیچے سے ایک ٹکڑے چٹائی کے پھر لے گئے اوسکو روبرو آنحضرتؐ کے درحالیکہ عثمان بیٹھے ہوئے تھے
پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جب دیکھا اوسکو حضرت عثمان نے کہ لایا گیا روبرو آنحضرتؐ کے تو عرض کی کہ قسم اوس ذات کی جسنے بھیجا ہے
آپکو ساتھ حق کے نہ آیا تھا مین پاس آپکے مگر یہ کہ طلب کرون مین آپ سے عہد و ذمہ واسطے اسکے اب بخش دیجیے اسکو واسطے میرے
یا رسول اللہ پھر چھوڑ دیا اوسکو آنحضرتؐ نے واسطے حضرت عثمان کے اور امن دی اوسکو اور مقرر کی مدت اوسکی تین دن اور فرمایا اگر ملے بعد اسکے تو مار ڈالنا
پھر گئے حضرت عثمان اور خریدا واسطے اوسکے ایک اونٹ اور طیار کر دیا سامان سفر اوسکا پھر کہا اوس سے کہ جا تو اور کوچ کیا اوسنے اور رونق افروز ہوئے
آنحضرتؐ طرف حمراء الاسد کے اور نکلے حضرت عثمان بھی ساتھ مسلمانون کے حمراء الاسد کو اور ٹھہرا رہا معاویہ یہان تک کہ ہوا تیسرا دن پھر بٹھایا اپنی اونٹنی پر
اور روانہ ہوا یہان تک جب کہ پہنچا وہ نواحی عقیق مین تو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ معاویہ نے صبح کی ہے نزدیک ڈھونڈھو اوسکو تو نکلے آدمی
اوسکی جستجو مین اور پایا اوسکو کہ ناگاہ بھول گیا تھا وہ راہ کو اور چلے اوسکے کھوج پر یہان تک کہ پایا اوسکو چوتھے دن اور زید بن حارثہ اور عمار بن یاسر نے
جلدی کی تھی اوسکے ڈھونڈھنے مین ملے اوس سے موضع جماء مین اور وار کیا اوسپر زید بن حارثہ نے تو کہا عمار نے کہ واسطے میرے حق ہے
اسپر پھر تیر مارا اوسکو عمار نے اور قتل کیا اوسکو دونون نے پھر لوٹ آئے پاس آنحضرتؐ کے اور خبر دی آپکو اوسکے قتل کی اور کہا گیا ہے کہ ملے ہے اوس سے ثنیۃ الشرید مین
آنحضرتؐ کو سر [illegible] مدینہ منورہ سے کہ جب بھول گیا وہ راہ کو تو ملے وہ دونون اوس سے اور مارتے رہے اوسکو تیرون سے نشانہ بنا کر یہان تک کہ مر گیا وہ

ذکر غزوہ حمراء الاسد کا

اور تھا یہ غزوہ ایک شنبے کے دن آٹھوین تاریخ شوال کی سن تین ہجری مین اور رونق افروز ہوئے آنحضرتؐ مدینہ پر [illegible] جمعے کے اور قائم رہا
پانچ دن کہا ہے اہل سیر نے جب نماز پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی دن یکشنبے کے اور رہے ہمراہ آپ کے سردار قوم [illegible]
اور شب گذاری تھی اونہون نے مسجد نبوی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازے پر اور وہ سعد بن عبادہ اور حباب بن منذر اور سعد
بن معاذ اور اوس بن خولی اور قتادہ بن نعمان اور عبید بن اوس تھے مین ہمراہ اپنے چند لوگون کے پھر جب فارغ ہوئے آنحضرتؐ صبح کی نماز سے تو حکم کیا
بلال کو کہ پکار دین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم کرتے ہین تمکو واسطے طلب کرنے دشمنون کے اور نہ چلے ہمراہ ہمارے مگر وہ شخص کہ حاضر تھا کل
لڑائی مین کہا راوی نے پس نکلے سعد بن معاذ درحالیکہ لوٹ جاتے تھے اپنے گھر کو کہ حکم کرین اپنی قوم کو ہمراہ چلنے کا اور زخم ظاہر تھے لوگون مین
اور تھے اکثر لوگ زخمی قبیلہ بنی عبد الاشہل کے بلکہ تمام پھر آئے سعد بن معاذ اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہین تمکو طلب کرین اپنے

دشمنون کی کہا اسید بن حضیر نے یہ سنکر درحالیکہ سات زخم تھے اونکے بدن پر اور وہ چاہتے تھے علاج کرنا اونکا کہ حاضر ہین ہم دل و جان سے راہ مین اللہ
اور اوسکے رسول کی پھر اوٹھا لیے ہتھیار اپنے اور نہ ٹھہرے زخمون کے علاج کو اور آملے آنحضرت سے اور آئے سعد بن عبادہ اپنی قوم بنی ساعدہ مین
اور حکم کیا اونکو چلنے کا سو آمادہ ہوئے وہ ساز و سامان سے اور آملے آنحضرت سے اور آئے ابو قتادہ اہل خرباین درحالیکہ دوا کرتے تھے وہ اپنے زخمون کی
کہا اونھون نے اونسے یہ ہے منادی آنحضرت کا کہ پکارتا ہے تمکو واسطے طلب کرنے دشمنون کے تو جست کی اونھون نے مانند شیرون کے اپنے ہتھیارون
کی طرف اور ندیری کی واسطے اپنے زخمون کے اور نکلے بنی سلمہ سے چالیس زخمی اور تھے طفیل بن نعمان پر تیرہ زخم اور خراش بن صمہ پر دس زخم اور کعب بن مالک
کے اوپر دس زخم اور قطبہ بن عامر بن حدیدہ پر نو زخم یہانتک کہ آملے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیر ابی عنبہ پر جو واقع ہی سرے پر گھاٹی کے کہ پہلی راہ تھی
اور بدن باندھے ہوئے ہتھیارون کو اور کھڑے ہوئے صف باندھ کر واسطے آنحضرت کے پھر جب دیکھا اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حال یہ کہ زخم
اونمین بہت ظاہر تھے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اونکے دعا کی کہ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ بَنِیْ سَلَمَةَ روایت کی عتبہ بن جبیر نے اپنی قوم کے لوگون
سے کہ کہا اونھون نے تحقیق عبد اللہ بن سہل اور رافع بن سہل بن عبد الاشہل لوٹے احد سے درحالیکہ اونمین بہت زخم تھے اور عبد اللہ بن سہل بہت بوجھل
تر اونمین تھے زخمون سے پھر جب صبح کی لوگون نے اور آئے اونمین سعد بن معاذ خبر دینے اس بات کی کہ آنحضرت حکم فرماتے ہین اونکو دشمنون کی طلب کا
کہا ایک نے اونمین سے ساتھ دوسرے کے کہ واللہ اگر نہ لڑے ہم کفار سے ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تو ہوگا یہ افسوس اور واللہ نہین پاس
ہمارے کوئی سواری کہ چڑھین ہم اوسپر اور نہین جانتے ہم کہ کیا کرین کہا عبد اللہ نے کہ چلو ساتھ میرے کہا رافع نے کہ واللہ نہین مجکو طاقت چلنے کی
کہا اوسکے بھائی نے چل ساتھ ہمارے کہ گھسٹتے چلین اور قصد کرین ہمراہی آنحضرت کا پھر چلے گرتے پڑتے یہانتک کہ سست پڑگئے رافع اور تھے عبد اللہ
کہ سوار کرتے تھے رافع کو اپنی پشت پر کچھ دور اور پیادہ چلتے تھے وہ کچھ دور یہانتک کہ گئے لوگ پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب عشا کے اور
روشن کی تھی لوگون نے آگ پھر لائے گئے یہ رافع بن سہل اور عبد اللہ بن سہل روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھے اوس رات آپکی چوکسی پر عباد بن بشر
کہا عباد بن بشر نے ان دونون سے کہ کس چیز نے روکا تمکو ابتک پس خبر دی ان دونون نے عباد بن بشر کو ساتھ اپنے ضعف اور بیماری کے تو دعا کی
عباد نے واسطے اون دونون کے خیر کی اور کہا اگر دراز ہوگی عمر تمہاری تو ہونگی واسطے تمہارے بہت سواریان گھوڑے اور اونٹ اور خچر کی اور نہین وہ
بہتر واسطے تمہارے اس حال سے اور کہا واقدی نے کہ ایک روایت مین یہ قصہ انس اور مونس کا ہی اور کہا جابر بن عبد اللہ نے کہ یا رسول اللہ
بلایا منادی نے یہ کہ نہ نکلے ساتھ ہمارے مگر وہ شخص کہ حاضر تھا کل لڑائی مین اور مین حریص تھا حاضر ہونے مین لیکن میرا باپ چھوڑ آیا تھا مجکو واسطے خبرگیری
میری بہنون کے اور کہا تھا اے بیٹے میرے نہین لائق مجکو اور تجکو یہ کہ چھوڑ جاوین ہم اونکو تنہا درحالیکہ نہین کوئی قریب مرد ساتھ اونکے اور ڈرتا ہے
مجکو اونکا کہ وہ ضعیف عورتین ہین اور مین جاتا ہون ہمراہ آنحضرت کے امید ہے کہ روزی کرے اللہ تعالی شہادت تو رہ گیا مین اونکی خبرداری کو اور فضیلت
حاصل کی میرے باپ نے ساتھ شہادت کے اور مین امیدوار اوسکا تھا اب حکم دیجیے مجکو یا رسول اللہ ہمراہ چلنے کا تو حکم دیا اونکو ہمراہی کا آنحضرت نے
جابر اکیلے تھے نہ گیا کوئی شخص ہمراہ آنحضرت کے کہ نہ حاضر ہوا تھا وہ کل لڑائی مین سوا اسکے اور اجازت چاہی آنحضرت سے اور لوگون نے کہ جو نہ حاضر
ہوئے تھے کل لڑائی مین ساتھ چلنے کی لیکن نہ ہمراہ لیا اونکو آنحضرت نے پھر منگوایا آپ نے نشان اپنا کہ وہ بندھا ہوا تھا اور نہ کھلا تھا کل سے پھر دیا
اوسکو واسطے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اور نزدیک بعضون کے دیا واسطے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اور نکلے آنحضرت درحالیکہ زخمی تھا وجہ مبارک آپکا
زرہ کی کڑیون سے اور زخم تھا پیشانی نورانی پر پتھر کا بالون کی جڑون مین اور ٹوٹا ہوا تھا دندان مبارک آپکا اور زخمی تھا لب جان بخش اندر کی جانب سے
اور سست تھا دہنا مونڈھا آپکا بسبب مارنے ابن قمیہ کے اور چھلے ہوئے تھے دونون گھٹنے پھر داخل ہوئے آپ مسجد مین اور پڑھین دو رکعتین
درحالیکہ لوگ جمع ہو گئے تھے اور آگئے تھے رہنے والے عوالی مدینہ کے جب کہ آیا اونکو منادی پھر دو رکعت نماز پڑھی آنحضرت نے اور منگوایا گھوڑا اپنا
[illegible] دروازے پر پھر [illegible] آپکے طلحہ اور سن چکے تھے پکار منادی کا اور نکلے گھر سے کہ انتظار کرتے تھے کب سوار ہون آنحضرت اور [illegible]

آنحضرت خود اور زرہ کہ نہ دکھائی دیتا تھا آپ کے بدن مبارک سے سوا دو آنکھوں کے پھر فرمایا آپ نے ای طلحہ کہاں ہین ہتھیار تیرے کہا نزدیک قریب ہین ابھی
آتا ہوں پس نکلا پھر گیا مین دوڑتا ہوا اور پہنی مینے زرہ اور لی مینے تلوار اور لٹکائی سپر سینے پر اور تحقیق تھے مجھ پر نو زخم لیکن زائد فکر تھی مجھکو آنحضرت کے
زخموں کی اپنے زخموں سے پھر متوجہ ہوے آپ طرف طلحہ کے اور فرمایا کہاں دیکھتا ہے تو اب قوم کو کہا طلحہ نے ہین وہ اب سیالہ مین کہ وہ ایک موضع ہے مدینے
سے منزل بھر پر فرمایا آنحضرت نے یہی گمان کرتا ہوں مین آگاہ ہو ای طلحہ کہ وہ ہرگز نہ پہونچین گے ہمسے غلبے کو مثل کل کے یہان تک کہ فتح کریگا اللہ تعالی
ہمپر مکے کو اور بھیجا آنحضرت نے تین شخص کو بطور طلیعہ کے پیچھے کفار کے کہ وہ سلیط اور نعمان دونوں بیٹے ہین سفین بن خالد بن عوف بن دارم کے قبیلہ
بنی سہم سے اور ہمراہ کیا اونکے تیسرا شخص قبیلہ اسلم کا بنی عوف سے کہ نہ ذکر کیا راوی نے نام اوسکا آگے ہمارے پس دیر کی اوس تیسرے نے اون دونوں
کے ساتھ ہونے مین اور وہ دونوں لپکتے جاتے تھے پس ٹوٹ گیا تسمہ ایک کے جوتے کا اون دونوں مین سے تو کہا ایک نے دوسرے سے دے مجھکو
نعل اپنے کہا اوسنے نہین قسم اللہ کی نہ کرونگا مین ایسا پھر ماری اوسنے لات اپنی اوسکے سینے مین گر پڑا وہ پشت پر اور چھین لی اوسنے جوتی اوسکی اور جا ملے
قوم کفار سے حمراء الاسد مین در حالیکہ اونمین شور تھا اور وہ حکم کرتے تھے لوگون کو لوٹنے کا اور صفوان روکتا تھا اونکو آنے سے پھر لڑائی پر کہ اتنے مین دیکھا
اونہوں نے اون دو شخصوں کو کہ مڑے اونکی طرف اور شہید کیا ان دونوں کو اور پیچھے سے پہونچے مسلمان اونکی جائے قتل پر حمراء الاسد مین اور لشکرگاہ
کی وہان اور دفن کیا اون دونوں کو آنحضرت نے ایک قبر مین اور وہ دونوں یار تھے آپس مین اور رہے آنحضرت بیچ اپنے اصحاب کے یہان تک کہ اوترے
حمراء الاسد مین کہا ہے راوی نے اور تھا اکثر زاد راہ ہمارا کھجور اور لادا تھا سعد بن عبادہ نے تیس اونٹون کو یہان تک کہ کافی ہوے حمراء الاسد مین اور ہانکا
تھا اونٹون کو واسطے ذبح کرنے کے پھر ذبح کرتے ایک دن دو اور ایک دن تین اور حکم کرتے تھے آنحضرت لوگون کو جمع کرنے لکڑیون کا دن مین پھر جب
شام کو کہ جلاؤ آگ اور روشن کرتا ہر شخص آگ جدا جدا اور تھے اون راتوں مین کہ روشن کرتے تھے آگ پانسو جگہ یہان تک کہ دکھائی دیتی دور سے اور شہرہ
ہوا ہمارے لشکر اور آگ جلانے کا ہر طرف یہان تک کہ ہوا ایک چیزون سے کہ ذلیل کیا اور پھیر دیا اللہ تعالی نے بسبب اسکے ہمارے دشمنوں کو اور آیا معبد ابی خزاعی
در حالیکہ وہ اوسدن مشرک تھا پاس آنحضرت کے اور تھے خزاعہ اہل صلح آنحضرت سے اور کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم دشوار گذرا ہمپر جو پہونچا تمہارا اور
تمہارے صحابہ کا اور خوش آتا ہے ہمکو کہ بلند کرے اللہ تعالی قدر آپ کا اور ہو مصیبت تمہارے غیر پر پھر گیا جلد یہان تک کہ ملا ابوسفیان سے اور
قریش سے موضع روحا مین کہ وہ باتین کر رہے تھے کہ نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تمنے اور نہ پہونچا کیا تمنے نوجوان عمدہ ترون کا
پس کچھ نہ کیا تمنے اور جمع ہوئے تھے لوٹنے پر اور کہتا تھا ایک کہنے والا اونمین کا کچھ نہ کیا تمنے کہ مارے اشراف اونکا اور [illegible]
اونمین ہم جڑ اونکی اس سے پہلے کہ بہت ہو جاوین وہ اور کہنے والا اس بات کا عکرمہ بن ابی جہل تھا پھر جبکہ آیا معبد پاس ابوسفیان کے
تو بولا یہ ہے معبد اور نزدیک اوسکے خبر ہے پھر پوچھا کیا ہے پیچھے تیرے ای معبد کہا اونہون نے محمد ہوا ہے پیچھے آنحضرت اور اونکے اصحاب کو پیچھے
اپنے در حالیکہ وہ جلتے ہین تمپر مثل آگ کے اور جمع ہوئے ہین ساتھ اونکے جو نہ ساتھ ہوے تھے لوگ قوم اور [illegible] اقرار کیا ہے اونہون نے
کرنے کو [illegible] تمسے اور عوض لین تمسے [illegible] اور غضب ناک ہین اپنی قوم کی طرف کمال غضب [illegible] قریش [illegible]
کیا کہتا ہے تو کہا معبد نے [illegible] معلوم ہوتا کہ کوچ کرتے [illegible] پیشانیان اونکے گھوڑون کی پھر کہا معبد نے البتہ [illegible]

كادت تهد من الاصوات راحلتي — اذ سالت الارض بالجرد الابابيل
تعدو باسد كرام لا تنابلة — عند اللقاء ولا ميل معازيل
فقلت ويل ابن حرب من لقائهم — اذا تغطمطت البطحاء بالجيل

یعنی نزدیک تھی کہ ہلاک ہوتی آوازون سے اونٹنی میری جسوقت کہ بھر گئی زمین ساتھ گھوڑون انبوہ کے کہ دوڑتے تھے ساتھ شیرون [illegible]
اونکو وقت مقابلے کے اور [illegible] جانب ہوئے [illegible] خرابی ہے ابن حرب کو مقابلہ اونکے سے جسوقت کہ جوش مارے جنگل ساتھ فوج کے

اور تھا اون باتون سے کہ لوٹایا اللہ تعالی نے ابو سفیان کو ساتھ اوسکے لوگون کے کلام صفوان بن امیہ کا قبل جانے معبد کے کہ کہا اوسنے اے قوم مت کرو تم
ایسا کہ لوگ تھک رہے ہین اور ڈرتا ہون مین اس سے کہ جمع ہون وہ جو نہ آئے تھے لڑائی مین خزرجی پس لوٹ چلو کہ فتح ابھی تمکو ہے کہ نہین مین مطمئن کہ بس
اگر چلے تم پھر او نپر تو شکست ہو تمہاری فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ رہنمائی کی اونکو صفوان نے اور تھا خود راہ پر قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے قبضۂ قدرت
مین ہے البتہ نشانی کیے گئے ہین واسطے اونکے سنگ پرسے اگر لوٹتے تو ہو جاتے فنا جیسے کل دن گذرا ہوا پھر لوٹ گئے کفار جلدی خوف سے پیچھا کرنے مسلمانو
کے اور گذرے ابو سفیان پر کوئی شخص عبد القیس سے کہ آتے تھے مدینہ منورہ کو تو کہا اوسنے کیا پونہچا نے والے ہو تم پیغام میرا آنحضرت ﷺ اور اونکے اصحاب سے
اور پھر دونگا مین کو نین تمہارے اونٹون کی زبیب سے کل عکاظ مین اگر آئے تم میرے پاس کہا اونھون نے کہ ہان ادا کرینگے وکالت تیری کہا اوسنے جہان جاؤ تم
آنحضرت ﷺ اور اونکے اصحاب سے سو خبر دینا اونکو کہ ہم لوگ جمع ہوئے ہین لوٹنے کے ارادے پر واسطے اونکے اور دشمن ہین ہم سب اونکے پھر چلا گیا ابو سفیان
پکہ کو اور آئے وہ لوگ روبرو آنحضرت ﷺ کے حمراء الاسد مین اور کہا اونھون نے مسلمانون سے جو کہ کہا تھا اوسنے ابو سفیان نے تو بولے مسلمان حَسْبُنَا
اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝ یعنی بس ہے ہمکو اللہ اور اچھا کارساز ہے اور اسی باب مین اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت اَلَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ
النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا یعنی جنکو کہا لوگون نے کہ انھون نے جمع کیا اسباب تمہارے مقابلے کو سو تم اونسے
خطرہ کرو پھر اونکو زیادہ آیا ایمان اور یہ قول الہی اَلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ الخ یعنی جن لوگون نے حکم مانا
اللہ کا اور رسول کا بعد اسکے کہ اونپر پڑ چکا تھا گھاؤ اور بھیج دیا تھا معبد نے ایک شخص خزاعہ کا طرف آنحضرت ﷺ کے واسطے اطلاع کرنے آپکے
روانگی ابو سفیان سے اور باقی قریش کے خوفناک و شرمندہ ہوکر پھر لوٹ آئے آنحضرت ﷺ بعد تین دن کے طرف مدینہ منورہ کے

ذکر سریۂ ابو سلمہ کا طرف موضع قطن کے

کہ ایک پہاڑ ہے طرف بنی اسد کے پینتیسویں مہینے مین ہجرت سے واقع ہوا کہا راویون نے حاضر ہوئے ابو سلمہ احد مین اور تھے ابو سلمہ اوترنے والے
بنی امیہ بن زید مین بیچ عوالی مدینے کے جب کہ اوٹھے محلہ قبا سے اور ہمراہ تھین اونکے بیوی اونکی ام سلمہ بنت ابی امیہ پس زخمی ہوئے یہ احد مین کہ لگا
وہ زخم اونکے بازو پر پھر لوٹ آئے یہ اپنے گھر کی طرف اور سنا انھون نے کہ آنحضرت ﷺ تشریف لے گئے حمراء الاسد کو تو چڑھے یہ حمار پر اور نکلے دیکھتے ہوئے
آنحضرت ﷺ کو اطراف و جوانب مین یہان تک کہ ملے آنحضرت ﷺ سے کہ اوترے تھے آپ عقبہ سے جو ایک مقام ہے مدینے میں نزدیک قبا کے عقیق مین سو گئے
ابو سلمہ ساتھ آنحضرت ﷺ کے حمراء الاسد کو پھر جب لوٹے آنحضرت ﷺ وہان سے طرف مدینہ منورہ کے پھرے ابو سلمہ ساتھ مسلمانون کے اور لوٹے عقبہ کی
راہ سے اور ٹھہرے ابو سلمہ عقبہ مین ایک مہینا کہ علاج کرتے تھے اپنے زخمون کا یہان تک کہ دیکھا ابو سلمہ نے کہ اچھا ہو گیا اور پھر گیا ہے زخم اوپر سے
اس طرح کہ نہین معلوم ہوتا تھا پھر جب دیکھا ہلال محرم کا پینتیسوین مہینے ہجرت سے تو بلایا آنحضرت ﷺ نے ابو سلمہ کو اور فرمایا جاؤ ہمراہ اس لشکر کے کہ امیر کرتا
ہون مین تمکو اوپر اوسکے اور باندھا واسطے ابو سلمہ کے نشان پس فرمایا جاؤ یہان تک کہ پہونچو زمین بنی اسد مین اور شبخون مارو اونپر پہلے اس سے کہ لاوین
وہ تمہپر لشکر اپنا اور وصیت فرمائی ابو سلمہ کو ساتھ تقوے کی اور بھلائی کی ساتھ ہمراہیون کے سو گئے ابو سلمہ ساتھ اس لشکر کے ڈیڑھ سو آدمی لیکر کہ
اونھون سے ابو سبرہ بن ابی رہم تھے بھائی ابو سلمہ کا ماں کی طرف سے اور ماں انکی برہ بنت عبد المطلب تھین اور عبد اللہ بن سہیل بن عمرو اور عبد اللہ بن مخرمۃ العامری
اور بنی مخزوم سے معتب بن فضل بن حمراء خزاعی کہ تھا حلیفون سے درمیان اونکے اور ارقم بن ابی الارقم کہ خود اونہین سے تھا اور بنی فہر سے ابو عبیدہ بن جراح
اور سہیل بن بیضا اور انصار سے اسید بن حضیر اور عباد بن بشر اور ابو نائلہ اور ابو عبس اور قتادہ بن نعمان اور نضر بن حارث ظفری اور ابو قتادہ اور ابو عیاش
زرقی اور عبد اللہ بن زید اور خبیب بن یساف تھے ساتھ اون لوگون کے کہ نہین ذکر کیے گئے واسطے ہمارے اور وہ چیز کہ برانگیختہ کیا اوسنے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لشکر کشی پر یہ ہے کہ ایک مرد قوم طے سے آیا مدینے مین ملنے کو ایک عورت سے اپنی قرابت کی کہ نکاح مین تھی وہ عورت ایک صحابی کی
اور اوترا وہ شخص بیچ مکان خاوند اوس عورت کے پھر کہا اوسنے صحابی سے کہ وہ خاوند تھے اوسکی اوس خبر سے جو عورت سے کہ طلیحہ اور سلمہ دونون بیٹے

خویلد کے چھوڑ آیا ہون مین اونکو کہ گئے ہین وہ اپنی قوم مین اور فرمان بردارون مین کہ بلاتے ہین وہ لوگ اون دونون کو طرف لڑائی کے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے اور وہ چاہتے ہین کہ قریب آوین شہر کے اور کہا ہی اونھون نے کہ چلتے ہین ہم طرف گھر آنحضرتؐ کے اور لوٹتے ہین اونکے اطراف کو
اور لیتے ہین ہم گرد و نواح اونکے سو تحقیق واسطے اونکے جانور ہین چرنے والے کہ چرینگے جوانب مدینے مین اونکلینگے بیچ تتھون پر گھوڑون کی جو عمدہ ہین
اور چرا لینگے اپنے جانورون کو پھر اگر ملے ہمکو لوٹ تو نہ ہاتھ آوینگے ہم اونکے اور اگر ملے ہم اونکے لشکر سے تو طیار ہی ساتھ ہمارے سامان جنگ کا
کہ ہین ہم گھوڑون پر اور نہین گھوڑے پاس اونکے اور ساتھ ہمارے بہتر اونٹ ہین مانند گھوڑون کے اور وہ لوگ مصیبت زدہ ہین کہ ڈال دیا ہی اونپر
قریش نے ایک حادثہ کہ وہ نہ آمادہ ہونگے کبھی اور نہ جمع ہوگا واسطے اونکے لشکر پھر کھڑا ہوا اونمین ایک مرد اونکا قیس بن حارث بن عمیر نام اور کہا اوسنے اے
قوم قسم خدا کی نہین یہ رائے میری اور نہین واسطے ہمارے ارادہ اونکے قتل کی اور نہین وہ لوٹ واسطے کسی لوٹنے والے کے تحقیق ملک ہمارا دور ہی شہر سے
اور نہین جماعت ہماری برابر قریش کے کہ پھرے وہ بہت دنون قبائل عرب مین مدد مانگتے ہوئے اور واسطے اونکے تابع ہین بیگانے لوگ سو جمع کیا اونھون نے
سب کو اور لیے ہمراہ اونٹ اور گھوڑے اور ہتھیار اور سامان اور ہوئے وہ تین ہزار لڑنے والے سوا تابعدارون کے اور کمال کوشش تمھاری یہ کہ
جاؤ تم جمع ہو کر تین سو آدمی اگر چلین سب سو فریب کھاتے ہو تم اپنے نفسون پر اور نکلتے ہو اپنے شہرون سے اور نہین مین خوف تمپر شکست سے بس
قریب تھا کہ شک مین ڈالے اونکو چلنے سے اور وہ ابھی اپنے ارادے پر ہین پھر لے گئے اوس شخص کو دو صحابی روبرو آنحضرتؐ کے پس بیان کی اوسنے
آنحضرتؐ سے وہی بات سو روانہ کیا آنحضرتؐ نے ابو سلمہ کو اور گئے ہمراہ اپنے یارون کے اور ساتھ گیا انکے وہ مرد طائی راہ بتانے کو پھر جلدی کی
مسلمانون نے چلنے مین اور پھیر لے گیا وہ شخص اونکو ایسے رستے پر چلا راہ کی چوڑائی مین اوپر اوپر لے گیا اونکو رات اور دن یہانتک کہ پہنچے
نزدیک قطن کے کہ ایک پانی ہی بنی اسد کا کہ جمع تھا وہان لشکر اونکا اور پائے وہان جانور چرنے والے اونکے پھر لوٹ لائے اون جانورون کو
اور پکڑ لائے تین غلامون کو جو چرواہے اونکے تھے اور چھوڑ دیا باقی چرواہون کو سو گئے وہ اپنے لوگون مین اور بیان کیا اونسے حال اور ڈرایا
اونکو ابو سلمہ کے لشکر سے اور کہا اون چرواہون نے کہ بہت ہین وہ لوگ اسواسطے متفرق ہو گئی جماعت بنی اسد ہر طرف اور اوترے ابو سلمہ
پانی پر اور پایا اونکے لشکر کو متفرق پھر پھیلا دیے اپنے لوگ واسطے جستجو کرنے اونکے جانورون اور بکریون کے اور کیے اپنے لوگون کے تین فرقے
کہ رہا ایک فرقہ ساتھ اونکے اور بھیجے دو فرقے لوٹ کو دو طرف مختلف مین اور کہہ دیا اونکو کہ دور جانا اونکے پیچھے مین اور یہ کہ نہ گذارنا رات مگر
پاس میرے اگر سلامت رہو اور کہا نہ جدا ہونا آپس سے اور کیا ہر ایک ٹکڑی پر امیر پس لوٹ آئے وہ لوگ طرف ابو سلمہ کے صحیح و سلامت
کہ لوٹ لائے تھے بہت اونٹ اور بکریون کو اور نہ ملے کسی سے ساتھ برائی کے پھر آئے ابو سلمہ ساتھ اوس سب مال کے طرف مدینہ منورہ کے
اور آیا اونکے ساتھ وہ شخص بنی طے کا بھی پھر جب چلے مسلمان ایک رات تو کہا ابو سلمہ نے کہ بانٹ لو حصہ اپنی غنیمت سے اور دین ابو سلمہ نے اوس طائی
غنیمت سے اوسکی پسند کی چیزین پھر نکالا حق صفی مین واسطے آنحضرتؐ کے غلام کو پھر نکالا اوسمین پانچوان حصہ اور بانٹ دی باقی غنیمت اپنے ہمراہی
مسلمانون پر سو معلوم کر لیے لوگون نے حصے اپنے پھر ہانک لائے اونکو یہانتک کہ پہنچے مدینے مین روایت ہی عمر بن ابی سلمہ سے کہ زخمی کر دیا تھا
ابو سلمہ کا ابو اسامہ جشمی نے کہ تیر مارا تھا اوسنے ابو سلمہ کے بازو مین پھر ایک مہینے تک علاج کرتے رہے ابو سلمہ اپنے زخم کا ایک مہینہ تک
یہانتک کہ اچھا دیکھا تب اونکو بھیجا آنحضرتؐ نے محرم مین چونتیسوین مہینے ہجرت سے طرف موضع قطن کے کہ غائب رہے انتیس دن اور پھر
پھر جب آئے وہ مدینے مین تو پھوٹ نکلا زخم اونکا اور وفات ہوئی تیسری تاریخ جمادی الآخر کی اور غسل دیے گئے پانی سے بئر یسیرہ کے جو کنوان ہی
بنی امیہ کا درمیان دو منارون کے عالیہ مین اور تھا نام اوس کنوئین کا جاہلیت مین عبیرہ پھر نام رکھا اوسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یسیرہ اور اوٹھا
گئے وہ بنی امیہ سے اور دفن کیے گئے مدینہ منورہ مین کہا عمر بن ابی سلمہ نے اور عدت بیٹھی ماں میری ام سلمہ یہانتک کہ گذر گئے چار مہینے دس دن
پھر نکاح کیا اونسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جمع ہوئے ساتھ اونکے اون راتون مین کہ باقی رہی تھین شوال سے پس کہتی تھین ام سلمہ [illegible]

نکاح کا شوال میں اور زفاف ہوا اوسی مین تحقیق نکاح کیا تھا آنحضرت نے اور جمع ہوئے تھے آپ شوال مین اور مرین ہیں ام سلمہ ذی قعدہ سنہ اونسٹھ ہجری
مین کہا عبد اللہ واقدی نے پھر بیان کیا مجھے عمر بن عثمان حبشی نے بیچ تصدیق کی اونھون نے میری روایت کی اور کہا کیا نہین نام لیا گیا آگے
تمہارے اوس شخص طائی کا کہا مجھے نہین کہا عمر بن عثمان نے وہ طائی ولید بن زہیر بن طریف ہے چچا زینب طائیہ کا اور تھی یہ زینب نکاح مین طلیب
بن عمیر کے اور راوی تھا ولید طائی مکان مین طلیب کے پھر پہنچی خبر اوس طائی نے طلیب کو تو لے گئے وہ اوسے طرف آنحضرت کے اور بیان کیا اوس
طائی نے آنحضرت سے قصہ بنی اسد اور اونکے ارادے کا کہ رکھتے تھے آنے کا مدینے میں پھر گیا وہ طائی ہمراہ مسلمانون کے اوس قوم سے اور لے گئے
مسلمان پاس اوس قوم کے درحالیکہ وہ غافل تھے بیچ اونٹون اور بھیڑون کے سو پایا اونھون نے جماعت ابو سلمہ کو اور ڈرے اور لئے پھر آمادہ
ہوئے اور لڑے یہانتک کہ زخمی ہوئے لوگ اونکے اور ہو گئے متفرق پھر چھپا یا مارا طائیون نے بعد اوسکے بنی اسد پر اور زخمی ہوئے وہ اور
پکڑ لیے اونکے اونٹ اور بکریان پھر نہ اٹھے بنی اسد مسلمانون سے یہانتک کہ داخل ہوا اسلام کہا واقدی نے اور کہتے ہین اصحاب ہمارے
کہ ابو سلمہ شہید ہوئے اوسے ہین سبب اوس زخم کے کہ لگا اونکے احد مین پھر پھوٹ نکلا اور یونہی ہی ابو خالد زرقی اہل عقبہ سے کہ لگا اونکو ایک زخم
پھر پھوٹ نکلا وہ زخم ابو خالد کا بعد صحت کے ایام خلافت حضرت عمر مین کہ وفات پائی ابو خالد نے اوس سے اور نماز پڑھی اوپر حضرت عمر نے اور فرمایا
ابو خالد شہید ہے کہا مرتے ہین کہا واقدی نے پھر بیان کی مجھے سب حدیث یعقوب بن محمد بن ابی صعصعہ نے کہا اونھون نے بیان کیا مجھے
ایوب بن عبد الرحمن بن ابی صعصعہ نے کہ روانہ کیا آنحضرت نے ابو سلمہ کو محرم مین شروع چونتیسوین مہینے کے ہمراہ ایک سو پچیس آدمیون کے کہ اونمین
سے سعد بن ابی وقاص اور ابو حذیفہ بن عتبہ اور سالم مولی ابو حذیفہ کے ہین کہ چلتے رات مین اور چھپ رہتے دن مین یہانتک کہ اوترے [illegible]
پھر آیا اون لوگون کو کہ جمع کیا تھا لشکر کو اور گھیر لیا اونکو ابو سلمہ نے ظلمت صبح مین اور وعظ و نصیحت کی اپنے لوگون کو تقوے کی ساتھ خدا و رسول کے
اور رغبت دلائی جہاد کی اور برانگیختہ کیا اونکو جہاد پر اور کہدیا کہ پیچھا کیا کرنا دشمنون کا تلاش کرنے کو اور موافقت کرادی درمیان دو دو کے سو ہوشیار
ہو گئے مسلمان قبل اونکے حملے کے اور بعد درستی سامان کے صف باندھی واسطے لڑائی کے اور حملہ کیا سعد بن ابی وقاص نے اور نکلا ایک شخص بیچ
پھر کاٹ ڈالا پاؤن اوسکا اور قتل کیا اوسکو اور حملہ کیا ایک اعرابی نے مسعود بن عروہ پر پس مقابل ہوئے اور ٹیکے مسعود ساتھ نیزہ کے اور خون کیا مسلمانون
نے [illegible] پھر اونکے پھر گئے طرف سعد کے اور پکارا سعد نے کہ کیا انتظار کرتے ہو تم تو حملہ کیا اونپر ابو سلمہ نے اور شکست کھائی
مشرکون نے اور پیچھا کیا اونکا مسلمانون نے لیکن متفرق ہو گئے وہ لوگ اور روک دیا ابو سلمہ نے مسلمانون کو تلاش کرنے سے کفار کے پھر آئے اپنے مقام کو
اور لیا جو باقی رہا اسباب سے گلے والون کے اور تھے اوس جگہ اونکے باسی پھر لوٹے مسلمان طرف مدینے کے یہانتک کہ جب تھے پانی سے اوپر مسافت
ایک شب کے بھول گئے راہ اور جا پہنچے اونکے اونٹون مین کہ تھے اونمین چرواہے اونکے سو ہانک لائے مسلمان اونکے اونٹون کو مع چرواہون کے اور مال غنیمت
ہمراہ ایک شخص کو اونمین یا سات اونٹ مروی ہے حارث بن فضیل سے کہ کہا سعد بن ابی وقاص نے جب کہ بھول گئے راہ تو اجرہ دار لیا ہمنے ایک شخص عرب کا
راہ بتلانے کو کہا اوسنے لے چلونگا مین تمکو اونکے جانورون پر تو کیا مقرر کرتے ہو تم حصہ میرا کہا مسلمانون نے دینگے ہم تجکو پانچوان حصہ لوٹ کا کہا
سعد بن ابی وقاص نے پھر لے گیا وہ ہمکو اونکے جانورون پر اور انجام کار لیا اوسنے پانچوان حصہ اپنا ∴

شروع قصہ غزوہ بیر معونہ کا

واقع ہوا یہ غزوہ ماہ صفر مین چھتیسوین مہینے ہجرت سے مروی ہے ساتھ بہت روایتون کے کہ کہا اونکے راویون نے آیا عامر بن مالک جعفر ابو البراء
ملاعب الاسنہ یعنی نیزہ باز پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہدیہ دیا اوسنے آنحضرت کو دو گھوڑے اور دو سانڈنیان لیکن فرمایا آنحضرت نے نہین لیتا
مین ہدیہ مشرک کا اور پیش کیا آپ نے اوسپر اسلام لیکن نہ مسلمان ہوا وہ اور نہ دور جانا اوسکو بلکہ کہا یا محمد بیشک نیک اور اچھا دیکھتا ہون مین اس امر کو کہ
[illegible] اگر بھیجو آپ اپنے چند یارون کو ساتھ میرے امید رکھتا ہون مین کہ قبول کرین وہ دعوت آپکی اور مانین دین آپکا

پھر اگر قبول کرین وہ دین آپکا تو خوب غالب ہو جائیگا کام آپکا فرمایا آنحضرتؐ نے خوف ہی مجکو اپنے یارون پر اہل نجد سے کہا عامر نے نہ خوف کریے اسکام کا کہ پناہ دینے والا ہون مین آپکے یارون کا اگر پیش آوے انکے کوئی اہل نجد سے اور تھے انصار سے ستر مرد نوجوان کہ سکے جاتے تھے قرا جب شام ہوتی تو آتے وہ سب ایک جانب مین مدینے کی اور پڑھتے رہتے قرآن اور نماز آپسمین پھر جب صبح ہوتا صبح کا تو جاتے میٹھے پانی پر اور جمع کرتے لکڑیان پھر لے آتے طرف حجرون آنحضرتؐ کے اور گھر والے گمان کرتے انکو کہ تھے یہ مسجد مین اور اہل مسجد گمان کرتے انکو کہ تھے یہ گھر والون مین سو بھیجا ان لوگون کو آنحضرتؐ نے اور شہید کیے گئے یہ بیر معونہ مین پھر بددعا کی آنحضرتؐ نے اونکے قاتلون پر پندرہ راتین اور کہا ابو سعید خدری نے تھے وہ ستر مرد اور بعض روایت مین ہی چالیس لیکن اکثر روات صحیح والے انکو چالیس کہتے ہین اور لکھدیا تھا انکو آنحضرتؐ نے نامہ اپنا اور امیر کیا تھا اونپر منذر بن عمرو ساعدی کو پھر روانہ ہوئے وہ یہان تک جب کہ پونہچے بیر معونہ پر کہ وہ ایک پانی ہی بنی سلیم کا اور ہی وہ بیچ زمین بنی عامر اور بنی سلیم کے کہتے ہین یہ دو شہر اون سے روایت ہی عروہ سے کہ چلے منذر بن عمرو ساعدی ساتھ ایک امیر کے کہ تھا وہ بنی سلیم سے سلا البنا م پھر جب اوترے مسلمان بیر معونہ تو قیام کیا اکٹھا پاس اوس کنوئین کے اور چرنے چھوڑا اپنے جانورون کو اور بھیجا اونکے چرانے مین حارث بن صمہ اور عمرو بن امیہ ضمیری کو اور لائے طرف حرام بن ملحان کے نامہ مبارک آنحضرتؐ کا تا کہ لیجاوے طرف عامر بن طفیل کے بیچ لوگون بنی عامر کے سو جب پونہچا حرام بن ملحان طرف عامر بن طفیل کے درمیان لوگون بنی عامر کے تو نہ پڑھا نامہ مبارک کو اور کودا عامر بن طفیل حرام بن ملحان پر اور مار ڈالا اوسکو اور پکارا اپنے لوگون کو واسطے جمع ہونے کے مدد پر لیکن انکار کیا اونھون نے اوسکی مدد کا اصحاب پر اور عامر بن مالک ابو براء گیا تھا طرف لوگون کے جانب نجد مین سو کہہ دیا تھا اونکو کہ پناہ دی ہی آنحضرتؐ کے اصحاب کو اب نہ تعرض کرے اونسے کوئی سو ہمارا کہا اونھون نے نہین توڑتے ہم پناہ ابو براء کی اور انکار کیا عامر جانے کا ساتھ عامر بن طفیل کے تو مدد چاہی عامر بن طفیل نے واسطے اپنے مسلمانون پر اور قبیلون سے مثل سلیم اور عصیہ اور رعل سے پھر گئے یہ قبیلے ہمراہ عامر بن طفیل کے اصحاب پر اور سردار کیا اوسکو اپنا کہا عامر بن طفیل نے قسم اللہ کی نہ جاوینگا اس طرف کو اکیلا پھر پیروی کی اوسکی اوسکے لوگون نے یہان تک کہ پایا مسلمانون کو کہ گھر سے ہوئے تھے ہمراہ اپنے امیر کے پھر ملا عامر بن طفیل مع اپنے لوگون کے مسلمانون سے درحالیکہ منذر اونمین تھے سو گھیر لیا کافرون نے اہل اسلام کو اور غلبہ کیا اونپر اور لڑے مسلمان یہان تک کہ شہید ہوئے سب اصحاب آنحضرتؐ کے اور بچ رہے منذر بن عمرو تو کہا کافرون نے منذر سے کہ اگر چاہو تو امن دین ہم تمکو کہا منذر نے نہ دونگا مین تمہین اپنے آپکو اپنے اختیار سے اور نہ منظور ہی مجکو امن تمہاری مگر یہان تک کہ پونہچون مین جائے قتل پر حرام بن ملحان کی کہ بعد اسکے الگ ہو جاویگی مجھسے امن تمہاری سو امن دی کافرون نے منذر کو یہان تک کہ آئے یہ اوپر قتل حرام بن ملحان کے پس بیزار ہوئے کفار اپنے امن دینے سے اور لڑے منذر سے یہان تک کہ شہید ہوئے منذر بھی اور یہی مراد ہی قول آنحضرتؐ سے کہ فرمایا اعنق لیموت اعنق لیموت یعنی جلدی کی منذر نے واسطے مرنے کے اور رہے گئے تھے حارث بن صمہ اور عمرو بن امیہ اونٹون کو چرانے مین اور نہ تحقیق تھا اون دونون سے حاضر ہونا پرند جانورون کا اپنے لشکر گاہ مین تو لگے کہنے وہ دونون کہ یہ قسم خدا کی یار ہمارے قسم خدا کی نہین مارا گیا ہے یارون کو مگر اہل نجد نے پھر گئے بلند زمین پر پس ناگاہ دیکھتے ہین کہ یار اونکے مقتول پڑے ہین اور ناگاہ گھوڑے سوارون کے کھڑے ہین کہا حارث بن صمہ نے عمرو بن امیہ سے کہ کیا مصلحت دیکھتے ہو کہا مصلحت دیکھتا ہون مین کہ چلے جاوین ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خبردار کرین اونکو اس خبر سے کہا حارث نے کہ نہین ہون مین کہ پیچھے ہٹون اوس جگہ سے کہ مارے گئے اوسمین منذر پھر متوجہ ہوئے وہ دونون طرف کفار اور ملے قوم کفار سے پھر لڑا اونسے حارث یہان تک کہ مارا اونسے کافرون مین سے دو آدمیون کو پھر پکڑ لیا حارث کو اور قید کیا اوسکو اور عمرو بن امیہ کو اور کہا کافرون نے حارث سے کہ کیا چاہتا ہی تو کہ کرین ہم ساتھ تیرے تحقیق ہم نہین چاہتے ہین مارنا تیرا کہا حارث نے کہ پونہچا دو مجکو جگہ قتل منذر اور حرام کے پھر بری ہی تمسے ذمہ تمہارا کہا اونھون نے اچھا سو پونہچا دیا اونھون نے حارث کو پھر چھوڑ دیا اوسکو اور لڑا حارث اونسے اور مار ڈالا حارث نے اون مین سے دو آدمیون کو یہان تک کہ مارا گیا حارث لیکن نہین مارا اوسکو یہان تک کہ

اور پھر ولیا اوسکو نیزون مین اور کہا عامر بن الطفیل نے عمرو بن امیہ سے اور وہ مقید تھے اونکے ہاتھون مین اور نہین لڑے تھے کہ ماں میری کو ایک
بندہ آزاد کرنا ہی پس تو چھوڑا اور آزاد ہی طرف سے میری ماں کے اور اوکھیڑ لیے بال عمرو بن امیہ کی پیشانی کے اور کہا عامر بن الطفیل نے عمرو بن امیہ سے کیا پہچانتا ہی تو
اپنے اصحاب کو کہا عمرو بن امیہ نے ہاں پھر پھرا ہوا عامر بن الطفیل اونمین اور شروع کیا کہ پوچھتا تھا حسب اونکے نسبون کو کہا عامر نے کیا گم ہوا اونمین سے
کوئی کہا عمرو بن امیہ نے نہین پاتا ہون مین مولی ابی بکر کو کہ نام اوسکا عامر بن فہیرہ ہی کہا عامر نے عمرو سے کہ کیسا تھا وہ تم مین کہا عمرو نے تھا وہ افضل ہم مین
اور اول اصحاب نبی ہمارے سے کہا عامر نے عمرو سے کیا نہ خبر سناؤن مین تجکو اوسکی اور اشارہ کیا طرف ایک مرد کے پھر کہا اسنے چھیدا تھا اوسکو ساتھ نیزے
اپنے کے پھر نکال لیا نیزہ اپنے کو تو لے گیا ایک مرد اوسکو آسمان مین یہان تک کہ نہین دیکھتا تھا مین اوسکو کہا عمرو نے پس کہا میننے یہ حال عامر بن فہیرہ کا ہے
اور تھا وہ شخص کہ مارا تھا اوسنے عامر بن فہیرہ کو ایک مرد بنی کلاب سے کہ نام اوسکا جبار بن سلمی تھا ذکر کرتا تھا کہ میننے جب نیزہ مارا عامر بن فہیرہ کے تو سنا میننے عامر کو
کہ کہتا ہی فُزْتُ وَاللّٰهِ یعنی کامیاب ہوا مین اور پالیا میننے مطلب اپنا قسم اللہ کی کہا جبار نے پھر کہا میننے اپنے جی مین کیا مراد ہی اوسکی قول فزت سے
کہا جبار نے پھر آیا مین ضحاک بن سفیان کلابی کے پاس اور خبر دی میننے اوسکو ساتھ اوس چیز کے کہ ہوا تھا اور پوچھا میننے ضحاک سے معنی عامر کے قول
فزت کے کہا ضحاک نے مراد عامر کی یہی کہ لیا میننے بہشت کو قسم ہی اللہ کی کہا جبار نے اور عرض کیا ضحاک نے مجھپر اسلام کہا جبار نے پھر اسلام لایا مین اور
باعث ہوا مجکو طرف اسلام کے وہ حال کہ دیکھا میننے مارنے عامر بن فہیرہ سے کہ چلے گئے طرف آسمان کے کہا جبار نے اور خط لکھا ضحاک نے طرف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسلام میرے کے اور ساتھ اوس حال کے کہ دیکھا تھا میننے مارنے عامر بن فہیرہ سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ تحقیق فرشتون نے چھپا لیا تھا جثہ اوسکے کو اور اوتارا گیا وہ علیین مین لیکن جب آئی پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خبر بیر معونہ کی تو اکٹھا ہوئین
ایک رات مین مصیبت بیر معونہ والون کی اور مصیبت مرثد بن ابی مرثد کی اور واقعہ محمد بن مسلمہ کی سو تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یہ کام ہی
ابو براء کا تحقیق تھا مین اس کام سے ناخوش اور بد دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون پر بعد رکوع نماز صبح کے اوس رات سے کہ
آئی تھی اونکے پاس خبر جب کہ سمع اللہ لمن حمدہ کہا اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِبَنِيْ لِحْيَانَ وَزِعْبٍ
وَرِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ فَاِنَّهُمْ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِبَنِيْ لِحْيَانَ وَعَضَلٍ وَالْقَارَةِ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ
الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غِفَارُ
غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ یعنی اے خدا مضر کو سخت پکڑ اپنی اے خدا لازم پکڑ بنی لحیان و زعب و رعل و ذکوان و عصیہ کو کہ انہون نے
اللہ کی اور اوسکے رسول کی نافرمانی کی اے اللہ لازم پکڑ بنی لحیان و عضل و قارہ کو اے خدا نجات دے ولید بن ولید و سلمہ بن ہشام و عیاش بن ربیعہ اور کمزور مسلمانون کو
غفار کو اللہ بخشے اور اسلم کو سلامت رکھے پھر سجدہ کیا پس یہ دعا مانگی پندرہ دن تک آپ نے اور کہا بعض اہل سیر نے کہ دعا مانگی اس طرح سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
چالیس دن یہان تک کہ اوتری یہ آیت لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ○ یعنی نہین ہی واسطے تیرے
اس کام مین سے کچھ یا پھر آوے اوپر اونکے یا عذاب کرے اونکو سو وہ ظالم ہین اور تھے انس بن مالک کہتے تھے مارے گئے ستر آدمی انصار سے دن بیر معونہ کے
اور کہتے تھے ابو سعید خدری کہ مارے گئے ہین انصار سے کئی جگہ ستر ستر آدمی دن احد کے ستر اور دن بیر معونہ کے ستر اور دن یمامہ کے ستر اور دن جسر ابی عبید
کے ستر اور نہین غمگین ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر کسی چیز کے شدید غمگین ہونے مقتولین بیر معونہ پر اور تھے انس کہتے تھے اوتارا ہی اللہ تعالی نے شان
مقتولین بیر معونہ مین قرآن کو کہ پڑھا ہم نے اوسے یہان تک کہ منسوخ ہو گیا اور وہ یہ آیتین تھین بَلِّغُوْا قَوْمَنَا اَنَّا لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِيْنَا عَنْهُ
کہا اہل سیر نے اور آیا ابو براء بیمار ہوا اور وہ بہت بڈھا تھا پس بھیجا اوسنے مقام بیمن سے کہ جگہ پانی کی ہی دیار بنی کلاب مین اپنے بھتیجے لبید بن ربیعہ کو ساتھ
ہدیے گھوڑے کے لیکن پھیر دیا اوس گھوڑے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی طرف اور فرمایا کہ نہین قبول کرتا ہون مین ہدیہ مشرک کا پھر کہا لبید نے نہین گمان
کرتا مین کہ کوئی اولاد مضر سے لوٹا دے ہدیہ ابی براء کو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر قبول کرتا ہوتا مین ہدیہ کسی مشرک کا تو البتہ قبول کرتا مین ہدیہ ابی براء کا

کہا لبید نے تحقیق ابو براء نے بھیجا ہے اسلیے کہ دعا شفا کی چاہتا ہے آپ سے ایک بیماری کی کہ اوسکو ہے اور تھا اوسکے پیٹ میں ایک دنبل پس لیا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھیلا زمین سے اور آب دہن ڈالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس ڈھیلے میں اور دم کیا اوسپر پھر دیا اوسکو اور فرمایا کہ گھول دے
تو اس ڈھیلے کو پانی میں پھر پلا تو یہ ڈھیلا ابو براء کو سو کیا یہ کام لبید بن ربیعہ نے اور اچھا ہوگیا ابو براء اور کہا بعض اہل سیر نے کہ تحقیق آنحضرت ﷺ نے بھیجی تھی
طرف اوسکے ایک کپی شہد کی اور وہ ہمیشہ چاٹتا تھا اوسکو یہانتک کہ اچھا ہوگیا اور تھا ابو براء اوس دن جاننے والا اپنی قوم میں اور رکھتا تھا
زمین بلی کا کہ قبیلہ معروفہ ہے پھر گذرا عمیص پر اور بھیجا اپنے بیٹے ربیعہ کو ساتھ لبید کے غلہ لیکر پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ربیعہ سے کہ
کیا کیا گیا ذمہ تیرے باپ کا عرض کی اوسنے کہ توڑا گیا وہ ساتھ مارنے تلوار اور چھیدنے برچھے کے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تمام ہیں یا
نکلا بیٹا ابی براء کا اور خبر سنائی اوسنے اپنے باپ کو اور گراں آیا اوسکے باپ پر جو کچھ کہ کیا عامر بن الطفیل نے ساتھ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور
نہیں طاقت حرکت تھی اوسکو بسبب بڑھاپے اور ضعف کے پھر کہا ابو براء نے کہ عہد توڑا بھتیجے میرے نے بنی عامر میں سے اور کہا ابو براء یہانتک کہ
تھے بنو عامر اوپر ایک پانی کے پانیوں بلی سے ہم نام پھر سوار ہوا ربیعہ اپنے گھوڑے پر اور جا ملا عامر بن الطفیل سے درحالیکہ تھا وہ اپنی اونٹنی پر اور
چھیدا ربیعہ نے عامر بن الطفیل کو برچھی سے لیکن چوک گیا وار اوسکا اور شور کیا لوگوں نے کہا عامر بن الطفیل نے کہ تحقیق برچھی اوسکے نے نہیں ضرر
پہنچایا مجکو اور کہا پورا ہوگیا ذمہ ابی براء کا اور کہا عامر بن الطفیل نے کہ تحقیق بخش دیا میں نے چچا اپنے سے اس فعل کو اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی
اَللّٰهُمَّ اهْدِ بَنِي عَامِرٍ وَاطْلُبْ خُفْرَتِي مِنْ عَامِرِ بْنِ الطُّفَيْلِ اے خدا سیدھی راہ پر پہنچا بنی عامر کو اور ڈھونڈھ پناہ میری عامر بن الطفیل
سے اور متوجہ ہوا عمرو بن امیہ تا کہ آوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پیادہ پا کہ پھرتا تھا چاروں طرف پھر جب کہ تھا عمرو بن امیہ اعالی قناۃ میں کہ ایک وادی ہے
قریب مدینے کے ملا دو مردوں بنی کلاب سے کہ تحقیق تھے وہ دونوں مرد کہ آئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پس کپڑے دیے تھے رسول خدا نے
اون دونوں کو اور واسطے اون دونوں کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے امان تھی اور نہیں پہنچا تھا اوسکو عمرو بن امیہ نے پس ٹھہرے ہی میں سلایا
اون دونوں کو اور جب سو گئے وہ دونوں تو کودا اوپر عمرو بن امیہ اور مار ڈالا اون دونوں کو بعوض اوس چیز کے کہ پہنچی تھی بنو عامر اصحاب بیر معونہ سے
پھر آیا عمرو بن امیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی آپ کو ساتھ مارے جانے اصحاب بیر معونہ کے پس فرمایا آپ نے تو اونہیں میں سے ہے اور بعض
اہل سیر کہتے ہیں کہ تحقیق سعد بن ابی وقاص لوٹے ساتھ عمرو بن امیہ کے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بھیجا میں نے تجکو پھر کبھی مگر کہ لوٹ آیا تو طرف
میرے اپنے یاروں میں سے اور بعض اہل سیر کہتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص نہ تھے ساتھ اصحاب بیر معونہ کے اور تھے اس سریہ میں مگر انصاری اور گویا
ثابت ہے نزدیک ہمارے اور خبر دی عمرو بن امیہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد اسکے ساتھ مار ڈالنے اون دو عامریوں کے تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
برا ہے جو کیا تو نے مار ڈالا تو نے ایسے دو مردوں کو کہ تھی اونکے لیے میری طرف سے امان ہوجاؤ تا کہ خونبہا دوں میں اونکا پھر لکھا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے عامر بن الطفیل نے اور بھیجا چند آدمیوں کو اپنے یاروں میں سے کہ خبر دیوے آپکو اسکی کہ ایک مرد نے تمہارے اصحاب میں سے مار ڈالا ہے دو مردوں کو
ہمارے یاروں میں سے اور حال یہ کہ واسطے اون دونوں مردوں کے آپکی طرف سے امان اور پناہ تھی پھر نکالی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت اون
دونوں کی برابر دو مسلمانوں کے اور بھیجا اوس دیت کو طرف بنی عامر کے مروی ہے عروہ سے کہ کہا عروہ نے حریص ہوئے مشرک لوگ ساتھ عروہ بن الصلت
کے کہ امن دیں اوسکو لیکن انکار کیا عروہ بن الصلت نے اور تھا عروہ دوست عامر کا اور اوسکے اخلاء میں سے باوجود اسکے کہ قوم اوسکی بنی سلیم کی ہے
لیکن انکار کیا اور کہا نہیں قبول کرتا ہوں میں تمہاری امان اور نہیں پھیرتا ہوں میں اپنے نفس کو جگہ ڈالنے اپنے یاروں کے سے اور کہا تھا اصحاب بیر معونہ نے
جبکہ گھیرے گئے وہ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَجِدُ مَنْ يُّبَلِّغُ رَسُوْلَكَ السَّلَامَ غَيْرَكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهِ مِنَّا السَّلَامَ یعنی اے خدا
نہیں پاتے ہم سوائے تیرے اوس شخص کو کہ پہنچاوے تیرے پیغمبر کو سلام سو پہنچا تو پیغمبر پر ہمارا سلام پس پہنچی خبر
آنحضرت ﷺ کو جبریل علیہ السلام سے ساتھ اسکے ۰۰

ذکر اونکے ناموں کا جو شہید ہوئے بیر معونہ میں قریش میں سے

بنی تیم سے عامر بن فہیرہ اور بنی مخزوم سے حاکم بن کیسان حلیف بنی مخزوم کا اور بنی سہم سے نافع بن بدیل بن ورقا اور انصار میں منذر بن عمرو امیر قوم کا اور بنی زریق سے معاذ بن ماعص اور بنی نجار سے حرام اور سلیمان دو بیٹے ملحان کے اور بنی عمرو بن مبذول سے حارث بن الصمہ اور سہل بن عامر بن سعد بن عمرو اور طفیل بن سعد اور بنی عمرو بن مالک سے انس بن معاویہ اور ابو شیخ ابی بن ثابت بن المنذر اور بنی دینار بن النجار سے علیہ بن عبد عمرو اور زخمی اوٹھا لایا گیا مقتولوں میں سے کعب بن زید بن قیس کہ مارا گیا دن خندق کے اور بنی عمرو بن عوف سے عروہ بن الصلت کہ حلیف تھے عمرو بن عوف کے بنی سلیم سے اور نبیت سے مالک بن ثابت اور سفیان بن ثابت اور تمام وہ لوگ کہ شہید ہوئے اون لوگوں میں سے کہ محفوظ ہیں نام اونکے ستر مرد ہیں اور کہا عبداللہ بن رواحہ نے اوس حال کو کہ رنج کرتا تھا نافع بن بدیل کا کہ سنا تھا اپنے یاروں کو کہ پڑھتے تھے یہ اشعار

رحمة المبتغي ثواب الجهاد		رحم الله نافع بن بديل
أكثر الناس قال قول السداد		صابر صادق اللقاء إذا ما

یعنی رحمت کرے اللہ نافع بن بدیل کو مانند رحمت طلب کرنے والے ثواب جہاد کے بڑا کاٹنے والا سچا مقابلے والا جس وقت کہ اکثر آدمی کہیں کہنا راستی کا اور کہا انس بن عباس اسلمی نے اور تھا ماموں اوسکا طعیمہ بن عدی اور تھی کنیت طعیمہ کی ابا الریان نکلا دن بیر معونہ کے کہ ورغلاتا تھا اپنی قوم کو چاہتا تھا بدلا اپنے بھتیجے کا یہاں تک کہ مارا اوسنے نافع بن بدیل بن ورقا کو اور کہے یہ اشعار

بمعترك تسفي عليه الأعاصر		تركت ابن ورقاء الخزاعي ثاويا
وأيقنت أني يوم ذلك ثائر		ذكرت أبا الريان لما عرفته

یعنی چھوڑا میں نے ابن ورقا خزاعی کو ٹھیرنے والا بیچ معرکہ کے کہ اوڑاتی تھی اوسپر ہوائیں یاد کیا میں نے ابو الریان کو جس گھڑی کہ پہچانا میں نے اوسکو اور یقین کیا کہ تحقیق میں اس روز بدلا لینے والا ہوں اور کہا حسان بن ثابت نے اوس حال میں کہ مرثیہ پڑھتا تھا منذر بن عمرو کا مرثیہ

صدق اللقاء وصدق ذلك أوفق		صلى الإله على ابن عمرو إنه
فاختار في الرأي الذي هو أوفق		قالوا أأمرين فاخترت فيهما

یعنی رحمت کرے اللہ اوپر ابن عمرو کے تحقیق اوسنے سچا مقابلہ کیا اور سچ اوسکا درست زیادہ ہے کہا لوگوں نے اوسکو کہ دو باتیں ہیں کہ اختیار کر ان دونوں میں سے ایک کو اختیار کیا اوسنے اوس رائے کو کہ وہ راست زیادہ تھی کہا واقدی نے کہ پڑھا میں نے سامنے ابن جعفر ایک قصیدہ حسان کا جسکا سر اشعا کی تو ند ہے

غزوة الرجيع واقع ہوا ماہ صفر سنہ چار ہجری میں

کہا عروہ نے کہ بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب رجیع کو جاسوس طرف مکہ کے تا کہ خبر دیں آپکو خبر قریش کی لیکن پہلے اصحاب رجیع اوس زمین پر پہنچے تا کہ تھی رجیع میں پس مائل ہوئے واسطے اونکے بنو لحیان کہا ہے راویوں نے جب کہ قتل کیا گیا سفیان بن خالد بن نبیح ہذلی تو چلے بنو لحیان طرف عضل اور قارہ کے اور مقرر کیے بنو لحیان نے واسطے عضل اور قارہ کے اونٹ اسلیے کہ جائیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اور کلام کریں آپ سے کہ بھیجیں آپ طرف ہمارے چند آدمیوں کو اپنے اصحاب میں سے کہ دعوت کریں ہم کو طرف اسلام کے پس ماریں ہم اونکو کہ مارا ہے اونھوں نے ہمارے صاحب سفیان بن خالد کو اور لیجائیں ہم باقیوں کو طرف قریش کے کہ بیچیں پھر لیں ہم قریش سے قیمت اونکی اسلیے کہ قریش نہیں ہے کچھ اونکو محبوب تر اس سے کہ لایا جاوے اونکے پاس کوئی اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مثلہ کریں وہ اوسکو اور قتل کریں وہ اوسکو بعوض اون لوگوں کے کہ مارے گئے ہیں اونمیں سے بدر میں پس آئے سات آدمی عضل اور قارہ سے طرف مدینہ کے اوس حال میں کہ اقرار کرنے والے تھے ساتھ اسلام کے اور کہا اونھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق ہم میں اسلام آشکارا ہونے والا ہے پس بھیجیے ساتھ ہمارے چند آدمیوں کو اپنے اصحاب سے کہ پڑھاویں ہمکو قرآن

اور مسئلے بتاوین ہمکو اسلام مین پھر بھیجا ساتھ اونکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات آدمیون کو مرثد بن ابی مرثد الغنوی اور خالد بن ابی البکیر اور عبداللہ بن طارق البلوی حلیف بنی ظفر اور اوسکے بھائی کو مان کی طرف سے کہ وہ معتب بن عبید حلیف بنی ظفر ہی اور خبیب بن عدی کو بنی حارث بن الخزرج سے اور زید بن الدثنہ کو بنی بیاضہ سے اور عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح کو اور کہا جاتا ہی کہ تھے وس آدمی اور امیر اونکا مرثد بن ابی مرثد تھا اور کہا جاتا ہی کہ امیر اونکا عاصم بن ثابت بن الاقلح تھا پھر نکلے یہان تک کہ جب تھے پانی پر ہذیل کے کہ کہا جاتا ہی اوسکو رجیع قریب ہدہ کے نکلے وہ چند آدمی عضل اور قارہ کے اور آواز دی اونھون نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے اون یارون کو کہ بھیجا تھا اونکو بنو لحیان سے لیکن نہ گھبرائے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ساتھ اوس قوم کے سو تیر انداز تھے اور ہاتھون مین اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تلوارین تھین پھر میان سے نکال لیا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوارون کو پھر کھڑے ہوگئے کہا کافرون نے نہین چاہتے ہین ہم لڑنا تمسے اور نہین چاہتے ہین ہم مگر یہ کہ لین ہم بعوض تمھارے اہل مکہ سے قیمت کو اور کہا تمھارے لیے ہی عہد اللہ کا اور پیمان اسکا کہ نہین قتل کرینگے ہم تمکو لیکن خبیب بن عدی اور زید بن الدثنہ اور عبداللہ بن طارق کو سو قید کر لیا اونھون نے انکو اور کہا خبیب نے کہ تحقیق واسطے میرے نزدیک قوم کے ہاتھ اور ذمہ ہی اور لیکن عاصم بن ثابت اور مرثد اور خالد بن البکیر اور معتب بن عبید سو انکار کیا اونھون نے یہ کہ قبول کرین اونکی پناہ کو اور امان کو اور کہا عاصم بن ثابت نے کہ بیشک میں نے نذر کی ہی کہ نہ قبول کرونگا مین مشرک کی جوار اور پناہ کو کبھی پھر شروع کیا عاصم نے کہ لڑتا تھا کافرون سے اور وہ رجز کہتا تھا اور کہتا تھا یہ اشعار

ما علتي وانا جلد نابل	النبل والقوس لها بلابل
تزل عن صفحتها المعابل	الموت حق والحياة باطل
وكل ما حم الاله نازل	بالمرء والمرء اليه آيل

ان لم اقاتلكم فامي هابل

یعنی کیا ہی علت میری اور مین پہلوان نیزہ مارنے والا اور تیر کمان والا ہون واسطے اوسکے بلبلا ہین یعنی آواز اسکی ہی بڑی پھسلتے ہین اوسکے صفحہ سے تیر چوڑے پیکان والے مرنا حق ہی اور زندگی باطل ہی اور ہر چیز کہ قضا کی اللہ تعالیٰ نے نازل ہونے والی ہی ساتھ مرد کے اور مرد طرف اوسکے رجوع کرنے والا ہی اگر نہ قتل کرون مین تمکو تو ماں میری بے فرزند ہو کہا واقدی نے رحمہ اللہ نے نہین پایا میں کسیکو اپنے یارون مین سے کہ دفع کیا ہو اونکی طرف کہا راوی نے پھر مارا عاصم نے کافرون کو ساتھ تیر کے یہان تک کہ ہو چکے تیر عاصم کے پھر چھیدا عاصم نے کافرون کو ساتھ نیزہ کے یہان تک کہ ٹوٹ گیا نیزہ اوسکا اور باقی رہگئی تلوار تو کہا عاصم نے اللهم اني حميت دينك اول نهاري فاحم لي لحمي آخره یعنی اے اللہ بیشک مین نے حمایت کی دین کی اول روز مین سو حمایت کر میرے گوشت کی آخر روز مین اور تھے کافر کہ ننگا کرتے تھے ہر اوس شخص کو کہ مارا جاتا تھا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا راوی نے پھر توڑ ڈالا عاصم نے میان تلوار اپنی کا پھر مقابلہ کیا یہان تک کہ مارا گیا اور تحقیق زخمی کیا دو مردون کو اور مار ڈالا ایک مرد کو اور کہا عاصم نے اوس حال مین کہ لڑتا تھا اور مقابلہ کرتا تھا

انا ابو سليمان ومثلي راما	ورثت مجدا معشرا كراما

اصبت مرثدا وخالدا قياما

یعنی مین ابو سلیمان ہون اور مانند میرے قصد کرتے ہین وارث ہوا مین عزت کا کہ وہ بزرگی سے اور ارادہ راست کیے گئے مرثد و خالد کہ کھڑے ہونے کی راہ سے پھر چھیدا کافرون نے عاصم مین تیرون کو یہان تک کہ مار ڈالا اوسکو اور تھی سلافہ بنت سعد بن شہید کی کہ تحقیق مارا گیا تھا شوہر اوسکا اور چار بیٹے اور تحقیق تھے عاصم کہ قتل کیا تھا اونھون نے اون چار مین سے دو کو حارث اور مسافع کو سو نذر مانی تھی سلافہ نے کہ وہ اگر قادر کیا مجکو اللہ نے عاصم پر تو پیونگی اوسکے سر کی کھوپری مین شراب کو اور دونگی مین اوس شخص کو کہ لائیگا سر عاصم کا سو اونٹ ان تحقیق جانے

ساتھ امان خدا کے اور دیا بیٹے مجکو پیپلے تیرے پر خدا کے اور نہیں دیا بیٹے تجکو تا کہ مار ڈالے تو بیٹے کو کہا خبیب نے نہیں ہون مین کہ مار ڈالون بیٹے کو
اور نہیں حلال جانتے ہین ہم ایسی اس عہد شکنی کو پھر خبر دی بیٹے خبیب نے کو کہ تحقیق وہ نکالا بدلہ بدلے ہین تیرے اور مار ڈالین گے وہ تجکو صبح کو کہا راوی نے اور نکالا
اوسکو جکڑا ہوا لوہے مین تا کہ لیجائین اوسکو وہ تنعیم تک اور نکلین ساتھ اوسکے عورتین اور لڑکے اور غلام اور ایک جماعت اہل مکہ سے اور نہ پیچھے رہا کوئی مگر
یا موتور تھا یعنی وہ شخص کہ مارا گیا تھا کوئی آدمی اوسکا اور نہ پایا تھا اوسنے بدلا اوسکا انتہی پس وہ چاہتا تھا کہ خوش دل ہو اور تسکین حاصل کرے
ساتھ دیکھنے کے خون بہانے سے یا غیر موتور تھا سو وہ مخالف تھا اسلام اور اہل اسلام کے پھر جب لے پہنچے اوسکو تنعیم تک اوس حال مین کہ ساتھ اوسکے
زید بن الدثنہ تھا تو حکم دیا تھا کافرون نے ساتھ ایک لکڑی لمبی کے تا کہ گاڑی جائے واسطے سولی دینے خبیب کے پس گڑھا کھودا واسطے گاڑنے اوس لکڑی
کے اور جب لے پہنچے خبیب لکڑی تک کہا خبیب نے کیا تم مجکو چھوڑتے نفل واسطے کہ نماز پڑھلون مین دو رکعت کہا کافرون نے اچھا پڑھ ادا کین دو رکعتین کہ پورا کیا
اون دونون کو بدون تطویل قرأت کے اور دونون مین کہا ابوعمر نے کہ اول جسنے سنت نکالی ہو دو رکعتون کی نزدیک قتل کے اور رواج دیا ہی اوسکو خبیب ہے
کہا راویون نے پھر کہا خبیب نے قسم اللہ کی اگر نہوتی یہ بات کہ گمان کروگے تم کہ مین بے صبری کی مرنے سے تو البتہ بہت ہی چاہتا مین نماز سے پھر کہا
اور دعا کی کہ خداوندا گن رکھ تو انکی گنتی کو اور مار ان کو متفرق اور نہ چھوڑ انمین سے کسی کو کہا ہے معاویہ بن ابی سفیان نے کہ البتہ حاضر تھا مین وقت دعا کرنے خبیب
اور تحقیق پایا مینے اپنے آپ کو اوس حال مین کہ میرا باپ ابوسفیان البتہ لٹاتا تھا مجکو طرف زمین کے بسبب خوف کے دعا سے خبیب سے اور البتہ کھینچا مجکو
اوس دن ابوسفیان نے ایسا کھینچا کہ گرا مین اوپر دونون سرین کے اور ہمیشہ رہا مین کہ درد کھینچتا تھا مین اوس گرجانے سے ایک زمانے تک اور کہا حویطب
بن عبد العزی نے البتہ پایا مینے اپنے آپ کو کہ ڈالا تھا مینے اپنی انگلی کو اپنے کان مین اور دوڑا تھا مین بھاگ کے بسبب اس خوف کے کہ سنون مین دعا
خبیب کو روایت ہی جبیر بن مطعم سے کہ تحقیق دیکھا مینے اپنے آپ کو اوس دن کہ چھپا تھا مین ساتھ درختون کے بسبب خوف اس بات کے کہ مطلع ہو جاؤن مین
دعاے خبیب سے اور کہا حارث بن برصا نے قسم خدا کی نہ گمان کیا مینے کہ چھوڑے گی انمین سے دعا خبیب کی کسیکو کہا عثمان بن محمد اخنسی نے کہ عامل کیا
عمر بن الخطاب رضی اللہ نے سعید بن عامر بن حذیم الجمحی کو حمص پر اور تھے سعید کہ پہونچتی تھی انکو غشی اوس حال مین کہ درمیان یارون اپنے کے ہوتے تھے
پس ذکر کیا گیا یہ عمر بن الخطاب رض سے تو پوچھا عمر ابن الخطاب رض نے سعید سے ایک مرتبہ آنے مین کہ آئے تھے سعید حضرت عمر پر حمص سے کہا حضرت عمر رض نے کیا ہے اے سعید
کیا ہو وہ جو پہونچا ہی تجکو قصہ تیرا کیا ساتھ تیرے جنون ہے کہا سعید نے نہین قسم اللہ کی اے امیر المؤمنین لیکن مین تھا اون لوگون مین کہ حاضر تھے ساتھ خبیب کے
اوس وقت کہ قتل کیا گیا تھا خبیب اور سنا تھا مینے دعاے خبیب کو سو قسم ہے اللہ کی نہین گذرتی ہے وہ دعا میرے دل پر اوس حال مین کہ مین مجلس مین ہوتا ہون
مگر کہ غشی کی جاتی ہی مجپر کہا عثمان بن محمد نے پس زیادہ کیا اوس غشی نے عثمان کے اپنے نزدیک حضرت عمر کے بھلائی کو اور کہا ہی نوفل بن معاویہ دیلی
نے کہ حاضر تھا مین اوس دن دعاے خبیب مین اور نہین تھا مین گمان کرتا کہ کوئی اون لوگون سے کہ حاضر تھے پاس خبیب کے چھوٹے دعا اوسکی سے اور البتہ
تھا مین کھڑا پس جھک گیا مین طرف زمین کے بسبب خوف دعاے خبیب کے اور البتہ تھے قریش ایک مہینا یا زیادہ اوس حال مین کہ نہ تھی واسطے انکے کوئی بات
اونکی مجلسون مین مگر دعا خبیب کی کہا راویون نے پھر جب نماز پڑھ چکا خبیب دو رکعت لے چلے کافر اوسکو طرف لکڑی کے پھر موند کیا اوسکا طرف مدینے کے
اور جکڑ دیا اوسکو رسے سے پھر کہا کہ پھر جا تو اسلام سے چھوٹ جائیگی راہ تیری کہا خبیب نے قسم اللہ کی نہین دوست رکھتا ہون کہ مین پھر جاؤن سے اسلام
اگرچہ ہو واسطے میرے جو کچھ کہ بیچ زمین مین ہے کہا کافرون نے کیا چاہتا ہی تو کہ محمد تیری جگہ مین ہون اور تو بیٹھا ہو اپنے گھر مین کہا خبیب نے قسم اللہ کی
نہین چاہتا ہون مین کہ چبھویا جائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی کانٹا اوس حال مین کہ مین بیٹھا ہون اپنے گھر مین پھر شروع کیا کافرون نے کہنا کہ
پھر جا تو اسلام سے اے خبیب اور کہتا تھا خبیب کہ نہ پھرونگا مین اسلام سے کبھی کہا کافرون نے کہ آگاہ ہو قسم لات اور عزی کی اگر نہ کریگا تو امر یہ بات
تو البتہ مار ڈالینگے ہم تجکو کہا خبیب نے کہ مارا جانا میرا خدا کی راہ مین البتہ قلیل اور ناچیز ہے پھر جب لٹکایا خبیب کو کافرون نے اور تحقیق کر دیا منہ اوسکا جدھر
سے کہ آیا تھا کہا خبیب نے ... لیکن پھیر دیا تمہارا امیر سے ... تحقیق اللہ تعالی ...

اور دعا کی خبیب نے کہا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَا اَرٰی اِلَّا وَجْہَ عَدُوٍّ اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ لَیْسَ ھٰھُنَا اَحَدٌ یُبَلِّغُ رَسُوْلَکَ عَنِّی السَّلَامَ فَبَلِّغْہُ
اَنْتَ عَنِّی السَّلَامَ یعنی اے خدا نہیں دیکھتا ہوں میں کسیکو سوائے دشمنوں کے اے الله یہاں کوئی نہیں جو پہونچاوے تیرے رسول کو میرا سلام
سو پہونچا تو اونکو میرا سلام کہا واقدی نے حدیث کی اور بیان کیا مجھسے اسامہ بن زید نے اپنے باپ سے کہ رسول الله صلی الله تعالی علیہ وسلم تھے
بیٹھے ساتھ یاروں اپنے کے کہ لیا رسول الله صلی الله علیہ وسلم کو بیہوشی نے جیسے کہ تھی بیہوشی کہ لیتی تھی آپ کو جب اوتاری جاتی تھی آپ پر وحی کہا زید نے
پھر سنا ہمنے آپکو کہ فرماتے تھے وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ پھر فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے کہ یہ جبرئیل ہیں پہونچاتے ہیں مجکو خبیب کی طرف
سے سلام کہا راوی نے پھر بلایا کافروں نے لڑکوں کو اون لڑکوں سے کہ جو مارے گئے ہیں بدر میں اور پایا اونکو چالیس لڑکے پھر دیا اونھوں نے ہر لڑکے کو
ایک برچھا اور کہا اونھوں نے یہ وہی ہے کہ قتل کیا ہے اوسنے تمہارے باپوں کو پھر چھیدا اون لڑکوں نے خبیب کو ساتھ نیزوں اپنے کے چھیدنا ہلکا تو پھر گیا
خبیب لکڑی پر اور اولٹ گیا پس ہو گیا منہ اوسکا طرف کعبے کے اور کہا خبیب نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ وَجْھِیْ نَحْوَ الْقِبْلَۃِ الَّتِیْ رَضِیَ
لِنَفْسِہٖ وَلِنَبِیِّہٖ وَالْمُؤْمِنِیْنَ سب تعریف الله کو ہے کہ کیا اوسنے منہ میرا قبلے کی طرف کہ پسند کیا اوسکو واسطے اپنے اور پیغمبر اور مومنین کے
اور تھے وہ لوگ کہ جمع ہوئے اور معین ہوئے اوپر قتل خبیب کے عکرمہ بن ابی جہل او سعید بن عبد الله بن قیس اور اخنس بن شریق اور عبیدہ بن حکیم
بن امیہ بن اوقص السلمی اور تھا عقبہ بن الحارث بن عامر اون لوگوں سے کہ حاضر ہوئے اور تھا عقبہ کہ کہتا تھا قسم الله کی نہیں مینے قتل کیا ہے خبیب کو
تحقیق تھا میں اوسدن لڑکا چھوٹا ولیکن ایک مرد تھے بنی عبد الدار سے کہ نام اوسکا ابو میسرہ بن عوف بن السباق تھا پکڑا تھا ہاتھ میرا اور رکھا تھا ہاتھ میرے کو
ساتھ ہاتھ اپنے کے یہاں تک کہ مار ڈالا خبیب کو پھر جب چھیدا اوسکو ساتھ برچھے کے گذر گئے پیچھے اور نا پیدا ہو گئے ہیں چلائے کہ یا ابا سروعہ برا چھیدا
اوسکو ابو میسرہ نے پس چھیدا اوسکو ابو سروعہ نے یہاں تک کہ نکال دیا برچھے کو اوسکی پیٹھ سے اور ڈھیل کی ایک ساعت اوس حال میں کہ توحید بیان کرتا تھا
الله کی اور شہادت دیتا تھا اسکی کہ محمد رسول الله ہیں کہتے ہیں آدمی تھا اخنس بن شریق اگر چھوڑتا ذکر محمد صلی الله علیہ وسلم کا کسی حال میں تو البتہ چھوڑتا اوسکو اس حال میں
نہیں دیکھا ہمنے کسی مولود اور جننے ہوئے کو کہ محبت رکھتا ہو ساتھ بچے اپنے کے اوسقدر کہ محبت رکھتے ہیں اصحاب محمد کے ساتھ محمد کے کہا راوی نے اور
اور تھے زید بن الدثنہ نزدیک صفوان بن امیہ کے قیدی لوہے میں اور تھا زید بن الدثنہ نفلیں پڑھتا تمام راتیں اور روزے رکھتا تمام دن میں اور نہیں کھاتا تھا
اوس چیز سے کہ دیا جاتا تھا اوسکو ذبح سے پس گراں آیا یہ صفوان پر اور تھے کنارہ کرتا اونھوں نے قید ابن الدثنہ کو پھر بھیجا کسیکو طرف اوسکے کہ تو اون
کے کیا چیز کھایگا تو کہا اوسنے کہ نہیں ہوں میں کہ کھاؤں اوس جانور سے کہ ذبح کیے گئے ہیں واسطے غیر الله کے ولیکن پیتا ہوں میں دودھ کو اور تھا
زید بن الدثنہ کہ روزے رکھتا تھا سو حکم کیا اوسنے یعنی صفوان نے ایک بڑے قدح کا دودھ کے نزدیک افطار کرنے اوسکے کے اور پیتا اوس سے
یہاں تک کہ ہوجاتے تھے مانند اوسکے انکے دونوں میں پھر جب نکالا گیا وہ اور خبیب ایک دن میں ملے وہ دونوں اور ساتھ تھے بہت لوگ اون دونوں سے جا تب
پس لپٹ گیا ہر واحد اون دونوں میں سے صاحب اپنے کو اور وصیت کی ہر ایک نے اون دونوں سے صاحب اپنے کو ساتھ صبر کرنے کے اوس چیز کی کہ پہونچے
اوسکو پھر الگ ہو گئے وہ دونوں اور تھا وہ شخص کہ ولی ہوا قتل زید کا نسطاس غلام صفوان کا کہ لے گیا اوسکو طرف تنعیم کے اور بلند کی
اوسکے لیے لکڑی کہا زید بن الدثنہ نے کہ نماز پڑھلوں میں دو رکعت پس نماز پڑھی دو رکعت پھر اوٹھایا کافروں نے لکڑی پر پھر شروع کیا کہ کہتے تھے زید سے کہ
پھر جا تو اپنے دین سے اور پیروی کر تو ہمارے دین کی اور چھوڑ دیتے ہیں ہم تجکو کہا زید نے نہیں قسم الله کی نہ الگ ہونگا میں اپنے دین سے کہا کافروں
نے خوش آتا ہے تجکو کہ ہوں محمد ہمارے ساتھ تمھارے جگہ تیری اور ہو تو اپنے گھر میں کہا زید نے نہیں خوش آتا ہے مجکو کہ پہونچایا جاوے محمد کو ایک کانٹا
کوئی کانٹا اور حال یہ کہ میں اپنے گھر میں ہوں کہا راوی نے کہتا تھا ابو سفیان بن حرب نے کہ نہیں دیکھا ہمنے کسی مرد کے یاروں کو کبھی سخت تر واسطے اوسکے
محبت میں مثل اصحاب محمد کے ساتھ محمد صلی الله علیہ وسلم کے اور کہے حسان بن ثابت نے یہ اشعار اس باب میں اشعار

لَیْتَ خُبَیْبًا لَمْ تَخُنْہُ اَمَانَۃٌ	وَلَیْتَ خُبَیْبًا کَانَ بِالْقَوْمِ عَالِیًا

کہ نکلو تم میرے گھر اور میرے ملک سے پس نہ پہنچے رہ تو ای جہنی کلام اونکے سے اور خوش ہوا تو اوس سے ساتھ خروج کے پس نکلے تو اونکے گھروں سے کہا جہنی نے
کرتا ہوں میں کہ نکلتا ہوں کہا واقدی نے پس جب لوٹ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرف مدینے کے اور پیچھے آئے انکے اصحاب انکے تو ملے اصحاب
آپ کے ایک مرد سے باہر مدینے کے سو پوچھا اصحاب نے اوس سے آیا ملا تھا تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اوسنے ملا تھا میں پل پر اوس حال میں کہ
آنحضرتؐ تھے پل سے مدینے کے اوس طرف میں پس جب پہنچے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف آنحضرت کے پایا آنحضرتؐ کو کہ بھیجا ہوا ایک
شخص کو طرف محمد بن مسلمہ کے کہ بلا لائے اوسکو کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یا رسول اللہ اوٹھ آئے آپ اور نہ جانا ہمنے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
قصد کیا تھا یہود نے ساتھ عہد شکنی کی میرے ساتھ پس خبر دی مجکو اللہ نے اسکی اور اوٹھ آیا اور آئے محمد بن مسلمہ تو فرمایا آنحضرتؐ نے کہ جاؤ طرف یہود
بنی النضیر کے اور کہہ دے تو اونسے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے مجکو طرف تمہارے اسلیے کہ نکل جاؤ تم شہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس
جب آئے محمد بن مسلمہ پاس بنی النضیر کے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے مجکو طرف تمہارے ساتھ ایک پیغام کے اور نہیں ہوں میں ذکر کرتا
اوسکو تمسے جب تک کہ آگاہ کرلوں میں تمکو اوس خبر سے کہ جانتے ہو تم اوسکو پھر کہا محمد بن مسلمہ نے قسم دیتا ہوں میں تمکو ساتھ توریت کے وہ توریت کہ اتارا
اللہ نے موسی علیہ السلام پر آیا جانتے ہو تم کہ میں آیا تھا تمہارے پاس پہلے اس سے کہ بھیجے جائیں محمدؐ اور درمیان تمہارے توریت تھی پس کہا تھا
تمنے مجھے اسی جگہ پر کہ ای ابن مسلمہ اگر چاہے ہے تو کہ کھانا دن کا کھلاویں ہم تجکو تو کھانا کھلائیں ہم تجکو اور اگر چاہے ہے تو کہ یہودی بنائیں ہم تجکو تو یہودی بنائیں
تجکو پس کہا میں نے تمسے کہ کھانا دن کا کھلاؤ مجکو اور نہ یہودی بناؤ مجکو قسم خدا کی نہیں یہودی ہونگا میں کبھی پس دن کا کھانا لائے تم میرے لیے ایک رکابی میں
کہ واسطے تمہارے تھی قسم اللہ کی البتہ گویا کہ میں دیکھتا ہوں طرف اوس رکابی کے گویا کہ وہ پارہ گوشت بکری کا ہے کہا تمنے جسنے کہ باز منع کرتی ہے تجکو ہمارے
دین سے آگاہ ہو کہ دین ہمارا یہود کا ہے گویا کہ چاہتا ہے تو حنفیہ کو کہ سنا ہے تو نے اوسکو آگاہ ہو تحقیق ابو عامر نے پسند رکھا دین یہود کو اوس حال میں کہ
نہیں آیا ہے ملت حنفیہ پر تمہارے پاس صاحب اوسکا ظاہر ہو کر جہاد کرنے والا اوس حال میں کہ دونوں آنکھوں اوسکی میں سرخی ہوگی آویگا جانب یمن سے سوار ہوکر
اونٹ پر اور پہنے گا کملی کو اور کفایت کریگا ساتھ ٹکڑے روٹی کے تلوار اوسکی اوسکے مونڈھے پر ہوگی نہ ہوگا ساتھ اوسکے ہنسا گویا ہوگا ساتھ حکمت کے گویا کہ وہ
ایک برذالا تمہارا ہی قسم اللہ کی البتہ ہوگا قریب تمہارے میں جو یہ ہے چھین لینا ہتھیاروں اور اسباب کا اور قتل و مثلہ کرنا کہا بنو النضیر نے خداوندا ہاں تحقیق کہا تھا
ہمنے اسکو تمسے ولیکن نہیں ہے صاحب ملت حنفیہ کا یہ کہا محمد بن مسلمہ نے تحقیق فارغ ہوگیا میں آگاہ کرنے سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے مجکو
طرف تمہارے فرماتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمسے کہ توڑ ڈالا تمنے اوس عہد و پیمان کو کہ کیا تھا میں نے تمسے ساتھ اوس چیز کے کہ قصد کیا تمنے [illegible]
سے اور خبر دیتا ہوں میں اونکو ساتھ تدبیر اونکی کے اور خبر سے عمرو بن جحاش کے کہ گیا گھر کی چھت پر اسلیے کہ ڈال دے پتھر اوپر میرے پس سکوت کیا بنو النضیر نے اور نہ جواب دیا
اونھوں نے کوئی حرف پھر کہا ابن مسلمہ نے اور فرماتے ہیں کہ نکل جاؤ تم میرے شہر سے اور دیتا ہوں مہلت تمکو دس دن کی پس جو شخص کہ دیکھا گیا بعد اسکے تو مارا جائیگا
میں گردن اوسکی کہا بنو النضیر نے ای محمد نہ تھے ہم گمان کرتے کہ آوے ساتھ اس خبر کے کوئی مرد اوس سے کہا محمد بن مسلمہ نے متغیر ہوگئے دل [illegible]
اسپر چند دن کہ سامان درست کرتے تھے اور بھیجا آدمیوں کو طرف سواریوں کے کہ اونکی تھیں ذی الجدر میں کہ لاکر [illegible]
جلدی کی سامان درست کرنے میں پس درمیان اسکے کہ وہ اسپر تھے ناگاہ آئے رسول اور قاصد عبد اللہ بن ابی کے کہا آیا اونکے پاس سوید اور داعس [illegible]
اور وہ دونوں نے کہ کہتا ہے عبد اللہ بن ابی مت نکلو تم اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے اور ٹھہرے رہو تم اپنے قلعوں میں تحقیق ساتھ میرے دو ہزار [illegible]
میری قوم سے اور سوا اونکے عرب سے کہ داخل ہونگے ساتھ تمہارے تمہارے قلعے میں اور مر جائینگے سارے اونکے پہلے اس سے کہ پہونچایا جاوے کچھ طرف تمہارے
اور مدد کرینگے تمہاری بنی قریظہ تحقیق جب بے نصرت چھوڑینگے تمکو اور مدد کرینگے تمہاری ہم سوگند تمہارے غطفان سے اور کہا بھیجا ابن ابی نے [illegible]
کہ واسطے [illegible] اپنے ہم سوگندوں کی کہا اوسنے نہیں توڑیگا بنی قریظہ سے کوئی ایک مرد [illegible]
کہ ہو واسطے لڑائی کے درمیان میں بنی النضیر اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible]

بھیجتا ہون طرف محمدؐ کے اور آگاہ کرتا ہون ہم اونکو کہ ہم نہین نکلتے اپنے گھرون سے اور مالون سے پس چاہیئے کہ کرین محمدؐ جو کچھ کہ ظاہر ہوئے اونکو اوطمع کی تھی
اونھون نے ابن ابی سے اور درست کرتے تھے ہم اپنے قلعون کی بھیڑ داخل کرینگے ہم اون مین چیز جو جانینگے ہم اور درست کرتے ہین ہم چون اپنے کو اور لاتے ہین پتھر طرف قلعون اپنے کے
اور ہمارے پاس کہانا ہے جو اوس قدر کہ کافی ہے ہمکو برس بھر کو اور پانی ہمارا پانی روان ہمیشہ ہے نہین منقطع ہوتا ہے ہمارے قلعون سے نہین ڈرتے ہین ہم قطع
اوسکے سے پس دیکھتا ہے تو محمدؐ کو کہ گھیریگا ہمکو برس بھر نہ دیکھے گا تو یہ کہا سلام بن مشکم نے مغرور کر رکھا تجکو نفس تیرے نے قسم خدا کی یہ جھوٹ ہے باطل ہے قسم خدا کی
اگر نہ ہوتی یہ بات کہ منسوب ہو سفاہت ہو گی تیری رائے اور عیب لگایا جائیگا تجکو تو البتہ الگ ہو جاتا مین تجسے ساتھ اون لوگون کے کہ اطاعت کرتے ہین تیری
یہود سے پس نکرایسا قسم اللہ کی بیشک تو جانتا ہے اور جانتے ہین ہم ساتھ تیرے کہ تحقیق محمدؐ البتہ رسول اللہ کے ہین او تحقیق صفت اونکی نزدیک ہمارے ہے
پس ہم نکرتے اتباع کرین ہم اونکی اور حسد کرین ہم اونسے اسلیئے کہ نکل گئی ہے نبوت بنی ہارون سے اتو تا قبول کرین ہم اوس مقدار کو کہ دی ہے اونسے ہمکو امن او نکال چلین ہم
اونکے گھرون سے اور تحقیق جانتا ہے تو کہ تحقیق تونے خلاف کیا تھا اونسے پس عہد شکنی مین ساتھ اونکے پس اگر ہو گا وقت پھلون کا آجائینگے ہم یا آجائیگا جو کوئی آجائیگا
ہم مین سے طرف پھلون کے پس بیچ ڈالیگا یا کریگا جو منا سب کہ معلوم ہو گا اوسکو پھر لوٹ آئیگا طرف ہمارے پس گویا کہ ہم نہین نکلے ہین شہرون سے جب کہ
ہونگے مال ہمارے ہمارے ہاتھون مین تحقیق ہم سوا اسکے نہین کہ شرف اور علو رکھتے ہین اپنی قوم پر ساتھ مالون اپنے کے اور سخاوت اپنی کے اور جب کہ جاتے
رہینگے مال ہمارے ہمارے ہاتھون سے ہو جائینگے ہم مانند اورون کے یہود سے ذلت اور خواری اور محتاجگی مین اور تحقیق محمدؐ اگر آئے طرف ہمارے پس گھیر لینگے
ہمکو ان قلعون اور محلون مین ایک دن پھر پیش کرینگے ہم محمدؐ پر اسکو کہ بھیجا ہے محمدؐ نے محمد بن مسلمہ کو ساتھ اوسکے طرف ہمارے نہ قبول کرین محمدؐ اوسکو اور انکار
کرینگے ہمپر کہا حیی نے کہ تحقیق محمدؐ نہ گھیرینگے ہمکو اگر پائینگے ہماری طرف سے اقامت اور فرصت لینے کو اور اگر گھیرینگے ہمکو لوٹ جائینگے او تحقیق وعدہ کیا ہے
مجسے ابن ابی نے نو دیا جیسا کہا ہے تو پس کہا سلام بن مشکم نے کہ نہین ہے قول ابن ابی کا کچھ سوا اسکے نہین کہ چاہتا ہے ابن ابی کہ ڈالے تجکو ہلاکت مین یہان تک کہ لڑائی
ہو تجسے پھر بیٹھا رہے ابن ابی اپنے گھر مین اور چھوڑ دے تجکو تحقیق چاہا تھا اوسنے کعب بن اسد سے نصرت اور مدد کو پس انکار کر دیا کعب نے اور کہا کعب نے
کہ نہین توڑیگا کوئی عہد کو مرد بنی قریظہ سے اوس حال مین کہ مین زندہ ہون اور ابن ابی نے تحقیق وعدہ کیا تھا ہم لوگون سے بنی قینقاع سے مانند اوسی وعدے
کے کہ وعدہ کیا ہے تجسے یہان تک کہ لڑے بنو قینقاع اور توڑ دیا اونھون نے عہد و پیمان کو اور بند کیا اونھون نے اپنے نفسون کو اپنے محلون اور قلعون مین
اور منتظر رہے نصرت اور مدد ابن ابی کے پس بیٹھا رہا ابن ابی اپنے گھر مین اور گئے محمدؐ طرف بنی قینقاع کے پس گھیر لیا اونکو یہان تک کہ اوترے او پر حکم محمدؐ کے
پس ابن ابی نہین مدد کرتا ہے اپنے ہمسوگندون کی اور منع کرتا ہے اونکو مدد کرنے سے اور ہم ہمیشہ مارتے رہے ہین اوسکو ساتھ تلوارون کے ہمراہ اوسکے اونکی
لڑائیون مین یہان تک کہ باقی رہین لڑائیان اونکی اور آئے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم پس مانع اور روکنے والے ہوئے درمیان اونکے اور ابن ابی نے یہودی ہے
اور پہ دین یہود کے نہ مسلمان ہے اور پر دین محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ وہ او پر دین اپنی قوم کے ہے پس کس طرح مانتا ہے تو قول اوسکا پس بولا حیی کہ انکار
کرتا ہے نفس میرا مگر دشمنی کو سوا عداوت کے آنحضرتؐ سے اور یہ کہ لڑون مین اونسے پس کہا سلام بن مشکم نے واللہ یہ بات ہے نکالے جانے کی ہے اپنے
وطنون سے اور جانے ہمارے مالون اور شرفون کی اور پکڑے جانے ہماری اولاد کو اور مارے جانے ہمارے لڑنے والون کے پس نمانا حیی نے سوا لڑائی
کے اور حکم کیا اللہ تعالی نے اپنے رسول کو کہ جاوین طرف بنی نضیر کے اور نکالین اونکو شہر سے اور کہلا بھیجا منافقون نے بنی نضیر کو کہ نکلین او
کوچہ بندی کرین اور درست کرین گلیون کو او مضبوط کرین قلعون کو پس اگر آنحضرتؐ نہ مانین سوا لڑائی کے تو مدد کرینگے ہم تمھاری پس کیا یہود نے اسی طرح او
تکبر دیا آنحضرتؐ نے لوگون مین پس تیار ہو گئے اونھون نے اور چلے طرف بنی نضیر کے پس جب پہونچے اونکی طرف آنحضرتؐ تو پایا اونکو کہ نوحہ کرتے تھے
اوپر کعب بن اشرف یہودی کے پھر کہا یہود نے کہ ای محمدؐ کیا فریاد کرنے والی ہے پیچھے فریاد کرنے والی کے اور رونے والی ہے بعد رونے والی کے فرمایا آپنے کہ ہان
پس کہا یہود نے کہ چھوڑ دو ہمکو تا کہ روئین ہم اپنے غم و مصیبت پر پھر قبول کرینگے ہم حکم آپکا پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ نکل جاؤ مدینہ منورہ سے پس انکار کیا اونھون نے
اس بات کا اور کہا موت قریب تر ہے ہمسے نسبت اس بات کے کہا جانتے ہو تم پس شروع کی ہم لڑائی پس اٹھنے سے لوگ قریب ہین رات کے پس جب غالب آئے

آنحضرت کسی گلی یا گھر پر اونکے تو ہٹ جاتے یہود اوس سے پیچھے گلی یا گھر میں گھس لگا کر پھر بند کر دیتے اوسکو اور مستعد ہوتے اوسمین لڑائی کو اور خراب کرتے صحابۂ
آنحضرت اوس مقام کو کہ غالب آتے اوسپر اور اسی طرف اشارہ ہی اس قول میں اللہ عزوجل کے یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَهُمْ بِاَیْدِیْهِمْ وَاَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ
فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ ۝ یعنی اوجاڑنے لگے اپنے گھر اپنے ہاتھوں اور مسلمانون کے ہاتھوں سو عبرت مانو ای آنکھ والو۔ اور حکم کیا آنحضرت صلعم نے
واسطے کاٹنے اونکے کچھ درختوں کھجور کے تاکہ غصے ہوں وہ بسبب اوسکے اور خراب کرے اونکو اللہ تعالی اوسکے باعث سے اور تھی وہ قسم کھجور کی مشہور ساتھ
نام لونہ اصفر کے بہت زرد رنگ شفاف کہ دکھائی دیتی تھی گٹھلی اوسکے اندر سے اور باغ اون کھجوروں کے محبوب تر تھے اونکو لونڈی غلاموں سے پس چلائے یہودی
اون دشمنان خدا نے جب کہ کٹتے دیکھے باغ اپنے اون کھجوروں کے اور بولے اے محمد کیا پایا ہی تم نے اوس چیز میں کہ اوتری طرف تمہارے حکم فساد کا زمین میں یا اوسکی
اصلاح کا پس بہت کام کیا اس باب میں اور جب نا امید ہوئے منافقوں کی مدد سے اور ڈالا اللہ تعالی نے رعب اونکے دلوں میں تو سوال کیا آنحضرت سے
طلب امان کا اور جانوں اور مالوں اور اولاد اپنے کے کہ نکل جاویں مدینے سے پس صلح کی اونسے آنحضرت نے اس بات پر کہ نکل جاویں مدینے سے اور ہو
تین تین شخص میں ایک ایک اونٹ کہ لادلیں اوسپر جسقدر رہا ہیں مال اور کھانا پانی سے اور نہ لیں سوا اسقدر کے اور کچھ پس نکل گئے وہ مدینہ منورہ سے
اسی طرح اور نازل فرمائی اللہ تعالی نے بیچ مقدمے کاٹنے اون کھجوروں کے یہ آیت مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّیْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآىِٕمَةً عَلٰۤى اُصُوْلِهَا
فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِیُخْزِیَ الْفٰسِقِیْنَ ۝ یعنی جو کاٹ ڈالا تمنے کھجور کا پیڑ یا رہنے دیا کھڑا اپنی جڑ پر سو اللہ کے حکم سے اور تا رسوا کرے بے حکموں کو
اور فرمایا اونکے نکالنے میں مدینے سے وَلَوْلَاۤ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِی الدُّنْیَا وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝
یعنی اور اگر نہ ہوتا کہ لکھا تھا اللہ نے اونپر اوجڑنا تو اونکو مار دیتا دنیا میں اور آخرت میں ہی اونکو آگ کی مار پس چلے گئے مدینے سے طرف موضع اذرعات کے
اور اریحا کے شام سے سوا حیی بن اخطب کے کہ گیا وہ ہمراہ اپنے اہل و عیال اور بنی اعمام کے خیبر میں اور جو بڑا اونکا خیبر میں اور گیا خود طرف مکہ پس بلایا وہاں
لوگوں کو کہ نکلیں ہمراہ واسطے جنگ کے آنحضرت سے بیچ سال قحط کے پس کہتے ہیں بعد نکلنے کے مکے سے کہا لوگوں نے کہ ہم صبر کریں آنے تک فراخ سالی کے
کہ چراویں اوسمیں درختوں کو اور پیویں اوسمیں دودھ کو اور زاد راہ لی تھی اہل مکہ نے ہمراہ اپنے اس سفر میں تو پھر آیا پاس اونکے حیی بن اخطب [illegible]
کرتے تھے پس قحط ہو رہی اونکی لوٹ جانے پر طرف مکے کے اور دریافت کیا حیی سے حال اوسکی قوم کا کہا اوسنے چھوڑ آیا ہوں میں اونکو درمیان خیبر
اور مدینہ منورہ کے متردد یہاں تک کہ چلو تم اونکی طرف کہ جاویں وہ ہمراہ تمہارے آنحضرت اور اونکے اصحاب پر پھر دریافت کیا اونھوں نے حال بنو قریظہ کا
کہا حیی نے ہیں بیچ مدینے میں قریب گرد آنحضرت کے یہاں تک کہ جاؤ تم ساتھ [illegible] اہل مکہ ایک سال اور یہ ہوا قصہ بنی نضیر کا

ذکر غزوۂ خندق کا

پھر جب گذر گئے اوس مدت کے جمع کیے قریش نے لشکر اور ذکر کرتے ہیں بہت قبائل عرب سے یعنی بنی غطفان اور بنی اسد اور سلیم اور قریش اور جو لوگ کہ
داخل تھے انمیں یہاں تک اکٹھا ہوا ایک بڑا لشکر اور کوچ کیا اونھوں نے اور معلوم ہوا آنحضرت کو اس سے پس مشورہ کی خندق کھودنے کا [illegible]
جب دیکھا اصحاب نے کہ آنحضرت کوشش کرتے ہیں بیچ کھودنے خندق میں تو جان لیا اونھوں نے کہ مشرکین آتے ہیں [illegible] آنحضرت نے
واسطے ہر جماعت کے اور اولاد کی ایک باپ کی [illegible] زمین واسطے کھودنے خندق کے پس جھگڑے مہاجرین اور انصار بیچ سلمان فارسی کے کہا
ہر ایک نے ہونا اوسکا درمیان اپنے اور تھے سلمان بڑی طاقت والے پس فرمایا آنحضرت نے [illegible] سلمان اہل بیت سے ہیں [illegible]
لوگوں نے کھودنا خندق کا تو نکلا اوسمیں ایک بڑا پتھر سخت کہ دشوار گذرا اوسکا [illegible] لوگوں کو [illegible]
سلمان کی [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]

کہا ان قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ اوتاری ہے اوسنے آپ پر کتاب فرمایا آنحضرت نے دیکھا مینے پہلی چوٹ مین شہرون یمن کو اور دوسری ضرب مین قصر ابیض مدائن کا
اور تیسری چوٹ مین شہرون شام کو اور روم کو بھی سیری طرف اللہ تعالی نے اس بات کی کہ ہر آیندہ فتح ہونگے وہ شہر تمہیں یہ خوشخبری ہے تمکو ای لوگو تو خوش ہوئے مسلمان
یہ سنکر بشارت آنحضرت کی اور جب کہ فارغ ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھودنے خندق سے تو آئے وہان پر مشرکین اور اوترے گرد مدینے کے اور لڑے سخت
لڑائی کہ اذیت پہونچی اصحاب آنحضرت کو ہر طرح کی اور سخت محاصرہ کیا مسلمانون کا کہ شک اور تردد کیا اوس سے منافقون نے بیچ شان آنحضرت کے اور کہے
کلمات بے ادبانہ پس کہڑا ہوا ایک انصاری معتب بن قشیر نام اور کہا اوسنے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ کیا ہے ہمسے فتح محلون فارس اور روم اور یمن کا
درحالیکہ نہین باہر جا سکتا کوئی ہمارا واسطے پہنچانے کے اپنے مقامت واللہ یہ فریب اور دھوکا ہے اور متابعت کی اوسکی اس بات مین ایک گروہ منافقون نے
پس فرمایا اللہ تعالی نے مناسب اس باب مین یہ آیت کریمہ وَاِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا
غُرُوْرًا ○ یعنی اور جب کہنے لگے منافق اور جنکے دلون مین روگ ہے جو وعدہ دیا تھا ہمکو اللہ نے اور اوسکے رسول نے سب فریب تھا + اور زعم کیا ہے اہل سیر نے
کہ جماعتون انصار سے کہ وہ بنی حارثہ اور بنی سلمہ ہین قصد کیا اونھون نے چلے جانے کا اپنے مقامون سے اور کہا اونھون نے کہ ای نبی اللہ تحقیق گھر ہمارے
خالی ہین خوف ہے ہمکو اونمین چورون سے پس فرمایا اونکے حق مین اللہ تعالی نے یَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُیُوْتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِیَ بِعَوْرَةٍ اِنْ یُّرِیْدُوْنَ
اِلَّا فِرَارًا ○ یعنی کہنے لگے ہمارے گھر کھلے پڑے ہین اور وہ کھلے نہین پڑے غرض اونھین مگر بھاگنا + اور ذکر کیا اسکا دوسری صورت مین اس طرح
اِذْ هَمَّتْ طَّآىِٕفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِیُّهُمَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ یعنی جب قصد کیا دو فرقون نے
تم مین کہ نامردی کرین اور اللہ مددگار تھا اونکا اور اللہ ہی پر چاہیے بھروسا کرین مسلمان + پس کہا اون لوگون نے بعد نزول اس آیت کے یہ کہ نہین دوست رکھتے ہم
اوس بات کو کہ قصد کیا تھا ہمنے اوسکا جب کہ ہوا اللہ تعالی ولی اور صاحب ہمارا + پھر بولے قریش حیی بن اخطب سے کہ کیا نہ وعدہ کیا تھا تونے ہمسے مدد اپنی
قوم کا کہا اوسنے ہم ثابت ہین اپنے اقرار پر اور وہ نزدیک ساتھ قول میرے کے ہین اور گیا حیی شام کو روز جمعہ کے وقت غروب آفتاب کے اور پایا اپنی قوم
بنی قریظہ کو کہ شوم جانا تھا اونھون نے حیی کو اور کہہ رکھا تھا آپسمین کہ اگر آوے وہ تو نہ آنے دینا اوسکو درمیان اپنے کہ حاصل ہوگی ہمکو شومی اور خرابی اوسکی
بسبب کہ حاصل ہوئی شامت اوسکی اوسکی قوم کو پس جب پہونچا یہ پاس اونکے تو بند کر لیے اونھون نے دروازے اپنے اور بولے چلا جا تو پیچھے کو کہ تو شخص منحوس ہے
ہلاک کیا تونے اپنی قوم کو اور اب ہمکو چاہتا ہے کہ ہلاک کرے اور نہ اوسکی ملاقات ہو تو اوس بات کو اور اتفاقا پکایا تھا اونھون نے اوسدن کھانا ضیافت کا کہ مبارک دن ہے
نزدیک یہود کے تو کہا حیی نے کہ واسطے نہین کہ بند کرنا تمہارا دروازون کو آگے میرے مگر خوف اس بات کے ہے کہ کہاؤن مین تمہارے کھانے سے پس خراب کرے
اللہ تعالی کہانا تمہارا + جب کہ کہا اوسنے اونسے ذکر کہانے کا تو شرمندہ ہوئے وہ اوس سے اور کھول دیے اوسکے لیے دروازے جب کہ گیا اندر پاس اونکے
تو فریب دیا اونکو ساتھ شیرین بات کے اور بولا اوس اعرابی یہود ای بنی قریظہ فرمان برداری کرو میری بیشک اللہ تعالی بری ہے اس شخص اور اوسکے اصحاب سے اب آپہونچی ہے
ہلاکت اونکی ان دنون مین ہمراہ قریش کے مین خوف ہی مجکو کہ اگر نہ ہمراہی کی تمنے قریش کی تو آوینگے وہ تمپر بعد
فارغ ہونے کے آنحضرت اور اونکے اصحاب سے اور تحقیق لایا ہون مین واسطے تمہارے قریب پندرہ ہزار عرب کے کہ اونمین رئیس اور سردار اونکے ہین
تو جواب دیا بنو قریظہ نے کہ خرابی ہو تیری کیا تو چاہتا ہے کہ ہم توڑ دین اونکی یادداشتون سے کہ بھاگ جاوین قریش جنگ آنحضرت سے اور چھوڑ جاوین آنحضرت کو بیچ ہم
واسطے ہمارے اور توڑ دیا ہے تینے وہ عہد کہ تھا درمیان ہمارے اور اونکے اور نہین واسطے ہمارے کوئی ناصر اور مددگار اور مقصد قوم سے کیا نقصان ہوگا تیرا اسکی
اوس سے کہ دیکھینگے ہم مسلمانون سے جب کہ نجات پاویگا تو ساتھ اپنی ذات کے حکم کرتا ہے تو ہمکو کہ توڑ دین ہم اوس عہد و قسم کو کہ ہے درمیان ہمارے اور محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اگر ہو یہ امر بہتر تو حاصل ہو فائدہ اوسکا تجکو اور اگر برائی ہووے پس تو مبتلا ہون ہم اوس برائی مین جیسے کہ حاصل ہوا تیری قوم کو تیری قسمت
اور نحوست سے تو کہا حیی نے قسم کہاتا ہون اس بات کی کہ اوتاری ہے اللہ تعالی نے موسی پر توریت سے اگر بھاگ گئے مشرکین آنحضرت اور اونکے اصحاب سے لیکن
نہین گمان مجکو اس بات کا کہ کرین وہ اسکو تو البتہ آونگا مین پاس تمہارے اور بیٹھونگا تمہاری گڑھی مین ہمراہ تمہارے پہنچیگا تمکو جو کچھ پہنچیگا اونکو

اون لوگون نے اوس سے اقرار اس بات پر اور بولے اگر کرتا ہی تو یہ کام تو بھیجے آ مشرکون کو پاس ہمارے بس نہی قسم ہے اونسے آگے ہمارے اور بھیجے آپاس ہمارے ستّر نفر
اونکے دلاور سوار ون سے تاکہ رہین وہ ہمراہ ہمارے ان قلعون مین پھر جب جاوین طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تو نکلین گے ہم بھی طرف اونکے پیچھے تو گیا یہی طرف
مشرکون کے اور قسم لی اونسے واسطے بنی قریظہ کے اور تھا ہمراہ اوسکے ابولبابہ قرظی بھی بشرطیکہ داخل ہون درمیان اونکے ستر مرد اشراف سوار اونکے واسطے
رہنے کے اونکے قلعون مین اور مقرر کی مدت دس رات کی تاکہ فراغت حاصل کرلین اپنے کامون سے اور جمع کرلین ہتھیار اور لڑین تم اس مدت تک آنحضرت اور اونکے اصحاب
اور لایا جاوے طرف بنی قریظہ کے بازار مین قبول کیا یہ مشرکون نے اور لڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اون لوگون مین اوسقدر کہ نہ لڑے تھے کبھی پہلے اس سے اور
ہوا یہ جب کہ لڑے یہ مشرک مسلمانون سے اوپر اور نیچے کی جانب سے پس لشکر بنائے قریش نے واسطے آنحضرت ﷺ کے تین لشکر اور آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
ابن اعور سلمی اوپر کے جانب وادی سے درحالیکہ ساتھ اوسکے حارث بن عوف مزنی تھا بیچ جماعت بنی سعد اور بنی ذبیان کے اور آیا پاس آنحضرت ﷺ کے عیینہ بن حصن
بیچ جماعت بنی فزارہ اور اسد کے اور افسر بنی اسد کا اوس دن طلیحہ بن خویلد تھا اور کھڑے کیے تھے اوسکے لیے ابوسفیان نے نیچے جانب خندق کے پس لڑے
مشرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اوس دن اوپر کی جانب اور نیچے کی جانب سے اور سامنے سے غروب آفتاب تک اور حائل ہوئے اوس دن مشرک درمیان آنحضرت
اور نماز عصر کے پس فرمایا آنحضرت ﷺ نے روکا ہمکو انھون نے نماز عصر سے بھرے اللہ تعالی شکم اونکے اور گھر اونکے آگ سے اور انھین جماعتون کا ذکر کیا ہی اللہ تعالی نے
اپنے کلام مبارک مین اِذْ جَاءُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللّٰهِ
الظُّنُونَا یعنی جب آئے تمپر اوپر کی طرف سے اور نیچے سے اور جب ڈگ گئین آنکھین اور پہنچے دل گلون تک اور اٹکلنے لگے تم اللہ پر کئی کئی اٹکلین
اور آیا نوفل بن عبد اللہ بن مغیرہ اپنے گھوڑے پر بعد غروب آفتاب کے نزدیک نشیب خندق کے پس گر پڑا وہ اور گھوڑا اوسکا دونون خندق مین اور چور ہوگئے
دونون پس کہلا بھیجا ابوسفیان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ دیتے ہین ہم تمکو عوض لاش نوفل کے سو اونٹ دیت کے فرمایا آنحضرت ﷺ نے تمہین کو
دیت اوسکی اور رہنے دو پاس اپنے کہ وہ اور دیت اوسکی دونون ناپاک ہین اور رہے اصحاب آنحضرت دو رات مشرکون سے ساتھ سختی لڑائی کے کہ ڈالا اللہ نے اون لوگون کو
مشرک طرف اپنے لشکرگاہ کے اور روشن کین آگین اونھون نے گرد اونکے اور پکارا آنحضرت ﷺ نے اپنے اصحابون کو نام لے لیکر کہ اوٹھو حذیفہ بن یمان بھی تھے نہین اوٹھا
آپ کو کسی نے اصحاب سے تو کھڑے ہوئے آنحضرت درحالیکہ پھرتے تھے درمیان اونکی صفون کے یہان تک کہ گذرے حذیفہ پر پس ٹھوکر ماری اونکو اور فرمایا اونکو
یہ کہا اونھون نے مین حذیفہ ہون یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کیا تو سنتا تھا آواز میری اول شب سے عرض کی حذیفہ نے کہ ہان قسم ہے اوس ذات کی کہ اوتاری اوپر
کتاب آپ پر فرمایا کسنے منع کیا تھا تجکو میرے جواب دینے سے عرض کی حذیفہ نے کہ سردی اور تکلیف نے کہ مین گرفتار اوسمین ہون فرمایا آپ نے کھڑا ہو ساتھ برکت نام اللہ
پس کھڑے ہوئے حذیفہ پھر فرمایا اونسے آنحضرت ﷺ نے کہ جاو اے حذیفہ طرف لشکر مشرکین کے اور لاو واسطے میرے خبر اونکی کہ کیا ہی ارادہ اونکا صبح کو کرنیوالی نہین کچھ
باتین اونکی اور مت کہنا کسی سے خبر کو یہان تک کہ لوٹ آو پاس میرے پس گئے حذیفہ ارشاد آنحضرت ﷺ پھر فرمایا آنحضرت ﷺ نے جب کہ پیٹھ پھیری حذیفہ نے اونکے واسطے
دعا کو کہ اَللّٰهُمَّ احْفَظْ حُذَيْفَةَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ یعنی اے خدا حفاظت کر حذیفہ کی اوسکے سامنے
اور اوسکے پیچھے سے اور اوسکے داہنے سے اور اوسکے بائین سے پس گئے حذیفہ درحالیکہ نہ معلوم ہوتا تھا اونکو جاڑا اور نہ ضرر یہان تک کہ پہنچے طرف لشکر ابوسفیان کے
اونھین نے کہ وہ بیٹھے تھے آگ پر باتین کرتے ہوئے پس بیٹھ گئے حذیفہ طرف اونکے اور نہ گمان کیا اونھون نے اونکو مگر اپنون سے پھر آیا اوس جماعت مین ایک
ابوسفیان کی جانب سے پس پوچھا لوگون سے کہ کیا خبر ہی پیچھے میرے کہا اونسے پکڑ لے ہر شخص ہاتھ اپنے ہمنشین کا … معلوم کرے کہ کون ہی
جاسوس … اوس خبر کا کہ خوش کرے گا … پس پکڑ لیا ہر شخص نے ہاتھ اپنے پاس والے کا اور پکڑ لیا حذیفہ نے ہاتھ اپنے برابر والے کا پھر کہا …
ہم مین کوئی غیر ہمارا … بات اپنی کہا اونسے آیا اعتماد درمیان ہمارے ابولبابہ سردار بنی قریظہ کا …
ستر آدمی پھر جب جاوین لوگ طرف آنحضرت ﷺ کے تو نکلین بنی قریظہ بھی اوپر آنحضرت ﷺ کے …
ہوئے حذیفہ درمیان سے دو لوگون کے اور گذرے … ابوسفیان کے درحالیکہ بیٹھا تھا اور پشت اپنی آگ سے …

اور عداوت پر گواہی دیتا ہوں میں آج وقت جب ہر رسنے انبیاء کے کہ تم جھوٹے ہو اور میں دشمن تمہارا ہوں پس حکم کیا واسطے اوسکے آنحضرتؐ نے اور ماری گئی گردن اوسکی
نزدیک احجار الزیت کے کہ وہ جگہ بازار کی ہے مدینے میں پھر اوتاری اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت کریمہ وَأَنْزَلَ الَّذِينَ ظَاهَرُوهُمْ مِنْ
أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ صَيَاصِيهِمْ وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيقًا تَقْتُلُونَ وَتَأْسِرُونَ فَرِيقًا ۝ وَأَوْرَثَكُمْ أَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ
وَأَمْوَالَهُمْ وَأَرْضًا لَمْ تَطَئُوهَا یعنی اور اوتار دیا اونکو جو اونکے رفیق ہوئے تھے کتاب والے اونکی گڑھیوں سے اور ڈالی اونکے دل میں دھاک کتنوں کو
تم جان سے مارنے لگے اور کتنوں کو بندی کیا اور تمکو ملا دی اونکی زمین اور اونکے گھر اور اونکے مال اور ایک زمین جسپر نہیں پھیرے تمنے اپنے قدم اور مراد اوس زمین سے
یا مال خیبر ہے جو وعدہ فرمایا اوسکا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں دوبارا اور تھے قیدی بنی قریظہ کے اوس دن سات سو پچاس آدمی پس عرض کی عمر رضی اللہ عنہ نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیوں نہیں خمس نکالتے آپ اس مال سے جیسا کہ خمس نکالا تھا آپ نے دن بدر کے فرمایا آپ نے نہیں خمس نکالتا میں کیونکہ یہ
ایک شی ہے کہ کیا اسکو اللہ تعالیٰ نے خاص واسطے میرے نہ اور مسلمانوں کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ
فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ یعنی جو ہاتھ لگا دے اللہ اپنے رسول کو بستیوں والوں سے سو اللہ کے واسطے اور رسول کے اور ناتے والے کے
پس مراد ان قریوں سے قریظہ اور نضیر اور فدک اور خیبر ہے کہ وعدہ کیا تھا انکی فتح کا اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ سے قبل انکی فتح کے پس بیچے آنحضرتؐ نے
لوٹ سے بنی قریظہ کی ستر گھوڑے پھر بانٹ دیا اونکو اپنے گھر والوں میں اور تقسیم کیا باقی کو دو نصف پر پس بھیجا سعد بن عبادہ کو ساتھ ایک نصف کے شام
کی طرف اور بھیجا انس بن قیظی کو ساتھ دوسرے نصف کے غطفان کی طرف اور حکم کیا کہ لاویں غطفان سے ساتھ گھوڑوں کو پس کیا اونھوں نے
اسی طرح اور حاصل کیے گھوڑے بڑے بڑے پس کر دیا اون گھوڑوں کو آنحضرتؐ نے مسلمانوں میں واسطے جہاد کے خدا کی راہ میں پھر فرمایا آنحضرتؐ
نے ذکر کیا میں نے وہ کہ تھا واسطے میرے خمس سے طرف مسلمانوں کے اور تھا خمس ڈیڑھ سو پس یہ تھا قصہ جنگ احزاب و بنی قریظہ کا

ذکر غزوہ بنی لحیان کا

اور ٹھیرے رہے آنحضرتؐ مدینہ منورہ میں جسقدر کہ چاہا اللہ تعالیٰ نے پھر نکلے طرف قبیلہ بنی لحیان کے کہ جن مقابل ہوئے اونسے اور جنگ بالا کی اونکو اللہ تعالیٰ
نے اور مارا اونکو اور متفرق کر دیا اونکو گرفتے مسلمانوں کی اور پیچھا کیا آپنے پیچھے اونکے سواریوں بھگا دیا اونکو موضع [illegible] بڑی شکست دلی اور ہلاک کیا اللہ تعالیٰ نے سبب
اسکے اہل مکہ کو اور اقامت فرمائی آنحضرتؐ نے منازل بنی لحیان میں کئی راتیں پھر مراجعت فرمائی پس کہا کعب بن مالک نے اس باب میں یہ ابیات

أَقَمْنَا عَلَى الْمَرَسِ النَّبِيُّ لَيَالِيَا	بِأَرْعَنَ جَرَّارٍ عَرِيضِ الْمَبَارِكِ
فَلَمْ نَلْقَ فِي تَطْوَافِنَا وَالْتِمَاسِنَا	فُرَاتَ بْنَ حَيَّانٍ يَكُنْ رَهْنَ هَالِكِ

یعنی قیام کیا ہمنے مرس بریع پر کئی راتیں ساتھ گوشت لشکر اونٹوں کے چوڑی خوابگاہ والوں کے نہیں ملے ہم اپنے پھرنے اور تلاش کرنے میں فرات بن حیان
کو کہ ہو وے گروی ہلاک ہونے والے کا اور فرات بن حیان ایک شخص ہے قبیلہ بنی عجل سے کہ تھی بیٹی اوسکی ایک عورت قریش سے اور تھا پیشوا ابو سفیان [illegible]
واسطے آنحضرتؐ کے پھر توبہ کی اسنے بعد اسکے اور اچھا ہوا حال اوسکا اور لوٹے آنحضرتؐ طرف مدینے کے ساتھ غنیمت اور سلامتی کے بیان کیا ہے
آنحضرتؐ [illegible] اور بیچ میں بھیجی اللہ تعالیٰ نے ایک سخت آندھی [illegible] پر اور ڈرے وہ اوس سے ہلاکت پر یہاں تک کہ خالد بن [illegible] اور [illegible] مردوں کو اور کہ ہوگئی
اوس رات اونٹنی آنحضرتؐ کی اور نہ ملی یہاں تک کہ صبح کی لوگوں نے پھر جب دوپہر ہوئی آندھی کہا لوگوں نے یا رسول اللہ کیا حال ہے اس آندھی کا فرمایا آپ نے آندھی
سبب مرنے ایک شخص کے ہے منافقوں سے کہ تھا سردار اہل نفاق کا اور مر گیا وہ مدینے میں پوچھا لوگوں نے کون ہے وہ یا رسول اللہ فرمایا آپ نے وہ رفاعہ بن تابوت [illegible]
سے پس تھا یہ سبب اوسکا اور کہا ایک شخص نے منافقوں میں رہا لیکن تھا درمیان جماعت اصحاب کے کہ کہتے ہیں یہ آنحضرتؐ کہ میں جانتا ہوں غیب کو اور خبر [illegible]
جنگل کی ہونے والی چیز سے حال انکہ نہیں جانتا کہاں ہے اونٹنی اونکی کیوں نہیں خبر دیتا آنحضرتؐ کو اوس اونٹنی کی پس شخص کہ خبر دیتا ہو اونکو سب کی [illegible]
ایک [illegible] کہ [illegible] ہوا گریبان لینگیا اس بات کو آنحضرتؐ کو [illegible] ٹھہرا وہ شخص [illegible]

پس سے ہم دشمنون بنی ہاشم سے اور مار ڈالا جنہونے انکو اور یہ ہی سامان اون دونون کا پس فرمایا آنحضرتؐ نے بلکہ وہ دو شخص تھے بنی سلیم سے کہ میرے حلیفون سے
برا کام کیا تمنے پس مکروہ جانا آنحضرتؐ نے یہ کام اور اوتاری اللہ تعالی نے اپنے نبی پر اس مقدمے مین یہ آیت کریمہ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ
یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فرمایا اللہ تعالی نے نہ جلدی کرو تم ساتھ مار ڈالنے کے بغیر بیعت آنحضرتؐ یا اونکے حکم سے یہان تک کہ مشورت کرلو تم آپسے بیعت فرمائی
اونکو آمین اور آئے لوگ اون دونون کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس بولے کہ دو شخص ہمارے آئے تھے پاس آپکے اور مارے گئے وہ دونون پاس آپکے
فرمایا آپ نے کہ تحقیق تمہارے دونون شخصون نے منسوب کیا اپنے کو طرف ہمارے دشمنون کے لیکن ہم اب دیت دیتے ہین اون دونون کی پس دی آنحضرتؐ نے دیت
اون دونون کی پس تمام ہوا قصہ جنگ بیر معونہ کا

ذکر غزوہ بنی مصطلق کا

پھر حکم فرمایا آنحضرتؐ نے لوگون کو طیاری کا پس مستعد ہوئے لوگ پس مطلع کیا اونکو آپ نے کہ مین ارادہ رکھتا ہون بنی مصطلق کا جو ایک فرقہ ہی قوم خزاعہ سے
اور فرمایا بالتحقیق اہل تہامہ نہین جانتے ہین کہ کدہر جاؤنگا اور نہ اس پر ہین لیکن مین ظاہر کرنیوالا ہون خبر جانے کی طرف شام کے تاکہ جاوین جاسوس طرف اہل تہامہ
کے یہ خبر لیکر پس فارغ ہوگئے لوگ اپنی طیاری سے پھر نکلے آنحضرتؐ اور پر راہ گئے بنی ملیہ کے اضطرار سے گویا آپ قصد کرتے ہین شام کا پس چلے تمام اوس دن
یہان تک جب کہ شام ہوئی تو مقام کیا آپ نے پھر لوٹے طرف تہامہ کے یہان تک کہ مڑ گئے راہ سے نخیرات کے قریب سے اور تیز چلے اور چھاپا مارا آپنے بنی مصطلق
پس قتل کیا اونکو اور لئین بہت چیزین اونکی اور پایا اوس دن جویریہ بنت الحارث بن ابی ضرار کو پھر لوٹے جلد طرف مدینہ خوف سے اس بات کے کہ چھاپا مارین کہین مدینے
پس چلے چلے دن اور رات اپنے یہان تک کہ فجر کی لوگون نے واسطے حارث بن ضرار کے پیچھے اپنے کہ قسم کھائی تھی اوسنے کہ نہ لوٹین بے قتل کیے ہوئے بعض اصحاب
آنحضرتؐ کے پس مقام کیا آنحضرتؐ نے اور فرمایا لوگون کو کہ ٹہرین سہارے آرام لینے کو اور فرمایا نہ کھولا کرین اپنی اپس کیا اصحاب نے اسی طرح اور کھڑے کیے پہرے والے
آپ نے اور افسر کیا پہرے والون پر حارثہ بن نعمان کو پس حکم کیا حارثہ نے اپنے لوگون کو یہ کہ سو رہین اور کہا حارثہ نے مین کافی ہون تمہاری طرف سے نگہبانی مین پس
اگر دیکھونگا مین کسی چیز کو تو آگاہ کرونگا مین تمکو پس درمیان اوس حال کے کہ وہ قرآن پڑھتے تھے اور سوتے تھے ہمراہی اونکے ناگاہ نزدیک ہوا اونسے حارث بن ابی ضرار
اور مارا اونکو تیر سے پس گر پڑا وہ تیر قریب اونسے اور جاگ گئے پہرے والے پس پوچھا کیا اونہون نے حارث کا لیکن نہ پایا اوسکو اور بولے ای حارثہ غافل ہوگیا تو یہان تک
کہ تیر مارا حارث نے کہا حارثہ نے نہین غافل ہوا مین لیکن چاہا تھا مین نے کہ مارے وہ میرے تیر کو پس خبردار کرون مین تمکو اور پکارون تمکو اور ذکر کیا گیا کعب بن مالک سے
قریب آنا حارث کا اور یہ کہ آگے گئے ہین اوسکی طرف اصحاب آنحضرتؐ کے پس جاتی رہی اونسے نیند پس آئے کعب پاس آنحضرتؐ کے اور کھڑے ہوئے آپکے
سر مبارک پر تلوار لیکر حفاظت کو فجر تک پھر جب کہ جاگے آنحضرتؐ تو ناگاہ دیکھا کعب کو سر پر تلوار لیے ہوئے پس فرمایا کیا ہی واسطے تیرے ای کعب عرض کی اونہون
نے کہ کہا گیا مجھسے آنا حارث بن ابی ضرار کا اور قریب ہونا اوسکا مجھسے پس آ گیا مین آپکے مثل آگے جانے اصحاب کے اور جاتی رہی نیند میری پس کھڑا ہوا
مین آپکی حفاظت کو پس فرمائین واسطے اونکے آنحضرتؐ نے اچھی باتین پھر پڑھی لوگون نے نماز صبح کی پھر سوار ہوئے اور آئے مدینے مین پس نکاح کیا آنحضرتؐ نے
جویریہ بنت الحارث سے اور کیا مہر اوسکا رہائی قیدیون کی اوسکی قوم کی بعد آنے حارث کے واسطے فدیہ دینے اپنی بیٹی جویریہ کے اور حارث مکروہ جانتا تھا
یہ کہ نکاح کرین اوس سے آنحضرتؐ اور نکاح کر دیا تھا اوسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسکے ایک رشتہ دار نے پس ملامت کی اوس شخص کو حارث نے اوپر
اس کام کے ملامت شدید اور وقت جانے آنحضرتؐ کے بیچ سفر بنی مصطلق کے کہ اوتاری تھین اللہ تعالی نے آنحضرتؐ پر یہ آیتین یَا اَیُّہَا النَّاسُ
اتَّقُوْا رَبَّکُمْ اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ○ یَوْمَ تَرَوْنَہَا تَذْہَلُ کُلُّ مُرْضِعَۃٍ عَمَّا اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ
حَمْلَہَا وَتَرَی النَّاسَ سُکٰرٰی وَمَا ہُمْ بِسُکٰرٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ ○ یعنی ای لوگو ڈرو اپنے رب سے بیشک بھونچال قیامت کا
ایک بڑی چیز ہے جس دن اوسکو دیکھو گے بھول جاویگی ہر دودھ پلانے والی اپنے بالک کو اور ڈالدیگی ہر پیٹ والی اپنا پیٹ اور تو دیکھے لوگون کو نشا اور اونپر
نشا نہین پر آفت اللہ کی سخت ہے پس غل کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دوڑے سب لوگ پس بلند کی آنحضرتؐ نے آواز اپنی ساتھ ان دو آیتون کے پس

اور حج کے پس سے چلے ہدی اور گوندھ لیا سر کو اور لبیک کہی واسطے حج کے ذی الحلیفہ سے پھر چلے طرف مکے کے اور خبر پہنچی اہل مکہ کو کہ آنحضرت اور اصحاب آپکے
طیار ہوئے ہیں تمھاری طرف آنے کو در حالیکہ حج کرنے والے ہیں پس روکو انکو کعبے سے پس بھیجا قریش نے خالد بن ولید بن مغیرہ کو ساتھ تین سو سواروں کے واسطے روکنے
آنحضرت کے بیت اللہ سے اور پہنچی آنحضرت کو خبر آنے خالد کی اور مکروہ جانا آنحضرت نے قتال در حالیکہ آپ محرم تھے پس فرمایا آپ نے کیا نہیں کوئی شخص راہ جاننے والا
کہ لپیٹ دے واسطے ہمارے راہ قوم کی پس کہا ایک شخص نے آدمیوں میں سے کہ میں ہوں یا رسول اللہ راہ جاننے والا پس حکم کیا اوسکو آپ نے چلنے کا آگے
لوگوں کے پس اوترا وہ اونٹنی سے پس اعتماد ہوا آنحضرت کو اوسکے راہ بتلانے پر یہاں تک کہ دیکھا اوسکو اوترتے ہوئے پھر فرمایا آنحضرت نے کیا نہیں کوئی شخص
داناتر راہ کا نسبت اس شخص کے پس کھڑا ہوا ایک شخص قوم جہینہ کا اور کہا اوسنے یا رسول اللہ میں خوب جاننے والا ہوں اوس راہ کا پس حکم کیا اوسکو آگے چلنے کا پس
آگے ہوا وہ اور لیا اوسنے راستہ کنارہ سمندر کا پس لپیٹ گئی راہ گذر قوم کی پس اوترے آنحضرت حدیبیہ میں اور پہنچی اہل مکہ کو خبر اوترنے آنحضرت کی وہاں پر پس
دشوار گذری اونپر یہ بات پھر آنحضرت نے حکم کیا جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ کہ جاویں پاس اہل مکہ کے پس اجازت لیں اونسے یہ کہ خالی کر دیں وہ لوگ مکے کو واسطے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین دن تک تاکہ پورے کر لیں آنحضرت نسک اور ارکان حج اپنے کے پھر لوٹ جاویں یہاں سے پس عرض کی حضرت عمر نے کہ یا رسول اللہ میں
درمیان اونکے کم ٹھہرنے والا ہوں اور ڈرتا ہوں قریش سے کہ مجھے مار ڈالیں جبکو لیکن روانہ کیجیے آپ عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کو کہ خاندان اوسکا وہاں ٹھیرا ہے نہ تعرض
کریگا اوسے وہاں کوئی پس بھیجا آنحضرت نے حضرت عثمان کو پاس قریش کے واسطے اجازت لینے کے اہل مکہ سے واسطے آنحضرت کے پس گئے حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ اور ملے راہ میں سواران قریش سے موضع بلاح میں اور تھے درمیان اونکے ابان بن سعید بن عاص سے پس امان طلب کی اونسے حضرت عثمان نے پس
امان دی اونھوں نے عثمان کو اور بٹھا لیا اونکو ابان نے گھوڑے پر آگے اپنے یہاں تک کہ لے آئے انکو مکے میں اور اوترے حضرت عثمان گھر میں ابوسفیان بن حرب
کے اور کہا اونسے پیغام رسالت آنحضرت کا پس پوچھا اونسے لوگوں نے کیا خبر لایا پاس ہمارے چچازاد بھائی تیرا کہا اونھوں نے لایا ہے پاس ہمارے بڑی بات کہ سوال
کرتا ہے تمسے یہ کہ خالی کر دو مکہ واسطے اوسکے کہ واسطے ایک تعلق کے شہر سے تاکہ لوٹیں اوسمیں تین دن تک پس کیا حکم کرتے ہو تم اس باب میں تم لوگ کہا اونھوں نے
واللہ نہ داخل ہونگے اوسمیں آنحضرت ہمیشہ کبھی بعد اسکے کہ نکالا اونکو اللہ تعالی نے اسمیں سے اور حکم کیا اللہ تعالی نے اپنے نبی کو بیعت کا پس بیعت لی آپ نے لوگوں سے
نیچے ایک درخت کے جو تھا حدیبیہ میں پھر پکار دیا منادی آنحضرت نے لوگوں میں کہ آنحضرت نے حکم دیا ہے واسطے بیعت کرنے کے پس جمع ہوئے لوگ پاس آنحضرت کے
اور بیعت کی آپ سے اس بات پر کہ نہ بھاگیں گے اگر واقع ہو لڑائی یہاں تک کہ جب کہ فارغ ہوئے آنحضرت بیعت سے اور حال یہ کہ حضرت عثمان غائب تھے پس فرمایا
آنحضرت نے سوا اسکے نہیں کہ گئے ہیں عثمان میرے کام کو پس یہ ہاتھ میرا ہے کہ رکھتا ہوں میں اسکو اونکی طرف سے واسطے بیعت کے اور رکھ لیا ایک ہاتھ اپنا اوپر
دوسرے کے اور مکروہ جانا بعض لوگوں نے اس بات کو کہ بیعت کریں اور ان لوگوں میں سے ہیں جد بن قیس اور عمر بن عوف پس چھپ گئے یہ پیچھے اپنے اونٹ کے
یہاں تک کہ فارغ ہوئے لوگ بیعت سے اور انکار کیا عبد اللہ بن ابی نے بیعت کرنے سے اور بہانہ کیا درد کا اور سنا اہل مکہ نے کہ آنحضرت نے بیعت لی ہے لوگوں
سے پس گمان کیا کہ وہ ارادہ رکھتے ہیں لڑائی کا پس بھیجا اونھوں نے دو شخصوں کو واسطے دریافت کرنے حال آنحضرت کے اور یہ کہ کس واسطے آئے ہیں یہ پس بھیجا عروہ
بن مسعود ثقفی اور مکرز بن حفص کو پس آئے یہ دونوں یہاں تک کہ قریب ہوئے اصحاب آنحضرت کے پس فرمایا آنحضرت نے لوگوں کو کہ ہانکیں ہدی کو آگے اپنے اور کہیں لبیک کہ
واسطے حج کے ہے پس کیا لوگوں نے اسی طرح پس لوٹ گئے وہ دونوں طرف مکے کے اور بیان کیا کہ دیکھا ہمنے مثل ان لوگوں کے کہ منع کیے جاویں کعبے سے سوا اسکے
نہیں کہ یہ لوگ حاجی ہیں اور نہیں آئے لڑنے کو تحقیق کہ نشہ ہوئے ہیں بال انکے اور لبیک کہتے ہیں واسطے حج کے اور صلاح ہماری یہ ہے کہ نہ منع کیے جاویں حج سے
پس بگڑا اور گالیاں دیں اون دونوں کو قریش نے اور متہم کیا اون دونوں کو پھر بھیجا اون دونوں کو واسطے صلح کے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے
کہ صلح پسند ہے مجھکو اور باتوں سے پس فکر کیا صلح کا ہر ایک نے دونوں جانبوں سے پس پہلے گئے بعض لوگ دونوں جانب کے اپنے دوسرے کی طرف مکے میں واسطے دیکھنے اپنے
قیدیوں کے پس قیدی ہوئی قوم اونکے پاس دونوں میں اور پہنچی یہ خبر پاس اصحاب آنحضرت کے پس نکلے وہ دونوں اوترے ہوئے یہاں تک کہ آگئے مکے میں پس پاس آئے
بہت آدمی قریش کے گرد مکے کے پس باندھ لیا اونکو جیسے میں یہاں تک کہ آئے انکو آنحضرت کے لشکر میں پھر بھیجا ہم کی اہل مکہ نے تو آئے کچھ آدمی اونکے

بیوقوفون کے اور مارے اونھون نے تیر بیچ لشکر آنحضرت ﷺ کے تاریکی شب مین پس گھبرائے لوگ اور چلے فجر کو طرف اہل مکہ کے پس پایا اونکو پرے پہاڑ کے پس آئے ساتھ تیر اور پتھرون کے پس بھگا یا اللہ تعالی نے مشرکون کو اور پیچھا کیا اونکا مسلمانون نے اور تیر مارے اونکو کہ داخل کردیا اونکو گھرون مین پھر روک دیے اللہ تعالی نے ہاتھ مسلمانون کے اونکی جانب سے اور اوتاری اللہ تعالی نے اس باب مین اپنے نبی پر آیت کریمہ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ یعنی اور وہی ہے جسنے روک رکھے اونکے ہاتھ تمسے اور تمھارے ہاتھ اونسے بیچ شہر مکے کے پیچھے اس سے کہ تمھارے ہاتھ لگا دیے وہ اور فرماتا ہے اللہ تعالی اپنے نبی کو هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ لَمْ تَعْلَمُوهُمْ أَنْ تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُمْ مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ لِيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ یعنی وہی ہین جنھون نے انکار کیا اور روکا تمکو ادب والی مسجد سے اور نیاز کی قربانی کو بند پڑے ہوئے پہنچنے اپنی جگہہ تک اور اگر نہوتے کتنے مرد ایمان والے اور کتنی عورتین ایمان والیان جو تمکو معلوم نہین یہ خطرہ کہ اونکو پیس ڈالتے پھر تمپر خرابی پڑتی بیخبری سے کہ اللہ کو داخل کرنا اپنی مہر مین جسکو چاہے اگر وہ لوگ ایکطرف ہوجاتے تو آفت ڈالتے ہم منکرون کو دکھ کی مار اور جب دیکھا اہل مکہ نے کہ اللہ تعالی نے نامراد کیا اونکو اور ڈالا اونکے دلون مین خوف تو بھیجا سہیل بن عمرو قرشی کو جو بھائی ہے بنی عامر بن لوی کا واسطے صلح اور موافقت کے پھر جب آیا وہ لشکر مین تو پکارا اوسنے واسطے صلح اور موافقت کے اور کہا آنحضرت ﷺ نے قسم اللہ کی کہ ہوا یہ کام جنھون کی طرف سے بدون ہماری نصرت اور مددگاری کے اب آپ اپنے پاس تمھارے واسطے صلح کے پس قبول فرمایا آنحضرت ﷺ نے اوسکو اور فرمایا کس بات پر صلح کرتا ہے تو ای سہیل پس کہا اوسنے اس بات پر کہ لوٹ جاؤ تم اور پر اوسی راہ اپنی کے یعنی پلٹ جاؤ اپنے قدمون پر اور ذبح کرو ہدی کو جہان روکے گئے ہو اور نہین تمکو اختیار کہ تجاوز کرو اور جاؤ قربانی کی جگہہ پر اور صلح ہو درمیان ہمارے اور تمھارے دو برس تک کہ بعض ہمارے بعض کی طرف سے امن مین ہون پس شرط یہ کہ نکلو تم اوسکو کہ بھاگ آوین ہم مین سے تمھاری طرف ان دو برسون مین اوپر فرمایا آنحضرت ﷺ نے کیا فائدہ ہے تمکو اگر کرون مین یہ کام کہا سہیل نے کہ ہم خالی کردینگے واسطے آپ کے مکے کو آیندہ سال مین تین دن تک پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ یا رسول اللہ کرتے ہو تمکو اللہ تعالی فتح آپ پر کیا شرط کرتے ہین آپ اونسے یہ کہ نہ قبول کرو مسلمان کو جو آوے پاس آپ کے مکے کی راہ میں سے فرمایا آپنے خاموش ہو اے عمر اور دوسری شرط کی سہیل نے آنحضرت ﷺ سے یہ کہ جو آجاوے پاس ہمارے تمھارے اصحاب مین سے ہماری موافقت کا ارادہ سے وہ واسطے ہمارے ہے کہ نہ دین ہم اوسکو اور جو ہمارا شخص آوے پاس تمھارے پھیر دو اوسکو تم اوسکو طرف ہمارے پس عرض کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ کیسے یا حضرت ﷺ یہ کام پس ہنسے آنحضرت ﷺ طرف عمر بن خطاب کے اور فرمایا ای عمر جو شخص ارادہ کریگا ہمسے ملنے کا اونمین سے تو عنقریب کردیگا اللہ تعالی واسطے اوسکے راستہ نکالنے کا اور خلاصی اور جو جاویگا پاس اونکے ہماری طرف سے پس دور کیا اوسکو اللہ تعالی نے اور وہ اولی ہین ساتھ کفر کرنے والے اور شرک کرنے والے کہ ہین جہان گئے اوسوقت حضرت عمر کو جو سوجھا ہو آنحضرت ﷺ سے وہی بہتر اور افضل ہے پس کیا آنحضرت ﷺ نے اسیطرح کہا سہیل نے لکھ دو ایک عہدنامہ درمیان ہمارے اور اپنے اور دیدو ہمکو وہ کاغذ پس بلوایا آنحضرت ﷺ نے اپنے کاتب کو اور فرمایا اوس سے لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم پس پکڑ لیا سہیل نے ہاتھ کاتب کا اور کہا نہین جانتے ہم رحمن اور رحیم کو ولیکن لکھو ہماری کاموں کی اوس طرح کہ تحقیق ہم کہ شروع کرو اس طرح باسمک اللہم پس فرمایا آنحضرت ﷺ نے کاتب کو کہ لکھ اسی طرح پس لکھا اوسنے اور اوسنے اسی طرح پھر لکھا اوسپر آنحضرت ﷺ نے اس طرح یہ وہ تحریر ہے کہ فیصلہ ہوا اوسپر محمد رسول اللہ اور اہل مکہ کا پس پکڑ لیا سہیل نے ہاتھ کاتب کا اور کہا نہین اقرار کرتے اور نہین جانتے ہم کہ ہو تم رسول اللہ کے پس کیا ظلم کرتے ہم اور منع کرتے طواف بیت اللہ سے اگر ہوتے تم رسول اللہ کے بلکہ لکھو ما ترا فیما محمد بن عبداللہ کے یعنی لکھو ہمارے صلح نامے مین نام اپنا اور نام اپنے باپ کا پس ہنسے آنحضرت ﷺ اور فرمایا مین محمد بن عبداللہ ہون اور فرمایا کاتب سے کہ لکھو اسی طرح یہ وہ تحریر ہے کہ فیصلہ کیا اوسپر محمد بن عبداللہ اور اہل مکہ کا جب کہ روکا ہمکو اونھون نے جانے سے بیت الحرام پس صلح اور موافقت کی اونھون نے بیچ دو برس تک اس شرط پر کہ قربانی کرین ہم ہدایا کی جس جگہہ کہ روکا ہے ہمکو اہل مکہ نے اور نہ داخل ہون ہم مکے مین اور نہ طواف کرین بیت اللہ کا اور جو آوے پاس ہمارے اہل مکہ سے مسلمان ہوکر لیا اوسے نہ ہم اوسکو اونکی طرف اور جو جاوے ہم مین سے طرف اہل مکہ کے وہ واسطے اونکے ہے

او حج کے پس لے چلے ہدی اور گونڈ لیا سر کو اور لبیک کہی واسطے حج کے ذی الحلیفہ سے پھر چلے طرف مکے کے اور خبر پونہچی اہل مکہ کو کہ آنحضرتؐ اور اصحاب آوتے
طیار ہوئے ہین تمھارے طرف آنے کو در حالیکہ حج کرنے والے ہین پس روکا انکو کعبہ سے پس بھیجا قریش نے خالد بن ولید بن مغیرہ کو ساتھ تین سو سوارون کے واسطے روکنے
آنحضرتؐ کے بیت اللہ سے اور پونہچی آنحضرتؐ کو خبر آنے خالد کی اور مکروہ جانا آنحضرتؐ نے قتال در حالیکہ آپ محرم تھے پس فرمایا آپ نے کیا نہین کوئی شخص راہ جاننے والا
کہ لیجاوے واسطے ہمارے راہ قوم کی پس کہا ایک شخص نے آدمیون مین سے کہ مین ہون یا رسول اللہ راہ جاننے والا پس حکم کیا اوسکو آپ نے چلنے کا آگے
لوگون کے پس اوترا پڑاو واونٹنی سے پس اعتماد ہوا آنحضرتؐ کو اوسکے راہ بتلانے پر یہان تک کہ دیکھا اوسکو اوترتے ہوئے پھر فرمایا آنحضرتؐ نے کیا نہین کوئی شخص
دانا تر راہ کا بنسبت اس شخص کے پس کھڑا ہوا ایک شخص قوم جہنیہ کا اور کہا اوسنے یا رسول اللہ مین خوب جاننے والا ہون اوس راہ کا پس حکم کیا اوسکو آگے چلنے کا پس
آگے ہوا وہ اور لیا اوسنے راستہ کنارہ سمندر کا پس لپٹ گئی راہ گذر قوم کی پس اوترے آنحضرتؐ حدیبیہ مین اور پونہچی اہل مکہ کو خبر اوترنے آنحضرتؐ کی وہان پر پس
دشوار گذری اونپر یہ بات پھر آنحضرتؐ نے حکم کیا جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ کہ جاوین پاس اہل مکہ کے پس اجازت لین اونسے یہ کہ خالی کر دین وہ لوگ مکے کو واسطے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین دن تک تاکہ پورے کر لین آنحضرتؐ مناسک و ارکان حج اپنے کے پھر لوٹ جاوین یہان سے پس عرض کی حضرت عمرؓ نے کہ یا رسول اللہ مین
درمیان اونکے کم جتھے والا ہون اور ڈرتا ہون قریش سے کہ مبادا مار ڈالین مجکو لیکن روانہ کیجیے آپ عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کو کہ خاندان اونکا وہان کثیر ہے تعرض
کریگا اونسے وہان کوئی پس بھیجا آنحضرتؐ نے حضرت عثمانؓ کو پاس قریش کے واسطے اجازت لینے کے اہل مکہ سے واسطے آنحضرتؐ کے پس گئے حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ اور ملے راہ مین سواران قریش سے موضع بلاح مین اور ملے درمیان اونکے ابان بن سعید بن عاص سے پس امان طلب کی اونسے حضرت عثمان نے پس
امان دی اونھون نے عثمانؓ کو اور بٹھا لیا اونکو ابان نے گھوڑے پر آگے اپنے یہان تک کہ لے آئے انکو مکے مین اور اوترے حضرت عثمان گھر مین ابو سفیان بن حرب
کے اور کہا اونسے پیغام رسالت آنحضرتؐ کا پس پوچھا اونسے لوگون نے کیا خبر لایا پاس تیرے چچازاد بھائی تیرا کہا اونھون نے لایا ہے پاس میرے بڑی بات کہ سوال
کرتا ہے تمسے یہ کہ خالی کر دو واسطے اوسکے مکے کو واسطے ایک خلق کے شہر سے تاکہ ٹھہرین اوسمین تین دن تک پس کیا حکم کرتے ہو مجکو اس باب مین تم لوگ کہا اونھون نے
واللہ نہ داخل ہونگے اوسمین آنحضرتؐ ہرگز کبھی بعد اسکے کہ نکالا اونکو اللہ تعالی نے اسمین سے اور حکم کیا اللہ تعالی نے اپنے نبی کو بیعت کا پس بیعت لی آپ نے لوگون سے
نیچے اوس درخت کے جو تھا حدیبیہ مین پھر پکار دیا منادی آنحضرتؐ نے لوگون مین کہ آنحضرتؐ نے حکم دیا ہے واسطے بیعت کرنے کے پس جمع ہوئے لوگ پاس آنحضرتؐ کے
اور بیعت کی آپ سے اس بات پر کہ نہ بھاگینگے اگر واقع ہو لڑائی یہان تک جب کہ فارغ ہوئے آنحضرتؐ بیعت سے اور حال یہ کہ حضرت عثمان غائب تھے پس فرمایا
آنحضرتؐ نے سوا اسکے نہین کہ گئے ہین عثمان میرے کام کو پس یہ ہاتھ میرا ہے کہ رکھتا ہون مین اسکو اونکی طرف سے واسطے بیعت کے اور رکھ لیا ایک ہاتھ اپنا اوپر
دوسرے کے اور مکروہ جانا بعض لوگون نے اس بات کو کہ بیعت کرین اور ان لوگون مین سے ہین جد بن قیس اور عمرو بن عوف پس چھپ گئے یہ پیچھے اپنا اونٹ کے
یہان تک کہ فارغ ہوئے لوگ بیعت سے اور انکار کیا عبداللہ بن ابی نے بیعت کرنے سے اور بہانہ کیا درد کا اور سنا اہل مکہ نے کہ آنحضرتؐ نے بیعت لی ہے لوگون سے
ڈر گئے اور گمان کیا کہ وہ ارادہ رکھتے ہین لڑائی کا پس بھیجا اونھون نے دو شخصون کو واسطے دریافت کرنے حال آنحضرتؐ کے اور یہ کہ کس واسطے آئے ہین یہ پس بھیجا عروہ
بن مسعود ثقفی اور مکرز بن حفص کو پس آئے یہ دونون یہان تک کہ قریب ہوئے اصحاب آنحضرتؐ سے پس فرمایا آنحضرتؐ نے لوگون کو کہ ہانکین ہدی کو آگے اپنے اور کہین لبیک
واسطے حج کے پس کیا لوگون نے اسی طرح پس لوٹ گئے وہ دونون طرف مکے کے اور بولے کہ نہ دیکھا ہم نے مثل ان لوگون کے کہ منع کیے جاوین کعبہ سے سوا اسکے
نہین کہ یہ لوگ حاجی ہین اور نہین آئے لڑنے کو تحقیق گلے مین ہدی کے پٹے ہین بال لمبے اور لبیک کہتے ہین واسطے حج کے اور صلاح ہماری یہ ہے کہ نہ منع کیے جاوین یہ حج سے
پس جھڑکا اونکو اور کہا ایمان مین اون دونون کو قریش نے اور تہمت کیا اون دونون کو پھر بھیجا اون دونون کو واسطے صلح کے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے
کہ صلح پسند ہے مجکو اور باتون سے پس فکر کیا صلح کا ٹھہرا ایک نے دونون مین سے پس چلے گئے بعض لوگ مہاجرین کے اپنے ڈیرے کی طرف مکے مین واسطے دیکھنے اپنے
قریبون کے پس قید ہوئی قوم انکے پاس ڈرے ہوئے ہین اور پونہچی یہ خبر پاس اصحاب آنحضرتؐ کے پس نکلے وہ دوڑتے ہوئے یہان تک کہ لے آئے مکے مین پس پاسنے
بہت آدمی قریش کے گرد مکے کے پس باندھ لیا اونکو روک رکھا یہان تک کہ لے آئے ان کو آنحضرتؐ کے لشکر مین پھر جب شام کی اہل مکہ نے تو لے آئے چند آدمی اونکے

بیوقوفون کے اور مارے اونھون نے تیر بیچ لشکر آنحضرت ﷺ کے تاریکی شب مین پس گھبرائے لوگ اور چلے فجر کو طرف اہل مکہ کے پس پایا اونکو بیچ پہاڑ کے پس گرد
ساتھ تیر اور پتھرون کے پس بھگایا اللہ تعالی نے مشرکون کو اور بچا لیا اونکا مسلمانون سے اور تیر مارے اونکو کہ داخل کر دیا اونکو گھرون مین پھر روک دیے
اللہ تعالی نے ہاتھ مسلمانون کے اونکی جانب سے اور اوتاری اللہ تعالی نے اس باب مین اپنے نبی پر آیت کریمہ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ
عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِن بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ یعنی اور وہی ہے جسنے روک رکھے اونکے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ اونسے بیچ شہر مکے کے پیچھے
اس سے کہ تمہارے ہاتھ لگا دیے وہ ۲۶ اور فرماتا ہے اللہ تعالی اپنے نبی کو هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا
أَن يَبْلُغَ مَحِلَّهُ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ أَن تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُم مِّنْهُم مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ
لِّيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ یعنی وہی ہین جنھون نے انکار کیا اور روکا
تمکو ادب والی مسجد سے اور نیاز کی قربانی کو بند پڑے ہوے نہ پہونچے اپنی جگہ تک اور اگر نہوتے کتنے مرد ایمان والے اور کتنی عورتین ایمان والیان جو تمکو معلوم نہین یہ خطرہ کہ انکو
پیس ڈالتے پھر تمپر خرابی پڑتی بیخبری سے کہ اللہ کو داخل کرنا اپنی مہر مین جسکو چاہے اگر وہ لوگ ایک طرف ہو جاتے تو آفت ڈالتے ہم منکرون کو دکھ کی مار پس جب دیکھا
اہل مکہ نے کہ اللہ تعالی نے نامراد کیا اونکو اور ڈالا اونکے دلون مین خوف تو بھیجا سہیل بن عمرو قرشی کو جو بھائی ہے بنی عامر بن لوی کا واسطے صلح اور موافقت کے پھر
جب آیا وہ لشکر مین تو پکارا واسطے صلح اور موافقت کے اور کہا خبردار ہو قسم اللہ کی کہ ہوا یہ کام چند شخصون کی طرف سے بدون ہماری نصرت اور مددگاری کے اب آیا ہون
پاس تمہارے واسطے صلح کے پس قبول فرمایا آنحضرت ﷺ نے اوسکو اور فرمایا کس بات پر صلح کرتا ہے تو ای سہیل پس کہا اوسنے اس بات پر کہ لوٹ جاؤ تم اور یہ آپ بیچ اپنی کے یعنی
چلے جاؤ اپنے قدمون پر اور ذبح کرو ہدی کو جہان رکے گئے ہو اور نہین تمکو اختیار کہ تجاوز کرو اور جاؤ قربانی کی جگہہ پر اور صلح ہو درمیان ہمارے اور تمہارے دو برس تک
کہ بعض ہمارے بعض کی طرف سے امن مین ہون بشرطیکہ نہ لگیہ دو تم اوسکو کہ بھاگ آوے ہم مین سے تمہاری طرف ان دو برسون مین پس فرمایا آنحضرت ﷺ نے کیا فائدہ ہے
مجکو اگر کرون مین یہ کام کہا سہیل نے کہ ہم خالی کر دینگے واسطے آپ کے مکے کو آیندہ سال مین تین دن تک پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ یا رسول اللہ کرے تمکو اللہ تعالی
فدا آپ پر کیا شرط کرتے ہین آپ اوسنے یہ کہ نہ قبول کرو مسلمان کو جو آوے پاس آپ کے نکل کر اونمین سے فرمایا آپ نے خاموش ہو ای عمر اور دوسری شرط کی سہیل نے
آنحضرت ﷺ سے یہ کہ جو آجاوے پاس ہمارے تمہارے اصحاب مین سے ہماری موافقت کے ارادے سے واسطے ہمارے تو نہ دین ہم اوسکو اور جو ہمارا شخص آوے
پاس تمہارے تو لوٹا دو تم اوسکو طرف ہمارے پس عرض کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عجیب یا حضرت ﷺ یہ کام پس دیکھے آنحضرت ﷺ طرف عمر بن خطاب کے اور فرمایا ای عمر
جو شخص ارادہ کریگا ہم سے ملنے کا اونمین سے تو عنقریب کر دیگا اللہ تعالی واسطے اوسکے اور ہمارے چھٹکارا اور خلاصی اور جو جاویگا پاس اونکے ہماری طرف سے
پس دور کیا اوسکو اللہ تعالی نے اور وہ اولی ہے ساتھ کفر کے نہ اولی اور شرک کرنے والے کے پس جان گئے اوسوقت حضرت عمر کہ جو سوچا ہے آنحضرت ﷺ نے وہی بہتر اور
افضل ہے پس کیا آنحضرت ﷺ نے اسی طرح کہا سہیل نے لکھ دو ایک عہد نامہ درمیان ہمارے اور اپنے اور دے دو مجکو وہ کاغذ پس بلوایا آنحضرت ﷺ نے اپنے کاتب کو
اور فرمایا اوس سے لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم پس پکڑ لیا سہیل نے ہاتھ کاتب کا اور بولا نہین جانتے ہم رحمن اور رحیم کو و لیکن لکھو ہمارے کامون مین
اوس طرح کہ سمجھتے ہین ہم کہ شروع کرو اس طرح باسمک اللہم پس فرمایا آنحضرت ﷺ نے کاتب کو کہ لکھ اسی طرح پس لکھا اونھون نے اسی طرح پھر لکھا اوپر آنحضرت ﷺ
نے اس طرح یہ وہ تحریر ہے کہ فیصلہ ہوا ہے اوپر محمد رسول اللہ اور اہل مکہ کا پس پھر پکڑ لیا سہیل نے ہاتھ کاتب کا اور کہا نہین اقرار کرتے اور نہین جانتے ہم یہ کہ
ہو تم رسول اللہ کے پس کیا ظلم کرتے ہم اور منع کرتے طواف بیت اللہ سے اگر ہوتے تم رسول اللہ کے بلکہ لکھو ساتھ لفظ محمد بن عبد اللہ کے یعنی لکھو بجاے
صلح نامے مین نام اپنا اور نام اپنے باپ کا پس ہنسے آنحضرت ﷺ اور فرمایا مین محمد بن عبد اللہ ہون اور فرمایا کاتب سے کہ لکھ اس طرح یہ وہ تحریر ہے کہ فیصلہ ہوا
اوپر محمد بن عبد اللہ اور اہل مکہ کا جب کہ روکا ہمکو اونھون نے جانے سے بیت الحرام مین پس صلح اور موافقت کی اونھون نے یہ ٹھہرا دو برس تک اس شرط پر کہ
قربانی کرین ہم ہدایا کی اس جگہہ کہ روکا ہے ہمکو اہل مکہ نے اور نہ داخل ہون ہم مکے مین اور نہ طواف کرین بیت اللہ کا اور جو آوے پاس ہمارے اہل مکہ سے مسلمان
ہو کر لوٹا دین ہم اوسکو اونکی طرف اور جو جاوے ہم مین سے طرف اہل مکہ کے وہ واسطے اونھین کے ہے اور الزام ہو اہل مکہ پر واسطے محمد بن عبد اللہ کے یہ کہ

پس طلب کی یہودیوں نے صلح پس صلح کی اونسے آنحضرت نے اس بات پر کہ امن دی جیئے ان کو اوپر جانوں اور اہل و عیال کے اور واسطے آنحضرت کے ہو زمین اور مال اونکا
لیکن اگر چھپایا اونھوں نے کسی چیز کو اپنے مالوں سے تو بری ہو نہیں اونکے ذمے سے پس کھول دیا اونھوں نے قلعہ اور نکالا اسباب کو اور تھے اوس میں قلعے
دونوں بیٹے ابی الحقیق کے قوم نضیر سے پس لائے وہ طرف آنحضرت کے بہت مال اور رکھا اوسکو آگے آنحضرت کے پس فرمایا اونسے آپ نے کہ اے بیٹوں ابی الحقیق
کہاں گئے برتن اور مال باقی پس قسم کھائی اونھوں نے آگے آنحضرت کے اللہ تعالیٰ کی کہ خرچ کر ڈالا ہم نے اوسکو اور تمام ہو گیا وہ سب اور تھے یہ جب کہ نکال دیا تھا
اونکو آنحضرت نے مدینے سے تو نکلے تھے وہ ہمراہ لیکر اپنے برتن چاندی کے منقش خوشنما کہ بیان کیا کرتے اہل مدینہ نام اونکے پس پوچھا اونسے آنحضرت نے اون
برتنوں کو اور کہاں لے گئے تھے وہ اونکو پس قسم کھا گئے اللہ تعالیٰ کی کہ نہیں پاس ہمارے اونمیں سے کچھ پس عہد و قرار لیا اونسے آنحضرت نے اس بات پر کہ اگر پاوین
وہ پاس تمہارے تو ذمہ اللہ تعالیٰ اور اوسکے رسول اور مسلمانوں کا بری ہو دونوں بیٹوں سے ابی الحقیق کے کہ نہیں چھپایا تم نے کچھ اونمیں سے کہ بیان کیا اوسکو وقت
آپ کے اور اگر ہو خلاف اسکے تو حلال ہے قتل اور مال اونکا اور اہل و عیال اونکے پس قبول کیا اونھوں نے اسکو پس فرمایا آنحضرت نے گواہ رہو اے معشر مسلمین پس شہر یہود
کہا اون سبھوں نے کہ گواہ ہو ہم اونکے اقرار پر اور نازل ہوئے حضرت جبرئیل آنحضرت پر پس بتا دیا آپ کو مقام گاڑے ہوئے اوس مال کا اور کہا آنحضرت کو واسطے قتل
اونکے کے اور بیچنے اونکے عیال و اطفال کے پس بھیجا آنحضرت نے لوگوں کو اوس جگہ اوس مال کے پس نکال دیا گیا وہ مال اور حکم کیا آپ نے دونوں کے قتل کا اور قید
کیے گئے اہل و اطفال اونکے اور تھی اون میں سے ایک لڑکی کہ اونکو کہتے تھے صفیہ بنت حیی بن اخطب پس قید کیا اونکو آنحضرت نے اوس دن اور فرمایا بلال کو دون
کہ لیجاوے اونکو طرف خیمہ آنحضرت کے پس لے گئے اونکو بلال فرودگاہ آنحضرت میں اوپر بے اونکے کشتوں کے فرمایا آنحضرت نے کیا نہیں دیکھتے تم بلال کو کہ کیا کیا
اونھوں نے پھر جب لوٹ آئے بلال طرف آنحضرت کے تو فرمایا اونسے آپ نے اے بلال کیا نکال ڈالی رحمت اپنے دل سے کس چیز نے برانگیختہ کیا تجھکو اس بات پر کہ
لے گئے تم اوس نو عمر لڑکی کو درمیان مقتولوں کے کہا بلال نے یا رسول اللہ نہ جانا میں نے کہ کہا ماننا اونکی یہ بات کہ ناگوار ہوا اونکو پس عفو کرو ہمیں یا رسول اللہ عفو کریگا
آپ سے اللہ تعالیٰ پس درگذر کی اونسے آنحضرت نے اور تھے آپ درمیان اپنے سب یاروں کے رؤف و رحیم اور صبح کو کہا آنحضرت نے وہ سب مال و متاع اور بانٹا
اوسے درمیان مسلمانوں کے پھر گئے آنحضرت اپنے خیمہ میں پس فرمایا اونسے [illegible] کہ اے صفیہ تھا باپ تیرا ہمیشہ [illegible] عداوت کے مجھسے
یہانتک کہ [illegible] اوسکو اللہ تعالیٰ نے پھر ذکر کیا صفیہ سے ابی الحقیق کے بیٹے کا جو کنانہ نام تھا اور [illegible] آنحضرت کی اور تھا یہ بہت بڑا شاعر [illegible]
آپ [illegible] جماعت کو پس قتل کیا اونھوں نے [illegible] اور پھر ذکر کیا آنحضرت نے صفیہ سے اونکے خاوند اور اونکے بھائی کا جو مارے گئے تھے پھر فرمایا
آپ نے اونکو اے صفیہ میں اختیار دیتا ہوں تمکو درمیان اسلام اور یہودیت کے پس اگر اسلام لاؤ تم تو قریب ہو کر رکھونگا میں تمکو واسطے اپنے اور اگر اختیار کیا تمنے یہودیت کو تو
عنقریب [illegible] اہل و عیال [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] یا رسول اللہ خواہش کی میں نے
اسلام کی اوس سے پہلے [illegible] اسلام میں [illegible] یہودیوں میں باپ [illegible] مارا گیا باپ میرا
اور بیٹا اسیر [illegible] اسلام [illegible] آپ [illegible] یہودیوں [illegible] لیا
اونکو آنحضرت نے [illegible] ابو ایوب بن زید انصاری [illegible] حال صفیہ کا اور قتل کرنا آنحضرت کا
اوسکے [illegible] آنحضرت کی تمام رات دروازہ خیمہ پر یہانتک کہ اذان دی
مؤذن نے فجر کی پس نکلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دیکھا دروازے پر ناگاہ ابو ایوب کو پس پوچھا کیا حال تیرا اے ابو ایوب کہا اونھوں نے یا رسول اللہ ڈرا میں
واسطے صفیہ کی [illegible] کہ قتل کرے آپکو اپنے باپ کے عوض سے پس نگہبانی کرتا رہا میں تمام رات [illegible] آنحضرت نے اور نماز پڑھی ساتھ لوگوں کے
فجر کی پھر بیٹھے اپنے مصلے پر [illegible] لوگوں سے [illegible] رحمت اللہ تعالیٰ کی اور حکم [illegible] پروردگار [illegible] اسی حال میں
لائی پاس آپ کے ایک عورت یہودی کی بکری بھونی اور روٹیاں اور رکھا اونکو آگے آنحضرت کے اور اصحاب آپکے پس پوچھا آنحضرت نے کیا ہے یہ بکری تو کہا اوس
یہودیہ نے کہ ہدیہ لائی ہوں میں واسطے آپ کے [illegible] پس فرمایا آپ نے اصحاب سے کہ کھاؤ

بامید اس بات کے کہ بہو پاس عباس کے خبر کوئی بہتر اس خبر سے کہ سنی ہے ہمنے پس حکم کیا عباس نے کہ کھولدیا جاوے دروازہ اونکا پس کھولدیا گیا
پھر حکم کیا اونھوں نے اپنے ایک چھوٹے لڑکے کو کہ اونکو قثم کہتے تھے واسطے لپٹ جانے کے اوپر چھاتی اپنی کے پھر پڑھنے لگے عباس یہ شعر **شعر**

یَا بَنِیْ قُثَمْ ✦ شَیْبَةَ ذِی الْکَرَمْ ✦ ذِی الْاَنْفِ الْاَشَمْ ✦ نَبِیِّ ذِی النِّعَمْ

بِرَغْمِ مَنْ زَعَمْ

یعنی اے بیٹے قثم شبیہ صاحب کرم کے صاحب غیرت قوی کے آراستہ کیا ساتھ نعمتوں کے بہ رغم اس شخص کے گمان کرتا ہے وہ شخص گمان کیا اوسنے پس نہ داخل ہوتا کوئی
عباس کے گھر میں مگر سنتا یہ کہنا عباس کا اپنے بیٹے سے پس باہر آئے وہ لوگ یہ سنکر اور بولے اگر ہوتی یہ خبر سچی تو ہوتا عباس کا حال سوا اسکے کہ دیکھا ہمنے
اوس حال کو اور پھر جب خالی ہوا گھر عباس کا لوگوں سے اور ہو گیا تھا دن دوپہر تو بلایا عباس نے اپنے غلام ابو زبیبہ نام کو اور کہا اوس سے اے ابو زبیبہ جا تو
پاس حجاج بن علاط کے اور کہو اوس سے کہ سلام کہا ہے تجکو عباس نے اور کہا ہے کہ اللہ بزرگ اور برتر ہے کہ ہو وہ بات جو کہی تو نے اوسکے نبی کی طرف سے سچ پس
گئے ابو زبیبہ پاس حجاج کے اوسکے گھر میں اور تھے پاس اوسکے بہت آدمی اہل مکہ سے پس کہا اونھوں نے پیغام عباس کا پس کہا ابو زبیبہ سے حجاج نے
تنہائی میں کہ اے ابو زبیبہ کہنا میری طرف سے سلام ابو الفضل کو اور کہنا اونسے کہ خالی رکھیں کوئی جگہ لوگوں سے وقت ظہر کے کہ آونگا میں پاس تمہارے
اوس وقت تاکہ نہ دیکھے کوئی مجکو پس تحقیق نزدیک میرے وہ خبر ہے کہ خوش کریگی تمکو پس لوٹ گئے ابو زبیبہ جلدی خوشحال یہانتک کہ پہونچے دروازے پر حضرت عباس
کے پس پیٹھ گھسنے گھر کے پکارا عباس کو پس دیکھا عباس کو دروازے پر کہا اونسے اے ابا الفضل حجاج آویگا پاس تمہارے ابھی اور پاس اوسکے وہ خبر ہے کہ خوش کرے تمکو پس
لپٹ رہے گئے عباس خوشی میں اس طرح کہ گویا اونھوں نے نہ دیکھی تھی کبھی برائی اور نہ سنی تھی پس چمٹ گئے ابو زبیبہ سے اور بوسہ دیا اوسکے سر کو پھر آزاد کیا اوسکو
قبل اسکے کہ بیٹھے اور خالی کیا اپنے بعض گھر کو یہانتک کہ آیا حجاج وہاں وقت ظہر کے پس کہا اوس سے عباس نے خرابی ہو تیری اے حجاج کیا بیان کی ہے تو نے یہ خبر کہا
حجاج نے میرے پاس وہ خبر ہے کہ خوش کرے تمکو لیکن اگر پوشیدہ رکھیو اوسکو اور نہ کہو کسی سے کہا اوس سے عباس نے کہ شرارت کی میں نے چھپانے کی پس قول و قرار لیا
حضرت عباس سے حجاج نے اچھی طرح کہ پوشیدہ رکھیں اس خبر کو آج تمام روز یہانتک کہ فجر ہو لیکن منع ہوا کیا اوس سے عباس نے اقراروں کو کہا حجاج نے اے عباس
پہلے خبر یہ کہتا ہوں میں تمسے کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پھر خبر دیتا ہوں میں تمکو یہ کہ حاضر رہا میں ہمرکاب
آنحضرتؐ کے فتح خیبر میں اور چھوڑ آیا ہوں آنحضرتؐ کو درحالیکہ نکاح کیا ہے آپ نے صفیہ بنت حیی بن اخطب سے اور قتل کیا آنحضرتؐ نے دونوں بیٹوں ابی الحقیق کو شکلیں بگاڑ کر
اور تقسیم کر دیا آنحضرتؐ نے مال اہل خیبر کا اور زمینیں اونکی مہاجرین اور انصار میں اور میں نے اجازت لی تھی آنحضرتؐ سے اس بات کے کہنے میں پس اجازت دی تھی
آپ نے مجکو اس ارادے سے کہ بچالوں میں وہ مال اپنا جو ہے پاس میری بیوی کے بخوف اس بات کے کہ معلوم کر لے وہ میرے اسلام کو اور لے جاوے سب مال میرا
پس ارادہ کیا ہے میں نے کہ کل جاؤں اندھیرے میں آج کی رات انشاء اللہ تعالی اگر لے لیا میں نے مال اپنا پھر گئے حجاج اپنے گھر میں اور ٹھہرے عباس اپنے گھر میں یہانتک
کہ شام ہوئی اور قریش گرد کعبے کے نماز پڑھتے تھے آگے اپنے بتوں کے اور عبادت کرتے تھے اونکی درحالیکہ خوش تھے ساتھ مصیبت آنحضرتؐ کے پس ٹہلنے لگے عباس
اپنے گھر میں اور نہیں ہوتے تھے سبب ہنسنے اس حال کے قریش سے کہ خوشی کرتے تھے مصیبت آنحضرتؐ اور اصحاب پر اور تھی ٹھنڈک اونکے دلوں میں یہانتک کہ
صبح ہوئی اور نکلا آفتاب اور گئے حجاج ابن شام کے اپنی بیوی کے پاس اور کہا اوس سے مطلع کر نا کسی کو اوس بات سے کہ بیان کروں تجسے پس تحقیق میں سے
چھوڑ آیا ہوں بھاوا اون چیزوں کے کہ لوٹا ہے اوسکو اہل خیبر نے آنحضرتؐ اور اونکے اصحاب سے پس میں چاہتا ہوں کہ جاؤں وہاں رات سے بخوف اس بات کے کہ پہلے
پہنچ جاویں وہاں کوئی تاجر پس خرید لے اوس مال کو سستا پس دے دیا اوسکو بیوی نے سب مال تجارت کو اور چلا گیا وہ رات سے پس جب صبح کی اور خیال میں
کہ تحقیق تھوڑی تھی زمین مکہ کو اور صبح کو عباس نے پہنی چادر اپنی پھر گئے پاس عورت حجاج کے اور بلایا اوسکو پس باہر آئی وہ تو پوچھا اوس سے حال حجاج کا
اور بیان کیا اوسنے حال اوسکا درحالیکہ غمناک تھی بسبب غمناک ہونے عباس کے پس بولی کہ چلا گیا وہ رات سے واسطے خریدنے کے اہل خیبر سے وغنیمت
اہل اسلام سے آنحضرتؐ اور اصحاب سے کہا اوس سے عباس نے کہ اے عورت احمق اگر ہے تجکو کوئی حاجت طرف اپنے خاوند کے تو جا طرف اوس سے کہ وہ واللہ

مسلمان ہو گیا ہے اور ہجرت کر گیا طرف آنحضرت ﷺ کے اور کہی ہے اوس نے یہ بات تجھسے تاکہ بچا لے جاوے تجھسے مال اپنا خوف تیرا اور تیرے قرضخواہون کے کہا اوس عورت نے ہاے کہ
ای ابن عم میرے واللہ گمان کرتی ہون مین تمکو سچا کسنے خبر دی تمکو اس بات کی کہا عباس نے کہ کہی یہ بات مجھسے حجاج نے پس گئی وہ عورت اپنے قریبون مین
لپیٹے ہوئے سونا اپنا اور روتی ہوئی کہ جاتی تھی گرتی پڑتی اور لوٹ آئے عباس حرم مین یہان تک کہ جمع ہوئے مشرک گرد کعبے کے پھر جب دیکھا اونہون نے وہان
عباس کو تو اشارہ کرنے لگے آپس مین ساتھ عباس کے اور شروع کیا ذکر آنحضرت اور اصحاب کا کہ عیب لگاتے تھے ان لوگون کو ساتھ سحر اور جھوٹھ کے پس آئے
اونکے پاس عباس اور پوچھا کفار سے کیا آئی ہے پاس تمھارے کچھ خبر مسلمانون کی کہا کفار نے کہ ہان پہنچی ہے وہ خبر کہ سنی تمنے نہین شک کرنا اوسکے وقوع مین کوئی شخص
پس کہا عباس نے قسم اللہ تعالی کی نہین ہے خبر مین کوئی شک پس تو سے اختیار کرو تم بات کہنے مین پس گواہی دیتا ہون کہ تحقیق واقع ہوئے حصے خدا اور رسول اور مسلمانون
کے درمیان اموال اہل خیبر کے اور اونکی زمینون مین اور مارے آنحضرت نے گردنین بیٹون ابی الحقیق کی مشکین باندھ کر اور نکاح کیا اپنا آنحضرت نے ساتھ صفیہ
بنت حیی بن اخطب کے پس بولے کافر ہم گواہ ہین تیرے جھوٹ کے ای عباس کسنے کہی تجھسے یہ خبر کہ بنائی ہے تو نے خبر حجاج سے موافق اپنے کہا عباس نے کہی کہ
تجھسے یہ خبر حجاج نے اور تحقیق مسلمان ہو گیا ہے وہ اور ہجرت کر گیا ہے طرف آنحضرت کے اور کہہ گیا ہے وہ اپنی عورت سے یہ بات پس گئی ایک جماعت مشرکین کی طرف
عورت حجاج کے تاکہ کہین اوس سے باتین عباس کی تو پایا اوسکی عورت کو غمگین ہوتے ہوئے پس دریافت کیا اوس سے حال اوسکے خاوند کا کہا اوسنے کہ خاوند
کہ وہ مسلمان ہو گیا اور ہجرت کر گیا طرف آنحضرت کے پس لوٹ آئے وہ کفار اپنی جماعت مین اور خبر دی اونکو حجاج کی عورت کی گفتگو سے اور حال اوسکے رنج و غم کا
حجاج کی جانب سے پس ڈال دیا اللہ تعالی نے وہ رنج و غم کہ تھا مسلمانون کو اوپر کافرون کے اور شکستہ دل اور نامراد کیا اونکو پس یہ تھا قصہ جنگ خیبر کا

ذکر عمرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا

پھر جب لوٹے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف مدینے کے خیبر سے اور روانہ کیے آپ نے سریے اور لشکر اطراف مین اور ٹھہرے خود مدینے مین یہان تک کہ چاند دیکھا
ذی قعدہ کا پس پکار دیا لوگون مین کہ طیاری کرو طرف عمرے کے پس طیاری کی لوگون نے ساتھ آنحضرت کے پس نکلے لوگ طرف مکے کے پس آئے مکے مین آنحضرت
اور نکاح کیا آنحضرت نے میمونہ بنت الحارث بن حزن عامری سے کہ تھی بی بی ابو رہم کی پس جب پورے ہوئے تین دن آنحضرت کو مکے مین اور فارغ ہو گئے اس سال مین مکے والے
پس باندھ کر نکلے تھے مکے سے پہاڑون مین کہ جانا تھا کہ ... اور ... مین ... جب چلے آنحضرت لوٹتے ہوئے طرف
مدینے کے ناگاہ آنحضرت کے پیچھے تھی ساتھ لڑکی حمزہ بن عبد المطلب کے اپنے ڈیرون مین فرمایا آپ نے اوس لڑکی سے کہ کون لایا تجھکو ساتھ ہمارے کہا اوس
لڑکی نے ایک مرد تیرے گھر والون مین سے اور تحقیق آنحضرت نے حکم دیا ساتھ لانے اوس لڑکی کے فرمایا آنحضرت نے ... اگر ...
پس تحقیق مین نہین پرواہ رکھتا اس بات کی ... اپنے ... کہ یہ لڑکی اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ...
آئے آنحضرت مدینے مین اور تحقیق پورا کر دیا اللہ تعالی نے وعدہ اپنا اور داخل کر دیا آنحضرت اور اونکے یارون کو مسجد الحرام مین ...
والے اپنے سرون کو اور بال کترواتے اور بدلا کر دیا اللہ تعالی نے واسطے آنحضرت کے کفار سے اوس بات کا کہ مشرک کو روکا تھا اونہون نے آنحضرت کو سال
مین اور اسی باب مین فرماتا ہے اللہ تعالی وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ اور حرمتین بدلا ہین یعنی ہمارا ترک کرنا ... بدلا ہے اونکی ترک کا ...
کہ لوٹا دیا مشرکون نے تمکو اور تیرے یارون کو بیت اللہ سے ذی القعدہ مین شہر حرام سے ... ذی قعدہ مین شہر حرام مین ...
پورا کیا اہل مکہ کو کہ تحقیق آنحضرت گئے لوٹ کے مدینے کو اور داخل ہوئے لوگ ... اللہ تعالی نے ... خالد بن ولید کے اسلام اور فکر کی خالد بن ولید نے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کام مین پس کہا خالد بن ولید نے درمیان ایک جماعت کے قریش مین سے کہ البتہ تحقیق ظاہر ہو گیا واسطے ہر ذی عقل کے کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم نہین ہے ساحر اور نہ شاعر اور تحقیق کلام اونکا کلام پروردگار عالمین کا ہے پس حق اور لائق اور ثابت ہے ہر ذی عقل پر کہ تابع ہو واسطے آنحضرت کا پس کہا ابا
عکرمہ بن ابی جہل قول خالد بن ولید سے کہا عکرمہ نے خالد سے کہ قَدْ صَبَوْتَ یا ... کہا خالد نے ...
ولیکن مین اسلام لایا ہون کہا عکرمہ نے قسم اللہ کی تحقیق ...

اونسکا واناتر ہی پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہ ای ابن عفان کیون نہین امان لیتا ہی تو اپنی قوم پر اور اونکے لیے کہا حضرت عثمان رض نے ہرگز نہین کہا ابوسفیان نے
کس سبب سے کہا حضرت عثمان رض نے اسلیے کہ اللہ اور رسول اوسکا واناتر ہی پس آیا ابوسفیان پاس حضرت عمر رض کے اور کہا اونسے کہ ای ابن الخطاب کیون نہین امان لیتا
تو واسطے اپنی قوم کے اور اونکے لیے کہ ملاوے تو رشتے کو کہا حضرت عمر رض نے کہ نہین جو تھی قرابت اور رشتہ تو نے ملا رکھا اوسکو اسلام نے اور جو تھا تا لیس الگ کر دیا
اوسکو اللہ نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان عمر کی اوسکے ہاتھ مین ہی اگر نہ پاتا مین تیرا سبب نبی اللہ کے اور پاس اونکے تو البتہ گردن مارتا مین تیری کہا ابوسفیان نے
حضرت عمر رض سے قسم ہی مجکو اپنی عمر کی البتہ تحقیق دیکھا تھا مینے تجکو کہ باتین کرتا تھا تو نہ تھا تو مجھے فحش بکنے والا اور نہ دلیر پس نہین جانتا ہون مین کہ کیا چیز
اوٹھاتی ہی تجکو اسپر ای ابن الخطاب کہا اوس سے حضرت عمر رض نے اوٹھاتا ہی تجکو اسپر البتہ کفر تیرا ساتھ اللہ اور اوسکے رسول کے اور عداوت تیری اون دونون سے پھر اذان
کہی موذن نے ساتھ نماز کے اور لایا گیا پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پانی ایک قدح مین سو وضو کیا آپ نے اوس پانی سے پس شروع کیا لوگون نے بعد اسکے
کہ فارغ ہوئے آنحضرت صلعم وضو کرنے سے وہ لوگ ساتھ آپکے نیچے ڈالنے پانی کے اور ناک مین ڈالتے تھے اوس پانی کو کہا ابوسفیان نے نہین دیکھا مینے مانند آج کے
دن کے کسی بادشاہ کو بڑھکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے البتہ تحقیق پھرا ہون مین بیچ زمین فارس کے اور دیکھا ہی مینے وہان کے لوگون کے بادشاہ کو اور دیکھا ہی مینے
روم مین [illegible] کو اور دیکھا ہی مینے وہان کے لوگون کے بادشاہ کو پس نہین دیکھا مینے کسی بادشاہ کو کبھی بڑھکے محمد بادشاہ سے کہ اصحاب اوسکے البتہ بیٹھے ہین
بیچ دونون ہاتھون کے اور ڈالتے ہین اسکو اپنے منھون مین اور دھوتے ہین اوس سے اپنے چہرون کو پس حیران ہو گیا ابوسفیان اس سے اور اقامت کہی گئی
نماز کی پس آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ نماز پڑھنے کے پس شروع کیا لوگون نے کہ رکوع مین جاتے تھے ساتھ رکوع رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سجدہ مین جاتے تھے
ساتھ سجدے مین جانے آنحضرت کے پس تعجب کیا ابوسفیان نے اس سے اور کہا قسم ہی مجکو اپنے باپ کی یہ اطاعت اور فرمانبرداری ہی پھر جب فارغ ہوئے نبی اللہ
نماز سے کہا اونسے ابوسفیان نے تحقیق قسم خدا کی نہین جانتا ہون مین کہ جاتا ہون ساتھ لڑائی کے یا جاتا ہون ساتھ صلح کے فرمایا اوس سے نبی اللہ صلعم کہ جا اس پاس
یہان تک کہ معلوم کریگا تو اپنے کام کو انشاء اللہ تعالی کہ مارا راہ دی پس پھر داخل ہوا ابوسفیان گھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پس کہا ابوسفیان نے ای فاطمہ
کیا ہی واسطے تیرے کہ ہووے تو اچھی بیٹی عرب مین اپنی قوم سے کہا فاطمہ رض نے اور کیا ہی وہ کام کہا ابوسفیان نے کہ پناہ دیتی ہی تو درمیان لوگون کے
کہا حضرت فاطمہ رض نے قسم ہی مجکو خدا کی تحقیق مین [illegible] اور حال مین کہ وہ حاضر ہون کہا حضرت فاطمہ
نے ابوسفیان سے [illegible] ابوالعاص بن الربیع سے اور تحقیق
تھا باپ تیرا [illegible] حضرت فاطمہ رض نے ابوسفیان
سے پھر جب دیکھا ابوسفیان نے انکار اونکا تو آیا ابوسفیان پاس حسن اور حسین کے اور وہ دونون لڑکے تھے پس کہا اون دونون سے اپنے قول کو کہا اون دونون نے کیا ہم
پناہ دین درمیان لوگون کے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کہا ابوسفیان نے قسم ہی مجکو
خدا کی [illegible] سرداروں اور [illegible] لڑکون سے [illegible]
اونکے دلون [illegible] انسان کے دل [illegible] لوگون کے [illegible]
کہ [illegible] آنحضرت صلعم نے ابی سفیان سے کہ کیا
ابوسفیان نے کہا [illegible] پناہ دی اوسنے درمیان لوگون کے جیسا کہ کہتا تھا

ذکر غزوہ فتح مکہ

واقع ہوا یہ غزوہ مہینے رمضان سنہ آٹھوین ہجری مین بسبب عہد شکنی اہل مکہ کے ساتھ اوس عہد کے کہ حدیبیہ مین قرار پایا تھا پھر حکم دیا آنحضرت صلعم نے اپنے
منادی کو کہ پکار دے لوگون مین ساتھ نکلنے کے مدینے سے پس پکار دیا اوسنے لوگون مین واسطے چلنے کے تو نکلے لوگ باہر مدینے سے اور لشکر بنایا اونھون نے
اور شروع کیا اونھون نے درست کرنا اپنے سامان کا اور آنحضرت کے ساتھ ایک مرد تھا مہاجرون مین سے [illegible] نام تھا اوسکا حاطب بن ابی بلتعہ

سو نامہ لکھا اوسنے کہ محمدؐ نکلے ہین اور لشکر آراستہ کیا ہی اونھون نے اور نہین گمان کرتا ہون مین مگر یہ کہ ارادہ رکھتے ہین تمھاری طرف کا پس لازم ہی تمپر بچاؤ سو بھیجا اوس نامے کو طرف مکے کے ساتھ ایک لونڈی آزاد کے بنی ہاشم سے کہ نام اوسکا سارہ تھا اور آئی تھی وہ مانگنے کو سو کچھ دیا اوسکو اور بھیجا اوسکے ہاتھ اوس نامے کو سو اوترے حضرت جبرئیل علیہ السلام طرف آنحضرتؐ کے پھر خبر دی آنحضرتؐ کو اس خبر کی پس بھیجا آنحضرتؐ نے دو مردون کو اپنے یارون مین سے اور وہ دونون علی بن ابی طالب اور زبیر تھے پس فرمایا آپ نے پکڑو دشمن خدا کو پس تحقیق ایک عورت نے میرے یارون مین سے لکھ بھیجا ساتھ اوسکے نامے کو طرف اہل مکہ کے کہ ڈراتا ہی اور بچاتا ہی انکو پس سوار ہوئے علی اور زبیر رضی اللہ عنہما پیچھے اوسکے پس مل گئے اوس عورت سے پھر پوچھا اوس سے حال اوس نامے کا پس قسم کھائی وہ ساتھ اللہ کے کہ نہین ہی ساتھ میرے کوئی نامہ اور نہین مین لینے والی اپنے ساتھ کسی نامے اور خط کو اور نہ مین طرف تمھارے خبر کی احتیاج رکھتی ہون پھر جھاڑ لیا اوسکا سو نہ پایا اون دونون نے ہمراہ اوسکے کچھ پس قصد کیا اون دونون نے اوسکے چھوڑ دینے کا پھر کہا اون دونون نے کہ تحقیق شان یہ ہی کہ نہین جھوٹھ بولتے ہین آنحضرتؐ اور نہ جھوٹھ بات کو نسبت کیا ہی اونھون نے طرف کسیکے کبھی پس بولے اور دھمکایا اون دونون نے اوسکو ساتھ مار ڈالنے کے اور کھینچ لیا دونون نے اپنی تلوارون کو اوسپر پھر جب بچایا اوسنے کہ مین ماری جاؤنگی کہا اون دونون سے اوس عورت نے دو تم مجکو عہد و پیمان کہ البتہ اگر دون تمکو تو نہ مار ڈالوگے تم مجکو اور نہ لوٹا لیجاؤگے مجکو طرف مدینے کے اور البتہ چھوڑ دوگے میری راہ کو پس دیا اون دونون نے اوس عورت کو پیمان پھر نکالا اوس عورت نے اوس نامے کو اپنے بالون سے پس ناگاہ وہ نامہ تھا طرف سے حاطب بن ابی بلتعہ کے کہ اوسپر مہر اوسکی تھی پس چھوڑ دیا اون دونون نے اوس عورت کی راہ کو اور لائے وہ دونون اوس نامے کو پس رکھ دیا اون دونون نے روبرو آنحضرتؐ کے پس بھیجا آنحضرتؐ نے کسیکو طرف حاطب کے کہ بلا لاوے اوسکو پھر جب آیا حاطب فرمایا آنحضرتؐ نے کہ ای حاطب کس چیز نے اوٹھایا تجکو اسپر کہ ڈرا دے تو ساتھ ہمارے دشمن کو کہا حاطب نے کہ معاف فرمائیے مجسے معاف فرمائیگا اللہ تعالی آپسے یا رسول اللہ قسم ہی مجکو اوس ذات کی کہ اوتاری ہی اوسنے تمپر کتاب نہین مین مبغوض کہا ہی مینے تمکو اوس وقت سے کہ محبوب کہا ہی مینے تمکو اور نہ جھوٹھ جانا ہی مینے تمکو جب سے کہ سچ جانا ہی تمکو اور نہ کفر کیا ہی مینے ساتھ اللہ کے جب سے کہ ایمان لایا ہون ساتھ اوسکے اور نہ ہمراہی کی ہی مینے مشرکون کی جب سے کہ الگ کیا اونسے مین اونسے ولیکن مین خبر پہنچانے والا ہون آپ کی باتون کی یا رسول اللہ پس عذر قبول فرمائیے میرا اگر دلائے مجکو اللہ خدا آپ پر نہین ہی آپکے یارون مین سے کوئی مرد کہ اوسکا مال ہو مکے مین مگر کہ اوسکے لیے مکے مین کوئی شخص ہی اوسکے کنبے والون مین سے کہ منع کرتا ہی اوسکے مال سے سوا میرے اور تھا مین ہم سوگند قوم کا نہ خود قوم مین سے اور ہین ہم سوگند میرے کہ ہجرت کر آئے ہین ساتھ میرے اور تھا مین بہت مال دار اور وسعت رکھنے والا اسلیے مین سو ڈرا مین مشرکون سے اپنے مال پر پس لکھا مینے اسکو کہ لکھا ہی مینے تاکہ حاصل کرون مین بسبب اسکے اونکے پاس مودت اور دوستی کو اور پہچان چکا تھا مین کہ اللہ تعالی اوتارنے والا ہی ساتھ اون مشرکون کے پھٹکار اور عذاب اور لکھ بھیجنا میرا طرف اونکے کچھ کام نہین آنے والا ہی اونکے پھر سچا جانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ سچا ہی اور بھیجی اللہ نے اپنے نبی پر وحی کہ پند و نصیحت کرے مسلمانون کو اس سے کہ کچھ کرین مانند کام حاطب کے پھر فرمایا اللہ تعالی نے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُم مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَن تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِن كُنتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنتُمْ وَمَن يَفْعَلْهُ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝ یعنی ای ایمان والو نہ پکڑو میرے اور اپنے دشمنون کو دوست اونکو پیام بھیجتے ہو دوستی سے اور وہ منکر ہوئے ہین اوس سے جو تمکو آیا سچا دین نکالتے ہین رسول کو اور تمکو اسپر کہ تم مانو اللہ کو اپنے رب کو اگر تم نکلے ہو لڑائی کو میری راہ مین اور چاہ کر میری رضامندی تم اونکو چھپے پیام بھیجتے ہو دوستی کے اور مجکو خوب معلوم ہی جو چھپایا تمنے اور جو کھولا تمنے اور جو کوئی تم مین یہ کام کرے وہ بھولا سیدھی راہ پھر جب فارغ ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان طیاری اپنی سے اور اس حال مین کہ قصد رکھنے والے تھے اور جانے والے تھے طرف مکے کے تو ملے مسلمانون سے عباس ابن عبد المطلب جحفہ مین چند آدمیون مین اپنے گھر والون سے اور نہ پہنچی خبر قریش کو کہ آنحضرتؐ متوجہ آتے ہین کہ اونکی طرف اور تھا ابوسفیان کا آنا تا کہ لاوے خبر لشکر اسلام کی کہ کس طرف کو جانے والا ہی سو نہ قادر ہوا اسپر پھر لوٹ آیا طرف مکے کے پس کہا اہل مکہ نے ابی سفیان سے واسطے اسی کے تک کہ اونھون

اونکے گھر مین پھر آئے ابوسفیان اور حضرت عباس دونون مکے مین پھر پکار دیا ابوسفیان نے اپنی بلند آواز سے کہ مَنْ دَخَلَ دَارِیْ فَهُوَ اٰمِنٌ یعنی جو شخص کہ
داخل ہوگا میرے گھر مین سو وہ امن پانے والا ہو پس آیا پاس ابی سفیان کے عکرمہ اور قیس الکنانی سو کہا ان دونون نے کہ ولے ہو تجکو ای ابا سفیان اور اسیلیے
بھیجا تھا ہم نے تجکو کہا ابوسفیان نے کہ جاؤ اپنے کام پر پس تحقیق شان یہ ہو کہ آ گیا ہو تمھارے لیے اوس قدر لشکر کہ نہین طاقت رکھتے ہو تم اور نہ تمھاری قوم آیا ہو تمھارے
لیے لشکر مانند رات سخت و تاریک کے پس جھڑکا ان دونون نے ابوسفیان کو اور ڈرا دیا اوسکو کہا راوی نے اور دوسری بار خبر دی اس مضمون کی کہ جو شخص کہ
بند کر رکھیگا اپنے دروازے کو سو وہ بھی امن پانے والا ہو اور جو شخص کہ چلا جائیگا طرف کعبے کے اور ڈال دیگا ہتھیارون کو سو وہ بھی امن پانے والا ہو سو مقیس اور
عکرمہ بن ابی جہل اور عبد اللہ بن سعد اور ابن خطل اور سارہ مولاۃ بنی ہاشم کے کہ نہین گردانی گئی ہو آپ کے لیے امان اگرچہ ہوون یہ لٹکنے والے ساتھ پردون کعبے کے اور
آئی عورت ابی سفیان کی ہند بیٹی عتبہ کی اور پکڑی اوسنے داڑھی ابی سفیان کی پھر لپٹ پڑی ابی سفیان کو ساتھ طمانچے مارنے کے پھر کہا اوس عورت نے مار ڈالو
اس بڈھے احمق کو کہ بڈھا باہر ہو گیا تمھارے دین سے اور ابوسفیان اس حال مین پکارتا تھا کہ ای آل غالب اسلام لاؤ تاکہ سلامت رہو اور خزاعہ تھے ساتھ آنحضرتؐ
کے چھوٹے پھرتے طرف لڑائی کے واسطے بدلا لینے کے بسبب اوسکے کہ کیا تھا ساتھ اونکے پس تھے آنحضرتؐ کہ منع کرتے تھے اور روکتے تھے اونکو اس خوف سے کہ
مارڈالا جائے کوئی آنحضرتؐ کے فتنے مین ہو سکے طرف آنحضرتؐ کے عباس اور حال مین کہ پہنچے اونکے جبیر بن مطعم تھے سو فرمایا آنحضرتؐ نے کیا ہو تجھے تیرے
امو عباس کہا حضرت عباسؓ نے تحقیق مسلمان ہو گئے ہین اہل مکہ سارے مگر چند کم خرد ہین اپس توقف کر یا رسول اللہ ایک ساعت یعنی تھوڑی دیر اور آیا پاس
حضرتؐ کے ابوسفیان بیٹا حارث بن عبد المطلب کا اوسکا حال عین کہ ساتھ اوسکے جعفر بیٹا اوسکا تھا اور عبد اللہ بیٹا ابی امیہ بن المغیرہ کا جو بھائی ہی حضرت ام سلمہ بیٹی امیہ
بن المغیرہ ام المومنین کا اور حضرت ام سلمہ اوس دن ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھین سو آئے ابوسفیان ساتھ جعفر اور عبد اللہ کے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
سو سلام کیا اونھون نے آنحضرتؐ پر پس نہ پھیر لیا آنحضرتؐ نے منہ اپنا اور انکار کیا اس سے کہ قبول فرماوین اوسنے یعنی عہد اور امان کو پس کہا ابوسفیان نے کیا
رد کرتے ہین تجھیر اسلام کو سو قسم ہو اللہ کی نہ لوٹ جاؤنگا مین طرف مشرکون کے کبھی لیکن پڑے رہینگے ہم اس جنگل مین ساتھ اپنے بیٹے کے یہان تک کہ مر جاوین ہم
اور گیا عبد اللہ بن امیہ طرف اپنے باپ کی اولاد کے ایک جانب لشکر مین پھر پھیجا طرف اپنی بہن کے سیاہ کہ مانگے آنحضرتؐ سے اوسکے لیے امان پس آئین ام سلمہ طرف
آنحضرتؐ کے اور کہا یا رسول اللہ کیا گردانا ہو آپ نے میرے بھائی اور اپنے چچا کے بیٹے کو شقی تر ان لوگون سے جو آئے ہین طرف آپ کے اہل مکہ مین سے سو فرمایا آنحضرتؐ
نے لیکن میرے چچا کا بیٹا سو تھا جو کرتا تھا ہمارے اور لیکن بھائی تیرا سو قسم کھائی تھی اوسنے کہ نہ ایمان لاوے ساتھ میرے یہان تک کہ چڑھون مین آسمان مین پس لاؤن مین نیچا
اوسکے پاس ایک کتاب اللہ کی طرف سے کہ پڑھے وہ اوس کتاب کو سو اسیلیے نہ قبول کیا مینے ان دونون سے پھر بھیجا آنحضرتؐ نے کسیکو طرف ان دونون کے بعد اسکے
پھر قبول کیا ان دونون سے عہد اور پیمان اور امان کو اور بیعت کی ان دونون نے آنحضرتؐ سے اور پہنچی آنحضرتؐ کو یہ خبر کہ اہل مکہ اسلام لے آئے ہین مگر تھوڑے سے لوگ
ساتھ تین کے سو حکم دیا آنحضرتؐ نے خزاعہ کو کہ چھپا پا مارین طرف ان لوگون کے اور نہ قتل کرین بکر اور اوسکو کہ لڑے اونسے سو ان چند آدمیون کے کہ نام لے دیے اونکے
سو چھپا پا مار خزاعہ نے اور تیغ لگائے اونکے لوگ سو مارڈالا اللہ تعالی نے مقیس الکنانی کو اس معرکے مین بیچ چند آدمیون کے قریش سے کہ ان چند آدمیون مین سے
حویرث بن نقیل تھا اور لیکن ابن خطل پس چھپا سا تھا پردون کعبے کے سو آئے اوسکے پاس ابو برزہ اسلمی اور سعید بن حریث مخزومی پس مارا ان دونون نے اوسکو
یہان تک کہ ٹھنڈا ہو گیا اور بھاگا عبد اللہ بن ابی سرح اور چھپا پاس ایک مرد کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سے اور تھا عبد اللہ بھائی اوس مرد کا اور بیٹا اوسکی
آزاد لونڈی یعنی دائی کا سو لے آیا وہ مرد عبد اللہ کو طرف آنحضرتؐ کے پس سلام کہا اور حال یہ کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے پھر سلام کیا عبد اللہ نے آنحضرتؐ پر پس
اعراض کیا اوس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر آیا وہ طرف آنحضرتؐ کے مونھ کے پس سلام کیا اور پھر پھیر لیا آنحضرتؐ نے اوس سے مونھ اپنا تین بار یا میں اسکے
کہا وہ شخص کہ ٹھہرا ہو طرف اوسکے کوئی آدمی قوم مین سے پس مار ڈالا اوسکو پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چپ رہا مین اس سے پس رد کیا مینے اوس پر سلام کو اور پھیرا
اوس سے مونھ اپنا اس امید کہ اوٹھ کھڑا ہو طرف اوسکے کوئی مرد قوم سے پھر مار ڈالے اوسکو پس کہا ایک مرد نے انصار مین سے یا رسول اللہ چاہا تھا مینے ولیکن نظر کی مینے
کہ آنکھ مارین آپ طرف میرے پس فرمایا آپ نے کہ تحقیق نبی کو لائق نہین کہ آنکھ مارنا نبی کو اور آنحضرتؐ ناخوش تھے اسکے مسلمان ہونے سے اور لیکن عکرمہ بن ابی جہل سو بھاگا طرف دریا کے کہ چل جاوے

ساتھ حبشیون کے سو جب آیا پاس کشتی والون کے دیا اونکو محصول اور سوار کیا کشتی والون نے اوسکو کشتی مین پھر جب بیٹھا اون مین تو پکارا لات و عزی کو کہا کشتی والون
نے کہ کشتی ہماری نہین چلتی ہے دریا مین مگر ساتھ پکارنے اللہ وحدہ لا شریک کے پس ساتھ اوسی کے دعا کر اور اوسی کو پکار اور نہین تو نکل ہماری کشتی سے پس کہا
عکرمہ نے البتہ اگر ہے اللہ اکیلا کہ نہین ہے کوئی شریک اوسکا دریا مین تو وہ ایسا ہی ہے خشکی مین اور کسی چیز نے سنایا مجکو اب اور نہین بھاگا مین مگر حق سے
سو لوٹا پس کہا اپنے ہاتھ کو ہاتھ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کہا یہ مکان ہے لوٹ آنے والے کا یا پناہ پکڑنے والے کا اگر قتل کرے تو تو قتل کر تو گنہگار خطا وار کو اور اگر
عفو اور در گذر فرماتا ہے تو تو عفو اور در گذر کرنا تیرے والے سے پس گواہی دی گواہی حق کی اور کہا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ کو سو بیعت کی اوسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

ذکر بھیجنے خالد بن ولید کا طرف بنی خذیمہ کے

پھر روانہ ہوئے خالد بن الولید طرف ایک قبیلے کے کنانہ سے ایرق مین کہ کہا جاتا ہے اوس قبیلے کو بنو خذیمہ سو پایا خالد بن الولید نے بنی خذیمہ کو نماز پڑھتے
صبح کی پھر جب دیکھا بنو خذیمہ نے طرف خالد کے اوس حال مین کہ فارغ ہوچکے تھے اپنی نماز سے ہتیار پکڑے اونھون نے ساتھ پہاڑ کے اور ہمراہ خالد بن ولید کے
سات سو سوار تھے بنی سلیم کے تھا ساتھ اونکے انصار مین سے کوئی مرد سوا ابی قتادہ بن انس کے اور پکارا بنی خذیمہ کو ایک مرد نے اونہین سے کہ تحقیق یہ خالد ہے
پس گھیر لیا اونکو خالد نے پھر کہا اونسے کہ کون ہو تم کہا بنو خذیمہ نے کہ ہم مسلمان گواہی دیتے ہین اسکی کہ نہین کوئی مستحق عبادت سوائے خدا کے اوس حال مین کہ
خدا اکیلا ہے کوئی شریک اوسکا نہین اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اور رسول اوسکے ہین کہا خالد نے سو کب اسلام لائے تم اگر ہو تم سچے کہا بنو خذیمہ نے
آج کی رات صبح وقت کہ پڑھی ہمنے نماز صبح کی پھر کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روک دیا ہے اپنے ہاتھ کو اون لوگون سے کہ ڈالین ہتھیارون کو اور کہین لا الہ الا اللہ
سو کہا ہمنے لا الہ الا اللہ اور نماز گذاری ہمنے کہا خالد نے سو اوتارو تم اگر ہو تم سچے پھر کہا ایک مرد نے بنی خذیمہ مین سے اے گروہ بنی خذیمہ کے یہ خالد بن الولید ہے
کہ جانتے ہو تم اسکو اور تحقیق شان یہ ہے کہ نہین ہے بعد رکھنے ہتھیارون کے مگر قید کر لینا اور نہین ہے بعد قید کر لینے کے مگر مار ڈالنا کہا بنو خذیمہ نے اوس مرد سے قسم ہے
اللہ کی نہین اطاعت کرینگے ہم تیری اور نہین ہم کینہ دار ون جاہلیت سے کہ اور تحقیق مسلمان ہو گئے ہین ہم اور سچ جانا ہے ہمنے اسلام کو سو رکھدئیے بنی خذیمہ
نے ہتھیار اور اوتر پڑے پس حکم کیا ساتھ مار ڈالنے اونکے کے خالد نے سو مار ڈالے گئے وہ اور کہا ابو قتادہ بن انس انصاری نے ہے یہ خالد نہین ہے میرے نزدیک مار ڈالنا
اس قوم سے کچھ حلال پھر گئے ابو قتادہ طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر خبر کی آپ کو اس خبر کی پس غصے ہوئے آنحضرت فعل خالد سے سخت غصہ اور لئے خالد
لیے ہوئے لڑکے بالون بنی خذیمہ کو طرف آنحضرت کے سو ملامت کی خالد کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سخت ملامت پھر کہا خالد نے کہ یا رسول اللہ بد ملامت کیجیے
مجکو گر دلانے مجکو اللہ فدا آپ پر پس تحقیق سوا اسکے نہین کہ مار ڈالا ہے میننے اونکو بدلے اس آیت کے کہ اوتاری ہے اللہ نے آپ پر فرماتا ہے اللہ تعالی قاتلوهم
یعذبهم الله بایدیکم ویخزهم وینصرکم علیهم ویشف صدور قوم مؤمنین یعنی لڑو اونسے تا عذاب کرے اللہ اونکو تمہارے
ہاتھون اور رسوا کرے اور تمکو اونپر غالب کرے اور ٹھنڈے کرے دل کتنے مسلمان لوگون کے سو جانتا ہے اللہ کہ مین مسلمانون مین ہون اور تحقیق قوم تھی
کہ کینہ کشی کرتی تھی اونھون نے مجسے پس شفا دی اللہ نے میرے سینے کو اونسے پھر پھیر دیا آنحضرت نے لڑکے بالون بنی خذیمہ کو اور اونکے مالون کو پھر بلا لیا
آنحضرت نے اہل مکہ کو واسطے بیعت کے اونکے مردون کو پہلے اونکی عورتون سے سو تھا اون مین سے کہ آئے تھے آپ کے پاس وہ لوگ عبد اللہ بن زبعری
بن قیس السہمی شاعر کہ ہجو کرتا تھا آنحضرت کی پھر کھڑا ہوا یہ عبد اللہ بن الزبعری سامنے آنحضرت کے پھر کہے یہ شعر شعر

یا رسول الملیک ان لسانی	راتق ما فتقت اذ انا بور
اذ اجاری الشیطان فی سنن الغی	ومن مال میله مثبور
آمن اللحم والعظام بما قلت	ونفسی الفداء وانت النذیر

یعنی اے رسول خدا کے تحقیق زبان میری بند کرنے والی ہے اوس چیز کو کہ پھٹ جاوے اسوقت کہ تھا میں ہلاکت سے نزدیک جسوقت چلتا تھا ساتھ شیطان کے بیچ رستہ گمراہی
کے اور جو کوئی کج ہوا مثل اوسکے شکستہ ہوا ایمان لائے گوشت اور ہڈیان ساتھ اوسکے کہ کہا تو نے اور جان میری فدا ہو تیرے اور تو ڈرانے والا ہے

نفع مسلمانون کے لیے ہو اور اوس سے منع ہی جو مسلمانون پر منع ہو اور لکھا لیا ہی اونھون نے کہ شہر اونکا اسی الاہی اور حرام ہی مانند حرمت بیت اللہ کے شکار اوسکا اور
بڑا درخت خاردار اوسکا اور درخت طلح اوسکا کہ نام ہی ایک بڑے درخت خاردار کا اور شرف بیت اللہ کا اوسمین ہو اور تحقیق شان یہ ہی جو شخص پایا جاوے کہ کرے
اسمین یہ کام تو چھین لیے جائین کپڑے اوسکے اور کوڑے مارے جاوین اور یہ ایسی شرطون مین ہی کہ شرط کر لین مین آنحضرتؐ پر اور لکھنے تھے شرطین درمیان
اونکے خالد بن سعید بن العاص بن امیہ نے لیکن تھا یہ جو مذکور ہوا قصہ غزوۂ طائف کا

بیان غزوۂ تبوک کا جو آخر غزوہ ہی

پھر ٹھہرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین جسقدر کہ چاہا اللہ نے پھر حکم دیا آنحضرتؐ نے لوگون کو طیاری کرین طرف شام کے شدت گرما مین اور لوگون کی عسرت تنگی مین
سو گران آیا یہ حکم لوگون پر پس اذن چاہا آنحضرتؐ سے چند آدمیون نے کہ تھے وہ غنی منافق یا مسلمان نہین کہتے تھے کچھ مال پس حکم دیا رسول خدا نے ایسا ہی سکوت
کہ جمع کرین اپنے مالون سے کہ مدد دین فقرا کو تاکہ سامان درست کرین ساتھ اونکے وہ لوگ کہ نہین پاتے ہین شہادت کو سو بہت الے لوگ مال اپنا سامان درست کر دیا
ساتھ اونکے فقراؤن کا اور شروع کیا لوگون نے تونگرون مین سے کہ بوجھ اوٹھا لیا ایک گروہ کا اپنی قوم سے فقیرون مین سے اور آئے عبداللہ بن مغفل المزنی بیچ ایک
گروہ کے سو مانگا اوس گروہ نے رسول خدا سے سواری کو پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ نہین پاتا ہون مین چیز کہ سوار کرون مین تمکو اوسپر پس پھر گئے وہ اوس حال مین کہ شور کرتے تھے
ساتھ رونے کے پس معذور رکھا اللہ تعالی نے اونکو اون لوگون مین سے کہ معذور رکھے گئے ہین عذر والون مین سے اور فرمایا رسول خدا نے کہ محبوب کر اوپر طرف اونکے
جہاد کو اور نشاط مین لاوین اونکو واسطے جہاد کے پس چلا چلو ساتھ میرے طرف شام کے شاید کہ تم پالو بیٹیون اصفر کو اور تھا اصفر اوس فعل مین کہ گئے ہین اہل سیر
ایک مرد انھین کلے آدمیون مین سے اور قول اعوا ایسا یہ ہی کہ اصفر ایک بادشاہ تھا کہ ہلاک ہو گیا روم مین سو نکاح کیا تھا اوسنے روم کی عورتون سے سو ہوئی تھی اوسکی
اولاد مرد اور عورت کہ نہین دیکھی گئی تھی مانند اوسکے کبھی سوا اسکے نہین کہ تھین وہ عورتین ضرب المثل حسن مین پھر جب ذکر کیا اوسنے آنحضرتؐ نے اصفر کی بیٹیون کا
تو کہا ایک مرد نے کہ ابن قیس کہ ایک مرد تھا انصار مین سے سو کہا اوسنے کہ یا رسول اللہ تحقیق جانتے ہین انصار فریفتہ ہونا میرا ساتھ عورتون کے اور ڈرتا ہون مین
کہ اگر جہاد مین جاؤن مین آپ کے ساتھ پھر دیکھون مین اصفر کی بیٹیون کو تو فتنے مین پڑ جاؤن مین بسبب اونکے پس اذن دیجیے مجھکو پیچھے رہ جانے مین اوس غزوے
کے اور نہ فتنے مین ڈالیے مجھکو فرماتا ہی اللہ تعالی اَلَا فِی الْفِتْنَةِ سَقَطُوا وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكٰفِرِينَ (یعنی جانتا ہی وہ تو گمراہی مین پڑے ہین
اور دوزخ گھیر رہی ہی منکرون کو) پھر جب فارغ ہوئے لوگ درستی سامان اپنے سے نکلے اوس حال مین کہ متوجہ تھے طرف شام کے پھر جب اوترے تبوک مین پہنچا
نبی اللہ کو کہ تحقیق اوس قوم نے ارادہ کیا ہی شہنشہ سے آنے کا اور تحقیق لوٹ گئے ہین طرف مردار روم کے کہ دمشق اور اوسکے اطراف مین ہی سو ٹھہرے آنحضرتؐ
تبوک مین دو مہینے اور اوتارا جاتا تھا آپ پر قرآن ساتھ اون لوگون کے کہ پیچھے رہ گئے تھے وہ اور نام رکھا تھا آنحضرتؐ نے اونکا منافق اور گرد لئے تھے اونکو جس
پھر جب بیان کیا آنحضرتؐ نے اوسکو کہ اوتارا تھا اللہ تعالی نے شان مین منافقون کی تو شنیع ہوئے بیس کئی بھائی اونکے جو ساتھ تھے آنحضرتؐ کے سو کہا اونھون نے
قسم اللہ کی البتہ اگر حق ہو وہ چیز کہ کہتا ہی محمد اسلیے بھائیون ہمارے سے کہ پیچھے رہ گئے حال یہ کہ وہ اشراف ہمارے اور برگزیدہ ہمارے ہین تو البتہ ہم اشرف قوم
مین بدتر ہونگے گدھون سے اور کہا عامر بن قیس بھائی بنی عامر بن عوف نے جلاس بن سوید بن صامت سے کہ بنی عامر بن عوف سے تھا ہان قسم ہی اللہ کی کہ
محمد سچا ہی اور سچ کہا گیا ہی اور البتہ تم بدتر ہو گدھے سے پھر گیا عامر بن قیس پھر ذکر کیا اوسنے قول جلاس اور اوسکے یارون کا عاصم بن عدی سے پھر ذکر کیا
عاصم بن عدی نے رسول خدا سے اوس بات کو کہ ذکر کیا تھا اوس سے عامر نے تو بلا بھیجا آنحضرتؐ نے طرف جلاس اور اوسکے یارون کے پھر ذکر کیا جلاس کو
وہ جو جلاس اور اوسکے یارون نے کہا تھا اپنی مجلس مین کہا جلاس اور اوسکے یارون نے ساتھ اونکے کہ نہین ذکر کیا ہی ہمنے اوسمین سے کچھ اور کہا جلاس اور اوسکے
یارون نے کہ البتہ کھینچ کھا ہو اونکو کہ جھوٹ کہا اس بات کو ہم پر پس بولا رسول خدا نے کہ کیا طرف عامر بن قیس کے پھر قسم کھائی ساتھ اللہ کے عامر بن قیس نے
کہ البتہ تحقیق کہا ہی اونھون نے یہ بلکہ بڑھکر اس سے فرمایا آنحضرتؐ نے اور کیا ہی وہ بڑھکر اس سے کہا عامر نے کہ کہتے تھے کہ ہم ارادہ رکھتے ہین مار ڈالنے
نبی کا پھر انکار کیا جلاس اور اوسکے یارون نے اور کہا جلاس اور اوسکے یارون نے عامر سے قسم کھاتے ہین ہم ساتھ اللہ کے کہ تحقیق تو البتہ جھوٹا ہی

حبال نے اسلام لانے سے مسلمانون پر اور کہا کہ مار ڈالو مجکو ورنہ دکھلاؤ مجکو سا اپنے محمد کو پس تحقیق محمد نہین ہے مراد کچھ مطلب اوس سے پھر مار ڈالا مسلمانون نے
اوسکو پھر لوٹ آئے اصحاب رسول خدا کے سالم غانم پھر جب پہنچی آنحضرت ﷺ کو خبر مارے جانے عکاشہ کی فرمایا لعنت بھیجے اللہ عکاشہ پر پھر نہ حاضر ہوا اوسمین کوئی مرد اللہ کے راستے مین

ذکر حجة الوداع

پھر آیا سال حج کا پس پکار دیا آنحضرت ﷺ نے ساتھ حج کے اور فرمایا تحقیق مین نکلنے والا ہون پھر حج کو گئے لوگ ساتھ نبی اللہ کے اور ہدی لے گئے نبی اللہ ﷺ اور
پھر جب آئے نبی اللہ مکے مین کہا راوی نے کہ پونہچا ہے ہمکو کہ آپ نے حکم دیا کہ جو شخص کہ نہو ہدی لایا طرف بیت اللہ کے تو نکل آوے احرام حج سے اور کردے
اوسکو عمرہ اور جو شخص کہ ہو ہدی لایا تمام کرے اپنے حج کو اور حکم دیا اون لوگون کو کہ بیشک کرتے تھے احرام باندھین ساتھ حج کے اور سہ ہدی لاوین جو میسر ہو
اور آسان ہو ہدی مین سے اور کہتے ہین اہل سیر کہ تحقیق آنحضرت ﷺ نے فرمایا بعد اسکے مین حکم دیتا ہون ان لوگون کو ساتھ اسکے اور نہین ہوگا یہ حکم اون لوگون کے
لیے کہ بعد میرے ہین پھر ادا کیا آنحضرت ﷺ نے اپنے حج کو اور مسلمانون نے اور ذبح کیا ہدی کو پھر کہا راوی لیا ہے یہ کہ آنحضرت ﷺ نے ذبح کیا اور نحر کیا ساتھ اپنے
ہاتھ کے جو ہدی کہ لائے تھے ساٹھ اونٹون کو پھر کاٹ لیا ہر ایک اونٹ سے ایک پارچہ گوشت کا پھر حکم دیا ساتھ پکانے اوس پارچے کے پھر ڈالا گیا وہ پارچہ
ہانڈی مین اور پکایا گیا پھر کھایا آنحضرت ﷺ نے اوسمین سے اور حکم دیا لوگون کو کہ کھاوین اور کھلاوین اور حج کیا مسلمانون نے اوس حال مین کہ نتھا اونمین کوئی
مشرک پھر اوتاری اللہ تعالی نے اپنے نبی پر یہ آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ
دِیْنًا یعنی آج مین پورا کر چکا تمکو دین تمہارا اور پورا کیا تمپر مینے احسان اپنا اور پسند کیا مینے تمہارے واسطے دین مسلمانی اور تھی یہ آیت اوخیر
آیتین اور قرآن ﷺ سے آخر اون آیتون مین سے کہ اوتاری ہین اللہ نے اور تھا حج آنحضرت ﷺ کا یہ حج وداع اور رخصت ہونے کا پھر خطبہ سنایا لوگون کو آنحضرت
نے منا مین پھر نہ حاضر ہوئے آنحضرت ﷺ حج مین بعد اس برس کے یہان تک کہ فیصلہ کر لیا اور اوٹھا لیا آپکو اللہ تعالی نے پس فرمایا آنحضرت ﷺ نے خطبے مین لوگون
کو اے لوگو سنو تم میرے کہنے کو پس تحقیق مین نہین جانتا ہون کہ شاید نہ ملون مین تمسے بعد اس برس کے اس جگہ مین اے لوگو تحقیق خون تمہارے اور مال تمہارے
تمپر حرام ہین کہ ایک دوسرے کا خون کرے اور مال چھین لے مانند حرمت اس دن تمہارے کے اس شہر تمہارے مین کہ مکہ ہے اور مانند حرمت اس مہینے تمہارے کے
یعنی جیسے تم اس دن اور اس شہر اور اس مہینے مین خون کرنا اور مال لینا حرام جانتے ہو اسی طرح خون کرنا اور مال لینا جبر سے ہمیشہ کو اور ہر جگہ حرام ہے اور
تحقیق پونہچا دیا مینے پس جو شخص کہ ہو پاس اوسکے امانت تو پونہچا دے اوس امانت کو طرف اوس شخص کے کہ امین کیا ہے اوسنے اوسکو اوس امانت پر اور اگر ہو سود
تو وہ پامال اور باطل ہے سب اور تحقیق سود حضرت عباس کا اور جو خون کہ ہوا جاہلیت مین وہ سب پامال اور باطل ہے اور تحقیق پہلے خونون تمہارے سے کہ باطل اور
پامال کرتا ہون مین خون ہمارے ہے مین خون بیٹے ربیعہ بن الحارث بن عبد المطلب کا کہ وہ دودھ پیتا تھا بنی لیث مین پھر مار ڈالا اوسکو ہذیل نے یہ اول اون خونون کا ہے
کہ شروع کیا جاتا ہے ساتھ اوسکے پامال کرنے مین خونون جاہلیت سے اور تحقیق زمانہ پھر آیا ہوگا مانند اوس ہیئت اپنی کے کہ پیدا کیے گئے تھے آسمان اور زمین اور تحقیق
گنتی مہینون کی نزدیک اللہ کے بارہ مہینے ہین کتاب اللہ یعنی لوح محفوظ مین اوس دن سے کہ پیدا کیے گئے ہین آسمان اور زمین اون بارہ مہینون مین سے چار مہینے
حرمت والے ہین تین پے در پے اور رجب کہ پہنچا گیا ہے درمیان جمادی الاولی اور شعبان کے اے لوگو تحقیق واسطے تمہارے ہے اوپر عورتون تمہاری کے حق ہے اور
واسطے عورتون تمہاری کے تمپر حق ہے اور واسطے تمہارے اوپر عورتون تمہاری کے یہ حق ہے کہ نہ لاوین بدکاری کھلی ہوئی پھر اگر کرین اس پس تحقیق اللہ تعالی نے حکم دیا ہے
کہ پاس جانا اونکے ترک کرو اور مارو اونکو مارنا بغیر سخت مار کے پھر اگر باز آجاوین پس واسطے اونکے ہے کھانا اونکا اور کپڑا اونکا موافق اپنے مقدور کے انصاف سے اور
وصیت لو ساتھ عورتون کے یعنی بھلائی کرو اونکے ساتھ پس تحقیق عورتین پاس تمہارے قید ہین نہین مالک رکھتی ہین اپنے لیے کچھ اور سوا اسکے نہین کہ
لیا ہے تمنے اونکو ساتھ امانت اللہ کے اور حلال کر لیا ہے تمنے اونکی شرمگاہون کو ساتھ کلام اللہ اور اوسکے حکم کے سو سمجھ رکھو میری بات کو پس تحقیق مین نہین جانتا ہون
شاید کہ نہ ملون مین تمسے کبھی بعد اسکے اس جگہ مین اور تحقیق مسلمان بھائی ہے مسلمان کا اور سب مسلمان باہم بھائی ہین اور نہین حلال ہے کسی مرد کے لیے
اپنے بھائی کا مال مگر جو کچھ کہ دیوے وہ ساتھ خوشدلی اپنی کے کہو خداوندا تحقیق پونہچا دیا مینے کہا مسلمانون نے کہ ہان فرمایا آنحضرت ﷺ نے پھر نہ ملون مین تمسے

اوس حال مین کہ پھر جاؤ تم بعد میرے کافر ہو کر کہ مارین بعض تمھارے گردنین بعض کی پس بیشک مین تحقیق چھوڑے جاتا ہون بیچ تم مین جو چیز اگر پکڑے رہوگے تم اوسکو تو نہ گمراہ ہوگے اور وہ اللہ کی کتاب ہے یعنی قرآن خداوندا تحقیق پونہچا دیا مینے پس یہ جو مذکور ہوا انتہا قصہ حجۃ الوداع کا

ذکر وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم

پھر تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین اور اقامت فرمائی وہان باقی ذی الحجہ اور محرم اور بائیس رات صفر تک پھر بیمار پڑے وہ بیماری کہ وفات فرمائی اوسمین پاس اپنی لونڈی کے کہ نام اوسکا ریحانہ تھا اور تھی وہ بندیون یہودیون سے اور پہلا دن کہ بیمار پڑے ہین آنحضرت اوسمین دوشنبہ کا تھا پھر سخت ہوئی اونکو بیماری اونکی اوسدن اور رات مین پھر صبح کی ہوا اذان کہی مؤذن نے نماز کی پھر تثویب کہی یعنی اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہا پھر دیکھا نبی اللہ کو مسلمانون نے کہ نہین نکلتے ہین حکم کیا مسلمانون نے مؤذن کو پھر داخل ہوا مؤذن نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سو ناگاہ آنحضرت سوتے پائے کہا مؤذن نے نماز یا رسول اللہ پس فرمایا رسول خدا نے نہین طاقت رکھتا ہون مین نماز کی نکلکر پھر پوچھا اوس سے کون ہی دروازے پر سو خبر دی مؤذن نے آنحضرت کو ساتھ اوس شخص کے کہ ہے دروازے پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذن سے کہ حکم کر ابن الخطاب کو سو جاوے کہ نماز پڑھاوے لوگون کو پھر نکلے بلال مؤذن اوس حال مین کہ وہ روتے تھے سو کہا بلال سے مسلمانون نے کہ کیا ہے پیچھے تیرے بلال سو کہا بلال نے کہ آنحضرت نہین طاقت رکھتے ہین نماز کی پھر رونے لگے مسلمان بہت رونا سخت اور کہا بلال نے عمر بن الخطاب سے کہ آنحضرت حکم کرتے ہین تمکو کہ نماز پڑھاؤ لوگون کو سو کہا حضرت عمر نے نہین ہون مین اس لائق کہ آگے کھڑا ہون سامنے ابی بکر کے کبھی پھر جا تو پاس آنحضرت کے پھر خبر دے تو اونکو کہ ابوبکر دروازے پر ہین پھر داخل ہوئے آنحضرت پر مؤذن پھر خبر دی آپ کو ساتھ ہونے ابی بکر کے اور ساتھ اوسکے کہ کہا تھا عمر نے سو فرمایا آنحضرت نے اچھا ہی وہ جو دیکھا عمر نے حکم کر تو ابوبکر کو پس جاوین کہ نماز پڑھاوین لوگون کو پھر نکلا مؤذن طرف ابی بکر کے پھر حکم کیا ابوبکر کو پھر نماز پڑھائی ابوبکر نے لوگون کو آٹھ دن اور بڑھ گئی ساتھ آنحضرت کے بیماری اونکی ان دنون مین پھر داخل ہوئے آنحضرت پر حضرت عباس اوس حال مین کہ بیہوشی چھائی ہوئی تھی آنحضرت پر پھر کہا حضرت عباس نے ازواج آنحضرت سے اگر دوا ٹپکاتین تم آنحضرت کے مونہ مین تو البتہ بہتر ہوتا کہا آنحضرت کی بیبیون نے ہم نہین جرأت کر سکتے ہین اسپر پھر لیا آنحضرت کو عباس نے پھر دوا ٹپکائی آپ کے مونہ مین پھر ہوش مین آگئے آنحضرت پھر فرمایا آنحضرت نے کہ کسنے دوا ٹپکائی میرے مونہ مین پھر فرمایا آنحضرت نے قسم کھائی ہے تحقیق کہ البتہ دوا ٹپکائی جاوین سب عورتین مگر یہ کہ ہون عباس پس تحقیق کہ دوا ٹپکائی میرے اس حال مین کہ مین روزہ دار تھا کہا عورتون نے پس تحقیق عباس ہین کہ اونھون نے دوا ٹپکائی ہے آپ کے کہا آنحضرت نے حضرت عباس کو کہ کس چیز نے اوبھارا تجکو دوا ٹپکانے پر اور کہا ازواج سے کہ کس بات کا خوف کیا تمنے پھر کہا آنحضرت کی بیبیون نے خوف کیا ہمنے آپ پر ذات الجنب کا فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالی نہین ہے کہ مسلط کرے ذات الجنب کو مجھپر پھر خوف کیسے پاتے تھے آنحضرت بیماری اونکی سے اوسدن اور سکلا اونکی کل کو اور وہ دن دو ان تھا کہ وفات فرمائی اوسدن پھر نماز پڑھائی لوگون کو نماز صبح کی اور جانتے تھے مسلمان کہ تحقیق آنحضرت اچھے ہوگئے پھر خوش اور شاد ہوئے مسلمان ساتھ نہایت خوشی اور شادی کے پھر بیٹھے آنحضرت اپنی نماز کی جگہ پر باتین کرتے تھے لوگون سے اور فرماتے تھے لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَهُمْ مَسَاجِدَ یعنی لعنت کرے اللہ اس طرح سے کہ اون قبرون کو سجدہ کرتے تھے اور خواہ اس طرح سے کہ اونکے پاس مسجدین بناتے تھے اور اوسمین نماز پڑھتے تھے اس اعتقاد سے کہ ان قبر والون کی عظمت کی وجہ سے ہماری نماز قبول ہوجاویگی اور مراد آنحضرت کی اس قوم سے یہود اور نصاری تھے اور باتین کرتے تھے آپ مسجد سے یہانتک کہ دن چڑھ گیا پھر اوٹھے طرف اپنے گھر کے پھر متفرق ہوئے لوگ اپنی اپنی جگہ سے یہانتک کہ سنا لوگون نے عورتون کو کہتی تھین ہائی ہائی گمان کرتے تھے لوگ کہ غشی طاری ہوگئی آنحضرت پر اور دوڑے مسلمان طرف دروازے کے پھر پہلے پہونچ گئے اونسے حضرت عباس پھر داخل ہوگئے گھر مین اور بند کر دیا دروازے کو لوگون پر پھر نہ ٹھہرے آنحضرت کہ نکلے ہون طرف مسلمانون کے پھر خبر وفات آنحضرت کی دی مسلمانون کو حضرت عباس نے پھر پوچھا مسلمانون نے کہ ای عباس کیا پایا تم نے آنحضرت سے کہا حضرت عباس نے کہ پایا مینے آنحضرت کو کہ فرماتے تھے جلال ربی الرفیع فقد بلغت پھر وفات دی گئی پس تھا یہ آخر اوس چیز کا کہ تکلم فرمایا ساتھ اوسکے آنحضرت نے اور تھی وفات آنحضرت کی دن دوشنبہ کے اور دو راتون کے کہ گذری تھین بیچ ربیع الاول کے

بعد تمام ہونے اوس برس کے تشریف لانے مدینے سے پھر کہا چند مردون نے اصحاب نبی صلعم سے کیونکر مر جائین اس حال مین آنحضرت کہ نہین غالب ہوئے کہین
دین پر سوا اسکے نہین کہ بیہوشی چھا گئی ہی آنحضرت پر پھر آئے وہ مرد دروازے پر پھر کہا اون مردون نے کہ نہ دفن کرو تم آنحضرت کو اسلیے کہ وہ زندہ ہین پھر نکلے حضرت عباس
پس کہا حضرت عباس نے کہ ای لوگو کیا پاس کسیکے وصیت اور یادداشت ہی آنحضرت سے شان مین آنحضرت کی وفات کے کہا لوگون نے کہ نہین کہا حضرت عباس نے
کہ اشہد مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ تحقیق آنحضرت نے چکھا ہی موت کو اور البتہ تحقیق خبر دی تھی اونکو اللہ نے ساتھ اسکے اوس حال مین کہ وہ درمیان تمھارے تھے پھر تحقیق
کہا تھا اللہ نے إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ ○ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ○ یعنی بیشک تو بی مرنیوالا اور وہ بی مرتے ہین پھر
تم دن قیامت کے اپنے رب کے آگے جھگڑو گے پھر جان لیا لوگون نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وفات فرمائی پھر تخلیہ کر دیا لوگون نے
درمیان آنحضرت کے اور درمیان اونکے گھر والون کے پھر نہلایا اونکے گھر والون نے آنحضرت کو اور کفنایا آپکو پھر ذکر کیا لوگون نے کہ کہان دفن کرین آنحضرت کو پھر کہا
بعض لوگون نے کہ دفن کرو آپ کو انکی نماز کی جگہ مین نزدیک مقام کے پھر کہا حضرت عباس نے کیا نہین ہی کہ اقرار لیا ہی تمسے آنحضرت نے ابھی کچھ پہلے وفات کے
کہ فرماتے تھے آپ لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اتَّخَذُوا قُبُورَهُمْ مَسَاجِدَ یعنی لعنت خدا کی ہی جو اوس قوم پر کہ لیا اونھون نے اپنی قبرون کو سجدہ اور سوا
اسکے نہین کہ ذکر کیا واسطے تمھارے آنحضرت نے تاکہ نہ دفن کرو تم اونکو اونکی نماز کی جگہ مین کہا لوگون نے پس دفن کرینگے ہم اونکو اسوقت مین بیچ بقیع کے
کہا حضرت عباس نے کہ نہین قسم ہی مجکو بقا خدا کی کہ نہ دفن کرینگے ہم آنحضرت کو بقیع مین کہا لوگون نے کس لیے کہا حضرت عباس نے ہمیشہ رہیگا کہ غلام
اور لونڈی آئینگے قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر آئیگا مالک اوسکا کھینچ لیجائیگا پھر اوسکو کہا لوگون نے پھر کہان دفن کرین ہم اونکو کہا جہان نکالی ہی اللہ نے
آپکی جان کو پھر کہا لوگون نے جب کہ فارغ ہو چکے تھے آپکے نہلانے اور کفنانے سے کہ رکھدو آپکو جہان وفات فرمائی تھی سو نماز پڑھی لوگون نے
آپ پر دن دوشنبہ اور دن سہ شنبہ کے اور دفن کیے گئے آپ دن چہار شنبہ کے اور تھی نماز لوگون کی آپ پر بدون امام کے پس شروع کیا مہاجرون نے
پھر تھے لوگ کہ داخل ہوتے تھے گھر مین جس قدر کہ گنجایش رکھتا تھا گھر اونکی پھر نماز پڑھتے تھے آپ پر اور حضرت چاہتے آپکی بدون امام کے پھر نکلتے تھے امام اور آجاتے تھے اور لوگ اور
کرتے تھے مانند اسکے پھر جب فراغت پا چکے مہاجرین داخل ہوئے انصار پھر کہا اونھون نے مانند اوسکے کہ کہا تھا مہاجرون نے پھر داخل ہوئین عورتین مہاجرون کی
پھر داخل ہوئین عورتین انصار بعد اسکے پھر جب شروع کیا آنحضرت کے دفن مین چلائے انصار اور کہا اونھون نے کہ گردانو ہمارے لیے حصہ آنحضرت سے
وقت آپکے مرجانے کے پس تحقیق تھے ہم آنحضرت سے اور اوس بن خولی انصاری بنی حبلی سے سو تھا وہ اون لوگون مین سے کہ دفن کیا اونھون نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو سو تھا یہ جو مذکور ہوا تھا قصہ وفات رسول خدا کا

خاتمۃ الطبع الحمد للہ والمنۃ کہ مجلد ثانی مع دفترون شوکت الاسلام کے کہ ترجمہ ہی تمام و کمال تاریخ امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ کا پہلا دفتر مسمی
بمبارک الاسلام مع الاعداء والحسود کہ اوسمین لڑائیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کفار اور مرتدین عرب کے ساتھ مذکور ہین چھپ چکا
اب اور لڑائیان کہ وفات کے عہد مین لڑائیون آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہین اور امام ممدوح نے اونکو نہین لکھا جناب مترجم مدظلہم نے کتب معتبرہ سے
نکال کر بطرز خاتمہ دفتر اول کے کردیا موافق حقیقتی اسکو بھی انجام کو پہونچا دیا اور اسکے دونون دفترون باقیہ کہ اوسمین احوال فتوح شام و فتوح مصر
و عراق مذکور ہین او اس مطبع نظامی مین وہ دونون مرتب و مسطور موجود ہین چھاپنے کی توفیق دے اِنَّهٗ خَيْرُ مُوَفِّقٍ وَّمُعِينٍ وَّبِالْإِجَابَةِ
حَرِيٌّ وَّقَمِينٌ اَللّٰهُمَّ اٰمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

خاتمۃ الکتاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اما بعد حمد وصلوٰۃ کے لائق اخبار و ناقلان آثار پر ظاہر ہو کہ جب اس ہیچمدان نے اللہ تعالیٰ کی توفیق و اعانت سے جلد اول شوکت الاسلام کو جو موسوم بمعارک الاسود مع الاعداء والحسود ہے تمام کیا تو چاہا کہ جو لڑائیاں اول ایام خلافت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مین مرتدان عرب سے واقع ہوئین تھین قبل ارسال عساکر نصرت مآثر کے بجانب شام و عراق وغیرہ انکو بعد غزوات خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام کے لکھے ہر چند بہت جستجو کی لیکن کتاب امام واقدی کی جو بیان مذکور مین تھی دستیاب نہوئی لہذا اور مواضع صحیح سے ان حالات کو بطریق خاتمہ اخیر مین اس کتاب جلد اول کے داخل کیا تا سلسلہ اس بیان کا منقطع نہو جاسے اور ہر شخص اوسکی مطالعت سے بہرہ یاب ہو سکے اور فضائل و مساعی اصحاب کرام پر نظر کرسے کہ اعلاء کلمۃ اللہ اور اشاعت دین رسول اللہ مین کسقدر ان لوگون نے جانبازیان کی ہین اور کیا کیا محنتین اوٹھائی ہین جاننا چاہیے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد ادائے ارکان حجۃ الوداع کے مدینہ شریف مین رونق افروز ہوئے تو چاہا آپ نے کہ ایک لشکر ظفر پیکر اپنے یارون کا طرف شام کے روانہ فرماوین اسی ارادہ سے اپنی اخیر عمر شریف کے چھبیسوین تاریخ ماہ صفر کے روز دوشنبہ مین آپ نے لوگون کو ارشاد کیا کہ طیاری لشکر کی واسطے جنگ رومیون کے کرین اور عوض زید بن حارثہ کا لین پھر سہ شنبہ کے دن اسامہ بن زید کو امیر لشکر کیا اور اوسمین جماعت مہاجرین اور انصار اور اپنے بڑے بڑے یارون کو نامزد کیا پھر چہارشنبہ کو جو اٹھائیسوین تاریخ صفر کی تھی آنحضرت مریض ہوئے اور دوسرے دن شروع مرض سے باوجود بیماری کے اپنے دست مبارک سے ایک نشان طیار کیا اور اسامہ بن زید کو دیکر فرمایا کہ بِسْمِ اللّٰہِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَقَاتِلْ مَنْ کَفَرَ بِاللّٰہِ تو لیا اسامہ نے اوس نشان کو اور باہر آئے اور بریدہ بن حصیب اسلمی کو دیا کہ وہ اس مشکین اوس نشان کو اوٹھایا کرین اور آکر منزل جرف مین مقام کیا تا سب لشکر جمع ہو جاسے اور اعیان مہاجرین و انصار مثل حضرت ابو بکر اور عمر بن خطاب اور عثمان اور سعد بن ابی وقاص اور ابو عبیدہ بن جراح اور سعید بن زید اور قتادہ بن نعمان و سلمہ بن اسلم نے اپنی اپنی طیاری کر کے باہر پہنچنے لگے [illegible] کہ پیچ کوچ کے آگے کو روانہ ہون کہ اتنے مین چہارشنبہ کے مرض آنحضرت کا زیادہ ہوا اور اسی باعث سے سب لوگون مین [illegible] پیدا ہوا اور پنجشنبہ کو امامت نماز عشاء کی آنحضرت نے ابو بکر کو فرمایا اور [illegible] خدمت کے مامور کیا اور شنبہ کو [illegible] تاریخ ربیع الاول کی [illegible] مرض مین کمی پیدا ہوئی [illegible] مسلمان کہ ہمراہ اسامہ کے متعین روانگی ہو گئے تھے وہ سب آنحضرت سے رخصت ہو کر باہر آئے اور اسامہ خدمت مین آنحضرت [illegible] حاضر ہوئے [illegible] اور اونکے حق مین دعا فرما کر اونکو رخصت کیا اور پھر یک شنبہ کو جو آپ پر شدت مرض بہت ہوئی تو اسامہ اور لشکری اونکے ٹھہر گئے کہ دوسرے دن [illegible] دوشنبہ کی اسامہ واسطے کوچ کے سوار ہونا چاہتے تھے [illegible] کہ آنحضرت نے [illegible] کام [illegible] فرمائی [illegible] ناگاہ ایک آدمی [illegible] ام ایمن کا جو والدہ اسامہ کی تھیں اونکے پاس آیا اور اسامہ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حالت نزع مین ہیں [illegible]

دوڑتے آئے اور بریدہ بن الخصیب نے اوس نشان کو لاکر اوس دروازے پر آنحضرت کے حجرہ کے گاڑ دیا جس میں لوگ دفن شریف آنحضرت سے فارغ ہوئے اور
امر خلافت حضرت ابوبکر صدیق پر قرار پایا تو حضرت صدیق نے فرمایا کہ اوس نشان کو لیجا کر اسامہ کے گھر پر کھڑا کریں اور بریدہ بن الخصیب کو بھی فرمایا کہ خود جاکر
اسامہ کے گھر پر کھڑا ہو اور لشکریوں کو جمع کرکے باہر لاوے اور اسامہ بھی اپنے مکان سے کوچ کریں پس اسامہ باہر آئے اور موضع جرف میں جاکر وہ مقام کیے
اور درمیان اسی حال کے مدینہ منورہ میں خبر آئی کہ بعض قبائل عرب مرتد ہو گئے اور چاہتے ہیں کہ مدینے پر شبخون ماریں اور اکثر قبائل نے آپ کو زکوۃ دینے سے
انکار کیا اور سوا مکے اور مدینے اور طائف کے تمام ملکوں میں جمعے کی نماز موقوف ہوگئی اور مکے کے لوگوں میں بھی اضطراب ہوگیا اور عتاب بن اسید جو آپ کی طرف
سے عامل تھے روپوش ہو گئے پھر سہل بن عمرو کے خطبہ پڑھنے سے اسلام پر قائم رہے اور طائف کے لوگ بھی اسلام پر قائم رہے اور بحرین کے علاقے میں
جواثا نام ایک شہر تھا وہاں کے لوگ بھی اول بدل گئے تھے پھر اسلام پر قائم رہے اور نماز جمعے کا اہتمام کیا غرض ردت کی خبر سنکر ایک جماعت اصحاب نے
اس حال کو حضرت ابوبکر سے عرض کیا اور کہا کہ ایسے وقت میں ایسے لشکر جرار کثیر کو دور کی مہم پر روانہ کرنا مصلحت وقت سے دور ہے کیونکہ خدانخواستہ اعراب مدینہ طیبہ
کو خالی جانکر شورش برپا کریں اور فتنۂ عظیم برپا ہووے اور اوسکے باعث سے اہل مدینے کو مصیبت پہنچے پس اس بات کو حضرت ابوبکر نے ہرگز قبول نکیا
اور فرمایا اگر بسبب نہ پہنچنے لشکر اسامہ کے جانوں میں کہ مدینے میں لقمہ سباع کا ہوجاونگا تو پہلے خلاف فرمان آنحضرت کا نکرونگا لیکن اسامہ سے درخواست کی
کہ عمر بن خطاب کو اجازت دیں تا وہ میرے پاس رہیں اور واسطے محافظت مدینے کے اور کارگذاری و مشورت میں شریک میرے رہیں پس اسامہ کی اجازت سے حضرت عمر
لوٹ آئے اور حضرت خلیفہ نے حکم عام دیدیا کہ جسکا نام جانے والوں میں لکھا گیا تھا اور وہ اب نجاوے تو اوسکو پیادہ پا لشکر میں بھیجونگا پھر وہ لشکر روانہ ہوا
اور اسامہ کے ساتھ اوس لشکر میں تین ہزار پیادہ اور ایک ہزار سوار تھے اور جس قبیلے پر عرب کے گذرتے تو وہ آپس میں کہتے کہ اگر ان لوگوں میں قوت و شوکت
نہوتی تو اتنا بڑا لشکر جرار روانہ نکرتے پس اس فوج کا رعب اون لوگوں پر چھا جاتا اور ان لشکر والوں سے بلطف و مدارا پیش آتے غرض اسامہ بڑی بڑی
منزلیں کرکے قضاعہ پر سے جہینہ کی قوم پر ہوتے ہوئے وادی القری کو پہنچے اور وہاں سے اسامہ نے ایک جاسوس قوم بنی عذرہ کا حریث نام اپنی
سواری پر تحقیق خبر کو روانہ کیا اور وہ موضع ابنا میں جاکر جلد خبر لایا کہ مخالفوں کا لشکر غفلت میں ہے اونکی طرف جلد جلد چلنا چاہیے پس لشکر اسلام
نے اونپر شبخون مارا اور اونکو متفرق اور پست پاکرکے مدینے کو صحت و سلامتی سے مراجعت فرمائی اور مدت سفر اس لشکر کی چالیس یا ستر دن تھے

قصہ قتل اسود عنسی

ربیع الاول کے اخیر دنوں میں اسود عنسی کے قتل کی خبر آئی اور اسکا نام عبہلہ بن کعب بن غوث تھا اور کیفیت مفصلہ اس خبر کی یہ ہے کہ جبتک کہ یمن
آنحضرت کی طرف سے باذان حاکم رہا اسود عنسی اظہار اسلام کرتا تھا جب باذان کا انتقال ہوا تو آنحضرت نے چند عامل اپنے اصحاب میں سے یمن کی جانب
روانہ کیے چنانچہ نجران پر عمرو بن حزم کو اور نجران اور زبید کے درمیان کے شہروں کی حکومت خالد بن سعید بن العاص کو دی اور عامر بن شہر کو ہمدان کا
عامل کیا اور شہر صنعا کی نظامت جو دار الملک یمن کا ہے شہر بن باذان کو عنایت فرمائی اور ابوموسی اشعری کو وہاں کی خدمت امامت پر مقرر فرمایا اور زیاد
بن لبید انصاری کو حضرموت کی حکومت دی اور باقی چند مواضع کے بندوبست کو عکاشہ بن ثور اور مہاجر بن ابی امیہ کو منصوب کیا اور وہاں کی خدمت قضا
معاذ بن جبل کو پس آنحضرت کے آخر دنوں میں حیات سے اسود نے دعوی نبوت کا کیا اور وہ ایک شخص کاہن تھا اور کوئی جن اوسکا تابع تھا الغرض شعبدہ او
عجیب و غریب شعبدے دکھلا کر لوگوں کو راہ حق سے بہکایا اور قبیلہ مذحج نے اوسکی متابعت اختیار کی اور قیس بن عبد یغوث کو جو یمن کے سردار قوم تھا
اوسکو اپنا سر لشکر کیا اور اطراف و نواح میں شر و فساد دیا یا روز بروز اوسکا کام ترقی پانے لگا آخر الامر سات سو آدمی جمع کرکے صنعا کی جانب
لشکر کشی کی اور شہر بن باذان اوسکی لڑائی کو نکلا اور بکمال جرأت و ثابت قدمی سے لڑکر مرتبہ شہادت کا حاصل کی اور اسود نے صنعا پر تسلط تمام کرکے شہر
بن باذان کی عورت کو جسکا نام آزاد اور بہت شکیلہ جمیلہ تھی اپنے نکاح میں لایا لیکن وہ دین اسلام پر ثابت رہی اور اسود نے داوی کے چچا زاد بھائی کو کہ فیروز
نام تھا اور ایک شخص داذویہ نامی کو یمن پر اپنی طرف سے بندوبست کو مقرر کیا اور خود اس تمام ولایت یمن کی تسخیر کا ارادہ کیا اور آنحضرت کے عاملوں کو نکال دیا

کہ تم لوگ جو ہمارے ملک مین متصرف ہو رہے ہو تمکو چاہیئے کہ میری متابعت کرو اور ہمارے ملک کا جو محصول جمع کیا ہے مجھکو دے دو اور بسبب اوسکے غلبہ کے
معاذ بن جبل صنعا سے نکل کر پاس ابو موسی اشعری کے چلے گئے اور یہ دونون حضرموت کو آئے اور عمرو بن حزم اور خالد بن سعید یمن کو چھوڑ کر مدینہ منورہ کی
طرف نکل گئے اور تمام ملک یمن اسود کے ہاتھ آگیا اور اوس ملک کے مسلمانون نے ظاہر مین اوسکے عاملون کے ہاتھ پر بیعت کی اور بہت سے لوگ مرتد ہو گئے
پھر یہ خبر جب آنحضرت کو پہنچی تو آپ نے وہان کے مسلمانون کو اپنا ایک فرمان ہدایت نشان لکھا اور اوس کذاب کے قتل کرنے پر لوگون کو ترغیب دی اور جب
یہ نامہ مبارک حضرت رسالت مآب کا یمن مین پہنچا تو معاذ بن جبل اوسکے قتل کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کام کے انجام دینے مین کمال کوشش اونہون نے بجا لائے
اور چونکہ معاذ بن جبل نے وہان ایک عورت رملہ نام سے جو قبیلہ بنی سکون کی تھی نکاح کیا تھا اس جہت سے تمام لوگ اوسکی قوم کے معاذ کے ہمراہ ہو گئے پھر یہ سب
متفق ہو کر پاس قیس بن عبد یغوث جسکو قیس بن مکشوح بھی کہتے تھے گئے اور وہ اسود کا سپہ سالار تھا اور اون دنون اسود اوس پر تقدیر الہی سے خفا ہوا تھا
اور فیروز دیلمی اور داذویہ بھی کہ دونون بڑے سردار تھے اون روزون اسود سے رنجیدہ تھے پس ان لوگون نے ان سردارون سے بالکل اسود کے قتل کا مشورہ کیا
اور ان تینون نے مسلمانون کی بات کو مانند وحی آسمانی جانکر قبول کیا اور اوس ملعون کے مارنے پر متفق ہوئے اور اسود کے شیطان نے اوسکو اس مضمون سے
اطلاع دی پھر اسود نے قیس کو بلا کر کہا اے قیس سن کہ یہ میرا فرشتہ کیا کہتا ہے قیس نے کہا وہ کیا بیان کرتا ہے کہا اسود نے وہ یہ کہتا ہے کہ اے اسود تو نے قیس کو
کمال مرتبہ کی عزت دی اور جب وہ عزت مین تیرے برابر ہوا تو تیرے قتل کا ارادہ کیا اور تیرا دشمن ہو کر تیرے ملک کے چھین لینے کا ارادہ رکھتا ہے اور مضبوط
ارادہ کیا ہے کہ تجھے دغا کرے اب وہ فرشتہ مجھے کہتا ہے کہ قیس کا سر اوڑا دے کہ بعد اسکے قتل کے تجکو کچھ اندیشہ نہوئیگا کہا قیس نے اے اسود قسم ہے مجکو تیری
کہ تو میرے نزدیک بہت بزرگ اور محبوب ہے مین اپنے دل مین اس طرح کا خیال نکرونگا اسود نے کہا مجھے یقین نہین ہوتا کہ فرشتہ میرا جھوٹ کہے لیکن تو نے
اپنے خیال دل سے توبہ کی ہے الغرض قیس وہان سے نکل کر فیروز اور داذویہ کے پاس آیا اور یہ سب ماجرا اپنا بیان کیا اونھون نے کہا اے قیس تو خبردار ہو اور ہم
سبھون کو اوسکی طرف سے کمال اندیشہ ہے اس عرصے مین اسود نے ان تینون کو بلوایا جب یہ اوسکے روبرو آئے تو اوس نے اونسے کہا مین نے تمکو اتنی عزت دی اور تمہاری
سیر سنتا ہون یہ کیا باتین ہین جو مجکو پہنچتی ہین کہا اونھون نے اب کی بار ہماری تقصیر معاف کر اسود نے کہا اگر اب کی بار پھر مین نے ایسی بات تمہاری جانب سے سنی
تو تمکو قتل کرونگا پھر یہ لوگ اوسکے پاس سے نکل آئے اور اسود کو انکی طرف سے کمال اندیشہ ہوا اور یہ بھی اوسکی طرف سے خوفناک ہوئے اور یہ اسی اندیشہ اور
فکر مین تھے کہ ایکو حاکم ہمدان سے جو عامر بن شہر تھا اور ذو ظلیم اور ذو الکلاع وغیرہ امراء یمن کے خطوط آئے اور اون خطوط مین لکھا تھا کہ ہمکو آنحضرت کی طرف سے
خطوط آئے ہین اب ہم لوگ تمہارے تابع اور اسود کے قتل مین تمہارے شریک ہین تو قیس اسود کی عورت کے پاس جو آزاد نام تھی آئے اور اوس سے کہا کہ
اسود نے جو فساد کیا تجپر روشن ہے کہ تیرے خاوند کو قتل کیا اور باقی عورتون کو رسوا کیا اب تو ہمکو کچھ تدبیر بتلا اوسنے قیس سے کہا تمہارا کیا ارادہ ہے کہا قیس نے ہم یہ
چاہتے ہین کہ اوسکو یہان سے نکال دین آزاد نے کہا تو اوسکو قتل کیون نہین کرتا کہا قیس نے اگر یہ بات ہو سکے تو بہت مناسب ہے تب آزاد نے کہا ایسا بدبخت
کوئی نہوگا اللہ تعالی کا کچھ حق ادا نہین کرتا اور کسی حرام کام سے آپکو نہین بچاتا مجکو اوس سے نہایت بغض ہے اوسکا مار ڈالنا بہتر ہے اور تم جب اس بات کا عزم
مصمم کرو تو مجھے اطلاع دینا پھر جب قیس اوسکے پاس سے اوٹھے تو دیکھا کہ فیروز اور داذویہ قیس کے منتظر تھے اور ہنوز ان تینون مین کچھ گفتگو ہونے نہ پائی تھی کہ اسی
حال مین اسود نے قیس کو بلوایا اور قیس اپنی قوم کے دس آدمی دلاور ہمراہ لیکر اسود کے پاس گئے اور اسود ان لوگون کے روبرو قیس پر کچھ قدرت نہ پا
سکا مگر اتنا کہا کہ اے قیس مین تجھے سچ بات کہتا ہون اور تو مجھے جھٹلاتا ہے اور میرا فرشتہ کہتا ہے کہ اے اسود اگر تو قیس کو قتل نکریگا تو وہ تجکو مار ڈالیگا تب قیس نے
جان لیا کہ یہ اب اپنے یقین قتل کرتا ہے تو اوسکو جواب دیا کہ تو تو رسول اللہ کا ہے مین تجھے کس طرح قتل کرونگا اور اس طرح ہر روز کے خوف سے تجھے ایک بار
مار ڈالنا بہتر ہے اسود کو اوس پر رحم آیا اور قیس کو رخصت کیا پھر قیس نے اپنے لوگون مین آن کے اوسکی گفتگو سب بیان کی اور کہا اب اپنا کام شتابی کرو اور وہ لوگ
اسود کے دروازے پر کھڑے تھے کہ اسی اثنا مین مشورت کرنے لگے کہ اتنے مین اسود باہر آیا اور وہان جو گائے اونٹ قریب سو کے کھڑے تھے اونکے پاس گیا ایک
خط کھینچ دیا اور جانورون کو اوس خط کے پاس لا کر کھڑا کیا وہ سب چپکے کھڑے ہو گئے پھر اوس نے سبکو بے باندھے ذبح کیا اوس خط سے کوئی جانور نہ سرکا

قیس کہتا ہی کہ یہ حال دیکھکر مجھکو کمال اندیشہ ہوا پھر اسود نے فیروز کو بلا کر کہا ای فیروز تجھے بھی اسی طرح مار ڈالتا ہون فیروز نے کہا تو نے میری بہن سے نکاح کیا اور مجکو تم سبھون پر سردار بنایا اور اگر تم ہمارے معتقد نہوتے تو بھی ہم اپنا حصہ جو تمسے ملتا ہی اوسکو فروخت نکرتے اب تو ہماری دنیا و آخرت کی خوبی تمسے حاصل ہی تم جھوٹی باتین سنکر ہمسے بدلا نہ لینا اسود نے خوش ہوکر فیروز سے کہا کہ اس گوشت کو تقسیم کردے فیروز گوشت کو تقسیم کرکے جلد اوسکے پاس گیا تو وہان دیکھا کہ ایک شخص اسود کو فیروز کے قتل کی ترغیب دے رہا تھا اور اسود اوسکو کہتا تھا کہ مین کل فجر کو فیروز اور اوسکے ہمراہیون کو قتل کرونگا تو فجر ہوتے اونکو میرے پاس حاضر کریو یہ کہکر جو پھر کر دیکھا تو فیروز کھڑا ہوا تھا اسود نے پوچھا کیا ہی فیروز نے کہا مینے گوشت تقسیم کردیا پھر فیروز نے اپنے لوگون کے پاس آکر یہ کیفیت بیان کردی اون سبنے کہا اوسکی عورت سے اس باب مین مشورہ کر فیروز نے اوسکی عورت کے پاس آکر تجویز پوچھی اوسنے کہا اسکے گھر کے چارون طرف نگہبان بیٹھے ہین اور ہر جگہہ پر چوکیدارون کو مقرر کیا ہی مگر اس گھر کے پیچھے کوئی نگہبان نہین اور پشت اس گھر کی فلانے راستے کی طرف ہی رات کو تم نقب لگاکر اندر آنا اور اوسکو قتل کرنا اور مین اس گھر مین رات کو چراغ روشن کرونگی الغرض جب فیروز وہان سے نکلا تو اسود نے اوس سے کہا کہ تو میرے گھر مین کس لیے آیا تھا اور فیروز کے سر پر مارا کہ وہ گر پڑا یہ اسود بڑا قوی ہیکل تھا اسکی عورت نے جانا کہ یہ فیروز کو مار ڈالیگا یہ کہکر پکارنے لگی کہ میرا چچازاد بھائی مجھسے ملنے آیا تھا کیا تو اسکو مار ڈالیگا اوسنے عورت سے کہا خاموش رہو مینے تیری خاطر سے اسے چھوڑ دیا پھر فیروز نے اپنے لوگون سے آکر یہ قصہ بیان کیا اور بولا کہ اب اپنے کام مین جلدی کرو سب متحیر ہوئے کہ کیا کرین اسمین اوسکی عورت نے کہلا بھیجا کہ تم رات کو تاخیر نکرنا اور جس کام کا ارادہ کیا ہی اوسپر ثابت قدم رہنا پھر فیروز نے خود جاکر اوسکی عورت سے اس بات کی پختگی کرلی اور اوس گھر مین جاکر اول نقب دی کہ باہر سے نقب لگانا آسان ہوجاوے پھر شب کو نقب لگاکر اندر گھسے دیکھا کہ چراغ ایک کونڈے کے نیچے روشن تھا فیروز نے چراغ اوٹھا کر دیکھا کہ اسود حریر کے فرش پر سوتا ہی اور نشے کی حالت مین خراٹے لے رہا ہی اور اوسکی عورت اوسکے پاس بیٹھی ہی فیروز کو دیکھکر اسود کے شیطان نے اوسکو جگا دیا اسود نے کہا ای فیروز تو میرے درپی کس واسطے ہی فیروز نے دل مین کہا کہ اگر اب مین اسکو چھوڑ جاؤن تو یہ مجکو اور اپنی عورت دونون کو مار ڈالیگا جلدی سے تلوار اوسکے حلق پر پھیر دی اور اوسکو قتل کرکے اپنے لوگون کو اس کام سے اطلاع کردی اوسکی عورت نے جانا کہ ابھی کام تمام نہین ہوا اوسنے فیروز کا دامن پکڑ کے کہا تو اسکو بن مارے کہان جاتا ہی اور مجھہ عورت کو اسطرح یہان کس بات پر چھوڑے جاتا ہی فیروز نے کہا مین ہمراہیون کو مطلع کرکے آتا ہون پھر اپنے دونون یارون کو اطلاع دی یہ تینون شخص متفق ہوکر آئے اور اوسکے سر کو کاٹنا چاہا اسود کو اوسکے شیطان نے حرکت دی جب وہ ہلا تو یہ تینون شخص اوسکا سر نہ کاٹ سکے تب دو شخصون نے اوسکی پیٹھہ پر چڑھکے دبایا اور عورت نے اوسکے بال پکڑ کر کھینچے اسود نے پکارنے کا ارادہ کیا عورت نے اوسکا مونھہ چادر سے بند کرلیا اور تیسرے شخص نے سر کاٹ لیا اسود نے ذبح اونٹ کی طرح شور کرنا شروع کیا پہرے والے اوسکی آواز سنکر دوڑ آئے اور عورت سے پوچھا یہ کیا آواز ہی اوسنے کہا اسوقت نبی پر وحی اوترتی ہی اسواسطے ایسی آواز کرتا ہی پھر وہ لوگ لوٹ کر اپنے مقامون پر چلے گئے فیروز اور قیس اور داذویہ تینون نے ملکر اس امر کی تجویز کی کہ اسکے مرنے کی خبر لوگون کو کس طرح کرین آخر اس بات پر تجویز ٹھہری کہ فجر ہوتے ہی مسلمانون کے شعار مقررہ پر پکارنا چاہیے اور بعد اوسکے اذان دینا جب صبح ہوئی داذویہ نے مسلمانون کے شعار کو پکارنا شروع کیا اور سب کافر اوس شعار کو سنکر گھبرا گئے اور نگہبانون نے آکر گھر کو احاطہ کرلیا پھر قیس نے اذان دی اسود کے سوار یہ سنکر اوسکے دروازے پر جمع ہوگئے تب قیس نے پکار کر کہا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور عیہلہ جھوٹا ہی اور اوسکا سر گھر کے اوپر سے باہر پھینک دیا اوسکے لوگون نے یہ حال دیکھکر بھاگنا شروع کیا اور مسلمانون نے اونکا قتل شروع کیا اسلام غالب ہوا اور کفر مغلوب پھر آنحضرت ؐ کے عمال اپنی خدمتون پر گئے اور تینون قاتلون نے اسود کے اپنے امیر ہونے مین اختلاف کیا آخر سبکا اس بات پر اتفاق ہوا کہ معاذ بن جبل کو سردار کیجیے سو معاذ امیر ہوکر لوگون کو نماز پڑھانے لگے اور یہ کیفیت آنحضرت ؐ کو لکھ بھیجی پھر تین دن تمام نہین ہوئے تھے کہ ہمکو وفات شریف آنحضرت ؐ کی خبر آئی اور ہمارے تمام کامون مین خلل پڑ گیا اور بہت امور ہمارے سوچے ہوے رہ گئے اور تمام ملکون مین اضطراب ہوگیا القصہ آنحضرت ؐ نے مدینہ منورہ مین اوسی شب فرمادیا تھا کہ آج کی شب اسود کذاب مارا گیا اور اپنی جماعت کے

ایک شخص نے اونکو قتل کیا اصحاب نے عرض کی کہ یا رسول اللہ وہ کون شخص ہے آپ نے فرمایا وہ فیروز ہے اور اسود کذاب اپنے دعوی نبوت سے تین مہینے
بعد مارا گیا اور بعض چار مہینے کہتے ہیں اور یہ فتح آنحضرت کی حیات میں واقع ہوئی لیکن جو یہ خبر مدینے میں خلافت حضرت صدیق میں آئی اس باعث سے
اسکو حضرت صدیق کی فتوحات سے شمار کرتے ہیں اور یہ پہلی خوشخبری فتح کی ہے جو صدیق اکبر کو پہنچی القصہ جب لشکر اسامہ کا روانہ ہو چکا مدینے کے
اطراف کے اعراب مرتد ہو گئے اور بعضوں نے زکوۃ دینے میں تاخیر کی اور مدینے پر شبخون مارنے اور لوٹنے کو طیار ہوئے تب حضرت صدیق نے مدینے کی راہوں پر
علی مرتضی کرم اللہ وجہہ اور زبیر اور طلحہ اور سعد بن ابی وقاص وغیرہ کو پاسبانی کے واسطے مقرر کیا اور اہل مدینے سے فرمایا کہ تمام زمین کافروں سے
بھر گئی اور تم بہت کم ہو معلوم نہیں کہ کفار شب کو آتے ہیں یا دن کو سو تم سب مسجد نبوی میں حاضر رہا کرو بوقت حاجت جمع کرنے میں تاخیر نہو سو تین دن
نہیں گذرے تھے کہ اعراب فوجیں جمع کر کے مدینے پر چلے اور اونکے آدھے لوگ موضع ذو حسا میں کمک کے لیے رہ گئے اور آدھے مدینے کی غارت کو آئے
اسلام کے نگہبانوں نے حضرت صدیق کو اونکے آنے کی خبر دی خلیفہ نے مسلمانوں کو کہلا بھیجا کہ تم ثابت قدم رہنا تمہاری کمک کو آتے ہیں پھر جتنے
لوگ جمع تھے انکو ہمراہ لیکر اونٹوں پر چڑھ کر خود تشریف لے گئے مرتد سینکڑوں بھاگ گئے اور مسلمان اونکے تعاقب میں ذو حسا تک پہنچے وہاں لشکر مرتدین اور اہل اسلام میں لڑائی واقع
ہوئی مرتد لوگ شکست کھا کر بھاگ گئے اور جمادی الاولی میں جن لوگوں نے ادائے زکوۃ سے انکار کیا تھا اونسے لڑائی واقع ہوئی اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ اسد اور
غطفان اور طی اور بلی کے قبیلے والے تمام جا کے طلیحہ اسدی کے پاس جمع ہوئے اور اپنی طرف سے چند شخصوں کو مدینے کی جانب روانہ کیا وہ آکر شہر مدینے
میں بعضے لوگوں کے پاس اوترے اور اون اہل مدینہ نے اونکی خاطرداری کی مگر حضرت عباس نے کسی کو اپنے پاس نہ آنے دیا پھر وہ لوگ مدینے کے
معززوں کے ساتھ پاس حضرت صدیق کے آئے اور کہنے لگے ہم نماز پڑھیں گے لیکن زکوۃ نہ دینگے حضرت صدیق نے فرمایا کہ تم جو آنحضرت کو دیتے
دیا کرتے تھے اگر اوس میں سے ایک رسی بھی کم کرو گے تو میں تم سے لڑونگا پھر وہ لوگ لوٹ گئے اور اپنی قوموں سے مدینے میں مسلمانوں کی قلت بیان کی اور اونکے
لڑنے پر آمادہ کیا اور اصحاب نے ابتدا میں حضرت صدیق سے اس بات پر اتفاق نہ کیا کہ مانعین زکوۃ سے جہاد کرنا چاہیے پھر جب انشراح جہاد کرنا مقرر ہوا آپ حضرت
نے اہل مدینہ کو ہمراہ لیکر اطراف کے اعراب پر فوج کشی کی اعراب نے مشکیں پھلا کر پہاڑ سے لڑھکا دیں اونسے مسلمانوں کی سواریوں کے اونٹ بھڑک کر
بھاگنے لگے اس باعث سے انہیں اتنا تفرقہ پڑ گیا کہ تمام شب کشاکش میں رہے اور بھاگ کر راستے کو مدینے میں پہنچے اعراب سمجھے کہ اب مسلمانوں میں
کچھ قوت باقی نہیں رہی غرض حضرت صدیق نے تمام رات میں فوج کو آمادہ کیا اور مدینے میں حسان ضمری کو اپنا نائب کیا اور مدینے کی حفاظت پر دوسرے
عبداللہ بن مسعود کو مقرر فرمایا اور خود فوج لیکر آخر شب کو نکلے اور میمنہ میں نعمان بن مقرن اور میسرہ میں اونکے بھائی عبداللہ بن مقرن اور ساقہ میں اونکے اور بھائی
سوید بن مقرن کو معین کیا ہنوز صبح صادق نمودار نہ ہوئی تھی کہ دونوں جماعتیں ایک میدان میں مقابل ہوئیں تب مسلمانوں نے غل شور و کلام اون میں پہنچنے اور قتال
شروع کیا ابھی آفتاب نکلا تھا کہ کافر بھاگے اور اونکے اکثر جانور مسلمانوں کے ہاتھ لگے اور حضرت صدیق اونکے تعاقب میں موضع ذو القصہ تک پہنچے
جو مدینے کو ... تھا کہ اس فتح سے مسلمانوں کو قوت ہوئی اور کافر ذلیل ہوئے پھر بنی ذبیان اور بنی عبس نے اپنے قبیلوں میں جو مسلمان تھے اونکو قتل کیا
اور انکا یہ کام دیکھکر اور قبیلے والوں نے بھی ایسا ہی کیا تب حضرت صدیق نے قسم کھائی کہ ہر قبیلے والوں نے جتنے مسلمان قتل کیے اتنے زیادہ میں اونکے
لوگ قتل کرونگا پھر حضرت صدیق مظفر و منصور مدینے کو لوٹ آئے اور اوسی شب کو مدینے میں عدی بن حاتم اور صفوان اور زبرقان کی طرف سے مال زکوۃ کا آیا
ایک کے یہاں کی زکوۃ اول شب میں دوسرے کے یہاں کی وسط شب میں اور تیسرے کی آخر شب میں اور یہ ساٹھ راتیں گذرے آنحضرت کی وفات سے یہ ماجرا ہوا
پھر بعد میں چار روز کے اسامہ بن زید اپنی مہم کو فتح کر کے آئے تو حضرت صدیق نے انکو مدینے میں اپنا نائب کیا اور لشکر کو جو اونکے ہمراہ تھا حصول آرام کے
واسطے وہیں چھوڑا اور آپ اول جن لوگوں کو ہمراہ لیکر ذو القصہ تک گئے تھے انہیں ساتھ لیا اور نعمان اور سوید اور عبداللہ کو اوسی طرح افسر فوج کر کے باہر نکلے اور
ربذہ کی طرف سے موضع ابرق میں جا کر مقام کیا اور وہاں ایک جماعت بنی عبس اور بنی ذبیان اور بنی کنانہ کی جمع تھی اونسے لڑے اور دشمنوں کو شکست ہوئی
وہاں حطیئہ نام ایک شخص قید ہوا اور حضرت صدیق نے ابرق میں چند روز مقام کر کے بنی ذبیان کے ملکوں کو اپنے تصرف میں لائے اور فرمایا اللہ تعالی کا

پاس نہ جاتا اور شراب نہ پیتا لیکن تم ابرار کی جماعت ہو عبادت گزارتے ہیں اور روزہ رکھتا دن کو اللہ کو پاکی ہے جب آویگی حیات تو کس طرح زندہ ہوگے تم اور طرف
بادشاہ آسمان کے کیسے جاؤگے پھر اگر ایک رائی کا بھی دانہ ہوگا تو اوسپر گواہ ہوگا دلوں کے بھید جانتا ہے اور واسطے اکثر آدمیوں کے اوس وقت عذاب ہے پھر مسیلمہ نے اپنے
لوگوں کے واسطے یہ شریعت مقرر کی تھی کہ نکاح نکرے اور جسکے لڑکا ہو تو اوسپر عورت حرام ہے پھر جب وہ لڑکا مر جاوے تو اوسکو عورت کرنا حلال ہوا ہے یہاں تک
کہ اوسکو لڑکا ہووے بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ مسیلمہ نے خلوت میں سجاح سے پوچھا تجکو کیا وحی ہوتی ہے اوسنے کہا کیا عورتوں کو بھی وحی ہوتی ہے لیکن تجکو
کیا وحی ہوتی ہے بیان کر مسیلمہ بولا مجکو یہ وحی ہوئی الم تر کیف فعل ربک بالحبلی اخرج منها نسمة تسعی من بین صفاق وحشا ترجمہ
یعنی کیا نہیں دیکھا تو نے کہ تیرے رب نے کیسا کیا ساتھ حاملہ کے اوسسے دوڑتا آدمی نکالا پردے اور آنتوں کے درمیان سے سجاح نے پوچھا پھر بعد اسکے اور کیا
وحی ہوئی مسیلمہ نے کہا ان الله خلق النساء افواجا وجعل الرجال لهن ازواجا فيولجون فيهن ايلاجا ثم يخرجون اذا شاء اخراجا
فينتجن لنا سخالا انتاجا ترجمہ یعنی اللہ تعالی نے عورتوں کو فوجیں پیدا کیا ہے اور مردوں کو اونکا شوہر بنایا تا ڈالیں اونمیں جان کہ حق ڈالنے کا ہے پھر نکالیں جب
چاہے خدا حق نکالنے کا سو جنیں ہمارے لیئے بچے جو حق جننے کا ہے پھر سجاح نے کہا میں گواہی دیتی ہوں کہ تو نبی ہے مسیلمہ نے کہا اگر تیری مرضی ہو تو میں تجسے نکاح کروں
اور اس بات کی اپنی اور تیری قوم کو خبر کر دوں اوسنے کہا اچھا مسیلمہ بولا وطی کر لینے آ تو اسکا ڈال لیا رہے تو چاہے تو گھر میں اور اگر چاہے خلوت میں اور چاہے تو لٹا کر
وطی کروں اور اگر چاہے تو چار پائے کی طرح اور اگر چاہے تو دو سیسے ڈالوں اور اگر چاہے تو پورا سجاح پورا ڈالنے پر راضی ہوئی اور بولی مجھے بھی یہی وحی ہوئی ہے
غرض مسیلمہ کے پاس تین دن رہی اور زنا کے بعد اپنی قوم کے پاس گئی اونھوں نے کہا کہ مسیلمہ نے جو تجسے نکاح کیا تو مہر کیا دیا وہ بولی مہر کچھ نہیں دیا لوگوں نے
کہا تجسی عورت کو بے مہر نکاح کرنا بہت بدی ہے پھر اوسنے مسیلمہ سے مہر طلب کیا اوسنے کہا تو اپنے مؤذن کو میرے پاس بھیجدے اوسنے اپنا مؤذن جسکا نام شبث
بن ربعی تھا اوسکے پاس بھیجا مسیلمہ نے کہا اپنی قوم میں پکار دے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو نمازیں لائے ہیں اونمیں سے صبح اور عشا کی نماز کو مسیلمہ نے جو
اللہ کا رسول ہے تجسے معاف کر دیا اور بعضی روایتوں میں ہے کہ تینے سب نمازیں معاف کر دیں اور عورتوں کی فرجوں کو تینے حلال کر دیا اور کاموں میں شراب پینا
مباح کیا اور یہ سب اوسکا مہر ہے الغرض اس ملعونہ نے مسیلمہ کے ساتھ تین روز تک زنا کر لیئے اور اوسکی نبوت کی گواہی دیکے کفر کو کفر پر زیادہ کیا اور مسیلمہ سے اوسکے
ملک کا نصف خراج لیا اس عرصے میں حضرت خالد کے آنے کی خبر سنکر جزیرے کی طرف بھاگی اور اپنی قوم بنی تغلب کے یہاں جاکر رہی اور حضرت معاویہ کے
زمانے تک وہیں رہی پھر عام الجماعۃ کے سال میں اوس قوم کو وہاں سے جلا وطن کر دیا

قتل مالک بن نویرہ کا

القصہ سجاح جب اپنے ملک کو بھاگ گئی تو مالک بن نویرہ اپنے فعل سے نادم اور پشیمان ہوکر موضع بطاح کو چلا گیا اور خالد نے اپنے لشکر کے ساتھ اوسکی طرف
قصد کیا اونکے ہمراہیوں انصاریوں نے کہا کہ ہم موافق حکم حضرت صدیق رضی کے بجالائے اب ہم تمہارے ساتھ نہیں آتے خالد نے کہا اگرچہ تمکو حضرت صدیق
کا حکم نہیں آیا کہ اوسکی طرف جاؤ لیکن میں امیر ہوں مجکو ملکوں کی خبر آتی رہتی ہے مجکو بطاح کی طرف جانا ضرور ہے اگر تم لوگ میرے ساتھ نچلو تو میں تمپر کچھ جبر نہیں کرتا
پھر خالد کوچ کرکے دو منزل تک گئے تو انصار نے اونکو کہلا بھیجا کہ ہمارا انتظار کرو ہم بھی آتے ہیں تو خالد نے اونکے انتظار میں چند مقام کیئے جب انصار کی فوج
آگئی تو بطاح کی جانب روانہ ہوئے اور وہاں کے لوگوں کی دعوت کے واسطے چند شخصوں کو روانہ کیا بنی تمیم کے امراء اونکا حکم مان کر اطاعت قبول کی اور اپنے
مال کی زکوۃ اونکے حوالے کر دی لیکن مالک بن نویرہ اپنے چند لوگوں کو لیکر کنارہ کش ہوا اور متحیر تھا کہ کیا کروں پھر خالد نے اپنی فوج کو کئی حصے کر کے اطراف
و جوانب میں روانہ کیا اور وہ لوگ مالک بن نویرہ کو اوسکے ہمراہیوں کے ساتھ قید کر لائے لوگوں میں اختلاف ہوا ابو قتادہ حارث بن ربعی نے کہا کہ ان لوگوں نے
نماز پڑھی ہے اور دوسروں نے کہا اونھوں نے نہ اذان دی نہ نماز پڑھی ہے غرض اون قیدیوں کو مقید رکھا رات کو جب وہاں بہت سردی ہوئی تو خالد رضی نے پکار دیا
ادفئوا اسراکم یعنی اپنے قیدیوں کو کپڑا گرم پہنا دو لوگوں نے سمجھا کہ خالد نے قیدیوں کے قتل کا حکم کیا ہے پھر اون سب کو مار ڈالا اور ضرار بن ازور نے
خود مالک بن نویرہ کو قتل کیا پھر اونکے قتل ہوتے لوگوں میں شور پڑا خالد وہ غل سنکر خیمے سے باہر نکل آئے دیکھا تو لوگ اونکے قتل سے فارغ ہو چکے تھے خالد رضی نے کہا

اللہ تعالیٰ جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہی ہوتا ہے اور مالک کی عورت ام تمیم جو سابق میں تمیم بن منہال کے نکاح میں تھی اور بہت حسین خوبصورت تھی اوسکو خالد نے
پسند کرکے اوس سے نکاح کیا اور ابن سعد نے ابن عون سے روایت کی ہے کہ مالک بن نویرہ کا کچھ کلام خالد بن ولید کو پہونچا خالد نے کہا مالک مرتد ہوگیا اور مالک
نے اسکا انکار کیا اور کہا میں اسلام پر باقی ہوں مرتد نہیں ہوا اور اپنا دین نہیں بدلا ابو قتادہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے مالک کی طرف سے گواہی دی
لیکن خالد نے انکی گواہی نہ مانی اور ضرار بن ازور اسدی کو مالک کے قتل کا حکم کیا اور بعد اوسکے قتل کے خالد نے مالک کی عورت جسکا نام ام تمیم تھا اپنے
نکاح میں لا سکے جب حضرت عمر رضی اللہ کو مالک کے قتل اور اوسکی عورت سے نکاح کرنے کی خبر پہنچی تو حضرت صدیق سے کہنے لگے کہ خالد نے زنا کیا ہے
اوسکو رجم کرو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اوسکو رجم نکرونگا اوسنے تاویل کی ہے اور اوس سے خطا ہوئی حضرت عمر نے کہا خالد نے مسلمان کا قتل کیا ہے اوسکو
قصاص میں مارنا چاہیئے پھر حضرت صدیق نے یہی فرمایا میں اوسکو قتل نہیں کرتا اوسنے تاویل کی اور اوسمیں خطا واقع ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر خالد کو قتل
نہیں کرتے تو امارت سے معزول کرو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس تلوار کو اللہ تعالیٰ نے کافروں پر کھینچا ہے میں اوسکو کبھی میان میں نکرونگا اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ
خالد نے اپنے پاس مالک کو بلوا کر سرزنش کی کہ تو نے سجاح کی متابعت کس واسطے کی اور زکوٰۃ کیوں نہ دی کیا تجکو نہیں معلوم کہ زکوٰۃ نماز کے ساتھ لگی ہوئی ہے مالک
بولا تمھارے صاحب ایسی بات کہتے تھے خالد یہ سنکر بولے کیا رسول اللہ ہمارے صاحب ہیں تیرے صاحب نہیں پھر ضرار کو اوسکے قتل کا حکم دیا اور اونھوں نے اوسکی
گردن ماردی پھر ابو قتادہ نے مالک کے قتل پر خالد سے جھگڑا کیا اور حضرت صدیق کے پاس جاکر خالد کی شکایت کی اور حضرت عمر رضی اللہ نے ابو قتادہ کی بات
کی تائید کی اور کہا خالد کی تلوار سے لوگ ناحق تلف ہوتے ہیں اوسکو معزول فرمایئے حضرت صدیق نے فرمایا اوسنے تاویل کی اور اوسمیں خطا واقع ہوئی اللہ تعالیٰ
نے کافروں پر جس تلوار کو کھینچا ہے میں اوسکو میان نکرونگا **موقری** نے زہری سے یوں روایت کی ہے کہ خالد نے اپنے لشکر سے ایک جماعت کو مالک بن نویرہ کی طرف
روانہ کیا تھا اونمیں ابو قتادہ بھی تھے جب وہ جماعت وہاں پہونچی مالک بن نویرہ اپنے گروہ کو ہمراہ لیکر نکلا اور پوچھا تم کون لوگ ہو اونھوں نے کہا ہم مسلمان ہیں پھر
مالک نے کہا ہم بھی اللہ کے بندے مسلمان ہیں ابو قتادہ نے کہا اگر ایسا ہی ہے تو ہتھیار ڈالدو اور ان لوگوں نے کہ بارہ شخص تھے ہتھیار ڈالدیئے اور اوس جماعت نے
اسیر کرکے اونکو باندھکر خالد کے پاس لے آیا تب ابو قتادہ نے کہا یہ لوگ اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں اور انکو امان ہے انکو قتل نکرنا اور باقی لوگ اوس جماعت کے بولے
انکو امان نہیں ہے انکو جبر سے پکڑا ہے خالد نے حکم اونکے قتل کا کیا اور مال و عیال لے لیا ابو قتادہ نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے آکر کہا کہ مالک کو امان تھی اور اوسنے
اسلام کا دعوی کیا تھا اور میں نے خالد کو بہر چند منع کیا لیکن میری بات نمانی اور اعراب کی بات جنکو غنیمت لینا منظور تھا سنکے اونکو قتل کیا اوس وقت حضرت عمر نے
کھڑے ہوکر کہا خالد کی تلوار سے لوگ ناحق تلف ہوتے ہیں اوسکو قید کرنا چاہیئے لیکن حضرت صدیق خاموش ہوگئے اور بعد اوسکے خالد یمامہ کو گئے پھر مالک کا بھائی
متمم بن نویرہ مدینہ میں آیا اور اپنے بھائی کے خون کا دعویٰ کیا حضرت صدیق نے اوسکے برخلاف پھیر لیا اور فرمایا خالد پر قصاص نہیں کیا اوسنے تاویل کی اور اوس میں
خطا ہوئی زبیر بن بکار سے منقول ہے کہ حضرت صدیق نے خالد کو فرمایا کہ مالک کی عورت سے الگ ہوجاؤ اور حضرت عمر رضی اللہ نے خالد کو اس بات پر
بہت سرزنش کی پھر مالک کے بھائی متمم بن نویرہ نے آکر حضرت صدیق سے خالد کی شکایت کی اور اپنے بھائی کے مرثیہ میں جو اشعار کہے تھے اونکو پڑھا اونمیں سے ایکا وہ یہ ہیں انشعار

وکنا کندمانی جذیمۃ حقبۃ	من الدھر حتی قیل لن یتصدعا
فلما تفرقنا کانی و مالکا	لطول اجتماع لم نبت لیلۃ معا

پھر حضرت عمر اوسکے بھائی کی تائید کرنے لگے آخر الامر حضرت صدیق رضی اللہ نے خالد کو اپنے پاس بلا بھیجا جب خالد مدینہ میں آئے تو جوزرہ کہ خون آلودہ
ہونے سے زنگ بھری تھی اوسکو پہنا اور عمامہ میں چند تیر خون آلودہ لگا لیے جب مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو حضرت عمر نے اوٹھکر اونکی پگڑی سے اون
تیروں کو نکال کر توڑ ڈالا اور کہا تو نے ایک مسلمان کو قتل کیا اور اوسکی عورت کو لے بیٹھا واللہ ہم تجھے پتھروں سے سنگسار کرینگے خالد کو یہ خیال ہوا کہ حضرت صدیق
کی بھی یہی رائے اسی طرح ہوگی پھر حضرت خالد جناب صدیق کے پاس گئے اور اونھوں نے خالد سے حال دریافت کیا خالد نے عذر بیان کی حضرت صدیق نے اونکا
عذر قبول کیا اور مالک بن نویرہ کی دیت سے سواونٹ دیئے اور اونکے مال اور قیدیوں کو پھیر دیا خالد جب حضرت صدیق کے پاس سے نکلے

خالد کو دیکھکر اوٹھ کھڑے ہوئے اور بولے اے ابن ام جمیل ادھر آؤ خالد نے کچھ جواب نہ دیا حضرت عمر سمجھے کہ جناب صدیق انسے راضی ہوگئے الغرض حضرت صدیق نے انکو معزول نہین کیا کیونکہ انکے اجتہاد مین خطا ہوئی اور خطا سے مالک کو قتل کیا اور خالد سے ایسی حرکت سابق مین بھی ہوئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد کو بنی جذیمہ پر بھیجا تھا وہ لوگ پکڑے گئے اور گھبراہٹ سے اسلمنا کی جگہہ صبانا صبانا بولنے لگے تو خالد نے اونکو قتل کیا بعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون کی دیت دلوائی اور دونون ہاتھ اوٹھاکر فرمایا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَبْرَأُ اِلَیْکَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ یا اللہ مین بری ہوتا ہون تیری طرف خالد کے اس کام سے اور باوجود اسکے آنحضرت نے خالد کو معزول نہین کیا القصہ حضرت صدیق نے خالد کی عذر خواہی قبول فرمائی خالد کو بنی حنیفہ کی جنگ کے واسطے یمامہ کی جانب روانہ کیا اور ایک بڑی جماعت مسلمانون کی انکے ساتھ کردی اور گروہ انصار پر ثابت بن قیس کو امیر مقرر کرکے خالد کے ہمراہ کردیا خالد نے مرتدین اور جماعت سجاح مار کوٹ کرکے جزیرۂ عرب سے نکال دیا

جنگ مسیلمہ

اور حضرت صدیق نے سابق مین عکرمہ بن ابی جہل اور شرحبیل بن حسنہ کو بنی حنیفہ کی جنگ کے واسطے بھیجا تھا چونکہ جمعیت انکی چالیس ہزار آدمی کی تھی اسواسطے یہ دونون اونسے نلڑسکے اور خالد کے آنے کے منتظر رہے کہ چند دنون مین خالد بھی بڑا لشکر لیکر پہونچے مسیلمہ یہ سنکر مع اپنی فوج نکلا اور موضع عقربا مین جو یمامہ کی حد مین نام ایک مقام کا ہے وہان آکر لشکر بندی کی اور سرحد ملک اپنی پشت پر کیا اور ترغیب جنگ کی اپنے لوگون کو دینے لگا اور میسرہ کی فوج پر محکم بن طفیل اور رجال بن عنفوہ بن نہشل کو مقرر کیا اور یہ رجال مسیلمہ کا بڑا دوست تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اسلام لایا تھا سورۂ بقر یاد کی تھی اسلیے حضرت صدیق رضی اللہ نے اسکی قوم کے مرتدون کی طرف امیر کرکے اسکو روانہ کیا تھا تاکہ اونکو جاکر نصیحت کرے اور اسلام پر قائم رکھے لیکن رجال خود آپ مرتد ہوگیا اور مسیلمہ کے ساتھ ہوکے اوسکی نبوت کی گواہی دی اور بولا کہ مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ مسیلمہ بن حبیب کو اپنے کام مین شریک کیا ہے سو اس ملعون کی بات سے بہت لوگ یمامہ کے مرتد ہوئے سبحان اللہ ابو ہریرہ رضی اللہ سے روایت کی ہے کہ ایک روز مین اور چند شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اونمین رجال بن عنفوہ بھی تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے درمیان مین ایک شخص ہے کہ جسکی داڑھ دوزخ مین احد سے بھی بڑی ہوگی ابو ہریرہ کہتے ہین جب اوس مجلس کے تمام لوگ اسلام پر مرگئے اور مین اور رجال باقی رہے تو مجکو خوف تھا کہ کہین وہ شخص مین نہوجاؤن جب مسیلمہ نے خروج کرکے اپنا جھوٹا دعوی ظاہر کیا اور رجال نے اوسکا طرفدار ہوکر اوسکی نبوت کی تصدیق کی اور اوسکا فتنہ مسیلمہ کے فساد سے بڑھ گیا تب مجکو تسکین ہوئی القصہ جب خالد نزدیک پہونچے تو شرحبیل بن حسنہ کو مقدمۃ الجیش کیا اور میسرہ پر زید بن خطاب کو معین فرمایا اور میمنہ پر ابو حذیفہ کو رکھا اتفاقاً مسیلمہ کی اگلی فوج سے مجاعہ بن مرارہ چالیس یا ساٹھ سوار کے ساتھ نکل کر بنی تمیم اور بنی عامر سے اپنا عوض اور بدلا لینے گیا تھا جب وہان سے پھرا خالد کے طلیعہ والون سے دوچار ہوا اونکو گرفتار کرکے خالد کے آگے لے آئے خالد نے اونسے خبر دریافت کی اونھون نے راست راست کہی پھر خالد نے اون سبھون کی گردنین مارنے کا حکم دیا اور بعض روایتون مین ہے کہ اونھون نے کہا درمیان ہمارے ایک نبی ہے اور درمیان تمہارے بھی ایک نبی اس بات پر اون سبکو قتل کیا مگر مجاعہ بن مرارہ کو مقید کرکے اپنے ہمراہ رکھا اس لیے کہ اوسکو لڑائی کی تدبیر خوب معلوم تھی اور بعضی روایتون مین ہے کہ اون مین کے ایک شخص ساریہ نام نے خالد سے کہا اگر آیندہ تمکو بھلائی یا برائی منظور ہے تو مجاعہ کو باقی رکھو اسواسطے خالد نے اوسکو باقی رکھا اور اپنی عورت سے تاکید کردی کہ اسکے کھانے پینے کی خبر اچھی طرح سے لیا کر القصہ جب جنگ کا دن درپیش ہوا اور دونون طرف سے لشکر میدان مین آئے تو خالد سبقت کرکے ایک اونچے ٹیلے پر کہ وہان سے یمامہ نظر آتا تھا اپنی فوج کو آراستہ کرکے کھڑے ہوئے اور مہاجرین کا نشان سالم مولی ابو حذیفہ کے ہاتھ مین دیا اور انصار کا نشان ثابت بن قیس کو حوالہ کیا اور اسی طرح ہر ہر قبیلے کا امیر اپنے نشان کو لیکر منتظر تھا کہ لڑائی کس طرف سے شروع ہو کہ اتنے مین مسیلمہ اپنے لشکر سے کہنے لگا کہ آج کے دن غیرت پکڑو اور لڑائی مین ثابت قدم رہو اگر تم بھاگے تو اہل و عیال تمہارے پکڑے جاوینگے اور اپنی عزت اور آبرو بچانے اور اہل و عیال کی حفاظت کو خوب لڑو اور یہ بات کہکے مسلمان اور کافرون مین جنگ شروع ہوئی کافرون نے اول ایسے سخت حملے کیے کہ مسلمانون کے پانون متزلزل ہوگئے اور اعراب شکست پاکے بھاگنے لگے بنی حنیفہ حملہ کرکے خالد کے خیمہ مین گھس آئے اور چاہا کہ خالد کی عورت ام تمیم کو مار ڈالین کہ مجاعہ جو قید مین تھا اوسنے اونکو منع کیا اور کہا یہ بہت نیک عورت ہے مینے اسکو پناہ دی ہے وہ لوگ اوسکے قتل سے باز آئے اسی حملے مین رجال بن عنفوہ جو مسیلمہ کا مشیر کار تھا زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے مارا گیا پھر اصحاب

مستعد ہوکر قوی دل سے مقابلے مین آئے بخاری وغیرہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ یمامہ کے دن ثابت بن قیس بن شماس کے پاس آیا وہ اپنے
بدن اور کپڑون کو حنوط لگا رہے تھے لوگون کی ہزیمت دیکھکر بیٹھنے اونسے کہا اے چچا دیکھو لوگون کا کیا نقشہ ہو گیا ہے اب تم تاخیر کس واسطے کرتے ہو ثابت نے کہا
ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس طرح نہین لڑا کرتے تھے یعنی صفون کو اپنے مقامون سے منحرف نہین کرتے تھے پھر کہنے لگے کہ بئس ما عوّدتم
اقرانکم یعنی دشمن کی قوت کے وقت تمنے بھاگنے کی بُری چال ڈالی ہے اور گروہ مسلمانون کے باہم مخلوط ہوکر ہر طرف سے پکارنے لگے اے خالد ہمکو دوسرون سے
علٰحدہ کرو تب خالد نے مہاجر و انصار کو جدا کیا اور بنی حنیفہ ایسا لڑے کہ کبھی ویسی جنگ نہوئی تھی کہ مسلمانون کے قدم اونکے صدمون سے ہٹ گئے
اور صحابہ آپسمین وصیت کرنے لگے کہ اے سورہ بقر کے لوگون آج کے روز سحر باطل ہو گیا اور ثابت بن قیس نے کفن پہن اور حنوط لگا کر گڑھا کھود اپنے پانون
اوسمین گاڑ دیے اور کہنے لگے اللهم انی ابرأ الیک مما جاء به هؤلاء واعتذر الیک مما صنع هؤلاء ترجمہ یعنی اے اللہ مین بیزار ہون
کفار کے اس کام سے اور عذر کرتا ہون مسلمانون کے اس کام سے اور نشان لیے ہوئے اسقدر لڑے کہ اوسی جگہ شہید ہوئے اور مہاجرین نے سالم مولی ابو حذیفہ
سے کہا کہ ہمکو اندیشہ ہے کہ کہین کفار تمہاری جانب سے نہ آجاوین تو سالم نے کہا اگر کفار میری طرف سے آوین تو مین قرآن کا اچھا حافظ نہ رہا پھر وہ بھی اپنے پانون
زمین مین گاڑ کر کھڑے ہوئے جب اونکا دہنا ہاتھ اوڑ گیا بائین ہاتھ سے نشان پکڑ کر کھڑے ہوئے جب وہ بھی کٹ گیا تو نشان کو چھاتی سے لگا لیا اور یہ پڑھنے لگے
وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل وكأين من نبي قاتل معه ربيون كثير اور زید بن خطاب رضی اللہ عنہ نے
کہا اے لوگو اپنے دشمن کو قتل کرو اور آگے بڑھو قسم خدا کی مین کسی سے بات نکرونگا یہان تک کہ اللہ تعالی کافرون کو ہزیمت دیوے یا مین اللہ تعالی سے ملاقات کرون اور اپنی حجت
اوس سے بیان کرون سو وہ بھی شہید ہوئے بعضے کہتے ہین جب نشان مہاجرین کا زید کے ہاتھ مین تھا ابکے سالم نے لیا تھا اور ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے
کہا اے قرآن والو قرآن کو اپنے کامون سے زینت دو پھر خود کافرون پر حملہ کرکے اونکی صفون میں گھس گئے اور لڑتے رہے یہان تک کہ شہید ہوئے اور خالد شیر
کی طرح کفار پر حملہ کرتے اور بڑھتے ہوئے مسیلمہ کے مقابل تک پہنچے اور چاہا کہ اوسکے قریب جاکر اوسکو قتل کرین لیکن ہاتھ تک نہ پہنچ سکے پھر صفون کے درمیان
میدان مین آکر مقابل کو طلب کرنے لگے اور کہتے تھے انا خالد بن ولید انا ابن عامر و زید یعنی مین خالد بیٹا ولید کا ہون مین بیٹا ہون [illegible] کے گردن کاٹنے والے کا اور جو
میدان مین نکلتا اوسکو قتل کرتے پھر مسلمانون کو اونکے شعار سے پکارنے لگے اور اوس روز کا شعار یا محمداہ تھا آخر الامر مسلمانون کی فتح کی جھلکی پڑنے لگی
خالد مسیلمہ کے نزدیک پہونچ کر کہنے لگے کہ اسلام قبول کر مسیلمہ کے شیطان نے اوسکے کندھے پکڑ کر پھیر دیا اسلام قبول نکرسکے اور خالد نے مہاجر و انصار
اور باقی اعراب کو جدا جدا کیا کہ ہر قبیلے والا اپنا نشان لیکر علیحدہ کھڑا ہو تاکہ معلوم ہو کہ دشمن کسکی طرف سے آتا ہے اور اصحاب کرام نے اس لڑائی مین اسقدر صبر و ثبات کیا
کہ کسی نے نکیا ہوگا اور دشمنون کی طرف بڑھنے لگے مسیلمہ [illegible] ابن الاثیر نے اپنی تاریخ مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ خالد نے براء بن مالک سے
کہا اے براء اب تم اوٹھو براء نے اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر اللہ تعالی کی حمد و ثنا کی پھر کہنے لگے اے اہل مدینہ آج مدینہ نہین کہ اوسمین چلے جاؤ آج سوا اللہ واحد کے
اور بہشت کے کچھ نہین ہے پھر براء نے حملہ کیا اور لوگون نے اونکی موافقت کی اور سب حملہ آور ہوئے کفار کو شکست ہوئی مسلمانون نے اونکا قتل کرتے
ہوئے پیچھا کیا اور تلوارون کو اونکے خون سے سیراب کیا تب محکم بن طفیل نے بنی حنیفہ کو ندا کی کہ تم اب حدیقۃ الموت مین چلے جاؤ تو بہتر ہے غرض مسیلمہ اور
اوسکے لشکر نے اوس حصار مین جاکر پناہ لی اس درمیان مین حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر نے محکم بن طفیل کو دیکھا ایسا ایک تیر مارا کہ وہ مر گیا اور مسیلمہ بنی حنیفہ
نے اوسمین گھس کر دروازہ بند کر لیا مسلمانون نے اوسکو ہر طرف سے محاصرہ کیا اوسوقت براء بن مالک نے کہا اے مسلمانون مجھے اوٹھا کر اسکے اندر
ڈالدو پھر لوگون نے انکو سپر پر بٹھلا کے نیزون سے اوٹھا کر اندر ڈالدیا براء نے اون لوگون کو کہ دروازے پر نگہبان تھے قتل کرکے دروازہ کھولدیا
براء بن مالک کو اوس روز قریب اسی کے زخم کے لگے تھے غرض مسلمان دیوار اور دروازے سے اندر جاکر کافرون کو قتل کرنے لگے اور مسیلمہ کو دیکھا کہ
دیوار سے لگا ہوا اونٹ سیاہ اونٹ کے کھڑا ہوا تھا اور اوسکے منہ سے کف جاری تھا غصہ سے کچھ سمجھتا نہ تھا اور اوس ملعون کی عادت تھی کہ جب اوسپر
شیطان آتا تو اوسکے منہ سے کف نکلتا جبیر بن مطعم کا غلام وحشی بن حرب نے اوسکو اپنی [illegible]

سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہ نے دوڑ کر اوسکا سر کاٹ لیا یہ حال دیکھکر اوسکی حویلی کے اندر سے ایک عورت پکارنے لگی کہ وا امیر المؤمنیناہ کالے غلام نے
تجکو مار ڈالا اور مسیلمہ کے لشکر کے دس ہزار آدمی اور ایک روایت مین اکیس ہزار میدان اور قصار مین مارے گئے اور لشکر اسلام کی طرف سے چھ سو اور ایک روایت
مین پانسو آدمی شہید ہوئے اونمین چار سو پچاس آدمی حافظ قرآن تھے اور بعد فراغت جنگ سے حضرت خالد مجاعہ بن مرارہ کو ہمراہ لیکر مسیلمہ کو دیکھنے نکلے جب
رحال بن عنفوہ پر گذر ہوے تو خالد نے جانا یہی مسیلمہ ہوگا اور مجاعہ سے پوچھا کیا یہی مسیلمہ ہے وہ بولا واللہ یہ مسیلمہ سے بہتر ہے یہ رحال بن عنفوہ ہے خالد نے کہا
جو مسیلمہ سے بدتر تھا پھر ایک شخص پر گذر ہوئے کہ حقیر پست قد پتلی پنڈلیان سیاہ رنگ تھا مجاعہ اوسکو دیکھکر بولا مسیلمہ یہی ہے خالد نے کہا قبحکم اللہ تعالی
تم لوگ کس طرح اسکے تابع ہوئے تھے مسیلمہ کی عمر ایک سو پچاس برس کی تھی القرض جب یہان سے فراغت ہوئی تو خالد نے سوارون کو روانہ کیا تا یمامہ کے قلعون کے
پاس جو مال اور سبی ہوے لے آوین پھر خالد نے چاہا کہ قلعے کو اگر فتح کرین اور قلعے مین سوا عورتون بچون اور بوڑھون کے کوئی نتھا لیکن مجاعہ نے دغا کی
اور بولا قلعہ جنگی لوگون سے بھرا ہوا ہے ہان اگر تمکو کہو تو باہم صلح کرا دیتا ہون اور خالد سے رخصت لیکر قلعے مین گیا اور عورتون سے کہا تم مردونکا لباس پہنکر
شستون فصیلون پر کھڑی ہو خالد اونکو دیکھکر سمجھے کہ مجاعہ نے سچ کہا اور مسلمان لڑائی سے تھک گئے تھے اور اکثر اونمین زخمی تھے صلح کرنے پر راضی ہوئے
اور سونا چاندی اور ہتھیارون اور جانور اور نصف لونڈی غلام لیکر صلح کی بعد اسکے خالد کو معلوم ہوا کہ مجاعہ نے دغا کی اوس سے پوچھا تو نے کیسے کیون دغا کی مجاعہ
نے کہا یہ میری قوم کے عورت بچے ہین اور تمنے سب مردون کو مار ڈالا مجکو انکے بچانے پر ملامت نکرو پھر جب وہان کا بندوبست پورا ہوا تو خالد نے مجاعہ کی
لڑکی سے نکاح کیا اور یہ خبر حضرت صدیق کو پہونچی تو آپ نے ایک خط خالد کے نام اس مضمون کا لکھا کہ تم بہت فارغ البال ہوکر عورتون سے نکاح کرتے ہو
اور تمھارے خیمے کے گرد بارہ سو مسلمان زخمی پڑے ہین ہنوز انکے زخم اچھے نہین ہوئے کہ تم مشغول عیش ہوئے اب میرا خط دیکھتے ہی اپنا لشکر لیکر عراق کی طرف
روانہ ہو اور یہ خط ہمراہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے روانہ کیا اور اونکو تاکید کی کہ تم جب تک خالد کو اپنے روبرو وہان سے روانہ نکرلو اوس جگہ سے مت ہلنا
اور حضرت خالد نے جب یہ خط دیکھا تو کہا یہ اعیسر کا کام ہے یعنی عمر بن خطاب کا پھر خالد عراق کی طرف روانہ ہوئے القصہ حضرت خالد نے بنی حنیفہ کو اسلام کی دعوت کی
پھر وہ تمام لوگ ایمان لے آئے اور بعضون کو انکے ہی اور اموال خمس بیت المال اور باقی غنیمت حضرت صدیق رض کے پاس روانہ کی اور قیدیون کی ایک عورت جناب علی
مرتضی کو ملی اوسکے شکم سے آپ کے صاحبزادے محمد بن حنفیہ پیدا ہوئے اور یہ لڑائی مسیلمہ کی سنہ گیارہ ہجری مین واقع ہوئی اور واقدی وغیرہ کے نزدیک
سنہ بارہ مین اور تطبیق ان دونون قولون مین اس طرح ہے کہ ابتدا اسکی گیارھوین مین ہوا اور انتہا بارھوین مین اور جب بنی حنیفہ حضرت صدیق کی خدمت مین
پہنچے تو آپ نے اونسے فرمایا کہ مسیلمہ جو قرآن اوتارتا تھا اوسکی کچھ عبارت سناؤ اونھون نے یہ عبارت بیان کی یا ضفدع بنت الضفدعین نقی ما
تنقین لا الماء تکدرین ولا الشارب تمنعین راسک فی الماء وذنبک فی الطین ترجمہ یعنی او مینڈک لڑکی دو مینڈکون کی
کب تک آواز کریگی نہ تو پانی کو گدلا کرتی ہے اور نہ پینے والے کو منع کرتی ہے تیرا سر پانی مین ہے اور دم کیچڑ مین ہے اور دوسری عبارت اوسکی یہ ہے والزارعات زرعا
والحاصدات حصدا والذاریات قمحا والطاحنات طحنا والخابزات خبزا والثاردات ثردا واللاقمات لقما اهالة و
سمنا لقد فضلتم علی اهل الوبر وما سبقکم اهل المدر رفیقکم فامنعوه والمعتر فآووه والباغی فناوؤه
ترجمہ یعنی قسم ہے زراعت کرنے والون اور کاٹنے والون اور گیہون صاف کرنے والون اور پیسنے والون کی اور روٹی پکانے والون اور روٹی شوربے
مین توڑنے والون کی اور نوالہ لینے والون کی گھی ڈال کے تمکو بزرگی ہے جنگل کے لوگون پر اور شہر والے تم پر سبقت نہین لیجا سکتے تم اپنے فقیرون کو پیٹ بھر کے
کھانا کھلاؤ اور مسافر کو جگہ دو اور نادار کو اعانت کرو اور طلب کرنے والے کا قصد کرو کہتے ہین کہ جب صدیق نے یہ سخن سنا تو فرمایا تمھارا برا ہو تمھاری عقل کہان
گئی تھی یہ سخن اللہ کے یہان سے نہین اوترا اور یہ بھی مسیلمہ کہتا تھا الفیل وما ادراک ما الفیل له زلوم طویل ترجمہ ہاتھی تجھے معلوم ہو کہ
کیا چیز ہے ہاتھی اوسکی سونڈ ہے دراز اور کہتا تھا واللیل الدامس والذئب الهامس ما قطعت اسید من رطب ولا یابس ترجمہ یعنی قسم
اندھیری شب کی اور بھیڑیے دبے پاؤن چلنے والے کی نہین کاٹا اسد نے تر اور نہ خشک یعنی روایتون مین آیا ہے کہ عمرو بن عاص جاہلیت کے ایام مین مسیلمہ کے پاس

گئے تھے اوس نے ان سے پوچھا کہ تمہارے نبی پر ان دنوں کیا اوترا ہی عمرو نے کہا ایک سورت بہت ہی مختصر اور بلیغ اوتری ہی بولا وہ کونسی ہی عمرو نے کہا وَالْعَصْرِ
إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝ مسیلمہ ایک ساعت فکر کر کے بولا مجھپر بھی اسی طرح کی ایک سورت اوتری ہی عمرو نے کہا وہ کیا ہی اوسکو بیان کر مسیلمہ بولا
یا وبر یا وبر انما انت اذنان وصدر وسائرک حقر نقر ترجمہ یعنی ای وبر ای وبر نہیں تجکو مگر دو کان اور سینہ اور باقی تیرا حقیر اور ذلیل ہی
پھر عمرو سے پوچھا یہ سخن کیسا ہی عمرو نے کہا اسکو میرا جھوٹ سمجھنا تجکو بھی معلوم ہی غرض مسیلمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت کرنا چاہتا تھا جب اوسنے
سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئیں میں تھوکا تو اوسکا شور پانی شیرین ہو گیا تو آپ بھی جا کر ایک کوئیں میں تھوکا اوسکا میٹھا پانی کھاری ہو گیا اور سنا کہ
آنحضرت نے خشک خرمہ کے نیچے وضو کیا وہ آپکی برکت سے سبز ہو گیا اسی طرح مسیلمہ نے بھی ایک کھجور کے نیچے وضو کیا وہ سبز درخت خشک ہو گیا اور بچوں کے
سر پر برکت کے واسطے ہاتھ پھیرا کسیکو تشنج ہوا اور کسیکی زبان باہر نکل پڑی اور کوئی مر گیا اور ایک شخص کی آنکھ میں درد تھا اوسکی آنکھ پر جب ہاتھ پھیرا تو اوسکی آنکھ
پھوٹ گئی اور سیف نے عمیر بن طلحہ سے روایت کی ہی کہ ایک اعرابی یمامہ میں مسیلمہ کے پاس آیا اور پوچھا مسیلمہ کہاں ہی لوگوں نے اوسکو اس کہنے سے منع کیا اور کہا یہ
مت کہو رسول اللہ کہو اعرابی نے کہا میں اوسکو بن دیکھے رسول اللہ نہ کہونگا جب مسیلمہ آیا اوس سے پوچھا کیا مسیلمہ تو ہی ہی وہ بولا ہاں اعرابی نے کہا تجکو جو کوئی
بھیجتا ہی کہا رحمن پوچھا نور میں بھیجتا ہی یا تاریکی میں بولا تاریکی میں اعرابی نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو جھوٹا ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں لیکن ربیعہ کا
جھوٹا نبی مضر کے سچے نبی سے مجکو دوست ہی پھر اوسکا تابع ہوا اور عقربا کے روز مارا گیا اور مسیلمہ کی لڑائی میں جو اصحاب شہید ہوئے اونمیں سے چند لوگ مشہور ایسا
جو بڑے جلیل القدر تھے اونکے نام بیان لکھے جاتے ہیں ثابت بن قیس بن شماس انصاری خزرجی کنیت انکی ابو محمد ہی انصار اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیب تھے
اور یمامہ کے دن نشان انصار کا انکے ہاتھ میں تھا وہیں شہید ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو شہادت اور جنت کی بشارت دی تھی طبرانی نے روایت کی ہی
کہ جب آنحضرت پر یہ آیت نازل ہوئی إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝ ترجمہ یعنی اللہ تعالی دوست نہیں رکھتا کسی نخوت اور تکبر کرنے والے کو
تو ثابت بن قیس پر بہت شاق گذرا اور اپنے گھر کا دروازہ بند کر کے بیٹھ گئے اور رونا شروع کیا یہ کیفیت آنحضرت کو معلوم ہوئی آپ نے بلوا کر پوچھا یہ کس
کے واسطے کیا انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ میں جمال اور آرایش کو دوست رکھتا ہوں اور اپنی قوم کی سرداری کرتا ہوں اب اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی
سو میں بھی انہی لوگوں میں داخل ہوا آنحضرت نے فرمایا تو انمیں نہیں تو خوبی کے ساتھ جیگا اور خوبی کے ساتھ مریگا اور اللہ تعالی تجھے بہشت میں داخل کریگا اور
جب یہ آیت اوتری لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ ترجمہ یعنی مت بلند کرو آوازیں اپنی اوپر آواز نبی کے
اور پکارکے بات نکہو تو پھر وہ اوسی طرح خانہ نشین ہوئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکے اس حال سے واقف ہوئے تو بلوا کر پوچھا اونہوں نے کہا میری
آواز بلند ہی اور میں پکار کر باتیں کرتا ہوں اب میرا عمل باطل ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اون لوگوں میں نہیں اور تو زندہ رہیگا نیک رہیگا اور مریگا
شہید اور اللہ تجھے بہشت میں داخل کریگا اور ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثابت بن قیس بن شماس بہت خوب
آدمی تھے جب یہ شہید ہوئے تو ایک آدمی نے اونکو خواب میں دیکھا کہتے ہیں کل جب میں شہید ہوا تھا ایک آدمی نے میری زرہ اوتار لی ہی اور لشکر کے آخر
میں وہ رہتا ہی اور اوسپر دیگچہ اولٹا رکھدیا ہی اور اوپر اپنا پالان رکھ دیا ہی اور اوسکے مقام پر ایک گھوڑا بندھا ہوا ہی تو خالد سے کہکر وہ زرہ منگوا لے پھر جب مدینہ
کو جائے تو جناب خلیفہ سے عرض کرنا کہ مجھپر اسقدر قرض ہی اور میرا مال اسقدر ہی اوس سے بیچکر میرا قرض ادا کریں اور میرا فلانا غلام اوسکو میں نے آزاد کر دیا ہی
اور اوسکو تاکید کی کہ یہ بات حضرت خلیفہ سے ضرور کہنا اور اسکو خواب سمجھنا پھر اوس شخص نے بعد بیداری کے خالد سے خواب بیان کیا خالد نے اپنا آدمی بھیجا
تو اونکے کہنے کے موافق وہ زرہ نکلی پھر اوسنے حضرت خلیفہ سے جا کر وہ خواب کہا جناب صدیق نے اونکی وصیت کے موافق عمل فرمایا کسیکی وصیت موت
کے بعد جاری نہیں ہوئی مگر ثابت بن قیس کی اور ان شہدا سے عمران بن ابی وہب بن عمرو بن عمران ہیں مہاجرین سے اور نزدیک بعض کے فتح مکہ کے دن
مسلمان ہوئے اور اونکے ساتھ اونکے دو لڑکے عبد الرحمن اور وہب اور اونکا پوتا حکیم بن وہب بن عمران بھی شہید ہوئے اور بعض کہتے ہیں عمران یمامہ کے
دن شہید ہوئے اور زید بن خطاب بن نفیل قریشی عدوی ہیں کنیت انکی ابو محمد ہی بھائی ہیں جناب عمر رضی اللہ عنہ کے باپ کی طرف سے اور ماں دونوں کی الگ تھی

کہ انکی ماں اسماء بنت وہب ہین اور والدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حنتمہ بنت ہاشم ہین اور اونسے عمر مین بڑی تھین بہت قدیم سے اسلام لائین تھین اور بدر
اور اوسکے مابعد کے غزوات مین ہمرکاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہین اور معن بن عدی مین بھائی چارا کرا دیا تھا
یہ دونون ایک ہی جنگ مین شہید ہوئے اور قاتل بھی انکا ایک ہی شخص تھا نام اوسکا ابومریم حنفی ہے وہ آخر کو اسلام سے مشرف ہوا اور اوسنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے
کہا کہ یا امیر المومنین اللہ تعالی نے زید کو میرے ہاتھ سے بزرگی دی اور مجھکو اونکے ہاتھ سے ذلیل نکیا اور بعضے کہتے ہین انکو ابومریم کے چچا سلمہ بن صبیح نے
شہید کیا جب حضرت عمر کو انکی شہادت کی خبر پہونچی تو فرمایا کہ زید نے مجھپر دو نیکیون مین سبقت کی مجھسے پہلے اسلام لائے اور مجھسے پہلے شہید ہوئے اور
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے متمم بن نویرہ سے کہا کہ اگر مین شعر کہنا خوب جانتا تو جیسا تمنے اپنے بھائی کا مرثیہ کہا ہے مین بھی اپنے بھائی کا ویسا ہی مرثیہ کہتا متمم نے کہا
تمہارا بھائی جس راہ مین گیا اگر میرا بھائی بھی اوسی راہ مین جاتا تو مین اپنے بھائی کا کچھ غم نکرتا اور مرثیہ نکہتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری تعزیت جیسے تو نے
کی ہے ایسی کسی نے نہین کی اور فرماتے جب ہوا چلتی ہے تو مین اپنے بھائی کو یاد کیا کرتا ہون اور انکے یہان ایک لڑکا عبد الرحمن نام اور ایک لڑکی اسماء نام تھی اور اس اسماء سے
عبد اللہ بن عمر نے نکاح کیا اور اونہین مین سے سالم بن عبید ہین انکو سالم بن معقل بھی کہتے ہین مولی ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ کے اصل مین انکو ابو حذیفہ کی بیوی
ثبیتہ بنت یعار انصاریہ نے آزاد کیا تھا پھر ابو حذیفہ نے انکو اپنا فرزند متبنی کیا اور اپنے بھائی کی لڑکی فاطمہ بنت الولید بن عتبہ سے نکاح کر دیا اور
ان سالم کو ابو حذیفہ کا بیٹا کہا کرتے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ادعوهم لآبائهم ترجمہ یعنی پکارو انکو باپون کی طرف نسبت کر کے تو انکو ابو حذیفہ
کا فرزند کہنا موقوف کر دیا جب آیت حجاب کی نازل ہوئی ابو حذیفہ کی عورت سہلہ بنت سہیل بن عمرو نے آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا
یا رسول اللہ سالم کو ہم اپنا فرزند سمجھتے تھے اور وہ ہمسے بے پردہ تھا اب وہ جوان ہوا آنحضرت نے اون بیوی سے فرمایا تم اپنا دودھ اوسکو پلا دو پھر دودھ
پلانے سے انکی محرم ہو گئی علما کہتے ہین کہ اس عمر مین دودھ پینے سے محرمیت کا رشتہ ثابت ہونا خاص واسطے انہین کے تھا منسوخ ہے اور آنحضرت
سے یہ سالم سابقین اولین سے تھے اور قبل ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ کو آئے اور قبل تشریف لانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
مدینہ مین امامت کیا کرتے تھے باوجود اسکے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہان حاضر تھے اسواسطے کہ سالم نے سورتین قرآن مجید سے زائد یاد کی تھین
بخاری وغیرہ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے قرآن شریف کو چار آدمیون سے یاد کرو اونمین انکا نام بھی ذکر فرمایا ہے بدر اور اوسکے مابعد بھی غزوات مین
ہمرکاب آنحضرت کے رہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات کے وقت فرمایا کہ اگر سالم زندہ ہوتے تو مین خلافت کو مشورت پر نچھوڑتا ابو عمر بن عبد البر نے
کہا ہے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ مین انکو مختار کرتا کہ تم جسکو پسند کرو اوسکو خلافت دو اور مقصود نہین کہ انکو خلیفہ کرتا یہ اسلیے تاویل کی ہے کہ سالم قریشی نہ تھے
اور خلیفہ قریشی چاہیے یمامہ کے روز مہاجرین کا نشان سالم کے ہاتھ مین تھا جب بہت زخم کھا کر گرے تو پوچھا ابو حذیفہ کا کیا حال ہے لوگون نے کہا
وہ شہید ہوئے پھر پوچھا فلانے کا کیا حال ہے لوگ بولے وہ بھی شہید ہوئے تب کہا مجکو اون دونون کے درمیان لٹا دو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
انکی میراث انکا آزاد کرنے والی کو جو بیوی ابو حذیفہ کی تھین بھیجی اونہون نے اوس اسباب کو پھیر دیا اور بولین مینے اوسکو للہ آزاد کیا ہے مال لینے
کو نہین آزاد کیا آخر الامر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکا مال میراث کا بیت المال مین رکھا ابو دجانہ سماک بن خرشہ بن الحرا اور بعضے کہتے ہین سماک بن اوس
بن خرشہ بن لوذان بن عبد ود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج انصاری خزرجی ہین بدر مین ہمرکاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رہے اور احد مین
بہت خوب لڑے اور احد مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنی تلوار دی اونہون نے اوسکو لیکر کمال شجاعت کی اور اوسکا حق پورا کیا اور اونکی لڑائی
اور لڑنے کی علامت یہ تھی کہ اوس دن سرخ کپڑا اپنے سر پر باندھتے تھے یمامہ کے دن حصار کے اندر کود پڑے اور انکا پاؤن ٹوٹ گیا پھر بھی اسقدر لڑے کہ شہید ہو
وحشی اور ان دونون نے ملکر مسیلمہ کا کام تمام کیا وحشی کہتا ہے خدا جانے مسیلمہ کو مینے مارا یا ابو دجانہ نے اور بعضے اہل سیر نے کہا ہے کہ ابو دجانہ زندہ
رہے یہانتک کہ حضرت امیر علی کرم اللہ وجہہ کے ہمراہ جنگ صفین مین شہید ہوئے اور ابو دجانہ کی روایت سے ایک دعا جسکو حرز ابو دجانہ کہتے ہین مشہور ہے
اوسکی سند اہل حدیث کے نزدیک ضعیف ہے قابل اعتبار نہین شجاع بن وہب بن ربیعہ اسدی بنی عبد شمس کے حلیف تھے قدیم سے ایمان لائے ہجرت کی

ہجرت کی اور بدر اور اوسکے بعد سب میں ہمرکاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رہے انکو آنحضرت نے حارث بن ابی شمر غسانی کے پاس ایلچی کر کے بھیجا تھا شہادت
کے وقت عمر انکی کچھ اوپر چالیس برس کی تھی طفیل بن عمرو بن طریف بن عاص بن ثعلبہ بن سلیم بن غنم بن اوس دوسی قدیم الاسلام سے ہیں اور اپنی قوم کو دعوت
اسلام کی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ شریف کو تشریف لائے تو وہ اپنی قوم کے نوے گھر والون کو اپنے ہمراہ وہان سے لے آئے اور حضرت صدیق رضی
خلافت میں مسیلمہ کی لڑائی کو گئے وہان یہ اور انکا بیٹا عمرو نام دونون شہید ہوئے عباد بن بشر بن وقش انصاری قبیلہ اوس سے ہیں آنحضرت کی ہجرت سے
پہلے اور قبل مسلمان ہونے معاذ بن جبل اور اسید بن حضیر کے یہ عباد مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے بدر اور اوسکی مابعد کی لڑائیون میں ہمرکاب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رہے ہیں اور کعب بن اشرف یہودی کو قتل کرنے گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حنین کی غنیمت اور چارپایون
کا داروغہ کیا تھا اندھیری راتمین یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جب اپنے گھر کو جاتے تھے تو انکا عصا روشن ہو جاتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے تہجد کی نماز کے وقت عباد کی آواز سنکر فرمایا الٰہی تو اسکی مغفرت کر سائب بن عثمان بن مظعون ابن حبیب جمحی حبش کی دوسری ہجرت میں شریک تھے اور بدر میں
حاضر ہوئے بڑے تیرانداز تھے یمامہ میں تیر سے شہید ہوئے اور وقت شہادت کے جوان تھے عبد اللہ بن سہیل بن عمرو بن عبد شمس بن عبد ود قرشی عامری
ابن قدیم سے اسلام لائے حبش کی طرف پہلی ہجرت میں شریک تھے مکہ کے ناتوان لوگون میں سے تھے اور بدر میں کفار کے ساتھ آئے تھے وہان سے
بھاگ آئے اور مسلمانون کے ساتھ لڑائی میں شامل ہوئے اور اوسکے بعد کی لڑائیون میں ہمرکاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رہے اور جب حضرت صدیق
حج کو تشریف لے گئے تو انکے والد سے انکی تعزیت کی سہیل نے کہا میں نے سنا ہے کہ آنحضرت فرماتے تھے شہید قیامت میں اپنے ستر گھر والون کے لیے شفاعت کریگا
مجکو امید ہے کہ وہ پہلے میرے لیے شفاعت کرے عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی بن سلول انصاری خزرجی فضلائے اصحاب سے تھے بدر اور اوسکی مابعد کی لڑائیون
مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب رہے ہیں انکا باپ سردار منافقون کا تھا اونکو اس بات سے بہت خفا رہتے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو فرماتے
تو یہ اپنے باپ کو قتل کرتے انکا نام حباب تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام بدلکر عبد اللہ رکھا معن بن عدی بن الجد بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ
بن حرام بلوی عجلانی بھائی عاصم بن عدی کے اور حلیف عمرو بن عوف کے عقبہ کی بیعت میں حاضر تھے اور بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب رہے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انمین اور زید بن خطاب میں بھائی چارا کرا دیا تھا امام مالک نے ابن عمر
رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے روز تمام لوگ روئے اور کہنے لگے کہ واللہ ہمکو یہ آرزو تھی کہ ہم آنحضرت کے
روبرو مرین معن نے کہا لیکن مجکو آنحضرت کے روبرو مرنے کی آرزو نہ تھی تاکہ جیسا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں انکی تصدیق کی ویسی ہی وفات کے
بعد بھی کرون ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی انکا نام ہشیم یا ہاشم تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارقم کے گھر میں جانے سے پہلے
ایمان لائے ہیں اور حبش کی دونون ہجرتین کی ہیں اور بدر اور اوسکے مابعد سب مشاہد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب رہے ہیں بلند بالا اور خوب صورت
تھے انکی آنکھ احول تھی اور دانت انکے آگے نکلے ہوئے تھے شہادت کے وقت تریپن یا چون برس کی عمر تھی سائب بن عوام قرشی اسدی زبیر بن عوام کے حقیقی بھائی بدر میں
حاضر تھے ابن کلبی نے کہا ہے کہ خندق میں بھی حاضر تھے یزید بن رقیش بن رئاب اسدی حلیف بنی عبد شمس کے بدر میں حاضر تھے واقدی نے کہا ہے کہ سالم مولی
ابو حذیفہ کی شہادت کے بعد نشان لشکر کا انہین یزید نے لیا تھا حکم بن سعید بن العاص بن امیہ اموی زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ پہلے انکا نام حکم تھا پھر
آنحضرت نے نام انکا عبد اللہ رکھا اور واسطے سکھانے لکھنے کے آپ نے فرمایا اور بدر میں حاضر ہوئے لیکن ابن اسحٰق اور موسی بن عقبہ نے انکو بدریین
مین شمار کیا اور خلیفہ بن خیاط نے کہا کہ یمامہ کے دن شہید ہوئے اور ابن اسحٰق نے انکو شہدائے موتہ سے کہا ہے جبیر بن مالک بن قشب ازدی
انکو جبیر بن بحینہ بھی کہتے ہیں بحینہ انکی والدہ کا نام تھا حقیقی بھائی ہین عبد اللہ بن مالک کے جنکو عبد اللہ بن بحینہ بھی کہتے ہیں اور حلیف تھے بنی عبد المطلب کے
کہتے ہیں بکیر بن عبد یالیل بن ناشب حلیف بنی عدی کے بدری ہیں مالک بن [illegible] حلیف بنی عبد شمس کے ابو امیہ صفوان بن امیہ بن عمرو سلمی حلیف بنی اسد
کے بدر میں حاضر ہوئے [illegible] فتح مکہ کے روز اسلام لائے ابن اسحٰق نے انکو [illegible]

سے ذکر کیا ہی اور طبرانی نے انکا نام حی حائے حطی اور ایک ہی یا سے ذکر کیا ہی اور انکے باپ کا نام جاریہ جیم سے لکہا ہی اور واقدی نے انکا نام حیی جیم اور دو یا سے لکہا ہی بعضے انکا نام معلی کہتے ہین حبیب بن اسید فتح ہمزہ سے ابن جاریہ جیم سے ثقفی حلیف بنی زہرہ کے ولید بن عبد شمس بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم قرشی مخزومی ہین قریش کے اشراف لوگون مین تھے اسماء بنت ابوجہل کے شوہر ہین فتح مکہ کے روز اسلام لائے عمارہ بن حزم نجاری برادر عمرو بن حزم کے عقبہ کی بیعت جو ستر شخصون نے کی تہی یہ اونمین سے ہین بدر اور احد اور خندق وغیرہ مین حاضر تھے فتح مکہ کے روز بنی مالک بن نجار کا نشان انکے ہاتھہ مین تہا عقبہ بن عامر بن نابی بن زید بن حرام سلمی عقبہ اولی مین بیعت کی اور بدر اور اوسکے مابعد کی لڑائیون مین حاضر رہے ثابت بن ہزال بن عمرو انصاری بنی سالم بن عوف سے ہین موسی بن عقبہ نے انکو بھی بدریون مین سے گنا ہی ابو عقیل عین کے فتح سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ثعلبہ بلوی بن جحجبا سی بدر اور اوسکی بعد کی لڑائیون مین حاضر رہے یمامہ کے روز انکے تیر لگا اوسکو نکال کر تلوار لیکر کفار کے مقابل ہوئے اور شہادت پائی اور اونکو بہت زخم لگے تھے عبد اللہ بن عتیک بن قیس بن اسود خزرجی احد مین اور اوسکے بعد کی لڑائیون مین حاضر ہوئے اور بدر کے حاضر ہونے مین اختلاف ہی ابن کلبی نے کہا یمامہ مین شہید نہین ہوئے صفین مین حاضر رہے ہین آنحضرت نے اونکو واسطے قتل ابن ابی الحقیق کے بہیجا تہا رافع بن سہل بن رافع بن عدی بن زید بن امیہ بن زید انصاری حلیف بنی غنم بن عمرو بن عوف بن خزرج کے بدر مین انکے حاضر ہونے مین اختلاف ہی احد اور اوسکی مابعد کی لڑائیون مین ہمرکاب رسالتمآب کے حاضر رہے ہین حاجب بن یزید اشہلی بعضے کہتے ہین کہ وہ بنی زعورا بن جشم بن الاوس مین سے تھے اور بعضے انکو ازدشنوءہ مین سے کہتے ہین لیکن بنی عبد الاشہل کے حلیف تھے سہل بن عدی تمیمی حلیف بنی عبد الاشہل کے بدر مین حاضر رہے مالک بن اوس بن عتیک اوسی احد اور اسکی پچھلی جنگون مین حاضر تھے عمیر بن اوس بن عتیک بن عمرو بن عبد الاعلم بن عامر احد مین اور اوسکے بعد کی لڑائیون مین حاضر تھے بھائی ہین مالک بن اوس کے طلیب بن عتبہ بنی جحجبا والے احد مین حاضر تھے موسی بن عقبہ نے انکا نام طلیب تصغیر سے ذکر کیا ہی رباح مولی حارث بن عامر انصاری کے معن بن عدی عجلانی انکے شہید ہونے مین اختلاف ہی جز بن مالک بن عامر جحجبی انکے نام کو بعض جز ضم جا اور را مہملتین سے کہتے ہین اور بعضے فتح جیم اور زا سے بتاتے ہین اور بعضے را کے بعد ہمزہ بھی زیادہ کرتے ہین احد مین حاضر تھے وذفہ بن ایاس بن عمرو خزرجی اور بعضے انکو وذفہ ذال معجمہ اور فا کے ساتھہ لکہتے ہین بدر اور تمام لڑائیون مین حاضر رہے ہین جزء بن عباس بن عامر بن ثابت انصاری اوسی عامر بن ثابت بن سلمہ بن امیہ بن زید بن مالک بن عمرو بن عوف انصاری بشیر بن عبد اللہ خزرجی بعضے انکو بشیر تصغیر سے کہتے ہین کلیب بن تمیم بن بشیر حلیف بنی حارث بن خزرج کے احد اور اوسکے بعد کی لڑائیون مین حاضر تھے عبد اللہ بن عتبان ایاس بن ودفہ بنی سالم بن عوف بن خزرج سے انکے باپ کا نام بعضے حا سے اور بعضے قاف سے کہتے ہین اسید ابن یربوع ہمزہ تصغیر کے ساتھہ ہین یربوع بن بدی خزرجی ساعدی ہین سعد بن حارثہ بن لوذان بن عبد ود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ انصاری احد اور اوسکے بعد کی لڑائیون مین حاضر تھے اور بعضے انکے باپ کا نام جاریہ جیم اور یا سے کہتے ہین سہیل بن حماز بن مالک حلیف بنی عبد کے احد اور اوسکے بعد کی سب لڑائیون مین حاضر رہے اور بعضے انکے باپ کا نام حماز کی جگہہ حمان کہتے ہین حا مکسور اور آخر مین نون سے اور بعضے حمار حا اور را مہملتین سے حبشی سکون حا کے دما اور شین کے ساتھہ ابن حمیر ضم حا مہملہ اور تشدید یاء تحتانیہ سے انکا نام آنحضرت صلعم نے عبد اللہ بن عبد الرحمن رکھا یمامہ کے دن شہید ہوئے پھر انکا کچھ نشان نہ معلوم ہوا کہ کیا ہوئے حبشی جب اسلام لائے تھے تو دعا کی تھی کہ اے اللہ تعالی مین ایسی جگہہ شہید ہون کہ مجھکو کوئی نہ جانے سوا تیرے دعا قبول ہوئی اور بعد شہادت کے انکا پتا نہ ملا سلمہ بن مسعود بن سنان انصاری بنی غنم بن کعب سے ہین اور بعضے انکو مسعود بن سنان کہتے ہین ضمرہ بن عیاش بنی انصاری حلیف بنی سواد کے احد مین حاضر تھے عبد اللہ بن انیس انصاری ابو حبہ بن غزیہ بن عمرو بنی ثعلبہ بن خنسا خزرجی نجاری اور طبری نے انکا نام زید کو لکہا ہی احد مین حاضر تھے اور ان لوگون کے سوا اور بہت لوگ بھی شہید ہوئے ہین خلیفہ بن خیاط نے ذکر کیا ہی سب اصحاب مہاجرین انصار کے جو یمامہ مین شہید ہوئے ہین اٹھاون شخص تھے باقی صحابہ اور قومون کے تھے اور بعضے کہتے ہین انصار کے ستر مرد اور مہاجرین کے پچیس مرد شہید ہوئے

قصہ بحرین کے مرتدون کا

بحرین کا حاکم جو منذر بن ساوی عبدی تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے پاس علاء بن حضرمی کو واسطے دعوت اسلام کے بھیجا تو منذر نے اسلام قبول کیا اور وہان اسلام کو خوب شہرت دی اور عدل و انصاف بخوبی کیا کرتا تھا بعد چند روز کے آپ کی وفات سے اسکا بھی انتقال ہوا تب وہان کے لوگ مرتد ہو گئے اور کہنے لگے اگر آنحضرت نبی ہوتے تو نہ مرتے سوا قریہ جواثا نام کے سب دیہات والے مرتد ہو گئے اور سبنے ملکر جواثا والون کو محاصرہ کر کے اونکا غلہ بند کیا جواثا والون پر نہایت تکلیف ہونے لگی چنانچہ عبد اللہ بن حذف کلابی نے چند بیتین اپنی قوم کی تکلیف مین کہی ہین **اشعار**

أَلَا أَبْلِغْ أَبَا بَكْرٍ رَسُولًا ... وَفِتْيَانَ الْمَدِينَةِ أَجْمَعِينَا
فَهَلْ لَكُمْ إِلَى قَوْمٍ كِرَامٍ ... قُعُودٍ فِي جُوَاثَا مُحْصَرِينَا
كَأَنَّ دِمَاءَهُمْ فِي كُلِّ فَجٍّ ... دِمَاءُ الْبُدْنِ تَغْشَى النَّاظِرِينَا
تَوَكَّلْنَا عَلَى الرَّحْمٰنِ إِنَّا ... وَجَدْنَا الصَّبْرَ لِلْمُتَوَكِّلِينَا

یعنی خبردار ہو پہنچا ابوبکر کو ایلچی اور سارے جوانان مدینے کو بھیجنا کیا ہی واسطے تمہارے طرف قوم بزرگ کے جو بیٹھنے والی ہے جواثا مین محاصرے مین گویا خون اونکے بہتے ہین راستون مین مانند خون اونٹون فربہ کے ڈھانکتے ہین دیکھنے والون کو بھروسا کیا ہمنے خدا پر پایا ہمنے صبر واسطے متوکلون کے اور اہل جواثا کا اسلام پر ثابت رہنا اس باعث سے تھا کہ جارود بن معلی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کر گئے تھے اونھون نے ان لوگون مین بعد حمد کرنے کے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور کہا اے جماعت عبد القیس کی مین تمسے ایک بات پوچھتا ہون اسکا جواب دو اور قوم نے کہا وہ کیا بات ہے جارود نے کہا اللہ تعالی نے پہلے آنحضرت سے بھی رسولون کو بھیجا تھا یا نہین سبھون نے کہا ہان بھیجا تھا جارود نے کہا تمنے اونکو دیکھا تھا یا فقط اونکے نام سنے تھے اونھون نے کہا کہ ہمنے نام سنے تھے پوچھا وہ کیا ہو گئے اونھون نے کہا وہ مر گئے جارود نے کہا جس طرح وہ مرے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وفات پائی اور مین گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود نہین سوا اللہ کے اور محمد اللہ تعالی کے رسول ہین اونھون نے کہا ہم سب بھی گواہی دیتے ہین اور تم ہمارے سردار اور ہم سب سے افضل ہو پھر سب اسلام پر مضبوط اور ثابت ہو گئے جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو انکی تکلیفون کی خبر پہنچی تو انکی تائید کے واسطے علاء بن حضرمی کو فوج دے کر روانہ کیا جب وہ بحرین کے قریب پہنچے تو ثمامہ بن اثال اپنی ایک بڑی جماعت لیکر مسلمانون کے شریک ہوا اور اوس نواح کے باقی لوگ جو اسلام پر ثابت تھے وہ بھی آکر لشکر علاء مین داخل ہو گئے علاء نے اون لوگون کا بہت اکرام و احترام کیا

بیان حضرت علاء بن حضرمی کی کرامتون کا جو اس واقعے مین ظاہر ہوئین

علاء بن حضرمی بہت بڑے جلیل القدر صحابی تھے اور بڑے عالم اور مستجاب الدعوات جب یہ اس جنگ کے واسطے آئے تو ایک مقام پر اوترے ہنوز لوگون نے زمین پر قرار نہین پایا اور اونٹون پر سے کچھ اسباب نہین اوتارا تھا کہ اونٹ تمام لشکر کے بھاگ گئے سوا اوس اسباب کے جو لوگون کے بدن پر تھا کچھ سامان کھانے پینے کا اور ڈیرہ اور اسباب نہ رہا شب کا وقت تھا اونٹون کو نہ پکڑ سکے لشکر مین اسقدر پریشانی اور حیرانی ہوئی کہ کہی نہین جاتی سب کو یقین ہوا کہ ہم اب آپ سب بے کھانا پانی مر جاوینگے ایک دوسرے کو وصیتین کرنے لگے علاء نے لوگون مین منادی کرا دی کہ سب میرے پاس جمع ہون جب تمام لوگ انکے پاس آئے علاء نے کہا اے لوگو کیا تم مسلمان نہین ہو اور کیا اللہ تعالی کی راہ مین نہین نکلے ہو کیا تم اللہ تعالی کے انصار نہین ہو سبھون نے جواب دیا البتہ ہین علاء نے کہا اب تم خوش ہو جو شخص ہمارے طرح حال پر ہوگا اوسکو اللہ تعالی کبھی نہ ذلیل و نامراد کریگا غرض صبح صادق ہوئی اور نماز فجر کی اذان ہی کہی علاء نے نماز جماعت پڑھا کر دو زانو بیٹھے اور ہاتھ واسطے دعا کے اوٹھائے اور دعا اسقدر کی یہان تک کہ آفتاب طالع ہوا جب تین بار علاء نے اپنے مالک سے دعا مانگی تو دہنی طرف سے اللہ تعالی نے ایک پانی کا چشمہ نہایت صاف و شیرین جاری کر دیا علاء اور تمام اہل لشکر نے وہان جا کے پانی پیا اور وضو و غسل کیا ہنوز آفتاب بلند نہین ہوا تھا کہ اسی حال مین تمام اونٹ بھاگے ہوئے مع اسباب چارون طرف سے آئے [illegible]

ذرہ بھی کم نہوا تھا پھر سب نے اونٹوں کو دودوہا اور پانی پلایا اس کرامت کو سب دیکھکر اسلام پر قوی زائد ہوئے پھر انکا لشکر مرتدون کے لشکر سے جاکر قریب اوترا
اور کفار بھی بڑی جماعت سے آئے شب کو مسلمانون نے پہرے چوکی سے گذاری جب صبح قریب ہوئی مرتدون کے لشکر سے آواز آنے لگی علا ابن حضرمی نے
کہا کوئی شخص جلد جاکر دریافت کرے کہ یہ شور و غوغا انکے لشکر میں کس باعث سے ہی عبد اللہ بن خلف نے وہان جاکے دیکھا تو تمام لوگ شراب پی کے مست ہورہے
تھے وہان سے جلد آکر علا کو خبر دی علا اوسی وقت لشکر لیکر اونپر گئے اور بہتون کو قتل کیا کم لوگ بچے سو وہ بھاگ گئے پھر اونکا تمام مال و اسباب مسلمانون کے
ہاتھ آیا اور اوس قوم کا سردار جو حطم بن ضبیعہ تھا مسلمانون کو دیکھکر گھبرایا بھاگنے کے واسطے گھوڑے پر سوار ہوتا تھا کہ رکاب ٹوٹ پڑی اوسنے لوگون کو
پکارا کہ کوئی میری رکاب باندھ جاؤ ایک مسلمان نے وہان پہونچکر کہا تو پانون اوٹھا مین رکاب باندھون اوسنے جو ہین پانون اوٹھایا مسلمان نے
اوسکے تلوار مار کر پانون کاٹ دیا حطم نے کہا مجکو پورا قتل کر دے مسلمان نے کہا مین تجکو قتل نکرونگا پھر وہ گھوڑے سے گر پڑا جو شخص اوسپر سے گذرتا
تو وہ اوس سے کہتا کہ مجھے قتل کرو لیکن کوئی نمارتا آخر قیس بن عاصم اوسپر گذرے اونسے بھی حطم نے یہی سوال کیا قیس نے اوسکو مار ڈالا پھر دیکھا کہ اوسکا پانون
کٹا ہوا ہی قیس بہت نادم ہوکے بولے اگر مجکو کٹا ہوا اوسکے پانون کا معلوم ہوتا تو مین ہرگز اسکو قتل نکرتا وہ اسی تکلیف مین مرتا پھر مسلمانون نے بھاگنے
والون کا تعاقب کیا جو ملتا اوسکو مارتے غرض جو بچے وہ کشتیون پر سوار ہوکر موضع دارین کو جا پہونچے علا نے بعد تقسیم غنیمت لوگون سے کہا کہ یارو ان بھاگے ہوون کو
دارین مین جاکر قتل کرو پھر لشکر اسلام علا کے ساتھ دارین کی طرف چلا جب مسلمان دریا کے کنارے پہنچے تو دیکھا دریا کا پاٹ بڑا ہی اور پانی عمیق بہت
زور سے بہتا ہی فکر کی کہ اگر اب ہم کشتیون پر سوار ہوکر جاوین تو دیر ہوگی اور کفار بھاگ جاوینگے تب علا نے اپنا گھوڑا پانی مین ڈالا اور یہ پڑھنے لگے
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا كَرِيمُ يَا حَلِيمُ يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ يَا مُحْيِي يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنْتَ يَا رَبَّنَا أَنَا عَبِيدُكَ وَفِي سَبِيلِكَ
اِجْعَلْ لَنَا السَّبِيلَ إِلَيْهِمْ يعنی ای بڑے بخشنے والے ای بڑے مہربان ای بزرگ ای یکتا ای پاک ای زندہ کرنے والے ای زندہ ای ہمیشہ
کوئی معبود نہین سوا تیرے ای رب ہمارے ہم تیرے بندے تیری راہ مین ہین ہمارے لیے راہ اونکی طرف کر اور لشکر والون کو تاکید کی کہ تم بھی یہی دعا کرو سب
لوگ یہی دعا پڑھتے ہوئے دریا مین چلے غرض جانورون کے کھرون تک پانی بڑے دریا کا نہ آیا گویا ہموار زمین پر چلتے تھے اور اونٹون کے کھر بھی نہ ڈوبے
کشتی سے جانے والون کو ایک دن رات کی وہ مسافت تھی مسلمان اوسکو پیادہ تھوڑی دیر مین قطع کرکے اور وہان کے تمام دشمنون کو مار کے اونکے عورت بچے
مال و عیال پکڑ کر غنیمت مین لے لئے اور اسی طرح اس کنارے پر پھر لوٹ آئے اور یہ آنا جانا اور سب کام ایک ہی روز مین واقع ہوا اور مسلمانون کی کوئی چیز دریا مین
نگئی لیکن ایک شخص کے گھوڑے کا توبڑا گیا تھا سو علا نے پانی مین خود جاکر لا دیا اور جب علا کے آگے مال غنیمت تقسیم کیا تو ہر ایک سوار کو دو ہزار درم اور
پیادے کو ایک ہزار درم حصہ ملا اور ان مسلمانون کے ساتھ موضع ہجر کا ایک راہب تھا وہ یہ کرامتین دیکھکر مسلمان ہوگیا اوس سے پوچھا تم کیون مسلمان ہوے
اوسنے کہا کہ مین ڈرا کہ اگر مین ایمان نلاؤن تو مجکو اللہ تعالی مسخ کر دیگا اور مینے فجر کو سنا کہ غیب سے یہ آواز آئی اَللّٰهُمَّ أَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ لَا إِلَٰهَ
غَيْرُكَ وَالْبَدِيعُ لَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَالدَّائِمُ غَيْرُ الْغَافِلِ وَالَّذِي لَا يَمُوتُ وَخَالِقُ مَا يُرَى وَمَا لَا يُرَى وَكُلَّ يَوْمٍ أَنْتَ
فِي شَأْنٍ وَسِعْتَ اللّٰهُمَّ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا یعنی ای اللہ تو بڑا رحم کرنے والا ہی رحم کرنے والون مین سے کوئی معبود سوا تیرے نہین اور تو
نئی چیز پیدا کرنے والا ہی کوئی چیز پہلے تیرے نہین اور تو ہمیشہ ہی غیر ہی غافل کا اور تو وہ ہی کہ مریگا نہین اور پیدا کرنے والا ہی دیکھی چیز اور بن دیکھی کا
ہر روز تو ایک شان مین ہی وسیع ہی تو ای خدا ہر چیز پر از روے علم کے پھر جان لیا مینے کہ فرشتون نے تمہاری مدد نہین کی ہی مگر اسواسطے
کہ تم لوگ حق پر ہو القصہ علا لشکر لیکر ہجر کو گئے وہان لوگ مجوسی تھے تھوڑے اسلام لائے اور تھوڑون نے جزیہ دینا قبول کیا

بیان مرتد ہوجانے اہل عمان اور مہرہ اور باقی اہل یمن کا اور کیفیت اونکی لڑائی کی

جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو اطلاع ہوئی کہ عمان اور مہرہ اور یمن کے لوگ مرتد ہوگئے تو انکی تنبیہ اور تادیب کو حذیفہ بن محصن حمیری اور
عرفجہ البارقی اور زیاد بن لبید انصاری اور مہاجر بن ابی امیہ مخزومی کو روانہ کیا حذیفہ کو عمان پر اور عرفجہ کو مہرہ اور مہاجر کو یمن پر اور زیاد کو بھی وہی [illegible]

بنی کندہ کے مرتدون پر اور حذیفہ اور عرفجہ کو تاکید کی کہ تم دونون اتفاق کرکے اول عمان پر جاؤ اور عکرمہ بن ابی جہل کو جو یمامہ پر گئے تھے اونکو خط لکھ بھیجا
تمنے قبل آنے شرجیل کے مسیلمہ سے کیون لڑائی شروع کی اب مین نہ تمکو دیکھونگا اور نہ تمہاری بات سنونگا مگر بعد تمہاری آزمایش کے اب تم حذیفہ بن محصن
اور عرفجہ البارقی کی کمک کے واسطے عمان کو جاؤ اور ہر شخص اپنے لشکر کا امیر ہو لیکن عمان مین جبتک تم ہو سب کا امیر حذیفہ ہو اور عمان سے
جب فراغت ہو تم سب ملکر مہرہ کو جاؤ اور وہان سے فراغت حاصل کرکے یمن کو اور حضرموت کو اور پھر وہان سے مہاجرین امیہ کے ہمراہ رہنا عمان
حضرموت اور یمن تک جسکو مرتد پاؤ اوسکو قتل کرو جب یہ فرمان حضرت خلیفہ کا عکرمہ کو پہونچا اونھون نے یمامہ سے کوچ کرکے اون تینون امیرون کے ساتھ
شریک ہوئے اور تینون ملکر عمان پر گئے عمان مین لقیط بن مالک ذوالتاج نے باغی ہوکر نبوت کا دعوی کیا تھا اور نادان لوگ اوسکے تابع ہوگئے تھے اور عمان پر
قابض ہوکے لشکر جمع کر لیا تھا فوج اسلام کے آنے کی خبر سنکر عمان کے پاس سے تخت مین جسکا نام شہر دبا تھا فوج لیکر آیا اور مسلمانون سے لڑائی پر مستعد ہوا
اور سب مال و اہل و عیال کو اپنی پشت پر رکھا تا لوگون کو قوت ہو اور ننگ و ناموس کے خیال سے خوب جنگ کرین اور پیچھے نہ ہٹین اس اثنا مین لشکر مسلمانون کا
موضع صحار مین آکر اوترا جب دونون لشکر مقابل ہوئے تو اونمین بڑی لڑائی واقع ہوئی قریب تھا کہ سختی سے اوس لڑائی کی لشکر اسلام کو شکست ہو
لیکن اللہ تعالی نے مسلمانون کے حال پر مہربانی کی بنی ناجیہ اور عبد القیس کے امرا اپنی قوم کو لیکر آئے اور مسلمانون کے عین جنگ مین مددگار ہوئے
اور مسلمانون کو فتح و نصرت ہوئی کفار بھاگے غرض مسلمانون نے اونکا پیچھا کرکے دس ہزار آدمیون کو قتل کیا اور زن و فرزند اونکے مع مال و اسباب لوٹ
مین لے آئے اور لقیط بن مالک کو مار ڈالا پھر اوس غنیمت کا خمس حضرت صدیق رضی اللہ کے پاس عرفجہ کے ساتھ روانہ کرکے باقی مال لشکریون مین تقسیم کیا
بعد اسکے عکرمہ لوگون کو لیکر موضع مہرہ پر گئے وہان کے لوگ دو فریق ہوگئے تھے بڑی جماعت پر اونکی سردار مصبح محاربی تھا اور دوسری جماعت پر ایک
شخریت تھا اور اون دونون مین مخالفت تھی عکرمہ نے جاکر شخریت کو دعوت اسلام کی دی اور اوسکے تابع لوگ اسلام لے آئے اور داخل لشکر اسلام مین ہوئے
اوسنے مسلمانون کو قوت بڑھی لیکن مصبح اپنی سرکشی پر رہا پھر اوسکے لشکر اور مسلمانون کے لشکر مین بڑی لڑائی ہوئی موضع دبا کی جنگ سے یہ جنگ زیادہ سخت
واقع ہوئی آخر اللہ تعالی نے مسلمانون کو فتح دی مصبح اور اوسکی جماعت کے لوگ بہت مارے گئے اور بہت غنیمت ہاتھ لگی منجملہ اچھے عربی گھوڑے دو ہزار تھے
پھر عکرمہ نے خمس اوس غنیمت کا حضرت صدیق کے پاس شخریت کے ہمراہ روانہ کیا اور یمن کی کیفیت یہ کہ اسود عنسی کے قتل کے ابتدا مین قیس بن مکشوح آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر وفات سنکر مرتد ہوگیا اور بہت لوگون کو اپنے ساتھ جمع کیا اور فیروز دیلمی اور داذویہ کے مار ڈالنے کے درپے ہوکے ایک روز کھانا طیار کرکے
داذویہ کی دعوت کی اور اوسکے آتے ہی اوسکو مار ڈالا اور بعد اوسکے فیروز کو بھی طلب کیا فیروز طیار ہوکر نکلا اثنای راہ مین تھا کہ ایک عورت اپنے ساتھ والی سے
کہتی تھی کہ یہ شخص بھی داذویہ کی طرح مارا جاویگا فیروز یہ اوسکی بات سنکر راستہ سے پھر گیا اور اپنی ماں کے قرابتی الون کے پاس جاکر پناہ لی قیس نے فیروز اور
داذویہ کے لوگون کو اور ابنا کو یمن سے جلاوطن کیا تھوڑون کو خشکی کی طرف بھیجا اور تھوڑون کو دریا پر روانہ کیا حضرت صدیق نے یہ حال سنکر یمن کے
امرا اور رؤسا کو لکھ بھیجا کہ تم سب فیروز دیلمی اور ابنا کے ہمراہ شریک ہوکر قیس بن مکشوح کی تنبیہ کرو مین بھی پیچھے سے تمہاری کمک جلدی روانہ کرتا ہون پیشتر اسکے
مستعد ہونا پھر مہاجرین امیہ مخزومی کو یمن کی طرف روانہ کیا پھر وہان کے مسلمان فیروز کے شریک جب سب باتین خلیفہ کے ہوگئے اور عقیل اور عکرمہ بھی پہونچے بہت
لوگ فیروز کے تابع ہوگئے جب دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا اور مسلمانون کی ثابت قدمی لڑائی مین ہوئی تو قیس کے لوگ بھاگے اور قیس بن مکشوح مسلمانون کے
ہاتھ مین اسیر ہوا عمرو بن معدیکرب جو مرتد ہوکر اسود عنسی کے ساتھ ہوگئے تھے وہ بھی اس لڑائی مین پکڑے گئے فیروز نے ان دونون کو مہاجر بن ابی امیہ کے
ہمراہ کرکے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت مین روانہ کیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے انکو سرزنش کی پھر یہ دونون بتقاضای تقدیر مسلمان ہوئے
اور زیاد بن لبید کو کندہ کے مرتدون کے قتل کے واسطے روانہ کیا زیاد نے اونپر شبخون مارکے اونکے چار سردارون کو کہ جمد مخوص مشرح اور ابضعہ تھے
قتل کیا غرض ایک سال کے عرصے مین تمام جزیرہ عرب مرتدون سے خالی ہوگیا اور اوس مین کوئی ایسا نرہا کہ حضرت صدیق سے سرکشی کرے کل و سب لوگ
موافق تھے اور جزیہ دینے والے تھے غرض ان سب لڑائیون مین مرتدون کے پچاس ہزار سے زیادہ کام آئے لیکن یہ درحقیقت اللہ تعالی کی

حکمت تھی کہ باعث تائید دین کی ہوئی کیونکہ اسمین مال غنیمت کا بہت سا ہاتھ لگا کہ اوس سے مسلمانون کو قوت ہوئی اور کسری اور قیصر سے
جنگ کرنے کا سامان مہیا ہوا اور یہ لڑائیان سنہ گیارہ ہجری کے آخر اور سنہ بارہ کے اوائل مین واقع ہوئین

وفات حضرت فاطمہ علیہا السلام اور ام ایمن کی

اور اسی سال مین بیوی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی اور بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھہ مہینے تک زندہ رہین اور اولاد سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی جو آپ کی وفات کے بعد زندہ تھین وہ یہی بیوی فاطمہ رضی اللہ عنہا تھین اور آپ کی صاحبزادیون مین سے یہ سب سے چھوٹی تھین
بعد ہجرت کے آپ نے انکا نکاح حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کردیا تھا اور یہ نکاح بعد غزوۂ بدر اور قبل جنگ احد سے واقع ہوا تھا اور بعضے جنگ بدر کے قبل محرم کے
مہینے مین وقوع اس نکاح کا کہتے ہین اوس وقت حضرت خاتون جنت کی عمر پندرہ برس پانچ مہینے کی تھی اور حضرت علی مرتضی اونسے چھہ سال بڑے تھے اور
انکے مہر مین ایک زرہ قیمت چار سو درم کی دی گئی تھی اور حسن اور حسین اور محسن اور ام کلثوم اور زینب انسے پیدا ہوئین محسن نے صغر سن مین وفات پائی اور
آنحضرت نے خاتون جنت کے جہیز مین ایک فرش کمل کا اور تکیہ چمڑے کا جسکے اندر خرمے کی چھال بھری تھی اور ایک مشک اور دو گھڑے دیے تھے اور حضرت علی نے
بیوی فاطمہ کی حیات تک اور کسی عورت سے نکاح نکیا حضرت خاتون کی وفات رمضان کی تیسری تاریخ سہ شنبہ کی شب کو ہوئی اور حضرت خاتون کی وصیت
کے موافق رات ہی کو حضرت علی نے نماز پڑھ کر دفن کردیا حضرت خاتون کی عمر ستائیس برس کی تھی اور جنت البقیع مین مدفون ہوئین مناقب اور فضیلتین انکی
بہت سی ہین اختصار کے واسطے ہمنے یہان اونکو ذکر نہین کیا غرض یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری صاحبزادی تھین اور جنت کی عورتون کا سید
ہونا انکے واسطے فخر ہونا کافی ہی اور اسی سال مین ام ایمن کہ نام انکا برکہ بنت ثعلبہ بن عمرو بن حصین بن مالک بن سلمہ بن عمرو بن نعمان کنیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی تھین اونکی بھی وفات ہوئی اور حقیقت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد یا والدہ کی چھوڑی ہوئی تھین پھر حضرت کو ملین اور انھون نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو بچپن مین کھلایا اور پرورش کیا ہی حضرت نے انکو آزاد کردیا تھا اور عبید کے ساتھہ انکا نکاح کردیا تھا ان عبید سے ایمن پیدا ہوئی کہ انھین کے
نام پر انکی کنیت ام ایمن ہوئی پھر بعد عبید کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نکاح زید بن حارثہ کے ساتھہ جو حضرت کے متبنی تھے کردیا تھا اونسے
اسامہ پیدا ہوئے اور ام ایمن نے حبش کی طرف دونون ہجرتین کی تھین پھر مدینے مین ہجرت کرکے آئین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکی ملاقات کو انکے
گھر تشریف لیجایا کرتے تھے اور فرماتے میری مان کے بعد یہی میری مان ہی اور حضرت صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی انکی ملاقات کو انکے گھر جایا کرتے تھے
اور ام ایمن بعد وفات شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پانچ یا چھہ مہینے زندہ رہین پھر وفات کی اور اسی سال مین عبد اللہ بن ابی بکر صدیق کی وفات
ہوئی یہ قدیم الاسلام تھے اور جنگ طائف مین ہمرکاب حضرت رسالت مآب تھے ابو محجن ثقفی نے انکے ایک تیر مارا پھر وہ زخم تو اچھا ہوگیا لیکن انھون نے
اوسی کی تکلیف سے دُبلے ہوکر بہت بیماریان اوٹھائین اور شوال کے مہینے مین انتقال کیا

بیان روانگی خالد کا عراق کی طرف اور غالب آنا فارسیون پر

جب مدت ایک سال مین حضرت صدیق کے امرا اور لشکرون نے تمام جزیرۂ عرب مین دین کے قواعد اور احکام کو مضبوط اور اسلام کو تازہ کردیا اور تمام ملک
عرب آپکا تابع ہوگیا تو بند و بست وہان کے لشکر اسلام کو واسطے جنگ اہل عجم کے عراق کی جانب روانہ کیا اور خالد کو واسطے جانے عراق
کے نامہ والا لکھا ابو سعید خدری کے ہمراہ بھیجا چنانچہ اوپر اسکا ذکر ہوچکا ہی القصہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے امیر خالد کو لکھہ بھیجا کہ تم اپنا لشکر لیکر عراق کی طرف
جاؤ وہان سے شہر ابلہ کو جسکو فرج الہند بھی کہتے ہین جانا اور وہان کے لوگون سے موافقت کرکے طرف وحدانیت الہی اور رسالت نبوت پناہی کے
دعوت کرنا اگر اسلام نہ قبول کرین تو اونپر جزیہ رکھنا اگر یہ بھی قبول نکرین تو اونسے خدا تعالی کے واسطے جنگ کرنا اور اپنے ہمراہی لوگون کو ساتھہ لیجانا انمین
زبردستی نکرنا جو خوشی سے جاوین اونکو لیجاؤ اور جن لوگون نے بعد مرتد ہونے کے اسلام دوبارہ قبول کیا ہی اونکو اپنی مدد کے واسطے ہمراہ نلیجانا اور جس
امیر سے تمہارا لشکر ہو اوسکو اپنے ہمراہ لیجاؤ غرض امیر خالد محرم کے مہینے مین یمامہ سے نکلکر عراق کو سیدھے روانہ ہوئے اور یہی صحیح ہی لیکن

بعضوں نے کہا ہے کہ یمامہ سے مدینے کو آئے پھر وہاں سے عراق کو براہ بصرہ روانہ ہوئے جب بصرے کو پہنچے تو قطبہ بن قتادہ کو وہاں نائب کیا
اور نواح کوفہ میں مثنی بن حارثہ شیبانی کو رکھا اور حضرت صدیق نے پیچھے سے بہت لشکر انکی مدد کو بھیجے اور جب خالد وہاں کے ضلع میں اوترے تو حاکم اوس
سرزمین کا کسریٰ کی طرف سے جو ابن جلونا تھا اوسنے بہت سے کفار کو جمع کرکے جنگ پر مستعد ہوا آخر کار لڑائی میں خالد کے لشکر سے شکست کھاکر بھاگا
اور رجب کے مہینے میں کروڑ درم پاکر دو ہزار پر صلح کی اور موضع ناتقیا اور باسمہا اور کلسن وغیرہ قریات مسلمانوں کے تصرف میں آئے پھر وہاں سے
خالد حیرہ کی طرف گئے وہاں کا حاکم قبیصہ بن ایاس طائی تھا کہ کسریٰ نے بعد وفات نعمان بن منذر کے وہاں کی نظامت اوسکو دی تھی قبیصہ نے کہا ہم کو
تم سے نہیں لڑتے اپنے دین پر رہینگے اور جزیہ ادا کرینگے خالد نے اونسے نوے ہزار درم پر صلح کی اور یہ اول جزیہ ہے کہ دیار عجم سے حضرت صدیق رضہ کے
پاس آیا اور حیرہ میں ایک اور سردار کسریٰ کی طرف سے عمرو بن عبد المسیح بن حیان بن نفیلہ رہا کرتا تھا اور یہ نصرانی عرب سے تھا خالد نے اوسکو بھی
اسلام کی دعوت کی اور کہا مسلمان ہو ورنہ لڑائی پر طیار رہو عمرو نے دو لاکھ نوے ہزار درم پر صلح کی بعد اسکے حضرت خالد نے کسریٰ اور اوسکے امرا کو
نامہ لکھا اور مدائن کو روانہ کیا مضمون اوسکا یہ تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط ہے خالد بن ولید کی طرف سے فارس کے مرزبان کو جو کوئی تابع داری
کا ہوا اوسپر سلام ہے اما بعد حمد ہے اوس خدا کو جسنے تمہاری جماعتوں کو توڑا اور تم سے ملک چھین لیا اور تمہاری عداوت کو بے زور کیا اور جو کوئی ہماری
نماز پڑھے اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھاوے تو وہ مسلمان ہے اوسکے لیے وہ حکم ہے جو ہمکو ہے اور اوسپر وہ لازم ہے جو ہمپر لازم ہے
اور میرا یہ خط جب تمکو پہنچے تو تمکو چاہیے کہ جزیہ میری طرف بھیجو تو تمکو ہمارا ذمہ ہے ورنہ قسم ہے اوسکی کہ ایسی ایک قوم بھیجونگا کہ وہ زندگی سے موت کو
زیادہ دوست رکھتی ہے فقط جب اس خط کے مضمون سے مطلع ہوئے تو تعجب کرنے لگے سیف بن عمر سے روایت ہے کہ خالد نے پھر اپنے لشکر کے
تین ٹکڑے کیے اور ہر ایک کو علاحدہ راہ سے بھیجا اور ان میں سے ایک جماعت کو ہمراہ مثنی بن حارثہ کے بھیجا اور اونکے راہ بتلانے کو ایک شخص ظفر بن طلحہ کو مقرر کیا
پھر دو روز کے بعد دوسری جماعت ہمراہ عدی بن حاتم کے روانہ کی انکے راہبر مالک بن عباد تھے اور بعد ایک روز کے عاصم بن عمرو کو ساتھ تیسری جماعت
کے رخصت کیا انکے راہبر سلم بن نصر تھے اور ان تینوں سرداروں کو تاکید کر دی کہ موضع حفیر میں جسکو فرج الہند اور فرج الذہب بھی کہتے ہیں کہ نام ہے
سب شہر ابلہ کے جمع ہونا پھر خالد خود تمام لشکر لیکے اوس طرف کو روانہ ہوئے اور راہبر انکے رافع تھے اور وہاں حاکم ابلہ کسریٰ کی طرف سے ہرمز تھا
بڑی شوکت و قوت والا اہل بحر و بر والوں سے جنگ کیا کرتا اور بہت سخت و شریر تھا خالد نے جب اوسکو خط لکھا تو اوسنے بعینہ وہ خط کسریٰ اردشیر کے پاس
بھیجدیا اور عرب سے لڑنے کو بڑا لشکر جمع کیا بر لشکر قباد کو اور دوسرے پر انوشجان کو مقرر کیا یہ دونوں سردار بادشاہی خاندان کے تھے اونھوں نے اسلیے
کہ بھاگ نہ جاویں اپنے اہل لشکر کے زنجیروں سے آپس میں ایک دوسرے کو باندھ دیا مسلمانوں نے اوس سے فال لی اور کہا یہ کفار نے قید اپنی میں آپ ڈالا مسلمانوں
کی تمام جمعیت وہاں اوسوقت اٹھارہ ہزار کی تھی دشمن کے لشکر کے مقابل میں جاکر اوترے وہاں پانی نہ تھا لوگوں نے خالد سے تشنگی کی شکایت کی خالد نے کہا تم
اپنے دشمنوں کو مارکر بھگا دو اور پانی پر چل پڑو دونوں لشکروں میں جو زیادہ صابر ہیں انکو اللہ تعالیٰ پانی دیگا ہنوز سواران اسلام اپنے گھوڑوں سے
اوترنے نپائے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے خوب مینہ برسایا اس سے گڑھے تمام بھر گئے اور سب سیراب ہوئے مسلمانوں کو خوشی ہوئی جب میدان میں دونوں
لشکروں کا مقابلہ ہوا تو پہلے خود ہرمز پیادہ بغرور شجاعت میدان میں آیا اور اپنے مقابل کو طلب کیا لشکر اسلام سے خالد نے اوسکی یہ بات
دیکھکر صبر نکر سکے خود بھی پیادہ صف سے اوسکی طرف نکلے اور آپس میں ہر دو باہم لڑنے لگے آخر کار خالد نے ہرمز کو مار لیا ہرمز کی فوج نے
اپنے سردار کو گرفتار دیکھکر اوسکی رہائی کے واسطے خالد پر حملہ کیا لیکن خالد اونکی طرف متوجہ نہوئے قعقاع بن عمرو نے بھی لشکر لیکے
ہرمز کی فوج کے مقابلے پر آئے اور انکو خالد کی طرف سے ہٹا دیا اتنے میں ہرمز خالد کے ہاتھ سے مارا گیا اوسوقت فارس کے لشکر نے شکست پائی
لیکن وے زنجیر والے خوب نہ بھاگ سکے مسلمانوں نے تعاقب کرکے غروب آفتاب تک انکو قتل کیا اور تمام اسباب وغیرہ جو ہزار اونٹ کا بوجھ تھا
مسلمانوں کو غنیمت میں ملا اور فارسی تیس ہزار مسلمانوں کی تلواروں سے مارے گئے اور بہت لوگ دریا میں ڈوب مرے کے بسبب زنجیر کے

وہ اوسمین ڈوب کر مرے اور قباد اور انوشجان بھاگ گئے خالد نے فوج اسلام کو حکم کیا کہ اب یہان سے اسی وقت کوچ کرنا مناسب ہی لشکر وہان سے کوچ کرکے بصرے مین اب جہان بڑا پل ہی وہان آپڑے اور فتحنامہ اس جنگ کا اور خمس مال غنیمت حضرت صدیق رض کی خدمت مین زرین کلیب کے ہمراہ روانہ کیا اور ہرمز کا تاج اور ایک ہاتھی بھی بھیجنے مین بھیجا جب مدینہ منورہ کی عورتون نے ہاتھی کو دیکھا تو کمال تعجب سے کہنے لگین کہ کیا اللہ تعالی نے اس جانور کو اسی طرح پیدا کیا ہی یا بنایا ہوا ہی پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اوس ہاتھی کو اونھین زرین کے ساتھ خالد کے پاس بھیجدیا اور ہرمز کے بدن کا سب سامان خالد کو عنایت کیا اوسکی کلاہ پر ایک لاکھ روپے کے جواہر لگے تھے عجم کی یہ عادت تھی کہ جسقدر منصب بڑا ہوتا اوسی قدر جواہر کلاہ پر لگاتے ہرمز کا منصب بہت بڑا ہونے سے جواہر بھی اوسکی کلاہ پر بہت تھے غرض خالد نے بعد اقامت اوس پل پر اپنے امرا کو فوج دیکر اطراف و جوانب مین روانہ کیا اور بہت قلعے صلح و جنگ سے لیے اور بہت سامان غنیمت حاصل کیا خالد فقط فارس کے لڑنے والے لوگون کو قتل کرتے تھے اور مزارعین اور اونکے اہل و عیال جو جنگ نکرتے اونسے متعرض نہوتے اس امر سے عجم کی بہت سی رعایا مسلمانون کے تابع ہو گئی ✤ ✤

بیان موضع مدارا کی لڑائی کا

بعد اسکے ماہ صفر مین مدارا کی لڑائی واقع ہوئی اور باعث اسکا یہ ہوا کہ جب ہرمز نے خالد کا خط اور لشکر اسلام کے آنے کی کیفیت لکھکر اردشیر کے پاس بھیجی تھی تو اردشیر نے بعد اوسکی اطلاع کے اپنے ایک سردار قارن بن قرباش کو عمدہ فوج دیکر ہرمز کی اعانت اور مدد کو روانہ کیا تھا لیکن قبل آنے اس مدد کے ہرمز مارا گیا اور لشکر فارس کو شکست ہوئی اوس لشکر کے بچے ہوئے مع قارن بن قرباش جمع ہوکر پھر خالد سے لڑنے کو آمادہ ہوئے خالد جب اس امر سے مطلع ہوئے تو اپنے بہادرون کو لیکر اونکے مقابلے کو روانہ ہوئے اور قارن نے قباد اور انوشجان کو اپنی برانغار اور جرنغار پر مقرر کرکے خالد کے مقابلے کو باہر آیا اور موضع مدارا مین یہ دونون لشکر ایک دوسرے کے مقابلے مین اوترے دوسرے دن جب آفتاب نکلا تو دونون لشکر دونون میدان مین آکے صفین آراستہ کین اہل عجم اپنے غرور و تکبر سے زر و جواہر مین غرق پہاڑ کے مانند آکر کھڑے ہوئے اور دونون طرف کے دلاور نکل کر میدان مین تیغ آزمائی کرنے لگے اور بہادرون کی تلوارون نے سرافشانی شروع کی اوس دن مسلمانون نے ایسی ثبات قدمی اور شجاعت سے جنگ کی کہ کارنامۂ رستم و اسفندیار پر خط ناکامی کھینچ دیا آخر الامر لشکر فارس کا سردار جو قارن تھا میدان مین آکر مبارز کا طلبگار ہوا اور قباد اور انوشجان اپنی ہمراہی حاصل کرنے کو میدان مین نکل کر اپنے واسطے مقابل طلب کرنے لگے خالد مقابلے کے واسطے صف اسلام سے خود نکلے لیکن اسی عرصے مین لشکر اسلام کے اور دلاور سردارون نے سبقت کی اور پہلے خالد سے جاکر اونسے لڑنے لگے اس خیال سے کہ خدانخواستہ اگر خالد شہید ہوجاوین تو لشکر کا انتظام بگڑ جاویگا غرض قارن کے مقابلے مین معقل بن اعشی اور قباد کے مقابلے مین عدی بن حاتم اور انوشجان کے مقابلے مین عاصم آئے اور باہم یکدیگر چوٹین کرنے لگے آخر تینون پہلوان عجم کے شیران اسلام کے ہاتھ سے جہنم مین جا پہنچے اور فوج فارس مین اونکے سردارون کے مارے جانے سے ہلکا واقع ہوا جنگ مین ٹھہر نسکے سراسیمہ بھاگے اور تیس ہزار آدمی اونکے مسلمانون کے ہاتھ سے قتل ہوئے اور بہت لوگ جان بچانے کو پانی مین گرکر بیجان ہوئے خالد مظفر و منصور مدارا مین داخل ہوئے اور وہان اقامت کرکے غنیمت جمع کی اور مخالفون کے اہل و عیال جو ہاتھ لگے اونکو پکڑلیا اور رعایا سے مصالحت کرکے اپنا باج گذار بنالیا اور سلب مقتولون کا قاتلون کو دیا اور خمس غنیمت مع فتحنامہ پاس حضرت صدیق کے سعید بن نعمان کے ہمراہ بھیجا اور باقی چار خمس کو سپاہ مین تقسیم کردیا ان قیدیون مین حضرت حسن بصری کا باپ جسکا نام حبیب تھا اور ابو زیاد غلام مغیرہ بن شعبہ کا پکڑے آئے تھے پھر امیر خالد نے لشکر پر سعد بن نعمان کو اور جزیہ لینے پر سوید بن مقرن کو مقرر کیا اور کہا تم باکر منبر کے پاس ہوتا جو مسول کہ آوے تمہارے پاس جمع ہو اور اونکے ہمراہ اپنے جاسوسون کو اطراف و نواح مین روانہ کیا کہ دشمنون کے منتظر رہین اور اونکے حالات سے ہمکو مطلع کرنا

ذکر جنگ ولیجہ اور الیس کا

اور اسی مہینے مین ولیجہ کی لڑائی واقع ہوئی اور باعث اسکا یہ ہوا کہ جب اردشیر کو ہرمز کے قتل کی خبر پہونچی تو اپنے یہان کے ایک بڑے پہلوان نامی کو

خالد نے چند آدمی مقرر کیے اون اسیرون کو نہر مین لیجا کر گردن مارین اور نہر کا پشتہ باندھکر دوسری طرف پانی پھیر دین چنانچہ تین روز تک مسلمانون نے
کفارون کو پکڑ پکڑ کر قتل کیا یہانتک کہ شمار اون مقتولون کا ستر ہزار ہوا اور بعضون کے قول سے ایک لاکھ پچاس ہزار آدمی عجم کے مارے گئے اور خون
بسبب جم جانے کے نہ بہا تب لوگون نے خالد سے کہا کہ خون نہ بہیگا جب تک اسپر پانی جاری نکروگے جب پانی بہاؤگے تو تمہاری قسم ادا ہوگی تب پانی کو
اوسپر سے جاری کیا اور خون بہنے لگا اور وہی پانی سے پن چکی پھری اوس روز سے اوس نہر کا نام نہر الدم مشہور ہوا اور لڑائی سے فراغت حاصل
ہوئی پھر جو کھانا عجم کا بچا ہوا مسلمانون کے ہاتھہ لگا اوسکو خوب کھایا اونکے دسترخوان پر روٹیون کے گرد بہت ہی سفید سفید ہوئے تھے اعرابی
اونکو کپڑون کے ٹکڑے سمجھا شہر کے لوگون سے کہا کہ تم جسکو رقیق العیش کہتے تھے وہ یہی ہے پھر اوس روز سے اوس قسم کی روٹیون کو رقاق کہنے لگے
سابق مین اوسکو قرن کہتے تھے الغرض اوس جنگ مین بہت سی غنیمت ہاتھہ آئی اور انعامات سے سوارون کے حصے مین فی نفر ڈیڑھ ہزار درم ملے پھر
خالد نے بردے اور مال خمس کو جندل عجلی کے ہمراہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت مین روانہ کیے حضرت خلیفہ نے فتح کی بشارت سنکر اون بردون
سے ایک لونڈی جندل کو عنایت کی اور حضرت صدیق نے فرمایا اے قریش تمہارے شیر نے شیرون کا شکار کیا خالد سا شخص پھر کوئی عورت نہ جنیگی القصہ
خالد نے کچھہ دنون وہان رہکر اطراف و نواح والون کی تنبیہ کی اللہ تعالی نے امیر خالد رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات کو اسلام کے لیے عزت اور کفار کے لیے ذلت
پیدا کیا تھا اتنی جنگون سے اونکو کچھہ سستی اور ملال نہ ہوا اور اونکی قوت اور شہامت روز بروز ترقی پذیر تھی پھر خالد وہان سے نکلکر موضع خورنق مین جا کے
اوترے اور اپنی فوجین اطراف و نواحی مین بھیجین اور حیرہ کے علاقے کے بہت سے قلعے صلح اور جنگ سے فتوح کیے اور عمرو بن عبد المسیح بنی نفیلہ جو عرب
کے نصاری کا ناظم اور حاکم تھا واسطے حصول صلح کے خالد کے پاس آیا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اوسکے پاس ایک تھیلی زہر کی دیکھی تو اوس سے پوچھا کہ یہ زہر
کیا ہے اوسنے کہا اگر میری قوم کی کچھہ بے عزتی ہوتو مین اسکو کھا کر مر جاؤن تا اونکی بے عزتی نہ دیکھون خالد رضی اللہ عنہ نے وہ زہر اوسکے ہاتھہ سے لیکر
اور کہا موت نہ آوے تو کوئی نہین مرتا پھر کہا بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ الَّذِي لَيْسَ يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ دَاءٌ اَلرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ یعنی شروع کرتا ہون برکت نام اللہ سے کہ بہتر ناموں کا ہے پروردگار زمین اور آسمان کا ہے کہ نہین ضرر کرتی اوسکے نام کی برکت سے کوئی بیماری
اور وہ اللہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے اور یہ کہکر اوسکو کھانا چاہا امراے اسلام نے چاہا کہ امیر خالد کو اوس زہر کھانے سے منع کرین لیکن خالد نے جلدی
اوسکو کھا لیا پھر زہر نے اونپر کچھہ اثر نکیا ابن نفیلہ یہ دیکھکر بولا کہ اے معشر عرب تم مین سے ایک شخص بھی ہوگا تو جس ملک کو لینا چاہیگا تو البتہ اوسپر غالب
آئیگا اور اہل حیرہ کو پھر اوسنے بلا کر کہا کہ مین اس مرد کا اقبال دیکھہ چکا ہون کوئی اسکے مقابلے مین نہین ٹھہر سکے گا بہتر یہ ہے کہ صلح کر لو پھر امیر خالد نے
اونسے صلح کی اور چار لاکھہ درم اونسے نقد لیے اور صلح کے وقت ایک نادر ماجرا گذرا سو اوسکو ہم یہان لکھتے ہین وہ یہ تھا کہ صحابہ مین ایک شخص تھا
کہ اوسکا نام شریک تھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک روز بیٹھا ہوا تھا کہ ذکر شہر حیرہ کا درمیان مین آیا آنحضرت نے فرمایا حیرہ کی عورتون کے کنگورے
گویا کتے کے دانتون کے مانند سفید ہین نزدیک ہے اوسکو تم لوگ فتح کروگے شریک نے کہا یا رسول اللہ جب وہ فتح ہو تو نفیلہ کی لڑکی مجھکو عنایت کرنا آپ نے ارشاد کیا
کہ اوس لڑکی کو تیرے تئین بخشا الغرض جب فتح ہوئی تو شریک نے آکر اوس لڑکی کا دعوی کیا اور صحابہ سے دو شخصون نے شریک کے قول پر گواہی دی پھر
خالد نے صلح کی شرطون مین یہ بھی شرط کر لی کہ نفیلہ کی لڑکی کریمہ نام شریک کو دینا وہ لوگ اس بات پر راضی نہوے اور بولے اسی برس کی عورت کو تو لیکر
کیا کریگا لوگ اسی گفتگو مین تھے کہ کریمہ نے کہا شاید اس شخص نے مجھے جوانی مین دیکھا ہوگا تم لوگ میرے واسطے اپنی خرابی نکرو اور مجھے اسکو دیدو مین اسکو
مال نقد بہت سا دیکر نکل آؤنگی پھر اوس عورت کو شریک کے حوالے کر دیا جب شریک کے پاس آئی تو بولی مین اسی برس کی بڑھیا ہون تو مجھے لیکر کیا کریگا
مین تجھے بہت مال نقد دیتی ہون مجھے چھوڑ دے شریک نے کہا واللہ مین دس سو درم سے کم نلونگا وہ عورت یہ سنکر کہنے لگی واللہ یہ بہت ہی پھر اپنی قوم کے
پاس جا کر ہزار درم اوسکو لادیے شریک نے وہ روپیہ لیکر اوسکو چھوڑ دیا لوگ شریک پر ملامت کرنے لگے کہ تو نے اتنا کم کیون مانگا اگر لاکھہ درم مانگتا تو بھی وہ
تجکو دیتی شریک نے کہا مین یہ سمجھا کہ دس سو سے کوئی عدد زیادہ نہوگا پھر شریک نے خالد سے جا کر کہا کہ مینے اوس سے بہت عدد کا ارادہ کیا تھا خالد نے کہا

تیرا کچھ ارادہ تھا اور اللہ تعالیٰ کا کچھ اور ارادہ تھا تیرا ارادہ سچ ہوا یا جھوٹ یہ اللہ جانے لیکن حکم ظاہر بات پر کیا جاوے القصہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ ایک
سال تک وہان جزیرے کے بندوبست اور تنبیہ مخالفون مین مشغول رہے دہقانون پر جزیہ اور خراج لگایا اور خالد رضی اللہ عنہ کی ہیبت عجمیون کے دلون مین
اسقدر تھی کہ اونکے نام سے بچون کو ڈراتے تھے سیف نے شعبی سے روایت کی ہے کہ جب ملک حیرہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فتح کیا تو آٹھ رکعت نماز
ایک ہی سلام سے پڑھی اور حیرہ مین جریر بن عبداللہ بجلی آکر لشکر خالد مین داخل ہوئے اور اونکے آنے کا سبب یہ ہوا کہ جناب صدیق رضی اللہ عنہ نے
اونکو شام کی طرف خالد بن سعید بن العاص کے ہمراہ روانہ کیا پھر جریر نے خالد بن سعید سے رخصت لی کہ مین جناب خلیفہ کی خدمت مین جاتا ہون اور اپنی قوم
بجیلہ کے لوگون کو جمع کرتا ہون جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو جناب خلیفہ اونپر غصہ کرنے لگے کہ تم بے حکم میرے کیون آئے ہو اور فرمایا
اللہ تعالیٰ کی رضامندی جس کام مین ہے تم اوس سے مجھے پھیرتے ہو پھر اونکو عراق کی طرف خالد رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا اور اسی ایام مین فارسیون
نے شیرویہ اور آردشیر کو مار ڈالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عجم کے بادشاہ خسرو پرویز کو نامہ شریفہ لکھا تھا اوسنے بے ادبی سے نامہ مبارک کو پھاڑ ڈالا
آپ نے سنکر ارشاد کیا کہ اونکا اقبال ابھی پھٹ جائیگا غرض سنہ ۷ ہجری مین فارسیون نے خسرو پرویز کو قید کر کے مار ڈالا اور اوسکے فرزند شیرویہ کو تخت پر
بٹھایا آٹھ مہینے کے بعد اوسکو بھی قتل کیا اور پہلے جب شیرویہ تخت پر بیٹھا تھا تو وہ اپنے بھائیون اور قریبون کو جو دانشمند اور لائق تھے اون سبکو قتل کر چکا تھا
اب لائق تخت نشینی کے کوئی باقی نہ رہا وہان کا ایک امیر جسکا نام فرخ خان تھا تخت پر بیٹھا اور اپنا لقب شہر یار ٹھہرایا تھی اوسکی متابعت مین سرکشی اور باہم خلاف
کرنے لگے اور چاہا کہ اپنا بادشاہ کسیکو بناوین مگر خالد کو اپنے دار السلطنت مین نہ آنے دینے کے واسطے ایک بڑا لشکر اپنا روانہ کیا کہ گھاٹ باندھ آوین
حضرت خالد نے اونکا اختلاف سنکر مرزبانون کو ایک خط لکھا کہ تم لوگ بیوجہ اسلام مین داخل ہو تمھارا مال باقی رہیگا یا جزیہ دینا قبول کرو نہین تو مین تمھارے
سر پر ایسے لوگون کو لیکر پہنچتا ہون کہ اونکے نزدیک جینے سے مرنا عزیز تر ہے مرزبان خط خالد کا دیکھکر اونکی شجاعت اور جرأت سے متحیر ہوا پھر خالد وہان
سے نکلکر موضع انبار کو گئے فارس کی طرف سے وہان کا حاکم شیرزاد نام تھا بہت عقلمند شخص تھا خالد نے چاہا کہ اوس شہر کا محاصرہ کیا اور اوس قلعے کی
بڑی خندق تھی جب خالد کا لشکر وہان پونہچا گرد و نواح کے اعراب امیر خالد سے لڑائی پر آمادہ ہوئے اور خندق تک جانے سے مانع ہوئے امیر خالد نے
اونکو ایک حملے مین ہزیمت دیکر خندق کے پاس پونہچے اور اہل قلعہ فصیلون پر آکر کھڑے ہوئے امیر خالد رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ انکو تیرون سے مارو
مسلمانون نے تیرون سے ہزار آدمیون کی اہل قلعہ سے آنکھین پھوڑین کہ نعرہ پکار اوٹھے کہ انبار والون کی آنکھین پھوٹ گئین اسواسطے اس جنگ کا نام
غزوہ ذات العیون کہا گیا اور شیرزاد نے خالد رضی اللہ عنہ سے پیغام صلح کیا لیکن اونسے خالد کی شرطون کو قبول نہ کیا تو خالد نے حکم دیا کہ سب کام اونٹون کو
ذبح کر کے خندق مین ڈالو اور ردی اسباب کو بھی اوسمین ڈالو تاکہ عبور جاوین سو لشکر نے جب حکم خالد سے خندق کو بھر دیا پھر اوسپر سے لشکر اسلام گذر کے
قلعے کے قریب پونہچا شیرزاد یہ دیکھکر گھبرایا اور شرطین خالد کی قبول کین اور کہا جب تک مین اپنے امن کے مقام مین پونہچ جاؤن تم لوگ میرے پیچھے نہ آنا
خالد رضی اللہ عنہ نے یہ مان لیا اور اوسکو اوس جگہ تک پونہچا دیا پھر حضرت خالد نے انبار پر مسلط ہو کر چند روز اپنے لشکر کو آرام دیا اور وہان کے عربون
سے اصحاب کرام نے خط لکھنا سیکھا اور وہان کے لوگون نے جو آبادو سے خط لکھنا سیکھا تھا اور بخت نصر بادشاہ نے جب سے عراق عرب کو ویران کیا تھا
وہ لوگ جب سے وہان سکونت پذیر تھے پھر خالد نے انبار کے بندوبست اور آرام و راحت کے انبار مین اپنا نائب زبرقان بن بدر کو مقرر کیا اور آپ
موضع عین التمر کی جانب متوجہ ہوئے وہان کا ناظم اون دنون مہران بن بہرام تھا اور عربون کی جماعت بہت اوسکے پاس جمع تھی بنی تغلب اور بنی نمر اور
بنی ایاد اور بنی فہم کے قبیلے والے عرب ان کے اطراف و نواح مین رہتے تھے اونکا حاکم عقبہ بن ابی عقبہ نام تھا جب خالد رضی اللہ عنہ کا لشکر وہان نزدیک
پونہچا عقبہ نے مہران افسر بادشاہی سے کہا کہ عرب کو ساتھ عرب کے ڈھنگ لڑائی کا خوب معلوم ہے تم ہم لوگون کو امیر خالد کے مقابل کرو اور تماشا آپ
لڑائی کا دیکھو مہران نے یہ بات پسند کی اور کہا اگر اس کام مین تمکو کچھ اور حاجت ہوگی تو مین تمھاری کمک بھی کرونگا لیکن عجم کے سردارون نے اس بات کو
ناپسند کیا تب اپنے سردارون سے مہران نے کہا کہ اگر یہ عرب خالد سے لڑکر اوسپر غالب آوین تو تمھارا مقصود حاصل ہوا اور اگر شکست پاوین تو بھی ہم لوگ تازہ دم

اور خالد کا لشکر تھکا ہوا ہے اور تشنہ مقابلہ بلا تاخیر کرینگے اور اس میں بہتر ہے اونپر غالب آوینگے فوج عجم نے اس بات کو پسند کیا اور یہ قرار داد اس امر کے عقبہ
بڑے کروفر سے خالد کے مقابلہ میں آیا امیر خالد نے جب اوسکو میدان میں جوش و خروش سے دیکھا تو اپنے میمنہ اور میسرہ کی فوج والون سے کہا کہ تم اپنے
مقاموں سے خبردار رہنا میں بڑھکر انکی فوج قلب پر یورش کرتا ہوں اور اپنی خاص فوج سے کہا کہ تم میری پشت پر رہنا پھر خالد نے خود تنہا نکل کر عقبہ پر
حملہ کیا وہ اوسوقت اپنی صفوف کی آرایش اور ترتیب میں مشغول تھا پھر اوسکو پہلے ہی حملے میں قید کر لیا اوسکا لشکر بے جنگ یہ معاملہ دیکھکر بھاگا بہت
لوگ اسیر ہوئے پھر خالد نے وہان کے قلعے پر یورش کرنا چاہا مہران نے عقبہ کے لشکر کی خبر ہزیمت سنکر جلد اوس قلعے کو خالی کر دیا اور بھاگ گیا وہان کے
سب قبیلہ اعراب کے مذہب نصرانی رکھتے تھے سو اون اعراب نے بعد بھاگ جانے مہران کے جب قلعے کا دروازہ کھلا پایا تو اوسمین اپنا تسلط اور قبضہ
کر لیا پھر خالد رضی اللہ عنہ نے آکر وہان کا ایسا محاصرہ کیا کہ اون لوگون کا قافیہ تنگ ہوا اور ناچار ہوکر اونہون نے پیغام صلح کا دیا خالد نے اونکا پیغام
نہ مانا اور کہا جو میرا حکم مانے میں اوس سے صلح کرتا ہوں پھر وہ لوگ انکے حکم پر اوتر آئے امیر خالد نے عقبہ اور سب اہل لڑنے والون کو قتل کیا اور قلعے میں جو کچھ
مال تھا مسلمانون کی غنیمت میں آیا پھر افرنگ کے کنیسہ میں گئے وہان چالیس لڑکے انجیل پڑھتے تھے اور دروازہ اوسکا بند تھا اور دروازے کو توڑکر اون لڑکون
کو لے آئے اور امرا اسلام میں تقسیم کیا سو انھین میں سے حمران ہے جو حضرت عثمان کو اوس خمس میں سے ملا اور سیرین والد محمد بن سیرین کے کہ انس بن مالک
رضی اللہ عنہ نے اوسکو لیا اور اسی طرح کے چند غلام مشہور نکلے جنکی اولاد میں بڑے بڑے علما پیدا ہوئے اور اسی جنگ میں نعمان کے باپ بشیر بن سعد
خزرجی شہید ہوئے اور یہ وہ شخص ہیں کہ سقیفۂ بنی ساعدہ میں لیکن تمام مشاہد میں آنحضرت کے ہمرکاب رہے تھے اور منقول ہے کہ جماعت انصار سے پہلے یہی
اسلام لائے تھے اور سقیفہ میں بھی سب سے پہلے حضرت صدیق کی بیعت انھین نے کی اور امیر خالد ہمراہ اونکے تمام لڑائیون میں ساتھ موجود رہے تھے
القصہ امیر خالد رضی اللہ عنہ نے بعد فتح کے مال خمس اور قیدیونکو ولید بن عقبہ کے ہمراہ حضرت صدیق کی خدمت میں بھیجا اب انکے وہان پہنچنے کے آگے حضرت
خلیفہ نے عیاض بن غنم کی مدد کو روانہ کیا اور اون دنون عیاض بن غنم نے دومۃ الجندل کا محاصرہ کیا تھا اور عراق کی جانب سے کافرون کی فوج نے آکر یہاں
کی راہ بند کر لی تھی جب ولید بن عقبہ وہان پہنچے تو حضرت عیاض نے انسے کہا کہ اب تم کچھ تدبیر بتلاؤ ولید نے کہا اس سے بہتر کوئی صلاح نہین کہ خالد یہان سے
قریب ہین تم اونکو خط لکھکر اونکی کمک طلب کرو کہ وہ تمھاری مدد کو اپنی فوج روانہ کرین پھر عیاض نے حضرت خالد کو خط میں یہ سب واقعہ لکھکر روانہ کیا وہ اوسوقت
عین التمر میں تھے اور جنگ سے فراغت پاکے وہان کے بند و بست میں مشغول تھے جب حضرت خالد کو یہ خط پہونچا اور وہ اوسکے مضمون سے مطلع ہوئے تو
اونکو جواب میں لکھا کہ تم ہمارا تھوڑا سا انتظار کرنا ہمارے سوار تمہارے پاس عنقریب پہونچا چاہتے ہین پھر حضرت خالد نے عین التمر میں عویمر کاہن اسلمی کو اپنا
نائب مقرر کرکے خود دومۃ الجندل کی طرف کوچ کیا دومہ کے لوگون نے امیر خالد کے آنے کی خبر سنکر بہرا اور تنوخ اور غسان اور کلب وغیرہ قبیلون کے لوگون کو اپنی
مدد کے واسطے بلوا لیا اور سب طالب امداد تھے انکے ساتھ ابن ایہم غسانی مع جماعت غسان اور تنوخ کے اونکی مدد کو دومہ میں آئے تھے اور دومہ میں دو بڑے سردار تھے
کہ سب لوگ اونھین دونون کے پاس جمع ہوئے تھے ایک کا نام اکیدر بن عبد الملک دوسرے کا جودی بن ربیعہ تھا اکیدر نے کہا خالد کے احوال سے میں خوب واقف
ہوں جنگ میں کوئی اوسکا سامنا نہین کر سکتا اور اوسکی صورت دیکھتا ہی ہزیمت پاتا ہے اور اوس سے کوئی ظفر نہین پا سکتا اگرچہ بڑے لشکر والا ہو
تم لوگ میرا کہنا مانو اور ان لوگوں سے صلح کر لو اور لوگون نے اوسکی بات نہ مانی تب اکیدر نے کہا کہ خالد کے ساتھ جنگ کرنے کی طاقت مجھ مین نہین
اور دومہ سے نکلکر بھاگ گیا خالد رضی اللہ عنہ دومہ کے قریب آگئے تھے اونکی ہزیمت کی خبر سنکر عاصم بن عمرو کو اوسکی گرفتاری کے لیے بھیجا وہ اوسکو
گرفتار کر لائے پھر حضرت خالد نے اوسکو مار ڈالا اور یہ وہی اکیدر ہے کہ جسکو قید کرنے کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک سے خالد کو روانہ کیا تھا
اور وہ گو خالد نے گرفتار کر کے ... حضرت کی خدمت میں حاضر کیا تھا پھر اکیدر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
صلح کرکے جزیہ دینا قبول کیا تھا بعض کہتے ہیں کہ وہ اسلام بھی لایا تھا لیکن بعد وفات حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے مرتد ہوا آخر الامر حضرت خالد رضی اللہ عنہ
کی تلوار سے مارا گیا اور اوسکا سب مال و اسباب لوٹ لیا پھر حضرت خالد نے اپنے لشکر کو دو ٹکڑے کیا ایک ٹکڑا عیاض بن غنم کے ہمراہ کیا اور ایک ٹکڑا

فراغت پائی تو اپنے لشکر کو ایک موضع فراض پر لگئے اور فراض حد فاصل ہی درمیان سرزمین شام اور مملکت عراق کے اوس جگہ چونکہ ایام مبارک رمضان شریف
کے آگئے تھے اس لیئے تمام مہینے وہین مقیم رہے اور جہاد مین طاقت رہنے کے خیال سے اوس رمضان مین افطار کیا اوسوقت رومیون کو معلوم ہوا کہ
امیر خالد رضی اللہ عنہ ہماری سرحد کے قریب آن پہونچے اس باعث سے رومیون نے جلد تر اپنے لشکر جمع کیے اور تغلب اور نمر اور ایاد کے قبیلون
والون سے کمک مانگی اور خالد کی ممانعت اور مجادلت کے ارادے سے باہر نکلے اور ماہ ذیقعدہ کی پندھروین کو موضع فراض مین آپہونچے اور دونون
لشکرون کے درمیان مین دریائے فرات حائل رہا پھر رومیون نے امیر خالد کو پیغام دیا کہ تم دریا پیر کر اس جانب اوتر آو تا ہم تم لڑین حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے
اونکے جواب مین کہلا بھیجا کہ ہمکو آنے کی کچھ غرض نہین ہی اگر تمکو لڑنا منظور ہی تو خود اسطرف اوتر آو ہم تمکو آتے وقت کچھ نہ کہینگے رومی دریا پیر کر اس پار اوتر آئے
اور دونون لشکرون مین جنگ شروع ہوئی اہل اسلام نے مخالفون کی کثرت پر کچھ نظر نکی اور ذرا ہراس دل مین نلاکے میدان جنگ مین خوب جما کر و ثابت قدم
ہو کر لڑائی کی اور داد جوانمردی کی دی اور اللہ تعالی پر اعتماد کر کے اپنی تلوارون کو دشمنون کے خون سے خوب سیراب کیا لیکن اوس جنگ مین رومیون نے
بھی اپنے تئین مرد میدان سمجھکر تا بمقدور اپنے جوانمردی مین قصور نکیا آخر جب فتح و نصرت کی ہوا مسلمانون کے نشانون پر چلنے لگی رومی پست پا ہو کر
بھاگنے لگے او مسلمانون نے خوب دل کھول کر اونکا تعاقب کیا اور اونکو قتل و اسیر کیا اور رومیون کے قریب لاکھ آدمی اوس معرکے مین مارے گئے او خالد مظفر
و منصور معرکے سے مقام گاہ مین آگئے اور دس روز وہان مقام کر کے ذیقعدہ کی پچیسوین کو لشکر حیرہ کی جانب روانہ کیا اور مقدمے مین عاصم بن عمران کو اور ساقہ
مین شجرہ بن اعز کو مقرر کیا اور خود بے اطلاع اورون کے تھوڑے لوگ اپنے ہمراہ لیکر خفیہ بیت اللہ کی جانب حج کے قصد سے روانہ ہوئے اور اسی راستے
روپوش ہو کر آئے کہ اوس مین آج تک کوئی نہین چلا تھا لیکن خدا کے فضل و حفاظت سے اوسنے راہ دشوار گذار مین صحیح و سلامت چلے آئے اور اونکا کچھ نقصان
وضرر نہوا ایسے حج مین شریک ہو کر اوسکے مناسک ادا کیے اوسی طرح چپکے لوٹ گئے اور ہنوز انکی فوج موضع حیرہ مین نہین پونہچی تھی کہ خالد اونسے پہلے حیرہ مین
داخل ہوئے اور چونکہ یہ خفیہ حج کو گئے تھے اسواسطے حضرت خلیفہ برحق کو انکے آنے کی خبر نہ معلوم ہوئی مگر جب حاج کا قافلہ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو آیا
تو جناب خلیفہ پر ظاہر ہوا خالد بھی حج مین شریک تھے اور بے اجازت اور بلا حصول رخصت جناب صدیق سے اس امر مین جسارت کی حضرت صدیق اونکے اس
امر سے ناراض ہو کر ایک نامہ عتاب آمیز اونکی جانب اس مضمون کا لکھا کہ تم لشکر کو چھوڑ کر بے میری اجازت کے کیون آئے پھر اسی عتاب کی پاداش مین عراق کی
امارت سے پھیر کر ملک شام مین جہاد کے واسطے جانے کا حکم دیا اور اس فرمان ہدایت نشان مین پھر واسطے اونکی دلدہی کے یہ بھی لکھا کہ ابو سلیمان اب تم
شام کی طرف نیک کام کی نیت سے اللہ تعالی کی راہ مین چلے ہو یہ تمکو مبارک ہووے تم اپنا ارادہ ساتھ کوشش کے تمام کرو اللہ تعالی تمہارا اجر تمام کریگا اور
تکبر اور خود نازی کی نکرنا کہ اللہ تعالی کے پاس خاسر اور مخذول ہو اور عمل پر خوش نہونا کہ نیک کرنا یہ بھی اللہ تعالی کی منت ہی اور اوسی کا احسان ہی اور وہی اوسکی
جزا دینے کا مالک ہی فقط الغرض جب وہ نامہ شریف حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو پونہچا اور اوسکو دیکھ اوسکے مضمون سے واقف ہوئے تو کہنے لگے یہ اعیسر
یعنی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا کام ہی کہ عراق کی فتح جو میرے ہاتھ پر ہوتی ہی سو یہ دیکھکر اونکو رشک ہوا اور حکم جناب خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بجا
و دل منظور کر کے بے رنج و ملال مثنی بن حارثہ کو اپنی طرف سے ملک عراق پر نائب کیا اور خود شام کی جانب روانہ ہوئے جب مثنی کے پاس تھوڑا لشکر رہا
تو وہ فوج عجم کے اندیشے سے اور مسلمانون کی مدد آنے تک حیرہ سے باہر آکر دریا کی جانب اوتر رہا اور اس سے تھوڑا پہلے جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے
افواج ظفر امواج مجاہدین کی شام کی طرف چند جا پر روانہ کی تھی اور بعد اسکے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو بھی اوس طرف نامزد فرمایا یہ سب قصے بہ تفصیل مشرح
جلد ثانی کی [illegible] مین [illegible] مشتاقون کو اونکے ملاحظے سے خوشی و تازگی حاصل ہو ان کی [illegible] اللہ تعالی حاصل ہوگی اور ملک عراق کی کیفیت یہ ہوئی کہ
وہان کے سردار [illegible] بادشاہ [illegible] قتل [illegible] شہریار بن اردشیر کو تخت پر بٹھلایا ان ایام مین امیر خالد رضی اللہ عنہ شام کی جانب روانہ ہو
تھے [illegible] یہ وقت فرصت غنیمت [illegible] مسلمانون سے اپنا انتقام لینا چاہا اور [illegible] دس ہزار سپاہ [illegible] اہل اسلام کے مقابلے
کو [illegible] عراق مین حضرت خالد کی جانب سے مثنی بن حارثہ نائب تھے [illegible]

اور خنزیرون کے چرانے والے ہین واسطے کہے ہین اور تمسے ایسے لوگون سے کہ اونکو نہیں بھیجا اونکا پھر جب یہ خط شاہ عجم کا جناب مثنی کو پہنچا تو اونھون
نے اوسکے جواب مین یون لکھکر بھیجا کہ اگر تیرا لکھا ہوا سچ ہو تو یہ کام تیرے حق مین برا ہوا اور ہمارے لیے بہتر اور اگر جھوٹ ہو تو جھوٹے بادشاہ کو اللہ تعالی کے پاس
بڑی عقوبت ہوگی اور لوگون مین بڑی رسوائی ہوگی اور یہ جو تو نے لکھا ہے کہ مین تمسے لڑنے کو کچھ چرواہون کو بھیجتا ہون اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تم اب بہت عاجز
ہوگئے شکر خدا کا کہ تمہارے غرور و تکبر کو حاجت روائی مین اب طرف مرغ و خنزیر چرانے والون کے پھیر دیا اور تمکو ان اجلافون کا محتاج کیا ہمارے آگے جو کفر کا
مددگار ہوکر آویگا ہم لوگ راہ خدا مین تیغ بے دریغ سے اوسکا خون بہاوینگے ہمکو خداے تعالی کی راہ مین کسیکی ملامت اور اپنی عزت کا خیال نہین غرض جب یہ خط
اوس بادشاہ گمراہ کو پہنچا تو فارسیون کو اوس تحریر کی کمال ندامت ہوئی کہ جواب دندان شکن پایا اور سبنے شہریار پر ملامت کی کہ تو نے ایسا خط کاہیکو لکھا
القصہ مثنی اونکے لشکر کے آنے کی خبر سنکر حیرہ سے روانہ ہوکر بابل مین پہنچے اور وہان ربیع الاول کے غرہ کو دونون لشکرون مین مقابلہ ہوا جنگ عظیم
واقع ہوئی فارسیون نے ایک مست ہاتھی لاکر مسلمانون کے لشکر کی جانب ہانک دیا تا مسلمانون کے گھوڑے بھاگ جاوین اور اونکی صفین تہ و بالا ہوین
لیکن مثنی بن حارثہ نے خود بڑھکر اوس مست ہاتھی کو مار ڈالا اور مسلمانون کو اونپر حملہ کرنے کا حکم دیا آخر کفار کو ہزیمت نصیب ہوئی بہت لوگ اونکے مارے گئے
اور سامان کثیر غنیمت مین آیا اور بچے ہوے برے حالون سے گرتے مرتے مداین کو پہنچے دیکھا تو وہان لوگون نے شہریار کو بھی قتل کر دیا تھا اور اوسکی جگہ پرویز
کی لڑکی بوران دخت [illegible] کو بٹھایا تھا پھر بوران اونیس مہینے سلطنت کرکے مرگئی بعد اوسکے بہمن آزرمی دخت کے سر پر تاج شاہی رکھا اوس سے
انتظام ملک نہوسکا اسواسطے شاپور کو سلطنت حوالے کی اور واسطے انتظام سلطنت کے فرخ کو مقرر کیا شاپور نے آزرمی دخت کو فرخ سے نکاح کر دیا اوسنے کہا
فرخ میرے غلامون سے ہے مین اس سے کس طرح نکاح کرون پھر اوسنے فرخ کو مروا ڈالا اور اس عرصے مین شاپور بھی مارا گیا آخر الامر اسی سنہ مین آزرمی دخت کو
سلطنت پر مقرر کیا اور بعضے کہتے ہین کہ پرویز کے بعد اوسکا فرزند شیرویہ تخت نشین ہوا اور نو مہینے سلطنت کی اوسکے بعد اردشیر بن شیرویہ ہوا جب اسکو
مار ڈالا تو پھر بوران بنت کسری مالک ہوئی اسکی تخت نشینی کی خبر آنحضرت صلعم نے سنکر فرمایا جو لوگ اپنا سردار عورت کو بناتے ہین اونکو کبھی فلاح نہین ہوتی غرض
اوسنے ڈیڑھ سال سلطنت کی اوسکے بعد شیر بن [illegible] تخت پر بیٹھا اوسکو بھی مار ڈالا پھر آزرمی دخت چار ماہ بادشاہ ہوکر مرگئی الغرض حضرت [illegible] اون ایام مین شام کی
مہم مین مشغول تھے اسلیے مثنی بن حارثہ کو کچھ مدد نہ پہنچی تو مثنی نے عراق پر بشیر بن خصاصیہ کو اپنی طرف سے نائب مقرر کیا اور سعید بن مرہ عجلی کو گاؤن کے
بندوبست کے واسطے متعین کرکے خود مدینہ منورہ کو روانہ ہوے جب مثنی وہان پہنچے تو جناب صدیق اکبر بیمار تھے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اپنا
ولیعہد کر چکے تھے حضرت صدیق اکبر نے امیر مثنی رضی اللہ عنہ کو دیکھکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میری رحلت کے بعد تم ضرور اسکا انتظام کرنا کہ عراق
کی لڑائی کے واسطے مثنی بن حارثہ کے ساتھ فوج کرکے روانہ کرنا اور بعد فتح ملک شام امیر خالد کو بھی عراق کی جانب پہنچ دینا کہ وہ اوس ملک سے بخوبی واقف ہین
یہان تک فارس وغیرہ ملکون کے وہ حالات مرقوم ہوئے جو زمان ہدایت نشان حضرت خلیفہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وقوع مین آئے تھے اور جو معاملات فتوحات
وغیرہ اوس ملک کے ایام خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مین ظاہر ہوے ہین کچھ اونکا امام واقدی نے تحریر کیا ہے انشاء اللہ تعالی بتوفیق اللہ تعالی کی
تایید سے تفصیل اونکی اور کتابون سے لکھکر بطور تکملہ جلد ثالث کے آخر مین ضم کیا تا ناظرین ہر کو یہ قصص سنکر گوشزد ہو جاوین و باللہ التوفیق
وبہ نستعین اللہم صل علی حبیبک ونبیک و رسولک خیر الخلائق وعلی خلفائہ وآلہ واصحابہ وازواجہ صلوۃ

تامۃ دایمۃ کاملۃ الی یوم القیمۃ امین

فہرست فتوح العرب ترجمہ واقدی کی

ما شاء الله لا قوة الا بالله
از کتاب شوکت الاسلام ترجمہ تاریخ واقدی کی بعد طبع جز اول و دوم یعنی فتوح العرب و فتوح الشام جز سوم مسمی
کتاب البیان الباقی فی فتوح العجم والعراق
باہتمام راجی غفران محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور و ترتیب یافتہ خدمت میر امیر منظم محمد مصطفیٰ خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

ذکر فتوح ملک مصر کہا زیاد بن عامر نے کہ حدیث کی مجھسے ہشام بن عبد اللہ عنبری نے اونسے سالم مولیٰ عمرو بن نعیم یشکری نے کہ کہا اونھوں نے جب فتح کیا عمرو بن عاص نے قیساریہ صلح سے گذرا تھا زمانہ خلافت حضرت عمر کو چار سال اور چھ ماہ اور گئی خبر اسکی اہل رملہ اور عکا اور بلقا اور عسقلان اور [illegible] اور غزہ اور نابلس اور طبریہ کو پس آئے ارباب جماعت ان سب کے آگے حضرت ابو عبیدہ کے اور صلح کی اوپر مال کثیر کے اور ایسی ہی ثابت کی اہل بیروت اور جبلہ اور لاذقیہ نے اور روانہ کیا ابو عبیدہ نے عمرو بن عاص کو بحکم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے واسطے فتح مصر کے اور مالک ہو گئے تھے مسلمان دور دور کے شہروں پر ببرکت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سکونت کی اون شہروں میں عرب نے اور پھیل گئے سب بلادوں میں اور داخل ہوئے تھے لڑکے اونکی [illegible] ثابت میں [illegible] کوئی جا ملک شام کی مگر مالک ہو گئے اوسکے مسلمان اور نکاح کیے اور سکونت کی اونمیں اور بڑھائی نسل اونکی اللہ تعالیٰ نے ببرکت آنحضرت کے راوی کہتا ہے کہ جب فتح ہو گیا ملک ساحل شام کا مسلمانوں پر اونیسویں سال ہجری کے تو لکھا خط واسطے ان حالات کے طرف سپہ سالار ابو عبیدہ عامر بن جراح کے اس طرح پر بسم اللہ الرحمن الرحیم عمرو بن عاص کی طرف سے عرض ہے بحضرت امین الامۃ کے اما بعد میں حمد کرتا ہوں اوس اللہ کی کہ نہیں کوئی اوسکا شریک ہے اور درود بھیجتا ہوں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تحقیق اللہ تعالیٰ نے فتح کر دیا جو کچھ باقی رہا تھا ملک سے اہل شام کا اور اکثر اونکی فتح ہوئے صلح سے اور بھاگا قسطنطین بن ہرقل ساتھ اپنے مال و عیال کے یہاں سے اب ہم قیساریہ میں منتظر ہیں آپکے حکم کے والسلام اور [illegible] یزید بن ابی سفیان نے بھی [illegible] اور [illegible] کہ اللہ تعالیٰ نے مدد کی اپنے دین کی اور [illegible] یہ دونوں خط طرف ابو عبیدہ کے [illegible] ایک کوچ کر چکے تھے [illegible] طرف حلب کے مقام [illegible] میں جب کہ پڑھا وہ خط تو روشن ہو گیا منہ آپکا خوشی سے اور [illegible] سب مسلمانوں نے اور لکھا [illegible] اوسی وقت حضرت ابو عبیدہ نے طرف خلیفہ برحق کے واسطے بشارت کے کہ فتح کی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی اور کوشش [illegible] کی اس کام میں اور بھیجا [illegible] عرفجہ بن مازن [illegible] نازل ہوئے مدینہ منورہ میں [illegible] عرفجہ [illegible] روز جمعہ کے قبل غروب کے اور اوسی وقت [illegible] حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہ تشریف لیے جاتے ہیں طرف مسجد کے اور [illegible] اپنے ہاتھ کو [illegible] پڑھا [illegible] سلام [illegible] اور فرمایا کون شخص ہے [illegible] عرفجہ بن مازن [illegible] کیا حال ہے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیق

سب احکام مفروضہ فرض کیے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ہین مجھپر زمین مین سوا نماز کے کہ اللہ تعالیٰ نے وہ فرض کی مجھپر اوپر آسمان کے جب کہ پڑھو تم یہ خط میرا تو حکم کرنا عمرو بن عاص کو جلنے کا طرف مصر کے ہمراہ لشکر اور مقدمہ ہون اونکے عامر بن ربیعہ عامری اور مدد پہنچانے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہوئے ہین سب کام ان سب کے مشورت سے اور روانہ کرو اپنے معتمدین سے جسکو چاہو طرف ارض ربیعہ اور دیار رحبہ بن صالح کے اور سوال کرو اللہ تعالیٰ سے اعانت کا والسّلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ فقط اور دیا وہ خط عرفجہ بن مازن کو اور عطا کیا اونکو کچھ نفقہ بیت المال سے کہا عرفجہ نے لیا مینے وہ خط اور چلا مین اوپر راہ موضع تیما کے اور ملا مین نزدیک بیت لحم کے بعض شتر سوارون سے جو تھے رہنے والے وادی القریٰ کے اور پوچھا مینے اونسے حال ابو عبیدہ کا اونھون نے کہا کہ وہ مقیم ہین موضع غباغب مین اور ارادہ رکھتے ہین جانے کا طبریہ کو پھر چلے عرفجہ تیز براہ طبریہ یہانتک کہ ملے حضرت ابو عبیدہؓ سے موضع اردن مین اور سلام کیا اونسے اور دیا خط حضرت خلیفہ کا جب کہ پڑھا اوسکو تو جمع کیا مسلمانون کو اور سنایا مضمون اوسکا پھر جب فارغ ہوئے فرمایا جو شخص ترک کریگا نماز یا خلل کریگا فرائض الٰہی مین تو صاف مارونگا مین اوسکو پھر بعد تیسرے روز کے آئے خالد بن ولید طرابلس سے اور سنایا اونکو وہ خط اور بھیجا طرف عمرو بن عاص کے اور برانگیختہ کیا اونکو جانے پر طرف مصر کے اور جب کہ پونہچا یہ خط عمرو بن عاص کو روانہ ہوئے حسب ارشاد کے اور گئے ہمراہ اونکے یزید بن ابی سفیان اور عامر بن ربیعہ عامری اور اکثر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمراہ ہوئے اونکے یوقنا ساتھ اپنے چار ہزار آدمیون کے کہ گرویدہ تھین اونھون نے جانین اپنی واسطے خدا اور رسول کے پس گئے عمرو براہ حجر ایجکر موضع عریش سے کہا راوی نے تھا ملک مصر مع بہت خانون اور گرجون سے اور دیر زجاج واقع تھا مملکت قبطیہ مین اور اوسوقت اوسکا بادشاہ مقوقس بن راعیل تھا بڑا عقلمند اور صاحب تدبیر اور آراستہ تھا فضیلیات اور حکمت سے شاگرد ہمارا شادمون حکیم کا اور اوس حکیم کے وقت مین کثرت ہوئی تھی سانپون کی زمین مصر مین اور ویران کر دیا تھا اونھون نے اوس ملک کو تو بنایا اوس حکیم نے ایک ہیکل یعنی چھانج طلسم کا کہ جب ہلاتے تھے اوسکو تو جاتی آواز اوسکی ایک میل تک پس جو کل بھاگتا اپنی بانبی سے تو جیتا رہتا اور جو رہ جاتا مر جاتا تھا اور بیٹا قیس بڑا عالم اپنے زمانے کا تھا بہت مہربان تھا قبطیون پر اور وہ لوگ اوسکے وقت مین بیچ حالت عیش کے تھے اور امیدوار تھا ظہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوسکے وقت مین ایک حکیم تھا مصر مین خطالاس نام کہ نکالا ہی اوسنے دولاب ہوائی اور ہوا چکی اور جانتا تھا بہت طلسم اور آگاہ تھا اسرار حکمت سے جانتا تھا اکسیر کو اور بنانا تھا چاندی سونا اور جواہر عمدہ اور وہ چیزین کہ دریافت ہوتا ہی اوس سے آنا آندھیون کا اور جانا تھا اوسنے اپنے علم سے کہ اللہ تعالیٰ پیدا کریگا ایک نبی ارض تہامہ سے کہ پھیلیگا دین اوسکا روے زمین مین اور مالک ہونگے اصحاب اوسکے سب شہرون پر اور بنایا تھا آگے راعیل کے کہ مقوقس کے باپ نے ایک طلسم بڑا اوپر ستون نحاس کے مقام عین الشمس مین اور رکھین اوسپر کئی تصویرین کہ لکھا تھا کہ منہ اون سب کا طرف مصر کے تھا اور لکھدیا اوپر قبطی زبان مین کہ جسوقت پھر جاوین منہ ان تصویرون کے حجاز کی طرف وہ وقت ہوگا خروج بادشاہ عرب کا پس ایکدن سوار ہوا مقوقس شکار کو جب کہ ہجرت کی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف مدینے کے اور آیا شکار کرتا نزدیک مقام عین الشمس کے تو ناگاہ سنی اوسنے آوازاون تصویرون سے اور پھر گئین وہ طرف حجاز کے تو یقین جانا مقوقس نے زوال اپنے ملک کا اور لوٹا شکار سے غمگین اور گیا قصر الشمع مین پھر جب بیٹھا اپنے تخت پر جمع کیا اپنے مشائخ اور رہبانون کا اور کہا اونسے ای نصرانیون جانو کہ زمانہ تمہارا گذر گیا یہ نبی مبعوث آخر انبیا ہین مبعوث ہوئے ساتھ رعب کے اور ضرور اونکے اصحاب مالک ہونگے میرے ملک کے تو موافقت رکھو آپس مین اور رحم کرو رعیت پر اور مت ظلم کرو ظالم کا اور امن دو ضعفا کو اور بچو ظلم سے کہ ظلم انجام بلا کا ہی اور ادا کرو وہ حقوق جو تمپر ہین اور دست درازی نکرو قوی ضعیف پر دنیا نہین واسطے کسیکے رہیگی تمسے لینگے جیسا کہ لیا تمنے اونسے اور نیک کرو نیت اپنی ساتھ خالق کے اور اگر کرو گے یہ کام امید ہے مجکو تمہاری فتح کی دشمنون پر اور اگر چلو گے خواہشون پر تو ہلاک ہوگے کہا راوی نے جب کہ تشریف لائے آنحضرت مکے سے مدینے کو اور بیعت کی حضرت سے قوم اوس و خزرج نے تو خط بھیجے حضرت نے طرف سب بادشاہون کے منجملہ اونکے لکھا مقوقس بادشاہ مصر کو اور کاتب اوس خط کے حضرت ابو بکر صدیق تھے اس طرح بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے ہے صاحب مصر کو اما بعد تحقیق کیا مجکو اللہ تعالیٰ نے رسول اپنا اور اوتاری مجھپر کتاب جو قرآن مبین ہے اور حکم کیا ہے مجکو ڈرانے کا

جب دیکھا اونھون نے مجکو آگے بڑھا ایک شخص اور کہا کیا خبر ہے تجھے تیرے اور کہان ہے سلاب کہا مینے خوش ہوا تھا اپنے عوض سکے دیکھا مینے
دو آدمیون کو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سوتے ہوئے یہان اور بھیجا ہے سلاب نے تمہارے پاس کہ لے آؤن ایک شخص تم سے اپنے ہمراہ تاکہ گرفتار کرلین ہم اونکو
اور کہتا رہے ہے ایک تمہارا یہان راہ پر دیکھتا لوگون کو اسواسطے کہ یہ جنگل خالی نہین رہتا ایک ساعت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سے کہا اونھون نے یہ اچھی صلاح ہے
اور آیا میرے ساتھ ایک شخص اونکا جب کہ غائب ہوئے ہم اوس ایک کی نگاہ سے کہا مینے اپنے ہمراہی سے کیا نام ہے تیرا کہا اوسنے عبد اللات کہا مینے دلیر رہنا اور
خوف نکرنا جب دیکھے تو ہم دونون کو کہ حملہ کرین اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر تو دوڑنا غل کرکے کہا اوسنے ایسا ہی کرونگا پھر کہا مینے اوس سے کہ دیکھا مینے ایک
غبار شاید کہ وہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو پس دیکھا اوسنے اوس طرف حیران ہوکر جب کہ پایا مینے اوسکو متوجہ اوس طرف ماری ایک تلوار اوسکی گردن پر کہ الگ ہوگیا
سر اوسکا بدن سے اور لوٹا مین طرف اوس تیسرے شخص کے جب کہ دیکھا اوسنے مجکو تنہا یقین کیا ساتھ شر کے اور حملہ کیا مجپر اور مینے اوسپر اور مدد کی میری اللہ تعالی
نے پس قتل کیا مینے اوسکو اور لیے مینے دونا تے اور گھوڑا اور اسباب اونکا اور امانت رکھا ان سب کو نزدیک ایک شخص کے گاؤن مین کہ تھا دوست میرا زمانہ جاہلیت
مین کہ نام اوسکا عبد شمس تھا پھر روانہ ہوا مین طرف مصر کے یہان تک کہ پونہچا مین جب کہ گیا مین اوپر دروازے بادشاہ کے پوچھا لوگون نے مقام میرے آنے کا
کہا مینے مین قاصد آیا ہون طرف تمہارے بادشاہ کے کہا اونھون نے کسکے پاس سے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جب کہ سنا اونھون نے
یہ حال گھیر لیا مجکو اور لے گئے قصر الشمع مین بعد اجازت کے پس حکم کیا بادشاہ نے میرے روبرو لانے کا تو باندھا مینے پاؤن اپنے اونٹ کا اور گیا اونکے ساتھ
روبرو مقوقس کے کہ وہ ایک قبّے مین تھا جواہر اور یاقوت کے اور چوبدار کھڑے تھے روبرو پس اشارہ کیا مینے تحیہ سلام کا کہا مجھسے اوسکے دربان نے کہ لا اے اخا العرب
کہان ہے خط تیرا تب نکالا مینے خط کو اور دیا بادشاہ کے ہاتھ مین تو چوما اوسکو بادشاہ نے اور رکھا اپنی آنکھون پر اور کہا مرحبا نبی عربی کو پھر پڑھنا شروع کیا
اوسکے وزیر باکلمین نام نے کہا بادشاہ نے کہ پڑھ اسکو عزت سے یہ خط شخص کریم کا ہے پس پڑھا اوسکو وزیر نے اول سے آخر تک اور طلب کیا بادشاہ
نے اپنے ایک خادم سے اپنا صندوقچہ خاص اور کھولا اور نکالا اوس مین سے ایک کاغذ کہ اوس مین صفت حضرت آدم اور سب انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین کی تھی اور بعد
سب کے صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر کہا مجھسے بیان کر وصف اپنے امیر کا مین گویا کہ دیکھتا ہون اوسکو جواب دیا حاطب نے کہ کسکو قدرت ہے وصف اونکے
ایک عضو کی مگر اجمالاً سے کہا بادشاہ نے ضرور ہے مجکو بیان اوسکا حاطب کہتے ہین پس اوٹھ کھڑا ہوا مین اور کہا مینے کہ امیر ہمارا وسیم قسیم معتدل القامۃ چوڑے
کندھے والے درمیان دونون شانون کے نشان ہین تل سے کہ یعنی مہر نبوت ہو نور اونکا مثل چاند کے ہے صاحب خشوع اور دیانت اور عفت کے ہین صادق اللہجۃ
واضح البہجۃ اونچی ناک فراخ کشادہ پیشانی نرم گال پتلے ہونٹھ چمکتے دانت حدقہ چشم آپکا سیاہ ہے اور دونون بھوین متصل ساتھ خوبی کے اور سینہ چوڑا شکم برابر
سینے کے تو ندکا فصیح اللسان صحیح النسب ملیح الخلق راوی کہتا ہے کہ مقوقس نظر کرتا تھا اوسی کاغذ پر جب کہ فارغ ہوئے حاطب اس بیان سے کہا بادشاہ نے
سچ ہے تو اے اعرابی یہی صفت اونکی ہے پھر اسی درمیان مین کھانا لایا گیا دسترخوان اور حاضر ہوئے امرا کھانے پر اور حکم کیا مجکو کھانے کا اور انکار کیا مینے تو تبسم کیا بادشاہ
نے اور کہا مین جانتا ہون جو چیز تمپر حلال ہے اور جو چیز حرام ہم نہ کھلاوینگے تجکو سوا گوشت پرند کے کہا مینے کہ مین نہین کھاتا ان برتنون سونے چاندی کے مین تحقیق
اللہ تعالی نے وعدہ کیا ہے ہمسے اونکا جنت مین پس بدلوا اونھون نے پھر کھانا مٹی کے برتنون مین پس کھایا مینے پھر کہا بادشاہ نے کونسا کھانا محبوب ہے
نزدیک تمہارے صاحب کے کہا مینے کہ کدو ازاسی واسطے جب آگے آتا ہے ہمارے یہ تو نوش کیا کرتے ہین سوا اوسکے پھر پوچھا کس چیز مین پانی پیتے ہین
کہا مینے پیالے چوبین مین پھر کہا کیا ہدیہ کو دوست رکھتے ہین کہا مینے کہ ہان فرماتے ہین لو دعیت الی کراع لاجبت ولو اهدی الی ذراع لقبلت
پھر کہا کیا کھاتے ہین مال صدقے کا کہا مینے بلکہ لیتے ہین ہدیہ کو اور پھیر دیتے ہین صدقے کو اور دیکھا ہے مینے آنحضرت کو کہ جب کچھ ہدیہ آتا ہے تو نوش فرماتے ہین
کھاتے ہین اوس مین سے بعد اسکے کہ کھا لیتا ہے صاحب ہدیہ اوس مین سے پھر کہا بادشاہ نے کیا سرمہ لگاتے ہین کہا مینے ہان سیدھی آنکھ مین تین بار اور الٹی
مین دو بار اور رات کو نظر کرتے ہین اور دن کو اس سے زیادہ کی اور دیکھتے ہین آئینہ اور کنگھی کرتے ہین بالون مین اور مسواک کرتے ہین کہا مقوقس نے جب کہ
سوار ہوا کرتے ہین کیا ہوتا ہے اونکے سر پر کہا مینے نشان سیاہ اور سپید اور لکھا ہے اوسکے پھریرے پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا بادشاہ نے

اوس سے اور بعد ظاہر ہونے اوس دہوکے کے گرفتار ہونا حضرت یوقنا وغیرہ مسلمانون کا بیچ تکلیفون کے لشکر ارمانوسہ سے اور مشورت کرنا مقوقس کا مقدمۂ لشکر اسلام مین اور نصیحت کرنا واسطے متابعت اصحاب کے اور ظاہر کرنا فضائل آنحضرت صلعم کے اور ارادہ کرنا سرداران قبط کا ممانعت اور قتل مقوقس کا اور طلب کرنا بادشاہ کا مسلمانون کو عزت اور اکرام سے اور آجانا عمرو بن عاص کا مع لشکر مدد پر اہل اسلام کے اور فتح پانا پھر چھوڑ دینا ملکۂ ارمانوسہ کا قید سے بنظر احسان کے

روایت ہے ابو اسحٰق اموی سے جو معتمد علیہ ہین بیچ بیان فتوح مصر اور ارض ربیعہ اور فارس کے کہا انھون نے حدیث کی ہمسے عمرو بن حفص نے تنہا اوسنے کہا اور اہل سیر مشغول ہوئے یہان سے بیان وقائع عراق اور ماجرا سعد بن وقاص مین جو گذرا اونکو ساتھ بیٹے نوشیروان کسریٰ کے اور چھوڑا اونھون نے باقی بیان فتوح شام اور ارض مصر کا بعد اسکے اسواسطے کہ وہ راوی چلے گئے تھے طرف ایران کے مدد لشکر اسلام کو پس نہ روایت کی سُنی ہوئی بات انکون زیادہ اور کم ہونے کے لیکن بیان کیا ہی یہ قصہ فقط ابن اسحٰق نے معتمدین ثقۂ مخزومیون کے سے کہ ملے انسے موضع رملہ مین بعد فتح کے منجملہ اون بیان کرنے والون کے ابن اسحٰق سے نوفل بن شماخ مخزومی ہین بھتیجے خالد بن ولید کے اور تھے یہ معمرین صحابہ سے حاضر تھے ساتھ آنحضرت صلعم کے تبوک اور حدیبیہ مین اور لڑے تھے جنگ یمامہ مین مسیلمہ کذاب سے اور تھے ساتھ عمرو بن عاص کے فتح مصر مین اور دوسرے راوی فہد بن عاصم وغیرہ ہین ہمراہی عمرو بن عاص کے جو حاضر تھے سب لڑائیون مصر مین کہا ان سبھون نے جب کہ چلے ساحل شام سے ساتھ سلامتی مسلمانون کے بطرف مصر کے اور پہونچے منزل رفح مین کہا اونسے یوقنا نے کہ اگر چاہتے ہو حملہ کرنا مصر پر غفلت مین تو یہ اصلاح بہتری کی ہے مین فدا کرتا ہون آپکو راہ خدا مین اور آگے چلتا ہون مصر مین شاید کہ اللہ تعالی برکت اس سعی کے فتح کرے ذلائین بہری اور دور کرے حسب بیا اور آلایش میرے دل سے شاید کارگر ہو حیلہ میرا کہا عمرو بن عاص نے توفیق خیر دے تجکو اللہ تعالی اور مدد کرے اور نگاہ رکھے بدخواہ سے پھر روانہ ہوئے یوقنا شب کو منزل رفح سے طرف عزما کے اور گئے دو مقام عریش اور فارمہ سے اسواسطے کہ یہ دونون قلعے محکم تھے اور بیچ تھے بہت قریب مختلف القوم باج گذار مقوقس کے اور بعد اسکے لکھینگے ہم فتح انکی انشاء اللہ تعالی اور تھا حاکم عزما کا مقوقس کی جانب سے نامدار زنان نام ایک شخص اور عزما متصل جزیرہ طامیس کے ہی بیان شرقی مین جب کہ قریب ہوئے اوس سے یوقنا دیکھا وہان کھڑے ہوئے خیمہ اور لشکر تو دوڑے وہ لوگ طرف یوقنا کے شور کرتے ہوئے اور آمادہ ہوئے سب لوگ انکے اسواسطے کہ ہر روز آتی تھی انکو خبر معاملات صحابہ کی اور جب سے کہ سنی تھی اونھون نے فتح قیساریہ کی بہت غمناک تھے اس باعث کہ قسطنطین بن ہرقل نے نکاح کیا تھا ساتھ بیٹی مقوقس کے کہ جسکا نام ارمانوسہ تھا اور دیا تھا اوسکے باپ نے جہیز مین موضع طامیس اور عزما اوسکو اور جب کہ رخصت ہوئی وہ اپنے باپ سے ساتھ غلامون اور اموال اور لشکر کے اور آئی موضع طامیس مین تو اوسکے ساتھ ہمراہیون مین سے دو ہزار سوار جرار بافسری ایک سردار کے … واسطے حفاظت قلعہ عزما کے روایت ہی ابن اسحٰق سے کہا اونھون نے ملا مین ایک قبطی سے جو سپاہی لشکر مقوقس کا تھا بعد اوسکے مسلمان ہونے کے اور پوچھا مینے اوس سے کہ کیا گذرا قصہ تمہارا جب کہ سنا تمنے آنا مسلمانون کا شام سے طرف مصر کے اور شکست کھانا ہرقل کا کہا اوسنے جب کہ سنی ہمنے یہ خبر تو لکھیجا مقوقس نے قاصد اپنے تمام اپنے شہرون مین جو ملے ہوئے تھے ملک شام سے کہ نہ آنے دیں کسیکو … ملک مصر مین اسواسطے کہ نہ سُنین یہ لوگ غلبہ اسلام کا اوپر فوج ہرقل کے تاکہ نہ خوفناک ہون دل اوسکی قوم والون کے پس اسی واسطے جب کہ آئے یوقنا سرزمین مصر مین ایکبارگی بیخبر کے ساتھ لشکر آراستہ کے لباس روم مین تو دریافت کیا اونسے ہمارے لوگون نے آنا اور ارادہ اونکا کہا راوی نے کہ سن پایا تھا یوقنا نے راہ مین ایک شخص سے حال نکاح قسطنطین کا ارمانوسہ بنت مقوقس سے اور روانگی اوسکی مصر سے طرف موضع طامیس کے اور ہوا تھا نکاح اوسکا جب کہ لڑتے تھے مسلمان قلعہ حلب سے پس مشہور کیا یوقنا نے وہان کے لوگون سے کہ شہزادہ چلا گیا قیساریہ سے راہ دریا اور بھیجا ہی ہمکو نزدیک مقوقس کے ہمراہ لانے ارمانوسہ کے … جب کہ معلوم ہوا مصریون کو حال کہا یوقنا نے

کہ مقوقس پہلے ہی روانہ کر چکا اوسکو اب شہزادی ارمانوسہ مقیم ہوئی موضع بلبیس میں اور نہ مانع ہوا اوسکو جانے سے مگر خوف عرب کا اور خبر پہنچ گئی قسطنطین کی
قیساریہ سے پھر گئے یوقنا قریب بلبیس کے اور مقام کیا وہان پر بس آیا درمیان ارمانوسہ اور دریافت کیا حال یوقنا کا اور خبر دی شہزادی کو اوس بات کی تو بلایا
اوسنے یوقنا کو اور گئے یوقنا ساتھ اپنے سواروں کے لباس عمدہ میں اور داخل ہوئے لشکر ارمانوسہ میں پس پائے دس ہزار آدمی اوس لشکر کے تو پیادہ ہوئے
یوقنا اور سب آدمی اونکے اور کھڑے ہوئے آگے اوپر دروازے شہزادی کے بطلب اجازت پس حکم ہوا اونکو جانے کا بارگاہ میں پھر جب کھڑے ہوئے یوقنا آگے
شہزادی کے بہت تعظیم کی اوسکی اور رعایا کین سب کو کرسیاں اور حکم کیا اونکو بیٹھنے کا کہا اوسنے ملکہ نے بے ترجمان کے کب سے جدا ہوئے تم شہزادے سے
کہا یوقنا نے گذرا ایک مہینا کہا اوسنے روانگی تمہاری قبل اوسکے جانے کے تھی یا بعد اوسکے کہا یوقنا نے چلا میں پہلے اور سوار ہوا بادشاہزادہ جہاز میں بعد میرے
جب کہ اونہوں نے موضع عرما میں سنی تیرے خبر اوسکی روانگی کی مگر کہہ دیا تھا مجکو پوشیدہ کہ نہین طاقت مجکو مقابلہ عرب کی تحقیق میرے باپ ہرقل نے چھوڑ دیا انطاکیہ کو
اور بیت المقدس ساتھ تمام لشکروں کے اور بھیجا انکے مقابلے میں ماہان ارمنی کو موضع یرموک میں ساتھ لاکھوں فوجوں کے لیکن نہ ٹھہر سکا وہ اور مارا گیا اب جاؤ تم
مع اپنے اموال اور خزانے کے قسطنطنیہ میں پھر بھیجا مجکو اپنی ملکہ تیری طرف کہ لیے چلوں تجکو سواری جہاز نزدیک اوسکے جب کہ سنی ملکہ نے یہ گفتگو سوچتی رہی تھم
سر اوٹھایا اور کہا کہ میں نہیں کرتی کچھ کام بے اطلاع اپنے باپ کے اب کہلا بھیجتی ہوں اوسکو یہ خبر پس اوٹھ کھڑے ہوئے یوقنا اور عمادی اوسکو **روایت ہے**
ابو اسحٰق اموی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ کہا اونہوں نے سنا میں نے شب کو آئے گئے جاسوس ملکہ کے اور خبر دی اوسکو فتح عرب کی قیساریہ پر اور سواحل کے
شہروں کی اور آنے عمرو بن عاص کی ساتھ لشکر کے طرف مصر اور قصہ یوقنا کا کہ جو حیلہ کیا تھا اونہوں نے اور باقی سب جنون بقیہ حال کہ اسی نے فتح کیا طرابلس
اور صور اور جبلہ کو جب سنی ملکہ نے یہ باتین ڈری اور جانا کہ یہ حیلہ گری ہے پھر بلایا اپنے داروغہ کو اور حکم کیا طیار کرنے لشکر کا اور بیان کر دیا اوس سے سب ماجرا اپنا
پھر کھڑے کیے اپنے غلام دیوانخانے میں اور کہا اوسنے جب کہ بلاؤں یوقنا کو مع اوسکے خواص کے قید کر لینا تم اون سب کو اور جب قادر ہونگے ہم اوپر اونکے ستدل
ہو جاوینگے مسلمان سب پھر جب طیار ہو گئے سب اوس نے بھیجا ایک آدمی طرف یوقنا کے پس آیا وہ شخص اور کہا اوسنے بطریق یاد کیا تجکو ملکہ نے کہ کہلا بھیجتی اپنے باپ کو
جو تو کہے کہا یوقنا نے کہ تو چل میں آیا پیچھے تیرے اور بعد اوسکے کہا اپنے لوگوں سے کہ ملکہ پہچان گئی ہمکو اور ارادہ کیا اوسنے ہمارے قتل کا اگر یہ نہ ہوتا تو اوسکا انجام ہو رہیگی
اور مشہور ہوگی حکایت ہماری لوگوں میں ساتھ حماقت کے پس موت عزت سے ہے اور نہ خود قتل ہو کفار کے ہاتھوں سے اور ہو وہ مددگار دین اسلام کے کیا امید کہ دنیا میں
دنیا سے کہ نقصان ہوئی واسطے کسیکے کدورت اسکی پس آباد کر واسطے اپنے گھر آخرت کے اور سعی کر واسطے اللہ تعالی کی راہ میں حق سعی کا شاید راضی ہو ہمسے مالک ہمارا تو
طیار ہو گئے سب لوگ اور سوار ہوئے گھوڑوں پر اور توکل کیا اللہ ... کاموں میں کہا **ابن اسحٰق** رحمۃ اللہ علیہ نے کہ سنا میں نے کہ انتظار کیا ملکہ نے آنے
یوقنا کا تھوڑی دیر جب کہ تامل ہوا یوقنا کو تو روانہ کیا طرف اونکے ایک اور قاصد کہ چلا اوسنے کہا اوس سے یوقنا نے کہ لوٹ جا طرف ملکہ کے اور کہہ اوس سے کہ
نہیں یہ عادت سلاطین کی کہ بلاوین کیلیوں کو بلا ضرورت کے کیا تھا میں آگے اوسکے پس نکھا ہے کچھ اب کیا ارادہ ہوا اوسکا آدھی رات کو تو لوٹ آیا قاصد
اور کہی اوس سے گفتگو یوقنا کی پس سوار ہوئی ملکہ اوسی وقت ساتھ لشکر کے اور حکم کیا کہ گھیر لین یوقنا کو اور خواص کو اونکے صبح تک اور بھیجا قاصد تیسرا اور کہا
اوسنے یوقنا سے کہ کس باعث سے چھوڑا تمنے دین اپنے آبا کا اور ترک کیا مسیح کو اور بلایا ہے بغرض حیلہ کے تحقیق ثابت ہوا مجکو ہے بولا یوقنا کہ مسیح
ایک بندہ ہے اللہ تعالی کے نہیں قادر کسی چیز پر اور یہ امر وہ کا عنت ہین کہ اقرار کرایا اونسے اللہ تعالی نے ان باتوں کا حالت طفولیت میں جیسا کہ کہا
قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ○ وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنْتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ○ وَبَرًّا بِوَالِدَتِي
وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا ○ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ○ یعنی وہ بولا میں بندہ ہوں اللہ کا دیا اوسنے
کتاب مجکو اور مجکو نبی کیا اور بنایا مجکو برکت والا جس جگہ میں ہوں اور تاکید کی مجکو نماز کی اور زکوۃ کی جب تک میں رہوں جیتا اور سلوک والا اپنی ماں سے
اور نہیں بنایا مجکو زبردست بدبخت اور سلام ہے مجھپر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں اور جس دن کھڑا ہوں جی کر اور جو شخص مامور ہو ساتھ نماز اور زکوۃ
اور وفات پاوے وہ خدا نہیں ہوتا وہ بندہ ہے محکوم بعبادت شامل ہے اور اللہ تعالی ذی روح شاہ ہے اور نہ مشابہ اوسکے کوئی چیز گمراہ کیا تمکو اللہ تعالی نے

اور رد کا اپنی راہ حق سے کہ خدا کہتے ہو مسیح کو ہم بھی سجدہ کرتے تھے مثل تمہارے صلیب اور تصویروں کو اور کہتے تھے شریک اللہ تعالی کا یہاں تک کہ ظاہر ہوا
ہمپر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پس شفا ہوئی ہمکو مرض جہالت سے اور کھلے دل ہمارے واسطے ہدایت کے تحقیق دین اسلام دین حق واضح ہے ہم بھی مثل تمہارے
تھے کہتے تھے مسیح کو ابن اللہ اور ابراہیم و اسحق کو نصرانی پس جھٹلایا ہمکو اللہ تعالی نے اپنی کتاب کریم میں کہ مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا
وَلَكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○ یعنی نہ تھا ابراہیم یہودی اور نہ تھا نصرانی لیکن تھا ایک طرف کا حکم بردار اور نہ تھا
شرک والا اور فرمایا اللہ تعالی نے وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ○ یعنی اور جو کوئی
چاہے سوائے حکم برداری کے اور دین سو اوس سے ہرگز قبول نہوگا اور وہ آخرت میں خراب ہے اب آگاہ ہو کہ ہم آئے ہیں تمسے لڑنے کو یہاں تک کہ اقرار کرو
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ کا یا جزیہ دو یا لڑو کہا راوی نے عجب کہ سنا قاصد ملک نے کلام یوقنا کا لوٹ آیا اور کہا اپنے لوگوں سے مقابل ہو
انسے کہ یہ آئے ہیں تمسے لڑنے اور لینے مال اسباب کے پھر حملہ کیا اون سبنے یوقنا اور اوسکے لشکر پر اور چلتی رہی تلوار تمام روز پھر دوسرے روز حملہ کیا قبطانے
اور گھیر لیا اور لڑے خوب آپس میں آز ملے گئے یوقنا اپنے ساتھیوں کے ساتھ زائد طاقت سے اور شہید ہوئے بہت آدمی اونکے اور قتل کیے قبطیوں سے
خلق کثیر اور صبر کیا اونھوں نے اللہ تعالی کے حکم پر اور کہا سبنے کہ واللہ نہ مقید ہونگے ہم یہاں تک کہ شہید ہو جاویں تمام تحقیق حاصل ہوئی ہمکو اللہ تعالی
کی طرف سے رضامندی اوسکی کہ مطلوب ہماری تھی کہا ابن اسحق نے کہ جب خبر دی تھی جاسوسوں نے ملک کو قصہ یوقنا کی لکھا تھا اوسنے
اوسوقت یہ حال اپنا اپنے باپ کو اور یہ کہ میں مغلوب ہوں انکے مقابلے میں اور لشکر عرب متوجہ ہے یہاں کا ساتھ عمرو بن عاص نام ایک سردار کے اور
منتظر ہوں میں جواب کی جب کہ پہونچی یہ خبر مقوقس کو بلایا اوسنے ارکان دولت کو اور طلب کیا اون سے مشورہ اس کام کا کہا اونھوں نے اے بادشاہ
صلاح ہماری یہ ہے کہ روانہ کر لشکر واسطے مدد ملک کے اور لکھ ملک برقہ کو اور رقاع ابن قیس ملک بجاہ کو کہ روانہ کریں لشکر واسطے مدد تیری کے اور بلا حاکم اسکندریہ
اور حاکم سعید کو جب کہ آیا اون پہ لوگ تب اقبال کر عرب سے اور نہ مہلت دے اونکو کہا بادشاہ نے اے اہل دین نصرانیہ جان لو کہ ملک محتاج ہے سیاست کا اور
جو شخص کہ درست ہے عقل اوسکی درست ہوتے ہیں کام اوسکے اور جبکہ درست ہوں کام امن پاتا ہے حوادث روزگار سے اور غلبہ نہیں موقوف کثرت پر
بلکہ حاصل ہوتا ہے ساتھ حسن تدبیر کے واللہ تھا قیصر جسنے بڑا فوج اور ملک میں صاحب سامان کا اور جمع کیا تھا اوسنے روم اور یونان اور سب طرف سے
لوگوں کو نہیں حاصل ہوا مقصود اوسکا اوس جماعت سے اور نہ قادر ہوا زور تقدیر پر اور جان لو کہ عقل اصل ہے آدمی کی جو مکلف ہے ساتھ احکام کے اور بہتر ہے
تمام مخلوق سے جو مالک ہو عقل کا سو وار کا ہے اپنا اور ہمکو کہ نہ حاصل ہوئی عقل خراب ہوا اور نہیں حاصل ہوتی حکمت سوا عقل کے اور کہا ہے حکیم جالینوس نے
کہ عقل بہتر ہی عمدہ ہو اور طالب اوسکا معزز اور تارک اوسکا ذلیل ہو واسطے کہ وہ غذا روح ہے اور قوت قلوب کا اور جان لو کہ میں نہیں کہتا تمکو خواہش سے بلکہ کہتا ہوں
حق بات اور تم جانتے ہو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات میں بھیجا تھا اپنا قاصد طرف میرے واسطے دعوت اسلام کے پس پہنچا جانا میں نے اونکے
قول کو بدلیل اونکی کتاب کے اور شہادت معجزوں کے اور جانتے ہو تم کہ جب پہنچی خبر اونکے بعثت کی ڈر گئے سب لوگ اور شق ہوا چاند اونکے اشارے سے
اور بھنا ہوا گوشت جو زہر بھرا ہوا تھا اوسنے کلام کیا اور منع کیا کہ مت کھا اوسکو اور باتیں کیں اونسے گوہ نے اور پتھر اور شجر اور مدینہ نے اور گئے آسمان پر اور
غالب آئی اونپر قوم اونکی اور انکار کیا اونکا پس غالب آئے وہ اونپر اور متابعت کی اون لوگوں نے اور وہ بھی لوگ ہیں کہ فتح کیا ملک شام کو اور انکار کرتے ہو تم
اونکے مقدمے میں اسواسطے کہ حکم کرتے ہیں وہ اچھے کام کا اور منع کرتے ہیں برائیوں سے اور ادا کرتے ہیں حدود الہی جسکا حکم کیا اللہ تعالی نے اور نہیں اونکی
کتاب میں مگر وہ جو انجیل میں ہے مگر گمراہ کیا تمکو بولس نے اور بہکایا سیدھی راہ سے اور نام رکھا تمہارا جو نہ لائق تھا اور حلال کیا واسطے تمہارے جو کچھ حرام تھا
پہلے سے اور یہی ہے اندھا پن کہ بڑھ گئے تم حکم اپنے نبی سے اور کہنے لگے اور ہے روح اللہ عیسی بن مریم کو کہ بیان کرتے تھے جو نہ پیام دیا تھا اونکو اللہ تعالی نے
اور خود دیکھے کہا بولس نے خواب میں کہ حلال ہے تمکو خنزیر اور شراب اور کرنا زنا اور باطل کہا ہوں کا لیکن مانی تمنے بات اوسکی اور سچ جانا پناہ خدا کی کہ
... کام ... اولین قائل ہیں ساتھ وحدانیت الہی کے

اور بنائی تھیں حکیم دموناس نے مصر کے لئے تعلیم میں رصدگاہیں واسطے معلوم کرنے احوال نجوم کے اور گردانا اوسنے اونکو واسطے الحل واسطے پچھلوں کے اور لکھدیا
اوسمیں حال سب پچھلوں کا اور تمام شاہان روم کا آخر تک اور نقل کیا ہے حکما نے قول انکا کہ اکثر ستارہ گردیدہ ہی پر اس برج ثور کو اور مشتری ثابت ہو ایک برج میں ہزار سال
چنانچہ بیان کی ہے تعداد حکیم دموناس نے اور بنائی تھی اوسنے ایک تصویر بطور طلسم کے اور لکھدیں اوسکے سر پر چار سطریں اول یہ کہ جو ڈرا اوسنے بچا اوس بلا سے
کہ کرتا تھا اندیشہ اوسکا ثانی یہ کہ جو ڈرا اوس چیز سے کہ روبرو اوسکے ہے بچا یا اوسنے جو کچھ کہ رکھتا ہے ثالث یہ کہ اگر چاہتا ہے تو قصد عظیم نوبت ہو اور بغفلت کر رابع
یہ کہ جلدی کر اپنے کام میں قبل نزول شئی خوفناک کے پس جبکہ یہ باتیں ہوں کیونکر ہو سکے خلاف اوسکا اور یہ خصلتیں ہیں محمدیوں کی کہا راوی نے پس جھک گئے
سر سب لوگوں کے غصے سے بادشاہ پر اور کہدیں تھیں یہ باتیں مقوقس نے مگر پہلے کھڑے کر لیے تھے ایک ہزار غلام مسلح اپنے سر پر برہنہ تلوار اون کے کہ
وہ پہلے سن چکا تھا قصہ قیصر روم کا ساتھ اوسکے سرداروں کے کہ جب جمع کیا اونکو واسطے نصیحت کے تو کھڑے ہوئے اوسکے مارنے کو پس بند و بست
کر لیا اپنا مقوقس نے غلاموں سے کہ نہ دست انداز ہوا اوسپر کوئی شخص جب کہہ چکا بادشاہ یہ باتیں بولا وزیر اوسکا ای بادشاہ رائے آپ کی غالب ہے اور میں
ایمان لاتا ہوں تمھارے قول پر فرمایا بادشاہ نے ای وزیر لکھ میری بیٹی کو کہ مہربانی کرے اوس قوم سے اور امن دے اونکو اور بھیجدے میری طرف تاکہ
خلعت دوں میں اور خوش کروں میں انکو اور کریں اونکو مددگار اپنا مقابلہ اعدا میں اور یہ ارادہ تھا اوس بادشاہ کا اس تحریر سے مگر یہ کہ مسلمان نہ قتل
یوقنا کے کیا جانتا تھا کہ حق جانب عرب ہی پس لکھا وزیر نے ملکہ کو ارشاد بادشاہ کا جب پہنچا خط ملکہ کو اور پڑھا اوسنے حکم کیا اپنے لوگوں کو لوٹ آنے کا مقابلے
یوقنا سے پس لوٹ آیا لشکر اور دکھایا یوقنا کو خط اپنے باپ کا جب کہ پڑھا اوسکو یوقنا نے کہا تا قصد ہے کہ دیا تو استخارہ کرتے ہیں ہم اس کام میں اور کہا یوقنا نے
اپنے لوگوں سے کہ اللہ تعالی نے دور کر دیئے پردے غفلت کے اس بادشاہ کے دل سے اور ظاہر ہوا اوسپر حق مثل ہمارے اب کیا ہی صلاح تم لوگوں کی کہا سبھوں نے
ہم مطیع ہیں تمھارے کہا یوقنا نے کہ مہلت دو مجکو آج کی شب واسطے فکر کے پھر جب ہوئی رات کھڑے ہوئے یوقنا نماز پڑھنے کو اور کہا لوگوں سے کہ بہت
اور ترنا گھوڑوں سے شاید کہ قریب آیا ہو ان لوگوں نے پس مشغول تھے نماز میں کہ ناگاہ آیا ایک شخص گھوڑے اوس سے یوقنا اور دیکھا اوسکو تامل سے تو
وہ عمرو بن امیہ ضمیری تھے جو عامل کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تھے پس خوش ہوئے یوقنا اونکو دیکھکر اور پہچانتے تھے اونکو پہلے سے کہا مرحبا
ای عمرو کہاں سے آئے تم کہا اونھوں نے میں آیا ہوں عمر بن خطاب کی طرف سے نزدیک عمرو بن عاص کے واسطے تاکید روانگی بجانب مصر کے اور طلب میں او
پہیں راہ میں اور وہ اب بہت نزدیک تمھیں ہیں اور بھیجا مجکو لگے کہ کہوں اونسے خبر تمھاری دریافت کرکے پس بیان کیا یوقنا نے سب حال اپنا اور کہا ای عمرو جاؤ
تم اسی وقت اور لے آؤ اونکو ہماری مدد پر جلدی پس روانہ ہوئے عمرو بن امیہ اوسی وقت تیز مانند آندھی کے بطرف عمرو بن عاص کے اور کہا اونسے قصہ یوقنا کا
پس چھوڑا عمرو بن عاص نے لشکر اور بہیر کو اور سوار ہوئے خود بعجلت ساتھ تھوڑی فوج سواروں کے اور نائب کیا اپنا عامر بن ربیعہ عامری کو پس نکلا تھا
آفتاب کہ آ پہنچے نزدیک یوقنا کے جب معلوم کیا یوقنا نے آنا اونکا کہ پھر میں کہ میں اور حملہ کیا لشکر قبط پر جو قریب مقیم تھے سو نکالا [illegible] کٹ گئے بلکی
ذلا ہزار سے اور قید ہوئے بہت لوگ اونکے اور بھاگ گئے باقی لوگ اور چھینا اونکے پکڑی گئی ارمانوسہ بیٹی بادشاہ کی ساتھ تمام مال و اسباب اور غلام اور کنیزکوں کے
کہا عمرو بن عاص نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل یزید بن ابی سفیان اور ہاشم بن عتبہ بلالی اور قعقاع بن عمرو تمیمی اور خالد بن سعید اور ابا
بن جزبر لیا اور صفوان اور مانند انکے جو ہمراہ تھے کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ○ یعنی اور کیا بدلا ہے نیکی کا مگر نیکی
اور جانتے ہو تم کہ اس بادشاہ نے لکھا تھا خط اوپر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بھیجا ہدیہ طرح طرح کا پس ہم لوگ [illegible] رکھتے
ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور حضرت دوست رکھتے تھے ہدیے کو اور قبول کرتے تھے [illegible] ہے مناسب یہ کہ بھیجدیں لڑکی بادشاہ
کی طرف اوسکے ساتھ اوسکے اسباب و مال کے اور ہم پیروی کرتے ہیں آنحضرت کی کہ سنا ہے میں نے آپ سے کہ فرماتے تھے کہ عزت کرو سردار قوم کی جب [illegible]
اور اوس غنی کی جو فقیر ہوا ہو پس نیک بنائی سب نے صلاح اونکی اور راضی ہوئے اونکی روانگی پر تو بھیجا اوسکو عمرو بن عاص نے ساتھ عزت و حرمت کے
ساتھ تمام اوس چیز کے کہ ہمراہ اوسکے تھی مصاحب قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کے

ذکر فتوح مصر اور پہونچنا ملکہ ارمانوسہ کا بیچ رنج و فکر میں پاس باپ کے اور معلوم کرنا خوش اخلاقی اصحاب علیہم السلام کی اور بیان زہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور قصہ سکندر کا سا تھا ایک امت عابد و زاہد کے اور بیٹھنا مقوقس بادشاہ کا اعتکاف میں اور قتل کرنا شہزادی کا باپ کو اور خود بیٹھنا تخت مصر پر اور جانا حضرت عمرو بن عاص کا قاصد ہوکر اور گفتگو کرنا اونکی دربار میں اور مطلع ہونا اونکا اوپر مکر و فریب کفار کے

روایت ہے ابن اسحق سے کہ جب بھاگے لشکری ملکہ کے اور گئے نزدیک مقوقس کے کہا اوس سے سب حال شکست اور قید ہونے شہزادی کا پس غمناک ہوا بادشاہ اس کام سے کہ تھا ارادہ اوسکا مقاتلہ صحابہ سے اور رہا اسیکا فکرمند تہا وہ ناگاہ پونہچی اوسکو خوشخبری ساتھ آنے اوسکی بیٹی ارمانوسہ کے مع اموال و اسباب پس بدل گیا سب غم اوسکا خوشی سے پھر جب پونہچے حضرت قیس مصر میں ہمراہ ملکہ کے تو بہت عزت کی انکی بادشاہ نے اور بٹھایا اونکو اوپر اپنے ارکان دولت کے کہ آئے تھے وہ لوگ مبارکبادی ملکہ کو اور دریافت کین بادشاہ نے حضرت قیس ابن سعد سے کچھ باتین واسطے سنانے اپنے لوگون کے تاکہ مائل ہون طرف اسلام کے کہا اے اخا العرب بیان کرو کس گھوڑے پر سوار ہوتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہا قیس نے اوپر گھوڑے بھوسلے رنگ کے کہ سفیدی تھی اوپر تھنون اور تھوتنی اوسکی کے اور پچھلیان تھا مشہور ساتھ مرتجز کے پھر کہا بادشاہ نے کہ سنا ہے مینے کہ حضرت نہین سوار ہوتے تھے مگر حمار پر کہا قیس نے اکثر سواری حضرت کی اوپر اونٹ کے تھی کہ اللہ تعالی نے شرف دیا ہے اوسکو اور نکالا ایک ناقے کو پہاڑ سے اور خاص کی یہ سواری واسطے عرب کے پس سوار ہوے حضرت شتر پر واسطے برکت کے کہ قناعت کرتی ہے جو پاوے اور صابر ہوتی ہے بوجھ اوٹھانے پر اور بہت چلنے پر اور نہین پیتے پانی دنون اور ذکر کیا ہے اوسکا ہمارے رب نے اپنی کتاب کریم میں کہ عَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ یعنی سوار ہوکر دبلے دبلے اونٹون پر چلے آتے راہون دور سے اور فرمایا ہے وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ یعنی اور کعبے کے چڑھانے کے اونٹ ٹھہرائے ہین ہمنے تمہارے واسطے نشانی اللہ کے نام کی ہے اور اول غزوہ حضرت کا بدر تھا اور تھے اوسمین ستر اونٹ اور دو گھوڑے سوار ہوتے تھے ایک پر مقداد بن اسود کندی اور دوسرے پر مصعب بن عمیر اور مقابل ہوے ہم قریش سے پس باوجود اپنی کثرت کے بھاگے وہ بہ برکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سوار ہوتے تھے اصحاب آنحضرت کے راہ میں اونٹون پر باری باری اور تھا ایک اونٹ شاہ نام سوار ہوتے تھے اوسپر باری سے آنحضرت اور جناب مرتضی علی کرم اللہ وجہہ اور مرثد بن ابی مرثد حلیف حضرت حمزہ کے اور اے بادشاہ حضرت حمار پر بھی سوار ہوتے تھے اوس حمار پر کہ تحفہ بھیجا تھا تمنے اونکو اور ردیف ہوتے تھے اوسپر حضرت کے معاذ بن جبل اور رکابین اور باگین اوسکی رسی کی کھجور سے تھین اور اے بادشاہ قبا حضرت گٹھواتے تھے نعلین مبارک اپنی اور پیوند لگواتے تھے کپڑون مین اور فرماتے تھے جو نا پسند کرے میرے طریقے کو نہین میری جماعت سے اور کرتا آپ کا تھا سوتی کم لنبا چھوٹی آستین والا اور ہدیہ بھیجا تھا حضرت کو ایک حلہ ذو یزن نے قیمتی تینتیس اونٹ کا پس پہنا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار اور ہدیہ دیا حضرت کو کسی نے ایک شامی جبہ اور موزے پس پہنا اونکو حضرت نے یہان تک کہ پھٹ گئے اور تھی جادر آپ کی دراز چار گز کی اور چوڑی ڈہائی گز کی اور تھا آپ کا ایک چادر ابریشم کا کہ پہنتے تھے اوسکو وقت ملاقات و کیلون کے جب کہ آتے وہ اور شیرین تھا کلام آپکا اور مکرر کرتے تھے کلام اپنا تین بار واسطے سمجھانے کے اور پہلے سلام کرتے لوگون سے تین تین بار اور دیکھا مینے آنحضرت کو کہ باتین کرتے تھے تبسم سے اور جب جمع ہوتے تھے اصحاب نزدیک آپکے اور اوٹھا چاہتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجلس سے تو یہ پڑھتے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ یعنی تسبیح کرتا ہون مین تیری اور ساتھ حمد تیری کے گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود نہین سوا تیرے مغفرت مانگتا ہون تجھسے اور توبہ کرتا ہون تیری طرف عرض کی ہم لوگون نے کہ یا رسول اللہ کیا عادت کرلی آپ نے ان کلمون کی فرمایا حکم کیا ہے مجکو انکے پڑھنے کا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اور دکھائی مجکو بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آپکی بی بی نے ایک موٹی کملی اور دو چادر موٹی اور کہا کہ وفات پائی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسمین تو انکو کہا مقوقس نے یہی تھے واللہ اخلاق انبیا کے پس بڑی سعادت ہے اونکے تابعین کی تحقیق بیان ہے انھین کی
امت کا انجیل مین بولا ایک شخص جو وہان کھڑا تھا ای بادشاہ وہ امت جو افضل ہے نزدیک اللہ تعالی کے وہ ہم لوگ ہین پس غصہ ہوا اوسپر بادشاہ اور کہا کیا افضل ہو
تم نزدیک اللہ تعالی کے بسبب کھانے حرام اور کرنے گناہون کے اور افعال بد اور ترک حسنات سے اور ظلم سے رعیت پر اور خواہش دنیا سے کہان ہو تم مثل
اون لوگون کے کہ گذرا انپر سلطان سکندر تو دیکھا اونکو کہ نہ تھا اونمین قاضی ہی نہ حاکم نہ کوئی شخص مخصوص ہے دولت بلکہ سب اونکے برابر ہین کھانے پینے مین نہ کوئی
مخالف کسیکا نہ دشمن نہ بدخواہ لباس اون سب کے ایک ہین آپس مین متعجب ہوا سکندر اونکو دیکھکر اور دریافت کیا اونکے بزرگون سے حال اونکا کہا اونھون نے ای بادشاہ
پائی تھی ہمنے ایک کھوپری کہ اوسپر لکھا تھا ای ابن آدم مخلوق ہوا تو خاک سے اور مشغول ہوا ساتھ اعمال کے اگر نیک کیے کام تو خوشی ہے تجکو اور اگر بد کیے تو عنقریب
اونکا تجھپر ہے پس نادم ہوگا تو اوسوقت مین کہ نہ نفع دے تجکو ندامت اور نہ لوٹ سکیگا تو دنیا مین واسطے کرنے نیک کامون کے خوشی ہے واسطے شخص دانا عاقل
کے کہ نہین غافل اور جمع کرتا ہے زاد راہ اپنی اور اوٹھاتا ہے مشقت اور دوڑتا ہے طرف خیر کے قبل موت سے اور غنیمت جانتا ہے حیات کو واسطے کرنے نیکیون کے
جب سے کہ پڑھی ہمنے وہ تحریر عبرت ہوئی ہمکو اوس پند سے اور پہنے ہمنے یہ لباس نگین (?) کہا سکندر نے کیا باعث کہ مساجد تمھاری دور ہین اور قبرین نزدیک کیا
کہا اونھون نے کہ دوری مساجد کا واسطے کثرت اجر کے اور قرب قبور کا واسطے یاد موت کے ہے تاکہ بچاوے ہمکو گناہ سے کہا سکندر نے کیا باعث کہ کھلا
دیکھتا ہون مین تمھارے دروازون کو روز و شب اور نہین بند ہوتے کبھی کہا اونھون نے باعث اسکا یہ ہے کہ نہین رکھتے ہم خزانہ کہ جمع کرین اور نہ کوئی ہم مین
چور ہے پھر کہا سکندر نے کیا باعث کہ نہین تمھارا حاکم اور امیر کہا اونھون نے کہ نہین کوئی ہم مین ظالم اور بدخواہ دوسرے کا کہ محتاج ہون ہم حاکم کے
پھر کہا سکندر نے کیا سبب کہ نہین دیکھتا مین درمیان تمھارے فقیر اور غریب کہا سببکہ رزق اللہ تعالی کا ملتا ہے ہم سب کو پھر دیکھی کو پھر نکالین اونھون نے
دو کھوپریان بڑی اور کہا ای بادشاہ یہ کھوپری سالم ایکشخص عادل کی ہے اور یہ کھوپری ظالم کی اور ہوگئی ہین یہ دونون اس حال پر اور نہ مفید ہوئی اونکو کچھ
فوج اور تدبیر مگر عادل خوش ہے اور تازہ اور ظالم نادم ہے اور حیران آرام پایا متقی نے اور لوٹا متقی نے اب اختیار کر تو ای بادشاہ جو چاہے قبل کوچ کے اسواسطے
کہ اختیار ہے تجکو خلق خدا پر اور جاری ہے حکم تیرا نزدیک و دور پر اور نائب کیا ہے تجکو اللہ تعالی نے زمین پر اور حکم کیا ہے تجکو ادائے نوافل اور فرائض کا سو یاد رکھ
انپر کھڑا اپنا اور عمل کر وہ جو مفید ہو تیرے نفس کو اور جان لے ای بادشاہ کہ نہ نفع دیگا تجکو بدن تیرا جبکہ نکل گئی روح اوس سے اور قائم نہ تجھپر قبر ترک کر خواہش
شیطان کو اور متقد (?) ہو احکام حق پر اور دور رہ اوسکی مناہی سے اور مت مغرور ہو نعمت دنیا پر پس بلائیگا تو خطا سے ظلم سے اور یاد کر ای بادشاہ کہ کیا کیا
شیطان نے تیرے باپ سے وقت مکر کے اور دھوکا دیا اوسکو ساتھ دانہ گیہون کے پس جبکہ کہا مقوقس نے یہ قصہ آگے اپنے اہل دربار کے بولے [illegible]
ای بادشاہ کیا جانتا ہے تو کہ کون لوگ تھے وہ کہا مقوقس نے کہ نہین کہا قیس نے کہ وہ قوم مومنین تھی کہ خبر دی ہے اونکی خدا تعالی نے قرآن کریم مین وَمِن
قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ۝ یعنی اور موسی کی قوم مین ایک فرقہ راہ بتاتے ہین حق کی اور اوسی پر انصاف کرتے ہین
اور دیکھا اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج مین پس جبکہ لوٹے معراج سے خبر دی اون لوگون کی اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو کہا اصحاب نے یا رسول اللہ
کیا وہ لوگ ایمان لائے ہین آپ پر جواب فرمایا ہان تو چاہا اللہ تعالی نے کہ ظاہر کرے یہ بات کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہتر ہین اون لوگون سے پس فرمایا
وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ۝ یعنی اور ہماری پیدائش مین سے ایک لوگ ہین کہ راہ بتاتے ہین حق کی اور اوسی پر
انصاف کرتے ہین کہا مقوقس نے قیس بن سعد سے ای اخا العرب جاؤ تم طرف اپنے ہمراہیون کے اور کہو جو اونسے دیکھا اور سنا ہین مجھکو کیا بات قرار پائی
نزدیک اونکے کہا قیس نے ای بادشاہ ضرور آئیگا ہمارا لشکر تمہارے پاس یا تو قبول کرو اسلام یا ادا کرو جزیہ یا لڑائی کہا مقوقس نے مین کہونگا یہ بات اپنے
لوگون سے لیکن جانتا ہون مین کہ وہ قبول نہ کرینگے اسواسطے کہ دل اونکے سخت ہوگئے ہین باعث اکل حرام کے روایت ہے ابن اسحق سے
کہ بادشاہ مقوقس کی عادت تھی کہ اعتکاف کیا کرتا تھا ماہ رمضان مین اور نہ ملتا تھا اون روزون مین کسی اہلکار سے نہ اپنے آدمی سے اور نہ جانتا تھا کوئی
کہ کیا کرتا تھا اوس مکان تنہا مین اون روزون اور سوائے اون کے [illegible] تھین اونکی قیس بن سعد سے روز آخر شعبان مین سولہوین سال ہجرت کے پس غصہ

قیس بادشاہ سے اور آئے طرف عمرو بن عاص کے اور بیان کیا اونہنے سب ماجرا اپنی ملاقات کا بادشاہ سے فقط کہا ابن اسحق نے کہ تھا
ولی عہد مقوقس کا ارسطولیس نام اور تھا وہ سخت متکبر جب سنین اوسنے باتین اپنے باپ کی اور دیکھی توجہ اوسکی طرف اسلام کے اور یہ کہ ملا دیگا عرب سے
بلکہ مسلمان ہوگیا اور دیدیگا اونکو ملک اپنا تو صبر کیا اوسنے یہانتک کہ بیٹھا باپ اوسکا اعتکاف مین حسب عادت کے پس جمع کیا ارکان دولت کو خفیہ اور
کہا اونسے جانلو کہ تم لوگ مالک اس ملک کے ہو اور میرا باپ چاہتا ہی دینا اوسکا عرب کو کہ سمجھی یہ بات سنیکے اوسکی باتون سے کہا اون سبنے ای بادشاہ
معلوم ہی تجکو کہ صلاح اس کام کی تیرے ہاتھ مین ہی اور تو ولیعہد ہی اوسکا کرو وہ کام کہ مناسب سمجھو اور ہمکو پس بلایا شہزادہ نے آبدار اپنے باپ کا اور
دین اوسکو ہزار اشرفیان اور وعدہ کیا بہت احسانون کا پس ڈالا زہر کہ پلائے پانی مین بادشاہ کو تو کیا وہ کام ساقی نے اور وفات ہوئی مقوقس کی سمّ سے پس
آیا ساقی آگے ارسطولیس کے اور یہ خبر دی اوسکو مرگ پدر کی تو گیا وہان خلوت مین شہزادہ اور دفن کردیا اوسکو خفیہ اور قتل کیا اوس ساقی کو اور بیٹھا تخت پر
گویا نائب ہی اپنے باپ کا حسب عادت ایام خلوت مین اور نہ آگاہ ہوا بادشاہ کی موت سے کوئی شخص یہ ہوا قصہ مصریون کا مگر عمرو بن عاص نے جب کہ کوچ کیا
بلبیس سے اور مقیم ہوئے موضع قیلوب پر بھیجے اپنے آدمی پرگنات مصر پر واسطے دلجوئی اور دلاسا کے کہ نہ بھاگے کوئی اپنے گہر سے اور ہم راضی ہین
تمسے ساتھ پہونچانے فقط رسد خوراک و کاہ کے پس قبول کیا زمینداروں نے اس بات کو اور خوش ہوئے پھر چلے عمرو رضی اللہ عنہ قیلوب سے اور مقام کیا
موضع بحر الحصار پر پس گھبرائے لوگ وہان کے لشے اور شور کیا اور بند کیے گہر اور کھڑے ہوئے دروازون پر واسطے حفاظت اہل و اموال کے لیکن عمرو بن عاص
نے حکم کردیا تھا اہل یمن اور اکثر عربون کو کہ نگہبانی کرین شہر کی چارطرف سے اسواسطے کہ لوگ لائے تھے اطراف کے لشکر مین رسد اور اشیاے ضروریہ دور دور سے
پھر عمرو رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ قاصد بھیجین طرف مصر کے اور تھا غلام عمرو رضی اللہ عنہ کا اہل رملہ سے وردان نام آگاہ سب زبانون سے کہا عمرو رضی اللہ عنہ نے ای وردان مین چاہتا ہون
بھیجنا تیرا اور قبطیون کے کہ تو جانتا ہی زبان اونکی لیکن نہ ظاہر کرنا یہ بات اونپر کہا اوسنے مین حاضر ہون بسر و چشم پس ارادہ کیا لکھنے خط کا طرف بادشاہ مصر کے
کہ ناگاہ آیا قاصد ارسطولیس کا اور کہا اوسنے ای معشر عرب اسوقت بادشاہ کا طالب کرتا ہی ایک شخص تمہارا تاکہ کہے اوس سے باتین اپنے دل کی امید ہی کہ
اللہ تعالی صلح کرادے آپس مین کہا عمرو بن عاص نے یزید بن ابی سفیان اور ہاشم طائی اور عبداللہ بن جعفر طیار اور نعمان بن منذر اور ربیعہ بن عامر سے کہ
مین گیا ہون آگے سالار روم کے پس نہ پایا مینے کسیکو قہرمان اپنے اب نہ جاسکے کوئی انکی طرف سوا میرے کہ چاہتا ہون دہشت کا دینا اونکا اور تحقیق انکے حال کی
قوت اور ضعف سے اور نہ چھپی رہے مجھپر کوئی بات انکی پس کہا انسبنے ای صاحب رسول اللہ کے قوی کرے اللہ تعالی ارادہ تمہارا اور دین مقصود ہمارا اگر خیر خواہی
دین اور فکر مصالح مسلمین مین کرو جو لائق ہو تمکو کہا حضرت شرحبیل سے حضرت عمرو نے کہ نائب کیا مینے تمکو اپنا مسلمانون پر ہو میری جگہ کہ جاؤن مین طرف
قبطیون کے اور لاؤن خبر اونکی کہا حضرت شرحبیل نے اللہ تعالی توفیق دے اور مضبوط کرے تمکو پس پہنا عمرو نے لباس شامی اور رکھا جبہ صوف کا اور لٹکائی
تلوار گلے مین اور چڑھے گھوڑے پر اور ہمراہ لیا اپنے غلام وردان کو اور چلے تینون یعنی عمرو اور غلام اور قاصد طرف قصر الشمع کے پس دیکھے قریب شہر کے
میدان مین لشکر اونکے کھڑے تھے آراستہ ساتھ زرہ اور جوشن اور سب سامان کے پھر جب کہ اوپہنچے حضرت عمرو محل شاہی مین خبر ہوئی ارسطولیس کو کہا
لایا ہی ایک سوار عربی کا تو حکم کیا اوسنے روبرو لانے کا پس چلے عمرو رضی اللہ عنہ محل مین سوار تلوار لٹکائے ہوئے کہا دربان نے پیادہ ہونے کو گھوڑے سے لیکن نہ مانا
عمرو رضی اللہ عنہ نے پھر کہا سب نے تو دیدے ہتھیار اپنے اور انکار کیا اوسکا بھی عمرو رضی اللہ عنہ نے اور کہا کہ نہ مین اوترون گا گہوڑے سے نہ دون تلوار اپنی کسیکو اور اگر کہے تمہارا امیر چلنا میرا
اسی طرح تو بہتر ورنہ لوٹ جاؤن مین نہین ہی شان ہم لوگون کو عزت دی اللہ تعالی نے ساتھ ایمان کے اور مدد کی ہماری اسلام سے نہین ذلیل ہوتے ہم آگے
اہل شرک کے اور نعوذ باللہ ہو تنبیہ تمکو اور تمنے طلب کیا نہین ہی کہ ہم لوگون نے باتین اونکی جاکے بادشاہ سے کہا ارسطولیس نے کہ آنے دو جیسے چاہے
پس آئے لوگ باہر اور کہا اونسے جیسے چاہو جاؤ تو گئے عمرو رضی اللہ عنہ سوار نزدیک تخت بادشاہ کے اور دیکھا تخت اور دربانون اور وزیرون کو کھڑا ہوا روبرو اوسکے
ساتھ زینت تمام کے پس تبسم کیا عمرو رضی اللہ عنہ نے اور پڑھا فَمَآ أُوتِيتُم مِّن شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ لِلَّذِينَ
آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ○ یعنی سو جو ملا ہی تمکو کچھ چیز ہو سو برتنا ہو دنیا کے جیتے اور جو اللہ کے ہان ہی بہتر ہی اور رہنے والا واسطے

عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا ہان پھر کہا اوسنے کہ یہ ای فضیلت ہی اونکی سب انبیا پر کہا عمرو نے کہ کلام کیا ہی گود مین اپنی مان کی بہت لڑکون نے مثل صاحب یوسف علیہ السلام
اور صاحب جریج اور صاحب اخدود وغیرہ نے پھر کہا اون لوگون نے ای عربی کیا کلام کیا تمھارے نبی نے سوا عربی کے کہا عمرو رضی اللہ عنہ نے کہ نہین فرمایا ہی
اللہ تعالی نے وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللَّهُ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ یعنی اور کوئی رسول
نہین بھیجا ہمنے مگر بولی بولتا اپنی قوم کی کہ اونکے آگے کھولے پھر بھٹکاتا ہی اللہ جسکو چاہتا ہے اور راہ دیتا ہی جسکو چاہتا ہے پھر کہا اونھون نے کیا ہوئے ہین
اور نبی بھی سوا تمھارے نبی کے کہا عمرو نے کہ ہان مثل صالح اور شعیب اور لوط اور ہود کے راوی کہتا ہی کہ جب سنا اون لوگون نے کلام فصیح عمرو کا کہنا آپس مین
بیچ زبان قبطی کے ای بادشاہ یہ عربی بڑا فصیح زبان اور شجاع ہی اور بیشک یہ امیر ہی اپنے لشکر کا اگر قید کرلین ہم اسکو بھاگ جائینگے سب آدمی اسکے کہا راوی نے
وردان جو غلام تھا عمرو کا سنتا تھا یہ باتین کہا لوگون سے بادشاہ نے کہ نہین جائز ہی ہمکو کہ فریب کرین خصوصا جب کہ طلب کیا ہو ہمنے کہا وردان نے [illegible]
دوسری زبان مین عمرو سے اور سمجھ لیا عمرو نے مطلب اونکا پھر کہا بادشاہ نے ای اخا العرب کیا چاہتے ہو تم حالانکہ نہ آیا ہماری طرف کوئی شخص مگر
لوٹا ساتھ ٹوٹے کے اب تمنے لگائی ہی طرف بادشاہ موضع نوبہ کے اور بجاوہ کے کہ آئے ہے ہماری مدد کو کہا عمرو نے کہ ہم نہین ڈرتے کثرت اعدا سے تحقیق
وعدہ کیا ہی ہمسے اللہ تعالی نے فتح کا اور حکومت تمام زمین کا ہم بلاتے ہین تمکو طرف ایک کے تین باتون سے یا اسلام یا جزیہ یا قتال کہا شہزادے نے کہ
ہم نہین دیتے کچھ جواب اسکا سوا مشورت اپنے باپ مقوقس کے اور وہ معتکف ہی لیکن ای اخا العرب کیا تم مین کوئی شخص قوی [illegible] ہی تجھسے اور زیادہ فصاحت
مین کہا عمرو نے کہ مین کند زبان ہون بہ نسبت اپنے ہمراہیون کے اگر سنے تو باتین کسی ایک کی اونمین سے تو معلوم کریگا تو حال اونکا کہا بادشاہ نے کہ یہ بات
محال ہی کہ مثل تیرے اور شخص ہو کہا عمرو نے کہ اگر منظور ہو تو لے آؤن مین دس آدمی اپنے ہمراہ لشکر سے کہ سنے تو باتین اونکی کہا بادشاہ نے کہ اچھا مین
بلواتا ہون اونکو کہا عمرو نے کہ وہ نہ آوینگے تیری طلب سے لیکن اگر مرضی ہو تو جاؤن مین اور لے آؤن مین اونکو ہمراہ اپنے بولا بادشاہ اپنے مصاحبون سے
کہ جب آجاوین یہ سب تو پکڑ لینا اونکو اور اچھا ہوگا کہ گیارہ قید ہون بہ نسبت ایک کے اور وردان غلام عمرو کا سمجھتا تھا یہ کلام اونکا پھر رخصت دی بادشاہ نے
عمرو کو [illegible] پس اوٹھے عمرو اور سوار ہوئے گھوڑے پر کہا بادشاہ نے قبطی زبان مین لوگون سے کہ قتل کرنا ان سب کو جب آوین
پھر جب باہر آئے عمرو قصر سے کہا وردان نے [illegible] قول بادشاہ کا جب کہ پہونچے عمرو لشکر اسلام مین آگے آئے اصحاب اور سلام علیک کی اور کہا کہ ای عمرو
گمان کیا تھا ہمنے تمھاری ہلاکت کا پس بیان کیا عمرو نے سب قصہ اپنا اور جو کچھ کہا اونھون نے اور بیان اپنے غلام کا پس حمد کی سبحانہ تعالی کی
اور سلامتی عمرو کی اور ہوگیا امن مسلمانون پر جب وقت شب کا [illegible] نماز پڑھی عمرو نے ساتھ جماعت کے فجر کی اور حکم کیا لوگون کو واسطے طیاری
جنگ کے [illegible] آیا قاصد بادشاہزادے کا [illegible] کہ وہ منتظر ہی تمھارا ساتھ اون دس آدمیون کے کہ وعدہ کیا تمنے اونکے لانے کا کہا عمرو نے کہ فریب
ہلاک کرتا ہی اپنے صاحب کو اور پھرتا ہی دائرہ بغاوت کا پہلے باغی پر کیا خرابی ہی تمھاری کہ بلاتے ہو قاصد ہمارا پھر جب جاوے ارادہ کرتے ہو قید کرنا اوسکا اور اگر چاہین ہم
قتل تیرا ای قاصد تو کوئی مانع نہین لیکن ہم لوگ نہین خیانت کرتے اور فریب جاؤ تم اپنے امیر کے اور کہو اوس سے کہ سمجھ گئے ہم مطلب تیرا اب نہین درمیان ہمارے اور تمھارے سوا لڑائی کے

کرنا کفار کا مسلمانون پر بیچ نماز مین اور شہید ہونا اونکا اور بعد فراغت نماز کے غالب آنا کفار پر اور لکھنا خط طرف حضرت خلیفہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اور آنا فرمان ہدایت نشان بحکم احتیاط اور بشارت روانگی فوج ظفر موج کی مدد پر

کہا ابن اسحق رحمہ اللہ نے کہ یہ معاملہ واقع ہوا عمرو کا ساتھ قبطیون کے اور عمرو بن عاص جب کہتے تھے یہ قصہ تو کہتے کہ قسم اوس اللہ کی کہ بچایا مجھکو فریب قبطیون سے غرض
اور جب آیا قاصد اونکا اور کہا بادشاہ سے جواب عمرو کا کہا بادشاہ نے کہ اب مین کیا حیلہ کرتا ہون اونکی ہلاکت کا کہا [illegible] یہ لوگ تعظیم کرتے ہین
[illegible] جبکہ ہم روز اتوار کی [illegible] دون اپنے لوگون کو [illegible] جب [illegible] مطلب کے جبکہ کھڑے ہوں یہ لوگ نماز مین

اور سعید بن زید اور سب صحابہ اور حملہ کیا دشمنون پر پس پیس ڈالا اونکو روایت ہی جابر بن اوس سے کہ روک لیا ہمنے اونکو جانے سے طرف مصر کے
پھر واللہ نہ بچا اونمین سے کوئی اور ہوگئے وہ مانند جانورون کے کہ قید ہون جال مین پھر جب فتح دی اللہ تعالی نے ہمین مبارکبادی دی ایک دوسرے نے
آپس مین سلامتی کی اور شکر کیا اللہ تعالی کا اور تعریف کی ہم سب نے یوقنا کی اوپر اونکے اخلاص کے اور اوٹھائے ہمنے شہید اپنے میدان سے کہ تھے چارسو
چھتیس آدمی کہ ختم کیا اللہ تعالی نے اونکا ساتھ شہادت کے اور پہونچی خبر شہزادے کو مارے جانے اوسکے تمام لشکر کی ساتھ اوسکے بھائی چچازاد کے
پس غمناک ہوا اور یقین جانا ہلاک اپنا پھر بلایا اوسنے اپنے بطارقہ اور ارباب دولت کو اور مشورہ کیا اونسے اس کام مین کہا سب نے ای بادشاہ تو جانتا ہی کہ
نہین بنیا ہمیشہ واسطے کسیکے اور ہمیشہ بادشاہ بدلتے رہتے ہین اور نہین تو بڑا اون بادشاہون سے کہ بھاگے ہین لڑائیون مین اور سنا ہی ہمنے کہ دارنوس ابن اردین
کو شکست دی سکندر نے ستر بار لیکن پھر مقابلہ کیا اوسنے اور صف آرائی کی اور نہو استقلال دعا کرین علما اور مشائخ ہمارے تیری فتح کی اور نکل تو مقابلہ
اعدا کو پس ارادہ کیا اوسنے مقابلہ مسلمین کا اور کھولے خزانے باپ کے اور صرف کیا اونکو اوپر لشکر کے اور عطا کیے سلاح اور نکالا جوانان لشکر کو خارج شہر
واسطے لڑائی کے اور طلب کی کمک نوبہ اور ملک بجاہ سے مدد اور تامل کیا تا آنے اونکے کے کہا راوی نے کہ جب گذرا حال مومنین کا فریب کفار سے
جیسا کہ مذکور ہوا تو تحریر کیا یہ واقعہ عمرو بن عاص نے طرف خلیفہ برحق حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اس طرح بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
عمرو بن عاص کی طرف سے بیچ خدمت امیر المومنین عمر بن خطاب کے بعد سلام علیک کے مین حمد کرتا ہون اللہ تعالی کی اور درود بھیجتا ہون اوسکے نبی
تحقیق پونہچا مین مصر مین ساتھ سلامتی کے اور ہوا معاملہ ہمارا موضع بلبیس مین ساتھ بیٹے مقوقس کے اس طرح اور فتح دی ہمکو اللہ تعالی نے اوپر اوسکے پھر کوچ کیا ہمنے
وہان سے طرف منزل بحر الحصا کے اور صلح کر لی تھی ہمسے اکثر اہل قریہ نے یہان کے کہ مشہور ہی وہ ضلع ساتھ جرف کے تا کہ رسد کو پہنچاتے رہین ہمکو اور روانہ
کیا تھا مینے وہان عبد اللہ یوقنا کو واسطے خرید طعام اوسکے سوارون کے ساتھ اور گیا مین خود قاصد ہوکر نزدیک افسر قبطا کے گفتگو کو پس قید کرنا چاہا اونہون نے
ولیکن محفوظ رکھا مجکو اللہ تعالی نے اونسے پھر کہات مین بیٹھے وہ ہماری شب مین اور دھوکا دیا ہمکو طمع گفتار سے قاصد سمجھکر پھر جب کہ کھڑے ہوئے ہم نماز
جمعہ کو بے فکر دوپہر اور نہ جانا ہمنے اونکو بسبب شغل نماز کے کہ یہ جماعت اعدا کی ہی یا عبد اللہ یوقنا کی یہان تک کہ شروع کیا اونہون نے قتل ہمارا پس شہید
ہوئے ہمسے چارسو چھتیس ۴۳۶ آدمی لیکن ساٹھ اونمین مقطعین صحابہ تھے اور ہم لوگ اب درمیان بحر تلاطم کے ہین بسبب کثرت اعدا کے پس مدد کرو ہماری ای
امیر المومنین ساتھ لشکر موحدین کے والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور مہر لگائی خط پر اور دیا عبد اللہ بن قرط کو پس روانہ ہوئے وہ وہان سے
اوسی ساعت اور قطع کی راہ سرعت سے یہان تک کہ پونہچے مدینہ منورہ مین عشرہ درمیانی ماہ شوال سنہ بائیس ۲۲ ہجری قدسی مین پس بٹھایا اونٹ اپنا دروازہ مسجد
نبوی پر اور اندر گئے تو دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قریب قبر مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس دیا خط اونکو اور نظر کی حضرت عمر رض نے طرف عبد اللہ بن قرط
کے فرمایا کیا عبد اللہ ہی کہا مینے کہ ہان فرمایا کس مقام سے آیا تو کہا مینے مصر سے نزدیک عمرو بن عاص سے فرمایا مرحبا تجکو ای ابن قرط پھر کھولا خط اور پڑھا اوسکو
کہا لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الۡعَلِيِّ الۡعَظِيۡمِ جو شخص ترک کرتا ہی احتیاط کو واقع ہوتا ہی میدان خطا مین واللہ سمجھاتا تھا مین عمرو کو مگر حازم اگر اسکے
طبع الغالب بر رضا بہذا الامر حسن السیاست لیکن جب کہ نازل ہوتی ہی قضا بند ہو جاتی ہین آنکھین پھر تحریر فرمایا اوسی وقت ایک فرمان کرامت عنوان بنام نامی
سرجیش بین حضرت ابو عبیدہ امین الامت کو اور لکھا اوسمین سب ماجرا عمرو کا جو گذرا اونپر مصر مین اور حکم کیا کہ روانہ کرو طرف عمرو کے ایک لشکر جیدہ اور بھیجا
وہ خط ہمراہ سالم مولی ابو عبیدہ کے کہا عبد اللہ قرط نے کہ مقام کیا مینے مدینے مین دو روز پھر اجازت طلب کی مینے رخصت کی تو زاد راہ عنایت کی مجکو
بیت المال سے اور لکھا جواب خط عمرو بن عاص کا اس طرح بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ یہ خط ہی عمر بن خطاب کی طرف سے عمرو بن عاص کو اما بعد
مین حمد کرتا ہون اوس اللہ کی کہ نہین کوئی لائق پرستش کے سوا اوسکے اور درود بھیجتا ہون اپنے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تحقیق پونہچی مجکو خبر تمہارے
معاملے کی جو گذرا مصر مین غدر کفار سے جیسا کہ سابق لکھا ہوا تھا ام الکتاب مین اور اچنبھا ہی تجھپر ای عمرو بن عاص کہ مطمئن ہو دشمنون کی طرف سے اور نہ واقف ہو
اونکے حیلے سے اور نہ جانتا تھا مین تجکو مگر نیک رائے خجستہ تدبیر لیکن پورا ہوتا ہی وہ کام کہ چاہے اللہ تعالی اور خوش رہو اپنے کام مین بچتے ہوئے دشمن سے

اور جھٹلایا کرو خبرین اور اللہ تعالی مدد کرتا ہی ہماری اور تمھاری بیچ فرمان برداری اپنی کے اور تحقیق لکھ بھیجا ہی مینے ابو عبیدہ کو کہ روانہ کرین طرف تمھارے
ایک لشکر جرار بس قریب الحینان کا ہوا اور بجا لانے طاعت الٰہی کے والسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ پھر مہر لگائی اوسپر اور دیا وہ خط
عبد اللہ بن قرط کو پس لیا اونھون نے وہ خط اور روانہ ہوئے یہان تک کہ آئے مصر مین اور دیا اونھون نے خط عمرو بن عاص کو تو پڑھا اونھون نے
اوسکو روبرو جماعت مسلمین کے اور خوش ہوے سب لوگ اوسکو سنکر اور منتظر رہے اپنے بھائیون کے روایت ہی ابن اسحق سے کہ حدیث کی مجھے
سہل بن عبد اللہ نے اونھون نے موسی بن عبد الرزاق سے کہ کہا اونھون نے جب کہ فریب کیا ابن مقوقس نے ساتھ مسلمانون کے اور لوٹ پڑا اوپر ہرایک
اونمین پر اور یاد سے گئے وہ تمام تو پوچھا اوسکو یہ خبر اور گریہ کیا اور کہا اے قوم اپنے بھائی چچازاد کے اور سخت قسم کھائی اس بات پر کہ کون عوض اسکا پھر کہا
ارباب دولت کو کہ جمع ہون اوپر کے گرجا گھر مین جو واقع ہی قصر الشمع مین تو جمع ہوئے وہان سب لوگ اور بیٹھا ابن مقوقس تخت پر قریب قریب اور کھڑا ہوا خطبہ
پڑھنے کو اور کہا ای اہل دین نصرانیہ اور ہستی ما معمودیہ کہ شہر تمھارا عظیم ہی اور یہ ملک ہی فرعون کا جو تمسے پہلے تھے اور حاکم ہوے ہین یہان کے بہت بادشاہ کہ دسترس
ہوئی اونکو اقلیمون پر اور بڑے بادشاہ یہان کے تھے آل حمیر سے مثل سنقان اور سبق اور طمان اور یہی طمان بانی ہی ان ستونون کا جو ہین مصر مین اور یاد رکھو
بن کنعان اور لقمان بن عاد اور ذو القرنین کہ بڑا بادشاہ ہوا ہی اور دست بدست آیا یہ ملک اونکا طرف قبط کے کہ آبا و اجداد تمھارے ہین مثل اطسلیس اور
بلیوس اور ریان بن ولید اور اسی نے خلیفہ کیا تھا اپنا یوسف علیہ السلام کو اور اوسکے باپ ولید کا لقب تھا فرعون اور بعد اوسکے طیلھا و الیکس و داداہیر
ناہیل پھر میرا باپ مقوقس اور بادشاہ سب اقلیمون کے حسد کرتے ہین اسی ملک مصر پر اور یہ عرب کہ نہین حریص کوئی زیادہ انسے پس جانتا ہون مین
کہ شکست ہوئے ہو اونکے مقابلے سے اسی واسطے طمع کی اونھون نے تمھارے ملک کی جیسے کہ طمع کی پہلے ملک شام مین اور چھین لیا اوسکو
قیاصرہ کے ہاتھ سے اب لڑو واسطے حفاظت اپنے مال و اطفال کے اور مین بھی ایک تمھارا ہون اور جان لو کہ بادشاہ مقوقس نے حکم کیا ہی مکاوحت اہل
عرب کا اور کہا ہی کہ بیت المال کو ظاہر کرنا اور نہ چھپانا کسی کو نہ مشورہ کرے لیکے تو اور باپ دولت سے کیا کہتے ہو تم کہا سب نے ای بادشاہ ہم غلام ہین اس دولت کے اور
دبے ہوے ہین گردنین ہماری نعمت و احسان ان کی پاس سے ہین اب لڑتے ہین ہم خوشی سے یا مدد کریگا ہماری مسیح ساتھ فتح کے یا مارے جاوینگے بیچ نصرانیت کے
ابن مقوقس نے اپنے ارکان کی اور خلعت دیا سب کو اور کہا سب سے کہ نکلو باہر شہر کے اور کھڑے کرو خیمے اپنے اور استعداد کرو لڑائی کا اس قدر کہ آجاوے
مدد جمع ہو اور بجا کی اونھون قبول کیا سب نے اور کھینچے خیمے اپنے طرف میدان کے کہا ابن اسحق نے اور آئی اوسی شب خبر ابن مقوقس کو کہ لڑائی واقع ہوگی مسلمانون
ملکوچ با اور بہانکے آب نہ آئیگا تمھاری مدد کو وہان سے کوئی شخص پس کھڑا کیا واسطے ارطولیس کے ایک خیمہ بڑا لشکر قبطیون اور طیار ہوے مسلمان اور
دلانے لگے آپس مین لڑائی کا اور جو کی پہنچے تھے نوبت بنوبت پس اول شب پہرا کرتے عمرو بن عاص اور معاذ نصف شب کو اور یزید بن ابی سفیان آخر شب کا
اور نور ایمان ظاہر ہوتا تھا اونکے لشکر پر اور آواز مسلمانون کی بلند ہوتی ساتھ تلاوت قرآن اور ذکر اللہ تعالی اور درود کے اوپر نبی علیہ السلام کے

بعد مشورت روانہ کرنا حضرت ابو عبیدہ کا ایک لشکر مدد عمرو بن عاص کو موافق تحریر خلیفہ برحق کے اور جانا
چار اصحاب کا بدلے چار ہزار کے اور ملنا راہ مین اوس لشکر سے جو بھیجا تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے
مدینے سے مسلمانون کی مدد کو پھر ملنا جماعت متنصرہ عرب کا راہ مین اور غالب آنا اونپر مدد الٰہی سے اور ملنا
مسلمانون کا افسران قبط سے بیچ لباس متنصرہ کے اور بیعلمی سے ملانا اونکے لشکر مین اور بعضے حالات
مجلس اوسکے اور بیان مقالات حضرت عمر کا دین مین

روایت کی ابن اسحق نے کہ جب پہونچا فرمان عالیشان حضرت خلیفہ کا ابو عبیدہ امین الامت کو اور پڑھا اونھون نے آگے سب مسلمانون کے کہا خالد بن ولید نے
کہ ای ابا سلیمان کیا ہی صلاح تمھاری کہا اونھون نے کہ جب امیر المؤمنین فرماوین واسطے مدد عمرو بن عاص کے تو اطاعت کرو حکم کی کہا ابو عبیدہ نے

که وه طرف مصر کے بعید ہو اگر روانہ کروں مین لشکر بڑا تو خوف ہی مجھکو درازی راہ اور مشقت کا کہا خالد نے کتنا لشکر بھیجا چاہتے ہو تم کہا ابو عبیدہ نے
چار ہزار سوار کہا خالد نے کہ اللہ تعالی کفایت کریگا تمکو پوچھا ابو عبیدہ نے کہ کس طرح کہا حضرت خالد نے کہ اے امین الامت اگر ہے یہی ارادہ تمہارا تو روانہ کرو چار شخص
مسلمانوں میں سے کہ ہر برابر چار ہزار سوار کے ہیں کہا حضرت ابو عبیدہ نے وہ کون چار ہیں کہا خالد نے کہ ایک میں اور مقداد بن اسود اور عمار بن یاسر اور مالک
بن حارث جبکہ سنا ابو عبیدہ نے یہ کلام روشن ہوا منہ اونکا اور فرمایا کہ اے ابا سلیمان کرو جو پسند آوے تمکو پس بلایا ان لوگوں کو خالد نے اور آگاہ کیا اپنے ارادے
سے تو قبول کیا سب نے اور طیار ہو گئے کہا خالد نے ہم چلینگے اسی رات پھر جب کہ نماز پڑھائی ابو عبیدہ نے ساتھ جماعت کے مغرب کی آئے تینوں اصحاب جیسے
خالد ہیں اور سوار ہوئے گھوڑوں پر بعد رخصت ہونے کے ابو عبیدہ اور مسلمانوں سے اور لیے ہمراہ اپنے راہ بتلانے والے طرف وادی موسی اور شوبک کے
بارادہ مصر پس قطع کی راہ یہاں تک کہ پہونچے متصل عقبۂ ایلیا کے ناگاہ ملے راہ میں ایک لشکر سے کہ زائد ہزار سے تھا سوار اوپر اونٹوں اور گھوڑوں کے تو دور سے
بہ واسطے جست و جو کے تو وہ لوگ ثقیف اور طے اور مرداس کے تھے بھیجے ہوئے حضرت عمر رضؓ کے بطرف مصر بسرداری رفاعہ بن قیس اور بشار بن عون کے جب کہ پہچانا
اونکو سلام علیک کی اور سنا اور مرحبا کہا اور بشارت دی فتح کی اور بلند کین اونھوں نے آوازین ساتھ تکبیر و تہلیل کے پھر دیکھنا ان چار صحابیوں کے
اور چلے طرف مصر کے اکتھار روایت ہی منصور بن ثابت سے کہ کہا اونھوں نے تھا میں اوس لشکر میں کہ روانہ کیا حضرت عمر رضؓ نے طرف مصر کے
ساتھ رفاعہ اور بشار کے اور ملے ہم خالد وغیرہ سے نزدیک عقبۂ ایلیا کے اور چلے ہم یہاں تک کہ پہونچے زمین مصر میں اور باقی رہی درمیان ہمارے مسافت
دو روز کی پس جاتے تھے ہم شب تاریک میں کہ ناگاہ سنی آہٹ لوگوں کی دور سے تو ٹھہر گئے ہم کہا خالد نے اے جوانان عرب کون لاتا ہے خبر اس لشکر کی تو وارد کی
کہتے ہیں نصر بن ثابت کہ میں سوار تھا شتر پر پس بسہل اترا میں اوپر سے اور ننگے پانوں چلا میں اوس آہٹ پر تو دیکھا مینے ایک لشکر کثیر اور معلوم ہوا مجھکو کہ
منصرۂ عرب ہے میں زائد تین ہزار سے کہا مینے دل میں کہ واللہ نہ لوٹونگا میں بے خبر لائے ان کے پس آگے بڑھا میں واسطے سننے گفتگو اونکی کے تو سنا مینے کہ
کہتے تھے ذلیل کیا صلیب کو ہماری دشمنوں نے اور خرچ کی ہمنے کوشش لیکن نہ حاصل ہوا سوا رنج و تعب کے جب سے کہ چلے ہم مدین سے نہ ملا ہمکو
راہ میں کوئی اب آ پہونچے ہم قریب مصر مقام کرو اس میدان میں واسطے حصول راحت کے اور چرائیں اپنے شتر اور گھوڑوں کو تو بولا افسر اونکا کہ مراد ہماری
جلدی پہنچنے میں خدمت اور انعام میں بادشاہ مصر کے ہے لیکن اگر تم لوگ ارادہ کرتے ہو آرام کا تو مقام کر لیں اور اترے وہ لوگ اوس مقام پر جو مشہور ہے ساتھ
غدیر کے اور مشغول ہوئے اپنے حوائج میں کہا نصر بن ثابت نے کہ جان لیا مینے کہ یہ منصرۂ عرب ہیں پس لوٹا میں طرف اپنے اصحاب کے اور کہا مینے حال
اونکا سو حمد و ثنا کی اللہ تعالی کی سب نے اور کہا خالد سیف اللہ نے کہ کیا ہے صلاح تمہاری کہا اونھوں نے کہ صلاح میری یہ ہے کہ سوار ہو گھوڑوں پر اور
حملہ کرو اونپر یکبارگی قبل اس کے کہ راحت لین تحقیق یہ آئے ہیں واسطے مدد صاحب مصر کے کہ بلایا ہے اوسنے انکو واسطے لڑائی کے ہمارے لوگوں سے
پس باندھے سب نے صلاح اور چڑھے گھوڑوں پر اور چھوڑا غلاموں کو اوپر اسباب کے اور چلے یہاں تک کہ قریب ہوئے اوس لشکر سے سو تامل کیا مسلمانوں
نے کہ خواب کر رہے ہیں پھر جب سو گئے وہ لوگ کہا خالد نے کہ گھیر لو انکو [illegible] تاکہ نہ نکلنے پاوے کوئی انکا پس بلند کی آواز تہلیل اور تکبیر کی
اور دوڑے اونپر ساتھ تلواروں کے سو نہ جاگنے پائے کفار مگر یہ کہ تلوار قطع کرتی تھی اونکو اور واقع ہوئی دہشت اونکے دل میں پس بباعث نیند کے
گھبرا گئے اور اٹھنے لگے آپس میں اور گھیر لیے [illegible] ابن قیس اور بشار ساتھ تھا ساتھ جماعت کے [illegible] بھاگنے والوں کو پھر جب صبح ہوئی دیکھے
[illegible] ایک ہزار اور تین سو [illegible] اونکو آگے حضرت خالد رضؓ کے تو پوچھا خالد نے کہاں سے آئے تم اور کس طرف جاتے تھے کہا اونھوں نے
کہ ہم منصرۂ عرب ہیں شام کے [illegible] ہم شام سے طرف مصر کے اور [illegible] مقوقس کو [illegible] واسطے مدد اپنی کے لیکن
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اور صاحب حمص سے نے بھیجا تھا اسکو وکیل کرکے روبرو حضرت ابو عبیدہ کے بواسطے صلح کے پس دریافت کرتا تھا وہ ہر ایک کو اور دیکھتا جاتا تھا موزہ ہمارے پھر کہا
اوسنے واسطے ہین تم آل غسان کے تم لوگ عرب حجازی ہو آئے ہو ہم پر فریب کرنے کو تحقیق دیکھ لیا ہمنے درمیان تمہارے اوس شخص کو کہ فتح کیا ہی اوسنے شام کو
اور قتل کیا ہی وہان کے بادشاہون کو اب لکھتا ہون شاہ مصر کو قصہ تمہارا تاکہ قید کرے تمکو کہا ہم لوگون نے کہ ہم نہین سمجھتے کیا کہتا ہی تو یہ وہم پیدا ہوا تجکو
ہماری سے نجانا تو نے کہ مسلمانون نے نہجھوڑا ہم مین کچھ مال اور لوٹا ہمکو اور کیا ہمکو ذلیل بعد عزت کے اور فقیر بعد غنا کے بلایا ہی ہمکو شاہ مصر نے
خلعت بھیجکر ساتھ بڑی تسلی کے اپنی مدد کو کہا عامر نے کہ تبسم کرنے لگا نوتلس میری ان باتون سے اور کہا مجھسے کہ آل غسان تو اکثر سمجھتے ہین زبان روم کی
قسم مجکو اپنے دین کی نہین تم لوگ غسانی او سچ ہی کہ تم مسلمان ہو کہا ہمنے ہلاک ہو تو اگر ہوتے ہم وہ لوگ نہ آتے درمیان تمہارے دن مین بے دھڑک بلکہ آتے شب کے
گمات سے اور بچاتے اپنے لوگون سے تحقیق تو نے حقیر جانا مسیح کو کہ کیا ہمکو اصحاب محمد سے تحقیق واقع ہوا تو گناہ عظیم مین پھر مقام کیا ہمنے قریب اونکے کہا
نوتلس ہے وہان کے لوگون نے ای باپ ہمارے یہ وہ لوگ نہین جنکا ذکر کیا تو نے اگر مسلمان ہوتے تو نہ دلیری کرتے آنے مین بیچ مصر کے روز روشن مین اور
نہ اوترتے آبادی مین بولا نوتلس قسم اللہ کی مین خوب جانتا ہون انکو بیشک یہ مسلمان ہین نہجاؤ آنکے پاس اور کہانا پانی دو انکو کہ خبر بھیجتا ہون مین انکی بادشاہ کو
تاکہ ہوشیار ہو جاوے روایت ہی عامر بن ہبار سے کہ لطف اللہ تعالی کا ہم پر یہ ہوا کہ جب سنا اور رہبانون نے کلام نوتلس کا کہا اونھون نے آپسمین
کہ واجب ہی ہم پر کہ صلح کرلین اسلیے تاکہ بیخوف ہو جاوین ضرر سے پس بولا ایکا ایک بڑا عاقل اگر صلح کی تمنے تو نہین معلوم کون غالب ہو مردو فرقون سے ہم لوگ
یا عرب اگر غالب ہوئے لوگ ہمارے تو خوف ہی اس بات کا کہ بادشاہ سے حال ہماری صلح کا ساتھ مسلمانون کے بغیر اجازت پس قتل کرے ہمکو
بادشاہ اور تم جانتے ہو کہ یہ لعین مخالف ہی ہمارے مذہب سے اور ہر روز کافر کہتا ہی ہمکو اسواسطے کہ وہ نسطوری ہی اور ہم یعقوبی لیکن اگر صلح کرتے ہو تم
تو پہلے پکڑو اس پادری کو اور حوالے کرو اسکو بیچ ہاتھون عرب کے پھر امان طلب کرو پس عمل کیا سب نے اوسکے کہنے پر اور قید کیا اوسکو اور لے آئے آگے ہمارے
اور کہا ہمسے قسم تمکو اوس چیز کی جسکا اعتقاد رکھتے ہو دین مین تم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو یا نہین کہ ہمنے پکڑا ہی اس ملعون کو واسطے تمہارے دیتے
اور طلب کرتے ہین ہم تمسے امان کہ ہم لوگ نہین جانتے لڑائی جھگڑا تو جواب پاؤ کہا مالک اشتر نے ای لوگو جوکہ ارادہ کیا تمنے ہمسے صلح کا تو صلح کی ہمنے تمسے اور
جو کچھ پوشیدہ ہی معاملہ ہمارا اپس مین انہی ہم کذب سے کہ وہ بدتر چیز ہی نزدیک ہمارے مذہب اسلام مانع ہی ہمارا جھوٹ سے اگر تلوار ہو ہمارے کسیکے سر پر
جب کہ سوال کیا جاوے دین سے تو جھوٹ نکہیگا اور کلام کریگا ساتھ صداقت اللہ تعالی کے ہم لوگ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور تمکو امان ہی اللہ اور رسول
کی طرف سے جب کہ سنا رہبانون نے کلام مالک کا تو قریب آئے اور سپرد کیا ہمارے اوس پادری کو کہا اوس سے خالد نے ای عدو اللہ خلاف کیا اللہ تعالی
نے جس کام کا تو نے ارادہ کیا تھا پھر پیش کیا اوسکے اسلام اور انکار کیا اوسنے اور کہا کہ مین بھاگا تھا ملک شام چھوڑکر پھر ڈالا مجکو مسیح نے تمہارے
ہاتھون مین بیشک مسیح مسلمان ہی کرو مجسے جو ارادہ ہو تمہارا پس ماری گردن اوسکی پھر نکلے آدمی وہان کے ہماری طرف ساتھ طعام اور بدیہ کے تو کہا یا
اور محمود سے کہ تا کہ کہا اوس بڑے عاقل نے خالد سے ای سردار میں ادم کرتا ہون تجہین شجاعت قسم ہی تجکو اللہ تعالی کی کون ہی تو اصحاب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہا اونھون نے مین خالد بن ولید مخزومی ہون پھر کہا اوسنے کیا تو نے ہی فتح کیا ملک شام اور خراب کیے وہان کے بادشاہ اور پہلوانون کو
تحقیق صفت تمہاری میرے پاس ہی پھر گیا وہ دیر مین اور لایا ایک کتاب اور کھولا اوسکو پس درمیان ایک ورق کے اوسمین صورت تھی حضرت عمر
بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اور جمال لباس اور صورت کا اور صورت حضرت ابو عبیدہ کی اور صورت حضرت خالد بن ولید کی کہ برہنہ تیغ لیے ہاتھ مین ہی
اور کہا ہمیشہ مین سنتا تھا باتین تیری کیون معزول کیا تمکو خلیفہ نے اور سپہدار کیا سوا تمہارے کہا حضرت خالد نے کہ جناب عمر امیر المومنین امام اور خلیفہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین جو حکم کرتے ہین ہمکو نہین خلاف کرتے ہم اوسکا تحقیق اللہ تعالی نے یہی حکم کیا ہمکو اپنی کتاب کریم مین کہ اَطِیْعُوا اللّٰہَ
وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ یعنی حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور جو اختیار والے ہین تم مین فرمانبرداری اونکی فرض ہی
ہم پر اسواسطے کہ وہ حکم کرتے ہین ساتھ عدل کے اور کہتے ہین اچھی بات اور منع کرتے ہین برائیون سے تحقیق سمجھا ہمنے اونکو خمس غنیمت کا مالون مین

بہت بار پس نہ بڑھا اونکو دنیا میں اوس سے کچھ بہرہ اور نہ اختیار کیا دنیا کو آخرت پر فرش اونکا خاک ہی اور لباس پیوند دار چلتے ہیں بازار میں پیدل
پیادہ تواضع اونکا لباس ہی اور تقوی بنیاد اور ذکر خدا شعار اونکا ہی اور عدل رعیت پر شعار اونکا رحم کرتے ہیں یتیم پر اور نرمی ساتھ بیوہ اور مساکین کے
دستگیری کرتے ہیں مسافروں کی مضبوط ہیں اللہ کے دین میں سخت ہیں اعداء اللہ پر قائم رکھتے ہیں احکام الٰہی کو اور شرماتے ہیں حق بات میں اور نہ ظلم کرتے
کرتے ہیں مخلوق سے پس پوچھا اوس قبطی نے کہ کیا تھی ہیبت اونکی آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی کہا حضرت خالد نے کہ ہاں سنا ہی میں نے
حضرت سعد بن ابی وقاص سے کہ کہتے تھے وہ اجازت مانگی ایک روز حضرت عمر نے پاس جانے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں اور اجازت دی اونکو
پس گئے حضرت عمر دیکھا لیکن تبسم فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا عمر نے ہمیشہ ہنستا رکھے آپ کو اللہ تعالیٰ کیا ہی باعث اس تبسم کا یا رسول اللہ
فرمایا حضرت نے کہ تعجب کیا میں نے ان عورتوں سے کہ تھیں نزدیک میرے جب کہ سنی اونہوں نے آواز تمہاری بھاگیں پیچھے پردے کے کہا حضرت عمر
نے یا رسول اللہ آپ بہت زائد ہیں اس بات میں کہ ہیبت کریں لوگ آپ سے پھر کہا ان عورتوں کو خطاب کر کے اے دشمنو اپنی جانوں کی ڈرتی ہو تم
مجھ سے اور نہیں ڈرتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اونہوں نے ہاں تم غصہ ناک اور سخت زائد ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے قسم ہی اوسکی کہ میری جان اوسکے ہاتھ میں ہی نہیں ملتا تمکو شیطان راہ میں اے عمر مگر لوٹ جاتا ہی سامنے سے دوسری راہ پر کہا راوی نے
جب کہ سنا اوس قبطی نے یہ کلام کہا برکت تمہارے نبی کی لوٹ آئی تمہارے امام پر اور تب کہا خالد نے کہ ان باتوں سے ہی تیرا ہمارے دین میں آنے سے کہا
اوس نے جب تک کہ چاہے قائم رکھنے والا آسمانوں کا پھر کہا خالد نے کہ میں چاہتا ہوں کہ دوں تمکو صلیبیں اس پر کہ پورا ہو جاوے حیلہ تمہارا پھر
لے آیا وہ بہت صلیبیں اور لیں حضرت خالد نے اور دیں قاصد بن قیس اور بشار بن عثمان کو اور پہنے لباس مانند کے نصرانیوں کے اور چھوڑے اوس نے
دس آدمی وادی القریٰ کے تاکہ نہ نکلنے دیں یہاں سے کسیکو واسطے لیجانے خبر کے آگے بادشاہ کے اور کوچ کیا وہاں سے خالد نے بطرف مصر
الغرض جب کہ آئے آدمی بادشاہ کے ہمارے استقبال کو تو دیکھا اونہوں نے ہمکو پہنے ہوئے خلعت بادشاہ کا اور لگائے ہوئے صلیبیں اور زنار
پس ملے اور لے چلے ہمکو یہاں تک کہ پہنچے ہم برابر خیموں بادشاہی کے پس اوتر پڑے ہم سواریوں سے اور بلایا ہمکو بادشاہ نے روبرو اپنے پس
تو گئے رفاعہ اور بشار اور خدمت کی بادشاہ کی اور سجدہ کیا اونکو اور کھڑے رہے بنا بر ساتھ اپنے لوگوں کے باہر پس بادشاہ نے جب کہ دیکھا اونکو
کہا اے گروہ عرب تم جانتے ہو محبت میری ساتھ اپنے اب بلایا ہی میں نے تمکو کہ مددگار ہو میرے مقابل ان عربوں کے اگر خیر خواہی کی تم نے ہماری تو امیر
کرونگا میں تمکو اور دونگا ملک اور نعمت اپنے یہاں سے کہا اوس سے رفاعہ نے خوش ہو اے بادشاہ اب سمجھ لیا تو کس قدر خرچ کرتے ہیں
کوشش اپنی تیری محبت میں اور لڑائی کے پس خلعت دیا اونکو بادشاہ نے اور باہر آئے اوسکے دربار سے اور حکم دیا اونکو بادشاہ نے خیمہ کرنیکا اونکی

دیکھنا مسلمانوں کا لشکر عمرو بن عاص سے حضرت خالد وغیرہ کو لشکر کفار میں قبطی کے اور تعجب کرنا
اس بات سے پھر مطلع ہونا عجیب پر اور شکست لشکر قبطی کی اور بھاگنا بادشاہ کا طرف سکندریہ کے
اور فتح ہونا شہر کا بسبب حیلہ کرنے نصرانی متوقش کے مسلمانوں سے پھر مسلمان ہونا اوسکا اور
لکھنا فتحنامہ وغیرہ اور بھیجنا خمس غنیمت کا طرف حضرت خلیفہ کے مع حالات روانگی اور وقف

دریائے نیل وغیرہ اور تقرر حضرت ابن الحسن کا

روایت ہی سہیل بن مسروق سے کہ جب آیا لشکر بھیجا ہوا حضرت عمر کا ساتھ رفاعہ اور بشار کے اور کیا اونکا جیسا کہ مذکور ہوا اور دیکھا ان لوگوں کو عمرو
بن عاص اور دوسرے اصحابیوں نے تکان تفرقہ لشکر قبطی کے تو دیکھنے لگے اصحاب اونکو اور اونکے لباس وغیرہ کو غور سے کہا رفاعہ بن قیس نے
آہستہ عمرو بن عاص سے کہ یہ نہیں معلوم ہوتے منتشر نصرانی اور میرا دل انکار کرتا ہی اس بات کا کہا عمرو نے اے ابا عبداللہ تحقیق دیکھا میں نے ان میں

اور دیکھا میں نے ان میں ایک ایک کو پس پایا میں نے پہنے ہوئے لباس وادی نخلہ اور وادی قری اور طائف کا تو بولے شرحبیل بن حسنہ کہ دیکھا میں نے عجیب تر ان باتوں سے وہ یہ ہے کہ دیکھا میں نے خالد کو انہیں اور پہچانا میں نے عمامہ اور کلاہ اور کپڑے اونکے وہ کہ تھے پہنے ہوئے دن آنے شہر طرابلس کے کہا یزید بن ابی سفیان نے واللہ دیکھا میں نے مالک اشتر کو اور پہچانا اونکو ساتھ درازی قد کے پھر کہا آپس میں کہ کھل جائیگا حال انکا عنقریب پس اصحاب مشغول تھے انہیں باتوں میں کہ ظاہر ہوئے روبرو سے نعیم بن مُرّہ تو پہچانا اونکو اصحاب کرام نے اور خوش ہوئے پس سلام علیک کی نعیم نے اور بیان کیا تمام ماجرا تو سجدہ کیا سب نے اللہ تعالی کو شکر کا اور کہا آپس میں کہ ہوشیار اور آمادہ رہنا جب کہ سنو آواز تکبیر کی لشکر قبط سے دوڑنا طرف اونکے کہا ابن اسحق نے کہ کام اللہ تعالی کے مخلوق میں ساتھ تدبیر کے ہیں کہ جب رات ہوئی جمع کیا بادشاہ نے اپنے ارکان دولت کو اور کہا کہ تنگ آگیا ہوں ان عربوں سے کہ گران ہوگیا غلہ ہمارا اور لوٹتے ہیں سوار انکے اس جانب موضع ریفینہ تک اور اس طرف موضع سعید تک اور نہ آئی مدد ہماری نوبہ اور بجارہ سے بسبب غدر کے کہ واقع ہوا اور مان پر اب صلاح میری یہ ہے کہ مقابل ہوں عربوں سے وقت صبح انکی غیبت کے کہا سب نے ای بادشاہ یہی صلاح بہتر ہے پس بانٹے سلاح اپنے لشکر پر اور نہ خبر ہوئی اوسکو اوس معاملے کی کہ واقع ہوا اندر شہر کے بعد اوسکے اور وہ حسن تدبیر اللہ تعالی کی واسطے مسلمانوں کے یہ ہوئی کہ روایت کی ہے ابن اسحق سے کہ تھا مقوقس کا ایک بھائی حقیقی ارجانوس نام اور تھی دوستی کمال درمیان اونکے اور مقوقس نکرتا تھا کوئی کام بلا صلاح بھائی کے اور بیٹھتے تھے یہ دونوں برابر تخت پر اور سوار ہوتے ساتھ پس اس دفعہ کہ معتکف ہوا مقوقس اور کچھ خبر نہ پائی اوسکی بھائی نے اور گذرا زیادہ مدت سے تو پریشان ہوا اور آیا نزدیک بھتیجے کے تو بیٹھا دیکھا اوسکو تخت پر کہا اوسکو کیا ہوا بادشاہ کہا اوسنے وہ معتکف ہے اب تک اور حکم کیا ہے مجکو بیٹھنے کا اوسکی جگہہ یہاں تک کہ سوچ لے مقدمہ قتال عرب کا یا صلح اونسے پس خاموش ہوگیا ارجانوس اور جانا کہ بھائی اوسکا مار گیا اور تھا ارجانوس بھی معتقد نبوت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور جانتا تھا کہ دین اونکا پھیلیگا مشرق و مغرب میں اور بادشاہ مضمحل ہوجائینگے اونکے اصحاب کے وقت میں اور اوترینگے شہروں میں پس نہ ظاہر کیا ارجانوس نے بھید اپنے دل کا کسی سے پھر جب نکلا ابن مقوقس ساتھ لشکر کے بطرف میدان تو جمع کیا ارجانوس نے اون لوگوں کو کہ چھوڑ گیا تھا اونکو ابن مقوقس واسطے حفاظت مصر کے قصر الشمع میں اور کہا اونسے کہ تم جانتے ہو کہ عقل قوت ابن آدم کی ہے اسواسطے کہ اللہ تعالی نے مخصوص کیا ہے آدم کو بسبب اوسی عقل کے سب مخلوقات سے اور میرے بھائی کو قتل کر ڈالا ہے اوسکے بیٹے نے بیشک اور وہ مہربان تھا تمپر اور یہ عرب مالک تھے آگے بڑے ملک کے تمہارے ملک سے لیکن نہ باقی رہا اونکے ہاتھ میں اور نہیں دیر زوال دولت میں تمہاری مگر مقابلہ لشکر عرب کا اگر فتح ہوئی عرب کی تو قتل کرینگے اور لوٹینگے تمکو اور رہینگے تمہارے گھروں میں اور تقسیم کرینگے تمہاری اولاد کو کہا اون سب نے ای سردار ہمارے کیا ہے صلاح تمہاری کہا صلاح میری یہ ہے کہ آمادہ رہو اور بند کرلو دروازے شہر کے اور نہ آنے دو کسیکو داخل مصر میں لشکر قبط سے اور وہ نہیں طاقت رکھتے اسقدر کہ لڑیں تم سے اور عرب درپے اونکے ہو نہیں چلے جائینگے بطرف اسکندریہ اور جانب مغرب میں مصر کے پھر صلح کر لینگے ہم بعد اوسکے عرب سے اور امن لینگے اوپر اپنی جانوں اور اولاد و اونکے اور دینگے ہم یہ شہر اونکو بعد لینے امن کے جو چاہے اونکی شریعت قبول کرے اور جو چاہے جزیہ دے پس نیک جانی سب نے صلاح اوسکی اور جانا کہ کلام اسکا حق ہے اور تھا ارجانوس کے گھر میں ہزار غلام پس قبضہ کرلیا اوسنے اوپر محل شاہی کے اور لے لیے سب خزانے اور مال اور بند کر دیے دروازے قصر الشمع کے اور بند وبست کرلیا سب شہر کا اور نہ خبر ہوئی اس بات کی ابن مقوقس کو نصف شب تک اور آخر شب آئے پاس اوسکے بعض خدمتگار اور کہا اوس ماجرا اوسکے چچا کا تو یقین کیا اوسنے ہلاک اپنا بسبب خروج ملک مصر کے پس اسی حال میں کہ وہ متحیر تھا اس کام میں ناگاہ تکبیر کہی بانہ حضرت خالد بن ولید نے اور اونکے ساتھیوں نے درمیان لشکر قبط کے اور سنا عمرو بن عاص اور سب باقی مومنین لشکر نے تکبیریں اونکی تو ادھر سے تکبیریں کہیں اونھوں نے بھی اور واقع ہوا زلزلہ کفار میں اور حملہ کیا مسلمانوں نے اونپر اور شروع کیا قتال جب کہ دیکھی ارسطولیس نے حیرانی اور خرابی اپنے لشکر کی ہمراہ لیا اپنے غلاموں اور اہل کاروں کو اور بھاگا براہ دریا بجانب مغرب مصر کے اسکندریہ کی طرف اور گذرے شہر مریوط پر کہ تھا اوسمیں ہوبذان ساقی بادشاہ کا تین ہزار فوج سے پس پکارا یہا سے [illegible] لوگ مصر میں کہ بادشاہ بھاگا اور نہ باقی رہا کوئی قبطی لشکر میں غرق ہوئے دریا میں بہت لوگ اور فتح دی

اللہ تعالی نے مسلمانون کو۔ روایت ہے ابن اسحق سے کہ مارے گئے اوس رات مین قبطی پانچ ہزار اور لوٹا مسلمانون نے مال اونکا جب
صبح ہوئی بلائے حضرت خالد مسلمانون سے اور سلام علیک کی آپس مین اور مبارکبادی دی ایک دوسرے نے سلامتی کی اور داخل ہوئے شہر مین
اور گھیر لیا قصر الشمع کو پس آ گئے آیا ارجانوس بن راعیل بھائی مقوقس کا اور کہا اے جوانان عرب معلوم کرو یہ کہ اللہ تعالی نے مدد کی تمہاری ساتھ فتح کے
اور خونریزی کی ہیبت تمہاری اس طرح اور اگر نکرتا مین یہ حیلہ لیے پہنچنے پر تو نہ بھاگتا وہ تمسے اب جو تم غالب ہوے تو ہم دیتے ہین تمکو شہر اس شرط پر کہ
نہ تعرض کرو کچھ ہمسے اور نہ دست درازی کرو ہمپر ساتھ برائی کے جو شخص ہمارا چاہے رہے اپنے دین پر اور جزیہ دے تمکو اور جو چاہے متابعت تمہاری
وہ متابعت کرے کہا حضرت معاذ بن جبل نے اوسکے جواب مین کہ فتح دی ہمکو اللہ تعالی نے کفار پر بسبب صدق ہماری نیتون اور نیک کامون اور متابعت
حق کے اور نہین کہتے ہم کوئی بات مگر اوسکو پورا کرتے ہین اور نہین غدر اور مکر کرتے ہم لوگ امان دیتے ہین تمکو اوپر جان و مال و ازواج و اطفال کے جو شخص رہے
تمہارا اپنے دین پر نہین منع کرتے ہم اوسپر ترک کا اور جو قبول کرے ہمارا دین تو نفع اوسکا مثل نفع ہمارے کے اور ضرر اوسکا مثل ضرر ہمارے کے پھر
جبکہ سنی ارجانوس نے یہ بات دین مسلمانون کو کنجیان شہر کی اور امن پائی اوسنے ساتھ اپنے لوگون کے جو وہان تھے پھر جمع کیا اصحاب کرام اور اکابر
اور مشائخ کو اور کہا اونسے کہ اللہ تعالی نے غالب کیا ہمکو تمپر اور بھاگا بادشاہ تمہارا مقابلے سے تم لوگ اب ہمارے قبضے مین ہو اور مملوک ہمارے ہوے جو مسلمان
ہو تمنے قبول کیا تمنے اوسکو اور جو انکار کرے دور ہو اوسے کہا اون سب نے کہ سنا ہمنے یہ معاملہ تمہارا کہا حضرت معاذ نے کیا سنا ہے تمنے حال ہمارا کہا
اونھون نے سنا ہے ہمنے کہ اللہ تعالی نے ڈالی ہے رحمت تمہارے دلون مین اور تم عفو کرتے ہو جو تمپر ظلم کرے اور احسان کرتے ہو جو تمسے برائی کرے اور تم
جانتے ہو کہ ہم محکوم علیہ ہین اگر ہوتا اختیار ہمارا تو متابعت کرتے ہم تمہاری پس نرمی کرو ہمسے اور دیکھو احوال ہمارا تو پوچھا حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اصحاب کرام
سے کہ کیا ہے صلاح تمہاری بیچ مقدمے اس قوم کے کہا حضرت شرحبیل بن حسنہ نے کرو جو حکم کیا ہے اللہ تعالی نے عدل کا انصاف اور احسان کرو اور دلجوئی کرو
انکی اس واسطے کہ جب جاوینگے ہم اوپر اور شہرون کے تو سنینگے اور شہروالے یہ معاملہ تمہارا جو کرو گے ساتھ اہل مصر کے پس متابعت کیا کرینگے بغیر جنگ کے
اور لڑائی کے تو قبول کیا یہ حضرت معاذ بن جبل اور خالد بن ولید اور مقداد اور عمار بن یاسر اور مالک اور ربیعہ اور زید کہ یہ بات بھی ہے جو کہی کاتب وحی نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اور احسان اور شفقت ساتھ لوگون زیردست کے معمول ہے پھر کہا عمرو نے اہل مصر سے کہ تحقیق امن دی ہمنے تمکو اوپر جان اور
اولاد اور مال تمہارے کے اور یہ احسان ہے ہمارا تمپر اور معاف کیا ہمنے جزیہ تمہارا اب کی سال اور سال آیندہ سے لینگے ہم تمسے جزیہ اس طرح کہ دے
ہر شخص عاقل بالغ تمہارا ایک دینار سال بسال اور جو ایمان لاوے وہ بھائی ہمارا ہے پس سنا ارجانوس بھائی مقوقس کے نے کلام عمرو کا اور کہا کہ تحقیق
انصاف کیا تمنے تحقیق اللہ تعالی بسبب انھین کامون کے فتح دیتا ہے تمکو اور مطلع ہوا ہون اوپر صدق دین تمہارے کے اب مین گواہی دیتا ہون یہ کہ
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ اور گواہ رہو تم لوگ اس بات پر کہ جو چھوڑ گیا ہے میرا بھائی مال
اور اسباب اور متاع وہ سب ہبہ کیا مینے واسطے تمہارے بالعوض اس تمہارے احسان کے میرے شہر والون سے کہا راوی نے پس دیکھا
اہل مصر نے مسلمان ہونا ارجانوس کا داخل ہوئے بہت لوگ اسلام مین اور بنایا عمرو نے اوس جگہ کو مسجد جامع اور وہ شہر [illegible]
اور جمع کیا مال جو لیا تھا لشکر قبط سے اور [illegible] اور جو کچھ کہ تھا قصر شاہی مین [illegible] اور دیا باقی [illegible]
امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے [illegible] ساتھ علم بن [illegible]
طرف مدینہ منورہ کے پس گئے علم بن [illegible] مدینہ منورہ مین اور دیا وہ مال اور خط حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو جبکہ پڑھا آپ نے [illegible]
اللہ تعالی کی اور داخل کیا سب اسباب بیت المال مین [illegible] کہا علم بن [illegible] امیر المومنین عمرو بن عاص نے سلام عرض کیا [illegible]
[illegible]
[illegible]

آیا ہوا اسکندریہ سے بعد لینے رخصت کے ارطبولیس سے اور ساتھ اوسکے خلعت اور تحفے ہین واسطے باپ کے اور پانچ سو سوار اور سنا اوسنے راہ مین کہا ہے اوسکا گھیر لیا شہر مین پس چھوڑا اوسنے لشکر پیچھے اور آیا ہے ساتھ دو خادمون کے نہین معلوم کہ کیا ہے ارادہ اوسکا پس اوٹھ کھڑے ہوئے خالد اور لیا اپنے غلام ہمام اور جبار شخص معتمد علیہ کو ہمراہ اپنے اور جا بیٹھے آڑ مین اوس ٹیلے کی طرف اسکندریہ کے پس ناگاہ دیکھا ہوبذان کے بیٹے کو ساتھ دو خادمون کے کہ آیا نزدیک ٹیلے کے اون قبرون مین کہ بیان کیا تھا اوسکا ریانے یوقنا سے اور ارادہ کیا اوسنے اوس قبے کا پس آہستہ گئے خالد اوسکے پیچھے اور کھڑے ہوئے اوسکے سر پر یکبارگی اور کھول لیا تھا اوسنے تختہ لگا ہوا سرنگ کا بعد کھودنے زمین کے جب کہ دیکھا اوسنے ان عربون کو کانپنے لگا خوف سے کہا خالد نے کہ اگر سچ کہے تو تجھے امن دونگا مین تجکو اور اگر جھوٹھ بولیگا تو جدا کر دونگا سر تیرے بدن سے کہا اوسنے کہ مین سچ کہتا ہون تجسے کہ مین بیٹا ہون ہوبذان کا اور تھا مین نزدیک بادشاہ کے اسکندریہ مین بھیجا اوسنے مجکو ہمراہ پانسو سوارون کے واسطے مدد میرے باپ کے اور حفاظت اس شہر کے اور راہ مین سنا مینے اپنے گوئندون سے کہ تم اوترے ہوئے ہو اس شہر پر تو ٹھہرایا مینے لشکر کو اور آیا تنہا طرف قبے کے کہا اوس سے خالد نے کہ کیا کام ہے تیرا اس قبے سے کیا یہان چھپے ہین اسلحہ تمہارے یا مدفون ہے خزانہ پس انکار کیا اوسنے ان دونون باتون کا کہا خالد نے پھر کیا ہے سبب یہان آنے کا کہا اوسنے اگر امن دو مجکو تو سچ کہون تم سے کہا خالد نے امن ہے تیری جان کی کہا اوسنے ای سردار امن دو میرے باپ اور اوسکے متعلقون کو تو امن دی خالد نے سب کو کہا اوسنے کہ یہ قبہ اوپر مونہہ سرنگ کے ہے اور سرنگ گئی ہے دار الامارۃ مین اور دار الامارۃ درمیان شہر کے ہے جب کہ سنا خالد رضی اللہ عنہ نے یہ کلام روشن ہو گیا مونہہ اونکا خوشی سے پھر محفوظ رکھا اونکو خالد نے اور کہا کہ کھود دیوا اسکو ساتھ میرے آدمیون کے پھر جب کھود دی اونھون نے راہ سرنگ کی بھیجا ہمام غلام کو واسطے بلانے بعض لشکر کے آہستہ ساتھ آگ اور تیل اور قندیلون کے پس آ پہنچے وہ لوگ جلدی اور تھا وہ ٹیلا بہت بلند کہ نہ دیکھا شہر والون نے باوجود قرب کے اوسکی آڑ مین کسیکو پھر جب آیا ہمام اون چیزون کے ساتھ روشن کیے چراغ اور اوترے سرنگ مین اور ابن ہوبذان سب کے آگے تھا اور پہنچے دوسرے دروازے پر داخل محل مین پس رہا اوسوقت کھولا چاہتی تھی اوسکو واسطے یوقنا کے جب کہ سنی اوسنے آہٹ لوگون کی کہا تم کون ہو کہا خالد نے ابن ہوبذان سے کہ باتین کرے اوس سے پس کہا اوسنے کہ فلانا ہون بیٹا ہوبذان کا کھول دروازہ اور مت خبر کر میرے باپ کو تو کھولا اوسنے دروازہ اور چیرہ گئے خالد ساتھ ہمراہیون کے اور داخل محل کے مین اور پکڑ لیا رہا کو پس کہا اوسنے ای لوگو چھوڑ دو مجکو کہ چاہتی تھی رہائی تمہارے لوگون کی اور آئی تھی دروازہ کھولنے کو واسطے اونکے تاکہ جا ملین تم سے اور رات کو جاؤ تم اس شہر کے آگرا اسی رات سے کہ ناگاہ دیکھا ہے آیا تھا مجکو رب العالمین مین رہا ہون دین ماریہ کی جو زوجہ تمہارے نبی کی ہے پس خوش ہوگئے خالد یہ سنکر اور کہا اوس سے کہان ہین لوگ ہمارے تو ہمراہ لے گئی خالد اور کو اور ضرار یوقنا و غیرہ کے پھر کھولین قیدین اونکی اور آئے سب دار الامارۃ مین پس پایا ہوبذان مع غیرہ کو بیہوش شراب سے پس تو مقرر کیا اوسپر کچھہ آدمی اپنے اور حکم کیا باقیون کو کہ پھیل جاوین تمام فصیل پر اور پکڑلین پہرے والون کو اور کہا کہ کھول دو دروازون کے اور پس اوس شہر کے دو یا مسلمان تو بیٹے اونکے اور کھولا اونکو اور گھس آیا باقی لشکر شہر مین اور یہ سب واقع ہوا درمیان شب کے پھر جب صبح ہوئی جاگا ہوبذان اور چاہا ہی اوٹھنے تو پایا مسلمانون کو گرد اپنے اور قبضہ تمام شہر کو پس کہا اوس سے خالد نے ای عدو اللہ اگر نہ دیتا مین امان تیرے بیٹے کو تو قتل کرتا مین تجکو جیسے قتل کیا تم نے ایسے اہل و عیال ہمراہ اپنے اور قتل کیا یہان سے کہ ہم لوگ جب کہ کہتے ہین کچھہ بات تو نہین خلاف کرتے اوسکا پس جان گیا ہوبذان کہ بتائی ہے راہ اونکو میرے بیٹے نے پھر جب نکلا ہوبذان ہمراہ اہل و عیال کے وہان سے کہا اوسکے بیٹے نے خالد سے ای سردار اگر جاؤن مین اب نزدیک باپ کے تو قتل کریگا مجکو اور نہین ارادہ میرا سوا تمہاری صحبت کے اور مین کہتا ہون اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پس کہا اوس سے خالد نے کہ یہ محل تیرے باپ کا ساتھ اوس مال و اسباب کے کہ اسمین ہے ملک تیری ہے لے اسکو اور خوشی کر اور پیش کیا خالد نے اسلام شہر والون پر پس مسلمان ہوئے اکثر پھر کہا خالد نے یوقنا کو کہ بشارت ہے تجکو ساتھ رضامندی اللہ تعالی اور مغفرت اور ثواب کے بسبب تمہارے صبر کے ان تکلیفون پر فتح کر دیا ہے تجکو اللہ تعالی نے یہ شہر کہا یوقنا نے واللہ نہین فتح کیا اسکو مگر محض اپنے فضل و کرم سے اور برکت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس لکھا خط خالد نے عمرو بن عاص کو

آفاق اور کنارے ملک کے اور بنا تہین اونکی اور آیا تو جانب اعرب کے گرفتگان دولت کو گھیر آتو نے دہر سے نیکی کرنے اونکے کو اور پونہچا تو ملک سے اوسکا
چیز کو کہ نہین پونہچا کوئی اور اونہا لیے تو نے عزم اپنے سے بوجھل کام ایس قائم ہوا وہ عزم ساتھ اونکے اور مستقل ہوا مصاحب ہوا تو زمانون کو پس آیا تو
اونکا اور نہ تلخ ہوا عیش تیرا بیچ اوس آخیر کے کہ کی گئی بنائے تو نے محل اور مکانات مثل پہاڑون کے اور چلا گیا تو پس باقی رہا مگر نشان دیوارون کا
نعمت اور حین دیے گئے ہم ساتھ زمانے اچھے تیرے کے پلائے گئے ہم ساتھ بدلیون تیری کے مینہہ بڑی بوندون کا اور چھوٹی کا اسید رکھتے ہین ہم
بیچ دہر کے بلی طرح کی آرزوون کا اور نجات پانے مراحل کا یہان تک کہ اوترا آیا پس ہٹ گئے قسم عمر کی تیرے اوس جگہہ پہاڑ اور زنا بیچ محارم اور اہل تیرے کے کوئی برا اور بڑھا

ذکر فتح اسکندریہ اور جانا قبطیون کا جہازون پر واسطے غارت مسلمانون کے سواحل کی طرف اور قید کرنا بہت مسلمانون کا کہ اونہین ضرار اور اونکی بہن خولہ وغیرہ ہین اور جانا حضرت خالد کا بحکم امیر انکی رہائی کو اور خوش ہونا ملاقات سے ایک اصحاب کی اور دریافت کرنا اوس سے حال اپنے قیدیون کا اور فتح کرنا دیر سیج کا اور بعد قتل وہان کے بطریق کے چھوڑ آنا ایک صحابی مقید کا پھر عنایت الہی چھڑانا اون سب مسلمانون کا قبطیون سے

کہا راوی نے جب کہ ارادہ کیا خالد نے اسکندریہ کا اور مقام کیا خالد نے نکلکر بیوط سے کہا اونسے بعض جاسوس نے کہ جب بھاگا ابن مقوقس اور آیا اسکندریہ مین سخت
پریشان ہوا سنکر فتح مصر کی اور تھا شہر اسکندریہ بھرا ہوا بہت لوگون سے اور موجود تھے وہان جہاز کثیر تو بٹھلایا اوسنے کئی جہازون مین قبطیون کو اور کہا
اونسے کہ شبخون مارو مسلمانون پر اور بر شہرون سواحل شام کے اور غارت کرو اونکو پس گئی سپاہ اوسکی واسطے غارت مسلمانون کے اور دیکھی اونہون نے
ایک رات بہت جگہہ آگ روشن ہوتی دریافت کیا ایک شخص سے جو وہ آگاہ تھا اون شہرون کا کہا اوسنے کہ یہ آگ مسلمانون کی ہے کہ مقیم ہین یہان پر بولے وہ کہ
یہی تھا مقصود ہمارا پس اوترے جہازون سے خفیہ اور آئے اوپر مسلمانون کے تو دیکھا اون لوگون کو بیچ لباس بنی دوس کے کہ وہ بنی اعمام ابوہریرہ
کے تھے اور ساتھ اونکے ایک طائفہ تھا قوم بجیلہ سے اور اونہین ضرار بن ازور بھی تھے کہ مقیم تھے وہان واسطے بیمار ہو جانے کے اور ساتھ تھین اونکے خولہ بہن
اونکی بیمار داری کو اور حکم دیا تھا حضرت ابوعبیدہ نے اون لوگون کو وہان مقام کا بسبب بڑی چراگاہ ہونے کے اور ہو سنے اوس جگہہ کے مامون خوف
آدمیون کی غارت سے اس واسطے کہ شکستہ حال ہو گئے تھے وہ لوگ اور اوٹ گئی تھی دولت اونکی پس نہ سنبھلنے پائے مسلمان کہ ناگاہ گھیرے قبطی اور نیزار کی شب مین
اور شروع کیا قتل اور شبخون مارا بعضون کو اور قید کر لیا بعضون کو کہ منجملہ اون مقیدون کے ہین ضرار اور بہن اونکی اور لیا مال جس قدر کہ اوٹھا سکے اور
جہاز پر لائے اون سب کو جہازون پر اور تھے یہ سب قیدی ان ۃ مرد ایک ہزار ایک سو مسلمان پس کہا اونکو جہازون پر اور بھاگ گئے طرف اسکندریہ
روایت ہی ابن اسحق سے کہ تھے اون دنون امیر ابوعبیدہ مقیم موضع طبریہ مین واسطے واقع ہونے اونکے وسط بلاد مین کہ قریب تھین
اوس سے اردن اور شام اور سواحل اور آئے تھے ابوہریرہ شکر کرتے باجازت ابوعبیدہ کے واسطے دیکھنے اپنی قوم والون کے اور دریافت کرنے کو
حال بیماری ضرار کا کہ بہت دوست رکھتے تھے اونکو بسبب اونکی شجاعت کے اور ہمراہ تھے ابوہریرہ کے ایک اونکے حلیف بنی بجیلہ سے پس پونہچے یہ دونون
بیچ اوس شب کی کہ شبخون مارا تھا اونپر قبطیون نے ... اونکو گرا ہوا ... اور آدھی شب ... پس پاس ... اونکو بھاگ ... تو پوچھا اون
زخمی کو دریافت کیا اوسنے ابوہریرہ سے کہا اونہون نے ہم نہین جانتے کچھ مگر یہ کہ ناگاہ شبخون مارا ہمپر قوم ہماری نے اور نہین معلوم ہوا کہ کون
طائفہ تھے وہ اور نہ جانا ہم یہان تک کہ گھیرے ہمپر ساتھ تلوارون کے اور قتل کیا اون لوگون کو کہ دیکھتے ہو تم اور پکڑے گئے باقی اون کو جہازون پر
کہا ابوہریرہ نے سنکر لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور گئے کنارہ سمندر پر کہ مقام تھا مسلمانون کا پس نہ پایا پتا کہنا رکا پھر
جب کہ ... پایا ابوہریرہ نے کنارے سے دیکھا ایک تختہ جہاز کا کہ او چھلتا آتا تھا موجون سے اور اوسپر ایک شخص یہان تک کہ قریب آیا اور کنارہ پر شخص

کیا ایل بادشاہ موضع برقہ کے ہین کہ بھیجا تھا ہمکو طرف ملک قبط کے کہ مانگتے ہین اونسے چند قیدی مسلمان عربون کے تا کہ دیکھے اونکو اور کلام کرے اونسے
پس اقرار کیا ہی ملک قبط نے کہ بھیجونگا مین ایک جماعت اونکی اب چلے ہین ہم واسطے خبر کرنے صاحب برقہ کے پھر کہا خالد نے کہ شاید تم اون مسلمانونسے ہو
کہ فتح کیا اونھون نے ملک شام کہا خالد نے کہ ہان ہم وہی ہین کہا راہب نے کہ خبرین تمھاری آتی تھین مجکو ہر دم اور معلوم کرو کہ دیکھا ہی مینے تمھارے نبی علیہ
الصلوۃ والسلام کو قافلہ قریش مین اور مین جب نزدیک بحیرا کے گیا تھا پھر جب وفات پائی بحیرا نے آئے ہم اس دیر مین اور آتے ہین سب راہب اپنے کنیسون سے
تمام ملک کے میرے ملنے کو اور پوچھا کرتے ہین مجھسے حال تمھارا اور تمھارے نبی کا اور کہتے ہین مجکو کہ تو اور طریقے اونکے کے ہی اور دیکھا ہی تو نے اونکے نبی کو پس
شرح کی مینے تم کو اونکے تمھارے دین کی اور بیان کیے اونسے معجزات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مناظرہ ہوا مجھسے ایک راہب کا انھین دنون کہ وہ کہتا تھا
کہ جس نبی کی بشارت دی مسیح نے وہ یہ نہین ہین پس کہا مینے غلطی کی تو نے وہی نبی عربی ہین پھر کہا اوسنے مجھسے کہ وہ نبی مبشر مسیح کا ظاہر ہوگا ملک حجاز سے
اور چڑھیگا آسمان پر کہا مینے واللہ سنا ہی مینے کہ چڑھ چکا وہ آسمان پر اور مخاطب ہوا ملاء اعلی سے اور صبح کو کہا یہ معاملہ قریش سے پھر کہا خالد سے کہ سلام
کرو کہ درمیان اس پہاڑ کے ایک دیر ہی کہ اوسکو دیر مسیح کہتے ہین اور جا کر ہو وہان کا ایک بطریق ساتھ اپنی جماعت کے اور وہ لوٹا کرتا ہی راستے قوافل عرب کا اور
لوٹا تھا اوسنے ایک قافلہ تمھارے لوگون کا پس لیا مال اونکا اور برہنہ کیا اونکو اور قید رکھا پاس اپنے ایک شخص تمھارا پس ہر روز تکلیف سخت دیتا ہی اوسکو
اور نہین رحم کرتا اوسکی فریاد پر بلکہ کہتا ہی نہین چھوڑونگا مین تجکو جب تک کہ نہ کفر کریگا تو ساتھ اللہ تعالی کے اور سجدہ کرے تو صلیب کو پھر نکالتا ہی ایک تصویر
نحاس کی کہ اوسکے سر پر ایک عمامہ سیاہ ہی اور کہتا ہی مسلمان سے کہ یہی حقیقت تیرے نبی کی پھر رکھتا ہی اوسکو رو برو اور ڈالتا ہی بچا ہوا پانی اپنا پیالے سے اوسکے
سر پر اور وہ مسلمان پناہ مانگتا ہی اوسکے ان فعلون سے پھر جب کہ سنا خالد نے یہ کلام اوسکا اوٹھ کھڑے ہوئے اور لیا ہمراہ اپنے شرحبیل بن حسنہ اور عامر بن ربیعہ
اور یزید بن ابی سفیان اور ہاشم بن سعید او قعقاع اور رفاعہ کو اور چھوڑا باقی لشکر کو اوسی جگہ اور گئے درمیان پہاڑون کے طرف دیر مسیح کے پس دیکھا
اوس دیر کو پھر جب قریب پہونچے اوسکے ناگاہ باہر پایا اوس بطریق کو کہ ہمراہ تھی اوسکے شراب اور ایک شکار ذبح کیا ہوا پس آیا وہ نیچے ایک درخت کے کہ تھا
متصل دیر سے اور جاری تھا وہان چشمہ پس بیٹھا وہان اور پکارا اپنے غلامون کو تو آئے وہ اور جلائی آگ اور کباب بھوننے لگے واسطے اوسکے اور وہ کھاتا تھا
اور پیتا تھا شراب کو پھر کہا اوسنے غلامون سے کہ لاؤ اوس عربی کو پس لائے وہ ایک شخص ذلیل مغلوب کو جب کہ دیکھا اوسکو بولا مین خوش ہوتا ہون تیری تکلیف سے
واللہ نہ رحم کرونگا تجھپر جب تک کہ نہ چھوڑیگا تو دین اپنا اور قبول کرے دین میرا پس کہا اوس مسلمان نے کہ جو تیرا جی چاہے مین جانتا ہون کہ یہ سب
کام ساتھ تقدیر الہی کے ہین اور اوسکے ارادے سے اور مین صبر کرتا ہون ان بلاؤن پر اور ہرگز نہ چھوڑونگا مین دین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا پس ارادہ کیا
اوس ملعون نے کہ اوٹھے اونکے مارنے کو پس للکارا اوسکو خالد سیف اللہ نے اور حملہ کیا اوسپر اور لگا دی نوک اپنے برچھے کی اوسکی پشت سے اور قتل کیا اوسکے
غلامون کو اور کھولا اوس مسلمان کو قید سے اور اوتر پڑے اوس چشمے پر اور نہلایا اون بیمار الزن کو اور کہین پانی سوا اوس چشمے کے دور تک پس نکلے رہبان
اوس دیر کے باہر اور کہا خالد نے کہ ہم لوگ نہین اہل حدیث تاکہ الٹین تمہے اور بیشک ہم نے کیا ہی یہ تمکو تمھارے نبی نے قتل رہبان سے کہا اونسے خالد نے
کہ امان ہی تمکو اس بات پر کہ نشاندہی کرو ہمکو اسباب اس بطریق کا اور عیال و اطفال اوسکے اور رہو تم اپنے اس دیر مین تو کھولے اونھون نے دروازے
اور دیا خزانہ کو تمام مال اوسکا پھر ہمراہ لیا خالد نے قیدی اور مال اوسکا اور چلے وہان سے اپنے لشکر کو پس پوچھا اوس عربی سے خالد نے کہ کہان ہو گرفتار
کہا اونھون نے مین اسید بن حاتم ہون بھائی عدی کا کہ قید کیا مجکو اس بطریق نے آخر ایام خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ مین کہ جاتا تھا مین طرف موضع برقہ ہمراہ
قافلے کے اور تھا ساتھ میرے اسباب تجارت پس لوٹ لیا سب اور پکڑ لیا مجکو اور تھی یونہی تقدیر اللہ تعالی کی پس آئے خالد اپنے لشکر سے اور سو گئے رات
تبھی قبطی ساتھ اون مسلمانون قیدیون کے اوس جگہ پس اوترا چاہا انھون نے گھوڑون سے کہ پکارا وہ مباح ناصر راہب کہ اگر دیکھو اکا کہ سنبھل جاو
مقابلہ اللہ کا تحقیق نزدیک آئے قبطی اور چاہا پس ... مسلمان واسطے دشمنون کے اور گھیر لی راہ درمیان پہاڑی اون پہاڑون کے پس سنا مسلمانون
نے شور لشکر کا اور گریہ ... کا اور فریاد عورتون کی اور غصہ کرنا قبطیون کا اور زیر ... چلانے کی ... اور آواز اونکے گھوڑون اور ... کی

پس شور پڑا اونمین کہ آیا لشکر اسلام کا اور داخل ہوا خوف بادشاہ اور لشکریون کے دل مین تو کہا اپنے بادشاہ نے کہ کیا سوچا تو نے بیچ مقدمے عرب کے کہا اوسنے
کہ کیا کرون مین تدبیر جب کہ بکھر گئے دل تمھارے خوف سے اور دیکھا عرب نے کہ تم بھاگے ہو مقابلے مین اور نہین ٹہرتے سامنے مارنے اور لڑنے کے ہوا اونسے دلیر
متفرق ہوتے ہین دل تمھارے آپس مین اور پکڑ لیے انھون نے آدمی تمھارے اور نہین اونکو کچھ خوف تھا اور نہ کوئی روکنے والا اگر ہوتے وہ لوگ جو قید اونکے لشکر
کے پاس ہیں اب تو فدیہ دیتا مین اونکا و صلح کر لیتا اونکی رہائی پر اور اگر ہوتے وہ دو ہزار سوار جو کہ تھے محافظ اونکے پاس پہرے تو لڑتے اس وقت عرب
سے تو کہا وزیر نے کہ ای بادشاہ کیا ہی مرضی تیری واسطے بھیجنے وکیل کے طرف لشکر عرب کے تا کہ گفتگو کرے اونسے صلح کی اور سونپ دینگے ہم لوگ اونکے
جو قید ہین پاس ہمارے کہا بادشاہ نے کہ وہ نہین اعتماد رکھتے ہمارے قاصد کے قول کا جب سے کہ دھوکا کیا ہے نے اونسے موضع بحر الحصا مین پس اسی
حال مین آیا وہان پر میر بحر اور کہا اوسنے کہ دیکھا مینے ایک جہاز آتے ہوئے مغرب سے اور نہین معلوم کہان سے آتا ہی کہا بادشاہ نے کہ وہ بیشک
ملک کیادویل صاحب برقہ کا ہی کہ مدد بھیجی اوسنے ہمکو پس آیا وہ جہاز اور ڈالا لنگر اور اوترا اوسمین سے ایک شیخ وجیہ صاحب ہیبت سفید ریش پہنے ہوے
کپڑے سیاہ صوف کے اور اوترے ہمراہ اوسکے بیس شخص کبیر السن منجملہ قسیس اور رہبان کے پھر جب آئے وہ کشتی مین کنارے پر تو آئے اونکے واسطے
اسکندریہ سے گھوڑے ساتھ سامان مذہب کے اور خادم اور دربان وغیرہ اور تعظیم کی اونکی اور لے چلے اونکو سوار کر کے آگے اپنے یہان تک کہ پہونچے
آگے بادشاہ کے اور داخل کیا اونکو دربار مین پس اوٹھا بادشاہ اونکی تعظیم کو اور بیٹھا وہ بڑا شیخ ساتھ بادشاہ کے تخت پر کہا راوی نے کہ بھیجا تھا اسطلوس
نے ہدیہ صاحب برقہ کو اور لکھا تھا اوسکو ماجرا عرب کا کہ جو کچھ کیا اونھون نے اس کم مدت مین اب آئے ہین وہ ہمپر اس ملک مین اور لکھا تھا ای بادشاہ معلوم کر
کہ دنیا دار زوال و انتقال ہی نہین رہتی یہ کوئی چیز کہ نہ پھیرے اور نہین خوش کرتی مگر یہ کہ غم دیتی ہی آخر کو پس فریب کہا یا اوس شخص نے کہ جو چہٹا اوسکے منہ
سے اور مطلق ہوا اوسپر اور سعید وہ ہی کہ پہنا اوسنے لباس خوف کا اور عمل کیا واسطے دار القرار کے کیا نہ دیکھا تو نے ای بادشاہ ہرقل کو کہ کیسے زائل ہوا ملک اوسکا
اور پہنچا اوسکو دنیا نے بیچ مصیبتون کے اور مارے اوسکو تیر غم کے بعد اسکے کہ تھی بیچ چہرے اوسکے کے روشنی اور نہ خیال آتا تھا اوسکو کبھی دشمنون کا اور
نہ کبھی پہنچے تجھے یہ مثالین مگر یہ مین جانتا ہون کہ دنیا نہین رہتی ایک حال پر اور یہ عرب غالب ہوئے اکثر بلاد پر اور ذلیل کیا اپنی تلوارون سے مقابلون کو اور
آیا ایک لشکر اونکا ہمپر اور لے لیا ہمسے مصر اور حاکم ہوئے ہمارے شہرون پر اور ضرور متوجہ ہونگے طرف تیرے پس بہتر یہ ہی کہ باندھے تو دامن ہمت کے اور مدد کرے
ہماری ان باغیون پر اسلیے کہ ہم پڑوسی ہین تیرے اور مددگار تیرے والسلام کہا راوی نے جب کہ پہونچا یہ خط اور ہدیہ صاحب برقہ کو صلاح لی اوسنے
اپنے ارباب دولت سے بیچ مقدمے بادشاہ مصر و اسکندریہ کے پس کہا سبنے ای بادشاہ مدد کرتے آئے ہین بادشاہ ایک دوسرے کی اور تحریر ملک کی حق ہے
اور عرب جب غالب ہوئے ملک قبط پر تو توجہ کرینگے طرف ہمارے پس روانہ کر لشکر اونکی مدد کو تا کہ ہو جاوین ہم اور وہ ایک اور ورنہ بیچ فتح جسکو چاہتا ہے پس
قبول کی بادشاہ نے یہ صلاح اور حکم کیا اپنے بھائی اسطفانوس کو کہ جاوے ساتھ پانچ ہزار آدمیون کے واسطے مدد صاحب اسکندریہ کے پھر بھیجا اپنا خادم
واسطے بلانے ایک بڑے عالم کے دین نصرانیہ مین کہ جسکا نام سلیس تھا اور تھی عمر اوسکی ایک سو بیس برس کی اور تھا وہ شاگرد ذیرہ وسا کا اور ذیرہ وسا شاگرد
مرقس کا اور مرقس شاگرد یوحنا کا اور یوحنا ہی حواری عیسی علیہ السلام سے اور تھا یہ بزرگ سلیس مومن موحد اور سنی تھین اوسنے خبرین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور تصدیق کی اونکی اور ایمان لایا تھا حضرت پر قبل بعثت کے اور ظاہر ہوئی خبر بندہ کے یہان تک کہ سنی اوسنے باتین ظہور آنحضرت کی اور خبر وفات کی
اپس ویاس سبب غم کے اور بیٹھا بیچ گوشہ الم کے بباعث نہ دیکھنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ معلوم ہوئی خبر اوسکی کسیکو بہت دنون اور بنایا تھا
اوسنے ایک عبادت خانہ مراد کہ دریافت کرتا تھا ہر قافلے گذرنے والے سے کہ کون ہوا حاکم مسلمانون کا بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا لوگون نے
کہ خلیفہ ہوئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پھر سنی اوسنے خبر وفات اونکے کی اور خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پھر آئین اوسکو خبرین فتوح شام اور آنے
اصحاب رسول اللہ کی طرف مصر و فتح اونکی پھر جب کہ لکھا شاہ مصر نے صاحب برقہ کو واسطے مدد کے اور روانہ کیا اوسنے اپنے بھائی کو واسطے مدد کے تو پہلے
روانہ کیا اس پیر راہب کو دیار نہر کہ خبر دے آنے اسطفانوس کی مدد کو جب آیا بطریق رو برو شاہ مصر کے اور بشارت دی مدد کی تو خوش ہوا وہ یہ سنکر اور کہا

نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ تمام اہل زمین اور آسمان کے تو تحقیق قبول کرتا مین شفاعت تیری تحقیق اللہ تعالی نے کیا ہی نام اوسکا نزدیک نام اپنے کے
اور ذکر کیا اوسکا ساتھ اپنے ذکر کے اور تعریف کی ہی اوسکی ساتھ اوس چیز کے کہ تعریف کی اپنی ساتھ اوسکے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَؤُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝
یعنی مقرر اللہ لوگون پر نرمی کرتا ہی مہربان اور فرمایا اونکے حق مین بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝ یعنی ایمان والون پر شفقت رکھتا ہی مہربان
اور فرمایا مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنی جسنے حکم مانا رسول کا اوسنے حکم مانا اللہ کا اور کہا اَلنَّبِیُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ
یعنی نبی سے لگاو ہی ایمان والون کو زیادہ اپنی جان سے اور کہا یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ یعنی ای رسول پونہچا
جو تجھکو اوترا تیرے رب سے اور بیشک اللہ تعالی نے بلند کیا ذکر اوسکا اور بڑائی اونکی فرمایا وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ اور یہ نہایت شرف اور
تعظیم ہی اور فرمایا ای محمد نہ ذکر کیا جاؤنگا مین یہان تک کہ ذکر کیا جاے تمہارا پس جسنے دوست رکھا تمکو دوست رکھا مجھکو اور جسنے انکار کیا تمہارا
انکار کیا میرا اور جسنے نہ مانی نبوت تمہاری نہ پہچانا مجھکو اور خبردار ہو کہ مین خود شاہد ہوتا ہون تمہاری نبوت کا پس فرمایا اللہ تعالی نے وَیَقُوْلُ
الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًۢا بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ یعنی اور کہتے ہین منکر تو بھیجا نہین آیا کہہ اللہ بس ہی گواہ
میرے تمہارے بیچ اور فرمایا دوسری جگہہ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ۝ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنی اور بس ہی اللہ حق ثابت کرنے والا محمد
رسول اللہ کا۔ کہا راوی نے جب کہ سنا اوس بطریق نے یہ کلام خالد سے خوش ہوا اور کہا تحقیق نجات پائی اوسنے کہ تابع ہوا اونکا اور ٹوٹے ہین
پڑا وہ کہ جدا ہوا اونسے پھر نئے سرے سے اسلام لایا وہ اوپر ہاتھ خالد کے اور بیان کیا تمام قصہ اپنا اول سے آخر تک پھر کہی اصحاب سے خبر بھائی
صاحب برقہ کی کہ وہ آنے والا ہی یہان مدد کو ساتھ چار ہزار سوار کے اور یہین آگے آیا اوسکے جہاز پر اور یہ بادشاہ قبط صلح کیا چاہتا ہی تمسے اور کہا ہی
کہ اگر قبول کرو تم صلح اوس سے تو دیگا تمکو مال اور چھوڑ دیگا قیدی تمہارے کہ مقید ہوئے ہین وہ ساحل پر بلہ پر کہا خالد نے کہ چھڑا دیے اللہ تعالی نے
قیدی ہمارے لوگون کے اور ملا یا انکو ہمسے اور فتح دی ہمکو اللہ تعالی نے قبط پر کہ تھے وہ دو ہزار ساتھ قیدیون کے پس پکڑے ہمنے قبطی ایک ہزار
تین سو اور قتل کیے سات سو پھر بلوایا اون قبطیون کو آگے اوس بطریق کے بحالت قید اور دعوت اسلام کی اونکو پس انکار کیا اکثرون نے اور مسلمان ہوئے
بعض تو فرمایا خالد نے واسطے مارنے گردن منکرین کے درمیان دونون لشکر کے پھر بعد اسکے آیا وہ بطریق بطرف صاحب اسکندریہ کے اور کہا تم لوگ
نہین غالب آسکتے انپر اسواسطے کہ یہ لوگ ہوشیار رہتے ہین دشمنون سے اور کہا قصہ قبطیون کا کہ وہ بھی لوگ تھے کہ ماری گئین گردنین اونکی آگے میرے
کہا ای باپ ہمارے کہان سے ملے وہ اونکو کہا اوسنے راہ مین اور چھوڑ لیا اپنے لوگون کو اور پکڑے تمہارے آدمی ایک ہزار تین سو اور قتل کیے سات سو
آدمی اونکے القصہ جب کہ سنا ابن مقوقس نے یہ بیان بے قابو ہوگئے ہاتھ اوسکے اور یقین جانا زوال اپنے ملک کا اور کہا ارباب دولت اور لشکر سے کہ آمادہ ہو
واسطے قتال عرب کے اور عنقریب آتا ہی مدد کو لشکر کیاویل صاحب برقہ کا پس اگر یوان عربون سے دل کھول کر دیگا اللہ تعالی فتح جسکو چاہے ہے پس موافق ہوئی
رات در حالیکہ آمادہ تھے قبطی جنگ پر کہا ابن اسحق نے کہ سنا مینے کہ اوس رات جب کہ سویا بادشاہ تو دیکھا خواب مین ایک شخص سرخ رنگ چوڑے
سینے والا گویا کہ نکلا ہی ابھی حمام سے اور ہمراہ اوسکے ایک اور شخص ہی ملیح الوجہ نیک خلق وسیم قسیم مین عینہ ربع نورانی ہی مو تھا اوسکا مثل چاند کے پس پوچھا
ابن مقوقس نے اوس سرخ رنگ والے سے کہ کون ہی تو کہا اوسنے کہ مین ابن بتول عیسی مسیح ہون اور یہ وہ شخص ہی کہ بشارت دی تھی مینے انکی پہلے سے یہ
رسول ہین اللہ تعالی کے عربی امی جو ایمان لایا انپر ہدایت پائی اوسنے اور جسنے انکار کیا اوسکا خانہ خراب ہی تحقیق آئے ہین ہم واسطے مدد انکے اصحاب کے اور آگے
مقام ہمارا قبہ پر کہا ابن اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے کہ قبہ وہ برج ہی اسکندریہ کا بجانب دریا سو واسطے کہ جب سکندر نے بنایا اسکندریہ کو اور نام رکھا
اوسکا اپنے نام پر تو بنایا خضر نے کہ وزیر تھے سکندر کے ایک دروازہ اپنے نام پر باب خضر اور بنایا وہ قبہ بھی اپنے نام پر اور رہا کرتے تھے اوسمین لیس
مشہور ہی وہ دروازہ اور قبہ آج تک اوسی نام سے پھر عیسی علیہ السلام نے کہا بادشاہ سے خواب مین کہ اگر ہی تو امت میری تو متابعت کر شریعت اس
نبی کی اور روانہ ہو پھر یہ کہکر پس کہا یہ خواب اوسنے صبح کو اپنے ارباب دولت سے کہا اونھون نے ای بادشاہ یہ بد خوابی ہوئی تجھکو کیا ضرورت تھی

نظر کرو ہمپر رحمت کی اور عدل سنت ہی ہمارے اون بزرگون کی کہ تمھارے ساتھ تمھارے رومیون سے پس پوچھا خالد نے کہ کیا کیا تمھارے بادشاہ نے
کہا اونھون نے کہ بھاگ گیا وہ رات کو ساتھ اہل و عیال کے دریا کی راہ سے پس کہا خالد نے کہ ہم وہ لوگ ہین کہ ڈالدی ہی اللہ تعالی نے رحمت ہمارے
دلون مین اور نتیجہ دی ہمکو بسبب بزرگی ہمارے دین کے اور غالب کیا ہمکو دشمنون پر اور فضیلت دی ہمکو سب اگلی قومون پر جیسا کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے
كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنی تم ہو بہتر سب امتون سے جو پیدا ہوئی ہین لوگون مین اور ہم جاریی کینگے تمسے اچھا معاملہ مثل اون
شہرون کے کہ فتح کیا ہمنے اور اگر دیکھین ہم اس بات کو کہ لیا ہمنے یہ شہر بزور تلوار کے اور ذلیل ہوئے تم آگے ہمارے تو بجا ہی لیکن بہتر وہ شخص ہی کہ
قادر ہو اور عفو کرے ہم مقرر کرتے ہین تمپر ایک لاکھ مثقال سونا جزیے کا بالعوض تمھارے اور تمھارے اہل و عیال کے اور بلاتے ہین ہم تمکو بعد اسکے
طرف اسلام کے پس جو شخص قبول کرے تمسے اسلام ہی وہ مثل ہمارے نفع و ضرر مین اور جو نہ قبول کرے لینگے ہم اوس سے جزیہ سال آیندہ سے
ہر شخص عاقل بالغ سے چار دینار ہر سال اور شرط کرتے ہین تمسے ان باتون کی کہ نہ سوار ہو گھوڑون پر اور نہ بلند کرو گھر اپنے مسلمانون کے گھرون پر اور
نہ بولو پکار کر آگے مسلمانون کے اور نہ بناؤ نیا کنیسہ اور صومعہ اور بتخانہ اور نہ تعمیر کرو گرے ہوئے کی اور ملو مسلمانون سے ساتھ ذلت اور انکے سارے
اور کوشش کرو پورا کرنے مین انکے کامون کی اور نہ خلاف کرو تعظیم اہل اسلام مین اور جو گناہ کریگا تمسے حد مارینگے ہم اوسکو اور جو مخالفت کریگا ہماری
باتون کی قتل کرینگے اوسکو اور نہ پہنو زنار مین اور پیرلباس کے اپنا دین جتانے کو اور نہ بجاؤ ناقوس اور نہ بلند کرو صلیبین اور اگر ایمان لاؤ اللہ اور
رسول پر تو بہتر ہی تمکو پس بولے وہ لوگ کہ ای امیر المومنین نہین چھوڑتے ہم دین اپنا پس پڑھی یہ آیت حضرت خالدؓ نے وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا
مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝ وَمَنْ
يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ
كُفْرُهٗ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى
عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝ یعنی اور جب اونکو کہیے چلو اوس حکم پر جو اوتارا اللہ نے کہین نہین ہم تو چلینگے اوسپر جسپر پایا ہمنے اپنے باپ دادون کو بھلا
اور جو شیطان بلاتا ہو اونکو دوزخ کی مار کو تو بی اور جو کوئی تابع کرے اپنا منہ اللہ کی طرف اور وہ ہو نیکی پر سو اوسنے گہنا محکم پکڑا اور اللہ کی طرف ہی آخر ہر کام کا
اور جو کوئی منکر ہوا تو تو غم نہ کھا اوسکے انکار سے ہماری طرف پھر آنا ہی اونکو پھر ہم جتاوینگے اونکو جو اونھون نے کیا ہی مقرر اللہ جانتا ہی جو بات ہی جیون مین
کام چلا وینگے ہم اونکا تھوڑے دنون پھر پکڑ بلاوینگے اونکو گاڑھی مار مین آیا اون لوگون نے کہ ای امیر چاہتے ہین ہم کہ حاکم کرو تم ہمپر ایک شخص ہمارا تاکہ
تحصیل کرے تمکو یہ مال مقرر ساتھ عدل کے اور ہمپر اکرہ اوسکے ایک آدمی اپنا کہا خالد نے کہ مین نہین جانتا تمھارے بہتر لوگون کو پسند کرو تم اپنا ایک شخص
حاکم کر دونگا مین اوسکو پس اشارہ کیا اونھون نے طرف ایک شخص کے کہ نام اوسکا شیعا ابن شماس تھا انکا بر قبیلے سے پس حاکم کیا اوسکو خالد نے تمام مال
اور شہر پر اور ساتھ کیا اوسکے قیس بن سعد صحابی کو اور وصیت کی اونکو کہ لینا ہر کسی سے بقدر اوسکی وسعت کے اور جو غریب و ضعیف ہو چھوڑ دینا اوسکو اور
احسان کرنا بیشک اللہ تعالی دوست رکھتا ہی احسان والون کو اور نہ ظلم کرنا خصوصا یتیم اور فقیرون بے وارث پر پس تعجب کیا قبطیون نے اس اچھی وصیت
پھر گئے وہ لوگ اندر شہر کے اور جمع ہوئے مکان کچہری مین اور روانہ کیا ہر طرف شیعا حاکم نے اپنے غلامون کو واسطے جمع کرنے مال کے لوگون سے
کہا راوی نے پس واقع ہوا وہ مال بقدر حصے کے ہر شخص پر اسکندریہ مین پس جو کوئی کہ صاحب حشمت اور کثیر المال تھا دیے اوسنے دس قیراط
اور متوسط الحال نے دو قیراط پھر لائے وہان ایک شخص مالدار کو کہ نام اوسکا براس تھا کہ نجانتے تھے اندازہ اوسکے مال اور باغ اور جانورون کا اور تھا
وہ بڑا بخیل اپنے زمانے کا پس کہا اوس سے شیعا نے کہ ادا کر تو اس مال سے ایک دینار کہا اوسنے قسم مسیح کی نہ دونگا مین اگر چہ مارا جاؤن اگرچہ یہ تو لے دن مین
یہ دینار خیر ہی تو بہتر ہی دینے سے ان عربون کے کہا اوس سے قیس ابن سعد نے کہ جو لیتے ہین ہم تمسے یہ عوض ہی تمھاری جانون کا اور بچاؤ تمھارے
خون کا اور نہین لیتے ہم بطور صدقے کے بلکہ لیتے ہین مال حلال نہ حرام خرابی ہو تیری اگر داخل ہوتے ہم اس شہر مین ساتھ تلوارون کے تو ہوتا تو اول قتل

اور مال تیرا اوسکے پہلے سب سے پھر کہا شعیا نے اوس سے کہ لعنت کرے تجہپر اللہ تعالی اور خراب کرے ہر شخص اسکندریہ کا جانتا ہی کہ تو پہلے فقیر تھا نہ قدرت
تھی تجکو کسی چیز کی امور دنیا سے مگر فضل کیا تجہپر اللہ تعالی نے اور وسیع کیا رزق تیرا اوسنے کیا نہ ورثہ ملا تجکو یہ مال آبا و کرام اور اجداد عظام سے
نہین اسکا مجہپر فضل اس مال مین تو غصے ہوے حضرت قیس اوسکے اس کلام سے اور مارا اوسکے ایک کوڑا کہ تھا اونکے ہاتھ مین اور کہا اوس سے کہ
جہوٹھ بولا تو اے دشمن خدا اور رسول کے فضل اور احسان ہی خدا کا کہ اوسنے رزق دیا تجکو اور کامل کین تجپر نعمتین اپنی کہ فَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ
لَا تُحْصُوهَا یعنی اور گنو احسان اللہ کے نہ پورے کر سکو پھر بد دعا دی اوسکو حضرت قیس نے کہ ای اللہ اوسنے انکار کیا تیری نعمت کا لے لے
اس سے نعمت اپنی کہا راوی نے کہ واللہ گذرا وہ دن یہانتک کہ خبر آئی کہ جانور اوسکے مر گئے سب اور خشک ہو گئے تمام باغ اور گر پڑے تمام گھر
اوسکے اور جاتا رہا سب مال کہا قیس نے اللہ اکبر واسیطرح نقل ہی کہ سنا مین نے آنحضرت سے کہ فرماتے تھے ایک روز اور ابو ہریرہ بیٹھے تھے برابر
کہ تین آدمی تھے قوم بنی اسرائیل مین ابرص اور اقرع اور اعمی پس بھیجا اللہ تعالی نے اونکی طرف فرشتہ اپنا آیا فرشتہ پہلے نزدیک ابرص کے اور کہا اوس
کہ کیا ہی خواہش تیری کہا اوسنے کہ صحت بدن کی اور اونٹ پھر آیا فرشتہ آگے گنجے کے اور دریافت کی اوس سے آرزو اوسکی کہا اوسنے کہ بال ہووین اور
بکریان پھر آیا فرشتہ آگے اندھے کے اور دریافت کی مراد اوسکی کہا اوسنے کہ نظر اور نگاہ سے پھر پھیرا ہاتھ اپنا فرشتے نے اوپر بدن ابرص کے تو ہو گیا وہ اچھا اور
دی فرشتے نے اوسکو ایک ناقہ حاملہ پس برکت کی اللہ تعالی نے اوس مین اسقدر کہ گھیر لیا اوسکے اونٹون نے ملک کو بعد اسکے ہاتھ پھیرا سر پر گنجے کے پس
اگا دیے اللہ تعالی نے بال اوسکے اور دی اوسکو فرشتے نے ایک بکری حاملہ پس بڑہین وہ اسقدر کہ بھر گیا اونسے ملک پھر ہاتھ ملا آنکھون پر اندہے کے پس
بینا ہو گیا وہ اور دی اوسکو فرشتے نے ایک گابھن حاملہ پس بڑہین گائین اوسکی اسقدر کہ بھر گیا وہ ملک پھر بعد چند ایام کے آیا وہ فرشتہ پاس اونکے آزمایش
کو پس آیا پاس ابرص کے اور کہا اوس سے کہ تھا تجکو برص اور تھا پاس تیرے کچھ مال پس دی تجکو ایک ناقہ اور اونٹون مین سے کہ دیے ہین تجکو اللہ تعالی نے
تاکہ آرام پاؤن مین اوس سے کہا اوسنے کہ نہ تھا مین فقیر اور نہ ابرص بلکہ ورثہ پہونچا مجکو یہ مال میرے بزرگون سے پھر گیا فرشتہ نزدیک گنجے کے اور
سوال کیا اوس سے مثل سوال ابرص کے پس جواب دیا اوسنے وہی جواب ابرص کا پھر آیا فرشتہ آگے اندہے کے اور وہی سوال کیا اوس سے پس قبول کیا
اوسنے سوال اوسکا اور کہا بسم اللہ سچ کہا تو نے جا تو طرف گایون میری کے اور لے اونمین سے آدھی واسطے اپنے اللہ تعالی کے نام پر تو دعا دی اوسکو فرشتے
نے کہ برکت کرے اللہ تعالی تیرے مال مین بیشک کر دیا اللہ تعالی نے تیرے پہلے دونون یارون کو حالت اصلی پر بسبب کفران نعمت الہی کے کہا راوی نے
پس جمع کیا مال اوسکا لوگون سے اور لے گئے آگے خالد کے اور تعمیر ہوئین اوس سے مساجد اور لیا خالد نے بڑا گرجا اسکندریہ کا اور بنایا اوسکو مسجد جامع
اور چہوڑ دیے اونکے واسطے چار عبادتخانے دوسرے اور لکھا فتحنامہ حضرت عمرو بن عاص کو تو کمال خوش ہوئے اور قائم مقام کیا اپنا وہان حضرت ابو ذر غفاری
کو اور گئے آپ طرف اسکندریہ کے او بنائی وہان ایک مسجد جامع درمیان ربض کے اور وہی مشہور ہی آج کے دن تک بنام جامع عمرو

ذکر فتح شہر دمیاط اور اوسکے اطراف کا اور جانا چالیس اصحاب کا اوسکی فتح کو اور قصہ شہید ہونا سلمان کا وہان کے بادشاہ کے بیٹے کا اور مارا جانا وہان کے ایک حکیم کا بسبب محبت اہل اسلام کے اور جانا مسلمانون کا شہر مین براہ نقب ہمراہ بیٹے اوس حکیم کے اور سفارش کرنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اصحاب سے حکیم زادے کی خواب مین پھر اسلام لانا بادشاہ کا ساتھہ اوروں کے

کہا راوی نے جب کہ فتح ہوا اسکندریہ تو لشکر وہان نزدیک حضرت خالد کے اسی روز سو تیس ہزار رشید اور فوہ اور سعید اور دمیرہ اور بسنا اور جیزہ اور
منوف او ابیار اور بحیرہ وغیرہ کے اور صلح کی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے شہرون پر اسکے بعد روانہ کیا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے
سوار ابطال موحدین کے بسرداری مقداد بن اسود کندی کے کہ اون مین ضرار اور رافع و شاکر و نوفل و رافع و عاصم و فارس عروہ اور ہلال بن عروہ

وسعید و یزید و شقیق مقداد ہین اور حکم کیا اونکو جانیکا طرف دمیاط کے پس گئے یہ براہ براس اور پونہچے دمیاط پر اور تھا حاکم وہان کا ماموں بادشاہ مقوقس کا ساتھ لشکر بارہ ہزار سپاہ کے اور آراستہ کر رکھا شہر آلات پیکار و سامان جنگ و غلہ و غیرہ سے جب پونہچے وہان اصحاب اور دیکھا اونہون نے اونکو قلیل تو تبسم کیا اور کہا کہ آئے ہین یہ چالیس آدمی واسطے حکومت اس شہر کے بیشک عاجز و کم عقل ہین اور تھا بڑا بیٹا ہان کے حاکم کا شہسوار دلاور مشہور اطراف نیل مین ہریام جب کہ دیکھا اوسنے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس آدمی تو غرہ کیا اپنی شجاعت پر اور پہنا لباس جنگ اور آیا میدان مین سوار ہو کر اور طلب کیا ایک سوار کو واسطے مقابلے کے پس نکلے مسلمانون سے ضرار بن ازور اور حملہ کیا او سپر گرا دیا اوسکو ایک برچھے مین مار کر پھر حملہ کیا تنہا ضرار نے لشکر دمیاط پر اور ہٹا دیا اونکو تا دیوار شہر میدان سے اور ضرار مثل آتش کے تھے جنگ مین جیسے شیر کہ لکڑیون مین لپس پناہ لی اونسے تمام لشکر نے پھر وہان کے حاکم ہامرک نے جمع کیا اپنے اہل کارون کو در حالیکہ کمال غمناک تھا قتل سے بیٹے کے اور تھا پاس اوسکے ایک حکیم معتقد علیہ کہ عمل کرتے تھے سب اوسکی رائے پر پس بلایا اوسکو بادشاہ نے اور کہا کہ ای حکیم کیا صلاح دیتے ہو تم مجھکو بیچ مقدمے ان عربون کے بولا حکیم کہ ای بادشاہ عقل جوہر لطیف بے قیمت ہے نہ پائی روشنی اوسکی کسی نے مگر کہ پائی راہ نجات کی اور دریافت کی مصلحت اپنی اور اس قوم نے فتح کیا تمام شہرون کو اور بلند کیا اپنے نشانون کو مشہور ہوئین خبرین اونکی اور بلند ہوئین باتین اونکی نہین کوئی قادر اونکے نقصان پر اور نہین ہم لوگ بہتر لشکر شام سے اور نہ استقدر مضبوط ہے شہر ہمارا اور یہ لوگ فتحمند اور غالب ہین داخل ہے رحمت اونکے دلون مین نہین خیانت کرتے وعدے مین اور نہین جھوٹی کرتے اپنی قسم اور سنا ہے تحقیق تونے اونکا حال دین و دیانت اور صدق امانت کا صلاح میری یہ ہے کہ صلح کر تو اونسے تاکہ حاصل کرے تو امن کو اور بچاوے خونریزی اور عزت اہل و عیال کی اور دفع کر اونکو ساتھ صلح اور دینے مال کے الغرض جب کہ سنی ہامرک نے یہ گفتگو ناصحانہ حکیم کی حکم دیا اوسکی گردن مارنے کا جب کہ جانا حکیم نے کہ آ پونہچی قضا اوسکی کہا اللھم انی بری مما یشرکون بک لا شریک لک ولا ولد لک ولا صاحبۃ لک وانا اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ پھر جب کہ سنا ہامرک نے اسلام اوسکا قتل کیا اوسکو اور حکم کیا سپاہ کو طیاری جنگ کا پھر دوسرے روز نکلا باہر شہر کے اور خیمہ کھڑے کئے میدان مین کہا راوی نے تھا اوس حکیم کے ایک بیٹا کہ حاصل کیا تھا اوسنے عقل و فضل اپنے باپ کا اور تھا صاحب فطنت اور عقل و تدبیر کا جب کہ مارا گیا باپ اوسکا تو ظاہر کی اوسنے خوشی اور دعا دی بادشاہ ہامرک کو اور کہا کہ خوش کیا مجھکو بادشاہ نے اوسکے قتل سے اور دور کیا شر اوسکا پس سنی ہامرک نے باتین حکیم کے بیٹے کی اور بلایا اوسکو دربار مین اور خلعت دیا اور خوش کیا دل اوسکا انعام سے پھر جب واقع ہوئی شب کہا اوس لڑکے نے کہ واللہ لونگا مین عوض اپنے باپ کا اس ملعون اور اسکی اولاد سے اور گھر حکیم کا ملا ہوا تھا فصیل سے پس کھودی اوسنے شب مین ایک سرنگ چوڑی اور گیا آگے اصحاب کے اوس راہ سے پس دیکھا اصحاب نے شخص اجنبی پوچھا تو کون ہے کہا اوسنے کہ باپ میرا مارا گیا بسبب تمہارے اب کھودی ہے مینے ایک سرنگ اور آیا اوس راہ سے نزدیک تمہارے چلو ساتھ برکت اللہ تعالی کے تاکہ قبضہ کرو شہر پر کہا ضرار نے اوس سے کہ خرابی ہو تیری جسنے بھیجا تجکو ساتھ اس حیلے کے ارادہ کیا ہے اوسنے قتل ہمارے کا نہین معلوم تجکو کہ احتیاط عادت ہے ہماری اور ہوشیاری کام ہمارا اور ارادہ کیا اوسکے قتل کا پس کہا حضرت مقداد نے کہ تامل کرو ای ضرار توقف کرنے کو اللہ تعالی خیر کی اور نگاہ رکھنے کو بیچ حضرت کے پھر فرمایا حضرت مقداد نے کہ آج دیکھا ہے مینے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین کہ اشارہ کرتے ہین جعفر طرف ایک نوجوان شخص کے جو لگے ہے آپ کے اور تھا وہ شخص مثل لباس اس شخص کے اور سوچتا تھا مین ابتک اسکو پس پایا مینے اسکو وہی شخص کہ دیکھا مینے خواب مین روبرو حضرت کے لیکن بندھا تھا اوسکی کمر پر ایک تسمہ چمڑے کا اندر کپڑون کے اور حلقہ اوسمین تھا چاندی کا پھر مقداد نے کہا اے شخص کھول کمر سے اپنے بدن سے پس دور کیا اوسنے لباس تو ملا ہے ہوا ویسا ہی تسمہ کہ دیکھا تھا خواب مین مقداد نے تو کہا حکیم کے بیٹے نے اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کھڑے ہوئے سب مسلمان اور مصافحہ کیا اوس سے اور چلا وہ ہمراہ اصحاب کے آگے سب کے یہان تک کہ گھسے سب سرنگ مین اور لے گئے گھوڑے اپنے پھر بند کر دی وہ سرنگ مٹی سے اور نابینا کر دیا اللہ تعالی نے اون لوگون کو اصحاب کے دیکھنے سے پھر جب ہوا دوسرا روز دیکھا اعداء اللہ نے اصحاب کرام کو پس نہ پایا کوئی شخص

حدیث کی زیاد نے حمید طویل سے اوسنے یونس بن صامت سے اوسنے نضر بن مسروق سے کہ جب فتح ہوا دمیاط اور گذرا مقدمہ اوسکا جیسا کہ مذکور ہوا
کہا ہامرک نے اپنے بیٹے شطا سے کہ بیشک اللہ تعالی نے بچایا ہمکو دوزخ سے اور ہدایت کی ہمکو صراط مستقیم اور یہ بسبب خوبی تقدیر کے اب قریب ہے
جزیرۂ تنیس ہی کہ نہین جاسکتے وہان سبب جہازون کے بہتر یہ کہ لکھین اوسکے حاکم ابو ثوب کو اور دعوت کرین اوسکو طرف اسلام کے اور دین سول
کے پس اگر قبول کرے بہتر و گرنہ قصد کرین اوسسے جنگ کا اور اللہ تعالی مددگار ہی ہمارا کہا شطا نے کہ یہی رائے صواب و محکم ہی اور جاتا ہون مین کہ مل ہوکر
خود اوسکی طرف کہا ہامرک نے ای ولد جا ساتھ برکت اللہ تعالی کے پس سوار ہوا شطا جہازمین اور لیے ہمراہ اپنے چار غلام خاص جب کہ دیکھا حضرت یزید
بن عامر نے روانہ ہوتے شطا کو کہا مین بھی چلتا ہون ساتھ تمھارے طرف صاحب تنیس کے کہ اگر سوال کرے تمسے دین کا تو نہوگا تمکو علم جواب کا اور نہین ہم
تکبر اور جبر اور نہین طلب ہماری سوا آخرت کے اور وہ کام کہ قریب کرے ہمکو اللہ تعالی سے پھر چلے اور اسکے ساتھ یزید بن عامر صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے یہان تک کہ پہونچے جزیرۂ تنیس مین پس پاس لگے کنارے سمندر پر لوگ محافظ اور دیکھا اونھون نے شطا اور اوسکے غلامون کو اور درمیان اونکے
ایک شخص بدوی پس پوچھا کون ہو تم کہا شطا نے کہ مین بیٹا ہون ہامرک بادشاہ دمیاط کا اور ہمارے ساتھ یہ شخص اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہین
آئے ہین ہم تمھارے پاس رسول ہوکر پس بھیجا اون محافظون نے ایک شخص اپنا واسطے اجازت لینے کے ابو ثوب سے پس اجازت آنے کی دی اونکو ابو ثوب
نے پس جب اوترے یہ لوگ کشتی سے بھیجے اونکے واسطے ابو ثوب نے گھوڑے سواری کو پس انکار کیا یزید بن عامر نے سواری سے اور شطا نے اور چلے
تمام پیادہ نزدیک ابو ثوب کے پھر جب داخل ہوئے اوسکی محفل مین دیکھا اونکو بیچ حشمت و زینت اور خادمون اور دربانون اور غلامون کے اور تھا ابو ثوب
کہ ظاہر کرتا تھا تجمل اور تکبر جیسے کہ سنا تھا آنا اصحاب کا مصر مین اور باغی ہوا تھا مقوقس اور اوسکے بیٹے سے اور نہ بھیجا تھا اونکو خراج پس جمع ہوا تھا اوسکے
پاس مال کثیر جب کہ گئے حضرت یزید اور شطا مع غلامان روبرو اوسکے تو ابتدا کی حضرت یزید نے ساتھ سلام کے اور کہا وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی
اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ○ یعنی اور سلامتی ہو اوسکی جو مانے راہ کی بات ہمکو حکم ہوا ہی کہ عذاب ہی اوسپر
جو جھٹلاوے اور مونھ پھیرے روایت ہی کہ تھا یہ ابو ثوب رہنے والا ارض عریش کا متنصرہ عرب آل غسان سے قرابتی جبلہ بن ایہم کا اور تھا
صاحب مال اور بہت تھے آدمی اوسکے جب واقع ہوئی شکست رومیون پر اور فتح ہوا شام تو بھاگا ہرقل اور ساتھ اوسکے جبلہ اور یہ ابو ثوب ساتھ اپنے
مال و عیال کے بطرف جنار کے اور اوترے صحرا مین مابین عریش اور موضع رفح کے پس اتفاقا نکلا ایک روز مقوقس شکار کو ساتھ لشکر کے اور گیا
متصل عریش کے پس دیکھا ایک گورخر کو اور گھوڑا دوڑایا اوسپر پس ہمراہ پہونچا کوئی شخص لشکر کا یہان تک کہ پہونچا اوس جگہ کہ مقیم تھا ابو ثوب مع اپنے
ساتھ والے لوگون کے تو کھڑا ہوا ابو ثوب تعظیم کو اور معلوم کیا کہ یہ بادشاہ مصر ہی پس پکڑی رکاب اوسکی اور اوتارا اپنے گھر مین اور ذبح کین بکریان
دعوت کا اور پکایا طعام پھر آملا لشکر بعد اوسکے پس ضیافت کی اوسکی ابو ثوب نے تین روز تک اور کمال خوش کیا مقوقس کو خدمت سے پھر چوتھے
روز روانہ ہوا بادشاہ طرف مصر کے پھر بعد پہونچنے کے حکم کیا وزیر کو کہ لکھدے واسطے ابو ثوب کے جاگیر موضع تنیس کی مع اوسکے مواضع متعلقہ
اور بھیجا سوا اسکے واسطے ابو ثوب کے خلعت اور مال اور غلام جب کہ پونہچا اوسکو فرمان شاہی اور خلعت خوش ہوا اور گیا بطرف فرمہ کے اور وہان سے بطرف
تنیس پھر جب کہ قبل کیا اوسنے ... اپنے متعلقون کو اور بھائیون کو پس آئے یہ لوگ اور حاکم کیا اپنے بھائی ابو یوسف کو جزیرۂ ... پر اور
دوسرے بھائی ابو شتا کو جزیرۂ طیر پر اور حاکم کیا اپنے بیٹے کو جزیرۂ دبنور پر پھر جب گذرے تھوڑے دن حکومت کو بغاوت کی مقوقس سے اور نہ بھیجا خراج یہان تک
کہ آئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملک مصر پر پس منتقل جانا آپکو ابو ثوب نے اون جزیرے پر اور آراستہ کیا قلعہ سامان جنگ سے اور گمان کیا کہ
نہین آسکتا مجھپر کوئی پس جب کہ گئے یزید بن عامر اور شطا پاس اوسکے دیکھا اونکو ابو ثوب نے اور ظاہر کیا اپنا عجب اور تکبر اور سب بے التفاتی کی اور نہ حکم دیا
کسی نے مسلمانون کو بیٹھنے کا پس جب کہ دیکھا یہ معاملہ یزید بن عامر نے پڑھی یہ آیت اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَالْعَاقِبَةُ
لِلْمُتَّقِيْنَ ○ یعنی زمین ہی اللہ کی اوسکا وارث کرے جسکو چاہے اپنے بندون مین اور آخر بھلا ہی ڈر والون کا اور بیٹھ گئے برابر اونکے شطا اور دیکھا

حضرت یزید نے تخت ابو ثوب کا سونے سے اور تھی اوسپر تصویر درخت کھجور کی اور نیچے اوسکے تصویر حضرت مریم کی اور تصویر مسیح کی انکی گود میں پس پڑھیں آیتیں
فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِىْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ○ وَهُزِّىْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا
جَنِيًّا ○ فَكُلِىْ وَاشْرَبِىْ وَقَرِّىْ عَيْنًا فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا فَقُوْلِىْٓ اِنِّىْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ
اِنْسِيًّا ○ ع یعنی پھر آواز دی اوسکو اوسکے نیچے سے کہ غم نہ کھا کر دیا تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ اور ہلا اپنی طرف کھجور کی جڑ اوس سے
گرینگی تجھ پر پکی کھجوریں اب کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ سو کبھی تو دیکھے کوئی آدمی تو کہیو میں نے مانا ہے رحمان کا ایک روزہ سو بات نہ کرونگی آج کسی آدمی سے
اور پڑھا ان آیات کو یہاں تک قَالَ اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰىنِىَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِىْ نَبِيًّا ○ وَّجَعَلَنِىْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِىْ
بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ○ وَّبَرًّا بِوَالِدَتِىْ وَلَمْ يَجْعَلْنِىْ جَبَّارًا شَقِيًّا ○ وَالسَّلٰمُ عَلَىَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ
وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ○ یعنی وہ بولا میں بندہ ہوں اللہ کا مجکو اوسنے کتاب دی ہے اور مجکو نبی کیا اور بنایا مجکو برکت والا
جس جگہ میں ہوں اور تاکید کی مجکو نماز کی اور زکوۃ کی جب تک رہوں میں جیتا اور سلوک والا اپنی ماں سے اور نہیں بنایا مجکو زبردست بدبخت
اور سلام ہے مجھپر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں اور جس دن کھڑا ہوں جی کر پس جب کہ سنا ابو ثوب نے یہ کلام یزید کا التفات کیا انکی طرف
غصہ سے اور کہا کیا ہے یہ کلام تیرا کہا یزید نے یہ کلام ہے اللہ جل جلالہ کا کہ اوتارا ہے اسکو اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نہیں کم ہوتے عجائب اوسکے
اور نہیں بہتے کلمات اوسکے اور نہیں تنگ ہوتا دل اوسکی آیتوں سے کہا ابو ثوب نے کہ کیا ہیں معنی اسکے کہا یزید نے کہ یہ خبر دینا اللہ تعالی کا
حال عیسی سے کہ اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ تعلیم ہے مخلوق کو کہ مسیح بندہ خدا ہے نہ بیٹا اوسکے بزرگ ہے وہ واحد احد اور فرد و صمد اور یہ قول الہی کہ اٰتٰىنِىَ
الْكِتٰبَ معنی اسکے یہ ہیں کہ کہتے ہیں عیسی سکھاتا ہوں میں تمکو احکام اور بتاتا ہوں حلال و حرام اور یہ قول الہی کہ اَوْصٰنِىْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ
میں حکم ہوں ساتھ عبادت اور خدمت کے اور زکوۃ کے مثل تمہارے تحقیق ہمارے مال میں حق اللہ تعالی کا اور یہ قول الہی کہ وَالسَّلٰمُ عَلَىَّ
يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ تعلیم ہے اس میں اس بات کی کہ میں مرونگا اور جو مرے نہیں اوسکو غلبہ اور بڑائی ہے اور یہ قول الہی کہ
وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا تعلیم اس بات کی کہ میں اور سب لوگ زندہ ہونگے قیامت میں اور اگر ہوتے وہ خدا تو ہوتے انکے دو ارادے اور واقع ہوتا اختلاف دنیا
اونکی لیکن نہ واقع ہوا فساد انتظام میں پس یہی دلیل ہے وحدانیت خدا کی جب کہ سنا ابو ثوب نے یزید بن عامر سے یہ کلام کہا بیشک گفتگو کی تو نے ساتھ [illegible] کے
اور ڈوبا دریا ضلالت میں کہا یزید نے کہ اللہ تعالی خوب جانتا ہے کہ کون ڈوبتا ہے دریا ضلالت میں اور منکر ہے اپنے مالک کا وہ مالک کہ نہ [illegible] آسمان [illegible]
اور نہ زمین پر [illegible] گذرتا اوسپر روز و شب اور نہ روشنی نہ ظلمت نہ مغلوب ہے کسی کے غلبہ کا نہ تغیر ہے اوسکو زمانے سے ہر روز نئی ہے شان اوسکی کیا نہیں دیکھی
تمہاری [illegible] قدرت اللہ قادر کی کیا نہیں تم میں وہ شخص کہ سوچے اپنے دل میں جانا دن کا اور آنا رات کا کیا نہ آیا وہ وقت کہ تمیز کرو اللہ تعالی کی [illegible]
اوسکی حال [illegible] مسیح سے [illegible] اقرار کیا اپنے بندہ ہونے کا اور انکار کیا دعوی خدائی سے کہ کہا اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ اور بشارت دی ہمارے نبی کی [illegible]
آنا کیا [illegible] اسرائیل [illegible] معجزات و دلائل [illegible] کلام کیا گود میں [illegible]
[illegible] ابو ثوب اونکے رد جواب سے مگر کہا [illegible] کلام اوسکا [illegible] ساحر تھا اور اگر یہ کہنا
تمہارا سچ ہے تو دعا کرو اللہ تعالی سے بطفیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ برسا دے مینہ پانی کا [illegible] اگر آیا باران تو جانینگے کہ دین تمہارا سچ ہے [illegible]
لاوینگے ہم اللہ تعالی پر اور سچا جانینگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا یزید بن عامر نے کہ بیشک اللہ تعالی قادر ہے اس بات پر کہ تو نے کہا اور اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّ
اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ○ یعنی بیشک اللہ ہر چیز کر سکتا ہے جب بندہ مخلص جب دعا کرے تو قبول کرتا ہے دعا اوسکی لیکن [illegible] اسباب
وسیلہ کرتا ہوں اونکے [illegible] مخلوق کو پھر حضرت یزید اوٹھے اور نکلے دربار سے ابو ثوب کے پس کہا ابو ثوب نے کہاں جاتے ہو کہا یزید نے کہ دعا کرتا ہوں [illegible]
کہ اگر چاہے تو اوتارے مینہ کا آسمان سے پھر پڑھی یہ آیت بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِىْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ

وَمَا لَهُمْ مِّن نَّاصِرِينَ ○ یعنی بلکہ چلے ہین یہ بے انصاف اپنے چاؤ پر بن سمجھے سو کون سمجھا وے جسکو اللہ نے بھٹکایا اور کوئی نہین اونکا مددگار ہے روایت کی عاصم نے ردیم سے اوسنے ابن جبیر سے کہ سبب طلب کرنے ابو ثوب کا فقط پانی کا یہ تھا کہ تھی کھیتی اوسکی دو نیل سے اور بے پانی نہ ہو سکتا تھا اوسکو اور پونہچی تھی وہ بسبب خشکی کے قریب ہلاکت اور لگائے تھے وہان درخت ہر طرح کے میوون کے اور بنائے تھے وہان حوض اور بنداب کہ جمع ہوتا اونمین پانی مینہ کا پس پلاتا تھا اونکو وہ پانی وقت حاجت کے اور رک گیا تھا ابر اوس سال برسنے سے اور خشک ہو گئے تھے سب حوض اور بنداب پھر جب کہ گئے حضرت یزید طرف دریا کے وضو کیا اور پڑھین دو رکعتین پھر اوٹھایا سر طرف آسمان کے اور کہا ای اللہ حکم کیا تو نے ہمکو دعا کا اور وعدہ کیا ہے تو نے اوسکے قبول کا پس فرمایا درحالیکہ تو اصدق القائلین ہے وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ یعنی اور جب تجھسے پوچھین بندے میرے مجھکو تو مین نزدیک ہون پہونچتا ہون پکارنے کی پکار کو جس وقت مجھکو پکارتا ہے بیشک پکارتا ہون مین تجھکو موافق تیرے حکم کے پس قبول فرما جیسا کہ وعدہ کیا تو نے یا ذالمعروف الذی لا ینقطع ابدا ولا یحصیہ غیرک کہا واقف بن جبیر نے کہ پونہچی مجھکو خبر اوس سے کہ معتمد علیہ میرا ہے کہ یزید بن عامر نہ ٹھہرے تھے دعا سے کہ اوٹھا ایک ابر اور چمکتی تھی بجلی اوسمین اور رعد پکارتا تھا اوسکے ہر طرف سے اور گھیرے ہوئے تھے اوسکو ملائکہ رحمت کے کہا راوی نے کہ پس برسنا شروع ہوا پانی کا اور برسا ایک روز و شب تک متواتر پھر جب ہوا دوسرا روز آئے یزید بن عامر آگے ابو ثوب کے اور کہا اوس سے کیونکر دیکھی تو نے صنعت اللہ صانع کی جو متکفل ہے ارزاق عباد کا کہا راوی نے کہ پس ہنسا ابو ثوب اور کہا کہ بیشک سحر تمہارا بڑا ہے اور مکر تمہارا غالب بیشک سحر تمہارا کرتا ہے زیادہ آس سے کہا یزید نے کہ بیشک یہ رحمت ہے اللہ کی سچا کرتا ہے وہ اوسکو کہ قسم کھاوے اوسکے نام کی غرض جب کہ دیکھا ابو ثوب نے برسنا پانی کا اور کرامات صحابیون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہنے لگا کہ ظاہر ہین اب ثابت ہوا کہ دین تمہارا حق ہے اور قول تمہارا سچ اور مین مومن ہون ساتھ اللہ تعالی کے سچا جانتا ہون اوسکے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اب بلاؤنگا طرف دین اسلام کے اپنے اہل جزیرہ اور رعیت اور ارباب کنائس کو اور کرونگا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کہا یزید نے کہ اگر کریگا تو یہ کام پاویگا راہ سلامتی کی اور اگر نفاق کریگا تو رب تیرا ہیچ گھات کے ہے پھر نکلے اوسکے پاس سے وہ اور شطا اور تمام ساتھ والے اور آئے طرف دمیاط کے بطرف بامرک اور بیان کیا اوس سے جو کچھ کہ گذرا تھا حال ساتھ ابو ثوب کے کہا بامرک نے کہ واللہ دھوکا دیا اوسنے تمکو اور فریب کیا تو پڑھی یزید بن عامر نے یہ آیت شریف وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ○ یعنی اور فریب کیا اون کافرون نے اور فریب کیا اللہ نے اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے سو نہ گذرے سوا چند دنون کے کہ آئی یہ خبر کہ ابو ثوب نے جمع کیا لشکر اپنے جزائر سے اور وہ آمادہ ہے تمہارے اوپر شوکت کی باعث جمع کرنے اس قدر کے ہے پس فرمایا حضرت یزید نے کہا یزید بن عامر نے کہ مدد طلب کرتے ہین ہم اللہ تعالی سے اور توکل کرتے ہین اوسی پر اور وہ لڑتا ہے تمہارے واسطے ہم اوس سے کہا ابن اسحق نے کہ پھر بامرک نے بھیجا اپنے بیٹے شطا کو طرف براس اور دمیرہ اور طناح اور دوسرے مواضع کے جو اوسکے زیر حکومت تھے واسطے جمع کرنے لشکر کے پس آئے لڑنے والے ہر طرف سے اور لکھا حضرت یزید نے عمرو بن عاص کو کہ ابو ثوب نے بارادۂ جنگ ہمارے جمع کیا ہے لشکر بڑا پھر جب کہ پونہچا یہ خط عمرو کو روانہ کیا اونھون نے اوسی وقت واسطے مدد کے ہلال بن اوس اور صفوان بن سعید کو جو تھے بنی لوی سے ساتھ ہزار سوار جرار کے اور حکم کیا اونکو جانے کا طرف دمیاط کے اور تھی روانگی اونکی اول عشرۂ شعبان بیسوین سال ہجرت آنحضرت سے اور گذرا تھا زمانہ خلیفہ برحق عمر بن خطاب کا چار برس چھ مہینے القصہ جب کہ جمع کر لیا ابو ثوب نے لشکر تو اوتارا اونھین بیچ تنیس کے واسطے حاضری لینے کے پس ہوئے بیس ہزار پیادے اور پانسو سوار قوم قبط اور متنصرہ عرب سے اور سوا اونکے اور فوج تھی جہازون اور جلے پر طرف دمیاط پس نکلا اونکے مقابلے کو شطا بن بامرک اور قتل کیے کفار کے کئی آدمی اور خرید لیا اللہ تعالی سے شطا نے جنت کو عوض اپنے نفس کے اور اتارا اوسنے تمام روز پھر شام کو لوٹا میدان سے واسطے عبادت کے اور باوجود سعی کے راہ خدا مین خوفناک و شرمندہ تھا اور نوازتا تھا سر اپنا حالت سے پھر جب گذری اکثر شب اور نکلا سہیل لیٹا واسطے خواب کے اور بیدار ہوا قریب صبح کے درحالیکہ روتا تھا پس کہا اوس سے اوسکے

[illegible]

اپنے باپ کو اور اہل و عیال کو اور نکلا طرف جنگ کے پس لپٹ گیا اوس سے باپ اوسکا اور کہا ای بیٹے قسم تجکو میرے حق کی کہ مت رنج دے مجکو اپنی جدائی کا کہا شطا نے
ای باپ چھوڑ عتاب تحقیق قریب ہوا زمانہ لقاے احباب کا پس رونے لگا باپ اوسکا یہ سنکر اور زائد ہوئی محبت اور رخصت کیا بامرک نے بیٹے کو اور کہا ای ولد
اگر سچ ہو خواب تیرا اور پونہچے تو دار السلام میں تو یاد کرنا ہمکو از راہ وفا اور عرض کرنا سلام میرا حضرت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بعد اسکے نکلا شطا
میدان میں اور طلب کیا مقابل پس آیا ایک شخص اور قتل کیا اوسکو اسی طرح مارے بارہ سوار بعد ایک دوسرے کے کہا ابن اسحق نے جب کہ دیکھا
ابو ثوب نے معاملہ شطا کا اپنے سواروں سے نہ صبر کیا یہاں تک کہ نکلا خود مقابلے پر اور تھا یہ ابو ثوب بڑا شہسوار آگاہ فن حرب سے پس بولا شطا سے
کیسے چھوڑا تو نے دین قدیم آبا اور مائل ہوا تو طرف ان کمینوں کے اور اختیار کیا اسلام کو بیشک کچھ کر دیا تجھپر اس قوم نے اور مستحق ہوا تو عتاب اور ملامت کا
ای نوجوان لوٹ آ طرف اوسی دین صحیح کے کہ دین مسیح ہی پس کیا دیکھا تو نے ان فقیروں میں کہ تابع ہوا تو انکے دین کے پس جب کہ حضرت شطا نے سنا یہ کلام ابو ثوب کا
سونہہ کیا اوسکی طرف غصے سے اور کہا ای لئیم کیا کہتا ہی تو چاہتا ہی کہ ترک کروں دین فضیلت والا کہ تھے اوسپر حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور کرامات ہی مجکو اب خیال دین
باپ کا اور دیکھا مینے آج کی رات مرتبہ اپنی عزت کا نزدیک اللہ تعالی کے اور طلاق کی مینے دنیا کو پس سنا ابو ثوب نے کلام اوسکا اور حملہ کیا اوسپر اور سیدھا کیا
برچھا اپنا پس بڑھا اوسکی طرف شطا ساتھ قلب قوی اور عزم درست کے اور لڑتے رہے یہ دونوں دو پہر تک پس پیاسا ہوا شطا تو ارادہ کیا اللہ تعالی نے
کہ خوش کرے دل اوسکا پس دکھایا اوسکو وہی قبہ کہ دیکھا تھا اوسنے خواب میں اور اوسی حور کو کہ اشعار پڑھے تھے اوسنے اور ہاتھ میں لیے تھی وہ حور پیالہ شربت کا
رحیق مختوم سے اور وہ کہتی تھی ای شطا یہ وہ شراب ہی کہ جو پیے اسکو نہ بیمار ہو اور نہ فانی ہو اور اسی ساعت ملا چاہتا ہی تو ہمسے پس جب کہ دیکھا شطا نے یہ
معاملہ بیداری میں اور سنا کلام اوسکا نعرہ کیا کہ اللہ اکبر هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ○ یعنی یہ وہ ہی جو وعدہ دیا تھا
رحمن نے اور سچ کہا تھا بھیجے ہوؤں نے اور رونے لگا خوف الہی سے کہا اوس سے ابو ثوب نے کیا ہی باعث گریے کا کہا شطا نے دیکھا مینے ایسا ایسا
پس تبسم کیا ابو ثوب نے اوسکے کلام سے اور حملہ کیا اوسپر پس لڑے زیادہ پہلے سے مگر سبقت کی ابو ثوب نے شطا پر اور مارا نیزہ اوسکے سینے پر کہ
نکل گئی نوک اوسکی پشت سے پس گر پڑا شطا بیہوش ہو کر جب کہ دیکھا بامرک نے اپنے بیٹے کو گرتا میدان میں جدا ہوا اوس سے صبر اور حملہ کیا ابو ثوب پر
پھر حملہ کیا اوسکی سب فوج نے مع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تاریک ہو گیا وہ میدان غبار سے پس شکست ہوئی تقدیر الہی سے بامرک کی اور
آئے یہ قریب دروازوں شہر دمیاط کے کہ ناگاہ آئے اوسی وقت میں ہلال بن اوس بن صفوان بن ربیعہ کہ روانہ کیا تھا انکو عمرو بن عاص نے طرف دمیاط
مدد بامرک کو پس دوڑے ہلال مع تمام اصحاب کے ابو ثوب پر اور واقع ہوئی جنگ سخت کہ نا امید ہوا ابو ثوب اور لشکر اوسکا اپنی جانوں سے پس درمیان
لڑائی کے مل گئے حضرت یزید بن عامر ابو ثوب کو اور کہا اوس سے ای عدو اللہ کیا نصیحت کی مینے تجکو آیات الہی سے کیا نہ ظاہر ہوا تجھپر حق بجانب
اصحاب رسول اللہ کے اور حملہ کیا اوسپر پس پکڑ لیا اوسکو اور پچھاڑ دیا ایک شخص نے کہ ابو ثوب پکڑا گیا پس بے دست و پا ہو گئی قوم اوسکی اور پکڑے گئے
تمام اعدا اسکے کہ مارے گئے بہت اونمیں سے اور فتح ہوئی اسلام کی پس تعزیت کی لوگوں نے بامرک کی بیچ شہادت شطا کے کہا بامرک نے کہ طلب کرتا ہوں
ثواب اوسکا نزدیک اللہ تعالی کے کہا اوس سے یزید بن عامر نے کہ تحقیق جنت میں ایسے درجے ہیں کہ نہ پاوینگے اوسکو مگر صابرین کہ فرمایا اللہ تعالی نے
وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ○ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ
مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ○ یعنی اور خوشی سنا ثابت رہنے والوں کو کہ جب اونکو پونہچے کچھ مصیبت کہیں
ہم اللہ کا مال ہیں اور ہمکو اوسی کی طرف پھر جانا ایسے لوگ اونپر شاباشیں ہیں اپنے رب کی اور مہربانی اور وہی ہیں راہ پر کہا ابن اسحق نے
کہ پس دفن کیا شطا کو اوسکے لباس میں بعد نماز جنازے کے اور بنائی قبر اوسکی جہاں شہید ہوا تھا پھر دوسرے روز آیا بامرک نزدیک یزید بن عامر کے اور کہا
کہ دیکھا مینے خواب میں آج کی رات اپنے بیٹے کو درمیان ایک قبے عمدہ کے اور تین حوریں آگے اوسکے پس پوچھا مینے اوس سے کہ کیا معاملہ کیا تجسے
اللہ تعالی نے کہا اوسنے کہ قبول فرمایا مجکو اچھا قبول کرنا اور عنایت کی مجھپر اور اوتارا مجکو پڑوس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

شہید ہونا شطا کا

حدیث کی ابن اسحق نے کہا کہ حدیث کی ہمسے عمر بن اشقع نے اپنے دادا عامر بن خویلد سے کہ کہا اونھون نے کہ شہید ہوئے شٹا شب نصف شعبان مین پس کیا اللہ تعالی نے اوس شب کو مقرر ہر سال مین اسواسطے کہ جب وہ شہید ہوئے زیارت کی سب نے اونکی قبر کی اور روایت الغرض ہلال بن اوس جبکہ اوترے تو لگے بلایا ابو ثوب کو اور عرض کیا اوسپر اسلام پس مسلمان ہوا وہ اور مسلمان ہوئے قیدیون سے بہت شخص اور انکار کیا اونہین سے بہت آدمیون نے اور باقی رہے اپنے دین پر اور مقرر کیا اونپر جزیہ اور رہگئے مسلمان سواری جہانہ طرف تنیس کے اور بنایا وہان مسجد جامع اور اسی طرح تعمیر کین ہر جزیرون مین مسجدین اور نکالا ابو ثوب نے خمس اپنے مال اور اپنی قوم کے مال سے اور بھیجا وہ خمس طرف عمرو بن عاص کے ساتھ مال اون لوگون کے کہ قتل ہوئے اور ہلال بن اوس اوترے پل ہر ج پر باہر تنیس کے اور اوترے اہل جزیرہ اپنے مکانون مین پس کہا اونھون نے ای امیر تحقیق امن پائی ہمنے تیری طرف سے اور رہا ہمکو خوف دوسری طرف سے کہا ہلال نے کس طرف سے بیان کیا اونھون نے کہ وہ اصحاب مین ایک قلعے پوشیدہ کے کہ نام اوسکا غرما ہی کہ واقع ہی جانب شرقی تنیس سے اور افسر اونکا صامت ابن مرہ ہی آل مرداس سے جب کہ سنا ہلال بن اوس نے یہ کلام کوچ کیا طرف اوس قلعے کے ساتھ اپنے لشکر کے پس جب پہونچے وہان نکلا مقابلے پر صامت بن مرہ اور حکم کیا اپنے لوگون کو تیر اندازی کا اور تھے آدمی اوسکے ایک ہزار کہ اکثر اونکے تیر انداز تھے پس لڑے وہ تیرون سے اور محاصرہ کیا اوس قلعے کا ہلال نے چالیس دن تک اور نہ قادر ہوئے اوسکے قلعے پر تو لکھا طرف عمرو بن عاص کے یہ احوال اور طلب کی اونسے مدد پس روانہ کیا اونھون نے مقداد بن اسود کندی کو ساتھ پانسو سوار اسلام کے اور تین ہزار نو مسلمین قبط سے ٭ ٭

ذکر فتوح غرما اور بقارہ اور قصر الشمع کا

جبکہ اوترے حضرت مقداد غرما پر طیار ہوئے لوگ وہان کے لڑنے کو پس نکلا صامت بن مرہ بخوف اپنی گرفتاری کے کہ نہ بچیگا کوئی دنیا مین جنگ مین در گار پس صلح کی اونسے حضرت مقداد نے اس بات پر کہ دین مسلمانون کو چار ہزار مثقال سونا اور چار سو اونٹ اور ہزار بکریان اور مہلت دی اونکو اوس مین پس بعد اسکے یا قبول کرین اسلام یا نکل جاوین وہان سے ساتھ اہل و عیال کے پس واقع ہوئی یہ صلح اور کوچ کیا وہان سے مقداد اور ہلال نے اور مقام کیا جع بقارہ پر اور تھا حاکم وہان کا باقر بن اشرف پس اسلام لایا وہ ساتھ اپنے لوگون کے پھر گیا لشکر اسلام طرف قصر الشمع کے اور فتح کیا اوسکو صلح سے پھر گئے وہان سے مقام واردہ پر پس اطاعت کی اون لوگون نے لشکر اسلام کی پھر گئے مسلمان طرف عریش کے پس صلح کی وہان کے لوگون نے بھی اور اسی طرح مصالحہ کیا اہل رفح اور تبیدا اور فیاس اور غزہ اور عسقلان نے

ذکر فتوح دیار بکر اور ارض ربیعہ کا اور لکھنا خطوط خلیفہ کا امیر ابو عبیدہ کو واسطے روانہ کرنے عیاض بن غنم اشعری کے بطرف ارض ربیعہ اور دیار بکر کے اور جانا اونکا اوس طرف اور جانا عبد اللہ یوقنا بجیلہ واسطے فتح قلعون نوبا اور زلوبیا کے

روایت ہی ثقات سے کہ جب فتح کیا اللہ تعالی نے ملک شام اوپر ہاتھ ابو عبیدہ عامر بن جراح اور خالد بن ولید کے اور فتح کیا ملک مصر اوپر ہاتھ عمرو بن عاص بن وائل سہمی کے لکھا حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمان اس طرح طرف ابو عبیدہ کے بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط ہی بندہ خدا امیر المومنین عمر بن خطاب کی جانب سے طرف عامر بن جراح کے السلام علیکم لیکن بعد حمد و صلوۃ کے معلوم ہو کہ تحقیق حق کی تمنے قتل کفار مین اور جلدی کی تحصیل رضا سے جبار مین اور پہلے بھیجا واسطے اپنے ذخیرہ قیامت کا اور نہ دیکھا تمنے کسی روز کو ... اور خوب قائم کیا تمنے سنت نبی علیہ السلام کو اور پورا کیا راہ خدا مین حق جہاد کا قبول کرے اللہ تعالی یہ کوشش تمھاری اور بخشے گناہ تمھارے پس جبکہ پڑھو تم یہ خط میرا تو دینا ایک نشان عیاض بن غنم اشعری کو اور روانہ کرنا ہمراہ اونکے لشکر طرف ارض ربیعہ اور دیار بکر کے ... اللہ تعالی سے کہ فتح کرے اوس ملک کو اوسکے ہاتھ پر اور وصیت کرتا ہون مین اونکو ساتھ تقوی کے اللہ تعالی سے اور جہاد اور کوشش ...

نکلا ایک سانپ اوس کے کھیت سے اور اوسکے موضہ مین پھول تھا نرگس کا پس سونگھانے لگا سانپ وہ پھول اوس اعرابی کو یہانتک کہ وہ بیدار ہوا اور یہ
راہب نے دیکھا تھا یہ معاملہ پھر جب بیدار ہوا آیا قریب اوسکے راہب اور سلام کیا اور پوچھا کون شخص ہے تو کہا اوسنے عربی ہون بولا راہب کہ جان لیا تھا مینے
لیکن پوچھتا ہون مین دین تیرا کہا اوسنے دین میرا اسلام ہے کہ تھے پیغمبر کل انبیا علیہم افضل الصلوۃ والسلام بولا راہب شاید کہ تو اوپر دین اوس شخص کے ہے
بولا ہان ہون اہل ارض حجاز مین کہا عربی نے کہ ہان کہا ابن اسحق نے کہ وہ بدوی ورقہ بن صامت ہزلی تھے بھانجے رواحۃ انصاری کے مصاحب
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہمراہ رہے تھے غزوۂ تبوک اور یوم السلاسل مین کہ نام ہے ایک لڑائی کا جنگ یرموک سے اور تھے یہ ورقہ بڑے
شاعر ادیب نہ بولتے سوا عبارت مقفا کے اور روانہ کیا تھا اونکو حضرت ابو عبیدہ نے وقت گھیرنے قلعہ حلب کے طرف صاحب یرقنہ واسطے دعوت اسلام کے کہا
راہب نے کہ نام اوسکا شمعون بن کہیان تھا کہ سنا ہے مینے تم کہتے ہو کہ نہ پیدا کی اللہ تعالی نے مخلوق اعظم و اکرم اور نہ رحیم تر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور
تھے بڑے اپنے آدم و نوح و ابراہیم و اسحق و یعقوب و اسباط و موسی و ہرون و داؤد و سلیمان و عیسی سب کو مین چاہتا ہون مین کہ ظاہر کرے تو مجھپر حقیقت اسکی کہا ورقہ نے [illegible]
کہ سن تو تو نے دل سے گفتگو میری اور مت متابعت کر فضول کی نہین جانا تو نے کہ طالب کرنے اعتقاد کیا ہے تعلیم ہیئت الصور کا اور سند واقع ہوا او نہین [illegible] اموات
علم کے پس فکر کیا کر دین سے روحانیین پر اور جنین نے سفر مین [illegible] عبادت کے اور بولا کہ مین مخلوق ہون صرف آتش
شعلہ زن سے ہمیشہ رہا ہون [illegible] کہان ہے ہم مثل میرے کھڑے ہوئے [illegible] اقدام اہتمام پر لاکھ برس تک کہ عبادت کی مینے بیچ آسمانون
کے ہر جگہہ اور زمین اور پہاڑون پر پھر جب تکبر کیا ابلیس نے اپنی عبادت پر تو معارضہ کیا اوس سے حضرت جبریل نے واسطے امتحان اور آزمایش کے
اور پھیرا اوسکو راہ فخر و ادعا سے اور کہا جبرئیل نے کہ نہین تو فخر مین مگر [illegible] ترسب سے کیا فائدہ دیا تجکو عبادت نے کہ محجوب ہے تو خدائے تعالی سے
اسواسطے کہ اللہ تعالی محجوب ہے عالم ملکوت مین بلکہ زیادہ مشتاق ہین ہم تجھے طرف اللہ تعالی کے اور کیے تو نے وہ نیک کام کہ جو پسند تھے اللہ تعالی کو
سو تعین کر نزول کا اپنے مفاخر سے اور پستی کا اپنی بلندی سے کہا ابلیس نے کہ کیا سبب ہے وصول اور مشاہدۂ الہی کا کہا جبرئیل نے کہ مشاہدہ
حضرت الہی کا اقرار کرنا اپنے قصور کا آگے غلبہ ربوبیت کے اور مضبوط پکڑ رسی عزت کی جو کہ بہت مضبوط ہے اور کر آپکو خادم اوسکا کہ پیدا ہوا ہے نور تکوین سے اور منقوش ہے اوس [illegible]
اِنَّکَ لَمِنَ المُرسَلِینَ یعنی تو تحقیق پیغمبرون سے ہے پس متعجب ہوا ابلیس اس قول سے اور ترک کیا غرور عمل کو اور مستعد ہوا واسطے
طلب کے اور کہا اوسنے کہ بڑا عجب ہے کہ مین باوجود صدق نیت کے اعمال اور رجوع الی اللہ مین اور خلوص کے بیچ طلب زیادت کے ہو وے
اور شخص مثل میرے اور پہنچے درجہ کمال قرب مین برابر میرے اور حال یہ ہے کہ جب مین اوٹھاتا ہون سر ساتھ تسبیح کے تو دیکھتا ہون گرد اگرد عرش کے
اور جب سجدہ کرتا ہون تو دیکھتا ہون اون چیزون کو جو زیر عرش ہین پس خطاب ہوا جناب الہی سے کہ اے عزازیل کیا فخر کرتا ہے تو ہم پر اپنی طاعت سے
حالانکہ ہمنے توفیق دی تجکو اپنی طاعت اور حسن معاملت کی اور طاقت دی تجکو اپنی خدمت کی کہ نہ کیا سوا میرے تجکو معلم ملائکہ کا قسم ہے مجکو اپنی عزت و جلال کی
اگر نہ ہوتا احمد تو نہ پیدا کرتا مین فرشتون کو اور نہ آسمانون کو نہ روشن کرتا قمر کو نہ جاری کرتا قدر کو نہ نورانی کرتا شمس کو اور نہ ثابت کرتا عرش کو نہ پھیلاتا زمین
اور نہ پیدا کرتا دوزخ و بہشت کو اب جلد اختیار کر تو ایک بات ان دو سے کہ بارے تجکو اللہ تعالی درمیان جنت یا نار کے پس سیر شروع کی ابلیس نے تنہا
یہانتک کہ گھسا عرش فرش کرسی مین اور تجسس کیا ہر چیز والی کو پس جبکہ گذرا ایک میدان مین میدانون سے دیکھا ملائکہ کو مشغول طرح طرح کی عبادت مین تا
پھر پایا سب کو شکر گذار بسبب پہونچنے کے بیچ خدمت سید دنیا و آخرت کے پھر جب کہ کھلا اوسپر معنی اونکی عبادت اور حسن ارادت کا زائد ہوا تعجب اوسکا اور
خواہان ہوا ایسی ذات بابرکات صاحب عظمت اور شوکت کا اجسام ترابی سے اور کہا اے رب کہان پاؤن مین اوسکو اور کیونکر مجالست کرون اوس سے پس
فرمایا اللہ تعالی نے کہ جا طرف نہر سلسبیل کے کہ پائیگا تو وہان طریقہ اوسکے دیکھنے کا پس گیا ابلیس اوس نہر پر تو دیکھا وہان ایک نور چمکتا کہ ظاہر ہوتی تھین
اوسمین سے صفات حسنا اور طواف کرتے تھے اوس نور کا ملائکہ مقربین اور روحانیین اور کروبین اور صافین اور راکعین اور ساجدین اور [illegible] کی
عبادت کا تھا استغفار واسطے امت صاحب افتقار کے اور جب تسبیح کرتے یا سجدہ تو مغفرت مانگتے واسطے مومنون کے پس حکم کیا اللہ تعالی نے ابلیس کو کہ

ای بادشاہ جب کہ نادم ہوا تو اپنے بد کاموں پر اور لوٹا طرف اپنے سچے دین کے تو مقبول کریگا تجکو مسیح پس بے غم ہو ساتھ قبول ہونے توبہ کے
اور جان کہ دروازہ توبہ کا کھلا ہی اب قریب ہیں ایام عید صلیب کے اور ہیں اوسکو بیس دن پس جانا تو طرف افرناقس راہب کے دیر سکر دین کہ وہ
اعظم ہی اہل دین نصرانیہ کا پس عوض دیگا تجکو مارمور و یہیں تو نکلیگا تو صاف گناہوں سے بولے یوقنا کہ یہ احسان مجپر ای بادشاہ لیکن کون ضامن ہی
میری زندگی کا اس مدت تک پس اوٹھ کھڑی ہوئی بیٹی یوقنا کی اور بولی کہ ای باپ نچھوڑونگی میں تجکو یہاں تک کہ سیر ہوں آنکھیں میری تیرے دیکھنے
سے پھر چومے اوسنے ہاتھ اشفکا پاس کے اور بولی خاوند سے کہ ای سردار اجازت دے مجکو کہ لیجاؤں اپنے باپ کو اپنے قلعے میں تو کہا اوسکے
خاوند نے کہ یہ آج نزدیک ہمارے ہیں اور کل لیجانا تو اپنے ساتھ پس جانا یوقنا نے کہ ضرور کھانا پڑیگا مجکو یہاں اسکے ساتھ لحم خنزیر اور شراب
پس بولے یوقنا کہ ای بادشاہ جہاں ہوں میں مہمان تیرا ہوں بیچ نعمتوں تیری کے پس سفارش کی وزیر نے بادشاہ سے کہ تو جانتا ہی کہ یوقنا
مشتاق ہی اپنی بیٹی کا اور اب دیکھا ہی اوسکو بعد زمانہ کثیر کے اور حسن صلاح یہ ہی کہ جانے دے آج اوسکو ہمراہ اوسکی بیٹی کے کہ تسلی ہو اوسکے دل کی پھر
کل کو آجاویگا پاس تیرے کہا بادشاہ نے اپنی زوجہ سے کہ اگر چاہے تو چاہے ہے پس پکڑا اوسنے ہاتھ اپنے باپ کا اور لے گئی از راہ سرنگ قلعہ شرقی میں اور
لے گئی اوسکے ہمراہیوں کو کشتی پر اپنے قلعے میں پھر جب شب ہوئی کہا ای باپ کیسے ترک کیا تو نے دین ان عربوں کا بعد بیعت اونکی کے کیا دیکھا تو نے
اونکو باطل پر اور اپنا پہلا دین افضل کہ لوٹا تو طرف اوسکے کہا یوقنا نے ای بیٹی واللہ نہ آیا میں تیری طرف مگر محبت سے بیشک جدا ہوئے تھے ہم
دنیا میں اب ڈرتا ہوں جدائی آخرت سے یقین کیا میں نے کہ یہ دونوں قلعے محکم مدنظر مسلمانوں کے ہیں اور تو جانتی ہی کہ میرا قلعہ مستحکم تھا تمام قلعوں
ملک شام سے لیکن غالب آئے اوسپر عرب اور نکالا بادشاہوں کو اونکے ملک سے پس بچا اللہ تعالی سے ای بیٹی اپنے نفس کو اور کر عمل واسطے بچاؤ
نفس کے آتش دوزخ سے اور رجوع کر جلد طرف اللہ تعالی کے اور جھٹلا دین صلیب کو کہ واللہ نہیں کوئی دین افضل دین اسلام سے اور تجھے آئی
دین پر عیسی اور تمام انبیا علیہم السلام مگر یہود کا و یا انصاری کہ راہ حق سے ایک یہودی نے کہ نام اوسکا بولص تھا پس بہکایا اونکو طریق مستقیم
یہاں تک کہ جھٹلایا اونھوں نے اوس چیز کو کہ لائے اوسکو ابراہیم خلیل اللہ اور یہ عرب تابع ہیں احکام اللہ اور اوامر اوسکے نبی کے اور انھیں کی طرف ہی
قول غالب بطلاق دی ہی اونھوں نے دنیا کو تین طلاق پس راضی ہو واسطے اپنے اوس چیز پر کہ راضی ہوا باپ تیرا اوسپر واسطے اپنے بولی بیٹی یوقنا کی
کہ واللہ راضی ہوئی میں اوس بات پر کہ راضی ہوا تو اوسپر اور میں شاہد ہوں اس بات کی کہ لا اله الا الله و ان محمدا رسول الله پس
خوش ہوئے یوقنا اوسکے اسلام سے پھر بولے ای بیٹی کیا کروں میں امر اس کافر میں کہا بیٹی نے کہ واللہ خبر دی مجکو وزیر شہر جدن نے کہ وہ در پی تیرے قید کا ہی
کہا یوقنا نے کہ جب حال یہ ہی تو بتا کہ ان دعوت کا اور بہادر ستکے بلا کر انکو اور لے آ اوسکو ہمراہ خدام اسکے دعوت میں پس جب مشغول ہونگے وہ کھانے میں حکم
کرونگا میں اپنے لوگوں کو اونکے قید کرنے کا پھر جب کہ پکڑ لیا ہمنے اونکو تو ہو جاوینگے یہ دونوں قلعے ہمارے قبضے میں پھر دینگے ہم اونکو بیچ ہاتھ عرب کے پھر
ظاہر کرینگے ہم یہ کہ گویا بھاگے ہم عرب سے یہاں تک کہ داخل ہوں قرقیسیا میں پس امید ہی کہ اللہ تعالی فتح کرا دے اوسکو ہمارے ہاتھ سے اور یہی اب صلاح
پسندیدہ ہی کہا واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے جب کہ گذری شب اور دن ہوا کہا شہزادی نے اپنے لوگوں کو پکانے طعام و حلاویات کا پس
جب طیار ہوا سامان دعوت گئی شہزادی براہ سرنگ پاس اپنے شوہر کے دوسرے قلعے میں اور کھڑی ہوئی آگے اوسکے عاجزی سے تو خاطر داری کی اوسکی
شوہر نے اور کہا کیسا ہی بادشاہ یوقنا کہا اوسنے ای بادشاہ نہ سویا وہ تمام شب فکر قیامت اور احوال دوزخ سے اور ارادہ کیا ہی اوسنے آج جانے کا
طرف شہر قرقیسیا کے بارادہ راہب افرناقوس کے لیکن روکا میں نے اوسکو تاکہ دعوت کروں اوسکی اور لیجاوے تو اوسے طرف جرجیس کے کہ توبہ کرا دے
اوس سے اب قدم رنجہ کر میری دعوت میں ساتھ اپنے ارکان کے کہ یہ سب تیرے فضل و احسان و انعام سے ہی پس خوشی کی خاطر میری کہا راوی نے
کہ انکار کیا اشفکا پاس نے وہاں جانے کا بسبب بدگمانی یوقنا سے کہ نہ سویا وہ شب کو پاس اوسکے بخوف قید کر لینے کے پس کہا اوس سے شہر جدن
وزیر نے ای بادشاہ نہیں یہ صلاح نیک کہ جب تو نہ جاوے گا تو شکستہ دل ہوگا یوقنا اور نہیں جانتا تو کہ وہ نادم ہی اگلے کاموں سے اور معترف گناہوں کا ہی

قلعۂ زبا اور زلوبیا کے ساتھ سعادت اور اقبال اور نصرت قادر ذوالجلال کے قریب ہے کہ بہرہ مند ہوگا تم بھی روز حشر کے کہ ہے دن معاد اوسکے کارساز
راحت اور ریحان اور حوروں کی آنکھیوں سے دیکھنے والیوں کے اجب کہ گذرا حال یوقنا اور اشفکیاص کا جیسا کہ مذکور ہوا اور دھوکا کیا لشکر کا
تو چلے گئے ہمراہ اپنی بیٹی کے اور ہمراہیوں اور وکیل کے بطرف قرقیسیا کے پس پہنچے وہاں شام کے وقت اور گئے اوسی وقت روبرو شہریاض کے
اور خبر دی اوسکو فتح کرنے عرب کی دونوں قلعوں کو پس یقین کیا شہریاض نے ہلاک اپنا تو کہا اوس سے یوقنا نے ای سید مت ڈر ہم لڑینگے آگے تیرے
یہاں تک کہ تمام ہوں اور اگر عرب محاصرہ کرینگے ہمارا اگر تو دکھا وینگے ہم تجکو جنگ عجیب اونسے پس اعتماد کیا اوسنے یوقنا کی گفتگو پر اور خلعت دیا اور خوش کیا
اور اوتارا اونکو قریب اپنے اور قاصد بھیجا شہریاض نے اوسی شب اپنے ماموں کی طرف کہ وہ بادشاہ تھا ارض ربیعہ کا راس العین میں کہ مدد کرے
اوپر جنگ عرب کے اور جتایا اوسکو کہ لیا عربوں نے قلعۂ زبا و زلوبیا دونوں اور یوقنا بادشاہ حلب کہ اونہیں تھا بھاگا اونسے اور آیا پاس میرے
پس لیا وہ قاصد بطرف دیر مریح کے اور وہاں سے مبدل ہوکر راس العین کو پس پایا بادشاہ شہریاض کو مستعد کہ درست کر رکھا تھا اوسنے سامان
جنگ اور چوڑا کر لیا تھا خندق کو اور کھڑے کیے تھے اوسنے خیمے اپنے بطرف مغرب شہر سے اوپر راہ نقب کے بانتظار آنے عیاض بن غنم کے اور جمیع
ہمراہیوں کے تھے اوسکے پاس تمام عرب جزیرے کے بنی تغلب وغیرہ سے اور دعوت کی تھی اونکی اوسروز اور بلایا تھا اونکے سب سرداروں کو مثل
نوفل بن مازن اور فریہ بن تغلب بن عاصم اور اشجع بن وائل اور مبشر بن وائل اور سلیم بن عاصم اور حزام بن عبداللہ و مقارب بن الاہم کو پس کہا اونسے ای جوانان عرب
ہمیشہ نگاہ رکھتے ہیں ہم تمہارے چھوٹے بڑے اور گھر بار کی اور صلاح کردی ہے ہم نے تمہارے لیے یہ زمین تاکہ آسایش حاصل کرو تم اور
راضی ہیں ہم تم سے جو کہ ادا کرو تم طرف ہمارے اپنے جانوروں کی لیتے ہم سے پس امن پائی تم نے اور یہ بھی انعام تمہارا ہے تحقیق مالک ہوے شام اور قلعوں
اور بلاد مصر وغیرہ کے اور نہ اکتفا کی اوسپر یہاں تک کہ آئے طرف ہمارے واسطے چھیننے اس ملک کے اور نکالنے کے ہمکو اور تم جانتے ہو کہ اگر غالب ہوے
اوپر ہمارے تو قید کرینگے تمکو اور نہ راضی ہونگے تم سے مگر اسپر کہ مانو دین اونکا یا لڑو اونسے یا دو جزیہ اپنے دین اہل کے پس ہو جاوینگے ہم تم ایک کہ نہ جانا ہوگا کوئی
مثل اوسکے بیچ ہمارے اور آل غسان کے ساتھ ملک ہرقل کے پس اگر فتح ہوئی ہماری تو یہ ملک ہے ہمکو تمکو نصفا نصف اور اگر ہوا برخلاف اسکے میں شریک ہیں سب
ایک دین پر اور رہیگا ذکر ہمارا ہمیشہ کہا راوی نے پس قبول کی اون منتصرۂ عرب نے یہ بات اور قسم کھائی کہ مرینگے ایک تلوار سے پس دیا اونکو
شہریاض نے بہت مال اور سلاح اور رکھا اپنے پاس الغرض جب آیا وہاں قاصد صاحب قرقیسیا کا اور دیا شہریاض کو خط اوسکے بھانجے کا پس پڑھا
اوسنے اوسکو اور معلوم کیا کہ وہ طالب مدد ہے پس مدد بھیجی اوسکو پانچہزار سوار ساتھ نوریک نامے ایک سردار ارمنی کے کہ وہ بانی ہے پل منوز اور
اور عابدین اور سواند کا پس جب کہ پہنچا وہ وہاں دیکھا اونکو کہ توڑ دیے ہیں اونھوں نے پل اپنے کہ بنائے تھے اوپر خابور اور ناحیۂ فرات کے اور تھے
وہ پل اوپر ستونوں لوہے کے اور بڑی تختیاں اوسپر زنجیریں اور کھودی تھی اونھوں نے گرد اپنے شہر کے خندق اور خوب کی تھی مضبوطی وہاں کی
اور منتظر تھے لشکر صحابۂ کرام کے رضی اللہ عنہم اجمعین

ذکر فتح قرقیسیا اور جانا سو مسلمان کا واسطے رسد کے پھر راہ میں لڑنا کفار سے اور شہید ہونا اکثر کا اور پکڑے جانا اور قصہ عاشق ہونے ایک بطریق کی لڑکی کا ایک صحابی پر اور عجیب سرگذشت اوسکی

کہا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے جب کہ مالک ہوے عبداللہ بن غسان قلعۂ غربی کے کہ سپرد کیا اونکو وہ قلعہ شہر جہان نے بامر یوقنا کے اور
چھوڑا وہاں یوقنا نے ہمراہیوں کو اور خود چلا گیا طرف قرقیسیا کے بہلانے مسلمانوں کو راہ سے نکل کی اوس نے پیر سے تاکہ جاویں اوس امر سے قلعۂ
شرقی میں پس مالک ہوے مسلمان اوسکے بھی اور قبضہ کیا تمام اموال اشفکیاص پر کہ وہاں تھا پس کہلا بھیجا اونھوں نے عبداللہ بن غنم
او [illegible] بن [illegible] کو کہ محافظت کریں تمام سامان و سرسے قلعہ کی کہ نہ جاوے اوس سے ایک درہم تاکہ دے وہ سب مال یوقنا اپنی بیٹی کو اور مہر کرکے

کہتا ہے راوی فتوح شام اور ارض بیعۃ الفرس کا کہ جب اوترا لشکر اسلام متصل قرقیسیا کے ساتھ عبد اللہ اور سہل کے تو خندق
کھودی مسلمانون نے گرد لشکر کے اور رکھی اوسمین ایک راہ آنے جانے کی اور پہونچی یہ خبر عیاض بن غنم سردار لشکر کو درحالیکہ وہ متردد تھے اس بات مین
کہ شروع کرین پہلے جنگ شہر یاض سے یا لشکر کشی کرین ادہر جزان و رہا کے کہا اونسے خالد نے کیا چھوڑتے ہو تم اونکو کہ مقابل ہین تمہاری فوج کے اور چڑھائی
کرتے ہو اوپر غیر کے میری صلاح یہ ہے کہ پہلے لڑو شہر یاض سے اگر بھگا یا ہمنے اونکو واقع ہوگی ہیبت دلون مین سب کے پھر ارادہ کرنا جدھر چاہو کہ فتح ہوجاوےگی
اور ملک آسانی سے انشاء اللہ تعالی پس مستعد ہوئے عیاض صلاح خالد پر اور آئے اس حال مین جو پاس عیاض کے اور خبر دی اونھون نے کہ شہر یاض طیار ہے
تمہاری جنگ کو اور ہمراہ ہین اوسکے اور امرا مثل نوفل اور بطریس صاحب ارا اور ہوزر اور امیر جلدین اور ارمانوس صاحب تل ہماوی اور ارجو حاکم باریعہ
اور صاحب باردین اور ردوس حاکم حران اور رہا اور جمع ہوا ہے لشکر ان سب کا دو لاکھ اور ارادہ کیا ہے اونھون نے کہ لڑین تمسے ساتھ اہل سمیساط کے کہ بھاگ گئے
کوئی اور مقدمہ لشکر ہین انکا ارمنی اور بعد اوسکے رومی اور مقام اونکا پیچھے فرات کے ہے جب کہ سنا یہ عیاض نے بھیجا طرف اعداء اللہ کے ولید بن عتبہ کو
کہ لاوین متنصرہ کو واسطے توڑنے اونکی جماعت کے پس آئے یہ پہلے جماعت بنی تغلب پر اور جمع کیا اونکے افسرون کو مثل نوفل بن مازن عاصم اور شجیع و سبیعہ
وحزام و تارب کو اور کہا اونسے اے جوانان عرب جان لو کہ جو غدر کرتا ہے انجام پر پہنچتا ہے ہلاکت سے اور نہین تم قوی تر بنی غسان سے اور نکو ذلیل تمہین ولاور تر
جبلہ بن ایہم سے کہ آیا وہ ساٹھ ہزار فوج سے اور فتح دی ہمکو اللہ تعالی نے اونپر بہتر یہ ہے کہ ملجاؤ تم ہمسے اور داخل ہو ہمارے دوستون مین پس قبول کی
بیٹے یہ گفتگو اور ہوگئے طرف صحابہ کے مگر ایک گروہ اپنا اذاشمنا کا کہ چلے گئے وہ طرف بلاد روم کے الغرض آملے عرب متنصرہ بنی تغلب کے لشکر عیاض میں
تو مرحبا کہا اونکو اور بہت خاطرداری اور تسلی کی اونکی اور کہا اونسے اے معشر عرب اللہ تعالی نے ارادہ کیا تمسے بھلائی کا کہ ایک کردیا تمکو ہمسے اور جدا
صلیبون سے بیشک ظاہر کیا تمپر غلبہ دین کا اور بزرگی اپنے نبی کی اور وعدہ کیا ہے کہ وعدہ اوسکا سچا ہے ساتھ عطا ملک کسری اور قیصر کے اور دینے اونکے
خزانون سے اور تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ گویا ہوتے اپنی خواہشون سے اور بیشک فرمایا ہے اللہ تعالی نے ہمارے حق مین وَلَقَدْ كَتَبْنَا
فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ۝ یعنی اور ہمنے لکھدیا ہے زبور مین نصیحت کے پیچھے کہ آخر زمین پر
مالک ہونگے میرے نیک بندے پس سنے تو اس گفتگو سے عیاض کی ایمان لائے تمام کافر اونکے کہا راوی نے روایت ہے خالد بن سعید سے کہ جب بھاگ گئے
حضرت عیاض کو بھاگنا اہل شمشاط کا طرف بلاد روم کے لکھا عریضہ طرف حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سو لکھا حضرت عمر نے خط اپنا طرف ہرقل کے اور اوسکے
بیٹے قسطنطین کے کہ نکال دو ان متنصرہ عرب کو اپنے ملک سے ہماری طرف وگرنہ پناہ دوگے تم اونکو تو قتل کرینگے ہم یہان کے تمام نصرانیون کو کہا
واقدی رحمہ اللہ نے جب کہ پہونچا یہ خط خلیفہ برحق کا ہرقل اور اوسکے ولد کو تو نکال دیا اونکو طرف ملک عرب کے الغرض ارادہ کیا حضرت عیاض نے
مقاتلہ ملک شہر یاض کا اور مقدمہ اوسکا یہ ہوا کہ جمع کیا شہر یاض نے اپنے افسرون کو اور کہا اونسے کہ سنا ہے مینے کہ جب لڑتے تھے اگلے بادشاہ
لوگ تو تھے حیلہ جنگ مین اور مین چاہتا ہون پرسون کہ مقابلہ عرب کو مع افواج میدان مین جب صفین باندھون مین تو اوتارو تم مجکو گھوڑے سے
اور نکالو مجپر تلوارین گویا کہ قتل کیا چاہتے ہو میرا تو کہونگا مین تمسے کہ معذور رکھو تم مجکو جانتا تھا مین تمکو دین مین اور دیکھتا تھا مین ہیبت تمہاری کہ جانتا
ہے کہ ڈر گئے تم عرب سے جب سنو یہ تم تمسے تو مجپر اتہام کرنا میری اور متوجہ ہونا جنگ عرب پر پس بھاگ جاؤنگا مین تمسے لشکر عرب مین واسطے اظہار اونکی
محبت کے اور کہونگا مین اونسے کہ دیا چاہتا تھا مین تمکو شہر اپنا لیکن بدل گیا مجسے لشکر میرا جیسا کہ دیکھا تمنے اور چاہا قتل میرا اب آیا مین تمہاری محبت سے
جب کہ دوست ہاینگے مجکو قتل کرونگا مین اونکے امیر کو راستا مین پس خراب ہوجاینگا مقدمہ لشکر عرب کا قتل امیر سے پھر بھاگ آونگا مین اونکے لشکر سے تو بولا
وزیر اوسکا جو ارمنی تھا کہ کیونکر ڈالیگا تو اپنی جان ہلاکت مین اگر ہوا تجسے یہ کام تو نہین ہم بیخوف تجپر عرب سے اور نہ غفلت ہوگا ہمپر ماموں تیرا اور کہیگا
کہ کیون چھوڑا تمنے اوسکو تو غالب ہوئے عبد اللہ یوقنا بیشک سچ کہا وزیر دانا نے کیونکر جاینگے ہم تجکو لیکن میں چاہتا ہون ایک حیلہ بہتر اس سے
اور آسان کہا شہر یاض اور اوسکے وزیر نے کہ کیا ہے وہ تدبیر ای ملک جلب کہا یوقنا نے کہ چلین ہم تمام کل کو مقابلہ پر اور سعی کرین جنگ مین جب طاقت ہمپر ہان گین

طرف اپنے شہر کے اور بند کرلین دروازے اور پڑھین فصیل پر پہر اس کام مین صلح کرینگے عرب ہمسے اور قریب ہونگے ہمسے اور ہوا اونکے لشکر مین ایک جماعت
روم کی کہ قبول کیا ہوا اونھون نے وزیر اونکا جب قریب ہووینگے وہ ہمسے تو خفیہ لکھ بھیجینگے ہم اونکو اور بھیجینگے قاصد بطلب صلح مین اور خوش کرینگے
دل اونکا ساتھ بھیجنے بہت مال کے اور کہینگے کہ بھیجو ہم مین دس آدمی اپنے عمائد سے تا گفتگو کرین اونسے کہ کیا ہے مراد تمھاری جب کہ آوینگے وہ
دس آدمی تو قید کرلینگے ہم اونکو اور کہینگے اونسے کہ سب چلے جاؤ یہان سے ورنہ قتل کرتے ہین ہم تمکو جب کہ دیکھیگا لشکر اسلام یہ سعی ہماری صلح
کرین کے بھیجنے واسطے اپنے لوگون کے اور چلے جاوینگے یہان سے اور عرب جب کہ وعدہ کرتے ہین کچھ تو وفا کرتے ہین اوسکو اور بھی اگر بعد اسکے
غالب آئے وہ اور مالک ہوئے ان شہرون کے تو متابعت کرینگے ہم اونکی ظاہر مین اور پہر چلے جاوینگے ہم ملک روم مین الغرض مراد یوقنا کی اس کلام سے
دو چیز تھین ایک یہ کہ پاک ہو تہمت اسلام سے نزدیک کفار کے اور مطمئن ہوین وہ اسیر اور دوسرا یہ کہ سلسلے چند اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہر
مین ساتھ حیلہ قید کے تا کہ حملہ کرے ہمراہ اونکے غفلت مین شہر والون پر پس قبضہ کرین شہر پر تو بولا وزیر ارمنی کہ اگر بھیجا عرب نے حسب الطلب ہمارے دس آدمی
غیر معتبر اپنے غلامون سے اور اگر قید کرلیا ہمنے اونکو اور مستعد ہوئے ہم اونکے قتل کے تو نہ پرواہ کرینگے وہ اس بات کی اور کوشش کرینگے ہمارے قتل مین
اور نہ جاوینگے یہان سے پس جواب دیا وزیر کو یوقنا نے اور غصے ہوا اور ظاہر مین کہ کیا داخل ہوا رعب تمھارے دلون مین اب کبھی فلاح نہ پاؤ گے تم قسم مجکو
اپنے معتقد علیہ کی کہ لڑا مین عرب سے اپنے قلعہ حلب مین بہت سخت ایک سال تک اور اگر نہ غالب آتا حیلہ اونکے ایک غلام حبشی کا کہ نام اوسکا دامس ابوالہول تھا
ساتھ بیس آدمیون اوسکے کے گھس آئے قلعہ مین تو ہرگز نہ قادر ہوتے وہ مجھپر حالانکہ اوس وقت تھے وہ مجھسے ساتھ تمام لشکرون اپنے کے پس کیا ہے حال تمھارا کہ آیا
تمپر ایک گروہ قلیل اور شہر تمھارا بہت مضبوط ہے کہ نہین امید جنگ ہونے کی مگر دو طرف سے کہ متصل ہے ایک جانب جبل سے اور دوسری جانب نہر کی اب جو چاہے
رضامندی مسیح کی لڑے واسطے دین اپنے کے اور بچاوے اہل و عیال کو ان عرب سے اور اگر ڈر ہے تمکو کہ عرب بھیجینگے طرف ہمارے مرد غیر معتبر غلام اپنے
یا جبکہ قید ہوین نزدیک اونکے تو مین جانتا ہون اونکے عمائد اور سردارون کو پس لکھتے جو نام اونکے کاغذ پر ہمراہ اپنے قاصد کے کہ بلاتے ہین ہم واسطے صلح کے
مقداد اور نعمان و شرحبیل و ابن کعب و نوفل و عبدالرحمن بن مالک و اسود بن قیس و ہمام بن الحارث و مالک بن توبہ و سلامہ بن عامر کو کہا راوی نے
کہ جب سنا وہ وزیر ارمنی اور کہا قسم مجکو اپنے دین کی کہ عرب نہ بھیجینگے ان لوگون کو مگر جب کہ لے لین چند عمائد تمھارے گرو بعوض انکے کہا یوقنا نے کیا
رائے تمھاری کہا تیرے سوال اونسے پس اگر قبول کرین تو ہم [illegible] برکت مسیح کی اور اگر طلب کرین عوض تو بھیجو چند شخص عام سے شہر سے غیر معتبر کو بیچ لباس
امرا کے اور کہلا بھیجو کہ یہ اشراف ہین ہماری قوم کے بولا شہریاض کہ قسم مجکو قربان کی کرونگا مین عمل تیری صلاح پر پہر کہا افسران فوج سے کہ طیار ہون لڑائی کو
پس نکلے وہ آمادہ ہو کر اور نکلے عرب بھی ساتھ انکے مقابلہ کے باب خندق سے اور سامنے آئے دشمنون کے اور کہا اَللّٰہُمَّ انصُرنا علیہم کما نصرت
نبیک یوم الاحزاب اور درست کین صفین اور وعظ کہا آگے مسلمانون کے اور کہا امیر اسلام نے آخر مین کہ مین حملہ کرتا ہون [illegible] بیعت کرتا
میری اگر فتح دی مجکو اللہ تعالی نے ساتھ قتل انکے امیر اور صلیب کے تو شاد ہونگے [illegible] یہان ہین کہا مسلمانون نے امیر دعوت کی تونے
ہماری طرف ایسی چیز کہ محبوب ہے ہمکو اوس سے کہ ذکر کیا تونے کہ حملہ کرین ہم روایت ہے عبد اللہ سے کہ حملہ کیا مسلمانون نے لشکر قرقیسیا
اور تھے انمین امیر لشکر عبداللہ بن غسان اور [illegible] بن عدی [illegible] کوشش کی [illegible] اور حملہ کیا عبداللہ بن مالک اشتر نے
بوزنیک ارمنی پر اور معلوم کیا اوسکو اوسکے لباس سے کہ یہی بادشاہ کفار کا ہے پس مارا برچھا اوسکے سینے مین کہ نکل گئی [illegible] پشت سے اور حملہ کیا
نعمان بن منذر نے شہریاض پر مگر نہ جانتا تھا اوسکو مالک شہر کا جانتا تھا کہ یہ کوئی امیر ہے کفار سے درحالیکہ پڑھتے تھے [illegible]

رجز

وَاِنَّا القَوْمُ فِی الحُرُوبِ لُیُوثُهَا	وَنَشْفِی بِحَدِّ [illegible] اُسُودُهَا
نُحَامِی عَنِ الدِّینِ القَوِیمِ نُقِیمُهُ	وَنَمْحُو آیَاتِ العِدٰی وَنَذُودُهَا

امیر عیاض بن غنم نے کہ وہ مالک ہو اپنا اوس قلعے کی بس گئین وہ اوس طرف وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِیَّ بَعْدَهٗ

ذکر فتح ماکسین و شمسانیہ

کہا راوی نے کہ جب کوچ کیا عبداللہ نے قرقیسیا سے اور اوترے ماکسین پر تو فتح کیا اوسکو صلح سے اوپر چار ہزار درم کے کہ تھا چلن اونکا اونکے شہر مین جسکو شواد بیخ کہتے تھے اور اوپر ہزار گونین گندم و جو کے تو شکستہ دل ہوئے اسقدر سے وہ لوگ تو چھوڑ دیا اونکو نصف نادسکا اور صلح ہوئی یو نہین اہل شمسانیہ سے پھر مقام کیا موضع عربان پر پس صلح کی اونھون نے بھی عرب سے اوسقدر مال پر کہ دیا اہل ماکسین نے پھر کوچ کیا طرف مجدل کے اور قادر ہوئے اوسپر پس مقام کیا وہان باتنظار آنے اخبار عیاض بن غنم کے کہ وہ نازل تھے نہر بلیخ پر پس لکھا طرف عیاض کے جو کچھ کہ فتح کیا اللہ تعالی نے ملک سے جب پونہچا یہ خط اونکو لکھا عیاض نے کہ ٹھہرے رہو اپنی جگہہ پر یہان تک کہ آوے تمکو حکم میرا والسلام کہا سہل بن مجاہد بن سعید نے کہ جب فتح کیا اللہ تعالی نے اوپر ہاتھ عبداللہ بن غسان کے ارض خابور صلح سے اور مقیم ہوئے بیچ مجدل بیچ پڑھے قیس بن ابی حازم بجلی نے یہ اشعار

اشعار

اَقَمْنَا مَنَارَ الدِّیْنِ فِیْ کُلِّ جَانِبٍ — وَصُلْنَا عَلٰی اَعْدَائِنَا بِالْقَوَاضِبِ
وَدَانَ لَنَا الْخَابُوْرُ مَعَ کُلِّ اَهْلِهٖ — بِفِتْیَانِ صِدْقٍ مِّنْ کِرَامِ الْعَرَائِبِ
هَزَمْنَاهُمْ لَمَّا الْتَقَیْنَا بِسَابِحٍ — وَثَارَ عَجَاجُ النَّقْعِ مِثْلَ السَّحَائِبِ
وَکُلُّ هُمَامٍ فِی الْحُرُوْبِ مُجَالِهٖ — یَکُرُّ بِحَمْلٍ فِیْ صُدُوْرِ الْکَتَائِبِ
وَجَنْدَلَ وَفْدَ الرُّوْمِ فِیْ کُلِّ جَانِبٍ — تَرَکْنَاهُمْ فِی الْقَاعِ نَهْبًا لِنَاهِبٍ
وَمَا زَالَ نَصْرُ اللّٰهِ یَکْنُفُ جَمْعَنَا — وَیَحْفَظُنَا عَنْ طَارِقَاتِ النَّوَائِبِ
فَلِلّٰهِ حَمْدٌ فِی الْمَسَاءِ وَبُکْرَةً — وَمَا لَاحَ نَجْمٌ فِیْ سُعُوْدِ الْغَیَاهِبِ

یعنی برپا کیے نشان دین کے ہر جانب سے اور حملہ کیا ہمنے اوپر دشمنون اپنے کے ساتھ تلوارون کے اور مطیع ہوا واسطے ہمارے خابور ساتھ کل اہل اپنے کے مع جوانون صادق کے کہ ہین ہر بزرگان عرب سے شکست دی ہمنے اونکو ہر گاہ کہ ملے ہم ساتھ تلوار کاٹنے والی کے اور اوٹھا غبار گرد کا مثل بدلیون کے اور ہر بزرگ قوم بیچ لڑائیون کے برگزیدہ اوسکا حملہ کرتا ہی ساتھ حملون کے بیچ قلب لشکرون کے اور ہمنے جماعات روم کے ہر جانب سے چھوڑا ہمنے اونکو بیچ میدان صاف ہموار کے واسطے لوٹ لوٹنے والے کے اور ہمیشہ یاری خدا ے تعالی کی حمایت کرتی ہی جماعت ہماری کو اور حفاظت کرتی ہی ہمارے تئین ڈالکے مارنے والون کے صدمات سے پس خاص اللہ تعالی کے لیے حمد ہی شام اور صبح مین اور جب تک ظاہر ہون ستارے بیچ پردون تاریکیون کے

ذکر فتح قلعہ ماردین اور پیدا ہونا ایک لڑکے کا ملکہ ماریہ سے بوجہ حرام پھر ڈال دینا اوسکو جنگل مین اور لیجانا اوسکو ایک شخص کا پھر بیٹا کرنا اوسکو ایک بادشاہ کا اور واقع ہونا نکاح اوسکا اوسکی مان سے جو ماریہ تھی اور مسلمان ہونا ان دونون مان بیٹون کا اور پہچاننا ایک دوسرے کو باطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

روایت ہی کہ جب فتح ہوا شہر خابور صلح سے اور پونہچی خبر قتل شہر یاض کی حاکم ربیعہ اور عین وردہ اور راس العین کو تو متفکر ہوئے وہ اور جمع کیا اپنے ارباب دولت کو درحالیکہ مقیم تھا وہ ارض طور عبدین کہا اپنے لوگون کو کہ تین شہر اور دو قلعے ہمارے سے داخل ہوئے قبضہ عرب مین اور جماعت مستنصرہ بھی جاتی اور شہر توکہا اوسکی ایک لڑکی تھی نام سنداری بادشاہ ضرور عرب آوین گے ہمپر پھر لیوے خدا فتح جسے چاہے مگر صلاح میری یہ ہی کہ ایک ہو جاؤ تم آپس مین ساتھ نکاح کرنے بیٹی اپنی کے ولد محمود نام کے ساتھ ملکہ ماریہ بنت ارسوس بن حارس صاحب ماردین کے اور مرین کے کہا راوی نے کہ سبب بنانے قلعہ ماردین و مرین یہ تھا کہ ارسوس بن حارس تھا اصل مین اہل طور زندستہ اور تھا وہ بڑا شجاع ابطال اور اول

آباد کیا تھا مملکت ارمینیہ کو اور تھا تمام طبرستان زمین غارت کرتا بلاد روم کو قریب و جوانب سے یہان تک کہ فریاد کی لوگون نے اوس فوج سے کے اوسکی لوٹ سے طرف
ملک ہرقل کے پس جاگیر دی اوسکو ہرقل نے ارض بعید اور کہا اوس سے کہ بنا لے تو واسطے اپنے وہان ایک قلعہ جب کہ پہنچا اوس زمین مین متصل
جبل مرد بن کے مقام کیا وہان پس دیکھا پہاڑ پر ایک آتشکدہ کہ تھا اوسمین ایک عابد فارسی دہقان نام مشہور زہد و تقوی مین اور لاتے تھے لوگ اوسکو تحائف
اقصی بلاد خراسان و عراق سے پس دوستی پیدا کی اوس سے ارسوس نے بکمال دوستی کا اور ہمیشہ لیجاتا اوسکی طرف ہدایا و تحفہ اور رہتا پاس عابد کے
یہان تک کہ ایک روز تنہا پایا اوسکو پس قتل کیا اوسکو اور دبا دیا اس طرح کہ نہ آگاہ ہوا کوئی پھر جب نہ پایا اوسکو لوگون نے کہا آپس مین کہ مر گیا دہقان
پس بنایا ارسوس نے اوس آتشکدے کو ایک قلعہ حصین اور تھی اوس ارسوس کی ایک بیٹی ماریہ نام جب دیکھا اوسنے اپنے باپ کو بناتے قلعہ بنایا اپنے
واسطے بھی ایک قلعہ مقابل اوسکے متصل جبل مرد بن پر کہ اوسکو قلعۃ المرہ بھی کہتے ہین اور رہی خود اس قلعے مین ساتھ اپنے مال و اسباب اور ملازمین کے پس جو
پیغام دیتا اوسکو نکاح کا نہ قبول کرتی بہ تکبر اپنے حسن و امارت کے اور حقیر جانتی اوسکو اور تھا اوسکے قلعے سے قریب ایک دیر فرما نام راہب کا اور تھا یہ فرما
اجمل الناس اوسوقت مین پس آئی وہ دیر مین واسطے زیارت کو جب کہ دیکھا اوسکو عاشق ہوئی اوسپر پس آیا کرتی بنام اعتقاد اکثر اوسکی زیارت کو یہان تک کہ واقع ہوئی
اونمین خلوت تا پس حاملہ ہوئی اوس سے پھر بعد پوری ہونے مدت کے پیدا ہوا اوسکے ایک لڑکا لیکن چھپایا اوسنے اوسکو اور دیا دایہ کو کہ مین نہ دوست
رکھتی ہون اسکو نہ چاہتی ہون قتل اسکا کرو معاملہ ساتھ اسکے کہ پرورش ہو کہین اور اسواسطے کہ اگر سنے گا باپ میرا تو قتل کریگا مجھکو پھر نکالے کچھ جواہر نفیس
اور رکھا اونکو اوسکی گٹھری مین اور باندھا اور کہا دایہ سے کہ جو لیجاویگا اسکو پس تربیت کریگا اس خرچ سے پھر دریافت کیا کچھ نشان اوسکے بدن کا
تو دیکھا سیدھے گال پر ایک مسہ کالا اور اولٹے گال پر چھ زائد پھر لے گئی اوسکو دایہ راتمین ساتھ ایک خادم معتبر کے باہر قلعے سے اور شاہراہ کے
اور تھا وہان ایک ستون سنگ سفید کا گڑا ہوا زمین مین اور اوپر اوس ستون کے ایک چوکی تھی سنگ سفید کی پس رکھدیا دایہ نے اوس مولود کو اوپر اوس چوکی کے
بخوف وحوش کہ نہ کھا جاوین اوسکو اور لوٹ آئی قلعے مین ساتھ اوس غلام رازدار کے کہا راوی نے کہ تقدیر الٰہی یہ ہوئی کہ اون دنون بھیجا تھا ملک
موصل الانطاق نامے نے قاصد اپنا طرف شہر یانس اور ارسوس بن حارس صاحب ماردین کے واسطے کسی کام کے پس ہو کے گیا وہ راہ آخر شب [illegible]
آیا قریب اوس عمود کے پس سنی وہان آواز رونے لڑکے کی تو قریب گیا اوسکے سوار گھوڑے پر پس پایا ایک لڑکا ساتھ جواہر و زر کثیر کے پھر اوٹھا لیا اوسکو
اور دیا اپنی جاریہ کو کہ تھی ہمراہ اوس سفر مین اور کہا اوس سے کہ پوشیدہ رکھنا اسکو اور پرورش کرنا بیشک ہوگا یہ لڑکا بڑے نصیب والا اسوقت ملکون مین پھر
لوٹ جایا اوسنے خود صاحب ماردین کو پھر آیا طرف راس العین کے اور کہا جواب اپنے بادشاہ سے اور بھی جاری کیا اللہ تعالی نے اوسکی زبان پر قصہ اوس
لڑکے کا کہا بادشاہ نے کہ سے مجکو دو لڑکا تاکہ بیٹا بناؤن مین اور نہ تھا اوسکے کوئی لڑکا کہ خلیفہ ہو اوس مملکت پر پس سے دیا توتا نے اوس لڑکے کو
اور پرورش کی اوسکی بادشاہ نے اچھی یہان تک کہ بڑا ہوا پس نام رکھا اوسکا عمود اور لوگ کہتے تھے اوسکو ابن الملک اور پرورش پاتا تھا وہ بیچ [illegible] شاہی
سکے اور سیکھتا تھا آداب ملوکانہ اور سواری گھوڑے کی اور تیر اندازی اور کشتی وغیرہ یہان تک کہ مشہور ہوا دلاوری اوسکا اور منتشر ہوا لوگون مین حال
اوسکا پس نہ رہتا وہ شہر مین بلکہ گذرتے اکثر اوقات اوسکے سیر و شکار مین اور بنایا واسطے اپنے ایک مکان راس الغار مین کہ رہا کرتا اوسمین اور نام رکھا
اوسکا قصر عمود اپنے نام پر اور تھی ان کامون سے کچھ خبر اوسکی مان ماریہ کو پس گذرے ایام یہان تک کہ آئے عرب اوس سرزمین پر جب کہ [illegible]
بادشاہ نے اپنے ارباب دولت سے تو مشورت دی توتا نے یہ کہ نکاح کرے اپنے ولی عہد کا ملکہ ماریہ سے کہ نہین ہے منظور اوسکو کسی کا اور عمر اوسکی
تیس برس کی ہی اور طلب کیا اکثر شہریارون نے پس نہ راضی ہوئی اور شاید کہ دیکھا اونکو کم اپنے سے اور جب کہ طلب کریگا واسطے اپنے عمود کے تو
نہ انکار کریگا باپ اوسکا اور خوش ہوگا تیری مصاہرت سے پس قبول کی بادشاہ نے یہ صلاح اور بھیجا واسطے ارسوس بن حارس کے بہت ہدیہ اور
توتا سے کہا تو اس کام کو پس گیا توتا طرف ارسوس کے اور سلام کہا اوس سے اور دئے وہ ہدایا اور سوال کیا اوس سے اور نکاح مین [illegible]
قبول کیا اوسنے اور فکر کیا مہر لڑکی کا لاکہ دینار اور قلعہ ماردین [illegible] اوسکی

اور چار غلام اور سوار ہوئی خچر پر ساتھ ہدایا اور تحف کے پس ناگاہ ملی راہ مین ساتھ غلامون اپنے باپ کے کہ پکڑ لاتے تھے وہ چالیس قیدی لشکر عرب سے
کہ تھے اونمین عبد اللہ غسانی اور مثل اونکے اکابرین اور ہوا سبب اسکا یہ کہ عیاض بن غنم نے جب کہ کوچ کیا طرف راس العین کے تو روانہ کیا عبد اللہ بن غسان
کو طرف حران و سروج و رہا واسطے لانے رسد کے پس گئے یہ اونکے شہرون کے قریب پس اور ملے سائس بن نقولا و جرجیس بن شمعون سے کہ تھے یہ دونو
سردار لشکر کفار سے اور لیے جاتے تھے بہت اسباب رسد لشکر کفار مین ساتھ تین ہزار سوار جرار آہنی پوش کے جب کہ دیکھا امداد اللہ نے مسلمانون کو
کمتر طمع کی اونمین اور گرے اونپر ایکبارگی اور پکڑ لائے سب کو آگے بادشاہ عمود لکے باپ کے پس ارادہ کیا اوسنے اونکے قتل کا تو کہا اوس سے وزیر نے
ای بادشاہ نہین ہے رائے نیک اسواسطے کہ تیرا بیٹا عمود اور روس صاحب حران اور تو تا وزیر مقید ہین نزدیک اونکے پس اگر تو قتل کریگا تو انکو تو قتل کرینگے
وہ اونکو بہتر یہی کہ بھیجدے تو انکو قلعہ ماردین یعنی قلعۃ المرأۃ مین اور سپرد کر انکو ملکا ماریہ کے کہ مقید رہین پاس اوسکے پس اگر سوال کرین تجھسے عرب انکی رہائی کا
تو کہلا بھیج اونسے کہ وہ مقید ہین قلعہ ماردین مین اور نہین ہین درمیان قید ہماری کے پس ہوگا یہ سبب حرمت اور ہیبت تیری کا سو پسند کی بادشاہ نے
یہ صلاح اوس وزیر کی اور بھیجدیا اون قیدیون کو طرف ماریہ کے ساتھ ایک شخص معتبر اوسکے باپ کے اور علاوہ خود ماریہ سے موضع دینس مین کہا ماریہ نے
وارد ہوئے قیدیون کے کہ مین جاتی ہون لیکے لشکر اسلام مین اور لیجاتی ہوں سب کو میرے قلعے مین پس روانہ ہوئے وہ اودھر اور آئی یہ طرف لشکر اسلام کے
درمیان شب کے درحالیکہ گرد پہرے تھے حفاظت کو لشکر اسلام کی سہل بن عدی اور نجیبہ بن سعد ساتھ ایک جماعت کے پس آئے وہ دیکھکر قریب ملکہ کے
اور دریافت کیا حال اوسکا کہا اوسنے کہ مین ارادہ رکھتی ہون ملاقات کا تمہارے امیر سے تو لے آئے وہ اوسکو آگے عیاض بن غنم کے پھر جب کھڑی ہوئی
روبرو اونکے پیشکش کیے اونکے ہدایا اور تحف اور سجدہ کرنا چاہا پس منع کیا اوسکو عیاض نے اور کہا کہ بیشک غالب کیا ہمکو اللہ تعالی نے ساتھ اسلام کے
اور نکالا ہمکو گمراہی سے بواسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دور کیا ہمارے دلون سے فریب حسد اور متابعت خواہشون کی اور شرافت دی ہمکو ساتھ
اسلام کے اور منع کیا ہمکو کہ سجدہ کرے بعض ہمارا بعض کو اور نہین خوش ہوتے اس بات سے کہ بادشاہ متکبر اور فرمایا ہے اللہ تعالی نے اَلْعَظَمَۃُ رِدَائِی
وَالْکِبْرِیَاءُ اِزَارِی فَمَنْ نَازَعَنِی فِیْهِمَا قَصَمْتُهٗ وَلَا اُبَالِی یعنی عظمت میری چادر ہے اور بزرگ منشی میری ازار ہے جو کوئی جھگڑا مجھسے
ان دونون مین تو توڑ ڈالون مین اوسکو اور مجھکو کچھ باک نہین اور ماریہ سمجھتی تھی جو کہتے تھے حضرت عیاض عربی مین پھر جب کہہ چکے وہ کہا ماریہ نے ای امیر انہین
باتون سے فتح دی تمکو اللہ تعالی نے پھر پوچھا عیاض نے کہ کون ہے تو کہا مین ماریہ ہون بنت ارموس بن حارس صاحب ماردین کی اور جو شخص کہ مقید ہے
پاس تمہارے عمود نام وہ شوہر میرا ہی نہین ہے صبر مجھکو اوسکے فراق کا جب کہ بڑھا قلق میرا اور زائد ہوا شوق میرا طرف اوسکے تو دیکھا مینے مسیح کو خواب مین
ساتھ حواریون کے کہ حکم کرتے ہین مجھکو تمہاری متابعت کا اب آئی ہون مین پاس تمہارے اس نیت سے کہ متابعت کرون تمہارے دین کی اور سپرد کردون
تمکو دونون قلعے اپنے اور باپ کے اس شرط پر کہ دو مجھکو قلعہ میرا اور نہ متغیر کرو کچھ کام میرا تاکہ رہون مین ساتھ اپنے شوہر کے اوسمین حاکم ہو کر اہل شہر پر کہا
راوی نے پس تبسم کیا حضرت عیاض نے اوسکی اس بات پر اور کہا ای ماریہ کیا نہین آئی ہے تو ساتھ ہمارے فریب کرنے کو بسبب اپنے خاوند کے
اور کیونکر ہوا وہ شوہر تیرا حالانکہ وہ فرزند ہے تیرا جب کہ سنا ماریہ نے کلام حضرت عیاض کا حیران ہوئی اور بدل گیا رنگ اوسکا حیرت سے اور بولی کہ ای سردار
کیونکر معلوم ہوا تمکو کہ عمود اسیر اولاد ہے حال انکہ وہ بیٹا ہے بادشاہ ارض ربیعہ کا کہا اوس سے حضرت عیاض نے کہ دیکھا مینے آج کی شب حضرت رسالت پناہ
جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین اور فرمایا آپ نے مجھسے یہ معاملہ پس بولی ماریہ کہ چاہتی ہون مین دیکھنا اوسکا اگر ہوگا بیٹا میرا تو ہوگی اوسمین نشانی
کہا اور کہا ہے میں نے اوسکو پس حکم کیا عیاض بن غنم نے اوسکے لانے کا تو لائے اوسکو آگے ماریہ کے سعید بن زید جب کہ دیکھا اوسکو ماریہ نے اور پایا تل اوسکے
گال پر اور گوشت زائد اوسکے کان کا اور پاس اوسکے وہ جواہر کہ دیے تھے تھیلی مین واسطے اوسکے تو چیخ ماری ایک زور سے کہ کانپ گئے حضار مجلس اور
لپٹ گئی اوس سے اور کہا کہ یہی ہے میرا بیٹا ہے بیشک راست فرمایا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا راوی نے اور دیکھا عمود لڑکے
نے اپنی مان کو تو دوش پر آیا خون اوسکا محبت سے پس بیہوش ہو گیا بیہوش گر کر سے پھر جب افاقہ ہوا اوسکو رویا رونا سخت ملکر ساتھ اپنی مان کے

اور منادی پکار کر حکم کیا اونکے جہاد کا اور گیا طرف دیر بلوخ کے اور پکارا اوسمین سے ایک زاہد کو نام لیکر کہ نہین یہ وقت عبادت کا پس اوتارا اوسکو اوسکے صومعے سے
پھر گیا اون نصیبین کے پس نکلا اوسکے استقبال کو بادشاہ قرقیا قس نام اور پیادہ آیا آگے اوسکے اور مصافحہ کیا اور چلا راہب آگے اوسکے زیارت دیر یعقوب کو
اور جمع کیا اہل نصیبین کو پس وعظ کہا اونسے اور حکم کیا اونکو جہاد کا پھر گیا طرف راس العین کے اور تھی خبر اوسکی ارسوس بن حارث سے پھر جب کہ متوجہ ہوئے
عبداللہ بن غسان ساتھ اپنے ہمراہیوں کے تو روانہ کیا اونکو ہمراہ راہب میتا بن عبدالمسیح کے پس ملا وہ ماریہ سے راہ مین جیسا کہ مذکور ہوا اور حکم کیا ماریہ نے
اونکو لیجانے کا اپنے قلعے مین پھر جب آگے چلا ملا راہ مین ماریہ کے باپ سے کہ تھا وہ بیچ لشکر کے تو دریافت کیا اوسنے حال قیدیون کا کہا راہب نے کہ بادشاہ
باپ عمود اسنے بھیجا ہی تجکو ہمراہ انکے پھر کہا ارسوس نے کہ کیا ہی نام تیرا کہا راہب نے کہ مین میتا بن عبدالمسیح ہون جب کہ سُنا ارسوس نے نام اوسکا خوش ہوا
اور کہا اسم مجکو اپنے دین کی بہت دن ہوئے کہ منتظر تھا مین تیرا اور نہین سبب ہوا مین تیری ملنے سے لیکن لیجا چل تو ان سب کو میرے قلعے مین اور ذمہ تیرا ہی
انکی خبرداری کا یہان تک کہ آوے تیرے پاس حکم میرا اور دی راہب کو انگوٹھی اپنی واسطے نشانی کے پس لے گیا وہ انکو اور رکھا قلعے مین مقید اور خود محافظت
کیا کرتا تھا اونکی اور دیکھتا تھا اونکے حسن عبادت اور شوق دلی اور عمدہ تلاوت کو پھر ایکبار آگے آیا اونکے اور پوچھا کہ کتنی عبادت فرض ہی تمپر رات دن مین کہا عبداللہ
بن غسان نے پانچ نمازین کہ جو ادا کرے اونکو ساتھ رکوع و سجود کے تو ملے گا بالکمال نہین بچا رہیگا دوزخ پر اور فرمایا اللہ تعالی نے حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ
الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ○ یعنی خبردار رہو نمازون سے اور بیچ والی نماز سے اور کھڑے رہو اللہ کے آگے ادب سے اور فرمایا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ نماز پاک قرب ہی درمیان اللہ تعالی اور بندے کے اور ہی اس نماز مین اجابت دعا اور قبول اعمال اور برکت رزق اور راحت ابدان اور پردہ آگ سے اور روشنی
ترازو مین اور گذرنا پل صراط سے اور کنجی جنت کی اور یہ نماز فرض ہوئی سب امتون پر پس ادا کیا اونھون نے اوسکو اور قصور کیا اوسمین یہان تک کہ فرض کیا
اوسکو اللہ تعالی نے ہمپر پس پورا بجا لائے ہم اوسکو اور نماز جامع ہے سب عبادتون کو کہ سنت اور اونکے بہا ہی اور بیشک نمازی مجاہد ہی دو دشمن سے اپنے نفس
و شیطان کا اور داخل ہی نماز مین روزہ کہ بیشک نمازی نہ کھاتا ہی نہ پیتا ہی بلکہ اندر روزہ کے ہی بسبب مناجات کے اپنے رب سے اور داخل ہی نماز مین حج کہ
حج عبارت ہی قصد کرنے سے طرف بیت الحرام کے اور نمازی قصد کرتا ہی رب البیت کا بلکہ اندر حج کے ہی بسبب قرب کے عالم ملکوت مین اپنے رب سے کہ فرمایا
اللہ تعالی نے وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ○ اور فرمایا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب فرایض کو فرض کیا اللہ تعالی نے زمین پر مگر نماز کہ فرض کیا اوسکو
اللہ تعالی نے آسمان پر درحالیکہ مین گئے تھا اللہ تعالی کے اور فرمایا کہ اے محمد یہ نماز ہی کہ فرض کیا تھا مینے اسکو سب انبیا پر مگر سونپی ہی یہ نماز مینے تیری امت کو
اور داخل کی ہین بیچ سب عبادتین اسمین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئے میرے پاس جبرئیل اور کہا مجھے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو
پس کروا نماز لیکے کہ کون بین پھر امام ہوئے وہ اور پڑھائی دو رکعتین اور کہا مجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز ہی صبح کی ادا یہ اول نماز ہی فرض کی پڑھا
اوسکو اسی واسطے نام ہوا اوسکا صلوۃ اولی پھر نماز پڑھی مینے دوسری بار ساتھ جبرئیل کے جس وقت کہ ہو جاتا ہے سایہ ہر شی کا برابر اوسکے اور کہا مجھے کہ یہ نماز ظہر کی
پھر نماز پڑھی ہمراہ انکے عصر کی اول وقت مین اور کہا اونھون نے کہ یہ نماز عصر ہی پھر نماز پڑھی دوسری بار اوسی عصر کی درحالیکہ زرد ہوا تھا آفتاب بسبب قرب
غروب کے پھر نماز پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ انکے جب کہ غروب ہو گیا آفتاب اور کہا اونھون نے یہ نماز ہی مغرب کی پھر نماز پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے ساتھ انکے جب کہ دور ہو گئی شفق اور کہا اونھون نے کہ یہ نماز ہی عشا آخری کی پھر نماز پڑھی صبح کی ایکبار درحالیکہ خوب روشن ہو گئی تھی فجر اور کہا یہ
نماز صبح کی ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرض ہوئین نمازین دو دو رکعتین پس زیادہ ہوئین اور سفر مین اور باقی رہی نماز سفر اپنے حال پر بولا میتا
ساتھ عبداللہ بن غسان کے کہ اے اخا العرب کیا معنی ہین ہاتھ اوٹھانے کے نماز مین واسطے تکبیر کے کہا عبداللہ نے کیا نہین دیکھا تو نے ڈوبتا ہوا مارتا ہی
ہاتھ اپنے اوپر ہر شی کے واسطے نجات کے اسی طرح بندہ وقت نماز کے کہ غرق ہوتا ہو دریا سے خطا و معصیت مین اوٹھاتا ہی ہاتھ اپنے اور کہتا ہی یا ربا
دستگیری کر میری اور لے مجکو کہ بڑ ڈوبا ہوا ہون دریا مین گناہ و خطا کے ابتھا گتا ہون تیرے در سے طرف رحمت تیری کے اور معنی قراءت کے نماز مین
یہ ہین کہ بندہ خطاب کرتا ہی اپنے رب سے اور معنی رکوع کے یہ ہین کہ اے اللہ مین بندہ تیرا ہون پھیلاتا ہون ہاتھ اپنے طرف تیرے ذلیل ہوکر آگے تیرے

سے آنا اوسکو بھگا کر طرف مسلمانون کے اور قبول کرنا اسلام کا اور مدد کرنا اصحاب کا اونکی

کہا راوی نے نہ اسلام لائے اہل جزائر مگر بعد اسلام لانے اہل حران کے جب کہ دیکھا اونکو اصحاب نے کہ مسلمان ہوئے تو دعا دی اونکو یہ کہ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُمْ عَلٰی دِيْنِكَ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْهِمْ مِّنْ بِلَادِهِمْ عَدُوًّا یعنی ای خدا ثابت رکھ اونکو اپنے دین پر اور نہ جگہ دے اونکے ملک مین دشمنون کو اور بنایا کنیسون کو مساجد اور مقرر کیا اصحاب کو اطراف و جوانب حران پر اور آگئے یوقنا رہا سے طرف حران کے اور ملے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مشاورت کی اونسے بیچ احکام موضع رہا کے پس کہا سعید بن زید نے کہ لیا تمنے یہ شہر اپنے حیلے سے اور فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اَلْحَرْبُ خَدْعَةٌ اب ہوئے سب لوگ وہان کے واسطے مسلمانون کے غلام مع اپنے اموال کے بولے حضرت یوقنا کہ تم جانتے ہو کہ ابھی باقی ہین اکثر قلعے مضبوط اور نہین مالک ہوئے تم ابھی سب جزائر کے صواب یہ ہی کہ احسان کرو انسے تاکہ مشہور ہو ذکر تمہارا نیک فرمایا حضرت سعید نے یوقنا سے کہ اگر چاہتے ہو یہ بات تو رہنے دو اونکو اونکے حال پر یہانتک کہ حکم کرین اونکے حق مین امیر عیاض پس متعرض نہوئے اونکے حال کے اور پوچھین یہ خبرین پے در پے شہریاض کو کہ حران اور رہا اور سروج اور سخن اور اکساس اور رمق داخل ہوئے یہ سب قبضہ عرب مین پس یقین کیا اوسنے زوال اپنے ملک کا اور گیا طرف راس العین کے ہمراہ اون لوگون کے کہ معتمد علیہ اوسکے تھے اور نماز پڑھی ان سب نے بیچ اپنے معبد کے جو بطور نیا کے وہ مسجد جامع ہی آج کے روز تک اور پھر جب فارغ ہوئے اپنی نماز سے کہا شہریاض نے ای گروہ روم معلوم کرو کہ عرب شریک ہوئے ہمارے شہرون مین اور داخل ہوا عمل اونکا سب پرگنون پر اور پہونچتی ہی اونکو ہمیشہ رسد اور علوفہ اب نہ رہی درمیان ہمارے اونکے مگر جنگ میدان کی اگر فتحمند ہوئے ہم تو نہ رہینگے عرب پھر اس ملک مین اور اگر غالب ہوئے عرب تو ملک اونکا ہی نہ ہمارا اب صلاح میری اس مقدمے مین یہ ہی کہ دیر کرون مین انسے لڑائی مین اور لکھون مین خطوط واسطے طلب مدد کے طرف بادشاہ سقرور غفرشہ کے شاید کہ مدد کرین وہ ہماری ساتھ اپنے لشکرون کے اور لکھون مین ہم ملک جرتناس بن فارس اور ملک الملاق حاکم نینوی کو اور طرف ہمر بن صالح صاحب ہنکاریہ کے جب کہ بھیجین وہ مجکو لشکر اپنے تو استعانت چاہین گے ہم مسیح سے اور مقابل ہونگے مسلمانون سے اور اللہ عنایت کرے فتح اپنی جسکو چاہے ہے پس پسند کی سبنے یہ صلاح اوسکی اور لکھے خطوط طرف بادشاہون کے اور آیا شہریاض اپنے لشکر مین کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ تامل کیا حضرت عیاض نے مقابلہ شہریاض مین اس سبب سے کہ دیکھا اونھون نے کہ بلاد اکثر فتح ہوتے ہین سبب لڑائی کے پس نہ جلدی کی بسبب قوی ہونے خاطر کے بلا وقت ہونے سے اور لکھا عریضہ اپنا حضرت ابو عبیدہ کو واسطے دریافت اخبار اطراف کے کہ آیا کرتے تھے پاس اونکے کہا راوی نے پس پہونچے خطوط شہریاض کے طرف سلاطین مذکورہ کے پس بھیجنے مقرر کیے لشکر اوسکی مدد کو اور آیا خط اوسکا صاحب اخلاط کو بھی اور تھی اوسکے ایک لڑکی صاحب جمال سلیم الطبع الخصال شجاع مرتبہ نہایت مین طاریون نام اور بنایا تھا اوسنے مکان اپنا ایک پہاڑ پر پس مشہور ہوا وہ پہاڑ اوسکے نام پر ساتھ جبل طاریون کے اور جو پیغام دیتا تھا اوسکو نکاح کا تو شرط کرتی تھی کہ مقابلہ کرے مجسے میدان مین اگر غالب آیا وہ تو ہو جاؤنگی مین واسطے اوسکے غرض کہ غالب آئی تھی وہ اپنے سب طالبون پر اور تھا منجملہ اون لوگون کے کہ طلب کیا تھا اوسکو ایک شہزادے نے کہ تھا وہ جوان حسین موسی بن سانطلور نام حاکم جبل سناسنہ کا اور گیا تھا پہلے طرف صاحب اخلاط کے ساتھ ہدایا اور تحفے کے اپنے باپ کی طرف سے پس شرط کی تھی اوسنے وہی پس مغلوب کیا تھا اوس جوان کو میدان مین بیچ فنون سپاہگری کے اور منقضی ہوئے تھے اوس قصے کو چند ایام پھر جب کہ مدد طلب کی شہریاض نے ان بادشاہون سے تو بھیجے صاحب اخلاط نے چار ہزار آدمی اپنے اوسکی مدد کو اور افسر کیا اونپر اپنی دختر طاریون کو اور کہا اوس سے ای بیٹی افسر کیا مینے تجکو اس لشکر پر اس ارادے سے کہ غالب آئے تو عرب پر جیسے کہ غالب آتی ہی تو اور شہسوارون پر تاکہ مقبول ہو نزدیک اونکے مسیح کے اور ہمراہ کی اوسی لڑکی طاریون کے ملک سناسنہ نے بھی ایک ہزار فوج اپنی اور کردانا افسر اون ہزار سوارون کا اپنے فرزند کو پس گیا وہ ہمراہ طاریون کے اور تھا یہ شہزادہ بے مثل جمال مین جب کہ دیکھا طاریون نے طرف حسن و جمال اوسکے کے تو واقع ہوئی محبت اوسکے دل مین اور منعقد ہوا دل اوسکا ساتھ اوسکی محبت کے پس ملاشیہ لوگ اپنے ساتھ اوسکے لوگون کے کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ عجیب قصہ اس فتوح مین ہی

اور تیز چلا برعون یہان تک صبح ہوئی اونکو مگر یہ کہ پونہچے تھے اوپر موضع سورے کے تو مقام کیا وہان اور حال سوسی کا یہ ہوا کہ نہ گیا وہ اوس رات طرف طاریون کے
بسبب خوف کرنے کے کہ قید کرے اوسکو پھر جب صبح ہوئی حکم کیا سوسی نے اپنے لشکر کو کوچ کا اور آیا سوار ہو کر طرف خیمے طاریون کے پس پوچھا اوسکے لشکر کو
کہ طیار اور منتظر ہین طاریون کے نکلنے کے خیمے سے پس گیا ایک خادم اوسکے خیمے مین اور نہ پایا اوسکو پس ظاہر کیا باہر آ کر کہ نہین ملک خیمے مین اور نہین کچھ
سبب معلوم اوسکے غیبت کا پس گھبرا گئے تمام لوگ اوسکے اور چاہا لوٹنا طرف اوسکے باپ کے تو کہا اونکے سپہ سالار نے کہ اگر چلین ہم طرف بادشاہ کے تو
نہ زندہ رکھیگا کسیکو اور طلب کریگا جواب غفلت کا کیونکر گم ہوئی طاریون تمہارے درمیان سے اب کیا ہی چیز اوسکی اور نہین لے گیا اوسکو مگر برعون چچازاد
بھائی اوسکا اسواسطے کہ مائل تھا وہ اوسپر پہلے سے پھر سوار ہوا سپہ سالار لشکر اوسکا اور تیز چلا بیچ طلب طاریون کے القصہ جب کہ برعون اوترا مرج سورین اور
دور کی مانند گی اپنی تو ارادہ کیا کوچ کا آگے کو پس طیاری کرتا تھا کہ ناگاہ ظاہر ہوا لشکر طاریون اور سوسی کا درحالیکہ شور کرتے تھے ساتھ اس کلام کے کہ ہلاکی ہے
تیری ای برعون جو لیکر بھاگا ہے ہمارے ملک کو قبل اس سے کہ مارا جاوے تو پس مقابل ہوا اونکے برعون ساتھ لوگون اپنے کے اور بولا کہ جان لو تحقیق ہرگز نہین فتح پاتے
اپنے دشمنون پر مگر بسبب اپنی صدق نیت کے اور الفت کے دین پر اور جان لو کہ جس قوم سے امن کا قصد کیا ہی سینے نہین بخل کرتے لوگون پر خاص کر جب
جانینگے ہمکو آتا طرف اپنے سبب غالب ہونے کے اور مقتضاے عقل یہ ہے کہ دین اونکا افضل ہی تمہارے دینون سے اسواسطے کہ وہ اشارہ کرتے ہین طرف
اللہ تعالی کے ساتھ وحدانیت کے اور ہم سجدہ کرتے ہین صلیب کو اور صورتون کو اور کہتے ہین ہم کہ واسطے اللہ کے ہی بیوی اور بیٹا اور حال یہ کہ وہ واحد
احد فرد و صمد ہی اور سنا ہی مینے کہ وہ کہتے ہین جو مارا جاوے ہمارے درمیان سے جاتا ہی طرف جنت کے اسواسطے کہ ہم نزدیک اونکے کافر ہین اب اگر چاہتے ہو
فتح اپنے دشمنون پر تو اقرار کرو ساتھ وحدانیت اللہ تعالی کے اور کہو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہا راوی نے پس ظاہر کیا
کلمۂ توحید اپنی زبان سے کہ گونج اوٹھے اونکی آواز سے پہاڑ اور ٹیلے اور شجر و حجر جب کہ سنا اعداء اللہ نے کلام اونکا معلوم کر لیا کہ داخل ہو گئے یہ
دین اسلام مین پس نکلا باہر اپنی فوج سے سوسی درحالیکہ گھیر لیا تھا اوسنے برعون اور اوسکے لوگون کو اور کہا ہلاکت ہو تجکو ای برعون کیا نہ کافی ہوا تجکو
عاصی ہونا یہان تک کہ تکذیب کی تونے دین نصرانیہ کی کیا گمان کرتا ہی تو قبول کرنے سے اونکے دین کے کہ مدد کرینگے وہ تیری کہان ہین اور کہان قریب ہین وہ یہان سنتے ہین
آواز تیری اور ہم اب فارغ ہوتے ہین تیرے قتل سے اور ستاتے ہین تیری شہر کو پس پکار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مدد کرے تیری پھر حملہ کیا اون سب نے
لشکر برعون پر اور مقابل ہوئے یہ اونکے ساتھ نیت صادق کے اور بہت موافقت کے اور ظاہر کیا کلمۂ توحید اور درود اوپر سید الخلق کے اور کوشش کی لڑائی
بیچ ساتھ دشمنون کے اور طالب ہوئے منازل جنت کے اور طلاق دی دنیا کو تین طلاق اور مشتعل ہوئی آگ اونکے شوق کی پس جلائی اوسنے کھیتی اونکے
کفر کی پس روشن ہو گئین فکرین اونکی اور ظاہر ہوئے آثار اونکے نور کے اور نہ پایا کسی کو کہ اشارہ کرین طرف اوسکے ساتھ وحدانیت کے اور وحدت اوسکا ساتھ
الوہیت کے سوا واحد قہار کے پس دوڑے سیاہ ان عذر خواہی مین پکارتے ہوئے اپنی زبان سے کہ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ اور کہا کہ نہ کرینگے عبادت کسی کی
بجز اوسکے غیر کی درحالیکہ نہین کوئی معبود سوا اوسکے پس افسوس ہی ہمکو اوس دن سے کہ کھڑے ہونگے آگے اوسکے روز قیامت ہم پس ساتھ
کس عمل خیر کے سامنے ہونگے ہم اوسکے اور کس چیز سے طلب کرینگے رضامندی اوسکی پس اشارہ کیا طرف اونکے منادی ایمان نے قرآن سے یہ
وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ○ یعنی اور بعضے اور ہین اپنا گناہ ملایا ایک کام نیک اور دوسرا بد شاید اللہ معاف کرے اونکو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہی
جب کہ پہونچے وہ لشکر اہل اطاعت مین اور ڈرے ہول قیامت سے ندا دی اونکے منادی جہاد نے کہ یا اخیار سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ
عُقْبَى الدَّارِ ○ یعنی سلامتی تمپر بدلے اسکے کہ تم ثابت رہے سو خوب ملا پچھلا گھر کہا راوی نے کہ قریب پونہچے تھے اہل لشکر برعون
کے ہلاکت کو کہ ناگاہ کھلا دروازہ موضع سورکا اور نکلا اوس سے سوسوار مثل شیران غضبناک کے اور بلند کین اونھون نے آوازین اپنی ساتھ تہلیل
و تکبیر کے اور آوازدی اونھون نے کہ ای لوگو اقرار کرنے والے ساتھ توحید کے بشارت ہو تمکو اللہ کی جانب سے اوسکی نصرت اور تائید کی قبول کی اپنے

اونھارتے اوسکو سواری سے اور لیتے ہتھیار اور باندھتے مشکین اوسکی یہانتک کہ لے گئے تمام ہزار آدمیون کو مع حاجب جب کہ قادر ہو گئے اون سبھون کے
پکارے ساتھ بلند آواز کے اللّٰہُ اَکْبَرُ فَتَحَ اللّٰہُ وَنَصَرَ فَجَاءَ نَا بِالظَّفَرِ کہا راوی نے تب کانپ اوٹھا تمام شہر اونکی آواز سے اور داخل ہوا
رعب اونکے دلون مین اور معلوم کر لیا کہ قادر ہو گئے یہ شہر پر تو نہ دلیری کی شہر والون نے اونسے مقابلے کی اور جو نکلا اونمین سے گھر کے باہر قتل کیا اوسکو
پھر بھیجکر بلا لئے یرعون نے اکابر اوس شہر کے اور قید کر لیا اون سب کو اور لکھ بھیجا حضرت عیاض بن غنم کو تمام یہ ماجرا پہنا جب کہ پہونچا خط یرعون کا
حضرت عیاض کو سجدہ شکر کیا اللہ تعالیٰ کو اور تھے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر اوسکے ہمراہی اونکے کہ جب لے گئے رسد کو لشکر اسلام مین تو بیان کر دیا سب قصہ
یرعون کا اور یہ کہ گیا ہی اب یرعون اسواسطے حیلے کے بطرف کفر تو تا بلیس منتظر تھے مسلمان اوسکی خبر کے جب کہ آئی بشارت اس فتح کی حمد کی سبنے اللہ تعالیٰ اور فال لی فتح کی

مقابلہ لشکر اسلام کا کفار سے اور واقع ہونا سخت لڑائی کا اور شکست ہونا اہل اسلام کی پھر حملہ کرنا حضرت خالد کا اور گرفتار ہو جانا ساتھ اور صحابیون کے کفار کے ہاتھون مین اور ہونا سخت محاربات آپسمین پھر بمدد الٰہی فتح ہونا اسلام کی اور رہائی حضرت خالد وغیرہ کی اور فتح اوس شہر کی حضرت یوقنا کے حیلے سے

کہا راوی نے جب کہ سنا حضرت عیاض نے اس خبر کو کہا اپنے لوگون سے کہ سوار ہو اپنے وقت ہین اور مقابل ہو لشکر شہر یاض سے وَلَاحَوْلَ
وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور کہا حضرت خالد سے کہ ہون ساتھ اپنے سوارون کے میمنہ فوج مین اور مقرر کیا میسرہ پر عمرو بن سالم کو اور کہا
اونسے کہ مت حملہ کرنا جب تک کہ نہ گرم ہو لڑائی اور واقع ہو طعن و ضرب دونون طرف سے اوس وقت حملہ کرنا ساتھ تلوارون کے کہ وہ قریب ہی ساتھ فیصلے کے
اور ہو کلام تمہارا ساتھ تہلیل و تکبیر کے اور وداع کرو اسیے ہین اپنی حیات فانی سے اور رغبت کرو طرف عیش باقی کے اور بچاؤ آپکو خواہش فرار سے کہ بھاگنا
جنگ سے او تارتا ہی حوادث اور ہلاکت کو فَلَا تَغُرَّنَّکُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ ○ یعنی سو تمکو نہ بہکاوے دنیا کا
جینا اور نہ دھوکا دے تمکو اللہ کے نام سے وہ دغا باز ابلیس چلے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوپر جہات پر کہ ذکر کیا ہمنے اور کھولے نشان اور کہا
سب نے کہ اے معبود ہمارے نہین کوئی سوا تیرے ہمارا مددگار اَنْتَ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ پھر واقع ہوا شور لشکر روم مین کہ آئے مسلمان
مقابلے کو تو دوڑے کفار قتال پر اور تمسک کیا قول محال کا اور پہنی زرہین اور تضرع کیا طرف صلیب کے اور بلند کیے نشان طغیان کے اور پڑھی
اونکے علما نے آگے اونکے انجیل جب کہ دیکھا مسلمانون نے طرف کثرت اونکی قوم کے قبول کیا حکم قضا کو اور بولے رَضِیْنَا بِمَا قَدَّرَہٗ وَقَضٰی یعنی راضی
ہین ہم ساتھ اوس چیز کے کہ تقدیر کیا اللہ نے اور حکم کیا تب آواز آئی اونکو اپنے باطنون سے کہ قَدِاشْتَرٰی مِنْکُمُ النُّفُوْسَ فَاصْبِرُوْا اِیْکُمُ
الْمَلَائِکَۃُ الْقُدُّوْسِ وَلَا تُوَلُّوا الْاَدْبَارَ فَقَدْ سَبَقَ الْحُکْمُ وَجَرٰی وَخَطَّ الْقَلَمُ فِی اللَّوْحِ وَجَرٰی وَکُتِبَ بِاَمْرِ اللّٰہِ اِنَّ
اللّٰہَ اشْتَرٰی الْاٰیَۃ یعنی مول لیا ہے تم سے ذاتون کو سو صبر کرو ساتھ حکم بادشاہ پاک کے اور نہ پیٹھ پھیرو پہلے ہو چکا حکم اور جاری ہو چکا اور لکھ چکا
قلم لوح پر اور جاری ہو چکا اور لکھا خدا کے حکم سے کہ ان اللہ الخ یعنی اللہ نے مول لیا مومنون سے تا آخر آیت کہا اونھون نے کہ کیا خرید اچھے اور
شخص نے کہ سب احسان اوسکا ہی پھر کہا اللہ نے کہ جان و مال اونکے بعوض بہشت کے ہین پھر کہا اونھون نے کہ ہم ارادہ کرتے ہین تسلیم و رضا کا واسطے
پہونچنے جنات النعیم کے کہا گیا اونسے کہ کھڑے ہو بازار بیع مین تیغ چلتی ہی اکرم کی اور تجلی کی ہی تمہاری قبض ارواح کو خود بھیجو سنے
تسبیح کرو اور سجدہ کرو اوسکو اور بلند کرو آوازین اپنی ساتھ توحید اور بزرگی اوسکی کے الغرض لڑے مسلمان ساتھ کافرون کے تمام روز اور
آئی شب تو کہا مسلمانون نے نکا شک ہمیشہ رہتا ہمیں دن اور نہ غالب ہوتا ہم پر لشکر ملاعت پھر دوسرے روز جب کہ قریب ہوا دن طلوع کے
دوڑے مسلمان لڑائی پر اور سنبھالا دی بعض نے بعض کو پس واقع ہوئی شکست مسلمانون پر اور بھاگے سیدھی طرف والے اور ستے اونکے
اخلاط بعرب اور بھاگا لشکر اولٹی طرف کا بھی کفار سے لیکن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہو گئے لشکر کفار مین اور لڑے آدھی رات

سنحمل في جمع اللئام الكواذب	ونفري رؤوساً منهم بالقواضب
ونهزم جيش الكفر منا بهمة	تطول على أعلى الجبال الرواسب
وننصر دين الله في كل مشهد	بفتيان صدق من كرام الأعارب
فيا معشر الأصحاب جدوا وجدلوا	وكروا على الخيل كرام المناصب
فلا تنكروا قصد الصليب وبادروا	لترضوا الله الخلق معطي المواهب

یعنی یہی کہ حملہ کرینگے ہم بیچ جماعت لئیمون جہوٹون کے اور رہائی کرینگے ہم سرون اونکے کی ساتھ تلوارون کے اور شکست کہاوے گا لشکر کفر کا ہم سے ساتھ ایسی ہمت کے کہ غالب ہوتی ہی اوپر بلند ترین پہاڑون جمے ہوؤن کے اور یاری کرینگے ہم دین خدا کی بیچ ہر محضر اور مجمع کے باستعانت جوانون سچے بزرگان عرب کے پس ای گروہ صحابہ کوشش کرو تم اور ثابت رہو تم زمین سنگستان مین اور حملہ کرو تم در حالیکہ سوار ہو تم اوپر گہوڑون اچھے منصب والون کے پس بکڑو تم اور قصد کرو تم قصد کرنا چلیپا کا اور مبادرت کرو تم تا کہ راضی ہو تم سے معبود خلائق عطا کرنے والا مواہب کا پہر قصد کیا مسلمانون نے صلیب کا اور تہا شہر پامن ناعون کہ جب درستگی کی تہین اوسنے صفین تو کہڑا کیا اوسنے گرد بڑی صلیب کے بارہ ہزار سوار کہ چہپے ہوئے تہے وہ سب لباس آہنی مین اور ڈالے تہے اونہون نے آگے اپنے گو کہرو لوہے کے تا کہ نہ قریب آوے اونکے کوئی جب کہ حملہ کیا خالد نے ساتھ اپنے لوگون کے اور قریب ہوئے بڑی صلیب کے پس واقع ہوئے گہوڑے مسلمانون کے اون گوکہروون مین اور گر پڑے اپنے مونہہ پر اور گرے اونپر سے مسلمان پہر گرے اونپر رومی ہر طرف سے ساتھ غیض و غضب اپنے کے اور لے لیا اونکو ہاتھون ہاتھ اور پکڑ لیا اون سب کو کہ نہ بچا اونمین سے کوئی پس بلند ہوا شور اور غل مین آئین تاوارین پر جب کہ دیکہا امیر عیاض بن غنم نے یہ ماجرا خالد اور اونکے ساتھیون کا تو گران آیا اونکی خاطر پر اور بڑا جانا اوسکو اور کہا اپنے دل سے کہ ای ابن غنم کیا عذر کریگا تو روبرو اللہ تعالی کے اور بیشک مصیبت پہونچی ہی ان سردارون کو استقدر سچے نشان تیر کے پس پکارا ساتھ اپنی بلند آواز کے کہ ای معشر مسلمین حملہ کرو اور سستی نہ کرو اور جہکاؤ اپنی ہمتون کو اور جلدی کرو اور چہڑاؤ ان سردارون کو قید سے اور طلب کرو اللہ تعالی سے نصرت کو کہا راوی نے جب کہ آواز دی حضرت عیاض نے مسلمانون کو تو نکلے واسطے برانگیختہ کرنے مسلمانون کے نامدار منہاج بن مجید بن نافع بن عمرو بن سالم بن نابغہ دیبانی اور تہے یہ فصیح تر آدمیون کے زبان مین اور دلیر تر اونکے دل مین اور دانا تر اونکے بیان مین اور حلیف تہے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے کہا اونہون نے ای لوگو صبر کرو اور ثبات قدمی یہ دو لشکر مین کہ کبہی مغلوب نہین ہوتے تہے اور یہ وہ دن ہی کہ نہین بعد اسکے ایسا روز اب کیا دیکہتے ہو تم مقتضی اپنی بڑائی اور مروت اور دین کا کیا چہوڑ دیتے ہو تم اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمنون کے ہاتہون مین چہڑاؤ اونکو بیچ ہلاکت سے اور بچاؤ رسول اللہ تعالی سے کہ طرف اوسکے ہی بازگشت تمہاری اور معلوم کرو کہ چہوڑنا اشیاء نفیسہ کا نہین سزاوار مگر نفوس خبیثہ کو کیا نہ ثابت ہوا تمکو کہ دنیا رجوع کرتی ہی طرف زوال اور فنا کے اور آخرت واسطے نعمت اور بقاے دائمی کا ہی کیا نہین جانتے تم کہ ہمتین عالی روحانیہ اور اشباح جسمانیہ قصد کرتی ہین انتقال کا دنیا سے ساحرہ سے طرف دار آخرت کے اور ضرور ہی کوچ اسواسطے کہ بقا بیچ دنیا کے کم ہی زاد راہ جمع کرو ای جماعت ارواح کی تحقیق قریب ہی راحت تحقیق جانا ہی قصد تمہارا اور تجہی ہی مراد تمہاری بیشک سفر تمہارا سفر دشوار ہی محتاج طرف زاد راہ اور رفقا کے کہا اونہون نے کیا ہی وہ زاد راہ کہ جمع کرین جسکو ارواح اور بچاؤ کرین اوس سے کہا بیشک وہ زاد راہ وہی ہی جو اشارہ الیہ ہی اس کریمہ کا وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ یعنی کہ خرچ راہ مین بہتر ہی گناہ سے بچنا کہا اس زاد راہ بعض لوگ جسے قادر ہین اور بعض نہین قادر کہا گیا کہ تنگدل رکہو آپکو اس سفر سے بغیر عمل کے اور عمل کرو اسکے واسطے کہ نہین او سمین دوست اور نہ دوستی جسکہ حاصل کرو گے تم زاد راہ کو اور رفقا حاصل کر لوگے اپنی نیتون کو اور چہوٹ جاؤ گے دنیا مردار سے تو حاصل کرو گے تم خلعت انعام الٰہی سے اور پہنو گے تاج عزت اور اکرام کا اور ہوگی فردوس تمہاری جاے قرار اور کہا گیا ہی اونکے حق مین كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۞ یعنی اونکو ہی جنت

چھاونون کے باغ و مکانات اوسکو کیا ارشاد کیا ہے اوسکے حق مین بادشاہ صاحب قدرت نے فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ
وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا ۝ یعنی پھر کوئی ہے اونمین کہ پورا کر چکا اپنا ذمہ اور کوئی ہے اونمین راہ دیکھتا اور بدلا نہین ایک ذرہ کہا راوی نے
کہ بعد اس تقریر کے حملہ کیا مسلمانون نے ایکبارگی برابر ساتھ ہمتون پوری اور نیتون صاف کے اور مارے برچھے بیچ سینے لوگون کے اور اوڑنے لگے
سر جانور موت کے اور رکھی تلوار رومیون مین اور کردیا اونپر وہ دن مانند آفت کا کہا راوی نے کہ رہی لڑائی اونمین یہانتک کہ جدا ہوئے
لڑائی سے تاریکی شب مین اور لوٹ آئے مسلمان اور حال لیکہ تمام صف تھے سب اوپر مقید ہونے حضرت خالد اور اونکے ہمراہیون کے اسواسطے کہ
وہ جب سے پکڑے گئے تھے اور واقع ہوئی شب اور الگ ہوئے دلاور آپس سے تو روانہ کردیا اونکو بادشاہ شہریاض نے طرف راس العین کے
ساتھ اپنے ایک دربان لقیطا بن عبدون نام کے اور ہمراہ کئے اوسکے ہزار سوار اور حکم کیا اوسکو رات مین چلے جانے کا جلدی تاکہ سونپ دے اونکو
پاس حاکم راس العین کے جب مطلع کیا دربان نے اوس حاکم کو اس قصے سے تو نکلا وہ ساتھ عزت اور احتشام کے اونکے دیکھنے کو اور بیچ اہل راس العین
مین اونکے پہونچنے سے پس نہ باقی رہا کوئی شہر مین اور ہو گیا وہ اوستاد مثل عید کے پھر ڈالدیا اون سب کو اوس حاکم نے ایک بڑے گرجا گھر مین کہ وہ
آج کے دن مسجد جامع وہان مشہور ہے اور جکڑ دیا اون سب کو لوہے مین کہا راوی نے جب کہ فتح ہوا تھا موضع رہا اور حران اور سروج [illegible]
تو جمع ہوئے عبداللہ ابو قتادہ ساتھ روساء کے مع ہمراہیون اپنے کے کہا اونھون نے آپس مین کہ معلوم کرو کہ اللہ تعالی نے فتح کردیئے ہمپر شہر اکثر اور
راس العین بڑا شہر یہان کا ہے اور لوگ اوسکے مستعد ہوئے ہین واسطے مقابلہ کے ساتھ آلات حصار کے اور دشوار ہوگا یہ امر مسلمانون پر بیچ فتح کرنے
تو بولے ابو قتادہ کہ مین ارادہ کرتا ہون کہ فدا کرون اپنی جان اور اپنے ہمراہیون کی راہ خدا مین اور جاؤن مین شاید کہ داخل ہو جاؤن مین اندر شہر کے کسی حیلے
سے اور امید ہے کہ اللہ تعالی فتح کردے اوسکو میرے ہاتھ پر کہا ابو قتادہ سے حضرت سعید بن زید نے کہ ہمراہ تمہارے قوی کرے اللہ تعالی ارادہ تمہارا اور
پختہ کرے کام تمہارا کہا راوی نے پس ارادہ کیا اونھون نے کوچ کا اوسی شب کہ ناگاہ آئے جاسوس مسلمانون کے حران کی طرف سے
اور خبر دی اونھون نے کہ تحقیق آیا ہے عاصم بن [illegible] نصرہ عرب ساتھ پانسو سوارون کے [illegible] اور تھا یہ کہ [illegible]
نزدیک ہرقل کے پس لکھ بھیجا ہرقل کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط [illegible] واسطے نکالدینے ان نصرہ عرب کے سرزمین شام و روم
مین نکالدیا اوسنے انکو اپنی سرزمین سے واسطے خاطر حضرت خلافت مآب کے پس متفرق ہو گئے تھے نصرہ ہر طرف اور آیا اونمین سے یہ عاصم
بن واحد طرف ملک شہریاض کے ساتھ پانسو سوارون کے اور تھا یہ بادشاہ کہ بہت دوست رکھتا تھا اس عاصم کو [illegible]
تو لکھ بھیجا اوسنے ملک کو حال اپنے آنیکا بعد نکلنے کے ملک قسطنطنیہ سے اور یہ کہ آیا ہون مین ارادہ کرکے تیری خدمتگاری کا اور رہنے کا تیرے
ملک مین اور بھیجا اس خط کو ہمراہ اپنے ایک بنی اعمام کے کہ نام اوسکا رفاعہ بن [illegible] تھا پس پہونچا وہ نزدیک بادشاہ کے اور دیا اوسکو خط پس خوش ہوا
بادشاہ اوسکے آنے سے اور حکم کیا اوسکو جلد آنیکا اور لکھ بھیجا اوس بادشاہ نے حاکم راس العین کو کہ خالی کر [illegible] واسطے اوترنے عاصم کے ایک [illegible]
عمدہ راس العین مین اور اوتارے اوسکو اچھی طرح جب کہ آوے وہ ساتھ اپنے لوگون کے الغرض جبکہ سنی ابو قتادہ نے یہ خبر جاسوسون سے تو کمال خوش ہوئے
اور کہا کس راہ سے آتے ہین کہا جاسوسون نے کہ راہ سروج سے اور باقی ہے درمیان تمہارے اور اونکے فاصلہ ایک شب کا پس [illegible] ابو قتادہ ساتھ اپنے
لوگون کے اور ہمراہ ہوئے اونکے حضرت عمرو بن معدی کرب اور حضرت سعید بن زید اور اونکے ہمراہی اور کمین مین بیٹھے [illegible] دشمنون کی اوس [illegible]
کہ وہ شہر و ادھر سے آوینگے پھر جب کہ گذرے کچھ رات سے [illegible] مشرق و مغرب مین [illegible] سوار [illegible]
مین سے اصحاب نے آہٹ گھوڑون کی اور صبر کیا یہانتک کہ آگئے وہ بیچ مین کمین گاہ کے [illegible] سے تو مقابل ہوئے لوگ دونون طرف کے
پس پکڑ لیا کافرون کو بالکل اور نہ نکلنے پایا اونمین سے کوئی اور قابض ہوئے اونکے اسباب و اثقال پر اور لوٹ آئے پھر کمین مین اور اوترے گھوڑون
مین کہا کافرون سے حضرت سعید بن زید نے کہ کون ہے سردار تمہارا تاکہ گفتگو کرون مین اوس سے [illegible] اشارہ کیا اونھون نے طرف عاصم بن [illegible]

کہا اوس سے سعید بن زید نے ای ابن واحد کیا مناسبت ہی درمیان تمہارے اور رومیون کے یہان تک کہ مائل ہوئے تم اونکی طرف اور ساتھ دیا
تمنے اونکا اور چھوڑا تمنے گروہ عربکو تم ہم مین سے ہو اور ملتے ہین ہماری طرف نسب تمہارے اور حسب تمہارا بعینہ حسب ہمارا ہی اور نسب ہمارا
تمہارا ایک ہی ہی اسواسطے کہ اباد اور انمار اور ربیعہ او رمضر یہ سب قبیلے رجوع کرتے ہین طرف نزار بن معد بن عدنان کے اور چن لیا ہی اللہ تعالی نے
ان لوگون کو واسطے رہنے اوسکے حرم کے اور پڑوسی ہونے اوسکے گہر کے اور تھے ہم پہلے پوجنے والے بتون کے اور تقسیم کرنے والے ساتھ ازلام
کے اور متابعت کرنے والے ساتھ طریقون حرام کے یہان تک کہ بھیجا اللہ تعالی نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اوتاری اونپر یہ آیت وَأَنذِرْ
عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ○ یعنی اور ڈرسنا دے اپنے نزدیک ناتے والون کو اور حکم کیا اونکو کہڑے رہنے کا دار خیزران مین پہر دعوت کی
آنحضرت نے اونکی طرف عبادت ملک دیان کی اور فرمایا اونسے کہ تم اولاد اسماعیل بن ابراہیم خلیل کی ہو اور بیشک فضیلت دی ہی تمکو پیدا کرنے والے
ارواح کے نے ساتھ رہنے تمہارے کے بلد الحرام اور بیت المعظم اور زمزم و مقام مین پہر فرمایا اونکو حضرت نے بطریق وعظ کے کہ مین کہتا ہون
تمکو اوپر بتون کے اعتکاف کرنے والا اور قسم کہانے والا ساتھ ازلام کے اور بیچ لباس کفر کے ڈوبے ہوئے کیا نہین تمکو وہ عقلین کہ لوٹا دین تمکو
اوس راہ سے کیا نہین تمکو بینائی کہ رد کرے تمکو کیا نہین تم صاحب بڑی دانشون کے کیا نہین تم پختہ سمجھ والے کیا اسی واسطے پیدا کیا ہی تمکو یا ساتھ
اسی کے حکم کیے گئے ہو تم کہ بناتے ہو تم بت پتہرون سے اور چلتے ہو راہ فاجرون کی اور جھٹلاتے ہو اللہ تعالی واحد جبار کو جسنے جاری کیا
دریاؤن کو اور پہیرا آسمان گردش پہرنے والے کو اور پیدا کیا راتدن کیا نہین شکر کرتے تم اوس صانع کا کہ کردیا اوسنے ستارون کو چمکنے والا اور تم سب اوسکی طرف
رجوع کرنے والے ہو کہا اون بعضون نے کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسنے حکم کیا تمکو یہ کہ دشنام دو ہمارے معبودون کو اور بیوقوف ٹھہراؤ ہمارے
عاقلون کو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اوسکا جواب یہ ہی کہ ای قوم میری حکم کیا مجکو اس بات کا علم نے اور عقل نے بینائی دی مجکو کیا نہین دیکہتے تم
کہ بیشک جتنے اوسکی مصنوعات ہین اور انکو دیکہو تو جان لیگا کہ تحقیق واسطے اونکے کوئی صانع ہی کہ تغیر نہین اوسکی ذات مین بسبب نظر کرنا مخلوقات مین
حکمت ہی اور قدرت اوسکی مصنائع مین اور اقرار اوسکی وحدانیت کا نعمت ہی اور ایمان ساتھ اوسکے رحمت ہی کہا اونہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے کیا پس کیا پوچہتے ہو تم فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پوچہتا ہون مین اوسکو کہ پیدا کیا ہی مجکو اور صورت دی مجکو اور کشادہ کیا
دل میرا اسلام کیطرف اور آنکہین میری اور پیدا کیا ہی سب مخلوقات کو اور اندازہ کیا اوسکا اور موجود کیا مصنوعات کو اور اوتارا رزقون کو ساتھ قضا
وقدر کے نہین اوسکی شبیہ کی کیفیت اور نہ اوسکی تقدیر مین کچھ ضعف کلام کرتا ہی سب کا مخلوق کے اور ارادہ کرتا ہی درحالیکہ نہین رکہا ہی اور سنتا ہی اور
دیکہتا ہی ایک ہی مکان اور ابن سے اور مشابہت اور افتراق سے اور فرمایا ہی اللہ تعالی نے کہ لَا تَتَّخِذُوا إِلَٰهَيْنِ اثْنَيْنِ یعنی نہ پکڑو معبود دو
فقط کیا نہ تھا تمنے ای ابن واحد کہ دین ہمارا ہی حق ہی اور قول ہمارا ہی سچا ہی اور نہین بہیجا اللہ تعالی نے کسی نبی کو مگر یہ کہ حکم کیا ہی اوسکی امت کو ساتھ متابعت
دین اسلام کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے بیچ قرآن مجید کے مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَٰكِن كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○ یعنی نہ تھا ابراہیم یہودی اور نہ تھا نصرانی لیکن تھا ایک طرف کا حکم بردار اور نہ تھا شرک والا اور فرمایا
دوسری جگہ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا یعنی آج
مین پورا کرچکا تمکو دین تمہارا اور پورا کیا تمپر نعمتے احسان اپنا اور پسند کیا مینے تمہارے واسطے دین مسلمانی اور فرمایا وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ
فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ یعنی اور نہین رکہی تمپر دین مین کچھ مشکل دین
تمہارے باپ ابراہیم کا اوسنے نام رکہا تمہارا مسلمان حکم بردار پہلے سے اور ای ابن واحد تو جانتا ہی کہ اب تم لوگ ہمارے قبضے مین ہو اور
ہماری قید مین اگر ایمان لاؤ گے تم اللہ تعالی پر اور تصدیق کروگے رسالت اوسکے نبی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تو ہوئیگا واسطے تمہارے وہ نفع
کہ تمکو ہو اور ضرر واسطے تمہارے ہی کہ واسطے ہمارے ہی اور اگر انکار کروگے تم دین حق کا تو مار دینگے ہم گردنین تمہاری کہا راوی نے

اللہ تعالی سے کیا اور پھر سے اپنی کاٹھی سے اور آئے طرف عبداللہ یوقنا کے اور سلام علیک کی اور کہا مرحبا اوس قوم کو کہ ملاقی پاہی دنیا کو واسطے
جدائی کے بمقتضائے زہد اور طلب کے رضامندی اللہ تعالی کی پھر کہا اوس نے سعید بن زید سے کہ ای یار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
شریک کرو ہمکو ساتھ اپنے اس حیلے مین فرمایا اونھون نے کہ اچھا لیکن ہمراہ ہو جاؤ ان اونٹون کے اور چھپا لو زرہون اور سامان کو اور احتیاط رکھو
اپنا اور ہانکو اونٹون کو آگے آگے تاکہ معلوم ہو تم لوگون کو غلام ہمارے خدمت گذار پس کچھ وہم نکریگا تمسے جو کہ دیکھیگا تمکو کہا راوی نے
پس کیا اونھون نے موافق ارشاد سعید کے اور چھپائے ہتھیار اپنے بیچ شلیتون اونٹون کے اور ہانکنے لگے انکو اور جب کہ پونہچے طرف موضع زلیخہ کے
اوترے وہان اور پہنی زرہین اور کھولے نشان اور اوٹھائین صلیبین کہ تھین ساتھ ابا ذالشمطا کے اور گھیر لیا یوقنا اور اوسکے لوگون کو اور کر لیا
اونکو پیچھے اور چلے یہان تک کہ قریب ہوئے راس العین سے پس بھیجا سعید نے ایک شخص کو اپنے حلیفون مین سے طرف والی راس العین کے کہ
بشارت دے انکو کہ لائے عاصم بن واحد اور ابا ذالشمطا کی جب کہ پونہچا اوسکی طرف قاصد تو نکلا وہ ساتھ احتشام کے اونکے ملنے کو اور کہہ دیا تھا
اوسکو قاصد نے آنا یوقنا کا قید ہو کر ساتھ چالیس آدمیون کے پس مشہور ہوا اس بات کا اور نہ باقی رہا کوئی شخص مگر کہ نکلا ساتھ حاکم کے اور ملے
اصحاب کرام سے درحالیکہ وہ بیچ لباس ابا ذالشمطا کے تھے اور گرد پھرے عاصم بن واحد کے اور تھا وہ حاکم کہ دوست رکھتا تھا اوسکو اور پہچانتا تھا
پس پیادہ چلا اوسکی طرف اور پیادہ ہوا عاصم بھی اور گلے ملے اور ملے لشکر سلام کرتے ہوئے آپسمین کہا حاکم نے کیسے پکڑا تمنے ان لوگون کو
اور اس چور یوقنا کو کہا عاصم نے ہم جب کہ پونہچے طرف فرات کے اور اوترے اوسپر تو نکلا یہ ہمپر ساتھ اپنے لوگون کے پس لڑے ہم انسے اور
مدد کی ہماری مسیح نے اسپر بعد اوسکے کہ مارے ہمنے انکے پچاس آدمی اور پکڑا ہمنے ان لوگون کو اور بھاگ گئے باقی کہا راوی نے پس خوش ہوا
حاکم اور متوجہ ہوا طرف یوقنا کے درحالیکہ جھڑکتا تھا اونکو باتون مین اور وہ جواب نہ دیتے تھے اور رومی بھی برا کہتے تھے اونکو اور گالی دیتے تھے اور
یوقنا وغیرہ دیکھتے تھے اونکو بے گفتگو کے یہان تک کہ داخل ہوئے راس العین مین پس حکم کیا اونکو پونہچانے کا نزدیک قیدیون کے بیچ بیت البطوریہ کے
اور خبرداری اونکی کا یہان تک کہ لکھون مین بادشاہ کو اور سوچے وہ اونکے حق مین صلاح اپنی کہا راوی نے پس قید رکھا اونکو نزدیک خالد بن ولید
اور اونکے ہمراہیون کے پھر عاصم نے کہا حاکم سے کہ تو جانتا ہے وہ عداوت کہ درمیان ہمارے اور اس قوم عرب کے ہے اور اگرچہ ہے یہ شہر ہمارے لیکن
ڈرتا ہون مین یہ کہ کرے تو انکی حفاظت پر کسی رومی یا ارمنی کو کہ ملجاوے اونسے واسطے چھوڑنے اونکے کے اور داخل ہو نقصان اسکا بادشاہ اور تم
سب پر اب صواب یہ ہے کہ کرین ہم بعض آدمی اپنے سپاہی اندر بیعہ کے اور بعض کو باہر اسواسطے کہ جو آتا ہے جہاد کو نہین میل کرتا ہے طرف راحت کے اسواسطے
کہ جیسے مشقت اوٹھائی دنیا مین کثیر آرام پایا آخرت مین طویل کہا راوی نے پس پسند کی حاکم نے رائے اونکی اور اوتارا اونکو اوس بیعہ مین ساتھ
سب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ملا دیا ساتھ خالد کے کہا واقدی رح نے پس ہو گئے یہ چھہ سو سوار مسلمانون سے کہا
راوی نے جب کہ ٹھہرے یہ بیعہ مین اور شب ہوئی تو گئے سعید بن زید نزدیک خالد کے اور سلام علیک کی اور بشارت دی اونکی خوشی کی کہا
خالد نے ای ابن زید تحقیق جان لیا مینے یہ جب سے کہ کہا گیا تھا کہ یوقنا لایا گیا ہے ساتھ چالیس آدمیون کے پس دیکھا مینے نور ایمان کو اور جان لی
مینے صحت اس بات کی پھر اوس حاکم نے بھیجی یہ بشارت طرف بادشاہ کے کہ پکڑا گیا یوقنا ساتھ چالیس آدمیون کے اور آیا عاصم بن واحد درحالیکہ
ساتھ اوسکے پانسو سوار ہین اونکی قوم سے جب کہ پونہچی اوسکو یہ خبر حکم کیا شہنائی بجانے کا پس سنی مسلمانون نے یہ آواز اور بولے آپسمین کہ
نہین بجی یہ مگر کسی بڑے کام مین پس ناگاہ اسی حال مین آئے عباد بن بشیر صورت بدلے ہوئے روبرو عیاض بن غنم کے جب دیکھا اونکو عیاض نے
کھڑے ہوئے ساتھ السلام علیک کے اور کہا ای ابن بشیر کس بات کی بشارت دیتے ہو مجھکو ٹھنڈی کرے اللہ تعالی آنکھین تمہاری پس جواب دیا
اونھون نے کچھ یہان تک کہ تنہائی کی اور بیان کیا سب قصہ جب کہ سنی عیاض نے بشارت عباد بن بشیر کی تو سجدہ شکر کیا اللہ تعالی کا کہا عباد نے
کہ ای امیر سعید بن زید اور اوسکے ساتھیون نے سلام علیک کہی ہے تمکو اور تمہارے لشکر والون کو اور کہا ہے کہ پوری کرو لڑائی امید ہے کہ فتح ہو سکے

تمہارے ہاتھوں پہنچیں درمیان تمہارے اور فتح راس العین کے مگر ہزیمت کفار کی کہا عیاض نے توکلنا علی اللہ پھر جب رات ہوئی جمع کیا
اصحاب اپنے کو اور بیان کیا اونسے حال اور تاکید کی کہ نہ خبردار ہو کوئی مخوف آگاہ ہونے جو آئیں رومی کے اور نہ صبح ہونے پائے مگر کہ تم آراستہ ہو ساتھ
لباس حرب کے الغرض نہ صبح ہونے پائی تھی مگر یہ کہ طیار ہو گئے تھے مسلمان لڑائی کو پھر جب کہ نکلا آفتاب اور پھیلا زمین پر چڑھے گھوڑوں پر
اور مشغول ہوئے بیچ لڑائی میں پس روشن ہوئی آگ اوسکی اور حملہ کیا شیروں نے اور صبر کیا اوپر قتلیوں کے اور مکرر کیے حملے گویا کہ قیامت قائم ہوئی پس پہنچے
مسلمان اوس چیز کو کہ چاہتے تھے نیک انجام سے کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ درمیان اوس لڑائی کے ملے عبداللہ بن عیاض بن وائل سے اور
اور عبداللہ بن قرط ساتھ بادشاہ شہر یاض کے درحالیکہ ارادہ کیا تھا اوسنے بھاگنے کا اور ہر ایک شخص اوسکے لشکر کا مشغول تھا ساتھ اپنے نفس کے
قطع نظر اوس کی خبرگیری سے اور نتھے اوسکے پاس سوا اوس غلاموں کے پس گرے اوسپر عبداللہ بن قرط اور عبداللہ ابن عیاض کہا واقدی نے
سنے کہ نہیں جانتا میں کونسا ہوا پہلے مارنے والا اوسکا پس برچھا مارا اوسکے سینے میں کہ نکل گئی بھال پیٹھ سے جب کہ دیکھا اوسکے غلاموں نے
بادشاہ کو مردہ بھاگ گئے پیچھے کو اور اوترے عبداللہ گھوڑے سے پس کاٹا سر اوسکا اور رکھا برچھے پر اور آواز دی سوار ہو کر کہ خبردار ہو مارا گیا
بادشاہ کو پس جو چاہے شہر الڑائی کا کفر اسے پھر اوسوقت حملہ کیا سب مسلمانوں نے اعداء اللہ تعالی پر اور رکھی اونمیں تلوار سو مارے گئے
جو کہ مارے جانے تھے اور بھاگ گئے باقی بعد اوسکے کہ پکڑ لیا اونمیں سے بہت لوگوں کو اور اوتار لیا سامان اونکا اور مال اونکا اور خیمے کہ تھے
اور حاوی ہوئے اون سب پر مسلمان کہا حمید بن ناشب ضمیری نے کہ تھا میں حریص اس بات کا کہ جب موقوف ہوتی لڑائی تو گنتا میں کشتے اونکو
کے پس لے لی مینے تھیلی اوپر کندھے کے اور بھری گود اپنی کنکریوں سے پس نہ گذرا تھا میں کسی کشتے پر مگر رکھتا اوسپر ایک کنکر پھر گنا مینے اون
یعنی جھولی ۱۲
کنکروں کو پس تھے وہ اسی ہزار سات سو پچاس اور لیکن قیدی پس نہ گنے گئے وہ بسبب کثرت کے پھر جب کہ ٹھنڈی ہوئی لڑائی تو حکم کیا عیاض نے
لیجانے مال اور قیدیوں کا طرف کفر توثا کے اور بھیجا ساتھ اونکے حلت بن مازن کو ساتھ ہزار سواروں کے اور حکم کیا اونکو کہ شہر ہی میں ٹھہرے اونکے آنے تک
کہ فتح ہو راس العین کہا راوی نے پھر کوچ کیا عیاض نے بعد اس واقعہ کے راس العین کی طرف اور رات گذاری اپنی بیچ تلاوت قرآن مجید کے اور
پہنچے بھاگے ہوئے راس العین میں بیچ شہر کے ساتھ اونکے پس شور پڑا شہر میں شکست لشکر اور قتل بادشاہ شہر یاض کا پس شور اٹھا او شہر اور پہونچی مصیبت
پہنچی اونکو اور حکم کیا اوس حاکم ہیوس نے شہر اور قیدیوں کو اور ارادہ کیا کہ کل کو مارے گردنیں مسلمان قیدیوں کی اسواسطے کہ تھی عادت روم کی جب کہ
مارا جاتا اونکا بادشاہ تو قتل کرتے سو قیدی دشمنوں سے جب کہ ہوا دوسرا دن ہوا اوس ہیوس حاکم درمیان شہر کے اور حکم کیا حاضر کرنے قیدیوں کا کہ وہ
خالد اور اونکے ہمراہی تھے واسطے مارنے گردنیں اونکی کے پس ارادہ کیا اوسکے لوگوں نے نکالنے قیدیوں کا کہ ناگاہ آ پہنچے ...
پس مشغول کر لیا اونکو طرف اپنے اوس کام سے اور اوترے اوپر دروازے ... کہ وہ باب شرقی ہے اوس شہر کا اور گہرا کیا تھا کفار نے اوس ...
ایک خیمہ ریشم کا واسطے دشمن خدا ہیوس کے اور ایک طرف اوس خیمے کے منجنیق بڑی کہ لٹکتے تھے اوسکی رسیوں میں سو آدمی اور تھا پھینکنے والا اوس منجنیق کا
بادشاہ کا مترقیس بن ... اور تھا باپ اوسی کا بادشاہ پہلے شہر یاض کے اور اوسکے نام پر ہیں ... کہا راوی نے
سو اوسکے نہیں کہ عیاض اور سب مسلمانوں کو واسطے لڑائی شہر کے تاکہ مشغول کر لیں اعداء اللہ کو اپنی طرف اور سب توجہ کریں اونکا خالد وغیرہ سے پس
شروع کیا کفار نے پھینکنا منجنیق کا اور تیروں کا اور آیا تھا ساتھ عیاض کے ایک نوجوان اہل مدینہ کا قبیلہ بنی الدار سے ... نام ہے اور تھا وہ بڑا تیرانداز خلق ...
میں اور ساتھ آئی تھی اوسکی ماں بوڑھی جب کہ ہوا وہ دن کہا اوسنے ای ماں چاہتا ہوں میں یہ کہ جہاد کروں آج کے دن بیچ راہ اللہ تعالی کے حق جہاد کا ...
کہ ہوں میں ساتھ اپنے بھائیوں کے اور باپ کے جو کہ شہید ہوئے ہیں آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس رخصت کیا ماں کو اور ... کہا اوس سے ماں نے
ای بیٹے میرے خوش کرے تجکو اللہ تعالی اور مدد کرے تیری کہا راوی نے پس بڑھا وہ اور ... ذکر ...
اور جب کہ دیکھتا وہ کوئی جانور اڑتا ہوا تو کہتا کہ میں ارادہ کرتا ہوں مارنے اس جانور کا فلانی جگہ ...

آج کے دن تحقیق اللہ سریع الحساب ہے اور ہونگے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیچ سامان حشمت اور موکب زینت کے اور پر سر اونکے کے تاج رضا کا لگا ہوگا
اور سپر ساتھ علم قدرت کے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ○ یعنی اور آگے دیگا تجکو تیرا رب پھر تو راضی ہوگا اور ہاتھ مین ہوگا آپ کے
نشان حمد کا اور آگے آگے جناب سعد اور سیدھے ہاتھ پر انبیا اور اولٹے پر اولیا اور فرشتے کھڑے ہونگے آگے اور اہل محشر دیکھتے ہونگے آپکو اور امت آپکی درود
پڑھتے ہونگے آپ پر اور خوش ہونگے مونہ اونکی امت کے خوشی سے اور ڈالا ہوگا اونپر اسلام نے پردہ اپنا ملایا ہوگا اونسے جمال اپنا اور پکارینگے اپنے رب کو ساتھ پاکی
کے اور یاد دینگے محشر کو ساتھ کلمہ توحید کے اور روشن ہوگا نور اونکے ایمان کا اور گواہ پاس جاوینگے اور امتون پر پس گواہی دینگے اور مقبول ہوگی گواہی اونکی
اور دور ہونگے اونسے سامان تنگدستی کے اور امن مین ہو جاوینگے ہول اور خوف سے اور پکاریگا منادی کہ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ
یعنی تم ہو بہتر سب امتون سے جو پیدا ہوئی ہین لوگون مین اور اہل محشر دیکھتے ہونگے جمال اونکا اور تعجب کرتے ہونگے ہیئت بزرگی اونکی سے اور کہینگے آرام کو
پونہچا جو تبیع ہوا اونکی ملت کا اور بیچ جانا اونکی شریعت کو فرمایگا مالک حساب کے دن کا رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ○ یعنی
کسی وقت آرزو کرین یہ لوگ جو منکر ہین کسی طرح ہوتے مسلمان جب کہ کھڑے ہونگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہہ مین تو دیر کرینگے وہان
اور پھیلاوینگے ہاتھ عاجزی کا اور کوشش کرینگے طلب سوال اپنے مین اور کہینگے کہ مانگتا ہون مین تجھسے قبول کرنا میری شفاعت کا
بیچ حق گنہگارون امت میری کے ناگاہ آواز آئیگی کہ قسم مجکو میری عزت کی نہین خلاف کرونگا مین تجھسے اور نہ توڑونگا تجسے عہد اور دکھلاؤنگا اہل محشر کو علو شان
اور رفعت مکان تیری اور بیشک دونگا مین تجکو یہانتک کہ تو راضی ہو فقط کہا راوی نے پس زیادہ ہوا ایمان عاصم کا اور جب کہ ہوا وقت سحر کھڑے
ہوئے صحابہ اور پرقدم اختیار اور ارادہ قوی کے اور نکلے اوپر اہل شہر کے اور بد دعا کی اللہ سے کہ اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا كَنَصْرِ نَبِيِّكَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ یعنی
اے اللہ مدد کر ہماری جیسے مدد کی تھی تو نے اپنے نبی کی احزاب کے دن کہا خالد نے اے لوگو ہرگز متفرق نہونا کہ جاتا رہیگا دبدبہ تمہارا اور تقوی کرو اوس اللہ سے
کہ اوسی کی طرف پھیرے جاؤگے ساتھ ہاتھ مارا اور جان لو کہ دشمن جسم مین تیر اور عورتین تیر مارینگی اور جوان لڑینگے پس بچاؤ اپنے تئین طمع سے کسی چیز کی درمیان لڑائی کے
بلکہ صبر کرو اوپر گذرنے حرب اور ضرب کے اور سوا اسکے نہین کہ ظاہر ہوتا ہے صبر مردونکا وقت پیش آنے سختیون کے اور کہا مین ہم اون لوگون سے کہ خوش ہین
ساتھ ہجوم اجلون کے اسواسطے کہ ہم تحقیق جانتے ہین کہ واسطے ہر ایک کے وقت مقرر ہین غیر تجاوز کرنے والا اور جو ارادہ کرتا ہے بڑے امر کا ملتا ہے اوسکو اور یہ شہر نام
اسکا بڑا ہے اور جماعت اسمین بہت ہے اور بیچ کل مین [illegible] یار بکر اور ربیعہ کے اور ہم کہتے سوائے مہینہ دو یا دو شہر کے اگر تم طلب کرتے ہو ظفر تو صبر کرو اور نہ جلدی کرو
کہ صبر ملا ہوا ہے ساتھ ظفر کے اور جلدی ملی ہوئی ہے ساتھ ذلت کے اور انجام صبر کا نصرت ہے اور جانو کہ یہ بڑا ہو اور [illegible] ہوگا کفار کو یہان آنا واسطے مارنے کے جب کہ
آوینگے یہان سردار اونکا اور افسر لشکر اونکے کا تو ایکبارگی گرینگے ہم اونپر ہر جانب سے اور ٹکڑے کرینگے اونکو تلوارون سے جب کہ مارے جاوینگے بادشاہ
اور بڑے لوگ فوج کے پس نہ دلیری کریگا بعد اونکے کوئی اتحاد [illegible] کی اور نہین اعتبار باقی ہوا ہم کا کہا عاصم بن رواحہ نے نزدیک اللہ کے ہے خوبی تیری
اے امیر کیا بڑا خبردار ہے تو ساتھ کامون اور لڑائیون کے بیشک کلام کیا تو نے بہتر پس ثابت رہے ہر ایک تم مین سے اپنی جگہہ اور چھپا رکھین ہتھیارون کو
بیچ لباسون کے جب کہ مشغول ہو گروہ کفار بیچ نماز اپنی کے حملہ کرو اونپر اور دراز کرو ہاتھ طرف اونکے پس اچھا کہا سبھون نے اس صلاح کو کہا راوی نے
تھے صحابہ بیچ ایک بڑے گھر کے اوس سبب سے کہ جمع ہوتا تھا وہان اسباب نذرون کا سبب نہایت کہا راوی نے حدیث کی مجھسے عبداللہ بن انیس
نے اونھون نے اپنے دادا فیاض ابن زبیر سے اور تھے یہ مجاہد صحابہ اور حاضر بیچ فتح راس العین کے کہا اونھون نے کہ یونہین ہوا قصہ ہمارا اور تھے ہم کہ
سوچ رکھا تھا اوس تدبیر کو پھر رجوع کیا جنھنے اوس سے اور تھا سبب بقدر اسمین یہ کہ جب مدد رجوع کیا جنھنے بیچ اوسکے اگلی صلاح سے نہ مقابلہ کیا جینے
دشمن [illegible] اسمین سے اور سبب اسکا آگے کہینگے کہا راوی نے اور تھی قضا سے الہی سبقت کرنے والی بیچ خلق اوسکی کے یہ کہ تھا اوس لڑکا
ایک بھائی عاقل دانا صاحب رای تدبیر معروف حکمت مین کہ پہونچی تھی اوسکو فراست بعض حکماے یونان سے اور خوب جانتا تھا علم لڑائیون کا اور تھا
[illegible] شہر [illegible] کا کام اوسکی صلاح کے اور منع کیا تھا اوسنے اوسکو عرب کی لڑائی سے اور کہا تھا نہین دیکھتا مین واسطے تیرے

پڑوسیون نے دنیا کے سے اور مشغول ہوا ساتھہ راکہہ کے فرش سے اور دیکھہ کہ ساتھہ کس برچھے کے کاٹا گیا اور ساتھہ کس اسباب کے کیسے جدا کیا گیا اور
ہوگیا محل اوسکا چھیننے والا اور عمارت اوسکی خراب اور بدل گئی خوشی ساتھہ افسوس کے نہ نفع دیا اوسکو لشکر اور کثرت نے اور نہ خزانے اور نہ اسباب نے
ہوگیا واسطے ذلیل اور بعد کثرت کے قلیل پس نہ عمل کیا صالح اور نہ حاصل کی عزت غالب اور نہ ثواب غیر منقطع اور نہ نیکی کہ جاری کی جاوے اور ہوگیا مرہون
ساتھ اپنے عملون مین باندھا گیا اپنے افعالون مین اب چاہتا ہی تو بھی کہ چلے راہ اوسکی اور تابع ہو اوس طریقے کے کہ ہلاک کیا اوسکو نہین کوئی نفع دینے والا
تجکو اور نہ وہ کام کہ تیرے پیچھے چلے تیرے ڈر اللہ سے بیچ نفس اپنے کے اور اہل ملت اور شہر اپنے کے اور طلب کر واسطے ان عرب سے صلح کو اور قبول کر جو کہی ہین نے
تجکو نصیحت اور نہ گرا اونٹون کو اور رحم کر عورتون اور لونڈیون پر اور اسلام لا تا کہ سلامت رہے تو اور یہ قوم عرب نہین کہتے کوئی بات مگر وفا کرتے ہین اوسکو اسواسطے
کہ صدق رہبر اونکا ہی اور ایمان یقین اونکا ہی نہین مطالب ملک کے کہ جھگڑا کرین اوسپر اور نہین جھکتے اوس طرف بلکہ طلب اونکی آخرت کی ہی اور اوس چیز کی کہ ہی نزدیک
اللہ کے اور اوس کا دن ہی کہ پورا کیا اونہون نے اقرار کیا ہوا اپنا واسطے رودس حاکم حران کے اور ترک کیا اوسنے دین اپنا اور داخل ہوا وہ اونکے دین مین اور اپنی
ملک اربہ بیٹی ارسوس کی اور داخل ہوئے ہین اونکے دین مین بڑے بڑے بادشاہ روم کے مثل یوقنا اور برغون اور عمودا اور سینہ وہ لوگ کہ تھے خوب جاننے والے
بیچ دین ہمارے کو اور تحقیق ہلاک ہوگئے عرب بیچ طول اور عرض مین کے اور سوا اسکے نہین کہ گھرواتا ہی جان اپنی وہ شخص کہ ہو پاس اوسکے غلہ اور سامان اور
لشکر اور ہتھیار تا کہ قادر ہو اوپر گھیرنے شہر کے اور یہ شہر بڑا ہی نہین آئین سامان یکسالہ بھی لوگون کا بلکہ کم کا بھی اگر نہ اسلام لائیگا تو تو اسلام لائین گے
لوگ یہان کے اور پکڑ دینگے تجکو طرف عرب کے گردن پکڑ کے اور یہ حران اور کفرتوثا اور رہا اور سروج اور سجستان اور ماردین اور صور اور سیبہ فرات کے
شام تک اور مصر تک داخل ہوا ہی اونکے قبضے مین اور لشکر اونکے مارتے ہین عراق تک اور پھر گئے ہین ملکون مین اور تحقیق خبر پونہچی مجکو کہ بادشاہ کسری بھیجا اوسکا
پس بھیج کسیکو نزدیک امیر اوس قوم کے اور طلب کر اوس سے مقصود اپنا پس وہ دیگا تجکو اور راحت دیگا تیرے جان و مال اور اہل و عیال کو اور زندگی کر بیچ شام کے
ان لوگون کے اگر چاہے ہو اوپر دین اونکے اور اگر چاہے ہو اوپر دین اپنے کے کہ وہ نہین غصہ کرینگے تجپر کہا راوی نے پس جب کہ سنا مرسیوس نے کلام
اپنے بھائی حکیم ارسالوس کا تو غصے ہوا اوسپر اور مارا اوسکو دو چابک کہ تہا ہاتھہ مین اور کہا نہین پیدا کیا تجکو مسیح نے مگر ذلیل کہ حکم کرتا ہی تو مجکو کہ دون
ملک اپنا عرب کو اور بہلاتا ہی تو مجکو واسطے ہلاکت کے مثل [illegible] ہو تجپر میری جانب سے اگر پڑی آنکہ میری تجپر اس کے پیچھے تو قتل کرونگا تجکو
کہا راوی نے پس نکلا وہ اوسکے نزدیک سے حال آنکہ وہ غصے مین تھا اور لیکن لعین مرسیوس پس حکم کیا اوسنے ارباب دولت اپنے کو جمع ہونے کا
بیچ کنیسہ سلطوریہ کے واسطے قسم دینے کے پس گئے نقیب اوسکے اور جمع کیا اونکو اور بزرگان شہر کو ساتھہ سردارون کے اور حاضر ہوئے پادری اور
رہبان اور شماسہ اور بطریق اور افسر دیر مقرب کا تا کہ قسم لیوین اہل شہر سے جب کہ جمع ہوئے گرجے مین تو بند کیے دروازے اوسکے تاکہ نہ گھسے اور شخص عوام کا
پس بیٹھا بادشاہ اور افسر فوج اور شروع کیا قسم لینا اونکی اور یہ سب ملعون مطمئن تھے کہ ناگاہ نکلے اونپر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہوئے
ہر ایک تلوار برہنہ ساتھہ ارادہ قوی کے اور شور کیا ساتھہ تہلیل اور تکبیر کے اور کہا یہ کہ ہم امت نازل ہین اور صحابہ نبی جلیل ہین ہم اوٹھانے والے قرآن کے ہین
اور رکھنے والے روزہ رمضان کے تحقیق لیا اللہ نے جو کہ تہا پاس تمہارے واسطے گناہون تمہارے کے اور پہاڑ ڈالے پردون تمہارے کے اور جلی تمپر ہوا
[illegible] کی اور کہان گئی بیچ صلیبین اور عبادتین اونکی کہان گئی ہین موتین اور چشمے اونکی کہان ہی بلا تا قربان کا کہان ہی تدبیر رہبان کی اور پکار و اپنے صاحبون کو
کہ مدد کرین تمہاری ہیہات ہیہات جاتا رہا ہی باطل تمہارا اور ہلاک ہوا جاہل تمہارا اور [illegible] ہوگیا زمانہ تمہارا اور جاتی رہی دولت تمہاری پھر رکھی اونہون نے تلوار
اور جلدی کی اونپر صوتون نے اور مارا ابطال نے [illegible] صادق کے پس مارے گئے وہ تمامی جب کہ دیکھا رومیون نے وہ کہ نازل ہوا اونپر تنگ آئے
اور پکارے ساتھہ آواز کے کہا خالد نے ای اولیاء اللہ کثرت کرو ضرب کی بیچ اعداء اللہ کے اور گرا دو خون اوسکا کہ شریک ٹھہرایا اوسنے اللہ کا کہا
راوی نے پس مارے گئے سردار اور جماعت بیشمار جب کہ پہنچی یہ خبر عوام شہر کو بہاگے دیوارون سے سبب ہیبت آنے اونکے کے
ہلاکت کی پس گئے اس طرف دروازون شہر کے اور کہول دیا اونکو پس داخل ہوئے مسلمان شہر مین ساتھہ تکبیر و تہلیل کے اور رہا قتال راس العین مین

پھر اہل دیار بکر کو بھی قبول کرین وہ خواہش سے اور بتابعت کرین بلا منازعت کے اور تھے عیاض کے سن چکے تھے بلندی اور مضبوطی قلعون اونکے کی
تہار اوی سے نے پس گیا بطریا بلس اور نکالا مال اپنے خزانے سے اور نہ لیا اہل شہر سے کچھ اور دیا وہ سب عیاض کو تو قبول کیا اونھون نے اوس مال کو
اور لکھ دیا اوسکو صلحنامہ اور شرط کی اوپر جزیہ کے جیسا کہ مقرر کیا اہل ارانے سال آیندہ سے جب کہ تمام ہوا یہ امر تو داخل ہوئے مسلمان اوسمین اور
بنائی اوسمین مسجد جامع جب کہ سنی اہل نصیبین نے خبر حسن سیاست اور عدالت عرب کی اور خوبی احکام اونکے کی تو مسلمان ہوئے اکثر اور تھے منجملہ
اون لوگون کے دیر ندور ملے پھر آیا اوسکو اور بنائی وہان جامع اور مقام کیا عیاض نے نصیبین مین ایک مہینا پھر جب کہ ارادہ کیا کوچ کا تو آیا
اونکے پاس بطریا بلس اور کہا کہ نہ ارادہ کیا تمنے آگے سے ہماری اپنی نماز اور عبادت مین پس اسلام لایا اور اچھا ہوا اسلام اوسکا اور ہمیشہ رہا یہ بادشاہ وقت تک
یہان تک کہ مر ایچ خلافت حضرت عثمان کے اور اوترا آکر مدینے مین بیچ مسجد بنی کندہ اسامہ بن عامر کندی کے ہمراہ دس ہی اعلام اپنے کے پھر کوچ کیا عیاض نے
اور اوترے نیچے قلعے عور کے اور تھی اوسمین ماریہ اور اوسکا بیٹا عمود واپس آئے وہ باہر واسطے شہر رانے اور ضیافت کرنے کے پھر گئے عیاض طرف ضع ضع آمد کے ساتوین تاریخ جمادی الاولی

ذکر فتوح میافارقین و آمد اور بعد محاصرہ خط لکھنا حضرت عیاض کا ملکہ آمد کو اور انکار اوسکا صلح سے پھر بھیجنا ایک لشکر کا واسطے غارت میافارقین کے اور قصہ اوسکی فتح کا اور گفتگو حسکم بن ہشام کی وہان کے سردارون سے پھر فتح کرنا حضرت خالد کا آمد کو برہبری ایک گتے کے

اور تھے امدمین دو بھائی دلاور خوفناک سخت لڑنے والے کہ نام ایک کا بطرس اور دوسرے کا یوحنا تھا اور رہتا تھا بطرس طرف مشرق شہر کے اور یوحنا طرف
مغرب اوسکے مین اور تھی یوحنا کی ایک بیٹی زیحوزہ نام اور بطرس کی بیٹی اسفورا نام اور وہ دونون مشغول تھے اپنے کامون مین پھر ارادہ کیا یوحنا نے نکاح کا تو پیغام
بھیجا طرف صاحب ارسکے کہ وہ مرطاوس تھا پس بیاہ دی اوسنے بیٹی اپنی مریم نام یوحنا کو اور آئی شہر باپ سے آمد مین اور تھی صاحب جیلہ اور مکر مین سکھا
اوسنے اوس شہر مین بہت مال اور نعمت کو اور مضبوطی وہان کے لوگون اور قلعے کی اور کثرت باغون کی تو کہا اپنی دائی سے پوشیدہ مائی دائی نہ دیکھی مینے
کوئی جگہ بہتر اس شہر سے اور نہ مضبوط اور بلند کیا نہین دیکھتی تو نہرین بہتی اسمین اور چارون طرف پہاڑون کو مثل دیوار کے کسنے بنایا ہی اسکو حقیقت مین
کہا اوس سے دایہ نے معلوم کر تو کہ پہلے گذرا ہی ایک بادشاہ کہ تھے پاس اوسکے سب شہر روم کے اول بلاد یونان سے لیکر بلاد عموریہ تک اور تھا نام اوسکا
شماطیماوس بن ارساوس بن مہات بن کلاوکن بن اقرن عیص بن اسحق اور پہلے بنایا ہی اوسنے طلسم خانہ اپنے شہر رومیۃ الکبری مین اور کھل گئے تھے
اوسپر سب مطالب اور مشہور کیے تھے اوسنے زمین مین بہت عجائب اور تھا اوسکے ایک بیٹا اسطنبول نام کہا اوسنے اپنے باپ طیماوس سے کہ چاہتا ہون
بناوے تو یہان واسطے میرے ایک شہر کہ ذکر رہے میرا ساتھ اوسکے کہا اوسنے ای بیٹے شروع کر اور مدد کی اوسکی ساتھ مال اور آدمیون کے پس پھیری
اوسنے ایک دیوار چھ فرسخ کی اور نام رکھا اوسکا اپنے نام پر اور زندہ رہا چار برس تک پھر مر گیا اور رہا اوسکا ایک بیٹا قسطنطین پس تمام کی اوسنے بنا
اوس شہر کی پس نام ہوئے اوس شہر کے دو اسطنبول اوپر نام باپ کے اور قسطنطینہ اوپر نام بیٹے کے الغرض طیماوس پھر تا رہا فتح کرتا ہوا شہرون کو
یہان تک کہ آیا اوس سر زمین مین پس دیکھین یہ نہرین اور دجلہ تو پسند آیا اوسکو یہ مکان اور بلایا اوسنے اپنے ارباب دولت کو کہ وہ بہتر بادشاہ تھے کہا اون سے
مین چاہتا ہون یہان تعمیر کرنا ایک شہر کہ نہو دنیا مین مثل اوسکے اور نہ مضبوط اور بلند اوس سے لیکن چاہتا ہون مین کہ بنا سے ہر ایک تمہارا واسطے
اپنے ایک محلہ اور برج کہا اون سب نے کہ کرینگے ہم یہ ای بادشاہ پس سوار ہوئے سب اور خط ڈالا شہر کا اور شروع کی بنا اوسکی اور بلائے کاریگر دور
دور سے اور مخصوص ہوا ہر بادشاہ ساتھ بنانے کے ایک ایک محلہ اور برج اور مقام اور گرجا کے پس جب کہ تمام کیا اونھون نے تعمیر اوسکی کو مر گیا وہ بادشاہ
پس نام رکھا گیا اوس شہر کا آمد واسطے جدائی ہونے مدت عمر اوسکی کے بیچ اوسکے اور ہمیشہ رہے اوس مین بادشاہون کے یہان تک کہ آیا نزدیک اون
دونون بھائیون بطرس اور یوحنا کے کہا راوی نے پس تعجب کیا مریم نے دائی کی باتون سے اور دل مین کہا اور تھا واسطے بطرس کے ایک لڑکا

لاون نام پس چاہی اوسنے اپنے بہائی سے صفورا شہزادی واسطے اپنے ولد کے لیکن نہ قبول کیا اوسنے اور واقع ہوا شر درمیان اون دونون کے
اور تھی اوس شہر کے بیچ مین ایک دیوار اور دروازے کئی پس بند کیے دروازے اور مشغول ہوا ہر ایک خلوت مین بیچ طرف اپنی کے جب کہ دیکھا مریم نے حال
بیچ مین بڑی اونکی صلح کو اور کہا یہ درست نہین ہے حالیکہ تم دونون بہائی ہو پس صلح کرینگے بیچ تمہارے بادشاہ دیار بکر کے اور خود سوار ہوئی اور بیچ گرا دی
اونہین دیکھلوا دیئے وہ دروازے کہ تھے اندر شہر کے اور پکایا کہانا بہت اور دعوت کی اونہین بطرس اور لاون اور صفورا کی پس کہایا اونہون نے اور
پیش کی اونکے شراب پہر چڑہی جب کہ بہرا پیٹ اونکا خوب تو مر گئے بالکل اور یہی کام کیا اپنے خاوند اور بیٹے سے اور بیٹھی ملکہ ہو کر وہان کی اور بنایا ایک گرجا ایسا
کہ نہین تہا روم مین مثل اوسکے اور کیا فرش اوسکا نگینہ اور نگین پتہر اور ملمع کیا دیوارون پر ساتھ سونے چاندی کے اور لٹکائے اوسمین پردے سنہرے ریشم کے
اور بلایا مشہور عالمون کو اور دور کیا اہل شہر سے رنج و حیف اور اختیار کیا عدل اون مین پس دوست ہوئے اوسکے اہل شہر اور شکر کیا خصلت اوسکی کا اور
خدمت لی اوسنے لوگون سے ساتھ زیادہ کرنے تعظیم اونکی کے پس قصد کیا اوسکی طرف لوگون نے دور دور سے آنے کا بسبب اوسکے عدل کے اور
بادشاہت کی اوسنے وہان بارہ برس تک یہانتک کہ آئے عیاض بن غنم ساتھ لشکر کے اور گہیرا شہر کو کہا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہ پہونچی خبر ملکہ کو
جب کہ اوترے عیاض بن غنم اور پہیلے کے اور سعد بن زید اوپر دروازہ روم کے اور معاذ بن جبل اوپر باب جبل کے اور خالد اوپر باب الماء کے اور دیکھا اوس
ملکہ مریم نے کہ صحابہ قصد کرتے ہین اوسکے گہیرنے کا تو گئی بیچ کنیسے کے اور جمع کیا ارباب دولت اپنے کو اور کہا اونسے معلوم کرو کہ یہ عرب اوترے ہین تمہاری
زمین مین اور طمع کی ہے اونکے دلون نے اوسکے لینے کی اور تم جانتے ہو کہ یہ شہر قفل ہے دیار بکر کا جب کہ فتح کر لیا اونہون نے اسکو تحقیق لیا دیار بکر کو تمامی اور
مضمحل ہو جائیگا دین مسیح کا اور نہ رہیگا ذکر اوسکا ان شہرون مین اور مین جانتی ہون کہ بادشاہ اور بڑے بڑے دین نصرانیت کے منتظر ہین ہمارے معاملے کے
اور جانتی ہون کہ شہر تمہارا اگر گہرا رہے سو برس تو نہ فاقہ ہونگے وہ اسپر پس قتال کرو واسطے اپنے اہل و اموال کی طرف سے اور چڑہو فصیلون پر پہر بلایا شماس
اور رہبانون کو واسطے قسم لینے اہل شہر کے اوپر اتفاق کے اور درستی کرین اسمین پس قسم لی اونہون نے اور چڑہے لوگ دیوارون پر اور ظاہر کیا
سلاح اور سامان حرب کو اور کہڑی کین صلیبین اور نشان اور مشغول ہوئے ہر گروہ حفاظت ایک ایک برج کے کہا **راوی** نے پس جب کہ دیکھا عیاض
نے یہ قصد اونکا لڑائی پر جمع کیا امرائے لشکر اپنے کو اور کہا اونسے کہ یہ شہر بہت محکم ہے اور آنکہ ہے دیار بکر کی اور جب کہ فتح کیا اوسکو اللہ نے واسطے ہمارے
تو مالک ہو جائینگے ہم تمام دیار بکر کے اب کیا ہے صلاح تمہاری اور کیا ہے صورت لڑائی اسکے کی اور اعدائے اللہ نے پناہ لی ہے اس قلعے بلند مین کہا خالد نے
اے امیر جان لو کہ نہین قادر کیا ہمکو اللہ تعالی نے شہرون پر بسبب قوت اور کثرت اور سامان کے بلکہ ساتھ آسمان کے مدد اللہ تعالی کی واسطے ہمارے اور
امید ہے ہمکو اللہ تعالی سے اسکے فتح کی ببرکت ہمارے نبی علیہ السلام کے اور ساتھ اسی کے وعدہ کیا ہے اللہ نے اپنے نبی سے اور یہ لوگ اگر نکلتے
باہر شہر کے تو امید ہوتی ہمکو آسانی کام کی اور اگر بند رہے اندر تو صبر کرو کہ انجام صبر فتح ہے شاید کہ پیش آئے وہ امر کہ خوش ہوں اور
عورت کو اور ڈراؤ اوسکو اور متوقع کرو ساتھ نیکیون کے شاید کہ اللہ تعالی نرم کرے دل اوسکا واسطے ایمان کے یا سونپ دے قلعہ پس
منگایا عیاض نے دوات اور کاغذ اور لکہا اوسمین بسم اللہ الرحمن الرحیم نازل ہوئی جو تعریف اللہ کی اور پہر درود ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور آل اونکی کے یہ خط ہے عیاض بن غنم سے جو افسر لشکر اسلام ہے ارض ربیعہ اور دیار بکر مین طرف مریم والیہ کے اما بعد بیشک اللہ تعالی نے فتح دی ہمکو
سب کہنا پر اور اوپر پہنچنے ملک اونکے کے اور مدد کی ہماری اور نہ نازل ہوئے ہم کسی شہر پر مگر مالک ہوئے ہم اوسکے اور نہ تہا بلد کیا ہمنے اسی لشکر سے
مگر کہ بہگا دیا اوسکو اور غلبہ دیا واسطے اللہ اور اوسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کے اور نہین قلعہ تیرا اعظم ہوا تر قلعہ تدمر سے کہ بنایا ہے اوسکو
سلیمان بن داؤد نے اور نہ نازل ہوئے اوپر سلیمان یہان تک کہ مالک ہوئے اوسکے اور یونس بن یعقوب اور حاجب اور اسکا بخت گاہ ہرقل کا اور نہ باقی رہا
ہاتھ سے کوئی مکان سخت مگر سہل کیا اوسکو اللہ تعالی نے ہمپر اور ساتھ اسی کے وعدہ کیا ہے اللہ نے اپنی کتاب میں کہ فرمایا وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا
نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ○ یعنی اور حق ہے ہمپر مدد ایمان والون کی پس جب کہ پہونچے یہ خط میرا تو اسلام لا [illegible] تو کی [illegible] خلافت سے کہ

کہا حاکم شہر نے کہ آگاہ کیا مجکو ساتھ تمہارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا میں نے اونکو خواب میں اور سو رہا تھا میں تنگدلی سے بسبب لڑائی اہل شہر کے
پس سو گیا میں اور دیکھا میں نے شخص [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ بشارت دی مجکو تمہارے آنے کی الغرض جب کہ آگئے یہ سب اندر تو پھر نکلے واسطے
لڑائی اہل شہر کے پس للکارا اونھوں کو مسلمانوں نے ای عدو اللہ آئی تم پر ہلاکت اور گھیر لیا تمکو قضا اور قدر نے ساتھ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مختار کے
اور رکھی اونھوں نے تلوار پس بھاگے وہ طرف اپنے گھروں کے تاکہ آڑ لیں اور جان لیا اونھوں نے کہ اوتری اونپر وہ مصیبت کہ نہیں طاقت اونکو اوسکی پھر پکار کر
الغوث الغوث کہا اونھوں نے جو آویگا پاس ہمارے وہ امن میں ہے پس نکلے سب کہا اصحاب نے امن دی ہمنے تم سب کو اوپر تمام مال کے سوا ہتھیاروں کے
کہا راوی نے پھر لے آئے وہ سب ہتھیار اپنے اور دے دیے اصحاب کو پھر جب دیکھیں اونھوں نے سچی باتیں مسلمانوں کی تو مسلمان ہوگئے
سب مگر تھوڑے سے اونمیں سے کہ اور بنایا بڑے بیعہ کو مسجد جامع اور مقیم رہے اصحاب تین دن پھر چھوڑا وہاں حکم بن ہشام کو ساتھ دس اصحاب کے
واسطے سکھانے احکام دین کے اور آئے خفیہ مع ہمراہیوں کے نزدیک عیاض کے اور کہا اوسنے سب ماجرا پس خوش ہوئے وہ اس بات سے کہا
راوی رحمہ اللہ نے اور قصہ اہل آمد کا یہ ہوا کہ کھولا اونھوں نے دروازہ شہر کا اور شروع کی لڑائی اور تنگدل ہوئے عیاض مع لشکر اس باعث سے
کہا واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے اور گذرے اس محاصرے پر پانچ مہینے اور خالد بن ولید مقیم تھے باب الماء پر جیسا کہ مذکور ہوا اور ہر روز سوار ہوتے
ساتھ ایک لشکر سخت کے اور پھرتے گرد شہر کے جب آتی رات کو تو اوترتے بیچ اپنے مقام میں اور غلام ہمام نام اونکا پکا رکھتا تھا روٹی اونکے واسطے
جو کی اور رکھ آتا تھا اونکے خیمے میں پھر جب کہ آتے وہ نماز پڑھ کے مغرب کی تو کھاتے وہ روٹیاں جو کی قریب افطار کے پس گذرے خالد پر تین دن کہ نہ پایا اونھوں نے کچھ واسطے افطار کے تو کہا اپنے غلام
ہمام سے کہ ای بیٹے میرے کیا نہیں پاس تیرے وہ چیز کہ افطار کروں میں اوس سے اور گذر گئے مجکو پورے خالی تین روز کہ نہ پکایا تو نے واسطے میرے کچھ کہا اوسنے
ای صاحب میرے میں ہر شب پکاتا ہوں وہی روٹیاں اور رکھ آتا ہوں اونکو بیچ خیمے میں اور نتھی مجکو خبر اس بات کی اور نہ گمان کیا میں نے مگر یہ کہ
کھا لیتے ہو تم اونکو پھر جب کہ ہوئی چوتھی رات اور پکائیں ہمام نے وہ روٹیاں موافق عادت کے تو رکھا اونکو وہیں اور آپ بیٹھا چھپ کر تاکہ دیکھے کون لیجاتا ہے
اونکو سو ناگاہ آیا ایک کتا شہر سے اور گھسا خیمے میں اور لیں وہ روٹیاں اور لیا پس پیچھے گئے اوسکے ہمام اور ناگاہ گھسا وہ پانی کے گھاٹ میں سے طرف شہر
کہا راوی نے پس چھوڑا اوسکو ہمام نے اور لوٹ آئے پھر جب آئے خالد خیمے میں بعد نماز کے اور مانگا افطار کہا اوسنے ہمام نے ای مولا میرے ہوا
اس طرح ابو سلیمان خالد ای ہمام دکھلا مجکو وہ جگہ کہ گیا اوس میں سے کتا تو لیجا ہمام آگے خالد کے اور دکھلائی اونکو جگہ کہ گھسا تھا اوس میں کتا جب کہ دیکھا اوسکو تو
اللہ اکبر فتح اللہ و نصر اور لوٹ آئے اور بلایا اپنے لوگوں کو اور کہا اونسے قصہ اور کہا [illegible] سے کہ ارادہ کیا ہے میں نے شہر میں جانے کا پانی کے گھاٹ
سے اور چاہتا ہوں تم سے دو آدمی کہ دیں جانیں اپنی واسطے اللہ تعالی کے اور جان لو کہ دنیا سچا گھر ہے واسطے اوسکے کہ سچا جانے اوسکو اور دار فاخرہ کہ
[illegible] ہوسے اسمیں سے اور دار امید جو کرے زاد راہ لے اسمیں سے اور دار نجات ہے کہ [illegible] انجام کو دنیا [illegible] نزول وحی الہی [illegible] نماز او
فرشتوں کی او [illegible] دوستوں کی بنالو [illegible] پس رحم کرے اللہ تعالی ہم پر اور تم پر اور [illegible] واسطے ہمارے اور تمہارے جو چاہے زاد
جمع کرنا [illegible] واسطے روز حشر کے وہ جلدی کرے بیچ تجارت نافعہ کے اور نہ مغرور کرے اوسکو طول اجل واسطے اطمینان کے بیچ تفصیل [illegible]
کر دی میں نے جان اپنی واسطے اللہ تعالی کے اور بیشک قبول لیا اوسنے پھر پڑھا اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ
بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یعنی اللہ نے خرید لی مسلمانوں سے اونکی جان اور مال اس قیمت پر کہ اونکو بہشت ہے جو شخص کہ چاہتا ہے جلدی کرے اور
نہ گھبرائے [illegible] والی چیزوں سے پس ہمارے وعدہ درمیان ہمارے بیچ میدانوں قیامت کے ہے اور یہ وقت حسرت اور ندامت کے [illegible] کرو
اپنے [illegible] کی اور دین [illegible] کی پس ارادہ کیا سب نے ساتھ برکت اور مدد اللہ کے اور چن لیے اپنے لوگوں سے سو آدمی اور حکم کیا اونکو ہتھیار
باندھنے کا اور [illegible] سوار ہو کر طرف [illegible] اور آگاہ کیا اونکو اپنے ارادے سے واسطے داخل ہونے شہر کے پانی کے گھاٹ سے اور کہا اونسے
[illegible] ہو جب سنو تم آواز تکبیر و تہلیل کی کہا عیاض نے کہ [illegible] ہوں ساتھ مدد اللہ تعالی کے جاؤ تم مدد کرے تمہاری اللہ تعالی اور فتح

وحشی جانور تو گئے وہ طرف زمین فلاۃ سے اور کہا آلہی تحقیق اوس نبی عربی سے کہ مبعوث کریگا تو اونکو آخر زمانے مین بخشدے گناہ میرے پس قبول کی
اللہ تعالی نے دعا اونکی کہا حضرت عیاض نے تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہی عفو کو عفو کیا ہمنے تمسے کہا اہل شہر نے جب کہ عفو کیا تمنے ہمسے
تو آتے ہین ہم تمہارے دین مین پس اسلام لائے اکثر اونکے اور مقرر کیا جزیہ اوپر کہ نہ مسلمان ہوئے سال آیندہ سے ہر بالغ پر چار مثقال سونا اور لیے ہتھیار اونکے
اور دیا اونکو نصف مال اور بنایا مشہور رہیہ کو مسجد جامع اور رہے اوسمین بارہ دن پہر حاکم کیا وہان صعصعہ بدری کو اور ساتھ گئے اونکے پانسو سوار اونکے بنی اعمام عرب سے

ذکر فتوح یمانیہ اور جبل جودی کا اور پکڑ لانا مسلمانون کا زوجہ یانس امیر ہتاج کو اور قتل کرنا حضرت خالد رضی اللہ عنہ کا اوس امیر یانس کو

کہا راوی نے پہر کوچ کیا عیاض نے طرف قلعون جبابرہ کے اور کہلا بھیجا اونکو پیغام اپنا پس اسلام لائے وہ اور بھیجا نعمان بن مقرن
کو طرف اہل ... کے پس مسلمان ہوئے وہ اور نام رکہا گیا وہ ملک ساتھ یمانیہ کے بسبب فتح ہونے اوسکی کے اوپر ہاتھ حذیفہ بن یمان کے
پہر گئے عیاض طرف جابیہ کے اور فتح کیا اوسکو صلح سے اور اوترے اوپر اہل جودی کے اور سیوان اور ذوالفرض کے پس کی اونھون نے مسلمانون
سے صلح اور اقرار اوپر باقی رہنے اوس ملک کے نزدیک اپنے اور کوچ کیا مسلمانون نے طرف ہتاج کے سو انکار کیا اونھون نے اسلام سے
اور مستعد ہوئے قتال پر اور کہڑی کین منجنیق وغیرہ اور دیکھا یہ حال عیاض نے اور تنگدل ہوئے اس سے اور کہا کہ یہ قلعہ سخت ہی اگر چھوڑ گئے ہم اسکو
تو لوٹینگے یہ اور شہرون کو اور بدمعاملگی کرینگے اور حق خبرداری ہی امیر اونکی کہ مسلمان ہو گئے یا صلح کی ہمنے نزدیک ہوگا مین اس سے یہان تک کہ
فتح کرون اسکو انشاء اللہ تعالی کہا خالد بن ولید نے کہ اوتارو ہمکو یہان شاید کہ پیش آوین ہمکو وہ امور کہ نتیجہ صواب مین کہا واقدی رحمہ اللہ نے
تہا صاحب ہتاج شیطان سرکش ظالم دلیر یانس بن کابوس نام اور نکاح کیا تہا اوسنے ملکہ میرونہ بنت برنوشہ سے جو بیٹی ہی مرقول بن کابوس حاکم قلعہ
حصن جدید کی اور ہوا تہا اس شادی کو ایک سال اور گئی تہی وہ واسطے دیکہنے ماں اور باپ اپنے کے اور رہی وہان ایک مہینے پہر جب ارادہ کیا اوسنے طرف ہتاج
نزدیک ہتا ... کے تو وہ آدہی راہ مین تہی کہ آئے اوس شہر پر مسلمان اور گہیر لیا ہتاج کو پس ٹہر گئی وہ راہ میں اور نہ آگے بڑہی اور تہا وہ دشمن آلہی بہت
چاہتا اوسکو بسبب فراق سے اور جب کہ دیکہا مسلمانون کو توجہ کیا کہ ... اوسکو نکالین اوس سے تو ارادہ کیا صلح کا مسلمانون سے واسطے حیلہ اور
مکر کے تاکہ لے لے اپنی بیوی کو اندر پہر غدر کرے اور نہ کرے اطاعت مسلمانون کی سو بہیجا وکیل اپنا طرف عیاض کے یہ کہکر کہ اگر ٹہرو گے تم یہان
تمام عمر تو نہ قادر ہو سکے ہم پر لیکن صلح کرو ایک سال شمسی کامل کہ اگر فتح کر لیا تمنے باقی دیار بکر کو تو ہم رجوع کرینگے تمہاری اطاعت مین اور اگر قادر ہوئے تم
فتح بلاد پر تو ہمین اطاعت تمہاری ہی اور تہا وہ شخص کہ بہیجا ... بسبب الفرس سے بڑا امیر بلاد ہتاج مین ساتھ اپنے بنی اعمام کے مرہف بن داقد نام اور
مائل تہا طرف عرب کے اکثر نسبت روم کے جب کہ کہا اوسنے وہ وکالت تو قبول کی عیاض نے یہ صلح اور کہا کہ بہت ... پہر جب کہ چلنے لگا
مرہف تو کہا عیاض سے خبردار ہو ای امیر واللہ نہین ہین اونمین سے کہ چہوڑ دون خیر خواہی عرب کی اور نیکی کرون ساتہ ان علوج کے سو جا ہی اوسنے
ایسی ایسی اگر کوچ کرو تم اور چہپ کر پکڑ لاؤ اوسکی عورت کو ساتھ اوسکے لوگون کے پہر طلب کرو اوس سے یہ شہر تو دیگا ... کرو یہی کام
کہا عیاض نے نہین کہتے ہم کوئی بات کہ نہ وفا کرین اوسکو اور امید ہی کہ اللہ تعالی دکہاوے صدق نیت ہماری اور فتح کرے اسکو ہم پر کہا بشر بن عامر نے کہ
حاضر تہے فتح شام اور دیار بکر اور دیار ربیعہ مین کہا اونھون نے کہ درمیان اس حال کے کہ مرہف یہ باتین کرتا تہا عیاض سے ناگاہ اوٹہا ایک غبار
آتا ہوا کہا عیاض نے میسرہ بن مسروق کو کہ سوار ہو اور تحقیق کر اوس غبار کی پس سوار ہوئے وہ اور گئے ساتہ ایک جماعت صحابہ کے اور لوٹے میسرہ
دوڑتا ہوا کہتا تہے خوش ہو ای امیر ساتہ فتح کے کہا اونھون نے کیا خبر ہی ای ابن مسروق کہا اونھون نے یہ لشکر ہی ابن ہبیرہ مازنی کا کہ لوٹے اونھون نے
شہر کفار کے اور لائے مال اور قیدی لشکر کہا راوی نے پس ظاہر ہوئی خوشی عیاض کے مونہہ پر اور انتظار کرنے لگے آنے ابن ہبیرہ مازنی کا

اپنے لوگون سے کہ جب نزدیک دیکھو مجکو اونسے اور شروع کرتے مصافحہ خبردار شدہ ہونا اور پکڑ لینا اونکو جلدی سے پس دیکھا اونکو خالد نے اور سمجھ گئے
صلاح اونکی تو بولے ای بطریق کھڑا رہ اپنی جگہ پر ہم لوگون پر نہین چلتا حیلہ اور مکر بلکہ مغلوب کیا ہے بادشاہون کو اور لیے ملک اونکے انھین باتون سے
پھر کھینچی تلوار اپنی اور گھبرایا یانس اور جانا کہ سب اہل قلعہ مل گئے ہین اونسے پس بڑھے خالد اوسکی طرف اور ماری تلوار اوسکے کاندھے پر کہ نکل آئی
پسلیون سے اور حملہ کیا صحابہ نے اہل قلعہ پر اور رکھی تلوار اونمین اور کثرت ہوئی اونپر لوگون کی کہا راوی نے اور تھے اندر شہر کے بہت آدمی
بیوپاری گانون ہتاج کے مثل قسطاس اور فرساط کے اور جمع کیا تھا ان سب کو یانس نے واسطے لڑنے مسلمانون کے جب کہ مارا خالد نے یانس کو
اور دیکھا اونھون نے صبر و ثبات صحابہ کا بیچ لڑائی اہل قلعہ کے تو بولے آپسمین تم جانتے ہو کہ عرب نہ بے فکر ہونگے اپنے لوگون سے اور فتح کر لیا
اونھون نے آمد اور سب شہرون کو نزدیک رکھیگا اونکو ہتاج وغیرہ سے لو اپنے واسطے مسلمانون سے امن اور لڑو اونکی طرف سے ساتھ اہل قلعہ کے
کہا راوی نے پس کیا اونھون نے یہ کام اور نکالین تلوارین اور مارنے لگے قلعے والون کو اور سنا عیاض نے شور کہا نہین قسم اللہ کی مگر یہ
خالد اور ساتھی اونکے بیشک فریب کیے گئے جلدی کرو اونکی طرف ای مجاہدین پس پہلے دوڑے ابو الہول ساتھ اپنے چار سو آدمیون کے پیادہ اور
چڑھ گئے پہاڑ پر اور قصد کیا قلعے کا پس بھاگے بھاگنے والے اور رکھی اونمین تلوار کہ نہ بچا کوئی اونمین کا اور نہ پہونچے ابو الہول قلعے تک مگر یہ کہ مالک ہو گئے
تھے اوسکے خالد اور قبضہ کر لیا تھا اوسپر اور پھر گئے عیاض اور مسلمان باقی اندر اور پکڑ لیا وہان کے سب لوگون کو اور حاکم کیا وہان کا اپنے غلام سالم کو
اور دیے اوسکو سو آدمی اور لکھدیا اہل قسطاس اور فرساط اور اہل قلعہ کو کہ نہ زنا کرین کبھی کسی عورت سے اور گواہ ہوئے اوس کاغذ پر خالد اور مقداد اور
عمار اور معاذ اور شرحبیل اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق اور ضرار بن ازور اور چھوڑ دیا عیاض نے اون قیدیون کو کہ لائے تھے اونکو قیس بن ہبیرہ اور
کوچ کیا طرف میافارقین کے پس ملے اونسے راہ مین لوگ اون پہاڑون کے اور اہل جزیرہ اور قلب اور مستمان اور حزب الکلاب کے اور دی اونکو امان اور
مقرر کیا اونپر جزیہ اور لوٹا دیا اونکو اونکے شہرون کی طرف اور آگئے پاس عیاض کے اہل میافارقین ملنے کو اور شکرگذاری کی اونھون نے اونکی حسن سیرت اور
عدالت کی اور لائے دعوت اور رسد اور اوتارا ادہر میدان اسن کوہ مین پس مقیم رہے وہان دس دن پھر جمع کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
اور مشورہ کیا اونسے اور کہا کہ مین ارادہ رکھتا ہون جانے کا طرف بلاد ارمینیہ اور ارزن روم کے اور صلاح دو مجکو رحم کرے تمپر اللہ کون سی راہ سے چلین ہم
کہا ایک شخص نے کہ وہ خوب جانتا تھا حال اون شہرون کا ای امیر کیا حکم دیتے ہو مجکو عرض کا کہا عیاض نے جو شخص کہ ہو پاس اوسکے صلاح چاہیے
کہ کہے کہا اوسنے کہ جانتا ہون مین جب کہ قصد کروگے تم بلاد ارمینیہ کا تو دیر لگیگی تمکو وہان اور قریب ہی یہان سے قلعہ مضبوط کہ کہتے ہین اوسکو حصن لغوب
اور مشہور ہوا ہے نام اوسکا ساتھ نام اوسکے حاکم کے جو بطالقون بن کنعان بن عبید بوس ہے اور ہے لشکر اوسکا سخت زائد تین ہزار سوار سے

ذکر فتح حصن لغوب کا

پھر کہا اوسنے ای امیر جانو کہ اوسکے عمل مین ہین پرگنات بہت جب کہ کوچ کروگے تم یہان سے تو حرص کریگا وہ ان شہرون کی اور لوٹیگا یہان کے
لوگون کو اب صلاح یہ ہے کہ اگر بھیجو تم اودہر ایک لشکر شاید کہ فتح کرادے اللہ اوسکو اگر فتح کیا تمنے اوسکو تو جاؤ جدہر چاہو ساتھ آرام دل کے اور بے فکر
ان مسلح والے لوگون سے کہا عیاض نے اہل محفل کو کیا کہتے ہو تم بیچ کلام اس شخص کے کہا خالد نے سچ کہا اسنے اور ظاہر کیا حق کو ارادہ کرو
اور توکل کرو اللہ پر پھر اوٹھے اوس مجلس سے سب لوگ اور متفکر رہے عیاض اوس بات کہ کسکو بھیجین اوس قلعے پر پس اختیار کیا یوقنا کو اور بلایا
اوسکو اور کہا ای بندہ خدا یوقنا متفق ہوئی رای میری اسپر کہ بھیجون تجکو طرف قلعے کے کیا ہے صلاح تیری کہا یوقنا نے بہتری کرے اللہ امیر کی تمنا
یہ ہے کہ وہ قلعہ سخت ہے جب کہ جاوینگے ہم طرف اوسکے تو دیر لگیگی اور دراز ہوگی مدت اور نکلیگا یہ وقت اور نہین جانتے ہم انجام کو لیکن بیچتا ہون مین
اپنی جان واسطے اللہ اور رسول اوسکے کے اور لیے سو آدمی بنی عم اپنے اور پہنا لباس زمینداروں کا اور کہا ہمراہ لیتے ہین ہم اہل و عیال اپنے کچھ
اونکو راہ مین چھوڑ کے اور گھسینگے ہم درمیان اہل بلاد کے بیچ صورت زمینداروں کے اگر گھس گئے ہم اندر قلعہ کے تو ہم مالک ہو گئے اوسکے انشاء اللہ تعالی

جبکہ یہ کہہ لیا تمنے تو کرتا ہون مین اور نہین پیدا ہوا مجھپر مگر ڈر ہی مجھکو یہ کہ اگر کرون مین یہ کام اور اوترے وہ قلعے سے اور نہ بھیجے ساتھ میرے بعض آدمی اپنے تو نہ حاصل ہو تمکو فائدہ دشمن کی طرف سے کہا یوقنا نے کیا ہی تدبیر کہا بطریق نے صلاح میری سوا اسکے ہی اور وہ یہ ہی کہ کوچ کرے تو اسوقت جریدہ ساتھ اپنے سواروں کے اور مین ہمراہ تیرے ہون تو پہونچ جاوینگے ہم صبح ہوتے ہوتے اوس قلعے پر پس قریب اوسکے دینا تو مجکو گھوڑا اور ہتھیار میرے پس چڑھونگا مین گھوڑے پر بطور جلدی کے اور جالونگا اوسکو میدان مین ساتھ اوسکے ارباب دولت کے پس جب کہ دیکھونگا اوسکو پیادہ ہو جاؤنگا اور ڈال لونگا خاک سر پر اور پکارونگا کہ ای بادشاہ پکڑ لیے عرب نے لوگ میرے اور غلام جب کہ پونہچیگا وہ مقام تمہارا تو کہونگا مین وہ ایک فرسخ ہی مین تیرے شہر سے جب کہ یہ سنیگا وہ تو نہ دیر کر سکیگا میری مدد مین اور جلدی کریگا تمہاری طرف اور جان کہ اکثر لشکر اوسکا متفرق ہو گیا ہی قلعون پر خبرداری کو اور اب نہین ہین پاس اوسکے سوا ایک ہزار سوار کے یا کم جب کہ سنا یوقنا نے یہ کلام اوسکا تو اعتماد کیا اوسپر اور بیچا باقی قیدیون کو پاس عیاض کے جبکہ پونہچے وہ پاس انکے کہا عیاض نے اونسے اگر چھوڑونگا مین تمکو تو کیا ظاہر کروگے یہ خوبی ہماری لوگون مین کہا اونھون نے ہان اور کبھی نہ دشمنی کرینگے ہم اوسکو پس چھوڑ دیا اونکو تاکہ مدین اہل شہر پس متابعت کرین عرب کی اور مقدمہ یوقنا کا یہ ہوا کہ چلے وہ تمام رات جریدہ اسباب سے پس نکلی بیاض صبح مگر پہونچ گئے قریب قلعے کے پس وہان چھوڑا اوس بطریق کو اور لیا اقرار منہ بولا اور دیا اوسکو گھوڑا اور ہتھیار اوسکے اور چلا وہ اور پہونچ گیا ایک دو مین پاس قلعے کے اور تقدیر الٰہی یہ ہوئی کہ نکلا تھا وہ بطریق واسطے جانے کے طرف سفر کے اور ہمراہ تھے اوسکے ہزار سوار اور ہزار پیادے پس سبب اسکا یہ ہوا کہ ایک گروہ بطریقان ہر سلوا کے تھے بیچ کنیسے کے پس پکڑ لیا اونکو یوقنا نے پس آئے بعض آدمی پاس صاحب قلعے کے اور کہا اوس سے یہ قصہ پر ملال پس چلا وہ واسطے چھڑانے اونکے کے یوقنا سے الغرض جب کہ پونہچے پاس اوسکے ہرسلوا تو پیادہ ہوا اور عاجزی کی اور کہا قصہ پس حکم کیا اوسنے اور کہا کیسے مشکل آیا تو کہا اوسنے کھول پس سینے مسکین اپنی اور چڑھ بیٹھا گا مین اس گھوڑے پر جب کہ معلوم کیا اونھون نے مجکو چڑھتے تھے پیچھے میرے اور دوڑتے پیچھے میرے قریب تھا یہ موضع پایا عاتے کہا راوی نے جب کہ یہ سنا اطالقون بن کنعان نے حکم دیا سواری کا اور چلا اوسی وقت طلب یوقنا مین اور کہا ہی چاہتے تھے ہم جہاد سے نزدیک کر دیا اوسکو اللہ نے ہمسے پس ہوشیار ہو اور نہ مہلت دو ایک دوسرے کو اور صبر کیا یوقنا نے صبر بزرگون کا اور واقع ہوا شور ہر طرف سے اور رکھوالے صلیبون نے ناز و لیے اور مدد مانگی یوقنا کے لوگون نے رب المشارق والمغارب سے اور درمیان اوس حال کے کہ یہ اوپر ہلاکت کے تھے ناگاہ ظاہر ہوئے سوار کہ دوڑتے آتے تھے پس پہچانا اونکو یوقنا نے کہ تھے وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین ہزار سوار بافسری خالد بن ولید اور ہوا سبب اونکے آنے کا یہ کہ عیاض ڈرے واسطے یوقنا اور بنی اعمام اونکے کے پس بھیجا پیچھے اونکے خالد کو اور پایا خالد نے اونکو بیچ لڑائی کے اور چھوڑین باگین اپنی اور کہا ای اہل ایمان و حاملان قرآن نہ دور کرو آپکو بندگان صلیبان سے بلند کر دو آوازین ساتھ ذکر اللہ کے کہا راوی نے اور دیکھا یوقنا نے مددکو کہ آپونہچی پس بڑھا دل اونکا اور مقابل ہوئے صاحب حمص سے اور پہچانا اوسکو اوسکے لباس سے پس برچھے اوٹھائے دونون نے اور برابر حملہ کیا مگر یوقنا نے پہلے مارا اوسکے پس گرا دیا اوسکو زمین پر مردہ اور کہا خالد اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کام آگ کا بیچ خشک لکڑی کے جب کہ مارا یوقنا نے صاحب قلعہ کو تو کاٹا سر اوسکا اور رکھا اوپر برچھے کے اور پکارا اب کسکے واسطے لڑتے ہو تم مارا جنے تمہارے حاکم کو جب کہ دیکھا اونھون نے وہ مرتبہ بھاگے اور مرے اکثر اوسکے اور رہگئے باقی طرف پہاڑ کے اور واقع ہوا شور قلعے مین قتل اطالقون کا پس بھاگنے لگے وہ لوگ کہا واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے اور تھی اوس اطالقون کی بیوی عاقل و دانا صاحب اسرار پر جب کہ دیکھا اوسنے یہ حال اپنے خاوند کا اور مارا جانا اکثر اہل قلعہ کا اور متفرق ہونا بھاگ کر یقین جانا زوال ملک اپنا اور خرابی گھر کی پس جمع کیا بزرگون کو ارباب دولت سے اور کہا اونسے تم جانتے ہو کہ بادشاہ مارا گیا اور لشکر پراگندہ ہوا اور پونہچی ہی تمکو خبر معاملہ عرب کی ساتھ ملوک نصارا اور بنی ہاسے سمجھو یہ کہ اور کیفیت مالک ہوئے کی شام اور ارض ربیعہ اور دیار بکر اور دیار مصر پر اور قریب ہوئے جاتے ہین واسطے اونکے کام اور پھیلتی ہی شریعت اونکی اور بلند ہوتا ہی ذکر اونکا اور داخل ہوئے ہین اونکے دین مین ملوک اور بطارقہ اور نہ نازل ہوئے کسی قلعے پر مگر مالک ہوئے اوسکے اور نہ ملے کسی لشکر سے مگر بھگا دیا اوسکو

جب کہ دیکھا اوسنے باپ کو پیادہ ہوئی اور اوترا باپ اوسکا اور سب لشکر اوسکا اور تواضع کی سب نے اوسکی اور بلایا اوسکو باپ نے اپنے سینے سے اور کہا
ای بیٹی میری کیونکر ہوا حال تیرا کہا اوسنے کہ یرغون نے گھیر لیا مجکو اور پکڑ لے گیا مجکو لشکر مسلمین مین اور مسلمان ہو گیا [illegible] مجکو مگر تابعداری اوسکی
اور اونکے خوف سے یہان تک کہ داخل ہوئے وہ دیار بکر مین اس بہاگ آئی مین طرف تیرے پس لگایا اوسکو باپ نے اپنے مونہہ سے اور مبارکی دی اوسکو
سلامتی کی پہر سوار ہوا اور لوٹا اور لشکر گرد اوسکے تھا یہان تک کہ پہونچے شہر مین اور داخل ہوئے محلون مین اپنے پس ملین اوس سے لونڈیان اور غلام اور حرم اوسکی
اوسکی اور روئین اوپر اوسکے لگی پیٹنی اور نکالے گئے صدقے اور نذرین واسطے بیعہ اور کنایس کے اور شب کو بیان کیا سب ماجرا اپنا اور قصہ قتل شہر یامین
اور اپنے مسلمانون کا راس العین کو پس پوچھا اوسکے باپ نے ای بیٹی کیونکر پایا تو نے مسلمانون کو اونکے دین مین کہا اوسنے ای بادشاہ وہ لوگ غالب آئینگے اوپر اسباب دین کے
اور طالب کرتے ہین دین اور عدل کو یہان تک کہ رجوع کی لوگون نے طرف اونکے اور قسم اسکی کہ نہین کوئی دین بہتر دین مسیح کے سے اور نذر کی تھی مینے کہ جب ہوگی
فتح عرب سے تو نہ پاس جاؤنگی قربان کے اور نہ پیونگی شراب اور نہ کہاؤنگی گوشت خنزیر کا اور نہ نہاؤنگی ساتھ دوسے مین یہان تک کہ عبادت کرون بیعہ یوحنا
مین دو مہینے کامل پہر جب کہ پاک ہو جاؤن اونکے دین سے تو پاس جاؤنگی قربان کے اور سجدہ دونگی ہیکل کو پس خوش ہوا باپ اوسکا اس بات سے پہر جب ہوا
دوسرا دن گئی اوس بیعہ مین اور خالی کی ایک جگہہ واسطے اپنے اور شروع کیا صدقہ دینا فقیرون کو اور ظاہر کیے نسک اور عبادتین اور منتظر رہی وعدہ یوقنا کی بیچ
آنے کے وکیل ہو کر طرف اپنے باپ کے کہا واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ حدیث کی مجھے ابو محمد نے کہا انھون نے حدیث کی مجھے میرے معتمد علیہ نے قیس
بن ابی ہبیرہ سے کہ کہا انھون نے تہا مین بیچ ہمراہیون یوقنا کے جب کہ گئے وہ وکیل ہو کر طرف بلبیس کے اور صلاح کی ملک طاریون سے الغرض جب کہ پہونچی اوسکو
یہی خبر آنے یوقنا کی چلا اوپر تکلف کے پہر بلایا یوقنا کو اور مین اونکے ساتھ تھا تو پایا اوسکو بیٹھے اوپر تخت سلطنت کے پس سلام کیا بیٹھنے اوس سے اور کہا
یوقنا نے کہ عیاض بن غنم نے جو سردار لشکر اسلام ہے بھیجا ہی ہمکو طرف تیرے کہ دعوت کرین ہم تیری طرف توحید الٰہی اور رسالت
نبوت پناہی اوسکی کے اور دیجائیگا نفع اور نقصان تمہارا مثل ہمارے کے اور عبرت پکڑ تو اگلے بادشاہون اور اصحاب اقلیم اور عرب سے کہ ہلاک ہو گئے تو کہا
جواب ہی تیرا کہا اوسنے یوقنا سے ای سردار ارادہ کیا تھا مینے قاصد بھیجنے کا طرف تمہارے امیر کے بیچ طلب صلح کے اور دینے کچھ چیزون کا اور مال کا لیکن
رہون اپنے دین پر اور جو چاہے اہل شہر ان دین تمہارے مین نہین مانع ہون اوسکا کہا یوقنا نے کس قدر خوش آتا ہی مجکو دینا مال کا اور صلح لیکن ارسال
[illegible] جب کہ پورا کریگا واسطے تیرے صلح تو راضی ہونگے واسطے تیرے عرب اس صلح پر کہا اوسنے ای سردار دونگا مین اونکو لاکہ دینار
اور پانسو روپیہ اور ہزار گانے اور یہ کہ نہ حاکم کرین میرے ملک پر مجھ غیر کو تا ہزار کی میری اور نہ چھوڑین میرے پاس اپنے لوگون مین سے مگر ایک شخص
تا کہ تعلیم کرے نو مسلمون کو احکام اسلامی اور جو حکم میرا جاری میرے ملک مین اور جو اسلام لاوے تو ہو معاملہ اوسکا نزدیک تمہارے لوگون کے جو بیان
دین اور رسول تمکو اونپر حکومت کہا یوقنا نے بیشک اچہی کی تو نے صلح تیری اور تمام کیا [illegible] تیرا اور دیا تو نے مجکو عہد اللہ اور رسول کا اور پیا اوس چیز کے کہ
ذکر کیا تو نے اوسکا کہا راوی نے اور دیا اوسکو عہد اللہ اور رسول کا اور ہدایت کی اوسکو اوس صورت پر کہ ہدایت کی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہرقل بادشاہ روم کو اور قسم کہائی واسطے اوسکے سب مسلمانون نے کہا راوی نے پس گئے وکیل طرف عیاض کے اور آگاہ کیا اونکو اس معاملہ سے
پس جب کہ پہونچا خط یوقنا کا عیاض کو تو کوچ کیا اونھون نے اپنے مقام سے اور آئے بلبیس پس پایا اونکو کہ نکالا گیا [illegible] مال صلح اور ملا اونسے
سلام اور بیعت کی اور اتارا اونکو اونکی جگہ مین اور پیش کیا اونکے وہ مال پہر لکہ دیا انہون نے اوسکو عہد نامہ کہا راوی نے اور دیکھا اہل بیعہ
اور بادیہ عرب کے مسلمانون نے حسن و جمال اونکی عورتون کا تو مائل ہوئے نفس اونکے اونکی طرف اور شراب پی اکثرون نے جب کہ دیکھا یہ حال عیاض نے
[illegible] معلوم ہوا اونکا اور حکم کیا کہ حاضر لاوین اونکو پس مارے کوڑے [illegible] اللہ کا اور [illegible] کیا [illegible] اپنا
[illegible] کیا ساتھ [illegible] گئے جو تم پاواسطے اسکے پیدا کیے گئے ہو تم کیا نہ سنا تم نے فرمان حاکم کا [illegible] کا کہا راوی نے پس باز رہے
الٰہی سرکشون سے پہر کوچ کیا یوقنا عیاض سے اور بیان کیا حال ملک طاریون کا اور اوس [illegible] اوسکی [illegible] اپنی جان واسطے [illegible]

اور کہی ہی واسطے تدبیر کے کہ کیا کرے بیچ دلانے شہر کے مسلمانون کو اور بیشینے وعدہ کیا تھا اوس سے کہ آونگا مین تیری طرف اور مدد کرونگا مین تیری
اس کام مین کہا عیاض نے جب کہ یہی حال تو واجب ہوا ہمپر کہ مدد کو بھیجین ہم اوسکی خالد اور اونکے ہمراہیون کو کہا یوقنا نے کہ کرو وہ کام کہ بہتری ہو اوسمین تو
بلایا خالد اور معاذ اور قیس اور مسیب بن نجبہ اور عمرو بن معدی کرب اور عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم کو اور کہی اونسے یہ بات اور کہا کیا ہی اسمین صلاح تمھاری

ذکر فتح ارمینیہ و اخلاط و قف و انظر کا

کہا خالد نے بہتری کرے اللہ تعالی امیر کی جب کہ یہی حال ایسا ہے بھیجو یوقنا کو وکیل کر کے اور ہم ساتھ اوسکے ہوئین جب کہ پونہچین گے ہم اوس جگہہ تو کریگا اللہ جو چاہے
اور حاضر دیکھتا ہی اوس چیز کو کہ نہین دیکھتا اوسکو غائب کہا امیر نے جاؤ ساتھ برکت اللہ تعالی کے پس طیار ہوئے سب اور چلے ساتھ یوقنا کے پینتیس اصحاب
اور تیس آدمی اوسکے جب کہ پونہچے اخلاط پر اور دیکھا اونکو رومی اور اہل ارمن نے تو جانا کہ یہ وکیل ہین پس خبر کی اونکی بادشاہ کو کہ آتے ہین وکیل عرب کے
پس کیا حکم اونکے حاضر لانے کا تو آئے اونکی طرف دربان رومی دروازے پر کہ وہ دروازہ پلیس ہی پس دیکھا اونکو گھوڑون پر تو کہا اونسے داخل ہو شہر مین
اور لے گئے اونکو دار الامارۃ مین اور خبر دی بادشاہ بوسطیوس کو اسکی پس بلایا اونکو اور جب کہ پونہچے بیاو پر دہلیز قصر شاہی کے تو چاہا غلامون نے
ہتھیار لینا اونکے کہا خالد نے ہم لوگ نہین دیتے تلوارین اپنی غیر کو اور اللہ تعالی نے بھیجا ہی ہمارے نبی کو ساتھ تلوار کے اور دی ہین یہ اونھون نے
پس نہین دور کرتے ہم اوس چیز کو کہ خاص کیا ہمکو ساتھ اوسکے اللہ اور اوسکے رسول نے پس گئے دربان اور کہا بادشاہ سے قول خالد کا کہا بادشاہ نے
آنے دو انکو جیسے کہ چاہین تا نگہبان کرین ہمکو ڈرنے والا اپنے سے اور بہ عزت بادشاہی پس لے گئے اونکو مسلح اور سلام کیا اونھون نے اوس
پھر بیٹھ گئے زمین پر مثل شیرون کے اور ہر ایک پکڑے ہوئے تھا قبضہ اپنی تلوار کا اور سن لیا تھا بادشاہ نے حال اونکے دین کا اور زہد دنیا مین پس بچھا دیا
اپنے لوگون سے کہ نہ حکم کرین اونکو روبرو جھکنے کا کہ یہ نہ قبول کرینگے غرض جب کہ باطمینان بیٹھے کہا اونسے ترجمان نے کسواسطے آئے ہو تم پاس ہمارے
کہا یوقنا نے امیر لشکر مسلمین نے بھیجا ہمین پاس تمھارے ہمکو وکیل کر کے تمھاری طرف گواہی دینے کو کہ دعوت کرین تمھاری طرف شہادت لا الہ الا
اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ کے اور یہ کہ داخل ہو تم جسمین داخل ہوئے اور لوگ یا دو جزیہ اپنے ہاتھ سے
درحالیکہ ذلیل ہو پس آگاہ کیا ترجمان نے بادشاہ کو قول یوقنا سے کہا راوی نے حدیث کی مجھسے قدامہ نے کہ نہتھا درمیان اونکے اور ترجمان
اور یوقنا تنہا ہی کلام کرتے تھے زبان رومی ہین کہ وہ زبان اونکی تھی کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ حدیث کی مجھسے میرے معتمد علیہ نے کہ تھا ترجمان
درمیان اونکے اسواسطے کہ بادشاہ ارمن نجانتا تھا مگر زبان ارمنی اور نتھے یوقنا رومی نجانتے تھے اور یہ زبان جب کہ کہا اوس سے یہ ترجمان نے تو غصے ہوا
اور کہا قسم مسیح اور انجیل کی نہ دینگے ہم اونکو اور نہ داخل ہونگے ہم اونکے دین مین یہانتک کہ مر جاوین ہم سب اور نہ جانے وہ ہمکو مثل لشکرون اور
روم کے اور واسطے ہمارے ہی قوت اور سختی اور شجاعت اور ہم مارتے ہین کمانون سے نشانہ اور عرب نام رکھتے ہین اوسکا قاطع الشہادات
دکلا سباب اور بیشک کہلا بھیجا ہی صاحب خوی اور سلوس کو اور مدد مانگوائی ہی اسراغوس بادشاہ مرج سے پس لوٹا دینگے ہم اونکو پیچھے اور چھڑا لینگے
ہم شہر اونسے اور نہین پاس ہمارے جواب سوا اسکے تو کہا اونسے ترجمان نے مضمون کلام بادشاہ کا کہا یوقنا نے اجازت دو ہمکو لوٹ جانے کی تا کہ کہوین
اپنے حاکم سے یہ جواب کہا بادشاہ نے رہو آجکی رات پاس ہمارے اور چلے جانا کل کو اور حکم دیا اونکے اوتارنے کا فلانے مکان مین پس گئے مسلمان
بادشاہ کے پاس سے اوس مکان مین اور اوترے وہان بانتظار اس بات کے کہ کیا ہوتا ہی ظاہر بلکہ ظاہر یون سے کہا راوی نے جب کہ گئے صحابہ
اوسکے پاس سے تو سوار ہوا بادشاہ اوسی وقت طرف بیٹے یوحنا کے اور بلا اپنی بیٹی سے اور کہا اوس سے کہ عرب آئے ہین میرے پاس وکیل ہو کر ساتھ
ایک جماعت کے اور کہی مجھسے یہ بات اور جواب دیا میں نے ایسا پس کیا ہو رہے تیری بولی وہ ای بادشاہ کہان ہین وہ کہا روک رکھا ہی میں نے اونکو آجکی رات
تا کہ مشورہ کرون تجھسے اونکے حق مین بولی چاہتی ہون مین دیکھنا کہ کون ہین وہ پس نہین چھپتا مجھپر حال اونکا اگر ہو وینگے وہ سردار عرب کے کہ جاری ہی حکم
اونکا پس حکم کرونگی اونسے باتین کرنے کا اور خوش کرونگی دل اونکا ساتھ اس بات کے کہ تو صلح کرنے والا اونسے ہی اور طمع دونگی مین اونکو اس بات کی

جب کہ مطمئن ہو جائینگے وہ اس بات سے تو کہونگی مین تجکو قید کر لینا اونکا اور بہیجدونگی اونکو تیرے پاس تاکہ ڈرتا ہون پھر جب کہ پکڑ لیا تو نے اونکو
تو کہا اچھا ہی اونکے امیر سے کہ اگر بڑہے تم ادہر ایک منزل تو بہیجونگا مین تجکو سردار اونکے جب کہ سنے گا یہ وہ تو نہ آگے بڑہیگا اور واقع ہوگی صلح اور پہیر دینے
ان لوگون سے اور مدد کریگا تیری مسیح تمام عمر اور بلند ہوگی قدر تیری کہا بادشاہ نے لیجیل ہمکو اونکی طرف اور چہوڑا اس گرجے کو اور بیٹہ اوس گرجے مین
جو ہی ہمارے گہر مین ہین تو جب کہ یہان رہتی ہے خوف رہتا ہے ہمکو تیرا اور اگر مقصود ہی تجکو عبادت تو جس جگہہ ہوگی تو ہوگا واسطے تیرے معبد جب کہ
سنی اوسنے یہ بات کہا نہ جاؤنگی مین یہان سے یہان تک کہ حکم دے مجکو پوجاری اس جگہہ کا پس ملوایا بادشاہ نے اوسکے پوجاری کو جب کہ آیا وہ کہڑا
ہو گیا وہ اور تعظیم کی اوسکی اور ٹہلایا اوسکو اپنے پہلو پر اور کہا اوس سے قصہ اپنی بیٹی کا کہا اوس پوجاری نے کہ حکم دیا مینے تجکو عبادت کا جہان چاہے تو
اور بخشوا لیے مینے گناہ تیرے مسیح سے اور بخشدیے اوسنے کہا راوی نے کہ دعا دی اوسنے اوسکو اور چڑہی اپنے باپ کے ایک گہوڑے پر اور گئی
اوس مکان مین کہ تہے وہان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ داخل ہوا اوسمین کوئی سوا اوسکے باپ بادشاہ کے پس جب کہ آیا یوقنا کو خوش ہوئی
اور کہا اوس سے اے سردار باپ میرا جاہل ہے تجسے نہین جانتا تمہاری باتون کو اب ظاہر کردونگی اوسپر حالات تمہارے قسم ہمکو اپنے دین کی کہ نہ دیکہا مینے
تجسے کچھ سوا خیر کے اے سفر بہ غرض کرونگی تجسے اوسکا اور اگر نہوتی ہمکو محبت اہل اور وطن اور دین مسیح کی تو نہ جدا ہوتی مین تجسے پہر نکلی وہ اور باپ اوسکا
وہان سے اور گئی محل مین کہا باپ سے خوش ہو ساتھ آسانی کام کے یہ لوگ سردار قوم ہین اور معتبر اونمین سے اور وہ شخص کہ چہٹے ہوئے ہین لباس روم کی
وہ یوقنا حاکم حلب ہے کہ نکالا ہے راہ سے اوسکو مسیح نے اپنی جناب سے اب صلاح میری یہ ہے کہ بلائین ہم اونکو یہان اور قید کرلین اونکو اس طور سے کہ نہ آگاہ ہو
کوئی اس بہید سے پس خوش ہوا بادشاہ اوسکے کہنے سے اور بہیجا دربان طرف صحابہ کے پس لے آیا وہ اونکو اور اوتارا اونکو بیچ بعض حجرون محل کے
کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ تہے کارندے اوسکے باپ کے اور بطریق اور قلعہ دار آئے ہوئے وہان واسطے مبارکبادی بیٹی بادشاہ کے سبب
آنے ملکہ کے طرف وطن اور دین مسیح کے پس کہا ملکہ نے باپ سے بہتر یہ ہے کہ چلین ہم اور تم پاس عرب کے اور بیٹہین ہم اونمین اور کہا دین ساتھ اونکے
تاکہ بے فکر ہون وہ ہماری طرف سے اور کہونگی مین اونسے کہ مین چاہتی ہون مشورہ کرنا اپنے اہل شہر اور ارباب دولت سے اب پاس ملکر لینگے ہم تجسے یا دینگے ہم
تمکو جزیہ اور یا لڑینگے ہم تجسے اور بیٹہین ہم اونکی طرف کہا اونکا یہ ہنگام ملا ہوا جب کہ کہا بیٹی نے وہ اوسکو اور غالب ہوگا تماشا ہونگا کا قید کرلین گے ہم اونکو اور بیٹہے
اونسے جو کچھ چاہتے ہین اور کہدیا ہی تجسے پہر شب کو آئی وہ اور باپ اوسکا پاس عرب کے اور باتین کین ایک ساعت پہر چلے گئے اور دوسرے دن
جب کہ باپ اوسکا تخت پر اور مشغول ہوا اپنے کامون مین تو آئی ملکہ نزدیک صحابہ کے اور کہا جب کہ آؤن مین اور باپ میرا شب کو پاس تمہارے کہیو ان سے
اور نہ مہلت دیا لیس مقرر کی ہے اوسنے فلانی بات لیس شکر گذاری کی ہمنے ملکہ کی اور گئی اونکے پاس سے اور شب کو آئی ساتھ باپ کے اور آگے
بڑہی مثل خادمون کے اور اشارہ کیا عرب کو یہ کہ نہ جلدی کرین اور مہلت دین ابہی لیس جہک گئے وہ سب اور باتین کین تہوڑی دیر پہر اوٹہ آئی وہان
لیس تخلیے مین کہا بادشاہ نے اپنی بیٹی سے کہ کہنا تیرا اونکے قید کرنے کو نہین ٹہیک نزدیک میرے اور مین جمع کرتا ہون اپنے سردارون اور قلعہ دارون کو
اور اقرار لیتا ہون اونسے کہ نہ پہرین اور نہ فریب کرین تجسے کبہی اور اطاعت کرین تیری اور جمع دون مین مال اور خزانہ اپنا اور تین ہزار کا فوج ہوگی
یہ قبول کے کہ وہ بلند اور مضبوط ہو اقامون مین کاہی کہا واقدی رحمہ اللہ نے اور یہ قاعدہ کہ واقع ہو وہ بیان عمیرہ الخمس کے نہین کیا ادا دیکہا
الغرض جب کہ حاکم کردونگا مین تجکو اوس قلعے اور سب ملک اور مال کا تو بیچ مردونکا ان عرب کو اسواسطے کہ پہلے کسی بادشاہ نے نہین قید کیا اور کیا اون کو اور یہ بات
کہ قید کرنے مین مشہور ہوگا ڈرنا میرا عرب سے اور ارادہ کیا ہے مینے اونسے مقابلے کا اگر فتح ہوئی ہمکو تو یہی مراد ہے اور اگر شکست ہوئی تجکو اونسے مین
میرے متابعت ہے اور بادشاہون کی جو مثل میرے ہین اور کہا اچہا ہی مینے بادشاہ وفشیل حاکم ارزن روم کو کہ آوے میری طرف ساتھ لشکر اور مال اپنے
اور وعدہ کیا ہی مینے اوس سے نکاح کر دینے تیرے ساتھ اور مین فارونہ کو دیں کیا ہی صلاح تیری کہا اوسنے اے بادشاہ جب کہ ارادہ کیا تو نے اس کام کا پس بلا لے
ان لوگون کو یہان تک کہ جمع ہو لشکر اور آجاوے وفشیل ساتھ اپنی فوج کے اور نہ دو ہوشی کوئی جو لینگے اونکا جانے دینا ان لوگون کو جب کہ آجاوینگے

نزدیک اپنے امیر کے تو جانا تو پیچھے انکے ساتھ لشکرون کے اور شبخون مارنا اونکے لشکر پر کہا اوسنے ای بیٹی نہین صلاح یہ کہ چھوڑین ہم انکو اپنے ہاتھون سے بلکہ کہلا بھیجین گے ہم انکے امیر کو کہ یہ کرم ہین پاس ہمارے اب سوچا ہی ہمنے کہ آئے ہین عید کے دن بس ہم دیر کرین اپنے کام مین پس یا صلح کرینگے ہم تمسے اور پھر دینگے جزیہ کے اور یا لڑینگے ہم تمسے اور اللہ فتح دے جسکو چاہے اور کہلا بھیجین گے ہم اونکو واسطے مقام کرنے کے مرج بطال ہین کہ وہ مرج وسیع ہے لائق مقام لشکرون کے اور کھڑی کرینگے وہان لڑائی اور مین آگاہ ہون اون شہرون سے بنسبت اونکے پس بند کر لینگے درون کو اور نجانے پائیگا اونسے کوئی اور جائین گے ہم دیار بکر اور ارض ربیعہ پر اور لے لین گے اونکو اور نہ رہیگا ان شہرون مین کوئی بادشاہ سوا ہمارے کہا اوس سے طاریون نے کہ کرو جو چاہو مین محکوم تمہاری ہون اور اوٹھ آئی اپنے مکان مین اور جب جانا کہ بند ہو گئے ہونگے دروازے باپ کے محل کے تو آئی پاس صحابہ کے اور کہا اونسے ارادہ اپنے باپ کا کہا خالد نے اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لَنَا الْاَمْرَ مِنْ غَيْرِ تَعَبٍ یعنی ای اللہ میسر آسان کر واسطے ہمارے کام بغیر دشواری کے اور جسوقت کہ چاہتا ہے اللہ تعالی کوئی کام تو مہیا کر دیتا ہے اسباب اوسکے کہا یوقنا نے اور کس طرح ہو یہ بات ای صاحب رسول اللہ کے کہا خالد نے کہ سب کام ہمارے بحمد اللہ تعالی ہین ساتھ نصرت کے اور کفایت کی اللہ نے ہمکو ہر کام مین جان لو کہ اس شخص نے ارادہ کیا ہے جمع کرنے بادشاہون اور لشکرون کا اور ورغلانا اونکا ہماری لڑائی پر اب صواب یہ ہے کہ صبر کرین ہم اونکے جمع ہونے تک پس بولی طاریون صواب کہا تمنے ای صاحب رسول اللہ کے اور توفیق دیے گئے تم ساتھ خیر کے امید ہے کہ ہاتھ مین آوین تمہارے یہ سب اگر چاہے اللہ تعالی اور باپ میرا نہین حاکم کر سکتا مجکو مگر بیچ مین روبرو سب قلعے والون اور سردارون کے اور لیگا واسطے میرے اونسے عہد اور بعد اسکے کہ کرین وہ یہ کام حملہ کرنا تم اونپر اگر چاہے اللہ تعالی شاید کہ ہو اونمین صاحب ارزن پھر بھیجین گے ہم بندہ صالح یوقنا کو بیچ لباس صاحب ارزن کے امید ہے کہ مالک ہو جائین یہ اوسکے قلعے کے بعون اللہ تعالی اور فتحمند ہون ہم ساتھ مقصود کے پھر گئی طاریون اونکے پاس سے **کہا واقدی** رحمہ اللہ نے جب کہ متفق ہوئی رائے بادشاہ صاحب اخلاط کی اوپر مقدمہ مذکور کے اور جمع ہوئی تو بلوائے اوسنے عامل اور قلعہ دار روبرو اپنے پس آئے وہ سب اور نہ رہا اونمین کا کوئی اور آیا فشیل ارزن سے مع لشکر اور واقع ہوا اجتماع انکا بیچ راتون بڑی عید اونکی کے پس آراستہ کیا بیعہ کو اور آئے قسیس اور رہبان ہر طرف سے اور داخل ہوئے بیعہ مین اور نماز پڑھی اور ملے قربان سے پھر جب کہ فارغ ہوئے قربان اور نماز سے بیٹھا بادشاہ تخت پر اور کھڑی ہوئی لڑکی اوسکے سیدھی طرف تو بولا اور بادشاہون اور سردارون سے کہ معلوم کرو کہ نہین جمع کیا مینے تمکو مگر واسطے اوس کام کے کہ فائدہ اوسکا تم پر ہی اور اوسمین ہے مضبوطی تمہارے کام اور ملک اور دین کی اب ارادہ کیا ہی مینے کہ حاکم کرون تم سب پر ملکہ طاریون کو پس وہ جیسا کہ جانتے ہو تم صاحب عقل و رائے اور تدبیر کی ہے بیچ لڑائی اور شجاعت کے پس اگر تمام ہوا کام میرا پس وہ مالک ہی تمپر اب کیا جواب دیتے ہو تم مجکو اس بات کا تو کھڑے ہو گئے سب لوگ اور عاجزی کی آگے اوسکے اور کہا بہتر ہی رائے ہے جو پسند کی تمنے ای حاکم پس پورا کرو کام اپنا تو اوسوقت کودا بادشاہ تخت سے اور اوتارا تاج اپنے سر سے اور رکھا اوپر سر ملکہ طاریون کے اور پکڑا ہاتھ اوسکا اور بٹھایا اوسکو تخت پر اور کھڑا ہوا آپ سیدھی طرف اوسکے مثل دربان کے اور کھڑا ہوا حاکم ارزن اولٹی طرف اوسکے اور بجا لائے تعظیم اوسکی سب بادشاہ اور بیعت کی بیٹے اوسنے اور آگے بڑھے قسیس اور رہبان اور لیا اونھون نے سب سے قول و قرار اور قبول کیا سبنے جان و دل سے پھر نکاح کیا اونھون ملکہ طاریون کی بہن کا حاکم ارزن کے بیٹے سے اور نکلے بیعہ مین سے بیچ خدمت طاریون کے قصر شاہی تک اور کھایا وہان کھانا اکٹھا اور خلعت دیا اونکو ملکہ نے اور آراستہ کیا شہر کو اور کھڑے کیے خیمے باہر میدان مین واسطے قتال مسلمین کے **کہا واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث کی مجھسے اسرائیل بن اسحق نے ابی الاحوص سے کہ کہا انھون نے پوچھی میں نے کہ یہ بات کہ عیاض بن غنم نے جب کہ بھیجا خالد کو طرف ملک اخلاط کے بیچ سیر کے کہ وہ اخلاط ہے اور نہ آئی خبر اونکی ایک مدت تک تو بدگمانی ہوئی عیاض کو اونکے حق مین اور کوچ کیا دیار بکر سے طرف ارزن کے اور اوترے مرج مین اور بھیجے جاسوس اپنے اخلاط کی طرف پس غائب رہے وہ کئی دن پھر آکے لوٹکر اور خبر دی اونھون نے کہ اوس بادشاہ نے بٹھلا دیا اپنی بیٹی طاریون کو تخت پر اور رکھا اوسکے سر پر تاج اور بیعت کی اوس سے سب بادشاہون نے اور آراستہ کیا شہر کو اور نکلے والی اور آیا وہان حاکم ارزن رہ اور نکاح کیا ملکہ کی بہن سے اور وہ لوگ ارادہ رکھتے ہین تمہارے مقابلے کا پس جب کہ یہ سنا عیاض نے کہا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ نزدیک ہے کہ لوگ ہمارے کہا مسلمانون نے کیسے ہو یا ای صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ناگاہ چند سوار سب ہتھیار آگے آئے لشکر اسلام کے پس جب قریب آئے تو پیادہ ہوگئے اور قصد کیا ملنے امیر کا پس دوڑے اونکی طرف یوقنا اور پوچھا
کون لوگ ہو تم کہا اونھون نے کہ ہم لوگ ارزن روم کے ہین اور یہ سردار ہمارا اشارہ کیا طرف ایک شخص معزز حسن اشبیبہ کے اپنے ساتھ مین سے
پس کلام کیا اوس سے یوقنا نے کہا اوسنے کہ ہدایت کی مجکو اللہ تعالی نے طرف تمہارے پس سویا مین شب کو بہ نیت قتال تو دیکھا مینے مسیح بن مریم کو خواب مین
اور وہ حکم کرتے تھے مجکو خواب مین پیارا کہتا بعث محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا مجسے کہ اسی قوم عرب کی بشارت دی تھی مینے پس جو منہ بدستیر اوس سے تو نہ مین ہے مجسے
جب کہ سنا یوقنا نے قول اوسکا پیادہ ہوگئے ساتھ اپنے ہمراہیون کے اور لے آئے اوسکو پاس عیاض کے اور بیان کیا سب ماجرا تو کھڑے ہوئے اوسکے
واسطے عیاض اور مصافحہ کیا اوس سے اونھون نے اور سب مسلمانون نے اور کہا اوسنے عیاض سے جو کہا تھا یوقنا سے پھر اسلام لایا ساتھ اپنے ہمراہیون
کے پس خوش ہوئی بیشک ملکہ بطاریون اور دی اوسکو بہن اپنی اور لے گیا وہ اوسکو طرف ارزن روم کے اور بھیجے ساتھ اوسکے دس مسلمان واسطے تعلیم
شرائع اور دعوت اسلام کرنے اور لوگون کے **کہا واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہ اور وہ راحۃ بن عبداللہ اور سلامۃ بن عدی اور ہمر قال بن الکوع
اور ابن خویلد اور جریر بن جماعد اور عبداللہ بن ہبیرہ اور سہل بن سعد اور مصعب بن ثابت اور حازم بن ہمر اور ابو تمیم بن البشار ہین پھر رخصت ہوا
وفشیل صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کوچ کیا ساتھ اون دس آدمیون کے اور پہونچا ارزن روم مین پس خوش ہوئے اہل شہر اوسکے
اوسکے استقبال کو جب کہ قرار پکڑا بادشاہ نے اپنے محل مین بلایا بڑے لوگون کو اور کہا اونسے دیکھا ہوا حال اپنا اور دعوت اسلام کی اونھون کو پس اسلام لائے
اکثر اونکے اور شروع کیا ان دس آدمیون نے اونکو سکھانا شرائع اسلام اور قرآن کا اور دینے قاعدہ متعلقہ اختلاط مسلمانون کو پس بعض اونمین کے اسلام لائے
اور بعض نے قبول کیا جزیہ سال آیندہ سے اور بھیجا عیاض نے لشکر طرف خوائی اور سلواس کے اور وہ جو قریب تھا اوس ملک سے پس اسلام لائے لوگ
وہان کے مگر تھوڑے سے باقی رہے اپنے دین پر اور بھیجا چند مسلمانون کو واسطے اور شرائع کے طرف اونکے اور باقی رکھا ملکہ بطاریون کو اختلاط پہ

ذکر فتوح ارزن اور سعرد و جبل بارون

کہا واقدی رحمہ اللہ نے جب کہ فتح کرا دیا اللہ تعالی نے دیار بکر اور ارمینیہ کہ وہ اختلاط ہی مسلمانون کو عیاض بن غنم کے ہاتھ سے بعد فتح
ارض ربیعہ کے تو بلوایا یرغون کو کفر تو تا سے جب کہ آیا وہ تو حاکم کیا اوسکو ارمینیہ اور اختلاط پر ساتھ اوسکی بیوی بطاریون کے اور لیا اوسنے اقرار
اس بات کا کہ معاملہ کرین ساتھ آدمیون کے عدل کا اور متابعت کرین شریعت کی اور حکم کرین ساتھ حکم اللہ اور رسول کے پس قبول کیا اون دونون نے
اور کوچ کیا عیاض نے ارمینیہ سے بعد اسکے کہ روانہ کیا افلح مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ سو آدمیون کے بلاد عراق کی طرف تاکہ دعوت اسلام
کرین وہان کے لوگون کو اور وعدہ کیا اونسے اپنے ملنے کا وہین پر پس گئے وہ اس وکالت پر اور عیاض چلے اوسی رستے پر کہ آئے تھے اور اس سے
ارزن روم مین پھر نکلے وہان سے طرف سعرد اور جبل بارون کے **کہا واقدی** رحمہ اللہ نے کہ تھا نام اوسکے بنانے والے کا سمول بن ماریہ اور پہلے
بنایا تھا اوسنے اس سے ایلق فرد کو ارض تیما مین اور جب کہ آیا وزیر کسری اوس طرف اور بلایا اوسکو تو بھاگ آیا وہ اس ملک مین اور بنایا واسطے اپنے شہر
غرض جب کہ اوترے عیاض اوس شہر پر تو بلایا اونکو طرف اسلام کے سو قبول کیا اسلام اونکے عقلا نے اور جسنے انکار کیا رکھا اوپر جزیہ اور لکھدیا اونکو
عہدنامہ اور کوچ کیا طرف شہر طا اور اسلام کے پس قبول کیا وہان کے لوگون نے بھی اور تھا وہ جزیرہ اوس کے گھرا ہوا فصیل سے اور تھا بانی اوسکا
ایک شخص اہل برقعید مین سے عبدالعزیز بن عمر نام اور تھے دجلے آگے اوسکے پس جب کہ اوترے عیاض اوسپر اور دیکھا اونھون نے اور اہل لشکر نے
جبل جودی اور جگہ ٹھہرنے کشتی نوح علیہ السلام کی اور پہاڑ مین اوسکے اجناس کثیر دیکھے لوگ اون شہرون کے کہ ڈالتے تھے اون اجناس کو اور
تھا حاکم وہان کا جزیہ دینا کہ قبول کیا تھا اوسنے اور اطاعت کی تھی اور رہتا تھا موضع عادیہ مین اور تھا اوسکے قبضے مین موضع کواس اور
زعفران اور قفیز اور درشیں اور مواضع کثیر سوا اسکے پس جب کہ پہونچا اوسکو پیغام وکالت تو قبول کیا اوسنے صلح کی اور اطاعت کی پس آیا پاس
عیاض کے اور اسلام لایا اور عہدنامہ لکھوا لیا واسطے اپنے شہر والون کے ۰۰

ذکر فتوح العراق

کہا واقدی رحمۃ اللہ نے کہ خبر دی مجکو بہت سے معتمد علیہ نے کہ بھیجا امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص کو ساتھ
لشکروں کے عراق کی طرف اور چلے یہانتک کہ پونہچے ارض رحبہ میں اور پونہچین اونکی خبرین معمور بن میسرہ عبسی کو اور تھا یہ اوس دن بادشاہ عرب کا
بعد ایاس بن قبیصہ کے اور نعمان بن منذر بادشاہ تھا کسری کی طرف سے لکھا ان دونوں نے کسری بن یزدشیر کو واسطے اطلاع کے یہ کہ لشکر اسلام
نکلے مدینہ طیبہ سے اور بھیجا ہی اونکو عمر بن خطاب نے پہر اور ارادہ کیا لینا عراق کا پس بیدار ہوا ہی بادشاہ خواب غفلت سے اور نظر کر بیچ مصلحت
دولت اپنی کے اور جان لے کہ یہ وہی زمانہ ہی جسکو سنتے تھے ہم اور نہ بیچ جانتے تھے اور جھٹلاتے تھے اوسکو اور نجانتے تھے کسیکو کہ دلیری کریگا ہم
اور نہ مقابل ہوگا اپنے لشکر سے ہمارے یہانتک کہ آپونہچا وہ وقت اندازہ کیا ہوا اور حاکم ہوئے بیٹھنے پر عمر رضی اللہ عنہ اور صاحب فتوح اور
صحیح کرنے والے ہین وہ بادشاہون پر ساتھ بڑی صبح کے پس کھڑا ہو قدم ہمت پر اور روانہ ہو طرف دشمنون کے اور پیشرو ہوا اور جتلا دیا تمکو ہمنے تاکہ
مطلع ہو جاوے پس تو اس کام سے اور ہرگز نہ دیر کرنا اس کام مین پس بہت چہوٹی چیزین بڑہ جاتی ہین اور آسانی دشوار ہو جاتی ہی اور لڑائی اول اوسکا بد
اور آخر اوسکا آتش سوزندہ ہی والسلام اور بہیجا وہ خط ساتھ بہیدیون کے پس جب کہ پونہچا وہ خط کسری کو اور پڑھا گیا آگے اوسکے تو کھڑا ہو گیا اور
بیٹہنے لگا تخت پر اور کانپ گیا پہر بلوایا اساورہ اور مرازبہ اور دیلم اور سہارجہ کو اور پڑھوایا آگے اونکے خط دونون بادشاہون کا اور پوچھا اونسے
کیا صلاح تمہاری ہی اس کام مین کہ آگاہی دی گئے تھے ہم اوسپر اور پیش آئے ہم اوسکے ان دنون مین اور جان لو کہ یہ عرب نکالا ہی انکو طلب اور کوشش نے
اس بات پر کہ دیکھین واسطے اپنے موضع سکونت اور اونکی تریج ہان اور چکھا یا ہی اونھون نے رومیون کو عذاب اور اوتارا ہی اونپر ضرر اور مالک ہو گئے
ہین اونکے شہرون کے اور قادر ہوئے اونکے خزانون پر اور روم جمع ہوئے اونکے مقابلے کو بالکل اور سب اہل شام لڑنے کو مقام یرموک مین
اور یہ گروہ قابل متوجہ ہوا ہی طرف تمہارے شہرون کے اور ارادہ کیا ہی اونھون نے کہ لین ملک تمہارے ہاتھون سے اور نہ نفع دیگا تمکو کچھ مگر یہ
دامن اوٹھاؤ ساتھ کوشش کے اور ہار رہنا احتیاط کے اور روکو انکو اپنے اہل و عیال سے اور اولاد و مال سے اور دفع کرو شہرون سے اور
جان لو کہ وہ صاحب طمع ہین اب آیا ہی اونکے دلون مین کہ مالک ہون تمہارے شہرون اور قلعون پر اور جب کہ دیکھین گے تمکو منہ پہیرنے والا لڑائی
سے تو متوجہ ہونگے کہ پہر بانند شہرون کے لین و دبدبہ دکھلاؤ اونکو پہلے دن سے اور کہا گیا ہی مثلون مین کہ جو نظر کرتا ہی انجام کار مین وہ امن پاتا ہی
شر زمانہ کا تب سے پہر اوسنے کہ پہیر لیے خزانے اموال کے اور خلعت دیا ہرمزان کو اور افسر کیا اوسکو پچاس ہزار سوار پر پہر خلعت دیا عطار بن عبود کو اور
افسر کیا اوسکو بیس ہزار آدمیون پر اور خلعت دیا قارین بن ہمان کو اور افسر کیا اوسکو بہی بیس ہزار پر اور حکم کیا اونکو کہ کھڑے رہین بیچ اپنے بیچ زمین
زریدان کے پس کیا اونھون نے ویسا ہی اور لکھا اوسی وقت طرف خراسان اور ماوراء النہر کے مدد کرین اونکی ساتھ اپنے لشکرون کے اور قتال اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جب کہ پونہچا وہ خط اونکی طرف تو قبول کیا اونھون نے اور چلے سب طرف عراق مانند جراد منتشر کے اور تھا اوس جماعت مین
شہریان بن کلمان اور فرجان اہوازی اور ہرمزیل بن جیوم اور جاسر ہمدانی اور تھے ساتھ اوسکے چالیس ہاتھی اور قدالجانوس بن قتادہ کہا راوی نے
جب کہ جمع ہوچکے یہ لشکر تو نکلا کسری واسطے ورغلانے اونکے طرف زمین شہر طاق اور فراشہ کے اور تھا سپہ سالار اوسکا مہران بن جانفری لی
اوسنے لشکرون کی قوت ہو لڑنے کو وہ ایک لاکھ پچاس ہزار سوار ہوا اور کاربار پورین کے اور آگے کیا دیلم اور عجم کو اور آگے کیا اونکے ہاتھی اور رکہا اونکی پیٹھون پر تختون کو
ساتھ ریشمی جھولون کے اور ہر تختون پر چالیس چالیس آدمی لڑنے والے کہ وہ بجاتے تھے طبل اور جہانجہ ہون کو اور دین سونڈون مین اونکے تلوارین تاکہ لین
اونسے اور تہا ماروہ مین ایک فیل جنگی یک چشم مانند پہاڑ کے آگے سب کے کہ سب چلتے پیچھے اوسکے جدہر جاتا وہ اور کھڑے ہو جاتے جب کہ کھڑا رہتا وہ اور باندہی
تھی بیچ پیچھے ہاتھیون کے گاڑی کہ بہرے تھے اوسمین ہتھیار اور اسباب جب چاہا اونھون نے چلنا تو آگے آیا انوشیروان سب کے اور کہا بان لوامی اہل فارس
کہ تم ہمیشہ سردار اور بادشاہ رہے ہو اور رہیبت ہی تمہاری بیچ دلون ترک اور دیلم اور روم اور جرامقہ کے بسبب عدل کرنے تمہارے کے رعیت مین دفع کرو

اس قوم کو ساتھ مال کے اگر قبول کریں وہ ورنہ لڑو اور بلاؤ اونسے ساتھ تلواروں کے پھر رخصت کیا اونکو اور روانہ ہوئے ✤ ✤

ذکر فتوح خورنق اور قتل نعمان بن منذر اور فتح حیرہ اور قادسیہ کا

کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ سعد بن ابی وقاص چلے عراق کو ساتھ تیس ہزار سوار کے قوم بجیلہ اور نخع اور شیبان اور ربیعہ اور چند اقوام عرب کے اور نہ چلا تھا کوئی اونمیں مگر ہمراہ اپنے اہل و اولاد کے اور نہ آیا کوئی بادشاہ فارس مگر ساتھ تمام مال کے تا کہ لڑے کوشش اور عزم قوی سے اور اسی کی وصیت کی تھی اونکو بادشاہ کسری نے کہا راوی نے اور کوچ کیا سعد نے رحبہ سے طرف حیرہ و خورنق کے اور تھا وہاں لشکر نعمان بن منذر کا اور کھڑے کیے تھے اونھوں نے خیمے اپنے باہر شہر کے اور تھے اونمیں تمام عرب عراق کے اسی ہزار اور دیں تھیں اونکو نعمان نے نعمتیں اور خلعت اور وعدہ کیا تھا اونسے کسری کی جانب سے بہت احسانوں کا اور کہا تھا اونسے کہ وے بھی عرب ہیں اور تم بھی عرب ہو اور ہلاکت ہر شئی کی اوسکی جنس سے ہے اور ہم برابر اونکے ہیں اور نہیں اونکو ہم پر کچھ فضیلت اور کیا ہے مجکو کسری نے بخشش و اپنے ملک و دولت کا تا کہ ہوں رکن سلطنت اوسکی کا اور مددگار اوسکے دشمنوں کا اور نہیں اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ فخر ہم پر کہ ظاہر کرتے ہیں وہ اوسکو ہم پر بلکہ فخر ہمکو ہے اونپر اور وہ گمان کرتے ہیں کہ اللہ تعالی نے بھیجا اونمیں نبی اور اوتاری ہے اونپر کتاب قرآن نام اور واسطے ہمارے انجیل ہے اور عیسی بن مریم اور باقی حواری اور مذبح او قسیس [illegible] رہبان اور شماس اور یہ حال دین ہمارا اترا ہے اور دین اونکا نیا ہے ثابت قدم رہنا وقت مقابلے کے اور ہونا جیسا کہ گمان کیا ہے تمکو ملک نے کسری [illegible] کہا راوی نے پس یہ حال تھا کہ [illegible] اچانک آیا پاس اوسکے چچا اوسکا الیاس نام کہ وہ نگہبان تھا اور کہا اوسنے نعمان سے اے ملک ہمارے دشمنوں نے بھیجا ہے طرف ہمارے ایک قاصد کہا اوسنے لاؤ اوسکو میرے روبرو پس پیش کیا اوسکو اور تھا وہ قاصد سعد بن ابی عبید القاری [illegible] روبرو تھا اوسکے تو پکارا [illegible] دربان اور غلمان کہ جھکو زمین پر آگے بادشاہ کے لیکن نہ التفات کیا اونھوں نے اونکے پکارنے پر اور کہا کہ اللہ تعالی نے حکم کیا ہے ہمکو کہ نہ سجدہ کریں آدمیوں کو اور قسم مجکو اپنی زندگی کی کہ تھی یہ عادت مشہور جاہلیت کی پہلے آنے محمد علیہ السلام کے جب کہ بھیجا اونکو اللہ تعالی نے تو کر دیا تحیہ اونکا سلام اور یونہی تھے انبیا پہلے اونکے اور سلام ایک نام ہے اللہ تعالی کے ناموں سے اور [illegible] تحیہ [illegible] بلکہ ہم بہتر ہیں تمسے اس واسطے اور تم موحد ہو اپنے دین میں اور کہتے ہو کہ اللہ تعالی ایک ہے اور انکار کرتے ہو [illegible] خبر دیجیے مجکو کیا تھی قدرت تمہیں کسی چیز کی یا تھا وہ بادشاہ اور [illegible] تعجب ہوا نعمان سعد کی باتوں سے [illegible] اپنی قوم کے کس واسطے آیا ہو تو کہا اوسنے کہ امیر سعد بن ابی وقاص نے بھیجا ہے مجکو پاس تیرے اس واسطے کہ [illegible] تجھے اور یہ قوم علوج ہیں نہیں اونکی کوئی شریعت کہ ادا کریں اوسکو اور نہیں کوئی فرض کہ ادا کریں اوسکو اور ہم بلاتے ہیں [illegible] لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہوگا نفع نقصان تمہارا مثل ہمارے اگر انکار کرو تم اس سے تو جزیہ دو اگر نہ مانو اسکو بھی تو [illegible] واسطے لڑائی اللہ اور اوسکے رسول کے جب کہ سنا نعمان نے کلام سعد کا تو ہنسا اور [illegible] تمہارے [illegible] باطل باتوں کا کیا گمان کیا تمنے فارسیوں کو مثل رومیوں کے نہیں ایسا قسم ہے کہ یہ لوگ ثابت قدم اور سخت دل [illegible] کہ کاش جان لیتا میں کس نے [illegible] تمہارے دماغوں میں اور [illegible] کہ آئے تم [illegible] کرتے ہو تم ملک [illegible] اور لینا شہروں اونکا [illegible] اپنے اور تم [illegible] اے نعمان تحقیق ظاہر کیا تو نے باطل کو اور کلام کیا تو نے بے عقلی کا کیا نہ جانا تو نے کہ عاقبت واسطے متقین کے ہے اور اللہ تعالی نے اپنے فضل و کرم سے دور کیا ہے ہم سے خوف اور فتح دیا ہے ہمکو سب لوگوں پر اور فرمایا ہے ہمارے نبی علیہ السلام نے کہ عنقریب فتح ہووینگے اوپر امت میری کے خزانے کسری کے اور قیصر کے کھول دیا اونکو اللہ تعالی نے ہم پر اور باقی رہتے ہیں [illegible] کہا نعمان نے [illegible]

وارث ہوئے اللہ کے تحقیق سنا ہی نہیں کہ وہ نہ لکھتے تھے اور نہ پڑھتے تھے کہا سعد نے بینا کیا تھا اونکو اللہ تعالی نے ساتھ علم کے قدم میں اور سکھایا تھا جو کچھ کہ لکھا ہے لوح محفوظ میں ساتھ قلم کے جبکہ سنا نعمان نے یہ کلام سعد کا کہا اونسے ای بیعقل قوم کے لوٹ جا اپنے لشکر کی طرف نہیں نزدیک ہمارے جواب سوا تلوار کے کہا راوی نے پس سوار ہوئے سعد اور لوٹے تو پایا مسلمانوں کو کہ اوترے تھے قریب پس بیان کیا سعد نے جو پیش آیا ساتھ نعمان بن منذر کے اور جواب اوسکا پھر کہا امیر سعد بن ابی وقاص نے یہ اشعار رجزیہ کو **شعر**

سَاَحْمِلُ فِیْهِمْ حَمْلَةً عَرَبِیَّةً	وَلَا اَنْثَنِیْ وَاللهِ عَنْهُمْ بِعَسْکَرِیْ
فَاِمَّا تَرَی النُّعْمَانَ فِی الْقَیْدِ مُوْثَقًا	وَاِمَّا طَرِیْحًا فِی الدِّمَاءِ مُعَفَّرًا

[illegible]

یعنی قریب ہے کہ حملہ کرونگا میں حملہ عرب والے لوگوں کا اور نہ لوٹونگا میں قسم خدا کی بیچ لشکر اپنے کے پس یا دیکھے گا تو نعمان کو بیچ قید کے بندھا ہوا اور یا پڑا ہوا بیچ خونوں کے خاک آلودہ پھر حکم کیا لوگوں کو کوچ کا پس چلے اور ظاہر ہوئے لشکر نعمان پر کہا راوی نے جب کہ دیکھا اونھوں نے لشکر سعد کو حکم کیا اپنے لوگوں کو طیاری کا پس دوڑے عرب طرف گھوڑوں کے اور سوار ہوئے اونپر اور بڑھے کوتل گھوڑے اور بجائے گئے کاسات اور جلدی کی دلاوروں نے اور کھولے نشان جب کہ دیکھا سعد نے اونکو آراستہ درست کیا اپنے لشکر کو اور صف باندھی اور کیا میمنہ پر سعد بن عبید قاری کو اور میسرہ پر سعد الاشعری کو اور سید ہے بازو کی طرف سعد بن نجیبہ کو اور اولٹے بازو کی طرف سعد بن قیس ہلالی کو اور کھڑے ہوئے امیر بیچ میں اور تھے ساتھ اونکے ابو محجن ثقفی اور زہیرہ بن حویہ اور شرجیل بن کعب کہا واقدی رحمہ اللہ نے جب کہ مرتب ہوئیں صفیں ہر قبیلے کی پس شروع کیا امیر سعد نے کہ پھرتے تھے درمیان صفوں کے اور وعظ کرتے تھے لوگوں کو بجیلہ اور طی اور بنی ہلال اور نخع وغیرہ سے کہ یہ ایک دن ہے نہیں کہتے ہیں ہم بعد اسکے مثل اسکا کہ یا نہ پہنچی تمکو خبر کہ کیا کیا تمھارے بھائیوں نے شام میں جب کہ اکٹھا ہوئیں اونپر جماعتیں لہام کی پس جواب دیا مسلمانوں نے کلام سعد کا اور کہا سنتے ہیں کہ ہم حملہ کرینگے اونپر غضبناک ہو کر اور سنتے امید ہے کہ اللہ تعالی فتح دے ہمکو اونپر پس لگایا اپنے گھوڑوں کو اور نکلے وہ مثل تیز ہوا کے اور سخت لڑائی کی دو پہر تک اور ثابت قدم رہے لشکری ابن نعمان کے بھی ضرب و طعن میں کہا راوی نے پھر قعقاع بن عمرو تمیمی یا بشر بن ربیعہ تمیمی ایک ان دونوں میں کا ملا نعمان سے درمیان سواروں کے درحالیکہ نشان اوسکے سر پر تھا پس حملہ کیا قعقاع یا بشر نے اوس جماعت پر اور برانگیختہ کر دیا اوسکو اور مارا ایک برچھا نعمان کے سینے میں کہ نکلی اوسکی پشت سے جبکہ دیکھا لشکر حیرہ نے ملک نعمان کو گرا ہوا پیٹھ پھیری سینے اور ارادہ کیا قادسیہ کا طرف لشکر فارس کے اور لوٹ لیا مسلمانوں نے سامان اور مال اونکا اور شب گذری خوشی سے پھر جستجو کی شہداے مسلمین کی تو پائے پانسو تیس اکثر اہل نخع کے کہ انجام کیا اونکا اللہ تعالی نے ساتھ شہادت کے اور اسی حال میں کہا ہے خزانہ بنت خالد بن جعفر بن قرط نے

مرثیہ قتل اہل مسلمین کا **شعر**

یَا عَیْنُ جُوْدِیْ بِالدُّمُوْعِ السَّوَاجِمِ	فَقَدْ شَرَعَتْ فِیْنَا سُیُوْفُ الْاَعَاجِمِ
فَکَمْ مِنْ حُسَامٍ قَاطِعٍ طَرَفَ وَابِلٍ	وَطِرْفٍ کُمَیْتِ اللَّوْنِ مَالٍ فِی الدَّمَائِمِ
حَزِنَّا عَلَیْ سَعْدٍ وَعَمْرٍو وَمَالِكٍ	وَسَعْدٍ مُبِیْدِ الْجَیْشِ مِثْلَ الْغَمَائِمِ
هُمُ فِتْیَةٌ غُرُّ الْوُجُوْهِ اَعِزَّةٌ	لُیُوْثٌ لَدَی الْهَیْجَاءِ شُعْثُ الْجَمَاجِمِ

یعنی ای آنکھ میری سخاوت کر تو ساتھ آنسوؤں بہنے والوں کے اسلیے کہ تحقیق کہ تیز کئیں بیچ ہمارے تلواریں عجمیوں کی پس بہت سی تلواریں کاٹنے والیاں کناروں تیزوں کی اور اطراف گھوڑے کمیت رنگ صاف بالوں کے تمکینا ہوے ہم اوپر سعد اور عمرو اور مالک کے اور سعد ہلاک کرنے والے لشکر کے کہ تھا مثل بدلیوں کے یہی لوگ جوان ہیں سفید رو عزیز دلوں کے اور مانند شیر ہیں نزدیک لڑائی کے غبار آلود بال کھوپریوں کے پھر مسلمانوں نے جمع کیا وہ مال اور تقسیم کیا سعد نے اور بڑی خورنق اور تخت کے اور تعمیر تھا وہ سب چیزیں اور قرار کیا وہاں سالم بن نعیم بن مسروق کو ساتھ سوا ہنا سے جوانا جہان

براگندہ کرتا تھا اپنے لوگوں کو قتال پر اور وہ حملہ کرتے تھے اوسکے ڈر سے اور وہ بلاتا تھا بھاگے ہوؤں کو اپنے لشکر سے اور للکارتا تھا آگے اور مسلمان نہین
پیچھا کرتے تھے بھاگنے والوں کا اور کھڑے رہتے تھے اپنے مقاموں پر خوش دل ساتھ معاملہ الٰہی کے پس مارے اونھوں نے برچھے اوپر سینے دشمنوں کے
اور ظاہر ہوا حق اونکے دلوں پر پھر درمیان اوس حال کے کہ امیر سعد للکارتے تھے لوگوں کو لڑائی پر ناگاہ ملے سعد سے اسود عنسی پریشان عقل باختہ حواس
تو پوچھا اونھوں نے کیا ہی پیچھے تیرے ای ابن قیس کہا اونھوں نے ای امیر بچا اپنے کو جانے سے طرف اس صف کے کہ اوسمین موت خالص اور شمشیر
غضبناک ہین دلاوران فارس سے اور مارے اونھوں نے مسلمانوں کے چار پہلوان اور لڑا مین اونسے یہان تک کہ قریب تھا کہ حملہ کرین مجھپر اور اگر
نہوتا احسان الٰہی مجھپر ساتھ آجانے خالد بن جعفر بن قرط کے وہان پر تو قریب تھا کہ قتل کرتے مجھکو اسواسطے کہ اوسمین لوگ شجاع اور فائق ہین کہا اونسے
سعد نے ای مسکین کہان ہی جگہ بھاگنے کی تقدیر الٰہی سے اور تحقیق مقرر کر دیا ہی اللہ تعالیٰ نے اندازہ ہر شی کا کیا نہ سُنا تو نے قول ملک جبار کا
أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ یعنی جہان تم ہوگے موت تمکو آ پکڑیگی اگرچہ ہو تم
مضبوط برجون مین پھر گئے سعد اوس صف مین کہ ذکر کیا تھا اوسکا اسود نے تو ناگاہ ملے اونسے خالد بن جعفر اور رنگ اونکا متغیر تھا پس پوچھا
سعد نے کیا ہی پیچھے تیرے ای ابن جعفر کہا اونھوں نے کہ اژدر اغبر اور اسد غضنفر ای امیر لوٹ جا مقابلے اس سوار کے سے کہ وہ کافر سخت ہی ہاتھ
مین لیے گرز سونے کا کہ حاصل ہوتی ہی اوسکے مقابل کو ہلاکت اور قتل کیا ہی اوسنے پہلوانون کو اور ہلاک کیا ہی شجاعون کو اور قریب تھا کہ تمام کرے مجکو
اگر موجود نہوتے سعد عشیرہ جب کہ سنا سعد نے یہ تو دشوار ہوا اونپر اور قصد کیا اوسکی طرف تاکہ فدیہ دین اپنی جان کو اور لوگون کی جان سے اور خرچ
کرین اللہ کی راہ مین جان اپنی پس پھیرا سعد نے صفوں کو تو ملے اونکو سعد عشیرہ پس پوچھا کیا حال ہی پیچھے تیرے ای ابن لوی کہا اونھون نے کہ پیچھے
میرے ایک شخص جابر ہی کہ نہین مقابلہ کیا جاتا اوس سے اور پہلوان ہی کہ نہین غلبہ کیا جاتا اوسپر اگر نہ موجود ہوتے بشر بن ربیعہ تو پلاتا مجکو اپنے گرز سے
پیالہ موت کا جب کہ سنا یہ سعد نے آگے بڑھے پس پایا بشر کو زرد رنگ کہا اونسے کیا ہی پیچھے تیرے ای ابن ربیعہ کہا اونھون نے کہ نہ قصور کیا
قعقاع نے اگر نہوتے وہ تو ہو جاتا مین خوف سے ہلاک پس چلے سعد اوپر راہ بشر کے اور ملی کیا راہ توفیق کو پس ملے قعقاع سے درحالیکہ وہ پھیرتے
سواروں کو ... لشکروں پر پس پکارا اونکو سعد نے کہ لِلّٰهِ دَرُّكَ يَا ابْنَ عَمْرٍو اور کہان گیا وہ سوار روم کا اور کیسے چھوٹا تیرے
ہاتھ سے کہا اونھوں نے اگر نہ کھسک جاتا وہ صفوں مین تو البتہ پلاتا مین اوسکو پیالہ موت کا پس مل گیا وہ سواروں مین اور نہ پہونچا مین اوس تک
مقصود کو کہا واقدی رحمہ اللہ نے اور واقع رہی لڑائی مسلمین اور کفار کی یہان تک کہ جدا کر دیا اونکو رات نے پس لوٹا ہر لشکر اپنی جگہ پر
پھر جب کہ لوٹا رستم طرف اپنے خیمے کے تو بھیجا اپنے غلاموں کو واسطے بلانے سرداران مقدمۃ لشکر کے اور حاضر ہوئے وہ تو کہا اونسے رستم نے
شرمندہ کیا تم نے اور پڑا مین تمہارے ہی سبب سے ہلاکت کی آگ مین کس چیز نے خراب کیا تمکو اور کسنے روکا تمکو اور حال یہ کہ تم صاحب باس شدید
اور رام صفیہ ہو اور یہ قوم عرب نہین پروا رکھتے تھے ہم انکی کبھی اور نہ گذرتی تھی ہمارے دلون مین اونکی طرف سے کوئی بات اور ہٹایا اونھون نے
تمہارے سواروں کو اور اوتارا اونکو موضع ہلاکت مین اور مارے سردار تمہارے کس باعث لوٹتے تھے تم طرف مدائن کے اور ساتھ کس بات کے
دلیل پکڑو گے تم نزدیک بادشاہ یزدشیر کے اور گمان کیا مینے کہ دولت تمہاری منقطع ہی اور پورا ہوا زمانہ تمہارا کہا اونھون نے ای سردار مبتلا ہوئے ہم
ایسے لوگوں مین کہ نہین ڈرتے وہ موت سے اور نہ گھبراتے ہین فوت سے اور جسقدر مارتے تھے ضربہ ہم اونکے سینوں پر بڑھتے آتے تھے
اور جسقدر کم کرتے تھے ہم شجاعت اونکی حملہ کرتے تھے وہ کہا رستم نے نہین دیکھی مینے کوئی صلاح مگر یہ کہ شبخون مارین ہم اونپر نصف شب کو شاید کہ
غالب آوین ہم اونپر اور حاصل ہو ہمکو نزدیک بادشاہ کے آبرو پس پسند کی سبھون نے راے اوسکی اور اوٹھے واسطے مستعد اور آمادہ ہونے کے
کہا واقدی رحمہ اللہ نے حدیث کی ہمسے عامر بن سوید نے کہا جب کہ لوٹے ہم قتال گاہ سے طرف خیمہ سعد کے تو دیکھا ہمنے اونکو بیٹھا
ہوا ہی پس جب کہ دیکھا اونھون نے ہمکو کہا مرحبا ہو اون لوگون کو کہ چھوڑی اونھون نے دنیا اور طلب کی آخرت کی کیسا تھا یہ دن تمہارا کہا ہم نے

تھی بیچ قادسیہ میں ساتھ سعد کے جب کہ نازل ہوئی نصرت اور بھاگے فارسی تو باندھے ہمنے کپڑے اپنے اور لیا پانی اور گئے ہم بیچ قتیلوں کے جو مسلمان کہ
زندہ تھے پلایا ہمنے اونکو اور اوٹھایا اونکو اور جو تھا مشرکین سے تو لیا ہمنے اسباب اونکا کہا راوی نے کہ نہ تھیں گروہ عرب میں اکثر عورتیں بہ نسبت
عورتوں بجیلہ اور نخع کے کہ تھیں ایک ہزار سات سو عورتیں اتفرض لی مسلمانوں نے اونسے قدر غنیمت کہ نہ دیکھا مثل اوسکے کسی نے اور شہید ہوئے
مسلمانوں سے سعد بن عبید اور سفیان بن سلیم اور مہلب بن غزوان اور قادح بن عنبسہ اور نعمان بن نعیم اور چالیس آدمی مہاجر اور انصار سے
اور آگے ذکر کرینگے ہم اون شہیدوں کا جو پڑھا کرتے قرآن رات کو پس آتی آواز اونکی مثل آواز نحل کے اور جمع کیا مسلمانوں نے مال بیحساب پھر بعد
ایک دن کے فتح سے آئی وہ مدد کہ بھیجا تھا اونکو عیاض بن غنم نے شہر موصل سے اور آئے یہ حاضرین فتوحات شام جو تھے ساتھ عامر بن جراح کے اور تھے
یہ لوگ سات سو جب کہ پہونچے موضع عین التمر میں تو جلدی کی اونھوں نے واسطے مدد سعد کے پس چھوڑا لشکر اور آگے بڑھ آئے ستر سوار اور آئے
باقی سات سو بعد اونکے اور تھے ساتھ اونکے قیس بن یغوث اور قیس بن ابی حازم اور سعید بن نذار اور مالک اشتر نخعی پس آگے بڑھے ہاشم اور قیس
ساتھ ستر آدمیوں کے کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ گنتی قتیلان قادسیہ کی نواسی آدمی ہیں اور تھے مشہور اونمیں سے قیس اور عطارد اور
ہشام اور زیاد عویر اور مقرب الاسود اور عمرو بن قیس اور نعمان کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ روایت کی ایک عورت نے جو حاضر تھی قادسیہ میں
کہ لڑا ہر ایک عورت کو ہم میں سے تین تین مثقال عنبر اور اسی قدر مشک اور نہ پروا کرتے تھے ہم کافور کی مگر وہ شخص کہ جانتا تھا اوسکو اور عرب
کہا کرتے تھے نبطیوں سے کہ کیا ہے پاس تمھارے اچھا نمک اور دیتے تھے ایک کیل کافور کا بدلے ایک کیل نمک کے اور ایک شخص نے لشکر کے گوندھا آٹا
اور ڈالا کافور اوسمیں پس پکایا بعد روٹی پکنے کے تو کہا کیسا ہی پر نمک کہ نہیں مزا دیتا آٹے میں کہا ایک شخص نے کہ میں دیتا ہوں تمکو ایک جراب
نمک خوش طعام پس لیا اوس نمک کو بدلے ایک جراب کافور کے کہا راوی نے کہ جب کہ بھگایا اللہ نے دشمنوں کو سعد کے ہاتھوں سے
تو جمع کیا اونھوں نے سب مال اور وارد کیا اوسکو سلیمان بن ربیعہ کو پھر عرضی لکھی طرف حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اس طرح
بسم اللہ الرحمن الرحیم سعد بن ابی وقاص کی طرف سے جو عامل ہے آپ کا بیچ عراق کے امیر المومنین عمر بن خطاب کو بعد سلام علیک کے
ظاہر ہو کہ حمد کرتا ہوں اوس اللہ کی کہ نہیں کوئی معبود سوا اوسکے اور درود بھیجتا ہوں اوسکے نبی پر جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پہونچے ہم عراق
میں درحالیکہ توفیق پیشرو ہماری اور نصرت مددگار ہماری تھی اور مطلع ہوا اللہ تعالی ہمارے دلوں پر اور امتحان کیا ہمارے بھیدوں کا پس
پایا ہمنے اونمیں ہوا اوسکے اور نہیں عبادت کرتا دل ہمارا مگر اوسی کی پس پورا کیا ہمنے وعدہ اپنا جب کہ پورا کیا ہمنے اوس سے عہد اوسکا اور
چلے ہم دشمنوں پر درحالیکہ وہ چھپے تھے ہتھیاروں میں اور نہ لوٹنے والے تھے لڑائی سے پھر دامن باندھے اونھوں نے واسطے ہمارے اور پر قدم
کوشش کی پس پھرے واسطے ہمارے اوپر اونکے دورے اور بھگایا ہمنے لشکروں اونکے کو اور ہلا دیا ہمنے جماعت اونکی کو اور اکھیڑ دیا ہمنے
ساتھ اونکے کو اور قتل کیا ہمنے اونکے مقدموں کو کہ جاری تھی ساتھ اوسکے تقدیر سابق اور پکڑا ہمنے اونکو پکڑنا غالب طاقت والے کا اور مالک ہوئے ہم
حیرہ اور قادسیہ پر اور اوتاری اللہ نے ہمارے دشمنوں پر ہلاکت پس بعد ایک دن کے فتح سے آئے مرقال اور ہشام ساتھ ستر صحابیوں کے اور
بعد تین دن کے آئے سات سو مسلمان شام کے لشکر ابو عبیدہ سے اور نہ دی ہمنے اونمیں سے کسیکو غنیمت اور ہم منتظر ہیں آنے تمھارے حکم کے
والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وعلی جمیع المسلمین اور دی وہ عرضی زید بن عمرو کو پس سوار ہوئے وہ اپنے گھوڑے
اور چلے طرف مدینے کے کہا راوی نے کہ اور تھے حضرت عمر ان دنوں سوار ہوتے اور جاتے طرف راہ عراق کے اور انتظار کرتے قاصد کا
قریب ظہر تک اور سبب اسکا یہ تھا کہ سنا تھا کہ رستم مقیم ہے قادسیہ میں پس نکلے موافق عادت اپنی کے کہ ناگاہ ملا آپ سے بشارت دینے والا کہ
وہ نوفل تھا جب کہ دیکھا نوفل نے آپکو پکارا یا نافذ اور سلام علیک کی امیر المومنین پیادہ اور کہا بشارت ہو ساتھ خیر تمام کے اور دیا وہ خط سعد کا
درحالیکہ کہتا تھا تحقیق بھگایا دشمنوں کو اللہ نے اور فتح دی مومنین کو اور مالک ہوئے ہم حیرہ اور قادسیہ کے پھر آیا ساتھ خلیفہ کے بیان کرتا ہوا

اور افسر اونکا شہریار تھا پس جب کہ روبرو ہوئے اونکے زہیر اور دیکھا اونکو شہریار نے تو واقع ہوا خوف اوسکے لوگون مین اور صلاح کی آپس مین اور اگر ہوتا اونکو خوف شہریار کا تو بھاگ جاتے سب غرض مرتب کیا زہیر نے اپنے لوگون کو پھر جب کہ برابر ہوئے صفین تو نکلا شہریار واسطے لڑائی کے پہنے ہوئے لباس ملوک کا سرور کا اور کہا مین شہریار ہون چاہیے کہ نکلے واسطے لڑنے مجھ سے ایک سوار کہ ایک سوار خواہ چار سوار خواہ دس سوار جب کہ سنا زہیر نے یہ کلام اوسکا کہا واللہ ارادہ کیا تھا مین نے تیرے مقابلے کا اور اب نہ نکلے گا طرف تیرے بغیر کو سوا غلام کے اگر قتل کیا تو نے اوسکو تو مارا تو نے ایک غلام کو اور اگر مارا اوسنے تجکو پس ہوئی مراد پھر بلایا اپنے غلام ابو نباتہ تمیمی کو اور کہا اوس سے جا طرف اس علج کے اور مدد مانگ اللہ سے پس نکلا اوسکی طرف ابو نباتہ جب کہ پہنچے طرف اوسکے اور دیکھا اوسکو تو حقیر جانا آپکو واسطے کہ شہریار تھا مثل اونٹ کے پس ارادہ اوپر اوس کے کھینچے ہوئے تلوار اپنی اور دیکھا ابو نباتہ نے اوسکو کہ آپ پہنچا تو ملا کیا اوسپر واسطے اللہ کے مثل شیر کے اور برابر ہین دونون نے تلوارین اپنی پھینکین وہ دونون تو پھینک دیا اونکو اور لپٹے واسطے کشتی کے یہان تک کہ گرے دونون زمین پر اور گرا شہریار اوپر ابو نباتہ کے پس نازل ہوا انگوٹھا شہریار کا ابو نباتہ کے منہ مین پس قطع کیا اونہون نے اوسکو دانتون سے تو درد ناک ہوئے اعضا اوسکے اور گر پڑا پس چڑھ بیٹھے اوسپر ابو نباتہ اور کھینچا خنجر اوسکا اور ذبح کر لیا اوسکو اور لیا تاج اوسکا اور زرہ اور سامان اور گھوڑا اوسکا اور لے آئے یہ سب طرف مسلمانون کے جب کہ دیکھا اوسکے لشکریون نے کہ وہ نازل ہوا اوسپر تو بھاگا اور تتر بتر رہے وہان زہیر فرسنگ اور آگیا باقی لشکر سو حدین کا پس کہا زہیر نے سعد سے قصہ اپنے غلام کا جو واقع ہوا ساتھ شہریار کے اور کیفیت بھاگ گئے فارسیون کی پس خوش ہوئے سعد اس خبر سے اور حکم کیا حاضر لانے ابو نباتہ کا پس پیش کیا اوسکو کہا سعد نے قسم دیتا ہون مین تجکو کہ پہن لے کنگن اور ہمکے اور زرہ اوسکی اور تاج اوسکا اور سوار ہو اوسکے گھوڑے پر کہا راوی نے پس پہنا لائے وہ کمر اوسکا اور لیا اوسکا سب مال اوسکا اور کہا ابو نباتہ تو پس ہوئے ابو نباتہ اول مسلمان کہ کنگن پہنا عراق مین کہا واقدی رحمہ اللہ نے اور جب کہ پہنچے سعد موضع کو تا ریا مین تو اوترے اوس مکان مین کہ قید کیا تھا وہان ابراہیم علیہ السلام کو تو نماز پڑھی اوس مین اور حمد کی اللہ کی اور درود بھیجا آنحضرت پر اور پڑھا وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ یعنی اور یہ دن ہیں کہ پھیرتے ہین ہم لوگون مین اور اسواسطے کہ معلوم کرے اللہ جنکو ایمان ہے اور کرے بعضے تم مین شہید اور اللہ چاہتا نہین ناحق والون کو اور مقیم رہے سعد وہان کئی دنون پھر بلایا لوگون کو پاس اپنے اور کہا اونسے اے لوگو اللہ تعالی نے فتح دی تمکو بہت جگہ اور دکھلایا تمکو وعدہ تمہارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ فرمایا آپ نے عنقریب کھل جائینگے میری امت پر خزانے کسری اور قیصر کے اور تحقیق مالک ہوئے تم اوپر خزانون کسری کے اور تمام دنیا اوپر اللہ کے کہ ارادہ کیا ہم نے جانے کا طرف مداین کے جو جانب غربی مین کہا چاہیئے امیر مومنین ہم مین کا کوئی مخالفت کرنے یا کھل کرنے اپنی جان سے راہ اللہ و رسول کی مین تو ہم کرینگے ارادہ اپنا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ یعنی زہیر ہو باز آ اے بنی کہ واسطے اوسکے کلام پر کہ اللہ کی مدد سے ہوا اونچا اوسکا اور شکر و الاتر کہ سنا اونہون نے کلام اوسکا پس بلایا زہیر کو ساتھ اونکے نشان اور لشکر کے اور حکم کیا ابو نباتہ کو ساتھ بارہ ہزار سوار کے اور رشتہ گئے وہ بہت دور کنارا دیکھا آگے اپنے چند سوار پس آئے وہ پیادے ہوئے اور آئے سوار پاس اور بھیجا اونہون نے ایک سوار اپنا واسطے اطلاع مسلمانون کے کہ ہم اہل ساباط ہین اور سردار ہمارا شیرزاد نام ہے اور وہ طلب کرتا ہے اہل شہر اپنے کی صلح اور چند کہا اوس سے زہیر نے کہ آگے لا پس لے آئے اوسکو جب کہ پاس آئے وہ مسلمانون کے تو پیادہ ہوئے اور آئے مسلمانون مین تو ملے ساتھ اونکے بات اور خوشی کے اور کہا اونسے زہیر نے کون ہو تم کہا اونہون نے ہم اہل ساباط ہین اور یہ سردار ہمارا آیا ہے واسطے طلب صلح کے کہا زہیر نے جو قصہ کہ تمہارا قبول کرتے ہین ہم اوسکو اور جو ارادہ کرتا ہے صلح کرنے کا ہم سے صلح کرتے ہین ہم اوس سے اور نہین ہم لوگ ارادہ کرتے فساد کا زمین مین پھر جاری کی صلح اونکی جسقدر مال پر کہ واقع ہوئی موافقت درمیان اونکے پھر لوٹ گیا شیرزاد طرف قوم کے ساتھ اپنی جماعت کے خوش حال ساتھ صلح کے اور جب کہ پہنچے زہیر ساباط مین تو پایا لشکر فارس کو کہ افسر اونپر فیروزان تھا اور وہ شاہزادہ تھا اپنی قوم مین اور ہمراہ تھا اونکے وہ لشکر کسری کا کہ آیا تھا

اور بیچ اپنے سخت وقت مین کہا راوی نے اور جمع ہوا لشکر موحدین نزدیک زہیر کے ساتھ سعد کے اور مستعد ہوئے قتال پر کہا واقدی رحمہ اللہ نے
پھر جب کہ مرتب ہوئین صفین تو تھا پہلے نکلنے والا اور فخر کرنے والا ساتھ نام اور نشان اپنے کے فیروز اور کہا اوسنے فارسی مین کہ اے گروہ عرب طمع دی تمکو
تمھارے نفسون نے اوس چیز کی کہ نہ پہونچو گے تم اوسکو اور بڑی ہوئی فکر تمھاری اور گمان کیا تمنے کہ مالک ہوئے عراق کے اور لو تم اوسکو اکاسرہ سے
اور یہ گمان نہ پورا ہوگا کبھی اور یہ لشکر کسری کا ہین صاحب سختی اور خوف اور قوت کے پس مین افسر اور رئیس اونکا ہون چاہیے کہ نکلے میرے مقابلے کو
سردار تمھارا اور کرے مثل اوسکے کہ کیا مینے درمیان قوم اپنی کے کہا راوی نے پس نہ تمام ہوا تھا کلام اوسکا کہ نکلے اوسکی طرف ہاشم بن مرقال
ساتھ تحقیر اور افتخار کے اور حملہ کیا اوسپر اور واقع ہوئی درمیان اون دونون کے جنگ سخت انجام کار مارا ہاشم نے برچھا اوسکے سینے مین کہ نکل گئی نوک
اوسکی پیٹھ سے کہا راوی نے جب کہ مارا اوسکو ہاشم نے اور آئے پاس مسلمین کے تو بوسہ دیا سعد نے درمیان دونون آنکھون اونکے کے تو بیان
ہوئے ہاشم اور دریا پار اوسکا اور پڑھا اَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ ۝ یعنی تم آگے قسم نہ کہاتے تھے کہ تمکو نہین
کسی طرح ٹلنا اور کوچ کیا پیچھے اونکے یہان تک کہ اوترے نہرشیر مین اور ٹھہرے بیچ انتظار جمع لشکر کے جب آتا کوئی قبیلہ تو تکبیر کہتے اور مقام کر
یہان تک کہ گھیر لیا اوسکو ہر طرف سے اور ظاہر کیے اون لوگون نے زینت اور سلاح اور سامان اور منجنیق فصیل کے اوپر سے کہا واقدی رحمہ اللہ نے
اور مقام کیا سعد نے نہرشیر پر دو مہینے تک اور بھیجے سوار اپنے واسطے غارت کے اوپر کنارہ فرات اور دجلہ کے اور آئے وہ ساتھ ایک ہزار کھیتی کرنے
والون کے پس ہمراہ کیا اونکو شیرزاد کے جو حاکم ساباط تھا یہان تک کہ حکم آوے اونکے حق مین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اور لوٹ گئے وہ سب
اپنی جگہون پر اسیر ہو کر لکھا سعد نے امیر المومنین کو اس طرح بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد سلام علیک و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے حمد کرتا ہون
مین اوس اللہ کی کہ نہین کوئی معبود سوا اوسکے اور درود بھیجتا ہون اوسکے نبی پر اب مقیم ہین ہم موضع نہرشیر پر بعد اوسکے کہ لڑے ہم [illegible]
اور نہرشیر کے ساتھ لشکر قرطا بن فیروز کے اور فتح دی ہمکو اللہ نے اوپر اوسکے اور قتل کیا فیروز کو ہاشم نے اور بھاگ گئے ہمراہی اور مقام کیا ہمنے بعد اوسکے
نہرشیر پر اور متفرق کیا لشکر اپنے پس پکڑ لائے وہ مزارعین سے ہزار شخص پس کیا ہے حکم آپ کا اونکے حق مین فرمایا حضرت خلیفہ نے کہ جو آوے پاس تمھارے
مزارعین مین سے درحالیکہ قائم ہو تمھارے عہد پر اور نہ مدد کرے دشمنون کی تو پس یہی امان اوسکی ہے اور اگر نہ آئے پاس تمھارے اور بھاگ گئے تم سے اور پکڑا تم
اوسکو پس تم جانو اور وہ کرو اوسکے حق مین جو چاہو جب کہ آیا یہ فرمان پاس سعد کے تو رہا کر دیا اونکو اور بھیجا اونکو پیچھے دہقانون کے اور بلایا اونکو طرف اسلام
یا جزیہ کے پس قبول کیا اونھون نے جزیہ کہا راوی رحمہ اللہ نے اور لوگ شہر نہرشیر کے شروع کیا اونھون نے مارنا مسلمین کا ساتھ تیرون اور پتھرون
اور منجنیقون کے جب کہ دیکھا یہ سعد نے بلایا شیرزاد کو اور کہا کہ نہ چھوڑا اپنے کوئی حیلہ صلح کا واسطے ان شہر والون کے اب چاہتا ہون [illegible] منجنیق
پس طیار کی شیرزاد نے منجنیق تین دن مین اور کھڑی کی اوپر بارے نہرشیر والون کے [illegible] پس [illegible] اونکو ساتھ منجنیقون کے [illegible]
[illegible] اور عرب خوش ہوتے تھے یہ دیکھ کر پھر جب کہ بہت زمانہ گذرا گھیرنے قلعے کا تو نکلے وہ واسطے لڑائی مسلمانون کے اور [illegible]
کے [illegible] مسلمان لڑائی سخت اور تیراندازی کی فارسیون نے ساتھ نشاب کے اور عرب نے ساتھ نبال کے اور لڑے زہیر بن جویریہ
وہ لڑائی کہ راضی کیا اللہ اور رسول کو ساتھ اوسکے پھر کہا زہیر نے سعد سے کہ اجازت دو مجکو آگے بڑھنے کی شاید کہ مارون تیر یا تلوار اپنی تیر آگے
بڑھے اور داخل ہوئے دشمنون مین اور دوچار ہوئے ساتھ ایک سوار شہریار نام کے تو حملہ کیا اوسپر اور مارا اوسکے ایک ضرب کہ نکل آئین آنتین اوسکی
اور قتل کیا اوسکو پس [illegible] ہوئے زہیر پر فارسی اور شہید کیا اونکو اور بھاگ گئے شہر مین اور بند کر لیے دروازے اور چڑھ گئے فصیلون پر اور
[illegible] ایک شخص [illegible] فصیل پر اور کہا اوسنے کہ بادشاہ ہمارا کہتا ہے کیا صلح کرتے ہو تم ہمسے اس بات پر کہ مالک رہین ہم اوس ملک کے جو کہ
دجلہ سے پہاڑ تک اور ہو واسطے تمھارے وہ کہ اوس پار ہے دجلہ سے تمھارے سوارون تک [illegible] پس بڑھے اونکی طرف ابو مقرن الاسود
بن قطبہ اور کہا [illegible] اونکو اللہ تعالی نے ساتھ اوس کلام کے کہ نہین جانتے تھے وہ اوسکو اور کلام کیا فارسی مین [illegible]

ہلاکت سے اور دیکھی فارسیون نے ثابت قدمی عرب کی پانی مین مثل خشکی کے بیچ لڑائی کے تو بھاگے پیچھے اور پیچھا کیا اونکا مسلمانون نے پس نہ پہنچے
بچکے کنارے تک مگر تھوڑے سے آدمی اونکے اور ہلاک ہوئے مسلمان کنارہ دجلہ کے فارسیون کی طرف سے بھی جب کہ دیکھا یہ سعد نے تو حکم کیا سب لشکر
مسلمین کو اونکے دریا مین اور کہا مدد چاہو اللہ سے پس گھسے سب دجلے مین درحالیکہ وہ موج مارتی تھی اور سینہ سپر رکھتے تھے اوسکی لہرون کو اور
تلاطم کی اور جاتے تھے بے خوف جیسے زمین پر اور ظاہر ہوا فارسیون پر جو کہ نتھا اونکے گمان مین اور لڑے لڑائی سخت کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ پہلے
نکلنے والے لشکر سے ساٹھ سوار تھے کہ پہلی جماعت کی جماعت تھی اول گروہ مین نو آدمی تھے پہلے اونکے عاصم اور دوسری مین تیس اور تیسری مین تیس
کہا عاصم بن عمرو نے کہ بھر دیا تھا دجلے کو سوار اور پیادے اور جانورون سے یہانتک کہ اوترے ہم اور نہ دیکھا جنے پانی بسبب کثرت لوگون کے اور گھوڑون کے
ہمارے درحالیکہ آواز کرتے تھے بالہام الہی کہا راوی نے جب کہ دیکھا بادشاہ کسری نے مسلمانون کو کہ اوتر آئے اس طرف حکم کیا شہریار بن بہار کو
کہ نکلے اور کھڑا ہو مقابلے مسلمانون کے پس کیا اوسنے اور لیا کسری نے تا بقدر مال اپنا موتی اور جواہر اور یاقوت وغیرہ سے کہا راوی نے
کہ سعد کہتے جاتے تھے پانی مین اور کہتے تھے ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ اور کہا گیا ہے کہ ڈوبا کوئی آدمیون مین سے کہا واقدی رحمہ اللہ نے
کہ پار اوتر گئے سب سلامت اور ایک شخص قوم بارق سے غرقدہ نام پھسل گیا اپنے گھوڑے سے کہ وہ اشقر رنگ تھا اور مین دیکھتا تھا اوسکی طرف اور غوطے
کھاتے اوسنے پس گئے طرف اوسکے قعقاع ساتھ اپنے گھوڑے کے اور پکڑ لیا ہاتھ اوسکا اور کھینچا اوسکو یہانتک کہ نکال لے گئے کہا لوگون نے عاجز ہوئین عورتین
لڑکا جننے سے کہ مثل تیرے ہو اے قعقاع اور نہ گیا آدمیون کا پانی مین کچھ مال مگر ایک پیالہ کہ تھی رسی اوسکی پرانی پس ٹوٹی اور بہا لے گیا پانی پیالے کو تو کہا
اوسکے مالک نے کہ واللہ کوشش کرونگا مین اسپر نہ چھینے گا مجھسے واللہ پیالہ میرا درمیان اہل لشکر کے پھر جب کہ پار اوترے سب تو پھیر آیا ایک شخص واسطے نہانے
کے اور ناگاہ اوٹھا لائین موجین وہ پیالہ اوسکی طرف تو لے لیا اوسنے اور لایا لشکر مین پس دریافت کیا اوسکے مالک کو اور دیا اوسکو کہا واقدی رحمہ اللہ
نے جب کہ عبور کیا مسلمانون نے دجلے سے تو متوجہ ہوئے فارسی اور لڑے لڑائی سخت اور ارادہ کیا کہ لڑین اسقدر کہ مرجاوین سب اور وہ خاص تھے بادشاہ
کے اصحاب ایوان اور جھنڈون سے اور مقدم اونکا شہریار بن ماور تھا پس برچھا مارا اوسکی آنکھ مین خالد بن نمیر نے اور پچھاڑ دیا اوسکو اور مارا اوسپر ایک ہاتھ
تلوار کا پس قتل ہوا وہ اور ناگاہ آئے اونمین چند سوار ایوان کسری سے اور کہا اونہون نے کسلئے واسطے کہ بادشاہ بھاگ گیا ساتھ مال اور اہل اور خادمون اپنے کے
جب کہ سنا دشمنون نے یہ حال بھاگے پشت دیکر اور نہ تھی مدائن مین کوئی بات عجیب تر عبور کرنے مسلمانون سے اوسکی طرف اور نام رکھا اوس روز کا کہ
عبور کیا دجلے سے یوم الجراثیم اسواسطے کہ نہ کوئی عبور کرتا تھا اوس سے مگر یہ کہ ظاہر ہوتی تھی اصل حشمت ساتھ اوسکے اور حال یہ کہ وہ دجلہ دبتی
سنگ گھوڑون سے کہا قیس بن ابی عاصم نے کہ گئے ہم دجلے مین کہ وہ جوش مارتی تھی جب کہ گھس گئے ہم اوسمین تو نہ پہنچتا تھا پانی گھوڑون کے موضع
حزام تک جب کہ دیکھا فارسیون نے کہ مسلمان اوترے آتے ہین سب پشت نہ کہنے لگے فارسی مین دیوہا یعنی آ گئے جن اور کہا آپس مین واللہ نہین
لڑتے تم آدمیون سے بلکہ لڑتے ہو جنون سے پس بھاگے اور جا کر مسلمانون نے داخل ہوئے ایوان کسری مین تو روکا اونکو سعد نے اوس سے اور کہا ہرگز
نہ جلدی کرو کسی امر مین کہ سبب اگر آئی ہے ندامت کو اور مین ڈرتا ہون کہ نہ ہو یہ جسم کے فرعون سے لیکن نہ داخل ہوا کوئی اوسمین کہا راوی نے اور آئے اسلام چھاڑ کا
پاس سعد کے اور تھے یہ غلام کہا اے امیر اللہ راضی کیا تجھسے آج اللہ اور رسول کو اور مارا میں نے اوسکے بہشتوا کو پھر گواہی طلب کی اسپر اپنے سب
ساتھ رفیقون سے پس انکو گواہی دی کسی نے اونہین سے تو کہا سعد نے اوس غلام مجازی سے کہ واللہ نہین مارا تو نے اوسکو اور پڑھے یہ شعر

أَتَانَا نَابَلًا [illegible]	عَشِيَّةَ عَمَّنَا الْقَمَرَ وَالْجَيْشُ عَازِمٌ
فَلَاقَمْ [illegible]	وَيَعْذُرُ عَنْ تَيَّارِ الْمَاءِ عَاصِمٌ

یعنی آئی ہمپر بلا اور تیر سے کہ آخر دن کے آخر مین کہ پہرے ہم دریا مین اور لشکر مستعد تھا ایک لڑکا ہمکو ننگ والا ہے اور ہمارے کام کا
انکار کرتا ہے اور روکتے تھے موج سے پانی کو عاصم قیس لڑکا یہ غلام اور جانا ما نا گاہ کو دے ایک شخص اصحاب سے ہاشم بن عتبہ نام اور کہا سعد سے

اوس سب کو اور خبر دی اونکو کہ بیٹی کسریٰ کی انہیں میں ہے پس پڑھی سعد نے یہ آیت قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یعنی تو کہہ یا اللہ مالک سلطنت کے تو سلطنت دیوے جسکو چاہے اور سلطنت چھین لیوے جس سے چاہے اور عزت دیوے جسکو چاہے اور ذلیل کرے جسکو چاہے تیرے ہاتھ سب خوبی ہے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے پھر دیکھا سعد نے باقی خزانے کا تو پایا ایک بڑا صندوق کہ منڈھا تھا ظاہر اور باطن اوسکا دیبائے مذہب سے اور تھا اندر اوسکے وہ فرش کسریٰ کا کہ فخر کرتا تھا ساتھ اوسکے سب بادشاہوں پر دنیا کے اور تھا وہ بنا ہوا سونے کے پتروں کا ساتھ حریر کے اور پروئے تھے اوسمیں موتی اور یاقوت رنگارنگ اور باقی جواہر گران قیمت اور زمرد اور تھا طول اوسکا ساٹھ گز کہ ایک جانب پر اوسکے تصویریں تھیں اور ایک جانب پر درخت اور باغ اور پھول اور ایک جانب پر مثل کھیتی تر و تازہ کے ربیع میں اور تھا یہ سب کام زرین ریشم کا اور جواہر لگے تھے اوپر شاخوں سونے چاندی اور پتوں مرجان کے اوسپر بچھایا تھا بادشاہ اوسکو فصل بہار میں بیچ اپنے محل کے جب کہ بیٹھتا شراب خواری کو اور نام رکھا تھا اوسکا بساط السرور اور بساط النزہت پس ہوتا وہ مثل کھلے ہوئے چمن کے جب کہ دیکھا اوسکو عربوں نے کہا واللہ یہ قطیفہ زینت ہے کہا راوی نے اور جب کہ تقسیم کی سعد نے غنیمت لوگوں کو تو پہنچا ہر سوار کو بارہ ہزار دینار اور تھا سب لشکر سواروں کا نہ تھا کوئی اونمیں پیادہ اور نکالا حصہ اون عورتوں اور لڑکوں کا جو رہ گئے تھے حیرہ میں اور تھے لشکر میں اور تقسیم کیا درمیان لوگوں کے اور تھے داروغہ جمع کرنے مال غنیمت کے عمرو بن عمرو مدائنی اور داروغہ تقسیم کے سلیمان بن ربیعہ اور ہوئی فتح مدائن کی شہر صفر میں پھر نکالا مال خمس واسطے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اور تقسیم کرنا چاہا اوس فرش کو پس نہ جانا کیسے تقسیم کریں کہا سعد نے اے جماعت مجاہدین صلاح میری یہ ہے کہ بھیج دیویں ہم اسکو اسیطرح پاس حضرت عمرؓ کے تاکہ تصرف کریں اوسمیں جیسا کہ چاہیں کہا سبھوں نے ایک زبان سے کہ بہتر ہے جو سوچا تم نے اے امیر پس کہا اوسکو اوسی صندوق میں اور داخل کیا بیچ مال خمس کے اور لکھا عریضہ طرف خلیفہ کے اسطرح بسم اللہ الرحمن الرحیم طرف امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اونکے عامل کی طرف سے جو عراق میں ہے سعد بن ابی وقاص اما بعد سلام علیک پس حمد کرتا ہوں میں اوس خدا کی کہ نہیں کوئی معبود سوا اوسکے اور درود بھیجتا ہوں اوسکے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور پر اس بات کے کہ عنایت کی ہمکو فتح اوپر دشمنوں پر کہ جو تابع ہیں شیطان کے اور چھوڑی تھی میان گمراہی میں ہلاک اپنی اور باقی رکھا اللہ تعالی نے ہمکو نہایت عبادت پر اور لیا شہر ان کا یزدجرد بن کسریٰ سے باوجود کثرت حرکت اور شدت لشکر اوسکے کہ واقع ہوا خوف اونکے گھروں میں اور مار فرشتوں نے اونکے منہوں اور پیٹھوں پر بسبب اوس بات کے کہ اللہ تعالی والی ہے مومنوں کا اور نہیں کوئی والی واسطے کافروں کے اور بھاگے دشمنان الٰہی بعد اسکے کہ قتل کیا بہت لشکر اوسکا اور پکڑا ہمنے اوسکی لڑکی کو اور منتظر ہیں ہم آپ کے حکم کے کہ کیا ہو بعد اسکے اور مقام ہمارا ہے مدائن میں اور سلام تمپر اور سب مسلمانوں پر اور رحمت اور برکات اللہ کی اور دیا وہ خط اور مال خمس بشیر کو اور ہمراہ کیے اونکے پانسو سوار اور ساتھ کیا اونکے کسریٰ کی بیٹی کو بیچ اوسکے محافے اور خادموں کے پھر صلاح ہوئی سعد کی کہ بھیجیں ایک بشارت رسان فتح مدائن کا طرف خلیفہ برحق کے پہلے خمس سے تاکہ ہو سبب زیادہ خوشی کا پس روانہ کیا حبیش بن ماجد اسدی اور ابن ہلال کو پس سوار ہوئے یہ اپنے ناقہ پر اور جلد چلے مدینہ کو کہا راوی نے اور تھے حضرت عمرؓ ہر روز نکلتے بعد نماز صبح کے سوار ہو کر اپنے ناقہ پر عراق کی راہ میں اور منتظر ہوتے اخبار مسلمین کے سو نکلے حسب عادت ایک روز تو ناگاہ ملے اونسے حبیش بن ماجد سوار ناقہ پر جب دیکھا اونکو حضرت عمرؓ نے چلے اونکی طرف اور فرمایا کہاں سے آتے ہو تم اے عبد اللہ کہا اونھوں نے مدائن سے اے امیر المؤمنین پھر فرمایا کیا ہے پاس تیرے خبر سے خدا خوشی کرے ساتھ اسکے آنکھیں تیری اور بخشے ہمکو کہا اونھوں نے بشارت ہو اے امیر المؤمنین ساتھ فتح عظیم اور سعادت جلیلہ کے کہ بھگایا اللہ تعالی نے لشکر مشرکین کو اور کاٹ ڈالا جڑ اونکی اور خالی کیے گھر اونکے اور مٹائے آثار اونکے اور توڑا اونکے لشکروں کو اور پریشان کیا اونکی جماعتوں کو اور کم کیا اونکی امیدوں کو اور تفرقہ کیا اونکے احوال کو کہا راوی نے جب کہ سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ باتیں حمد و ثنا کی اللہ تعالی کی اور لوٹے باتیں کرتے ہوئے فتح مدائن کی یہان تک کہ داخل ہوئے مسجد میں

اللہ کے ہے خوبی تمہاری ای عمر اور کسنے بیان کیے مثل تمہارے مناقب اہل بیت کے اور ذکر خیر اور شکر گذاری کی پھر فرمایا ای لوگو ہو واسطے باپ جس کسی کے نیکی سا
تو کھڑا ہو وہ پس کھڑے ہوئے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور کہا ای باپ میرے مین بیٹا تمہارا اور تم باپ میرے ہو ثابت ہین واسطے تمہارے فضائل اور حمد اور
افتخار امت مین اور ثابت ہے واسطے تمہارے بردباری اور مصاحبت اور خیر خواہی مدد کی تمنے اسلام اور مسلمین کی اور پیروی کی طریقون سید المرسلین کی
اور نازل کی تمہارے حق مین ارحم الراحمین نے يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ○ یعنی ای نبی کفایت ہے تجکو اللہ
اور جتنے تیرے ساتھ ہوئے ہین مسلمان اور ظاہر کیا تمنے اسلام کھلے ہوئے اور کہا تمنے کہ عبادت کی جاوے اللہ کی پوشیدہ پس جواب دیا حضرت عمر رضی نے ای بیٹے میرے
بدبخت وہ شخص ہے کہ فریب کھاوے ساتھ دنیا جادوگرنی کے اور نیک کار وہ شخص ہے کہ عمل کرے واسطے آخرت کے پھر پڑھی یہ آیت مَنْ عَمِلَ صَالِحًا
فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ○ یعنی جنے کی بھلائی سو اپنے واسطے اور جنے کی برائی وہ بھی اوسی
پر اور تیرا رب ایسا نہین کہ ظلم کرے بندون پر پھر حکم کیا اونکو ایک ہزار درہم کا کہا اونھون نے ای باپ بتحقیق کی مینے اور خرچ کیا مینے راہ خدا مین
اور مدد کی مینے اسلام کی اور بھگائے مینے لشکر روم کے اور نہ قصور کیا مینے راہ مولا مین اب حکم کرتے ہو تم واسطے میرے اسقدر لیکن اللہ کے مال
کثیر سے اور دیا اون لوگون کو جو کہ دیا تمنے فرمایا حضرت خلیفہ نے ای بیٹے میرے چل راہ انصاف کی اور نہ پیروی کر اصراف کی اور مین کہتا ہون تجکو
کہ اگر ہوتا باپ تیرا مثل نانا اون دونون کے تو دیتا مین تجکو اوسقدر یا والدہ تیری مثل اونکی مان کے تو پورا کرتا مین حصہ تیرا اور اگر ہوتا باپ تیرا برابر اونکے
باپ کے تو راضی کرتا مین تجکو ای بیٹے میرے تمام نسب مضمحل اور پوشیدہ ہو جاوینگے قیامت مین سوا نسب فاطمہ بتول کے کہا راوی نے جب کہ فارغ
ہوئے خلیفہ اس امر سے تو حکم کیا کہ کھڑا کرین بیٹی کو کسری کی سو کھڑی ہوئی وہ روبرو آپ کے پہنے ہوئے زیور اور لباس زینت کو اور جواہرات سے
بہت کچھ پس کہا خلیفہ نے منادی کو کہ پکارے لوگون کو واسطے اوسکے اور کہا اوس سے کہ اوتار زیور اسکے تاکہ زائد ہو قیمت اسکی پس بڑھا اوسکے
طرف منادی واسطے اوتارنے زیور اسکے اور پکڑے تورہ کا اوسکو شہزادی نے اور گھونسا مارا اوسکے سینے مین اپنے غصے ہوئے حضرت عمر رضی اور چاہا کہ درے
مارنا اوسکو اور حال یہ کہ وہ روتی تھی کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ مہلت دو ای امیر المؤمنین تحقیق سنا ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتے تھے ارْحَمُوا عَزِيزَ قَوْمٍ ذَلَّ وَغَنِيَّ قَوْمٍ افْتَقَرَ یعنی رحم کرو کسی قوم کے عزت دار پر جو ذلیل ہو جاوے اور کسی قوم کے دولتمند پر جو
محتاج ہو جاوے تو کم ہوا غصہ حضرت خلیفہ کا اور دیکھا اوسکی طرف پس پایا اوس ملک کو کہ پھیرتی ہے دیکھتی تھی آنکھ طرف حسین بن علی رضی اللہ عنہما
کہا حضرت عمر رضی نے کہ سنا ہے مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ یعنی ڈرو
ایماندار کی دانائی سے کہ وہ دیکھتا ہے اللہ کے نور سے اور مین دیکھتا ہون اس لڑکی کو کہ نظر رکھتی ہے طرف حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے اور نہین
پوشیدہ مجھپر یہ کہ اوسنے ارادہ کیا ہے اسکا سے تمام آدمیون کے اسواسطے کہ نہین ہے ہم مین کوئی خوبصورت اور صاف رنگ اور زائد الحسن پھر کہا جناب امام حسین
رضی اللہ عنہ سے کہ ای ابو عبد اللہ لو اوسکو ہدیہ مین میری طرف سے اسی حال مین پس شکر گذاری کی حضرت خلیفہ کی جناب علی مرتضی اور تمام حاضرین محفل
نے مسلمانون مین سے کہا واقدی رحمہ اللہ نے اور پڑھا مینے انس بن عبد الاعلی پر بیچ مسجد اقصی کے شہر ربیع الاول مین بیچ سال دس کم
تین سو ہجری کے کہ کہا اونھون نے حدیث کی مجھسے عدنان بن ماجد غنوی نے کہا اونھون نے جب کہ بھاگے فارسی مدائن سے اور قابض ہوئے اوسپر
سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور ہوا حال اونکا جیسا کہ مذکور ہوا پس اقامت کی اونھون نے قصر ابیض مین اور بیٹھے جگہ پر اکاسرہ کی اور پہنے کپڑے
خضروان و اوتر گئے اور معلوم کیا کہ دنیا معاملہ ہے جدائی کا اور آخرت ہے مقام رہنے کا جب کہ نظر کرتے بیچ آثار اکاسرہ کے اور اونکے ملک مین
تو زائد ہوتا یقین اور دین اونکا اور کہے عاصم بن عمرو نے اس باب مین بعد فتح مدائن کے یہ اشعار اشعار

شَهِدْنَا بِعَوْنِ اللّٰهِ أَفْضَلَ مَشْهَدٍ	وَأَكْرَمَ مِنْ قَوْمٍ عَلَى كُلِّ مَرْقَبٍ
وَرَكَّبَ عَلَى الْجُرْدِ الْجِيَادِ سَوَابِحٍ	وَمِنَّا قَنَا سُمْرٌ تَعُولُ إِلَى مِقْضَبٍ

اور بھاگ گئے وہ سب ہماری صلح سے اور ارادہ کیا اونکے بادشاہ نے کہ مددگار ہو فارس کا پھر اور سلام ہو تمپر اور سب مسلمانون پر اور رحمت اور برکت اللہ تعالیٰ کی
جب کہ پہونچا وہ خط طرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تو لکھا جواب طرف سعد کے یہ کہ اے سعد معلوم کرو کہ اللہ تعالیٰ پورا کرنے والا ہے اپنے وعدے کا اور بھیجا
واسطے مدد اونکی کے ہاشم بن عتبہ کو ساتھ بارہ ہزار سوارون کے کہ دو ہزار اونمین سے مہاجر اور انصار تھے اور باقی اور عرب کہ بارہ ہزار آدمی سے نے
اور جب کہ یزدجرد نے بھیجا اپنے عیال و اموال کو کوہستان مین تو افسر کیا اپنے لشکر پر مہران رازی کو اور وصیتین کین اوسکو اور چلا لشکر تو ہمراہ گیا
اونکے یزدجرد ایک میل تک اور رخصت کیا اونکو اور لوٹ آیا محلون مین اور جمع ہوئی مدد تمام ملک عجم کی بارہ ہزار آدمی سے اور گیا مہران شہر نشاور مین اور اوترا
وہان محل شاہی مین اور مقام کیا وہان پھر دوسرے روز سوار ہوا ساتھ افسرون اور اہل عزت شہر کے اور گرد پھرا اوسکی فصیل اور دروازون پر اور
حکم دیا درستی کا اور کثرت کرنے سامان جنگ کے عرادہ اور منجنیق سے اور کھودی خندق گہری اور ڈالے گوکھرو لوہے کے گرد شہر اور خندق کے اور
کھینچے اور حکم کیا شہر والون کو کہ لگا دیا اوسکو دیوار شہر اور خندق مین اور جمع کی رسد اور ضروری چیزین قلعہ کی اور حلف لی سب اہل شہر سے کہ نہ بھاگین
ہرگز پھر جب کہ درست کر چکا یہ سب کام تو منتظر بیٹھا آنے لشکر مسلمین کا کہ بارہ ہزار آدمی سے تھے اور ہاشم بن عتبہ چلے ساتھ بارہ ہزار کے یہانتک
کہ پہونچے شہر نشاور پر پس پایا اوسکو محکم ساتھ ساز و سامان کے کہ ظاہر کی تھی اون لوگون نے زینت اور ہتھیارون کو برجون پر مثل زرہ اور جوشن اور
منجنیق اور عرادہ اور بیرق اور برچھیون کے اور بنائے تھے برجون پر منارے لوہے کے واسطے آتش کے تاکہ روشن کرین اونمین اور سجدہ کرین
اونکو اور طلب مدد کرین اوس سے اوپر عرب کے جب کہ ظاہر ہوا اوپر لشکر ہاشم کا تو شور کیا اونھون نے ساتھ کلمہ کفر کے اور اشارہ کیا سجدہ کرنے کا
طرف آفتاب اور آگ کے پس اہل زمین اور آسمان اور ساکنان اونکی اس حرکت سے اور پکارے واسطے اونکی ہلاکت کے پس ندا آئی اللہ تعالیٰ کی جانب سے
کہ سست چھوڑ دو اور نہ خطا ہو مین وہ حلیم ہون کہ نہین جلدی کرتا مین اوپر گنہگارون کے اور نہین محروم کرتا جسنے مجھکو پکارا اور مین وہ ہون کہ تسبیح کرتے
ہین میری زمین و آسمان اور جو کچھ اونمین ہے مقرر ہو چکا ہے مجھسے علم مین کہ پاک کرونگا مین اس زمین کو پلید ہونے سے اور بدل دونگا مین اس مین
اون لوگون کو کہ کہا مینے اونکے حق مین کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنی تم ہو بہتر سب امتون سے جو پیدا ہوئی ہین
لوگون مین مہلت دیتا ہون مین اونہین قسم مجھکو اپنی عزت و جلال کی کہ بیشک پاک کرونگا مین اس زمین کو کفر سے اور بدل دونگا
آتش کو ساتھ مسجد کے کہ ذکر کیا جاوے اوسمین میرا شب و روز اور پھیر دونگا مین اونکو اون لوگون سے کہ نیک کیے اونھون نے گمان اپنے اور ذکر کیا
مینے اوسکا کتابون مین وَلَقَدْ کَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّکْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ ۝ یعنی اور بیشک لکھدیا
زبور مین بعد نصیحت کے پیچھے کہ آخر زمین پر مالک ہونگے میرے نیک بندے کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ جب اوترے ہاشم اوپر شہر نشاور کے تو
نہ توجہ کی فرس نے طرف اونکے اور نہ کچھ پروا اونکی کی اور دکھلائی شجاعت اور سختی اپنی اور دیر لگائی اونسے لڑنے مین اور نہ نکلے طرف اونکے باہر پس
دشوار ہوا یہ مسلمانون پر اور مدد کفار کی آتی جاتی تھی یزدجرد کی طرف سے پس سخت ہوئے دل اعداء اللہ کے اور کہا اندر والون نے مہران رازی سے
کیا انتظار کرتے ہو تم ہمارے لیے ہین اندر دیوار کے درحالیکہ مشتاق ہین سب لڑائی کے پس باہر نکلو مقابلہ اس قوم کے کہ تنگ آ گیا ہو
دل ہمارے اور تنگ ہوا ہمپر یہ شہر اور روشن ہے دیکھیگا ہماری اور فتح دیگا ہمکو دشمنون پر اور مددگار ہونگے ہمارے جب کہ دیکھا
اوسنے اونکو قصد کرتے اوپر لڑائی کے تو حکم کیا اونکو باہر نکلنے کا اور افسر کیا اون سوارون کا جوزان بن مہران کو اور حکم کیا اوسکو لیجانے
لشکر کا پھر جب کہ کھولا دروازہ شہر اور نکلے فارسی تو خوش ہوئے مسلمان اور دوڑے اونکی طرف ساتھ لڑائی اور ہمتون کے واسطے
طلب قتال کے رضائے اللہ ذوالجلال کے اور ہوئے طرف دار القرار کے اور کہا اونھون نے
یا الٰہی اس گھر مین اور مشتاق ہین دار آخرت اور مجاورت سید مختار کے پھر یاد کرتے وعدہ اپنا اور چشم پوشی کرتے بعد وفات کے
عذاب نار سے اور ساتھ اون کرام ابرار کے کہ فرمایا تو نے اونکے حق مین وَالْمَلٰٓئِکَةُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْهِمْ مِّنْ کُلِّ بَابٍ ۝ سَلٰمٌ

نکوئی حاجتمند مگر پوری ہوجاتی ہی حاجت اوسکی اللہ کے حکم سے اور وہ مقام کہ قبول ہوتی ہی اوسمین دعا وہان ایک اونمین کا نزدیک حجری الحصا او مقطع سیل کے ہی
اور اونمین ایک جماعت کثیر ہی شہدا سے اور مشہد حسن بن صالح بن حسین بن علی کا اور نزدیک قبر زیاد بن ابی سفیان بن حارث کے اور نزدیک قبر عبد الرزاق اندر
دروازے کے اور نزدیک عبادتخانے حضرت عیسی کے اور نزدیک قبور شہدا کے سفح جبل مین اور تھوڑے سے آگے اوسکے اوس مکان مین جو مشہور ہی ساتھ
مراغہ و جبانہ کے کہ پاس اوسکے قبور شہدا ہین مقام سفح جبل مین اور روایت کی ہی ایک جماعت نے صالحین سے کہ مجاورت کی اونھون نے جبانہ مذکورہ کی
اور تھے وہ رہنے والے ارض مشرق کے آخر ملک عراق کے اور دوسری جماعت صالحین ارض مغرب نے جو رہنے والے تھے پرے اندلس کے پیادہ آکر جب کہ
معلوم ہوئین اونکو فضیلتین اوسکی اور انوار اوسکے اور روایت کی اصحاب تاریخ نے کہ نہین ملک مصر مین درمیان تمام بحیرو کے کوئی مشہد بڑا بہنسا سے اور
مقام حجری الحصا جو نزدیک مقطع سیل کے ہی جہت مغربی مین ہی وہان ایک خانقاہ کثیر صالحین کی اور شہید ہوئے ہین وہان چار سو اصحاب اور فضائل بحر یوسفی کے
کہ واقع ہی اوسکے کنارے پر یہ شہر بہت ہین بعضی اونمین سے یہ ہی کہ وہ دریا عظیم البرکت ہی کہ سیراب ہوتے ہین اوس سے شہر اور گاؤن اطراف کے ساتھ تھوڑے
زیادہ ہونے نیل کے اور بعضی اونمین سے یہ ہی کہ جب بڑھتا ہی نیل تھوڑا تو بڑھتا ہی یہ بہت اور بعضی یہ ہی کہ جب بند ہوجاتی ہی اوسکی مد دنیل کی تو بہتے ہین اوسکی
جڑ سے کئی چشمے پس ہوجاتی ہی ایک نہر جاری اور نہین پائی جاتین اوسکے سوا اور نہرون مین یہ باتین اور بعض یہ ہی کہ حصہ جاتا ہی اوس سے فیوم کی زمین مین تھوڑا
پانی اوس سے سیراب ہوتی ہین کھیتیان اور زمین کثیر اور یہ بھی نہین پایا جاتا اور مین اور بعض یہ ہین کہ دفن ہوئے اوسمین یوسف صدیق علیہ السلام اور رہے اوسمین
زمانہ موسی علیہ السلام تک پس اوسمین ہوئی اس سبب سے برکت اوسکی اور بعض اونمین سے یہ ہی کہ چیرا جبرئیل علیہ السلام نے کنارہ اوسکا اپنے بازو سے ساتھ
حکم اللہ کے واسطے یوسف علیہ السلام کے بسبب دشمنی کرنے عمالقہ کے اس بات پر اور ذکر کیا ہی کہ تھی درمیان یوسف علیہ السلام اور درمیان صاحب مصر کے
گفتگو اور جب گذرے ایام تنگ سالی کے جب کہ جمع ہوئے بنی اسرائیل نزدیک یوسف علیہ السلام کے اور حسد کیا اونسے عمالقہ نے اس بات پر تو ذکر کیا یہ آگے
بادشاہ مصر کے کہا بادشاہ مصر نے ای یوسف پھیر دے مجکو ملک میرا پس جمع ہوئی صلاح لوگون کی اوپر فرقت اور تقسیم کے پس تقسیم ہوئی ارض مصر تو ملی جانب بہر لبا
یوسف علیہ السلام کو اور تھی وہ پتھر ریتا اور ٹیلے تو چاہا وہان لیجانا نہر نیل کی پس جمع کیا اسواسطے ایک لاکھ غلام کو اور دیے اونکو پھاوڑے اور کدال اور حکم کیا
اونکو کھود دینے کا قبلے کی طرف سے پس کھودا اونھون نے تین برس اور محنت دی اونکو اپنے خزانے سے جب آیا دریا تو بند کر دیا کھودی ہوئی کو پھر کیا اوسکو
جہت شرقی مین اور ہوئی وہ نہر طیار سات برس مین یہان تک کہ تھکا دیا اونکو اور پریشان ہوئے اوسکے باعث سے پس وحی بھیجی اللہ نے کہ ای یوسف مدد
طلب کی تمنے اپنے لوگون اور مال سے اور نہ مدد مانگی مجسے اور قسم مجکو اپنی عزت اور جلال کی اگر مدد چاہتے تم مجسے تو کھود دیتا مین اوسکو کمتر مدت مین آنکھ مارنے سے
پس گرے حضرت یوسف سجدے مین اللہ تعالی کے در حالیکہ کہتے تھے سُبْحَانَكَ مَا أَعْظَمَ شَانَكَ وَأَعَزَّ سُلْطَانَكَ پھر کھڑے ہوئے سجدے
سے اور اوتارے کپڑے اپنے اور غسل کیا اور پہنا ٹاٹ کو اور نکلے طرف ربوہ کے اور گرے سجدے مین تضرع کرتے ہوئے آگے اللہ تعالی کے پس وحی بھیجی اللہ تعالی
نے اونکی طرف کہ اوٹھا سر اپنا پوری کی میننے حاجت تمہاری پھر حکم کیا اللہ تعالی نے جبرئیل علیہ السلام کو تو چیر دی اونھون نے زمین ساتھ مارنے بازو اپنے
کے اور کہا بعضون نے کہ مارا کنارے پر ایک بازو کے جہت قبلے کے سے آخر فیوم تک آنکھ مارنے سے کم مدت مین اللہ تعالی کی قدرت سے پس بنایا یوسف علیہ السلام
نے پل اور طیار کیا شہر فیوم اور تقسیم کی زمین درمیان اپنے اور بھائیون اور اولاد اپنی کے پس ملی موضع بہنسا کی واسطے افرائیم بن یوسف کے پس شروع کیا
اونھون نے عمارت اوسکی اور کاٹے پیڑ اوسکے اور بنائین فصیلین اوسکی اور پل اور رہتی تھی وہ نہر بیچ مین اوسکے قبلے کی طرف سے اور نکل جاتی تھی بحریہ
کی طرف زمان اسلام تک اور تفصیل ذکر کرینگے ہم اوسکی بیان فتح مین انشاء اللہ تعالی اور تھے اوسمین برج اور محل بیشمار اور رہی اوسمین ایک گروہ
بنی اسرائیل کی پس گھر بنائے اوسمین اور ہوا یہ سبب مغرب طرف مصر کے اور زمین بہنسا کی آخر زمین سعید تک ہی مغرب طرف سے کہ کل مخصوص تھی واسطے
بنی اسرائیل کے شہر کہ تھا اوسمین اوسکا کوئی سوا اونکے اور بسایا تھا یوسف علیہ السلام نے اون غلامون کو گرد اوسکے واسطے زراعت اور کھیتی کے
بیچ زمین بہنسا و فیوم وغیرہ کے پس شروع کیں اونھون نے عمارتین اور لوگ بیٹھے بحر یوسفی کے ہر دونون طرف مشرق اور مغرب کے اور ہوتی تھی عورت کے

نکلتی ساتھ ٹوکری اپنی کے سر پر اور ہوتا تو بھرتا اوسکا ہاتھ میں اپنے لوٹتی طرف گھر کے مگر بھری ہوتی ٹوکری اوسکی میوہ ان سے پہلے تو اوسکے ہاتھ سے کسی
چیز کو جب کہ نافرمانی کی بنی اسرائیل نے اور انکار کیا نعمت الٰہی کا اور گناہ کیے تو چھین لی اللہ نے وہ نعمت اونکے ہاتھوں سے اور دی دوسروں کو پس
غالب آئے اوس ملک پر اور لوگ بسبب انکار کرنے انکو ہی کے نعمت الٰہی کا اور قتل کرنے اون انبیاء اللہ کے جو حکم کرتے فعل معروف اور نہی عن المنکر کا یہاں تک
کہ ذلیل ہوئے بعد سرداری کے اور کام کرنے لگے معماری اور سنگتراشی اور کہاتیوں کے اور خادم بنے خود اور عورتیں اور اولاد اونکی اور ہمیشہ
رہے بنی اسرائیل بیچ تنگ زندگی اور بڑی بلا اور سخت تکلیف کے کہ تھی زائد اونکی طاقت سے یہاں تک کہ نجات دی اونکو اللہ تعالیٰ نے ساتھ بھیجنے
موسیٰ علیہ السلام کے اور نہیں یہ کتاب مخصوص ساتھ اون حقوق کے کہ مفصل مذکور ہوں الغرض تھا دریا ہوئے وہ اور شہریں اور باغ کھیتیوں کے

ذکر نکلنے عیسیٰ علیہ السلام کا مصر سے اور اقامت کرنا اونکا بہنسا کی زمین پر

کہا اللہ تعالیٰ نے وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ ○ یعنی بنایا بیٹے مریم کا بیٹا اور
اوسکی ماں کو ایک نشانی اور اونکو ٹھکانا دیا ایک ٹیلے پر جہاں ٹھہراؤ تھا اور پانی نتھرا اور پہلے مذکور ہو چکا کہ مراد اس سے بہنسا ہی ہے بلا اختلاف مفسرین کے
کہا اصحاب تواریخ نے کہ وہ مسعودی اور ابو جعفر طبرانی اور واقدی اور ابن اسحٰق اور ابن ہشام ہیں اور اصحاب سیر اور اہل التفسیر سے مثل سعید بن جبیر
اور سعید بن مسیب اور ابن عباس کے اور جمع ہوئی ہیں اونمیں کتابیں بہت اور تواریخ اور تفاسیر اور فتوحات کہا سبنے کہ ہوئی پیدایش عیسیٰ علیہ السلام
کی بعد گذرنے بیالیس برس کے ملوک طوائف سے اور تھی حکومت شام اور اطراف اوسکی کی واسطے قیصر بادشاہ ہرقل کے جیسا کہ گذرا اور تھا حاکم شام
میں اور تھا بہنسا میں قنطاریوس اور خدا جانے نام اوسکا جب کہ سنی ملک ہیرودوس نے خبر مسیح کی تو قصد کیا اونکے قتل کا اسواسطے کہ دیکھا اونہوں نے
طالع عیسیٰ کو طلوع میں علوم کی اپنے حساب سے ولادت اونکی کہ لکھی تھی اونکی کتابوں میں پس بھیجا اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ اپنا طرف یوسف نجار کے
اور خبر دی اونکو اوسکے ارادے سے اور تعلیم کی مریم کو کہ جاوے طرف زمین مصر کے اسواسطے کہ وہ بادشاہ اگر غالب آئیگا تیرے لڑکے پر تو قتل کریگا
تیرے لڑکے کو پھر جب مر جاوے ہیرودوس تو لوٹ آنا طرف اپنے شہر کے پس سوار کیا یوسف نجار نے حضرت مریم اور اونکے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے گدھے پر
اور چلے یہاں تک کہ داخل ہوئے ملک مصر میں اور اوترے درمیان بہنسا کے کہ وہ ربوہ مذکور ہے درمیان اس آیت کلام الٰہی کے وَآوَيْنَاهُمَا
إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ ○ یعنی اور اونکو ٹھکانا دیا ایک ٹیلے پر جہاں ٹھہراؤ تھا اور پانی نتھرا اور وہاں ایک کنواں ہے کہ عبادت خانے
کے کہ شفا حاصل کرتے ہیں اوسکے پانی سے مریض اور پیتے اور وضو کرتے تھے واسطے نماز کے اوسکے پانی سے حضرت عیسیٰ اور ماں اونکی اور ہے
وہاں ایک تہخانہ بیچ زمین کے کہا گیا ہے کہ حضرت مریم جبکہ داخل ہوئیں ساتھ اپنے بیٹے کے زمین بہنسا میں پایا اونہوں نے ایک کنواں
کہ نہ تھی اوسپر رسی پس مانگا حضرت عیسیٰ نے پانی واسطے پینے کے بسبب شدت پیاس کے اور رونے لگے پس تنگ ہوئیں ماں اونکی پس جاری
ہوا پانی کنوئیں کے اندر سے اور بلند ہوا یہاں تک کہ پیا اونہوں نے اور وہ اوسی دن سے ایک فتح ہو گیا ہے اور ہمیشہ پیتے ہیں اوس علامت سے
زیادتی نیل کی اور کیا ہے اوسکو انصاری نے روز عید اپنا اور ہو وہاں [illegible] داخل ہوئے وہ شہر [illegible] میں اور رہے وہاں بارہ برس اور یہاں
اونکی کاٹتی تھیں کتان اور چنتی تھیں بالیاں بعد کاٹنے کھیتوں کے یہاں تک کہ تمام ہوئی حضرت عیسیٰ کی مدت مذکورہ روایت کی ہے یاقوت نے کہ جب آئے
حضرت عیسیٰ بہنسا میں ساتھ اپنی ماں کے اور تھے وہ [illegible] کے کہ [illegible] دو برس کے [illegible] جب [illegible] ہوئے [illegible] کے تو لے گئیں اونکو ماں
اونکی پاس میانجی کے بہنسا میں اور بٹھایا اونکو اوستاد نے آگے اپنے اور کہا اوسنے کہو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہا عیسیٰ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم
پھر کہا اوستاد نے کہو ابجد پس اوٹھائی حضرت عیسیٰ نے آنکھ اپنی اور کہا اوس سے کیا جانتا ہے تو کیا ہے ابجد تو اوٹھایا اوستاد نے درّہ اونکو واسطے
مارنے کے کہا اونہوں نے اے اوستاد مت مار مجھکو اگر تو نہیں جانتا ہے تو دریافت کر مجھ سے تاکہ بتاؤں میں تجھکو کہا اوستاد نے کہ بیان کر مجھ سے کہا حضرت عیسیٰ نے
کہ نیچے اوتر اپنی جگہ سے پس اوترا وہ اور بیٹھے حضرت عیسیٰ جگہ پر اوسکی پھر کہا الف اللہ [illegible]

ہوتے جہنم ہو کہ اوسکو ویل کہتے ہین اور وا و سے مراد ویل اوسکے اہل کو اور ہے سے مراد زفیر جہنم ہی اور مراد حے سے حقا خطایا ہی مستغفرین سے
اور کاف کلام اللہ کا ہی کہ لا مبدل لکلماتہ اور مراد صاد سے صاع بدلے صاع کے ہی اور قاف سے مراد قریب ہونا اون سے حکایات جہنم کا ہی کہا حضرت مریم
سے اوستاد نے کہ پکڑ ہاتھ اپنے بیٹے کا کہ سکھا یا اوسکو اللہ تعالی نے پس نہین حاجت اوسکو اوستاد کی کہا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہ روایت ہی ابی سعید
خدری سے کہ کہا اونھون نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بھیجا عیسیٰ علیہ السلام کو اونکی مان نے مکتب مین واسطے پڑھنے کے پس کہا اوسنے
معلم نے کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا حضرت عیسیٰ نے کہ کیا ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا معلم نے نہین جانتا مین کہا حضرت عیسیٰ نے کہ مراد با سے
بہاء اللہ اور سین سے سناء اللہ اور میم سے ملک اللہ اور معجزات سے کہ ظاہر ہوئے عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے بہنسا مین یہ ہی کہ کہا وہب نے پہلا وہ معجزہ کہ
دکھایا حضرت عیسیٰ نے لوگون کو شہر بہنسا مین یہ تھا کہ یہ شہر اوس سے دہ اور بان اونکی ارض مصر سے بہنسا مین ہیچ گھر ایک دہقان کے کہ اوتار آئے اونکو
پاس اوسکے یوسف نجار جب کہ لائے تھے اونکو شام سے طرف مصر کے اور تھا گھر اوسکا جائے آرام مساکین کا پھر چوری ہوا اوس دہقان کا مال خزانہ اور تھا
وہ دہقان خواص سے بادشاہ کے بہنسا مین اور تہمت رکھی اوسنے کسی مسکین پر پس غمناک ہوئین حضرت مریم دہقان کی مصیبت پر کہ ضیافت کیا کرتا تھا
اونکی جب کہ دیکھا حضرت عیسیٰ نے اپنی مان کو غمناک کہا ای مان کیا دوست رکھتی ہو تم اس بات کو کہ بتاؤن مین تمکو وہ مال کہا اونھون نے کہ ہان کہا
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہ کہدو اوس دہقان سے کہ جمع کرے مسکینون کو جو تھے اوسکے گھر مین کہا حضرت مریم نے دہقان سے پس جمع کیا اوسنے اون
مسکینون کو اپنے گھر مین اور آئے حضرت عیسیٰ اونمین سے پاس دو شخصون کے کہ ایک اندھا اور ایک لنجا تھا پس اوٹھایا لنجے کو کاندھے
پر کہا اوس سے حضرت عیسیٰ نے کہ اوٹھا اوسکو کہا اندھے نے کہ مین کمزور ہون کہا اوس سے حضرت عیسیٰ نے کہ کیسے قوی ہوا تھا تو اس کام پر کل کی رات
جب کہ سنی اونھنے لوگون نے یہ بات تو مارا اندھے کو یہان تک کہ اوٹھایا اوسنے اوسکو اور لے گیا اوسکو گرد لے خزانہ کے کہا حضرت عیسیٰ نے کہ یون ہیہ لے گیا ہی
مال تیرا کل کی شب کہ مدد کی اندھے نے اپنے زور سے اور لنجے نے اپنی آنکھون سے پس بولے وہ دونون کہ سچ کہا تو نے اور دیا لوٹ کر وہ مال دہقان کو پس رکھا
اوسکو اوسنے اپنے خزانے مین اور کہا ای مریم لے آدھا اوسمین سے پس کہا اونھون نے کہ مین نہین مخلوق ہوئی ہون اسواسطے پھر کہا دہقان نے کہ دیدے
یہ اپنے بیٹے کو کہا اونھون نے کہ وہ مجھسے بڑھکر ہی شان مین پھر تھوڑے دنون زندہ رہا وہ دہقان پھر کی اوسنے شادی اپنے پسر کی پس جمع کیا سب اہل شہر
اور کہانا کہلایا سب کو دو مہینے تک پھر بعد گذرنے اون دنون کے زیارت کی اونکے شہر کی بڑے لوگون اور سردارون نے اور تھا پاس اوسکے کچھ کہانا پینا
اور سامان پھر جب کہ جمع ہوئے وہ تو حکم کیا حضرت عیسیٰ نے کہ پھیر دیے جاوین خالی مشکیزے شراب کے پانی سے پھر ہاتھ پھیرا اپنا اونکے مونہہ پر پھیرتے ہوئے
پس جب کہ گذرتا ہاتھ اونکا مشکیزے پر تو بھر جاتا شراب سے یہ حال تھا اونکا بارہ برس کی عمر مین پس زیادہ ہوا بہنسا والون کا اونپر اعتقاد اور دوسرا معجزہ اونکا
وہان یہ ہوا جو روایت کی اونکی سدی نے کہ حضرت عیسیٰ مکتب مین کہدیتے تھے لڑکون سے جو کچھ کرتے تھے مان باپ اونکے گھر مین اور کہتے کہ جاؤ گھر مین کہانی
تمہارے مان باپ نے فلانی چیز پس جاتا پاس اونکے لڑکا اور روتا یہان تک کہ دیتے اوسکو وہ چیز پھر کہتے کسنے خبر کی تمکو اسکی تو کہتے وہ کہ عیسیٰ نے
پس منع کیا اہل بہنسا نے اپنی اولاد کو ملاقات عیسیٰ علیہ السلام سے اور کہا اونھنے کہ مت کھیلو ساتھ اس ساحر کے اور بٹھایا اونکو دوسرے مکان مین جدا
حضرت عیسیٰ سے پس آئے حضرت عیسیٰ اونکو ڈھونڈھتے ہوئے پس کہا اون لوگون سے کہ نہین ہمکو خبر اون لڑکون کی پس پوچھا کیا ہی اس گھر مین کہا اونھون
نے کہ اسمین سور بند ہین کہا حضرت عیسیٰ نے کہ ایسے ہی ہونگے انشاء اللہ تعالی پس جب کہ کھولا دروازہ تو پایا اون سب کو خنازیر پس مشہور ہوئی یہ خبر اونکی
لوگون مین اور خوف کرنے لگے کہا سدی نے جب کہ نازل ہوئے حضرت عیسیٰ زمین بہنسا مین تو اوترے وہان کے ایک گانون مین پاس ایک شخص کے
پس دعوت کی اوسنے اونکی اور تھا وہ باورچی بادشاہ کا پھر آیا ایک دن غمناک اور رنجیدہ اپنے گھر میں اور حضرت مریم بیٹھی تھین پاس اوسکی بی بی کے کہا اوس
حضرت مریم نے کیا حال ہی تیرے خاوند کا کہتی ہون مین اوسکو تنگدل کہا اوسنے نہ پوچھیے سبب اسکا فرمایا حضرت مریم نے کہ بیان کر شاید کہ اللہ تعالی دور کر
غم تیرا کہا اوسنے کہ بادشاہ بہنسا جب کہ نکلتا ہی دورے کو تو مقرر کرتا ہی ہر روز دعوت اپنی گانون کے مقدم پر کہ کھلا دے اور شراب پلا دے اوسکو اور گروہ اوسکا

اور بزرگی اوسکی پس تحقیق زیارت اوسکی دور کرتی ہے گناہ اور رنجون کو اور تہذیب کرتی ہے اخلاق کی اور فراخی کرتی ہے رزق مین اور باعث ہوتی ہے فتح کا دشمنون
اور ہلاک کرتی ہے خوف کو بسبب برکت اون شہدا کے کہ بیچین اونھون نے جانین اپنی واسطے اللہ کے اور مارے گئے راہ خدا مین واسطے حصول رضامندی
اوسکی کے اون لوگون مین سے کہ فرمایا اللہ تعالی نے اونکے حق مین اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ
الْجَنَّةَ یعنی اللہ نے خرید لی مسلمانون سے اونکی جان اور مال اس قیمت پر کہ اونکو بہشت ہے اور فرمایا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ
یعنی بلکہ زندہ ہین اپنے رب کے پاس روزی پاتے ہین پس زیارت کی ہمنے اس جبانہ کی وقت سحر مین اور دیکھا ہمنے اوسکے انوار اور برکات کو اور بسبب
زیارت قبور ایسے نیکون کے امید رکھتے ہین ہم اللہ تعالی سے بخشش اپنے گناہون کی پس بعد زیارت کے دریافت کیا ہمنے حال اون بزرگون کا
اور اونکے صبر کا بیچ تکلیف اور جہاد کے پس پوچھا مجھسے بعض لوگون نے سبب فتح بہنسا کا پس حرکت کی میرے دل نے اوسکی تحقیق مین اور مطالعہ کیا
مینے تواریخ اور فتوحات کا اور بچا مین ضعیف باتون سے یہان تک کہ منتخب کر لیا اس کتاب کو پس تفصیل اوسکی یہ ہے کہ جب فتح کیا حضرت عمر رضی نے مصر اور
اسکندریہ اور بحیرہ اور کنارہ بحر تمام کر تنیس زمین صعید مین نوبت اور بربر اور دیلم اور صقالبہ اور روم اور قبط اور غلبہ تمہارا رومیون کو بسبب کثرت کے پس
مشورہ کیا عمرو بن عاص نے کہ کدھر قصد کرین جہاد کا اور کدھر بھیجین لشکر پس صلاح دی سب نے استفسار اس امر کی طرف حضرت امیر المومنین عمر
بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پس لکھا عمرو بن عاص نے جناب خلیفہ کو اس طرح بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بندہ خدا عمرو بن عاص کی طرف سے جو عامل ہے
امیر المومنین کا مصر اور اوسکے اطراف پر طرف بندہ خدا حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سلام علیک و رحمۃ اللہ و برکاتہ اما بعد حمد و ثنا الہی
اور درود حضرت رسالت پناہی اور سلام کے اوپر تمام اہل مدینہ کے مہاجر اور انصار سے معروض یہ ہے کہ فتح کر دیا اللہ نے واسطے ہمارے مصر اور کنارہ دریا
اور اسکندریہ اور دمیاط وغیرہ اور نہ باقی رہا اس کنارہ بحر پر کوئی شہر بے فتح کے اور نہ کوئی گاؤن اور ذلیل کیا اللہ تعالی نے مشرکین کو اور بلند کیا کلمہ دین
اور جمع ہین ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عوام و خواص مہاجر اور انصار امیر و غریب سب اور چاہتے ہین حکم آپ سے کہ کیا جاوین طرف موضع صعید کے
یا جانب مغرب مین یہان سے اور حکم آپ کا ہے امیر المومنین اور یہ لوگ جہاد پر حریص ہین اور بیچا ہے اونھون نے اپنی جانون کو واسطے امید [illegible]
کے وصلی اللّٰہ علی سیدنا محمد خاتم النبیین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین اور لکھے یہ اشعار

اشعار

سوارمنا تشکی الظمأ فی اکفنا | وآرماحنا تشکی القطیعة والهجر
الیک انقیاد الحرب یا طیب الثنا | ویا من اقام الدین بالعز والنصر
فقد ولعت خیر الکرام الی العدی | بنو شیبة اهل التقی وبنو فهر
وما التلوی مع معد وغالب | وسادات مخزوم الکرام ذوی الفخر
تروم مسیر اللعدی الا علی شفا | تمکن من اعلامهم البیض والسمر
علی کل طرف قائص فی ولائه | فنجمع فی نقع کما انجم الانجم
بکل کمیت صادق الوعد بائل | تری دینه الا الذی یمیل بالصبر
یجری الموت فی وقع الوقائع مغنما | ویکسب من قتل العدی غایة الاجر

یعنی ہماری تلوارین گلہ کرتی ہین پیاس کا ہمارے ہاتھون مین اور ہمارے نیزے گلہ کرتے ہین شکستگی کا اور جدائی کا آپکی طرف ہے زمام لڑائی کی ای اچھی [illegible] کاری
اچھی فتون والے اور ای وہ شخص جسنے قائم کیا دین کو عزت سے اور مدد سے البتہ حریص ہوئی ہے اچھے بزرگون کو دشمنون کی طرف جانے کی بیٹے شیبہ اہل تقوی کے جو
سردار ہین اور بیٹے فہر کے اور تمام کیا لوی نے ساتھ معد اور غالب کے اور مخزوم کے سردار اونچے بڑائی والے ہین قصد کرتے ہین چلنے کا دشمنون کی طرف
جو مرنے کے کنارے پر اوپر ہین [illegible] اور اونکے [illegible] ہمراہ ہے سفید اور گندمی ہوئی ہے چمکتی زرہ مین اوٹھتی ہے غبار مین جیسے چمکے چنگاری

جزیہ بیٹھے گا اور اگر وہ مانے یہ بھی پس لڑو اوس سے اور حکم کرو اپنے لوگون کو جب کہ محاصرہ کرین کسی شہر کو اور بھیجین لشکر واسطے غارت کے سواد پر اوس ستا ہی بیٹھے
کہ ملک مصر مین دو شہر ہین نام ایک کا اہناس کہ وہ قریب ہی مصر سے اور نام دوسرے کا بہنسا اور وہ مضبوط اور مقام سخت ہے اور سنا ہی بیٹھے کہ وہان ایک حاکم
سرکش سفاک البلیوس نام بڑا بطارقہ مصریون اور وہ مالک ہے الواحات کا ست جانیو مصر یہی جنعیہ مین یہان تک کہ فتح کروان دونون شہرون کو اور لازم کر لو
تقوی خدا سے ظاہر اور باطن مین تم اور سب ساتھی تمہارے اور انصاف کرو ظالم کا مظلوم سے اور حکم کرو نیک کام کا اور روکو برائی سے اور دلاؤ حق ضعیف کا
قوی سے اور نہ شرم کرو خدا کے حق مین کسی کی ملامت سے اور مقیم رہو تم مصر مین اور بھیجو تم لشکر اپنے پھر اگر محتاج ہو تم مدد کے تو لکھو مجکو کہ بھیجونگا مین مدد واسطے
تمہارے اللہ تعالی کی طرف سے اور دعا کرتا اللہ تعالی سے یہ کہ ہو مددگار تمہارا ساتھ فتح کے وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پھر بند کیا خط اور لگائی اوپر
مہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دیا وہ سالم کو پس لیا اونھون نے وہ خط اور رخصت ہوئے اصحاب سے اور قبر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تنہا
کر وضو کیا اور پڑھی دو رکعت نماز اور روانہ ہوئے پس قطع کرتے تھے راہ یہان تک کہ پہنچے مصر مین تو پایا عمرو اور باقی صحابہ کو اوترے ہوئے ارض جیزہ مین
اور تھی فصل ربیع کی اور عمرو بیٹھے تھے اپنے خیمے مین کہ تھا وہ خیمہ بادشاہ قبط کا حریر ازرق اور احمر اور صفر سے وسعت اوسکی بیس گز تھی اور بچھا تھا اوس مین فرش
قبط کا اور باتین کرتے تھے ساتھ مقداد اور خالد اور فضل اور غانم اور باقی امرا رضی اللہ عنہم کے اور تھے عمرو اونمین مثل ایک مسلمان کے کہا سالم نے پس بٹھایا
مین نے ناقہ کو اور تھا مین پیچھے خیمے کے پس سنا مین نے عمرو کو کہ کہا اونھون نے دیر لگائی سالم نے کہا خالد نے گویا وہ ابھی روبرو تمہارے ہے اور تحقیق لوٹائی
پس معلوم ہوا مجکو خالد نے اندر خیمے سے اور نہ دیکھا تھا مجکو اپنی آنکھ سے اونھون نے نہ خبر لی اور نہ علم تھا اونکو میرا سالم کہتے ہین پس کہا مین نے لبیک لبیک
یا ابو سلیمان کہا اونھون نے مرحبا ہو تمہاری سالم لیکن نہ در کیے تجکو اللہ پھر روبرو گیا مین اور سلام علیک کی مین نے عمرو بن عاص اور خالد وغیرہ پر پھر دیا اونکو خط
اور پڑھا اونھون نے اوسکو تمام اور سمجھا مضمون اوسکا جب کہ سنا امیرون نے وہ مضمون کمال خوش ہوئے پھر مشورہ چاہا عمرو نے امیرون سے اوس مقدمہ
مین اور نہ کرتے تھے کوئی کام مگر مشورہ سے آپس مین اور اسی واسطے تعریف کی اونکی اللہ تعالی نے ساتھ اپنے کلام مبارک کے کہ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى
بَيْنَهُمْ یعنی اور اونکا کام ہے مشورہ سے آپس کے مشورہ دی سب نے عمرو کو کہ طلب کرین امرا اور لشکرون کو جو متفرق ہین بحیرہ مین بیچ مشرق اور مغرب کے
اور مرتب کرین لشکر اور قصد کرین موضع مذکور کا اور توکل کرین اللہ تعالی پر کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ تھے صحابہ جب کہ فتح ہوا مصر اور کنارے بحر کے متفرق
ہو گئے تھے بعض اسکندریہ مین اور بعض اسوس اور دمیاط اور رشید اور تنیس مین اور تھے اکثر اونکے درمیان بحر کے اوس جگہ جو مشہور ہے ساتھ منزلہ
کے مثل قعقاع بن عمرو تمیمی اور ہاشم بن مرقال اور مسروق بن مسروق عبسی اور مسیب بن نجیبہ فزاری سے پس طلب کیا ان سب کو عمرو بن عاص نے ساتھ بھیجنے
نجابیون اور قاصدون کے مثل عمرو بن امیہ ضمیری وغیرہ رضی اللہ عنہم کے اور لکھی خبر طلبی کے امرا کو پس قبول کیا اونھون نے حاضر ہونا اپنا کہ مشتاق تھے
وہ لڑائی کے زیادہ بیان سے طرف سرداری کے اور چھوڑا اپنے شہرون پر نائبون اور نگہبان دشمنون کے خوف سے اور آئے طرف مصر کے پیادہ اور اوترے
گرد اوسکے پس اطلاع ہوئی عمرو بن عاص کو تو نکلے وہ دار الحکومت سے کہ وہ قریب ہے اونکی جامع مسجد سے پس آئے وہ سب سردار اور سلام علیک کی اونکے
اور تھا وہ دن بدھ کا دسوین تاریخ ربیع الاول کی اکیسوین سال ہجری سے اور کہا اونھون نے بائیسوین سال الغرض جب جمع ہوئے امرا اور اصحاب کرام
رضی اللہ عنہم تو ٹھہرے وہان بدھ اور جمعرات اور جمعہ تک پس خطبہ پڑھا عمرو بن عاص نے ساتھ آدمیون کے اور بعد فراغ خطبے کے حکم کیا کہ نہ جاوے
کوئی یہان تک کہ سن لیوے خط امیر المؤمنین کا پس پڑھا اور برداونکے وہ خط جب کہ فارغ ہوئے اوسکے پڑھنے سے تو کھڑے ہوئے روبرو اونکے سب لوگ
مانند شیرون کے اور بولے سنا ہم نے اور مانا ہم نے جان و دل سے بیشک اپنی روحون کو خرچ کیا اللہ تعالی کی راہ مین بیچ جہاد کے اور رغبت کی ہم نے طرف اوسکے
ثواب اور جنت کی پس خوش ہوئے عمرو اس بات سے اور کہا کہ حکم کیا ہے مجکو امیر المؤمنین نے کہ افسر کرون تمپر سیف اللہ کو جو ہلاک کرنیوالا ہے دشمنان خدا کی اور ہے وہ
صاحب قتال شدید اور نزال صنادید خالد بن ولید کو مار اوسی سے کہ تھے خالد بن ولید دوست عمرو کے جاہلیت مین اور اسلام لائے تھے یہ دونون ایک دن
پھر کہا عمرو نے اے خالد اور کہا یا آؤ میرے پاس اے ابو سلیمان نہیں قریب ہوئے وہ تو بولے عمرو بن عاص کہ اے گروہ اصحاب رسول اللہ ثابت ہو فضیلت واسطے تم سبکے

إنّي أنا الفضل بن العبّاس … وفارس من منازل الحواس
معي حسام قاطع للناس … فالق الهامات والأضراس
أفني به الأعداء بني ساس … وما علي من أمرهم من باس

یعنی میں ہوں فضل بیٹا عباس کا، اور سوار لڑائی کو اور ترسنے والا جاسوسی کرنے والا، میرے ساتھ تلوار ہے کاٹنے والی سر کی پھاڑنے والی کھوپڑیوں اور داڑھوں کی فنا کرتا ہوں میں اوس سے دشمنوں بنی ساس کو اور نہیں ہے مجھ پر اونکے کام سے کچھ خوف۔ پھر بلایا زیاد بن ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب کو اور دیا اونکو نشان اور تھے زیادہ بڑے شہسوار اور بہادر پس لیا نشان اونھوں نے اور پڑھے یہ اشعار رجزیہ پڑھتے ہوئے۔ شعر

أنا الفارس المشهور يوم الوقائع … بحد حسام في الأعادي قاطع
ودرعي على الأعداء ما زال طائلا … إذا اشتكم الأعداء للضد قامع
وعزمي في الهيجاء ما زال ماضيا … برأي سديد للمحاسن جامع
أصول على الأعداء صولة قادر … وأشبعهم ضربا بأبيض لامع
أمام الورى من آل ذروة هاشم … حماة الورى أيا كالبدور الطوالع
أنا ابن أبي سفيان من نسل حارث … تموت العدى مني إذا جئت نازع

یعنی میں ہوں سوار مشہور دن لڑائیوں کے تیزی سے تلوار کی دشمنوں میں کاٹنے والا، اور میرا نیزہ دشمنوں پر رہا کرتا ہے زور کرنے والا جب مضبوط ہوتے ہیں دشمن ہمسر کا اور کچلنے والا، اور میری ہمت لڑائی میں رہا کرتی ہے جاری ساتھ سیدھی عقل کے ساتھ جو نیکیوں کی جمع کرنے والی ہے، حملہ کرتا ہوں میں دشمنوں پر حملہ زور والے کا، اور سیر کرتا ہوں اونکو مار سے چمکتی ہوئی تلوار سے، پیشوا ہوں لڑائی کا اولاد میں اونچے ہاشم کے حمایت کرنے والے ہیں خلق کے جیسے چودھویں کے چاند نکلنے والے، میں ہوں بیٹا ابوسفیان کا حارث کی نسل سے، مرتے ہیں دشمن مجھ سے جب آیا میں گھبرانے والا۔ پھر بلایا ابوعبیدہ نے عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو اور امیر کیا اونکو پانسو سواروں پر اور دیا اونکو نشان پس چلے وہ یہ اشعار رجزیہ پڑھتے ہوئے۔ شعر

أسير إلى الأعادي باهتمام … بقلب صادق حسن الزمام
أبيد بهم عداة الدين جمعا … ولا أخشى من القوم اللئام
بأبطال جحاجحة أسود … سراة في الوغا قوم كرام
إذا ما جلت في الهيجاء برمحي … أصول به وفي أيدي حسامي

یعنی چلتا ہوں میں دشمنوں کی طرف ہمت سے سچے دل سے جس کی باگ اچھی ہے ساتھ بہادروں کے جو سردار ہیں شیر ہیں سردار ہیں لڑائی میں لوگ ہیں بزرگ تباہ کرتا ہوں اونکے ہاتھوں میں سب دشمنوں کو اور نہیں ڈرتا ہوں میں کمینے لوگوں سے جس وقت کو دوڑتا ہوں لڑائی میں اپنا نیزہ لیکر حملہ کرتا ہوں میں اوس سے اور میرے ہاتھوں میں ہے تلوار میری۔ پھر بلایا ابوعبیدہ نے عبداللہ بن عمر بن خطاب کو رضی اللہ عنہما اور امیر کیا اونکو پانسو سواروں پر اور دیا اونکو نشان پس چلے وہ ساتھ اپنے سواروں کے یہ اشعار رجزیہ پڑھتے ہوئے۔ شعر

وحق من أنزل الآيات في السور … وأرسل المصطفى المبعوث من مضر
لا أنثني عن لقاء الأعداء ولو كثرت … حماة أبطالهم يوم الوغا زمر
حتى أبيدهم ضربا وأتركهم … فوق الثرى [illegible]
بكل قرم همام ماجد بطل … إلى الوقائع يوم الحرب مبتدر
نحن الكرام الذي لله أرسلنا … إمام الورى غيث الندى عمر

یعنی قسم ہے اوسکی جس کی بھیجیں اوتاریں آیتیں اور سورتیں اور بھیجا پیغمبر کو جو بھیجے گئے قوم مضر سے نہیں مڑونگا بھڑنے سے دشمنوں کے اگرچہ

فرح ہوتا اصحاب کا واسطے لڑائی کے

حمایت کرتا ہون دین کی اوس پیغمبر کے جو چنے ہوئے ہین درود بھیجا اوپر اوس کیا اوز بردست آور اونکی اولاد پر اور نیک رفیقون پر جب تک ظاہر ہو رات اور روشن ہو دن پھر بلایا بعد اونکے عباس بن مرداس سلمی کو اور امیر کیا اونکو بھی پانسو سوارون پر اور دیا اونکو نشان بس چلے وہ ساتھ اپنے لوگون کے یہ اشعار رجز پڑھتے ہوئے **اشعار**

أنا العباس رأيي مستقيم
وسيفي ماضي الحد ين أضحى

معي سادات آل بني سليم
لأهل الشرك كالموت العميم
ونحن بنو سليم خيار قوم

أذل بهم حماة البغي لما
به أفني الطغاة بكل أرض
هدينا الصراط المستقيم

ترى الهيجاء كالليل البهيم
وأقتل كل أفاك أثيم

یعنی مین عباس ہون عقل میری سیدھی ہے میرے ساتھ سردار ہین بنی سلیم کی اولاد مین سے ذلیل کرتا ہون مین اونکے ہاتھون فساد کے حمایتیون کو جب دیکھتا ہون لڑائی کو جیسے رات سیاہ اور تلوار میری روان ہے دونون دھارون سے ہو گئی ہے شرک والون کے واسطے جیسے موت گھیرنے والی اوس سے فنا کرتا ہون دشمنون کو ہر زمین مین اور قتل کرتا ہون ہر ایک جھوٹے گنہگار کو اور ہم بنی سلیم اچھے لوگ ہین دکھائی گئی ہمکو راہ سیدھی پھر بلایا بعد اونکے ابو دجانہ انصاری کو رضی اللہ عنہ اور دیا اونکو بھی نشان بس چلے وہ بھی یہ اشعار رجز یہ پڑھتے ہوئے **اشعار**

أسير باسم الواحد المنان
أنصر دين المصطفى العدنان

جهرا لأهل الكفر والطغيان
صلى عليه الملك الديان

أذيقهم ضربا على الأبدان
والآل والصحب والإخوان

بكل هندي مبيد الجاني
ما ناح قمري على الأغصان

یعنی چلتا ہون مین اکیلے احسان کرنے والے کے نام سے ظاہر ہو کر اونکی طرف جو منکر اور ڈھیٹھ ہین چکھاتا ہون اونکو مار بدنون پر تلوار سے جو تباہ کرنے والی ہے گنہگار کی مدد کرتا ہون پیغمبر کے دین کو جو عدنان کی اولاد مین ہین درود بھیجا اوپر بادشاہ بڑا انصاف کرنے والا اور اونکی اولاد پر اور رفیقون اور بھائیون پر جب تک نوحہ کرے قمری شاخون پر پھر بلایا بعد اونکے غانم بن عیاض اشعری کو رضی اللہ عنہ اور دیا اونکو نشان بس چلے وہ یہ اشعار رجز یہ پڑھتے ہوئے **اشعار**

إني إذا انتسب الفوارس أشعري
بحماة أبطال الأعادي مزدري
يوم الطلاطم للفوارس مسكر
فلأقتلن فوارسا وعوابسا

قرم همام في المعامع عنتري
وبراحتي من القواضب أبتري
أحمي حومات الغزال الجحوذري
وأذيقهم مني العذاب الأكبر

یعنی مین بوقت نسب بیان کرنے کے اشعری ہون سردار ہون مبارک ہون لڑائیون مین بہادر ہون جو حمایت کرنے والے ہین دشمنون کے بہادرون کی اونکو لوٹا دینے والا ہون اور میری ہتھیلی مین تیز تلوارون سے سانپ ہے اوس دن کہ تپھیڑے مارنے کے سوارون کو مست کرنے والا گھومتا ہون گھومنا ہرن اور گور خر کے سے کا سو البتہ قتل کرونگا مین سوارون کو اور تیوری چڑھانے والون کو اور چکھاونگا اونکو اپنے ہاتھ سے بڑا عذاب پھر بلایا بعد اونکے ابو ذر غفاری کو اور امیر کیا اونکو پانسو سوارون پر اور دیا اونکو نشان بس آگے بڑھے وہ ساتھ اپنے لوگون کے یہ اشعار رجز یہ پڑھتے ہوئے **اشعار**

سأمضي للعداة بلا ارتياب
وإن مال الجميع بيوم حرب

وقلبي للقاء الحرب صابي
لأن القتل عندي كالشراب

ولي عزم أذل به الأعادي
أذلهم بأبيض جوهري

وأرجو الفوز فيهم والثواب
طليق الحد فيهم غير آب

یعنی آپ چلونگا مین دشمنون کی طرف بغیر شک کے اور میرا دل لڑنے اور لڑائی کا عاشق ہے اور میری ایک ہمت ہے کہ تباہ کرتا ہون اوس سے دشمنون کو اور امید رکھتا ہون مراد ملنے کی اونمین اور ثواب کی اور اگر جھکے سب دن لڑائی کے البتہ ہوئینگے سب نزدیک میرے کتون کی طرح ذلیل کرونگا اونکو اپنے سفید جوہر دار تلوار سے جسکی دھار روان ہے اونمین پھر بلایا بعد اونکے قعقاع بن عمرو تمیمی کو اور مغیرہ بن شعبہ ثقفی اور مسیب بن مسروق عبسی اور مالک اشتر نخعی اور ذو الکلاع حمیری اور ولید اور عقبہ بن عامر جہنی اور جابر بن عبد اللہ انصاری اور سعید بن زید حازمی اور عدی بن حاتم طائی اور مثل ان سرداروں کے رضی اللہ عنہم اور اختصار کیا ہے مینے انکا اشعار کا خوف سے طوالت کے ہر ایک کو انمین سے نشان اور امیر کیا ان ہر ایک کو

کتابون مین کہ جب مالک ہونگے یہ بہنسا اور اوسکے اطراف کے تو نہ کھڑا ہوگا اہل صعید سے بعد اوسکے کھڑا ہونے والا الغرض جب سنا اون بادشاہون نے
تو عاجزی کی آگے اوسکے پھر بھیجے اوسنے اپنے بہادرون مین سے وہ بیس ہزار سوار کہ معروف تھی قوت اور شجاعت اونکی اور افسر کیا اونپر حاکم کفور اکو
اور تھا وہ کافر سرکش بولس نام اور دی اوسکو ایک صلیب سونے کی اور نشان اطلس سرخ کا کہ منقوش تھی اوسمین سونے سے صورت آفتاب کی اور دیا
اونکو اسباب بایحتاج کوتل گھوڑون اور عماریون اور خیمون اور ظروف ذہب اور فضہ اور صندوقون اور برازین اور خنجرون سے بیچ سامان عمدہ کے
پس چلے لشکر اور آگے پیچھے ہوئے بادشاہ سات اپنے توزک کے یہانتک کہ قریب آئے شہر بیاکبری کے پس نکلا اونکے ملنے کو بطریق اوسکا صندرا
نام اور کیا اوسنے مثل معاملہ بطلوس کے اور دعوت کی انکی اور ہمراہ کیا انکے لشکر دس ہزار سوار اپنے معتبرون مین سے اور حاکم کیا اونپر ایک بطریق
دادر بیس نام سے کو اور تھا وہ برابر جانتا تھا آپ کو بطریق کفور سے شجاعت اور قوت مین پس چلے یہ لشکر یہانتک کہ پہونچے شہر طرطشت مین تو نکلا انکے
ملنے کو بطریق وہان کا اور ملا انسے پس ہمیشہ چلتے تھے یہانتک کہ بھر دیا زمین کو مشرق اور مغرب تک یہی ماجرا اون لوگون کا کہا راوی نے
اور لیکن حال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پس یہ کہ جب اوترے یہ قریب بہشور کے جیسا کہ مذکور ہوا اور تھے جاسوس مسلمین بنی لخم اور مذحج
بیچ لباس نصاری عرب کے جستجو کرتے تھے اخبار کی یہانتک کہ مل گئے اون لشکرون مین اور تھے سب ناکہ رہتے جدا ایک دوسرے سے جبکہ دیکھا
اونھون نے یہ اجتماع اور کثرت لشکر تو خوفناک ہوئے روایت ہی زید بن غانم ثعلبی سے کہ حاضر تھے یہ اوس واقعے مین بیچ لشکر خالد کے کہا درمیان
اوس حال کے کہ ہم بیٹھے تھے خوش حال موضع مرج مین او مستعد تھے سفر کو کہ آئے ناگاہ جاسوس اور خبر دی خالد کو اون لشکرون کے آنے سے کہا خالد
نے کیا شمار کیا تمنے لشکرون کا کہا اونھون نے ہان وہ دو لاکھ سوار اور پچاس ہزار پیدل ہین ملک نوبہ اور بربر اور بجایہ اور فلاحین اور حبشیون کے
ساتھ سامان کثیر کے اور ہین ساتھ اونکے تیرہ سو ہاتی اور اونکی پیٹھون پر سوار ہین لوگ جیسا کہ تھے دن جنگ عراق کے جب کہ سنا امیرون نے یہ حال
تو منفطر ہوئے لیکن قوی کیے دل اور کہا لَن يُّصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ
یعنی ہمکو نہ پہونچیگا مگر وہی جو لکھہ دیا اللہ نے ہمکو وہی ہی صاحب ہمارا اور اللہ ہی پر چاہیے بھروسا کرین مسلمان اور کہا خالد نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پھر پڑھی یہ آیت اَلَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ
إِيمَانًا وَّقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ یعنی جنکو کہا لوگون نے کہ اونھون نے جمع کیا اسباب تمہارے مقابلے کو سو تم اون سے خطر کرو تو
پھر اونکو زیادہ آیا ایمان اور بولے بس ہے ہمکو اللہ اور کیا خوب کارساز ہے پھر پڑھی یہ آیت كَمْ مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ
مَعَ الصَّابِرِينَ یعنی بہت جگہ جماعت تھوڑی غالب ہوئی ہی جماعت بہت پر اللہ کے حکم سے اور اللہ ساتھ ہی ٹھہرنے والون کے پھر کہا خالد نے اصحاب سے کہ نہ غم کرو تم اس بات کا
اور صبر کرو کہ تم لوگ اوپر ہو اور اللہ ساتھ تمہارے ہے اور نہین لشکر اونکا اکثر عسا کر یرموک سے اور نہ لشکر جنادین سے اور باوجود اسکے مالک ہوئے اوتم
اونکے اون شہرون کے جو دار تاج عزت ہین اونکے اور مالک ہوئے تم اطراف بحر کے اور مارے تمنے اونکے سو بادشاہ اور بطریق اور ہو گیا شام اور یمن
اور عراق اور حجاز تمہارے قبضے مین اور قریب ہوئے تمسے سب شہر اور تھے تم کم پس بڑھایا تمکو اللہ تعالی نے اور تھے تم اوپر کنارے گڑھے آگ کے پس
بچایا تمکو اوس سے اور راضی ہے تم سے ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس مدد ہوئی تمہاری ساتھ فرشتون کے اور وعدہ ہوا تمسے اوپر زبان آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ خلیفہ کریگا تمکو اللہ تعالی بیچ زمین کے جیسا کہ خلیفہ کیا تمسے پہلون کو اور جو کہ مارا جائیگا تمسے ہوگی واسطے اوسکے جنت
اور جائیگی روح اوسکی طرف باغ اور میوون کے بیچ قرب اللہ تعالی کے جب کہ سنا مسلمانون نے کلام خالد کا روشن ہوگئے مونہہ اونکے خوشی سے
اور کہا سبنے اے خالد سیف اللہ ہم تمام رو برو تمہارے ہین کہ دی ہین ہمنے جانین اپنی واسطے حاصل کرنے رضاے الہی کے کہا واقدی
رحمہ اللہ نے کہ پھر خالد نے روانہ کیا یزید بن مرج تنوخی کو طرف عمرو بن عاص کے جلدی اور مطلع کیا اونکو اس بات سے تو چھوڑا اونھون نے
مصر مین اپنے چچا زاد بھائی خارجہ کو اور تھے وہ مرد صالح اور نکلے عمرو خود ساتھ چار ہزار سوارون کے اور چھوڑے مصر مین چالیس سوار

فیا قلب مت غمّا و حزنا و حسرتا
و یا دمع عینی کن معینا علی بکا
کأنی جوادی فانبذت علی الوفا
فلو ان اقوامی و خولة عندنا
واصبحت بالمقدور ام ابلغ القصد
و الآن ما کنا علیه من العهد

یعنی پھر دار پونہچا دو میری قوم کو اور خولہ کو کہ میں قیدی ہون پھنسا ہوا ہون بندھا ہوا ہے ہاتھ زنجیر مین اور میرے آس پاس ہام پونہچانیوالے روم کے ہر ایک کافر اور صبح کی سینے اونکے ساتھ کہ نہ آخر لڑ سکتا ہون اور نہ اول پھر اگر مین ہوتا اوپر سفید ہاتھ پانون والے گھوڑے کے سوار اور قبضہ تلوار کی دھار کا قابو مین ہوتا میرے ہاتھ کے ذلیل کرتا مین اوس سے رومیون کو ذلیل کرنا سزا دینے کا اور بلاتا مین اونکو بیچ مین لڑائی کے بڑی سختی سے سواے دل مرجا فکر سے اور غم اور حسرت سے اور اے آنسو میری آنکھ کے ہوجا جاری میرے رخسارے پر پھر اگر میری قوم اور خولہ ہمارے پاس ہوتی اور جیت رہتا مین اوس اقرار پر جس پر تھے ہم عاجز کر دیا مجکو میرے گھوڑے نے سو گر پڑا مین لڑائی مین اور ہوگیا مین مقید سے کہ نہ پونہچا مقصد تک کہا راوی نے پس پکارا اونکو خولہ نے کہ مین گمان کرتی ہون کہ قبول کی اللہ تعالیٰ نے اے ضرار دعا تیری اور پسند کی زاری تیری پھر چیخ کر اللہ اکبر تکبیر کہی اور حملہ کیا اور تکبیر کہی رافع اور مسیب نے کہتے ہین حمیر بن سالم کہ جب تکبیر کہا کہ تو ہم تو ہوسکتے گھوڑے ہمارے بھی بسبب الہام الٰہی کے پس نہ زائد ہوئی ایک ساعت سے کہ قتل کیا ہمنے اون سب کو اور چھڑایا ضرار اور اوسکے ہمراہیون کو اور لیے ہمنے اونکے گھوڑے اور سامان اور ہتھیار اونکے اور تھی وہ اول غنیمت مسلمانون کی کہا راوی نے اور جب کہ رہا ہوئے ضرار اور ہمراہی اونکے تو سوار ہوئے ضرار ایک گھوڑے پر برہنہ بدن اور لیا ایک برچھا وہان پڑا ہوا اور حملہ کیا جماعت اعدا پر در حالیکہ یہ پڑھتے تھے **اشعار**

الا فاحمد یا مولای فی کل ساعة
شفانی کلاب الروم فی کل معرکة
مفرج احزانی و همی و کربتی
و ذلک والرحمن اکبر همتی
و ان کنت قتالهم على الردی
فقد نلت ما ارجوه من کل ...
فیا ویل کلب الروم ان ظفرت یدی
کرمة فی الارض من عظم ضر
و جمعت شملی ثم اشفیت علتی
بهر سوقنا علیه الحسام بنقمتی

یعنی تیرا شکر ہے اے مالک میرے ہر وقت دفع کرنیوالے میرے غمون کے اور میری فکر اور میرے رنج کے سو البتہ ملی مجکو جو امید تھی میری ہر طرح کی اچھی اور خاطر جمع کی ہمنے پریشانی سے پھر چنگی ہوئی بیماری میری آب فنا کر دونگا مین روم کے کتون کو ہر طرف مین اور قسم رحمٰن کی بڑی ہی ہمت میری ہے سو اگر ہوئی خرابی روم کے کتے کی اگر قابو پایا میرے ہاتھ نے اوپر اوسکے رکھ دونگا تلوار اپنی بدلہ لینے کو اور چھوڑ دونگا اون سبکو مار ڈالا ہوا زمین پر جیسے گھنی ہڈی زمین مین اپنی بڑی ہی دار سے کہا راوی نے جب کہ فارغ ہوئے ضرار اشعار پڑھنے سے تو ناگاہ آگئے سوار بھاگے ہوئے کفار کے اور سبب اوسکا یہ تھا کہ جب حملہ کیا اون کافرون نے فضل بن عباس پر تو للکارے وہ اور بنی اعمام اونکے اور نہ اندیشہ کیا کچھ کثرت اعدا کا اور صبر کیا صبر بزرگون کا اور شعوار ہوا بڑھنا آپس مین اور جاری ہوا خون اور حد سے گذر اطعن و ضرب اور مسلمان نہ معلوم ہوتے تھے اونمین بسبب اونکی کثرت کے اور نہ پہچانتا تھا کوئی کسیکو مگر ساتھ تہلیل و تکبیر کے اور درود اور بشیر و نذیر کے پس واسطے اللہ تعالیٰ کے ہے خوبی فضل کی کہ گھس گئے خود لڑائی مین سو کبھی او لوٹ دیتے تھے میمنہ کو میسرہ پر اور کبھی میسرہ کو میمنہ پر اور لڑتے تھے در حالیکہ تھا نشان اونکے ہاتھ مین اور واسطے اللہ کے ہے خوبی مسلم بن عقیل کی اور اونکے بھائیون کی کہ لڑے وہ یہان تک کہ ہو گیا خون اونکی زرہون پر مانند کلیجی اونٹون کے اور واسطے اللہ تعالیٰ کے ہے خوبی سلیمان بن خالد بن ولید کی جو شہید ہوئے اوس واقعہ دیر مین قریب اوس گانون کے کہ مشہور ہے ساتھ نام دیر ود اسکے اور شہید ہوئے ساتھ اونکے عبد اللہ بن مقداد اور ایک جماعت کہ قریب ہے آئیگا ذکر اونکا انشاء اللہ تعالیٰ کہا حمید بن سلمہ انصاری نے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ لڑے ہم لڑائی موت کی اور یقین جانا ہمنے کہ قیامت شروع ہوگئی اوس مقام سے پس لڑتے رہے ہم وقت بلند ہونے آفتاب سے غروب تک اور مارے لشکر روم سے بہت لوگ پس آ گئے آگے حضرت فضل ایک بطریق عظیم کے کہ گویا وہ برج تھا سو نیزے کا سوار پہاڑ پر اور برچھا مارا اوسکے سینے پر کہ نکل گئی پوری اوسکی پشت سے جب کہ دیکھا دشمنون نے یہ حال اوسکا تو دل اور کیا اپنے دلون کو اور بڑھی لڑائی درمیان ہمارے اور اونکے اور شہید ہوئے مسلمانون سے چالیس آدمی اور مارے گئے اونکے تین سو آدمی لیکن نہ شہید ہوا کوئی ہمارا جب تک کہ تہارا اوسنے ایک جماعت رومیون کو پس ہم درمیان اوس حال کے کہ یقین جانتے تھے موت کو اوس جگہ ناگاہ

پس بکمال خوش ہوئے وہ لوگ کہا راوی نے اور حال عمرو اور خالد کا یہ ہوا کہ بعد نکلنے حضرت فضل بن عباس اور اونکے ہمراہیون کے پریشان دل ہوئے
پس کہا خالد نے عمرو سے کہ اے ابو عبد اللہ بیشک دھوکا کھایا فضل اور اونکے ہمراہیون نے اور مین ڈرتا ہون کہ ہو وہان لشکر روم کا کوئی طلیعہ پس دھوکا
کرین وہ ہمارے لوگون سے کہا حضرت عمرو نے کیون ہی واقع ہوا ہی خلجان اور تردد میرے دل مین بھی اے ابو سلیمان اب کیا ہی صلاح تمہاری کہا حضرت خالد
نے کہ صلاح میری یہ ہی کہ روانہ کرین ہم ایک اور طلیعہ اپنا پیچھے اونکے کہا عمرو نے کہ بہتر ہی یہ صلاح پھر طلب کیا حضرت زبیر بن عوام کو اور ابوذر غفاری
رضی اللہ عنہما کو اور اطلاع دی اونکو اس کام سے اور چاہا خالد نے کہ خود ہمراہ جاوین اونکے لیکن منع کیا اونکو زبیر نے اور قسم دی کہ مجکو تم سوائے میرے
اور چن لیے ہمراہ اپنے سوار اور چلے یہان تک کہ پہونچے پاس لشکر مسلمین کے پس دیکھا اونکو کہ شکست دی تھی اونھون نے کافرون کو جیسا کہ مذکور ہوا پھر جمع
کیا سامان اور ہتھیار اور گھوڑے اونکے اور لوٹے اپنے لشکر کی طرف پس خوش ہوئے مسلمان فتح سے اوپر دشمنون کے کہا راوی نے
جب کہ آئے مسلمان لشکر مین تو تھے ہمراہ اونکے چھ سو قیدی پس بلند کین مسلمانون نے تکبیرین اور تہلیل اور درود اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تو جواب دیا
اونکو لشکر والون نے ویسا ہی اور خوش ہوئے وہ سامان اور قیدی دیکھکر اور سلام علیک کی آپس مین اور استقبال کیا اونکا عمرو اور خالد نے اور سب
امرا نے اور روشن کی آگ مرج مین پس پیش کیا وہ سب خالد اور عمرو کے تو فال لی اونھون نے فتح کی اور شب گذاری ساتھ قرآن اور تضرع اور زاری کے
آگے اللہ واحد منان کے اور تھا اونمین کوئی کہ نور اکع اور ساجد کہا راوی نے کہ یہ ہوا حال اون لوگون کا اور ماجرا بھاگے ہوؤن کا یہ ہے کہ جب
گئے وہ پاس اپنے اور بطارقہ اور بادشاہون کے تو خبر دی اونکو وقوع اس امر کی پس غم ہوا اونکو اون مارے گیون کا اور طیار ہوئے واسطے لڑائی کے
اور سوار ہوئے گھوڑون اور اونٹون پر اور ہاتھیون پر اور آراستہ کیا سامان زینت اور چلے بجاتے ہوئے طبل اور زمور اور جھانج کہا قیس بن ہمار
نے کہ مقام کیا تھا مسلمانون نے بعد اس واقعے کے ایک روز پس دوسرے دن بعد نماز صبح کے درمیان اوس حال کے کہ بیٹھے تھے ہم اور نکلے تھے
ولاۃ اور امرا ہمارے حسب عادت واسطے تحقیق اخبار کے ناگاہ اوٹھا ایک غبار اور پھیل گیا آسمان مین اور نکلے اوس مین سے پیادے اور سوار مانند
ٹیڑیون کے پھیلی ہوئی کے روان مثل سیلاب کے بہتی پر اور گونج گئی زمین آواز سے گھوڑون کی پس لوٹ آئے طلیعے مسلمانون کے لشکر مین جلد تر اور
مطلع کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پس ندا دی گئی لشکر مین النفیر النفیر کی اور پکارے یَا خَیْلَ اللّٰهِ ارْكَبُوا وَفِي الْجَنَّةِ ارْغَبُوا
وَفِي الثَّوَابِ اطْلُبُوا پس اوٹھ کھڑے ہوئے مسلمان اور پہنی زرہین اور سوار ہوئے گھوڑون پر اور رکھے نشان اونھون نے اور ظاہر کی زینت اپنی
اور پاک کیے دل اپنے دھوکون سے اور بیچا اپنی جانون کو واسطے اللہ تعالی کے پس نگذری ایک ساعت مگر یہ کہ آمادہ اور مستعد ہوگئے تمام اور کھڑے ہوئے
عمرو اور خالد واسطے آرایش اپنے لوگون کے لڑائی پر پس کھڑا کیا فوج قلب مین اصحاب طعن و ضرب کو مثل فضل بن عباس اور بنی اعمام اونکے کو سرداران بنی ہاشم
سے کہ وہ جعفر اور مسلم اور علی جو اولاد عقیل بن ابی طالب مین اور زیاد بن ابی سفیان اور مثل ان بہادرون کے اور کیا میسرے بازو پر زبیر بن عوام کو
مقداد بن اسود کندی اور مسیب بن نجیبہ فزاری کو اور اولٹے بازو پر قعقاع بن عمرو تمیمی اور ہاشم بن مرقال اور غانم بن عیاض اشعری اور ابوذر غفاری
اور جابر بن عبد اللہ انصاری کو اور مانند ان سادات رضی اللہ عنہم کے اور کھڑے ہوئے خالد اور عمرو فوج قلب مین اور تھے ساتھ اونکے عبد الرحمن
بن ابی بکر صدیق اور عبد اللہ بن عمر بن الخطاب اور عقبہ بن عامر جہنی اور باقی امرا صحابہ اور صاحبان نشان اون لوگون مین سے کہ حاضر تھے وقت غزوات
مین ہمراہ رکاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رضی اللہ عنہم اجمعین روایت کی عبد اللہ بن زید نے ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے کہ تھے وہ صحابہ ایات ثابت
کہا اونھون نے کہ تھے ہم اوس حال مین کہ ناگاہ ظاہر ہوئے نشان مشرکین اور اونچی ہوئین صلیبین اونکی اور کلمات کفریہ اونکے بلند ہوئے اور بڑھے ہاتھی
اور پیادے ساتھ اونکے واسطے لڑائی کے جب کہ معاینہ کیا یہ حال مسلمانون نے تو خالص کین نیتین اپنی اور نہ کچھ خوف کیا اون دشمنون سے اور تضرع کی دعا
مین اپنے خالق سے اور فریاد کی اپنے مالک سے اور کثرت کی درودون کی اوپر آنحضرت کے پھر بڑھنے لگے یہان تک کہ قریب ہوئے اونسے اور چار ہوئین
آنکھین باہمین تو روکین مشرکین نے باگین اپنے گھوڑون کی اور کھڑا کیا ہاتھیون کو اور ڈالا اللہ تعالی نے اونکے دلون مین رعب اور نکلا ایک بڑا بطریق

انہیں کا گویا ایک برج تھا سونے کا چھپا ہوا اوسمیں ہیں کہ نہ ظاہر تھا سوا دو آنکھوں کے اور آگے تھا اوسکے ایک سوار شہسوار عرب کا ایسا آواز دی اوسنے
ای معشر عرب بھیجو طرف بادشاہ کے کسیکو واسطے گفتگو کے تو اطلاع کی مسلمانوں نے اسبات کی حضرت عمرو اور خالد کو اور چاہا حضرت خالد نے کہ جاویں
اوسکی طرف لیکن مانع ہوئے اونکے اور امرا اپس میں نکلے مقداد بن اسود اور قسم کھائی کہ نہ جاویگا اوسکی طرف کوئی اور سوا میرے کہا اوسنے عمرو اور خالد نے
کہا ای ابو عبد اللہ دیکھو کیا کہتا ہے تجسے یہ کافر اور بلاؤ اوسکو طرف کلمۂ اخلاص کے جو نجات دینے والا ہے قیامت میں پس اگر انکار کرے اسکا تو کہو کہ جزیہ دے
اپنے ہاتھ سے ذلیل ہو کر پھر اگر انکار کرے اس سے بھی تو لڑینگے ہم اس سے یہاں تک کہ حکم کرے اللہ تعالی اور وہ بہتر حکم کرنے والا ہے کہا واقدی رحمہ اللہ
نے پس سوار ہوئے مقداد گھوڑے پر اور چلے یہاں تک کہ کھڑے ہوئے جاکے آگے اوس بطریق کے اور تھا وہ بولص صاحب گھوڑ نائب بطریق بطلوس کا اور
آیا تھا اوسکی اجازت سے ہمراہ اور بطارقہ کے جب دیکھا اوسنے مقداد کو تو کلام کیا ساتھ عربی فصیح کے اور کہا ای بدوی کیا تو امیر ہے اپنی قوم کا کہا اونہوں نے
کہ نہیں کہا اوسنے کہ نہیں ہے مقصود میرا سوا امیر کے تاکہ کہوں اوس سے بات اپنے دل کی شاید کہ ہو اوس سے صلح درمیان ہمارے تمہارے کہا مقداد نے کہہ
جو تو چاہتا ہے اسواسطے کہ ہم وہ لوگ ہیں جب کرے کوئی کام ایک شخص ہمارا اور ہو اوسمیں نصیحت ہمارے اور مسلمین کی تو نہیں انکار کرتا اوسکا پھر کوئی اور جائز کہتا ہے
اوسکو سردار ہمارا سو کہو کام اپنا کہا اوسنے نہیں ہم کلام ہوتا میں مگر حاکم سے اور اگر وہ حاکم ڈرتا ہو مجھسے تو رکھدے نگاہیں دو ترجمہ یا اپنے تب سمجھ گیا مقداد
اوسکے اس کلام سے اور کہا افسوس ہو تجکو ای دشمن خدا اگر ہو تو اور باقی تیرے سب کوئی چھپے ہوئے ہتھیاروں میں تو بھی نہ فکر کرینگے ہم اسکی کچھ اور
اگر ایک شخص ہمارا مقابل ہو تمہارے ہزار سے تو حملہ کریگا پہلے اپنی طرف سے اور نہ کچھ فکر ہوگی اوسکو اسکی اور مدد اللہ تعالی کی جانب سے ترک کیا ہم
ہم لوگوں نے اپنے دلوں کو مطمئن موت پر اور جانتے ہیں اس دنیا کو فانی کہ نہ ہمیشہ رہیگا کوئی سوا اللہ تعالی کے سو کہو جو تیرے دل میں کہا اوسنے
نہیں سنتا میں مگر بات امیر کی نہ دراز کر مجھسے تقریر کو کہا مقداد نے کہ ہمارے دو امیر ہیں ایک امیر معاملات اور احکام کا اور دوسرا امیر ہے لشکر اسلام کا کس
امیر سے مطلب ہے تیرا کہا اوسنے بیان کر نام اون دونوں کا کہا مقداد نے کہ متولی امور عمرو بن عاص ہیں اور افسر لشکر خالد بن ولید رضی اللہ عنہما کہا اوسنے
منظور ہے مجکو بلوانا خالد کا کہ سنی ہیں میں نے عجیب باتیں اونکی اور ردی بیان کرتے ہیں اونکے حالات عجیبہ کہا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ سنا تھا اوسنے
حال خالد کا اور فراست اونکی تو سوچ رکھا تھا اپنے دل میں کہ فریب کروں میں اونسے اگر قتل کیا میں نے اونکو تو ہوگا واسطے میرے فخر تمام روم میں اور شکست
ہو جائیگا ناموس عرب کا اور اگر نہ قادر ہوا میں اونپر تو دریافت کرونگا میں مضمون اونکی گفتگو کا تب پھیری حضرت مقداد نے باگ اپنے گھوڑے کی اور آئے
پاس خالد کے تو کہا اونکو دیکھکر خالد نے کہ مقداد لوٹ آئے بیشک یہ دشمن خدا نہیں طلب کرتا سوا میرے اور کو اگر بلایا اوسنے مجکو تو جاؤنگا میں اوسکی طرف
اور اگر دیکھا میں نے اوس سے غدر تو نکالونگا جان اوسکی اوسکے کاندھوں کے درمیان سے اور مدد طلب کرتا ہوں میں اوسپر مالک علام سے کہا اونہوں نے
کہ خالد یہ امر ہے تجھے کہ آئے مقداد اور مطلع کیا عمرو اور خالد کو اپنے حال سے ساتھ اوسکے تب چلے خالد اوسکی طرف جلد پہنے ہوئے سامان
نورد کا اونکو اور اصحاب نے پس قسم کھائی حضرت خالد نے کہ ضرور ہے مجکو جانا اوسکی طرف اور گئے تیز یہاں تک کہ کھڑے ہوئے روبرو اوسکے جب
دیکھا اوسنے کہ آئے خالد تو سنبھلا اور ارادہ کیا اوسپر فریب کا کہ گرفتار کرلے اونکو کہا حضرت خالد نے ای بطریق خبردار ہو میں خالد ہوں کہو جو حاجت
کہ لایا تو اور بچو فریب و مکر سے کہ میں نبی ہوں مکر کا کہا بولص نے ای خالد بیان کر ارادہ اپنا اور قول فیصل درمیان ہمارے تمہارے اور تم لوگوں کے
اور جان لو کہ تم پچھتاؤ گے اس سے اور کھڑے ہوگے کل کو آگے اللہ تعالی کے پس اگر چاہتے ہو تم کچھ دنیا سے تو نقل کرینگے ہم تمہیں
اور دینگے ہم تمکو اپنے صدقے میں اسواسطے کہ نہیں نزدیک ہمارے استون میں کوئی ضعیف حال تجسے زیادہ اور معلوم ہوا ہمکو کہ تم پہلے تھے اس ملک
اپنے شہروں میں گرفتار قحط اور تنگی کے اور مرتے تھے لاغری سے اب جو مالک ہوئے تم ان شہروں کے اور بھرا پیٹ کو گوشت سے اور حلوا سے
اور لٹکائیں تلواریں جیسا کام کی اور امیر ہوئے بعد فقر و فاقہ کے اگر طلب کرو ہمسے کوئی چیز تو دینگے تمکو خوشی سے مگر پھر نہ خواہش کرو ہمارے شہروں کی
جب کہ طمع کی تمنے اونکی خیر میں اور قناعت کرو ہمسے تھوڑے پر کہا راوی نے جب کہ سنا خالد نے کلام اوسکا کہا ای سگ نصرانی جھوٹے واسطے اللہ تعالی کے

طرف ہمارے سے ایک نبی اپنا اور ہدایت کی اوسنے ہمکو گمراہی سے اور نکالا جہالت سے اور مالک کیا اللہ تعالی نے ہمکو اون چیزون کا کہ بے پروا ہین ہم بسبب اونکے تمہارے سامنے قسے سے اور درست کر دیا ہمکو مال تم لوگون کا اور جائز کین واسطے ہمارے عورتین اور اولاد تمہاری مگر یہ کہ کہو تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وگرنہ مانو جزیہ دو اپنے ہاتھ سے ذلیل ہو کر اور اگر انکار کرو اسکا بھی تو تلوار فیصل ہے درمیان ہمارے تمہارے یہان تک کہ حکم کرے اللہ تعالی اور وہ بہتر حاکمون کا ہے اور وہ مدد کرتا ہے جسکی چاہتا ہے اور جنگ و جدال محبوب و مرغوب تر ہے ہمکو صلح سے اور اگر گمان کرتے ہو تم کہ نہین کوئی امت ضعیف تر آگے تمہارے تستے تو تم زدیک ہمارے بمنزلہ کلاب کے ہو تحقیق ایک شخص ہمارا لڑتا ہے تمہارے ہزار سے اور نہین یہ باتین صلح چاہنے والون کی اگر ہو یہ طمع کہ امید ہے تجکو تجھپر غالب آنے کی بسبب تنہا ہونے کے میرے لوگون سے تو یہ بہت دور ہے تجھسے اگر چاہتا ہے تو لڑنا تو طیار ہو کہ مین مقابل تیرا ہون اور تیرے سب لوگون کا انشاء اللہ تعالی جب کہ سنا بولس نے یہ کلام خالد کا کودا اپنے زین پر اور کہا نہین واسطے تیرے میرے پاس مگر یہ تلوار پھر نکالی اور قریب آیا خالد کے اور بھڑ لگیا اوسنے اور ماری اونکی زرہ اور پٹکے پر اور پکار اپنے لوگون کو کہ جلد آؤ تحقیق قدرت دی مجکو صلیب نے اس امیر عرب پر تب دوڑے طرف اوسکے بطریق ہر طرف سے اور نکلا ایک ٹکڑا دو سو سوارون کا کھینچے ہوئے تلوارین اور آئے خالد پر جب دیکھا خالد نے آنا اونکا اپنی طرف توجہ کی ایک شیر کی سے اور للکارا گھوڑے کو اور نکال لے گئے آپکو اوس بطریق سے بعد اسکے کہ گھیر لیا اونکو رومیون نے اور آیا دوسرا گروہ درحالیکہ خالد مارتے تھے اونکو دہنے بائین اور للکارتے دشمن خدا کا للکارتا تھا اور کہتا تھا اونکو کہ خرابی ہو تمہاری پکڑ لو اسکو قبل اسکے کہ نکل جاوے تمہارے ہاتھ سے کہا راوی نے اور تھے اوس وقت ضرار و فضل بن عباس اور علی بن عقیل اور عبد اللہ بن جعفر اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص اور عبد اللہ بن طلحہ اور عبد اللہ بن مقداد اور سلیمان بن خالد کھڑے ایک ٹیلے پر قریب لشکر روم سے جب دیکھیں اونھون نے تلوارین برہنہ رومیون کے ہاتھون مین اور گھرے ہوئے خالد کو تو دوڑائے گھوڑے اپنے اور پیش قدمی کی اونمین سے واسطے لڑائی کے ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑھکر

اشعار

عليك ربي في الامور المتكل
انا ضرار الفارس القوم البطل
اغفر ذنوبي ان دنى مني الاجل
باغي على الاعداء اضحى مشتعل
يا رب وفقني الى خير العمل
اقمع بسيفي الروم حتى ينجهل
واهم عني سيدي كل الزلل
مالي سواك في الامور من امل

یعنی تجھپر اے رب میرے سب کامون مین بھروسا ہے بخش دے میرے گناہ اگر نزدیک آئی مجھسے موت اے رب توفیق دے مجکو نیک کام کی اور مٹا دے مجھسے مالک میرے ہر لغزش کو مین ضرار ہون سوار قوم کا بہادر ہاتھ میرا دشمنون پر ہو گیا نزدیک اونکے ڈال میری تلوار سے رومیون کو یہانتک کہ مین جاہل ہون نہین ہے تجکو تیرے سوا کامون مین کوئی امید کہا راوی رحمہ اللہ نے کہ حدیث کی مجھسے رفاعہ بن قیس نے کہا اوسنے حدیث کی مجھسے حامد بن عباس نے زبانی اپنے باپ کے اوسنے زبانی نافع بن علقمہ یربوعی کے کہا اونھون نے کہ تھا مین بیچ قلب لشکر عمرو کے واقعہ مرج دمشق مین اور ہم دیکھ رہے تھے ناگاہ دیکھا ہمنے کہ کھینچین رومیون نے تلوارین اور گھیر لیا خالد کو تب نکالا ہمنے ایک گروہ اپنے چنے ہوئے سوارون کا میمنہ کی طرف سے اور جلد پہونچے ہم اوس طرف اور پہلے پہونچے تھے ہمسے ضرار اور وہ جماعت نے کو اور تھے ضرار برہنہ تن لیے ہوئے تلوار اور گرتے تھے مانند شیر کے اور اونکے لوگ پر دے کرتے اونکے پیچھے سے اور حملہ کیا اونھون نے بولس پر تو کانپنے لگے ہاتھ پانون اوسکے اور کہا اے خالد بچا مجکو اس شیطان سے قتل کرنے سے نہ مجکو اور نہ مارے نہ دے اسکو کہ مین شوم جانتا ہون اسکی صورت کو کہا خالد نے یہی قاتل تیرا خواہ مخواہ ہے یہ ہلاک کرنے والا ہے امثال اور اقران کا اور قاتل ہے وردان کا اور شاہ ترکمان کا اور قتل کرنے والا ہے بندگان صلیبان کا اور ہر کافر بالرحمن کا پس اسی حال مین جھکے ضرار اوسپر اور ہلائی اپنی تلوار اور پکارا اے عدو اللہ نہ بچیگا تجکو مکر و فریب تیرا ساتھ مصاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور چاہا اوسپر وار تلوار کا کہ آواز دی خالد نے کہ بس کرو اے ضرار یہان تک کہ حکم کرون مین تمکو اوسکے قتل کا اور آگئے اتنے مین اور صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اور ہر ایک جلدی کرتا تھا اوسکے قتل کی کہا اونکو خالد رضی اللہ عنہ نے ٹھہرو کہا راوی نے کہ دیکھا بولس ملعون نے جو کہ نازل ہوا اپنے پر پس کھینچ لیا اوسکو ضرار نے زین پر سے اور دے مارا اوسکو زمین پر کہ بیہوش ہو گیا اور اشارہ کیا اپنی اونگلی سے امان کا خالد سے کہا خالد نے ایک کافر امان ملتی ہے اہل ایمان کو۔

سو نہر پر چوبین اور لڑین خولہ بنت ازور خود کافرون سے بہت جب دیکھا یہ حال غانم نے اور تھے ساتھ اونکے قیس بن حارث اور رفاعہ بن زہیر مخزومی اور پانسو سوار صاحب شجاعت اور قوت کے سو پکارا اونکو غانم نے اَلْجَنَّةَ اَلْجَنَّةَ یَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ تو کود پڑے اور حملہ کیا کفار پر ساتھ نیت صادق اور قدم ثابت کے اور جب دیکھا اونکو کفار نے آتے ہوئے بھاگے پیچھے کو کہا راوی نے الغرض چلتی رہی تلوار آپس مین اول صبح سے عصر تک پھر اوتاری اللہ تعالی نے نصرت اصحاب کرام پر اور تھے سب ہاتھی والے کہ مارتے تھے اصحاب کو ساتھ نشاب کے سو آئے مفرج بن عیینہ فزاری طرف اوس ہاتھی کے کہ پیش رو تھا چار سو ہاتھیون کا پس برچھا مارا اوسکی ایک آنکھ مین کہ گڑ گیا اوسمین برچھا اور نہ نکال سکے پھر اوسکو پھر بھاگا ہاتھی اور گرا دیا اپنے سوارون کو اور پیسا اونکو اپنے پانون مین یہان تک کہ مار ڈالا اون سبکو پھر متابعت کی اوسکی سب ہاتھیون نے کہ گرایا ہر ایک نے اپنے سوارون کو اور کچل ڈالا پانون مین اور آواز دی مفرج نے لوگون کو کہ مارو انکے لبون اور خرطومون مین کہ یہ جا ہے قتل انکی تب دوڑے بنی فزارہ اور بنی قرادہ اور بنی عبس کہ مارتے تھے لبون پر قیلیون کے یہان تک کہ مارے ایک سو ساٹھ ہاتھی مع اونکے سوارون کے اور ہمیشہ تھا لشکر بیچ حملات مکررہ اور قتال شدید کے یہان تک کہ ہوئی رات اور باز رکھا دونون لشکرون کو لڑائی سے تو لوٹے رومی اور حبشی طرف اپنے مقامون کے اور جستجو کی مسلمانون نے اپنے شہیدون کی تو نکلے وہ دو سو چالیس آدمی کہ خاتمہ کیا اونکا اللہ تعالی نے شہادت پر اور ڈھونڈھا مشرکون نے اپنے کشتون کو سو نکلے وہ پانچ ہزار اہل نوبہ اور بجاۃ اور روم کے پھر شب گذاری مسلمانون نے ساتھ خبرداری کے درحالیکہ پڑھتے تھے قرآن اور دفن کرتے تھے شہیدون کو پھر فجر کو دوسرے دن کھڑے ہوئے واسطے اصلاح شان اپنے کے کہ ناگاہ پیش آیا لشکر روم و حبش کا بیچ پورے ساز و سامان کے باندھے ہوئے پانچ صفین ہر صف چالیس ہزار کی اور تھے پیادے درمیان اونکے پچاس ہزار کہا مسیب قیس بن علقمہ نے کہ گیا مین عراق مین اور دیکھا مینے لشکر کسری اور جر اسقہ اور یرموک اور جنادین اور واقعہ مصر اور قبط اور فتح اسکندریہ اور دمیاط سبکو لیکن نہ دیکھا مینے مثل اس کثرت کفار کے جو تھی مرج دہشور مین جب کہ دیکھا ہمنے اونکو آتے ہوئے تو سوار ہوئے ہم اور سوار ہوئے خالد کہ پھرتے تھے درمیان صفون کے اور کہتے تھے اے لوگو نہ دیکھو گے تم ملک مصر اور بلاد صعید مین کوئی لشکر بعد آج کے انکے برابر اگر شکست دی تمنے انکو تو نہ طاقت ہوگی انکو کبھی سنبھلنے کی اب سچے ہو جہاد مین اور لازم پکڑو صبر اور پیچھو پشت دینے سے کہ مستحق ہوگے اوس سبب سے نار کے اور نہ حملہ کرنا یہان تک کہ حکم دون مین تمکو کہا راوی نے کہ جب دیکھا اون بطریقون نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مستعد جنگ پر تو دلیر ہوئے بعض اونکے بعض پر اور کہا البرس بہائی بولص مقتول نے کہ جان لو جب شکست دی ہمنے اس لشکر عرب کو تو نہ ٹھہرے ہون گے یہ بعد اسکے کبھی مقابلے پر ورنہ مالک ہونگے یہ تمہارے شہرون کے اور قتل کرینگے اور پکڑینگے اہل و عیال کو اب لازم پکڑو صبر اور ہو حملہ تمہارا ایکبارگی اور نہ متفرق ہو اور کرو ہاتھیون کو آگے اور پیادون کو پیچھے اونکے اور مدد چاہو صلیب سے کہ وہ مددگار تمہاری ہے کہا راوی نے اور عمرو اور خالد بولے لوگون سے کہ چاہتے ہین ہم دریافت کرنا حال ان لوگون کا سو کون تحقیق کریگا واسطے ہمارے تو آگے بڑھے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ اور کہا مین ہون پھر گئے قریب اوس لشکر کے اور دیکھا اسباب و سامان اونکا اور نظر کی طرف ہتیار اونکے خودون اور بیارق اور نشانون کے کہ برابر تھے مانند باز و کرگس کے اور دیکھا اونکو کفار نے اور کہا کہ یہ سوار آیا ہے طرف ہمارے تجسس کو بیشک یہ طلیعہ اونکا ہے ابھی اون مین پیش قدمی کرتا ہے اسکی طرف تو نکلے تیس سوار اونکے جب دیکھا اونکو فضل بن عباس نے تو لوٹے پیچھے کو گویا کہ بھاگتے ہین اور دوڑایا گھوڑا تھوڑی دور پھر پلٹ پڑے اونپر یکبارگی اور مارا اونمین سے دو تین کو تو خوفناک ہوئے دل اونکے اور بھاگے اور پیچھا کیا اونکا فضل بن عباس نے درحالیکہ گراتے تھے ایک سوار کو بعد ایک کے یہان تک کہ مارے اونکے بیس سوار اور جب پاس پہنچے لشکر روم کے تو لوٹ آئے مسلمانون مین اور اطلاع دی اونکو اوس حال کی کہا اونھون نے فریب کھایا تمنے اپنی جان پر اے ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا فضل نے کہ پیچھا کیا میرا اون لوگون نے اور ڈرا مین کہ دیکھے مجکو اللہ تعالی بھاگتا ہوا تو جہاد کیا مینے اخلاص سے اور مدد کی میری اللہ تعالی نے اونپر اور جان او یہ سب غنیمت ہماری ہین انشاء اللہ تعالی کہا راوی نے پھر متوجہ ہوئے عمرو اور خالد واسطے ترتیب لشکر کے میمنہ اور میسرہ پر جیسا کہ گذرا پہلے دن میں اور کیا بیچ ساقہ کے زیاد بن ابی سفیان بن حارث کو ساتھ ہزار سوار کے گرد عورتون اور لڑکون اور اسباب کے اور تھین اونمین عورتین

اور عمامے تو عنقریب پہنین گے ہم کپڑے اور عمامے تمہارے اور مالک ہونگے ہم تمہارے شہرون کے جیساکہ مالک ہوئے ہم شام اور مصر اور عراق اور یمن اور حجاز اور روم کے بولا وہ راہب کیا لوٹ جاؤن مین اور کہون یہ سب اپنے لوگون سے اور مین بیشک آیا ہون بطلوس صاحب بہنسا کی طرف سے اور بھیجا اوسنے مجکو طرف صاحب اہناس کے اور متفق ہوئے سب بادشاہ اور بطارقہ پھر بھیجا اونھون نے مجکو طرف تمہارے اب جاتا ہون مین اونکی طرف اور کہتا ہون اونسے جواب تمہارا پھر لوٹ گیا وہ اوس طرف کو آیا تھا وہان سے اور بیان کی اوسنے سب تقریر خالدؓ کی پھر لکھا اونھون نے سب بادشاہون کو اور جواب بھیجا اوسکا سینے ساتھ لڑائی کے پس آگے بڑھے رومی اور حبشی اور آگے کیے اپنے ہاتھی اور آگے اونکے پیادون کو ساتھ کمانون اور تلوارون اور ڈھالون کے تب آواز دی فضل بن عباس اور رفاعہ بن ہبیرہ محاربی اور قعقاع بن عمرو تیمی اور شرجبیل بن حسنہ اور مقداد بن اسود کندی اور معاذ بن جبل نے لوگون کو اور کہا اے معشر مسلمین جان لو کہ بہشتین کھولی گئین ہین اور جھانکتے ہین فرشتے اور حورین پھر پڑھی یہ آیت اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ یعنی اللہ نے خرید لی مسلمانون سے اونکی جان اور مال اس قیمت پر کہ اونکو بہشت ہے پھر آراستہ کین صفین اور بڑھے خالدؓ اور کہا ملاؤ گھوڑون کو اور ثابت قدم رہو اور جان لو کہ یہ زائد ہین تمسے دس حصے تمہارے سے بلکہ زائد ہین اس سے بھی اور لڑو انکو عصر تک کہ وہ وقت عصر کا ہی اعداء اللہ پر اور بچو تم پشت دینے سے اور لڑو ساتھ برکت اور مدد اللہ تعالیٰ کے کہا راوی نے پس جمع ہوئے حبشی اور بربر اور اہل نوبہ اور بجایہ کے جب قریب ہوئے دونون لشکر تو مارے مسلمانون پر ہاتھیون والون نے نشاب اپنے اور شہید کیا بہت لوگون کو اور بہتون کو زخمی اور خالی جاتے تھے کبھی ساتھ تلوار کے میمنہ پر اور کبھی گرتے میسرہ پر اور تھے ہاتھی والون مین اہل سودان اور بربر سے کہ رہنے والے ایک جگہ کے کہتے تھے انکو قوادجرہ ہوئے تھے اوپر کے ہونٹ اونکے بھین اونمین گرمیان تانبے کی پس لڑائی کے وقت نہین نکلتے تھے وہ قواد مگر جب کہ خوب گرم ہوتی لڑائی اور کمال پہونچا والے ضرب سے اور تھے وہ حبشی بڑے دراز قد ہر ایک اونمین کا دس گز کا تھا جب کہ ارادہ کرتے وہ لڑائی کا تو ڈالتے ہر گڑی مین زنجیرین اور باندھتے ہر اوسکے کنارے مین ایک ایک شخص کو اہل بربر سے پھر اگر صلح ہوتی درمیان دونون جماعتون کے تو بہتر ورنہ نکالتے وہ اونکو اور چھوڑ دیتے زنجیرین اور دیتے اونکو گرز لوہے کے بڑے بڑے کہ مارتے وہ اوس سے سوار اور گھوڑے کو اور قتل کرتے دونون کو ایک ضرب مین اور بعضے اونمین کے چڑھتے ہاتھیون پر اور لڑتے اوپر سے الغرض جب کہ مقابل ہوئے دونون لشکر تو نکلے وہ قواد اور تھے اونکے جسمون پر چمڑے چیتون کے پٹے ہوئے کاندھون پر بندھے ہوئے اور پیٹھ اور کمر کے اور باقی تھے وہ برہنہ تن اور سر کہ تھا اونپر سوا اوس چمڑے مذکور کے اور تھے اونکے ہاتھون مین گرز اور لوگ کھینچے لاتے تھے اونکو زنجیرون مین اور باقی لشکر دیکھتے تھے کہ کدھر حکم کیے جاتے ہین حملے کا اور جب دیکھا اونکو مسلمانون نے تو ثابت قدم رہے بعضے اور گھبرائے بعضے کہا راوی نے اور نکلا بطریق بھائی بولص مقتول کا سوار ایک بڑے گھوڑے پر کہ پڑی تھی اوسپر ایک کمر ہاتھی کے چمڑے کی اور شروع کی لڑائی کہا راوی نے اور حدیث کی مجھسے خالد بن اسلم نے ظریف بن طارق ازدی سے کہا اونھون نے جب کر کیا یہ کام اوس بطریق نے تو بھاگی اوسکے آگے سے ایک جماعت ازد کی اور دیکھا ایک سوار کو کہ متوجہ ہوا اوسکی طرف دوڑتا ہوا گھوڑے کو برہنہ بدن یہان تک کہ قریب ہوا کفار سے اور پڑھے یہ اشعار

اشعار

لقد ملکت یدی سنانا وصارما ... اذل عداة اللہ ان جئت قادما
وانی کالضرغام قد ضن بقفرة ... واصبح مولاها عن السعی نائما
وانی لهم شبه الحمام اذا انتشی ... علیه شجاع لا یزال مصادما
وقد ملک اللیث الغضنفر ... واصبح فیها بالمخالب حاطما

یعنی البتہ مالک ہوا ہاتھ میرا نیزے اور تلوار کا ذلیل کرونگا مین دشمنون کو اگر آؤنگا مین پہونچنے والا اور چھوڑ دونگا اونکو سنگ مرمر کے مانند جب چلتا ہے اور شیر ایسا بہادر کہ رہا کرتا ہی صدمہ دینے والا اور مین تو جیسے بکریان کہ چلی گئین ایک میدان مین اور ہوگیا مالک اونکا دوڑنے سے سونے والا اور مالک ہوگیا شیر جنگل کا اون سب کو اور ہوگیا اونمین لپٹے چنگلون سے توڑنے والا کہا راوی نے پس آواز دی اوس سوار نے کہ مین ہون ضرار بن ازور قاتل ملوک شام ناصر دین اسلام مسمار کنندہ کفار میر قاتل بولص بدکردار کا جب سنا رومیون نے کلام اوسکا پیچھے ہٹے اور حملہ کیا اونپر ضرار نے بولا بطریق کون ہے تو بدو کہ ہوتا ہے برہنہ تن اور لڑتا ہے کبھی تلوار اور کبھی برچھیون سے کہا لوگون نے کہ یہ ضرار ہین تب حیران ہوا وہ ملعون اور کہا کیا یہی ہے قاتل میرے بھائی کا

اب چاہتا ہون کہ لون اس سے کینا اپنا اور ارادہ کیا نکلنے کا لیکن آگے آیا اوسکے بولص قیصر بطارقہ موضع کورہ کا اور ہوا مین لونگا اس سے عوض تیرا پھر حملہ کیا
اوسپر اور لڑتے رہے یہ دونون تھوڑی دیر تک اور نہ گذری زمانہ ایک ساعت سے کہ برچھا مارا اوسکے سینے مین ضرار نے کہ پھر گئی نیزہ اوسکی اور نکلی پیٹھ اوسکی
پشت سے اور گرا بیہوش ہوکر اور دے گیا اللہ تعالیٰ جلد روح اوسکی دوزخ مین تب کہا بطلس نے کہ یہ ایک جنی ہے اور نہین آدمی لڑ سکتا جنی سے پھر پہنا سامان
جنگ اپنا اور عصابہ باندھا موتیون کے جڑاؤ کا اور اوپر زرہ کے پہنا لباس جو اہر جڑا ہوا پھر نکلا ضرار کی طرف سوار ہوگیا اوسکا ایک بطریق تمام کورہ کا نام
نام اور قسم دی کہ نکلے جنگ ضرار پر کوئی سوا میرے پھر حملہ کیا ضرار پر اور کہا ہٹ جا تو لڑائی سے لیکن نہ سمجھا کلام اوسکا ضرار نے اور حملہ کیا اوسپر تب نکالی اوسنے
صلیب سونے کی اپنے گلے سے تو ہنسے اوسپر ضرار اور کہا تو مدد چاہتا ہے صلیب سے اور مین مدد چاہتا ہون اللہ تعالیٰ سے اور ظاہر کیے ہر ایک نے ہنر جنگ
کہ خوفناک ہوئے آدمی دیکھکر پھر آواز دی خالد اور باقی امرا کو کیا ہے یہ دیر اے ضرار اور کھولی گئی جنت واسطے تیرے اور واسطے تیرے دشمنون کے نار تو شتابی کر
ضرار اور حملہ کیا بطریق پر اور آواز دی رومیون نے بھی اپنے صاحب کو تو لڑتے رہے دونون خوب یہان تک کہ گرم ہوا آفتاب اور تھک گئے بازو اور پھر گئے پسینے مین
گھوڑے دونون کے کہا بطریق نے ضرار سے کہ اوتر پڑین ہم دونون گھوڑون سے اور پیادہ لڑین تاکہ راحت لین گھوڑے ناگاہ افسر بطارقہ اور اوٹھا اس کا
نکلا ہمراہ لیے ایک گھوڑا واسطے اوسکی سواری کے جب دیکھا اوسکو ضرار نے تو آواز دی اپنے گھوڑے کو کہ ثابت رہو ساتھ میرے اس گھڑی ورنہ شکوہ کرونگا
مین تیرا آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ٹپکنے لگے آنسو گھوڑے کی آنکھ سے اور تیز ہوا زیادہ اپنی عادت سے اور حملہ کیا ضرار نے بطریق پر اور مارا اوسکے
ایک برچھا کاری اور گرا دیا اوسکو اور پکڑ لیا گھوڑا اوسکا اور چاہا قتل کرنا اوسکا کہ آ گیا اتنے مین ایک لشکر دس ہزار رومیون کا ساتھ بطریق شاول نام کے کہ تھا وہ بطارقہ
اشمونین سے اور گھیر لیا ضرار کو اور تھا اوپر سر شاول کے تاج سونے کا اور جب دیکھا اصحاب نے گرد اوس کو آتے ہوئے طرف ضرار کے پہنے ہوئے تاج مرصع بولے
خالد سے کیا سبب ہے کہ دیر کرتے ہین ہم بیچ مدد اپنے رفیق کے اس حال مین کہ گھیرا ہے اوسکو رومیون نے تب نکلے خالد ساتھ دس سوار چیدہ کے کہ فضل بن عباس
بن عبد المطلب اور بھائی اونکے اور عبد اللہ بن جعفر اور مسلم اور علی اولاد عقیل کے اور عبد اللہ بن عمر بن خطاب اور عبد الرحمن بن ابو بکر صدیق اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص
اور عبد اللہ بن مقداد تھے اور سید تھے کہ انھون نے برچھے اور چھیڑ دین باگین اور جب کیا ضرار نے تنہا آگے رومیون کے یہان تک کہ پہنچے یہ سب سردار
بولے بشارت ہو اے ضرار کہ آئی تجکو نصرت اور خوشی اور دور ہوا خوف و غم تیرا اس کافر سے اور طلب کر مدد اللہ تعالیٰ سے کہا ضرار نے کہ مقصد قریب ہے
خوشی اللہ تعالیٰ کی طرف سے پھر بکھر گئے لوگ دونون طرف کے اور قصد کیا خالد نے طرف صاحب تاج کے اور ضرار نے پہلے دشمن کا اور دیکھا انھون نے
مسلمانون کو کہ گھیر لیا آکر اور کاٹنے لگا بطریق شاول اور بھاگنا چاہا ضرار کے پہلے مقابل سے تو کود پڑے اوسپر ضرار اپنے گھوڑے سے اور ڈال دیا نیزہ
اور لپٹ گئے اوسکو اور کشتی ہوئی دونون کی اور تھا وہ دشمن خدا قوی ہیکل تنومند اور ضرار لاغر بدن تھے مگر دی اللہ تعالیٰ نے اونکو قوت اور رہا اوکی پیچ
دیر ہوئی کشتی مین تو مارا ضرار نے ہاتھ اپنا اوسکی پیٹھ مین اور دے مارا زمین پر تب پکارا اوسنے اپنے بطریقون کو اور بلند ہوا شور دونون طرف کے لوگون سے
لیکن بند دیر کی ضرار نے کہ چڑھ بیٹھے اوسپر اور وہ پکارتا تھا مثل اونٹ کے اور نکالی تلوار اور ذبح کیا اوسکو تو آواز کی اوسنے اسقدر کہ سنی دونون لشکرون نے
پھر حملہ کیا روم و حبش نے تو اوٹھے ضرار اوسکے سینے سے اور سوار ہوئے گھوڑون پر اور تکبیر کہی مسلمانون نے اور مل گئے دونون لشکر اور واقع ہوئی جنگ عظیم
اور حملہ کیا حبشیون اور اصحاب سلاسل نے کہ بارتے تھے لوہے کے گرز ان سے اور ہوا وہ دن سخت کہ متفرق ہو گئے پیادہ اور سوار اور تھا عمرو
بن عاص پکارتے تھے لوگون کو واسطے لڑائی کے اور کہتے تھے اے حاملان قرآن یاد کرو رب رحمان کے کہ خوش ہو اوسے لوگ اور تھے کہتے اور حبشی تھے
دلون کی اور حبشی مارتے تھے گرز آہنی اوپر سوار اور گھوڑے کے کہ گرتے اوسکی ضرب سے دونون اور اسی طرح ہاتھی والے مارتے تھے پیادہ اور سوار مسلمانون کو
یہان تک کہ وقت عصر ہوا اور قتل ہوئی دونون طرف سے خلق کثیر اور غالب آئے خالد اپنے دشمن شاول ملعون پر اور مارا اوسکے برچھا سینے مین کہ نکلی نوک
اوسکی پشت سے اور گرا وہ زمین پر خون آلودہ اور گئی روح اوسکی جلد دوزخ مین کہا راوی نے کہ جب کہ واقع ہوا یہ قتال عظیم تو ہٹے ہوئے دونون لشکر اور
منتخب کیا بنی حارث اور بنی لخم اور بنی مالک سے پانسو سوارون کو اور سپرد کیے اونکو اور کہا تو والا ان پر سردار ہے آگے اونکے

طرف سفید ہاتھی کے جو پیشرو تھا کل پانسو ہاتھیون کا تلوار لیکر یہ شعر پڑھتے ہوئے متوجہ ہوئے

یا لک من جثۃ کبیرۃ　لقیت کل کبیرۃ وخطیرۃ
الیوم قد ضاقت بک الحضیرۃ　حتی تری ملقی علی الحفیرۃ

یعنی آئی وہ کہ تیرا جسم بڑا ہی بھاری تو ہر ایک بڑی بڑی لڑائی مین آج کے دن تنگ ہوگیا تجہپر مکان یہان تک کہ دیکھا جاوے تو پڑا ہوا گڑھے مین پھر ماری اوسپر تلوار تو بھاگا وہ اور گر پڑا اور بیٹھا اوسپر حبشی درمیان عماری چڑھے کے جب کہ گرا وہ ہاتھی زمین پر تو کود پڑے وہ کفار اوسکی پشت سے لیے ہوئے گرز ہاتھون مین اور مارا ایک گرز رفاعہ پر لیکن خالی دی اونھون نے ضرب اوسکی اور ماری تلوار اوسکے سینے کے کاندھے پر اس قوت اور چستی سے کہ نکل گئی اولٹی پسلیون سے اور گرا وہ دشمن خدا خون آلودہ مردار ہوکر اور حملہ کیا عرب نے باقی ہاتھیون پر اور شروع کیے برچھے مارنے ہاتھیون کی آنکھون مین تو پیچھے بھاگے سب کہا راوی نے اور متوجہ ہوئے خالد اور مقداد اور باقی امرا صاحبان استعداد طرف اون قواد کے کہ آگے ہوا ذکر اونکا اور طلب کی اللہ تعالی سے مدد اور ثابت قدمی اور شروع کیا کہ آتا ایک سوار اونکے سیدھی طرف سے اور ایک اولٹی طرف سے اور قتل کرتے پہلے اونکی زنجیر پکڑنے والون کو پھر خود پکڑ لیتے کنارے زنجیرون کے پھر چھیدتے اونکو برچھیون سے تو مطیع ہوجاتے وہ مانند اونٹ بھاگے ہوئے کے پھر لے لیتے یہ گرز اونکے ہاتھون سے اور مار ڈالتے اونکو اور رہا یہ قتال برابر اسی حال پر یہان تک کہ شب ہوئی اور الگ ہوئے دونون لشکر اور مارے گئے تھے دونون طرف بہت لوگ اور مارے مسلمانون نے اونمین بارہ ہزار اور پندرہ بطریق کو مع بادشاہ حبش کے اور شب گذاری مسلمانون نے ساتھ بیداری اور نگہبانی کے فجر تک کہا راوی نے اور تھک گئی تھی بسبب زخمون کے ایک جماعت مسلمانون کی اور ایک گروہ مسلمانون کا دفن کرتا تھا شہیدون کو اور ایک گروہ علاج کرتا تھا زخمیون کا اور ایک طائفہ پڑھتا تھا قرآن مجید کو اور ایک گروہ مشغول تھا نماز مین اور ایک طائفہ مشغول تھا خواب میں باعث محنت اور تکان اور خالد بن ولید اور زبیر بن عوام اور مقداد بن اسود اور عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہم پھرتے تھے گرد لشکر کے صبح تک اور جب ظاہر ہوئی صبح تو اذان دی مؤذن نے اور نماز پڑھی عمرو بن عاص نے ساتھ لوگون کے ساتھ سورہ فتح کے پھر دعا کی اللہ تعالی سے نصرت کی اور بعد فراغت دوڑے طرف گھوڑون کے اور سوار ہوئے اونپر اور آراستہ کین صفین اپنی مثل پہلے روز کے اور بعد فراغت ترتیب صفون کے متوجہ ہوئے امرا کہ تحریض کرتے تھے لوگون کو قتال پر اور مقرر کیا اوپر لشکر ساقہ کے رافع بن عمیرہ طائی اور حارث بن قیس اور رفاعہ بن زہیر کو ساتھ پانسو سوارون کے کہا راوی نے جب کہ ملے دونون لشکر اور بڑھا قتال اور مشغول ہوا ہر شخص اپنے حال مین اور ہٹاتے تھے ہمراہی رافع کے دشمنون کو آنے سے طرف عورتون اور لڑکون کے پس وہ عورتین کہ ہوا پہلے ذکر اونکا لڑتین اوسمین سخت لڑنا ناگاہ نکلا ایک بڑا لشکر ابطارقہ اور حبش اور بجایہ کا ہمراہ لیے ہوئے چھ سو ہاتھی اور دھوکا دیا ہمکو کہ ہم مشغول ہوئے طرف لڑائی کے اور گھیر لیا اونھون نے ہماری بڑی ایک جماعت کو اونٹون اور عورتون اور لڑکون مین سے قریب دو ہزار اونٹ اور دو سو عورتون وغیرہ کے اور تھے بیچ اونکے زائد بن باح بکری اور عباد بن عاصم غنوی اور دو سو سوار ساتھ اونکے پس لڑے یہ لڑائی سوت کی یہان تک کہ پارہ پارہ ہوگئے زخمون سے اور لڑین عورتین ساتھ لکڑیون اور تلوارون اور خنجرون کے پس واسطے اللہ کے ہے خوبی غفیرہ بنت غفار اور سلمہ بنت زاہر اور مثل انکے اور عورتین کہ لڑین اسقدر کہ زخمی ہوئے تلوارون سے سر اونکے اور خون آلودہ ہوئے مونہہ اونکے اور وہ کہتی تھین اللہ اللہ ای عورتون عرب لڑو اپنے لشکر اور اپنی جانون کی طرف سے ورنہ پکڑی جاؤگی تم بیچ ہاتھ کفار اور حبشیون کے تو لڑین وہ لڑائی موت کی اور شہید ہوئے مسلمانون مین سے پندرہ آدمی اور پکڑے گئے وہ باقی لڑکون اور عورتون کو پھر آیا ایک سوار دوڑتا ہوا طرف خالد اور عمرو بن عاص کے اور مطلع کیا اس حال سے درحالیکہ وہ مشغول تھے سخت لڑائی مین تو شور پڑا مسلمانون مین اور نکلی ایک جماعت امرا کی لڑائی کے درمیان سے کہ وہ فضل بن عباس اور عبداللہ بن عمر بن خطاب اور عبدالرحمن بن ابوبکر اور زیاد بن ابی سفیان اور عبداللہ بن ابی طلحہ اور ضرار بن ازور وغیرہ ہین اور ہمراہ ہوئے اونکے چھ سو سوار عربی شریف قوم کے پس جا لیا اونکو نزدیک سیرے پہاڑ کے اور وہ جاتے تھے طرف فیوم کے پس اوسوقت للکارا اونکو ضرار اور فضل بن عباس نے کہ کہان جاتے ہو ای دشمنان خدا تو لوٹ پڑے رومی اور حبشی اونپر اور واقع ہوئی جنگ شدید پھر حملہ کیا ضرار نے افسر حبش پر اور مارا برچھا کہ ہی اوسکے سینے مین کہ پار ہوگیا اور ایسے ہی فضل بن عباس آئے ایک بطریق عظیم پر اور برچھا مارا اوسکے کہ گرا وہ خون آلود اور گئی روح اوسکی طرف

دوزخ کے کہا راوی نے سبب واقع ہوئی جنگ عظیم اور جبکہ رومیون نے یہ ثبات قدمی اونکی دیکھی تو چھوڑ دیا اپنے ہاتھون سے جو کچھ لوٹ لائے تھے اور بھاگے
تو پیچھا کیا اونکا مسلمانون نے اور چھوڑا لیا قیدیون کو مع اپنے اہل و عیال کے اور کھولا اونکے قیدیون کو اور ہمراہی کی اونکی مسلمان عورتون نے ساتھ
عمود اور سیوف اور خنجرون کے اور مارتی تھین عورتین لکڑیان گھوڑون کے مونہہ پر اس طرح کہ گرتا تھا گھوڑا اپنے مونہہ پر اور پکڑتی تھین عورتین سوار کو اور گراتی تھین
کھینچکر زمین پر پھر قتل کرتی تھین اوسکو یہان تک کہ قتل کیا ایک جماعت روم و حبش اور بجاۃ وغیرہ کو جب دیکھا اونھون نے یہ حال بھاگے ہوش و حواس باختہ
مسلمانون کے آگے سے اور پیچھا کیا اونکا مسلمانون نے ساتھ مارنے اور قید کرنے کے یہان تک کہ مارا اونمین سے ایک خلق کثیر کو اور پکڑ لیے چھ سو آدمی
روم و حبش سے اور لوٹ لیا اونکے سامان و گھوڑون کو کہا راوی نے یہ ہوا ماجرا اون لوگون کا اور حال لشکر کا یہ ہوا کہ مشغول سب تھے قتال عظیم اور ضرب و طعن
شدید مین اور قتل کیے سواران دلاور اور کھڑی ہوئی لڑائی اپنے قدمون پر اور ماری گئین گردنین اور حملہ کیا شجاعون نے اور بھاگے نامرد بدحواس ہو کر اور
تنگ دل ہوئے اور گھر گیا غبار اور لڑے امرا ساتھ اپنے نشانون کے اور تکلم کیا حبش نے ساتھ اپنے کلمات کے اور بلند کین رومیون نے آوازین اپنی اور
بجائے بوق اور مارے برچھے اور تیر اور حیران ہوئین فکرین اور بیکار ہوئین نظرین اور اوٹھا غبار اسقدر کہ تاریک ہو گیا دن اور تھا شعار مسلمین کا اوسدن
یا نصر اللہ انزل اور صبر کیا مسلمانون نے صبر نیکون کا اپنی واسطے اللہ کے ہوئی خوبی زبیر بن عوام اور مقداد بن اسود اور فضل بن عباس اور عقبہ بن عامر
اور مسیب بن نجبہ فزاری اور باقی امرا کی کہ لڑے یہ سب لڑنا سخت اور خوب آزمائے گئے اور صابر اور ثابت قدم رہے اور عمرو اور خالد اور قعقاع بن عمرو تمیمی
اور سعید بن زید لڑتے تھے لڑائی موت کی اور بیکار کیا انھون نے ہاتھیون کو اپنے برچھیون سے اور مار دلیا روم و حبش کو اور تھے ہاتھی کہ دوڑاتے تھے سواران
عرب پر اور مارتے تھے سوار اونکے نشاب مسلمانون پر کہ نکلتے تھے تیر اونکے کثرت مین مانند جراد منتشر یہان تک کہ پھوٹین بہت آنکھین اوسدن اور نہ سنی جاتی تھی
آواز اوسدن سوا اسکے کہ کہا جاتا تھا واعیناہ یا پکارا جاتا تھا وایداہ اور ہاتھی کچلتے تھے اور حبشی تیر مارتے تھے پہلوانون کو یہان تک کہ آواز دی قیس
رفاعہ بن زہیر محاربی پاس خالد اور عمرو کے اور کہا اے امیر اگر یہی حال ہاتھیون کا تو تمام ہو جاوینگے ہم سب کہا اون دونون نے کیا صلاح ہے تمہاری اے ابو حازم کہا
اونھون نے صلاح میری یہ ہے کہ جمع کرین ہم پرانے کپڑے اور بھگو دین اونکو زیت اور تیل مین اور رکھین اونکو برچھیون پر اور لگاوین اونمین آگ اور حکم کرو تم لوگون
کو کہ جمع کرین گیاہ یعنی قیصوم وغیرہ اور رکھین اوسکو بیچ گونون کے برہنہ اونٹون کی پیٹھون پر اور مشغول کرین ہم اونکو طرف لڑائی کے تا کہ آوین سوار اون کے روبرو
کو تو ہانکے جاوین اونکی طرف وہ اونٹ کہ وہ جب سامنے کرینگے آگ کو تو روندینگے اونکو پھر نہ صبر کر سکینگے وہ اسپر اور یہ مدد اللہ کی طرف سے ہو جاتی ہے سب نے
پسند کی صلاح اونکی اور لیا لوگون سے وہ چیزین پس نگذری مگر ایک ساعت کہ طیار ہوا یہ حیلہ اور جمع ہوئے ہزار سوار اور تر کیا اونھون نے چیتھڑون کو تیل مین
اور رکھی آگ برچھیون پر اور بھرین گونین قیصوم وغیرہ سے اور لگائی اونمین آگ اور چھوڑے پیچھے پہلوؤن مین اونٹون کے اور جب دیکھین اونھون نے نوکین
برچھیون کی اپنے ہاتھون مین اور آگ پیٹھ پر تو دوڑے طرف روم و حبش کے پھر جب دیکھا ہاتھیون نے یہ حال تو گھبرائے اور توڑین زنجیرین اور پیچھے گرا دیا
اپنے سوارون کو اور روندا اونکو اپنے پاؤن مین اور بھاگے گھوڑے اور خچر رومیون کے چنگھاڑ کر اور متفرق ہو گئی جماعت اونکی اور بڑھے امرا اسلام دشمنون پر ہاتھ
تلوارون کے اور مارے اونپر برچھے اور تیر اور روایت ہے مسیب بن نجبہ فزاری سے کہ دیکھا ایک ہاتھی کو کہ پھرایا تھا اونھون نے اوسکو بیچ صورت کے مانند
اور کہ وہ جانور کہ مارتے تھے بازو اپنے اوپر سر اور جوان کافرون کے اور مارتے ہوئے برچھیان اپنی اونکی آنکھون مین اور کان
مگر ایک گھڑی کہ بھاگے رومی اور پیچھے ہوئے اونکے مسلمان واسطے کے یہان تک کہ واقع ہوئی رات اور چھپ گیا دن اور بھاگے
وہ لوگ اوس گانون تک جو مشہور ہے ساتھ دیر کے اور موضع لاہون اور اہناس اور تک اطراف جو انصنا مین اور پیچھا کیا اونکا مسلمانون نے تمام رات
پس پراگندہ اور پریشان ہوئی جماعت اونکی اور پکڑے گئے اونمین سے قریب پانچہزار آدمیون کے اور مارے گئے
کہ جب ہوئے صبح طرف میدان لڑائی کے تو پایا زمین کو بھرا ہوا لاشون روم و حبش اور بجاۃ وغیرہ سے اور مل گئی تھی ایک جماعت مسلمین کی
کہ اونکی رومیون سے سوا اس بات کے کہ تھی ہاتھ مین رومیون کے صلیب پاس مسلمانون کے تو پایا اونکو اس علامت

دیسونکے اندر سے پھر جمع کین ہمنے شاخین کھجور اور نرکل کی اور رکھی ہمنے ہر کشتے پر ایک ایک اوس میدان مین جنگ کے پھر جمع کیا ہمنے اونکو اور گنا تو نکلے
کفار مقتول اونسے ہزار سوا اون کشتون کے جو مارے گئے پہاڑون اور رستون مین زائد شمار سے پھر شمار کیا شہدائے مسلمین کا تو ہوئے پانسو تیس شخص
پھر جمع ہوا مال غنیمت اور تقسیم ہوئی اوسکی اور نکالا عمرو بن عاص نے خمس اوسکا اور لکھا عریضہ فتح طرف حضرت خلیفہ کے اور طلب کیا امیر نے ہاشم بن مرقال
رضی اللہ عنہ کو اور ہمراہ کیے اونکے تیس سوار چیدہ لشکر سے بمعیت مال خمس اور اوس عریضہ فتح کے پھر حکم کیا انکو جانے کا طرف مدینہ طیبہ کے اور مقام کیا مسلمانون
نے مریج مین بعد اس واقعے کے پانچ دن تک یہان تک کہ دفع ہوئی ماندگی اونکی اور لوٹ آئے لوگ پیچھے گئے ہوئے بھاگے ہوؤن کے پھر جمع ہوئے مسلمان آگے
عمرو بن عاص کے اور اجازت چاہی اونسے جانے کی طرف جانب قبلہ کے تو اجازت دی اونکو اور رخصت کیا ساتھ دعاے خیر کے اور کہا تمکو سونپتا ہون مین تمہاری
جدائی سے اگر نہ منع کیا ہوتا مجکو امیر المومنین نے جانے سے تو نہ جدا ہوتا مین تمسے پس لوٹے ہمراہ انکے تین ہزار ایک سو بیس آدمی اور ہوئے تمام شہدا اس
واقعے کے آٹھ سو اسّی شخص کہ خاتمہ کیا اونکا اللہ تعالی نے شہادت پر اور کہا گیا ہے ایکہزار اور نزدیک بعض کے نوسو چالیس موافق اختلاف راویون کے اور اللہ
علیم ہے اسمین سے صحت کا کہا راوی رحمہ اللہ نے کہ نہ لکھا مینے یہ حال مگر اوپر قاعدۂ صدق اور مدد کے اللہ سے پس جب مالک ہوئے مسلمان اون
شہرون کے اور ذلیل ہوئے اہل شرک و فساد اور ہوئی یہ بات ببرکت صحابہ رضی اللہ عنہم کے کہ وہ مرد دلاور اور سردار پسندیدہ تھے مہاجرین و انصار سے دوست
اور ہمنشین حضرت محمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فتح کیے شہر زور تلوار سے اور ذلیل کیا کفار کو اور راضی کیا عزیز غفار کو اور بیچین جانین اپنی واحد جبار کو
بدلے بہشتون کے کہ جاری ہین نیچے انکے انہار کہا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جب کہ گئے وہ بھاگے ہوئے آگے اپنے لوک و بطارقہ کے اور مطلع کیا اونکو
اس حال سے تو واقع ہوا رعب اونکے دلون مین اور متحیر ہوئے نفوس اونکے اور نہ جانا اونھون نے کہ کیا تدبیر کرین اور سخت تر ہوا یہ حال اوپر بطریق اہناس اور
صاحب بہنسا کے تباہ ہونا اونکے سپاہیون کا پس ارادہ کیا اونھون نے قلعے کا اور جمع کیا سامان ضروری قلعے کا اور یقین جانا کہ عرب آوینگے اس سرزمین
اور یونہین ہوا حال بطارقہ صعید اور اوسکے امیرون کا اور تنگدل ہوئے وہ شکستہ لشکرون سے کہا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ پونہچا وہ خط طرف حضرت عمر
بن خطاب رضی اللہ عنہ کے تو خوش ہوئے اور پڑھا وہ خط اوپر حضرت علی و حضرت عثمان اور حضرت عبد الرحمن بن عوف اور حضرت عباس بن عبد المطلب چچا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے رضی اللہ عنہم اجمعین سو خوش ہوئے سب صاحب کمال خوشی سے پھر تقسیم کیا مال اوس غنیمت کا اہل مدینہ پر اور کیا حصہ اپنا مثل ہر ایک شخص کے اونمین سے
اور لکھا جواب اوس خط کا اور دیا ہاشم کو اور کہا اونسے کہ مدینا عمرو سے کہ برانگیختہ کرین صحابہ کو اوپر فتح کرنے ملک صعید کے کہا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے
کہ عمرو بن عاص نہ لوٹے طرف مصر کے یہان تک کہ تقسیم کیا غنائم کو اصحاب مین اور فضیلت دی اونمین اہل قرآن اور سابقین اسلام کو پھر لوٹے طرف مصر کے
بعد درست کرنے لشکر کے طرف ملک صعید کے کہا راوی نے جب کہ رخصت ہوئے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ خالد بن ولید اور باقی امرا سے رضی اللہ عنہم
تو مشورت کی لوگون نے آپسمین کہ قصد کرین کس طرف کا تو متفق ہوئی رائے سبکی اس بات پر کہ روانہ کرین ایک ہزار سوار طلیعہ کے بامارت قیس بن حارث کے
اور ہمراہ ساتھ اونکے ایک جماعت اونکے افسرون کی مثل فاعہ بن زہیر محاربی اور قعقاع بن عمرو تمیمی اور عقبہ بن عامر جہنی اور ذو الکلاع حمیری رضی اللہ عنہم کے کہ جاوے
پہرہ دار ان شہرون کے اور رہے باقی لشکر پیچھے اونکے پس جو اطاعت اور طلب امان کرے تو امان دین اوسکو اور صلح کرین اوس سے اور
مقرر کرین اوسپر جزیہ اور جو انکار کرے جنگ کرین اوس سے اور جو اسلام لاوے چھوڑ دین اوسکو اوسکے حال پر اور روانہ ہوئے حضرت خالد ساتھ باقی لشکر
کے اہناس کی طرف کہ وہ بڑا تھا درمیان شہرون جانب قبلہ کے بعد کوچ کرنے کے اور متفق ہوا بطرا سواسامان حرب پیکار سے جب کہ مطلع ہوا بطریق اوسکا آنے سے
صحابہ کے تو جمع کیا اپنے بطریقون کو درحالیکہ لوٹ کے آئے تھے لشکر اونکے اور بجھ گئی تھی آگ اونکی اور پست ہوا تھا کلمہ اونکا بسبب شکست اونکے لشکرون کے اور
مشورت کی اونسے اس مقدمے مین اور کہا اونسے کہ مستعد ہو جاؤ اور لڑو واسطے اپنے اہل و عیال اور حفاظت سامان و مال پر ورنہ ہو جاؤ گے تم غلام عرب کے کہ
کرینگے تمسے جو چاہین اور اگر مرضی ہو تمہاری تو صلح کرلین ہم اونسے اور کہا یہ تا کہ معلوم کرے کہ کیا ظاہر کرتے ہین بطارقہ اونکے جواب پس دیا انھون نے کہ نہ دینگے ہم
شہر اپنے ہمواری سے کہ ہم اوسکے مالک ہون اور جنگ کرینگے ہم سب ساتھ اپنا اس حکم قلعہ مین اور لڑینگے ہم اونسے پس اگر سفلو ب ہوے تو ہم چڑھ جاوینگے اس قلعے پر

پس متفق ہوئی صلاح سب کی اس بات پر پھر جسنے قبول کی یہ بات تو نکلا وہ ساتھ اہل و مال اپنے کے اور جسنے یہ قبول نکیا وہ مقیم رہا اپنے مقام پر اور اسی طرح بطریق
بہنسا کے بعضے گئے ساتھ اہل و مال کے بہنسا میں اور رہے بعضے اپنی جگہ مین اور قصد کیا بعضے شہر والون نے لڑائی کا پس گئے خالد مع لشکر یہان تک
کہ قریب پہونچے اہناس کے اور تھے آگے اونکے طلایہ امرا کے کہ لوٹتے تھے شہر کنارہ بحر کے جو اطراف اونکے طالب صلح تو مصالحہ کرتے اوس سے اور پہونچے
رسد اور سامان وغیرہ کے اور جو انکار کرتا تو دعوت اسلام کرتے اوسکو اگر نہ قبول کرتا تو طلب کرتے اوس سے جزیہ اور اگر نہ راضی ہوتا اسپر بھی تو لوٹتے عرب
اونکو یہانتک کہ پہونچے قریب اہناس کے اور خبر ہوئی وہان کے حاکم دشمن خدا کو تو کہا اوسنے ضرور ہے مجکو لڑنا انسے یہانتک کہ دیکھون کیا ہوتا ہے اونکے مقابلے
مین پھر نکلا باہر شہر کے قریب فصیل سے اور نہ آگے بڑھا اور کھڑے کیے خیمے اور درست کیا لشکر اور زینت کو اور تھے اوس شہر کے چار دروازے تو بند کیے تین اور
کھلا رکھا دروازہ شرقی اور کہا اگر رہا مین شہر مین بے لڑائی کے تو طمع کرینگے عرب غارت کی ہمارے اطراف مین پھر حاضر ہوئی اوس لشکر کی تو ہوئے آدمی اوسکے پچاس
اور کہا سب سے واسطے ثبات قدمی اور لڑائی کے تو مستعد ہوئے سب واسطے قتال کے اور منتظر ہوئے آنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے کہا واقدی رحمۃ اللہ نے
کہ خالد جب قریب ہوئے اہناس کے تو بلایا زبیر بن عوام کو اور دیے اونکو ہزار سوار امرا اونکے سے اور حکم کیا آگے جانے کا پھر بلایا فضل بن عباس کو اور دیے
اونکو ہزار سوار اور کہا انکے پیچھے جاؤ اونکے پھر بلایا مسیب بن مسروق عبسی کو اور دیے اونکو ہزار سوار اور کہا انکے پیچھے جاؤ انکے پھر بلایا زیاد بن ابی سفیان کو اور ہمراہ کیے
اونکے بھی ہزار سوار اور کہا انکے پیچھے جاؤ انکے پھر بلایا مالک اشتر نخعی کو اور ہمراہ کیے اونکے ہزار سوار اور روانہ کیا انکے پیچھے زیاد کے پھر چلے خالد ساتھ باقی لشکر کے کہا
راوی نے کہ کہا عون بن سعید نے کہ حدیث کی مجھسے ہاشم بن نافع نے رافع بن مالک علوی سے کہا اونھون نے تھا مین بیچ سوارون زبیر کے رضی اللہ عنہ
جب کہ پہونچے ہم درمیان مین اون شہرون کے اور شروع کیا ہمنے لوٹنا اطراف کا تو پایا ہمنے ایک ریوڑ بھیڑون کا ساتھ چرواہون کے جب کہ دریافت کیا اونھون نے
ہمکو تو بھاگ گئے اونھین چھوڑ کر پس دوڑ پڑے ہم انکے پیچھے اور پکڑے تھوڑی دور تو نکلا ظاہر ہوئے ہمپر نصاری وغیرہ اور عورتین اور لڑکے جب دیکھا اونھون نے
ہمکو بھاگ گئے پیچھے کو اور تھے ساتھ اونکے تین سوار بیچ بطارقہ قوم کے جوان تھے اور تھا ساتھ اونکے ایک بطریق لباس فاخرہ پہنے ہوئے تو بھاگے ہمکو دیکھکر اور پیچھے
دوڑے ہم اونکے پکڑ لینے کو بن تھوڑی دور مین پکڑ لیے ہمنے اونکو اور دریافت کیا ہمنے اونسے مقام و مال اونکا پس کہا اونھون نے کہ ہم لوگ بہنسہ کے ہین چلے تھے
اہناس کو پھر پیش کیا ہمنے اونکو اسلام تو انکار کیا اونھون نے اوسکے قبول سے تو قتل کرنا چاہا ہمنے اونکو ولیکن منع کیا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے اور
کہا کہ آنے دو حضرت خالد کو تا کہ کرین جو چاہین پھر آگے بڑھے ہم یہانتک کہ قریب پہونچے ہم اہناس کے اور دیکھے ہمنے خیمے وہان کھڑے ہوئے پس تکبیر
کہی سب مسلمانون نے یہانتک کہ گونج گیا میدان اونکی تکبیرون سے اور نکلے وہی باہر خیمون سے ہمارے دیکھنے کو اور دشمن خدا مارنوس بن [illegible]
اونکا اور دربان اور مرزبان اور ارباب دولت اطراف مین گرد تھے اوسکے اور پہنے تھے قبا دیباج کی اور تاج جڑاؤ سر پر لیے ہوئے تھا اونھون مین تابوت اور گرد
موتی کے اور گھیرے ہوئے تھے وہ اوسکو سیدھی اور اوسکی طرف سے الغرض جب کہ متوجہ ہوئے ہم اونکی طرف تو شور کیا اونھون نے اپنی زبان مین اور
ظاہر کیا کلمہ کفر اپنا اور بڑھے طرف ہمارے پھر جب کہ قریب ہوئے زبیر اونکے تو ہلایا نشان اور پڑھے یہ اشعار **اشعار**

الا یا اہل اہناس الطغاۃ الکوافر — ویا عصبۃ الشیطان من کل غادر
اتنکر لیوث الحرب سادات قومہا — علی کل مشکول من الخیل ضامر
فان لم تجیبوا سوف تلقون ذلۃ — ونقتل منکم کل کلب وفاجر

یعنی خبردار اے لوگو اہناس کے سرکش کافرو اور اے فوج شیطان کی ہر ایک قول توڑنے والی آئے تمپر شیر لڑائی کے سردار اپنی قوم کے اور ہر ایک پتلے گھوڑے پر سوار
پس اگر نہ مانو گے تو آئیگی تمکو ذلت اور قتل کرینگے ہم تم مین سے ہر ایک کتے اور بدکار کو کہا راوی نے پھر قریب ہوئے ہم اونسے اور نہ گذری تھی
تھوڑی دیر کہ آ پہونچے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ ساتھ اپنے ہمراہیون کے اور تکبیر کہی اونھون نے اور ہلایا نشان فضل نے اور پڑھے یہ شعر **اشعار**

یا اہل اہناس الکلاب الطواغیا — اتنکر لیوث الحرب قادت مقانبا

اَقَرُّوْا بِاَنَّ اللّٰهَ لَا رَبَّ غَیْرُہٗ ۔ وَاِلَّا تَرَوْا اَمْرًا عَظِیْمًا مُّؤَیَّدًا
وَقِرُّوْا بِاَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَ اَحْمَدًا ۔ نَبِیًّا کَرِیْمًا لِلْخَلَائِقِ هَادِیًا

یعنی اے گروہ اہناس کے کتو ڈھیلے ہو آئے تمپر شیر لڑائی کے اپس تو تم میری بات اقرار کرو کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور نہین تو دیکھو گے بڑا کام زبردست آئے والا اور اقرار کرو کہ اللہ نے بھیجا احمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نبی ہین عزت والے خلق کے راہ بتانے والے پھر اوترے قریب پہلے صحابیون سے پس نگذری تھی مگر ایک ساعت کہ آئے امیر میسرہ بن مسروق مع اپنے لشکر کے اور تکبیرین کہین اون سبھون نے اور جواب دیا اونکا مسلمانون نے پھر ہلایا نشان میسرہ نے اور پڑھے یہ اشعار اشعار

اَتَیْنَا لِاَهْنَاسٍ بِکُلِّ غَضَنْفَرٍ ۔ عَلٰی کُلِّ مِهْمَالٍ مِّنَ الْخَیْلِ اَجْرَدِ
وَنُخْرِبُ اَهْنَاسًا وَنَقْتُلُ اَهْلَهَا ۔ اِذَا خَالَفُوْا دِیْنَ النَّبِیِّ مُحَمَّدِ
فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْنَا شَکَرْنَا فِعَالَهُمْ ۔ وَاِلَّا اَبَدْنَاهُمْ بِکُلِّ مُهَنَّدِ

یعنی آئے ہم اہناس پر ہر ایک شیر کو اور ہر ایک ہنہنانے والے گھوڑے کہ بال لمبے ہین پھر اگر وہ ہمارا کہنا مانین گے ہم احسان مانین گے اونکے کام کا اور نہین تو تباہ کر دینگے ہم اونکو ہر ایک تلوار سے اور ویران کر دینگے ہم اہناس کو اور قتل کرینگے ہم اونکے لوگونکو جب برخلافی کرینگے وہ نبی محمد کے دین سے اور اوترے قریب فضل بن عباس کے جب غروب آفتاب کا ہوا تو آپونہچے زیاد بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ اور تکبیرین کہین اور جواب دیا اونکا مسلمانون نے اور ہلایا نشان اپنا زیاد نے اور پڑھے یہ اشعار اشعار

هَلُمُّوْا اِلٰی اَهْنَاسٍ یَا اٰلَ هَاشِمٍ ۔ وَیَا عُصْبَةَ الْمُخْتَارِ نَسْلَ الْاَکَارِمِ
لِنَنْصُرَ دِیْنًا لِلنَّبِیِّ مُحَمَّدٍ ۔ نَبِیِّ الْهُدٰی الْمَبْعُوْثِ مِنْ اٰلِ هَاشِمِ
وَدُوْنَکُمْ ضَرْبَ الْهَامِ بِشِدَّةٍ ۔ وَقَطْعَ رُؤُوْسٍ ثُمَّ فَلْقَ الْجَمَاجِمِ

یعنی آؤ طرف اہناس کے ای اولاد ہاشم کی اور ای پہلوانو چنے ہوئے کہ نسل بزرگون کی ہے اور لازم پکڑو مارنا تیرون کا زور سے اور کاٹنا سرون کا زور سے اور پھاڑنا کھوپریونکا تاکہ مدد کرین ہم نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی جو نبی ہین راہ بتانے والے بھیجے ہوئے ہاشم کی اولاد مین سے کہا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے پس شب گذاری اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ قراوت قرآن اور درود کے اوپر نبی انس و جان کے صلی اللہ علیہ وسلم اور نگہبانی کرتے تھے یہان تک کہ ظاہر ہوئی فجر پس ظاہر ہوئے حضرت مقداد ساتھ اپنے سوارون کے اور تکبیرین کہین ساتھ مسلمانون کے اور ہلایا نشان اپنا مقداد نے قریب آکر اور پڑھے یہ اشعار اشعار

اَنَا الْفَارِسُ الْمَشْکُوْرُ فِیْ کُلِّ مَوْطِنٍ ۔ وَنَاصِرُ دِیْنٍ لِلنَّبِیِّ مُحَمَّدٍ
وَنَقْتُلُ عُبَّادَ الصَّلِیْبِ جَمِیْعَهُمْ ۔ لَعَلَّ نَنَالُ الْفَوْزَ عِنْدَ اِلٰهِنَا
بِاَسْمَرَ خَطِّیٍّ وَعَضْبٍ مُهَنَّدِ ۔ فَیَا فَوْزَ مَنْ اَضْحٰی نَزِیْلَ الْمُؤَیَّدِ

یعنی مین وہ سوار ہون جسکا احسان مانا ہوا ہے ہر مقام مین اور مددگار ہون نبی محمد کے دین کا شاید پہونچین ہم مراد کو اپنے اللہ کے پاس سوای مراد کو پہونچا اوسکا جو گیا مہمان مدد کرنیوالے کا اور قتل کرینگے ہم صلیب پوجنے والونکو گندم گون نیزے لیکر اور ہندی تلوار سے کہا راوی رحمۃ اللہ نے پس اوترے برابر فضل بن عباس کے اور گفتگو کی آپس مین امرا نے اور جب کہ دیکھا کفار نے ہمکو تو گمان کیا تھا کہ نہین پہونچیگا ہم تک کوئی اور سو مقام کیا ہم نے اوسدن اور نہ تعرض کیا کچھ ہم نے اور نہ اونھون نے پھر جب دوسرے دن قریب طلوع آفتاب کے اوٹھا ایک غبار خیول عادیہ کا کہ تھے اونپر سوار حجاز یہ پس تکبیرین کہین اونھون نے اور اوٹھائے نشان اسلامی اور اعلام محمدی اور سنی صحابہ حضرت نے آوازاونکی تو نکلے امرا اونسے ملنے کو سو پایا حضرت خالد کو آگے اونکا اور اونکے اطراف مین غانم بن عیاش اشعری اور ابو ذر غفاری اور ابو ہریرہ دوسی کہ نام اونکا عبد الرحمن ہے اور باقی امرا مہاجرین و انصار کو رضی اللہ عنہم اجمعین جب کہ دیکھا رومیون نے قریب سے تو خوفناک ہوئے دل اونکے اور اوترے اصحاب آنحضرت قریب اہناس کے اپنے اپنے لشکرگاہ مین او مقام کیا اوسدن پھر دوسرے روز جمع کیا حضرت خالد نے امرا اور نشان والون کو اور مشورت کی کہ کسکو روانہ کرین طرف حاکم اہناس کے کہا مقداد نے کہ مین جاؤنگا طرف اہناس کے سو پسند کیا اونکو خالد نے اور کہا تم لائق ہو اس کام کے لو اپنے ہمراہ جسکو چاہو تو ساتھ لیا اونھون نے اپنے ضرار بن ازور اور میسرہ بن مسروق عبسی کو اور کہا انسے خالد نے کہ بلانا اوسکو طرف اسلام کے اگر انکار کرے تو مقرر کرنا جزیہ اوسپر اور اگر نہ مانے یہ بھی تو کہدینا پیغام لڑائی کا اور حفاظت کرنا اپنی جانون کی کہا راوی نے پھر گئے یہ تینون یہان تک کہ قریب پونہچے اونکے لشکر مین کہ رونده ہوئے گھوڑون سے ملنا ہین اونکے خیمون کی تو پکارا اونکو کہ کون ہو تم کہا انھون نے ہم وکیل ہین پس مطلع کیا بطریق کو اس حال سے تو حکم دیا اوسنے اونکو آگے لانے کا جب پہونچے یہ دروازہ اوسکے تو کہا اونسے دربان اور چوبدارون نے جھکو زمین پر آگے بادشاہ کے تو نہ ملتفت ہوئے یہ اونکے کہنے کو اور نہ ادب

سوار ہو اور اترے خیمہ بادشاہی کے اور کھڑے ہوئے وہان پس حکم ہوا اونکو اندر جانے کا تو گئے یہ پکڑے ہوئے باگین اپنے گھوڑون کی تو چاہا غلامون نے روکنا اونکا
سو منع نہ کیا اونھون نے اور اشارہ کیا اونکو بطریق نے کہ نہ تعرض کرو انسے کسی طرح پس تعرض کیا کسی نے اور سے آگے گئے تو دیکھا اصحاب نے اوسکو بیٹھا ہوا اوپر
تخت سونے کے مرصع ساتھ جواہر اور موتیون کے اور بیٹھے ہوئے تھے گرد اوسکے بطریق اور ارباب دولت اور دربان وغیرہ کھڑے تھے لیے ہوئے ہاتھون مین
تلوارین اور گرز اور تیر جب کہ دیکھا اوسنے اصحاب کو تو بدل گیا رنگ اوسکا اور ڈر گیا اور حکم دیا اونکو بیٹھ جانے کا کہا اونھون نے نہین بیٹھتے ہم اس فرش پر کہ
حرام ہے ہمپر تو حکم کیا واسطے اوٹھانے فرش حریر کے اور بچھوا دیا وہان ایک فرش صوف کا اور کہا بیٹھنے کو تب کہا اونھون نے نہ بیٹھین گے ہم یہان تک کہ اوتر
اپنے تخت سے پس کچھ بولنے لگے رومی تو منع کیا اونکو بادشاہ نے سو چپ ہو گئے اور چاہا لینا تلوارین اصحاب کی تو نہ قبول کیا اونھون نے دینا اوسکا تب چھوڑا
اونھون سے تعرض اپنے اور کلام کیا بادشاہ نے پس انکار کیا اونھون نے جواب کا یہان تک کہ نیچے آیا تخت سے جب اوترا بادشاہ تو ہمکلام ہوا اونسے عربی زبان
مین اور پوچھا حال انکا کہا اونھون نے کہ بخدا نجائین گے ہم یہان سے اور طرف یہان تک کہ قبول کرے اسلام تو اور تیری قوم یا دو جزیہ یا لڑائی کرو سو انکار کیا اوسنے
ان باتون کا اور کہا اوکہ ہنگام وعدہ لڑائی کا کل کا دن ہے تو نکلے اصحاب اوسکے پاس سے اور لوٹ آئے طرف خالد کے اور آگاہ کیا اونکو اس ماجرے سے تو آمادہ ہوا
اونھون نے امر کو لڑائی پر پھر فجر کو نماز پڑھی خالد نے ساتھ اپنے لوگون کے اور جلدی کی واسطے حرب و قتال کے اور ندا دی گئی اَلنَّصْرُ اَلنَّصْرُ يَا خَيْلَ اللهِ اِرْكَبِيْ
وَالْجَنَّةَ اُطْلُبِيْ یعنی مدد کرو مدد کرو اے گروہ اللہ کے سوار ہو اور جنت طلب کرو پس چڑھے مسلمان گھوڑون پر اور بلند کیے نشان اپنے اور درست کیا میمنہ
اور میسرہ اور قلب اور بازوؤن کی فوجون کو اور کھڑے ہوئے خالد درمیان لشکر کے اور کیا اوپر ساقہ کے میسرہ بن مسروق عبسی اور مالک اشتر نخعی کو ساتھ پانسو
سوارون کے مہاجرین و انصار سے پس گذری سوا ایک ساعت کے کہ ظاہر ہوئے رومی اور صلیبین کہا راوی نے حدیث کی ہمسے رافع بن مالک نے
عبادہ بن مازن سے اوسنے محمد بن مسلمہ انصاری رضی سے کہا اونھون نے جب کہ آئے نشان اون لوگون کے تو گنا ہمنے اونکو تو تھین بیاسی صلیبین نیچے ہر صلیب کے
ہزار سوار پھر ہوا اول نکلا لڑائی کو تھا وہ ایک بطریق پہنے ہوئے لباس سرخ ریشمی اور تھا اوسکے سر پر خود کہ پٹی ہندی تھی اوسپر جواہر کی سو نکلا اوسکے مقابلے مین
ایک سوار قبیلہ خثعم کا زید بن ہلال نام سو شہید کیا اوسکو اوس بطریق نے پھر طلب کیا اوسنے اور مقابل کو تو نکلے اوسکی طرف عبداللہ بن عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہما پس نہ مہلت دی اونھون نے اوسکو اور ماری تلوار اوسکے سینے کاندھے پر کہ نکل گئی اوسکی پسلیون سے تو گرا وہ عدو اللہ آلودہ خون مین اور جلد لے گیا
اللہ تعالی روح اوسکی دوزخ مین پھر طلب کیا عبداللہ نے مقابل دوسرا پس نکلا ایک سوار رومی تو مارا اوسکو بھی پھر نکلا اور تو قتل کیا اوسکو بھی پھر کیا حملہ اور تھا
اونکے میمنہ پر اور متفرق کیا فوجین اونکی پھر لوٹ آئے اپنی فوج قلب مین پھر نکلے بعد انکے حضرت شرحبیل بن حسنہ اور کام کیا مثل انکے پھر حملہ کیا بعد انکے فضل بن عباس نے
اور بعد انکے عباس بن مرداس نے اور بعد انکے ابوذر غفاری نے پھر حملہ کیا سب مسلمانون نے یکبارگی اور دیکھا رومیون نے آتے ہوئے تو ہوشیار ہوئے
ساتھ اپنے ہتھیارون کے اور واقع ہوئی لڑائی دوپہر تک کہا راوی رحمہ نے کہ اوسوقت حملہ کیا خالد بن ولید نے اور گھس گئے میمنے مین اور الٹ دیا
اوسکو میسرہ پر پھر گئے طرف میسرہ کے اور اولٹ دیا اوسکو میمنہ پر اور لڑے عرب خوب یہان تک کہ آئی رات اور پردہ ہو گئی درمیان دونون لشکر کے
پھر لوٹ آئے لشکر اپنے مقامون پر اور شب گذاری مسلمانون نے ساتھ خبرداری اور نگہبانی کے اور جستجو کی مسلمانون نے اپنے لوگون کی تو شہید ہوئے تھے
اونمین چالیس آدمی کہ معزز اونمین سے ربیعہ بن عامر داؤدی اور زید بن جندہ غفاری اور غانم بن نوفل عامری اور صفوان بن بشارہ یربوعی تھے اور باقی تھے متفرق لوگ
سے اور مارے گئے ایک ہزار تین سو کچھ زاید کافرون سے جب الگ ہوئے عدو اللہ طرف اپنے لوگون کے تو گفتگو کی اس لڑائی کی اور مشورہ ہوا انمین معاملہ اس لڑائی کا کہ
تو جمع ہو گئے بطریق اور متفق ہوئے لڑائی پر پھر جب صبح ہوئی پڑھی مسلمانون نے نماز فجر کی اور بیٹھے اپنے گھوڑون پر اور صفین باندھین رومیون نے پس نکلا ایک
بطریق اونکا کہ کہا جاتا تھا اوسکو صاحب ... پہنے ہوئے سامان جنگ اور طلب کیا مقابل اپنا تو نکلے اوسکی طرف فضل بن عباس سو لڑتے رہے دونون اور برابر ضرب کی
دونون نے لیکن پڑا پہلے ہاتھ فضل بن عباس کا اوسکے سر پر کہ اوتر آئی تلوار دانتون تک اور گرا وہ بیہوش آلودہ خون مین اور جلد لے گیا اللہ تعالی جان اوسکی دوزخ مین
پھر نکلا بطریق دوسرا اور قتل کیا اوسکو بھی اسی طرح قتل کیے چار آدمی معزز انکے پھر حملہ کیا رومیون نے یکبارگی اور ... سواران مسلمین اور حملہ کیا

اور ظاہر کی شجاعت اور حملہ کیا مذعور بن غانم اشعری اور فضل بن عباس اور محمد بن عقبہ بن ابی معیط اور مسلم اور جعفر اور علی بن عقیل اور عبید اللہ بن جعفر اور سلیمان بن خالد
اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہم نے پس واقع ہوا ایک امر عظیم اور کثرت ہوئی طعن و ضرب کی اور اوڑی اسقدر گرد کہ رات ہو گیا دن اور خالد پھرتے تھے
او سمین مانند شیر کے جھاگ بھرے ہونے منہ میں پس اسی حال میں اوٹھائی غانم بن عیاض نے آنکھ اپنی طرف آسمان کے اور کہا ای بڑے سب بڑون کے اوتار ہمپر
مدد اپنی جیسے کہ اوتاری تو نے ہمپر بہت مقاموں میں اور مدد کر ہماری اوپر کافرون کے پس مطمئن ہوئے دل امرا کے اونکی دعا سے اور نہ گذری مگر تھوڑی
کہ دیکھا ہمنے لشکر کفار میں گرتے ہوئے لوگون کو اور نہ جانا ہمنے کہ کس چیز سے مارے جاتے ہیں جب دیکھا رومیون نے یہ حال بھاگے طرف دروازے کے
اور پیچھا کیا اونکا مسلمانون نے درحالیکہ مارتے اور پکڑتے تھے اور لوٹتے تھے اونکو اور پتھر پڑتے تھے اونپر فصیل کے اوپر سے واسطے روکنے کے پس نہ ملتفت ہوئے وہ اوسکی
طرف اور گھس گئے دروازون تلک اور گھس گیا اندر وہ لعین اور روک لیا خالد وغیرہ امرا نے ایک ٹکڑا لشکر روم کا قریب پانچ ہزار آدمیون کے اور تھے مسلمان قریب چشمے
کے پس لڑے نزدیک دروازے کے اور مارے اونکو پتھر اور قتل کیے اونسے قریب تین ہزار آدمیون کے اور نکل گئے دروازے سے قریب ایک ہزار سوار کے اور
گھیر لیا باقیون کو پھر بند کیے اونھون نے دروازے اپنے اور چڑھے دیوار پر اور لڑے اوپر سے ساتھ پتھرون اور تیرون کے یہانتک کہ جدائی ڈالی درمیان دونون کے
رات نے کہا راوی رحمہ اللہ نے اور محاصرہ کیا اہناس کا مسلمانون نے تین مہینے تک اور ہر روز لڑتے اونسے اور مضبوط تھیں بلند دیوارین اوسکی اور
بند تھے دروازے اوسکے اور غارت کرتے تھے اصحاب رسول اللہ اوس ملک کو اطراف اوسکے تک کہا راوی نے پس ضعیف ہوئے اہل اہناس جو کہ قوی تھے اور ہر
ضعیف اونمین کے اور منقطع ہوئی مدد اونکی اور تنگ دل ہوئے اور طمع کی اونمین اصحاب نے پس مشورت کی خالد نے اپنے لوگون سے کہ کیا کرین اوسکی فتح میں کہ
دشوار ہوا کھولنا دروازے کا کہا اونسے مرزبان رضی اللہ عنہ نے کہ تھے وہ مرزبان کسری سے اور قبول کیا تھا اونھون نے اسلام اور نیک تھے جہاد کو اور ردّ کیا تھا
نفس اپنا اللہ تعالی کی راہ میں پھر شہید ہوئے یہ بہنسا میں قریب شہر کے مشرق کی طرف بحر یوسفی سے بیچ لڑائی صاحب طنجا ذات الاعمدہ کے اور قریب آئیگا ذکر اونکا
اوسی موضع پر انشاء اللہ تعالی سو کہا ان مرزبان نے کہ ہم لوگ ملک فارس میں جب کہ محاصرہ کرتے ہیں کسی قلعے کا اور نہین تیار ہوتے اوسکی فتح پر تو لیتے ہیں
روغن زیتون اور گندھک اور بھرتے ہیں اوسکو صندوقون میں لکڑیون کے پھر لگاتے ہیں اونمین لکڑیان اور اوٹھاتے ہیں اوسکو بعضے لوگ اور بعضے دفع کرتے
ہین اونسے دشمنون کو یہان تک کہ پہونچتے ہیں دروازے پر اور رکھ دیتے ہیں اون صندوقون میں آگ اور لوٹ آتے ہیں پس آگ لگ جاتی ہے دروازون میں اور
کھل جاتا ہے دروازہ اور جلا دیتی ہے آگ لکڑی اور تختے اور پتھر کو پس گر پڑتے ہیں وہ کہا حضرت خالد نے کرینگے ہم بھی انشاء اللہ تعالی پھر صبح کو جلدی کی جمع کرنے
میں ان اشیا کے اور رکھا اونکو صندوقون میں اور لگائیں اونکے کنارون میں لکڑیان دراز نیچے سے اور اوٹھایا اوسکو لوگون نے اور چلے پیچھے اونکے سوار اٹھتے
ہوے اور مرزبان آگے اونکے ہانکتے چلتے تھے اونکو ترکیب اوسکی اور چھپے ہوئے تھے بیچ ڈھالون کے اور پتھر اور تیر پڑتے تھے اونپر اوپر سے دیوار کے یہانتک کہ
پہونچے پاس دروازے پر شہر کے دروازون سے کہ وہ باب شرقی اور بڑا دروازہ ہے جب کہ نزدیک پہونچے اوسکے رکھا صندوقون کو دروازے پر اور لگائی آگ
اونمیں پھر او [illegible] میں اور لوٹ آئے پس نگذرا ایک لحظہ کہ لگی آگ درمیان پتھرون کے مع لوہے اور لکڑی دروازے کے اور پہونچی آگ اوپر قلعے کے
ایسا [illegible] کہ تھے اونمیں اور ہلاک ہوئی اونمین اونکی ایک جماعت کثیر اور دوڑے مسلمان طرف دروازے کے اور
بجھایا [illegible] پانی کی اور بجھایا اوس آگ کو اور گھس گئے دروازے سے اندر شہر کے اور قصد کیا طرف محل بادشاہی کے اور تھا وہ بہت محکم اوپر ستونون پتھر
تراشیدہ کے اور بند تھے دروازے اوسکے سو کھولا اونکو مسلمانون نے اوسی ترکیب سے جب دیکھا اوس ملعون نے یہ حال بے طاقت ہوا اور بے صبری
سے حکم دیا دروازے کھولنے کا اور پکارا الامان الامان اور تھی ساتھ اوسکے جماعت اہل دولت اور بطارقہ کی پھر پیش کیا مسلمانون نے آگے اوسکے ایمان سو انکار
کیا اونھون نے پس حکم دیا حضرت خالد نے اونکی گردنین مارنے کا پس جو اسلام لایا باقی رہا اور جسنے انکار کیا مارا گیا اور پناہ مانگی اہل بازار اور رعایا نے اور کہا
ہم لوگ مغلوب تھے پھر چھوڑ دیا ... ان ... چھوڑ دیا اوسکو اور جو باقی رہا اپنے زمین پر مقرر کیا اوسپر جزیہ اور گرا دیے مکانات وغیرہ میدان تک کہ ہو گئے ٹیلے اور غنیمت لی
... مسلمانون نے ... قیمت کے اور چھوڑا اوان ... عبادہ بن قیس کو ساتھ تین سو مسلمانون کے اور نکلے باہر شہر کے

لگانون سے کہ مشہور تھا ساتھ بنی عدی کے اور چھوڑا اپنے بیٹے حاتم اور بھائیون کو وہان اور خود گئے واسطے محاصرے اوس قریے کے اور گئے قیس
ساتھ اپنے ہمراہیون کے طرف قریۂ اوس اور شہر دلاص کے پس آئے اونکے پاس لوگ وہان کے بعد مارے جانے اونکے بطریق کے اور حاصل کی مسلمانون سے صلح
پھر گئے بیچ درمیان اون شہرون کے کہ تھے اوپر کنارہ بحر کے یہان تک کہ اوترے بہنا الکبری مین اور تھے غانم بن عیاض پیچھے اونکے اور تھا وہان ایک دیر عظیم مشہور
ساتھ دیر ابی جرجا کے اور ہوتی تھی وہان ایک بڑی عید کہ جمع ہوتے تھے وہان لوگ سب شہرون کے اور موافق پڑا جانا اصحاب کا قریب ایام اوسی عید کے اور آیا
پاس مسلمانون کے ایک شخص قبطی اور مطلع کیا اونکو اس حال سے پس نکالے قیس بن حارث نے پانسو آدمی اصحاب کرام سے اور امیر کیا اونپر ربیعہ بن زبیر محاربی کو
اور حکم کیا اونکو لوٹ کا اوپر دیر کے کہا راوی نے اور تھی ایک جماعت رؤساے کورہ کی روم اور قبط سے گرد اوس دیر کے واسطے بازار کے اور مشغول
تھے وہ سب لوگ بیچ اپنے اکل و شرب اور بیع و شری اور زینت کے کہ یکبار گی دیکھا سوارون کو اپنے سرون پر تلوار لئے کچھ تھوڑی دیر اور بھاگ گئے اور اوٹھا
اصحاب نے سب مال اوس بازار کا نقد و جنس سے اور گھیرا اوس دیر کو اور لڑے لوگ اوسکے اوسکے اوپر سے پھر توڑ لیا مسلمانون نے زنجیر دروازہ اوسکا اور
چڑھی ایک جماعت اوپر دیوارون کے اور گھسی اوسمین اور لیا سب مال و متاع اور ظروف سونے چاندی کے اوسمین سے اور پکڑے سو آدمی پھر چلے ان سے طرف
اور شہرون کے اور تھے قریب بحر تونس کے بہت دیہات اور شہر اور تھا اونمین ایک شہر مشہور ساتھ سحاق کے اور رہتا تھا وہان ایک بطریق طرف
جب سنا اوسنے آنا اصحاب کا توجمع کیے لشکر اپنے بیچ شہرون قمحص اور شطا اور سنقاون اور نشابہ کے اور ہمراہ لیا سواران روم اور فلاحین اور لشکر سے
چھ ہزار کو اور نکلا ہمراہ اونکے واسطے دریافت کرنے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حال قیس بن حارث کا یہ ہوا کہ آئے پاس اونکے اہل بہنا الکبری
لوگ اوسکے اطراف کے اور اہل صورہ سب نے صلح حاصل کی بیچنے اور لوٹ گئے پیچھے اور جب قریب پہنچے مسلمان اوس قریے کے جو مشہور ہے اسماعیل
کے تو دیکھا اونہون نے ایک غبار کو کہ بلند ہوا اور نکلین اوسمین سے صلیبین نیچے ہر صلیب کے ایک ہزار آدمی جب دیکھا اونکو مسلمانون نے نہ تاخیر کی اور حملہ کیا
اونپر اور شروع ہوئی لڑائی پس واسطے اللہ کے ہے خوبی رفاعہ بن زہیر محاربی کی اور عقبہ بن عامر جہنی اور عمار بن یاسر عبسی اور میسرہ بن مسروق عبسی کی رضی اللہ عنہم
کہا راوی رحمہ اللہ نے کہ لڑے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لڑائی سخت اور کیا صبر بزرگون کا اور تھا دشمن خدا الاوی بن ارمیا حاکم شہر اسوار
دلاور اور پہلوان جرار اور سو شہید کیے اوسنے کئی آدمی اور فخر کرنے لگا اپنی قوت بازو پر تو چلا اوسکی طرف ایک مسلمان سنان بن نوفل وہی نام پر شہید کیا اونکو بھی
پھر نکلا اوسکے مقابلے کو عمار بن یاسر عبسی اور لڑتے رہے دیر تک دونون ساتھ تلوار و نیزے کے پھر ہاتھ چھوڑے اون دونون نے برابر بلکہ پہلے پڑی ضرب
عمار کی تلوار اوسکو یہ جہانکہ نکل گئی اوسکی پشت سے اور گرا آلودہ خون مین اور جلد لے گیا اللہ تعالی روح اوسکی دوزخ مین تو اوس وقت غصہ مین آئے رومی بسبب
مارے جانے اپنے بطریق کے اور حملہ کیا سبنے یکبار گی عمار پر پس کاٹ دیے پاؤن اونکے گھوڑے کے اور گھیر لیا اونکو اور شہید کیا اور شہید کیے باقی مسلمانون
بیس آدمی رضی اللہ عنہم کہا راوی نے حدیث کی ہمسے سنان نوفل نے مالک سے اوسنے غانم بربوعی سے کہ تھے وہ بیچ سوارون رفاعہ بن زہیر محاربی کے
کہا اونہون نے درمیان اوس حال کے کہ ہم مشغول تھے لڑائی مین اور ڈالا تھا اپنی جانون کو موت پر اور رفاعہ دلدہی کرتے تھے ہم لوگون کی لڑائی پر یہانتک اشعار کے انشا کیا

یا معشر الناس السادات والهمم	ویا اهیل الصفا یا معدن الکرم
فاصدقوا العزم لا تبغوا به فشلا	ومکنوا النفس فی الهامات والقمم
واترکی القوم فی البیداء مطلق	علی الثری ممشا بالذل والنقم

یعنی اے گروہ لوگون کے اور سردار ہمت والے اور اے لوگو صفائی کے اور اے کان بخشش کے آپ سچا کرو ارادے کو اور نہ ڈھونڈھو اوسمین نامردی اور جگہ دو
مار کو کھوپریون پر اور سرون پر اور چھوڑ دو اون لوگون کو میدان مین پڑے ہوئے خاک پر لوٹتے ہوئے ذلت سے اور سزاؤن سے کہا واقدی رحمہ اللہ نے
کہ برانگیختہ کرتے تھے وہ مسلمانون کو اور کہتے تھے اے گروہ سادات اور اصحاب اقبال بشارت ہو تمکو کہ رومی نہین ٹھہرسکتے کبھی آگے تمھارے اور خوشخبری
تمکو ساتھ حور و غلمان کے بیچ درجات جنان کے بیشک جنت نیچے سایے تلوارون کے ہے کہا رفاعہ نے کہ ہم مشغول تھے سخت قتال مین کہ ناگاہ ظاہر ہوا ایک غبار

خوش ہوا اونکو دیکھکر اور طیار ہوا واسطے گھیر لینے مسلمانون کے کہا راوی نے اور مسلمان جب کہ فارغ ہوئے نماز فجر سے تو ناگاہ دیکھا سوارون کو
کہ آتے ہوئے اوپر اپنے تو پکارا آپسمین النفیر النفیر ای لوگو ہجوم کیا ہے اور قریب کیا ہے پھر سوار ہوئے مسلمان گھوڑون پر اور آگے بڑھے طرف شہر دیر کے
کہ ناگاہ آگئے رومی دس ہزار سوار اور تھے وہ دشمنان خدا گھات مین بیٹھے تھے پاس نالون کے کہ بنے تھے وہان اوپر نہر کے جو آتی تھی نیل سے اوس طرف مین
اور تھے گھر سے جانب غربی مین متصل شہر دیر کے کہا واقدی رحمہ اللہ نے جب کہ دیکھی مسلمانون نے چمک برچھون اور خودون کی اور ہلنا نشانون کا اور
صفائی صلیبون چاندی اور سونے کی تو دوڑے طرف اپنے گھوڑون کے اور سوار ہوئے اونپر اور پکارے ساتھ تہلیل و تکبیر اور درود کے اوپر بشیر و نذیر کے
پھر متوجہ ہوئے اونکی طرف اور نہ گھبرائے اونکی کثرت سے اور دلدہی کی آپسمین اور پہلے آ پہنچے کفار طرف ایک جماعت مسلمین کے کہ وہ اوتری ہوئی تھی قریب
دیر کے اور رکھی اونپر تلوار اور گھیر لیا اونکو قریب موضع دریوط کے تو نکلے یہ دیکھکر اونکی مدد کو سلیمان بن خالد اور عبداللہ بن مقداد اور عامر بن عقبہ بن عامر
اور شداد بن اوس اور دوسری جماعت اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سخت ہوئی لڑائی اور گھیر لیا اونھون نے مسلمانون کو ہر طرف سے پس واسطے اللہ کے ہے
خوبی سلیمان بن خالد بن ولید اور عبداللہ بن مقداد کی کہ لڑے کمال لڑائی کا اور خوب آزمائے گئے اور واسطے اللہ کے ہے خوبی زیاد بن مغیرہ کی کہ کبھی لڑتے تھے
اونکے میمنہ اور کبھی میسرہ سے اور کبھی حملہ کرتے تھے فوج قلب پر اور گھیر لیا تھا اونکو دشمنون نے ہر طرف سے اور ہو گئے تھے مسلمان اونمین مثل داغ سفید کے
کالے اونٹ مین لیکن صبر کیا صبر بزرگون کا اور ٹکڑے ٹکڑے ہوا زخمون سے بدن اکثر مسلمانون کا اور قوی بازو ہوئے کفار اور گھیرا اونکو اعداء اللہ نے
اور آڑ ہو گئی درمیان اونکے اور شہر کے اور لڑے سلیمان اور اونکے لوگ زائد طاقت سے اور مقرر کی تھین اپنی جانین واسطے موت کے اور دلدہی کرتے تھے
ایک دوسرے کی اور سلیمان بن خالد کہتے تھے اللہ اللہ جنت نیچے سایہ تلوارون کے ہے اور جائے ملاقات آپسمین حوض نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے پھر لڑے لوٹ کر
یہان تک کہ چور ہو گئے بدن زخمون سے اور شہید ہوئے مسلمانون کے دو سو بیس آدمی قریب اوس ٹیلے کے کہ ہے طرف مغرب شہر مذکور کے لیکن نہ شہید ہوا
کوئی اونمین سے جب تک کہ نہ مار لیا چند ون کو اعداء اللہ سے کہا واقدی رحمہ اللہ نے جب کہ دیکھا سلیمان بن خالد اور مسلمانون نے جو کچھ کہ واقع ہوا اونکے
لوگون پر تو حملہ کرتے تھے کبھی میمنہ پر اور کبھی میسرہ پر اور مدد کرتے تھے اونکی حملے مین عبداللہ بن مقداد اور باقی صحابہ اور بیش قدمی کی سلیمان بن خالد نے کہ مارا
بطریق سنا پر ایک برچھا کہ گرا دیا اوسکو گھوڑے سے پھر گھسے فوج قلب مین کہا راوی نے حدیث کی ہمسے اوس بن شداد نے علقمہ بن سنان سے اوسنے
زید بن نافع سے کہا اونھون نے کہ تھا مین بیچ سوارون سلیمان بن خالد کے اور تحقیق ہٹا دیا ہمنے مشرکین کو ایس ایکبارگی ہٹنے پیچھے کو اور سمجھا ہمنے کہ [illegible]
اور کمین مین لوگ اونکے اور تعاقب کیا ہمنے تو ناگاہ نکلے ہمپر کمین والے اور لڑے ہم اونسے لڑائی موت کی اور قتل ہوئے اونمین سے قریب دو ہزار سوار کے اور مارا
سلیمان بن خالد نے اونکے امراء اور بطارقہ سے قریب تیس سوارون کے اور اسی قدر عبداللہ بن مقداد نے پھر گھیر لیا سلیمان بن خالد کو ایک گروہ نے کہ تھے قریب
دو ہزار سوار کے اور کاٹ دیے پانون اونکے گھوڑے کے تو پیادہ ہو گئے اور لڑتے رہے تلوار سے یہان تک کہ کٹ گیا سیدھا ہاتھ اونکا تو لی تلوار اولٹے ہاتھ مین
اور متوجہ ہوئے لڑائی پر پھر کٹا دوسرا ہاتھ بھی اور گھیر لیا اونکو کفار نے جب یقین جانا اونھون نے قتل اپنا تو فرمایا کہ غمناک کریگا تمکو اور گران گذریگا تمپر ای خالد بن ولید
ماجرا تمھارے بیٹے کا لیکن حاصل ہوا یہ حال بیچ رضامندی اللہ تعالی کے اور لگے تھے اونکے سینے مین فقط بیس برچھے تو کم ہوئی طاقت اونکی اور گرے زمین پر
اور جلدی جلدی لینے لگے سانس اور کہا اوس وقت ملتا ہون مین اپنے دوستون سے پھر جب دیکھا اونکو عبداللہ بن مقداد نے گرے ہوئے اوس میدان مین
چلائے یہ کہکر کہ نہین لذت زندگی مین بعد تمھارے ای ابو محمد اور جائے ملاقات ہماری تمھاری ابد الآباد جنات عدن ہے پھر گھس گئے دشمنون مین اور لڑنے کو تو
گھیر لیا اونکو اور برابر مارے اونکے سب چہرے مونہہ پر اور وہ کاٹتے جاتے تھے نیزون کو اور پونچھتے تھے خون اپنے مونہہ سے یہان تک کہ گرے گھوڑے سے اور پکارا
واشوقاہ الیک یا مقداد پھر تبسم کیا اور مرحبا کہا ملائکۂ وفات کو رحمۃ اللہ علیہ پھر یقین جانا ہم سب نے موت کا اور یہ کہ قیامت یہان ہے اسی حال مین
ناگاہ اوٹھا غبار میدان سے اور نکلے اوسمین سے رایات اسلامیہ اور جماعت انصار اور تھے پیشرو اون سوارون کے قعقاع بن عمرو تمیمی اور مسیب بن نجبہ فزاری
اور عمرو بن جندب اور فضل بن عباس اور زیاد بن ابی سفیان اور کئی جوان بنی ہاشم کے اور بنی عبد المطلب اور سردار قوم اوس و خزرج کے اور غانم بن عیاض اشعری

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ فَرَطًا وَذُخْرًا وَاَعْقِبْنِيْ عَلَيْهِ صَبْرًا وَاَعْظِمْ لِيْ بِذٰلِكَ اَجْرًا وَلَا تَحْرِمْنِي الثَّوَابَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

پھر کہا واللہ لونگا مین اسکے عوض مین انکے ہزار سردارون کو اور کاٹونگا انکے امرا اور دلاورون کو اور امید رکھتا ہون مین اللہ تعالی سے کہ لون عوض اسکا انشاء اللہ تعالی اور قتل کرون بطلوس کو برے حال سے شاید کہ شفا ہو اس سے درد دل کو اور حرارت جگر کو اور چاہیے کہ ہون میرا تاکہ خراب ملک اوسکے اور شکست اوسکے شہر کی اور زوال اوسکے ملک کا پھر بہے آنسو اوسکے رخسارون پر گرم زیادہ چنگاری سے پھر شروع کیا استرجاع اور پڑھنا ان اشعارون کا **اشعار**

جَرٰى مَدْمَعِيْ فَوْقَ الْمَحَاجِرِ يَهْمِلُ　　وَحَرُّ فُؤَادِيْ مِنْ جَوَى الْبَيْنِ يَشْتَعِلُ

لَقَدْ ذَوَّبَ الْاَحْشَا وَاَجْرٰى مَدَامِعِيْ　　صَبِيًّا وَعَوْنًا دَا الْفُؤَادِ فَلَا اَتَّكِلُ

لَقَدْ كَانَ بَدْرًا زَائِدَ الْحُسْنِ طَالِعًا　　فَاَصْبَحَ بَعْدَ النُّوْرِ وَالزُّهْرِ قَدْ اَفَلْ

اَصَابَتْ بِهٖ خَيْلُ اللِّئَامِ بِاَسْرِهِمْ　　وَقَدْ كَانُوْا اَسِنَّةَ الْمُهَنَّدِ وَالْاَسَلْ

فَوَا اَسَفًا لَوْ اَنَّنِيْ كُنْتُ حَاضِرًا　　بِاَبْيَضَ مَاضِي الْحَدِّ فِي الْحَرْبِ يَشْتَعِلْ

لَاَقْتُلَ مِنْهُمْ فِيْ اُلُوْفٍ اَلْفَ سَيِّدٍ

وَهَامَ فُؤَادِيْ حِيْنَ اَخْبَرَ جَيْشَهٗ　　فَلَيْتَ بَشِيْرَ الْبَيْنِ لَا كَانَ قَدْ وَصَلْ

سَاَبْكِيْ عَلَيْهِ كُلَّمَا اَمْسَى الْمَسَا　　وَمَا ابْتَسَمَ الصُّبْحُ الْمُنِيْرُ وَمَا ابْتَهَلْ

وَكَانَ كَرِيْمَ الْعَمِّ وَالْخَالِ سَيِّدًا　　اِذَا قَامَ سُوْقُ الْحَرْبِ لَا يَعْرِفُ الْوَجَلْ

وَعَيْشِكَ نَلْقَاهُمْ صَرْعٰى اِلَى الثَّرٰى　　عَلَيْهِمْ يَسُوْقُ الطَّيْرُ وَالْوَحْشُ مُحْتَفِلْ

وَحَقِّ الَّذِيْ بَجَّتْ قُرَيْشٌ لِبَيْتِهٖ　　وَاَرْسَلَ طٰهٰ الْمُصْطَفٰى غَايَةَ الْاَمَلْ

اِذَا سَلِمَ الرَّحْمٰنُ وَاتَّسَعَ الْاَجَلْ

یعنی جاری ہوا کونا میری آنکھ کا آنکھ کے کنارون پر روان ہونیوالا اور گرمی میرے دل کی جدائی کے غم سے بھڑکتی ہی اور حیران ہوا دل میرا جسوقت خبر دی گئی سپاہ اوسکے مرنے کی سو کاش کے خبر سنانیوالا جدائی کا نہ پونچا ہوتا + اور سختی نے پگھلا دیا آنتون کو اور بہائے آنسو میری آنکھ کے کہ بہتے ہین اور دل کی آگ کا حال البتہ اب روونگا مین اوسپر جبتک ہوگی شام اور جبتک مسکرائیگی صبح روشن اور جبتک ہنسے کی البتہ تھا وہ چودھوین کا چاند بڑا حسن ظاہر سو ہوگیا بعد نور از نازل کے کہ ڈوب گیا اور تھا عزت والا اوسکا چچا اور ماموں سردار جب کھڑا ہوتا تھا بازار لڑائی کا نہین پہچانتا تھا خوف کو گھیر لیا اوسکو کمینون کی فوج اور جگہ دی اوسپر تلوار اور نیزے کو قسم تیری زندگی کی تو دیکھیگا اونکو پچھڑے ہوئے خاک پر اور ان پر جمع ہونگے پرندے اور جنگلی جانور جمع ہونیوالے پھر ہائے افسوس اگر مین حاضر ہوتا سفید تلوار کے ساتھ جسکی دھار روان ہو لڑائی میں نیچے دیکھنیوالی قسم اوس حق کی کہ حج کیا قریش نے اوسکے گھر کا اور بھیجا اوسنے طٰہٰ چنے ہوئے کو جو نہایت آرزو تھی صلی اللہ علیہ وسلم البتہ قتل کرونگا اون لوگون سے لڑائی مین ہزار سردار کہ جب سلامت رکھیگا اللہ اور کشایش ہوگی عمر کو کہا واقدی رحمہ اللہ نے پھر جمع ہوئے سب امرا پاس خالد کے تعزیت کو اور ایکبار روئے جیسے آنکھین اونکی اور کہتے تھے اَعْظَمَ اللّٰهُ لَكَ اَجْرًا وَعَاقَبَكَ عَلَيْهِ صَبْرًا وَجَعَلَهُ اللّٰهُ لَكَ غَدًا فِي الْمَعَادِ ذُخْرًا یعنی بڑا کرے اللہ تمکو اجر اور عوض دے تمکو اوسپر صبر اور کرے اوسکو تیرے لیے کل قیامت مین ذخیرہ واللہ کہ سو نہین تو مین ہمارے اور جدا ہوا دل تیرا نہ جدا ہوا اور ہم سب غم سے قتل سلیمان کے بیہوش ہوئے ہین اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ○ یعنی ہم اللہ کا مال ہین اور ہمکو اوسی کی طرف پھر جانا ہے اور اسی طرح تعزیت کی حضرت مقداد کی بیٹی عبد اللہ کے اور پونچی یہ خبر امیر عمرو بن عاص کو مصر مین کہ وہ مقیم تھے وہان پر تو لکھا اونھون نے تعزیت نامہ بنام اون دونون صاحبون کے اور پونچی یہ خبر مدینہ طیبہ میں حضرت خلیفہ عمر بن خطاب کو تو اسپر استرجاع کیا آپنے اور باقی صحابہ کرام نے مثل حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت عثمان بن عفان اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ اور باقی صحابہ نے کہ حاضر تھے مدینہ پر سکینہ میں رضی اللہ تعالی عنہم وعلی رسالتہما افضل الصلوۃ والسلام اور خط لکھا ان سب حضرات نے حضرت خالد کو بیچ تعزیت کے پھر جب پونچے وہ خط واپس ان دونون بزرگوارون کے تو مطمئن ہوئے دل اونکے بسبب مطالعے اون مضمونون کے کہ تھا اونمین صبر اور اجر و ثواب سے کہا واقدی رحمہ اللہ نے یہ ہوا قصہ ان لوگون کا اور حال بطلوس کا یہ ہی کہ جب تحقیق ہوا اوسکو آنا عرب کا تو کھولے اوسنے خزانے اور بانٹا مال اور ہتھیار اور سامان اور زرہ وغیرہ سپاہ پر اور انکے سوا اور لوگون پر بھی اور تھا وہان ایک گھر مقفل مدت سے بیچ حکم کیا اوسکے کھولنے کا گمان اس بات کے کہ ہوا اسمین خزانہ تو روکا اوسکو قسیسون اور راہبون نے اور کہا اونسے کہ بیشتر بادشاہون نے اوسکو نہ کھولا اوسکو تو نہ پایا اوسنے اوسمین کچھ سو صفت عرب اور اونکے ناموں کے جیسا کہ مذکور ہوا اول کتاب مین سپس دیکھا اوسنے اونکو اور گیا اپنے عبادت خانے مین اور بیٹھا تخت پر اور جمع کیا

تو نکلے وہ اسّی ہزار سوار سوا بازاریون اور پیادون کے تب خوش ہوا اونکو دیکھکر پھر بلایا ایک بطریق اپنا قابیل نام کہ تھا وہ بیٹھنے والون مین سے تخت کے
اور نکرتا تھا وہ کوئی کام سوا اوسکے سو خلعت دیا اوسکو اور ہمراہ کیے اوسکے تیس ہزار سوار اور حکم کیا اوسکو ساتھ ملاقات عرب کے بعد مشورہ کیا اسنے
خواص مملکت سے بیچ اس بات کے کہ مقیم رہے شہر مین یا نکلے اوس سے باہر تب کہا اوس سے اوسکے اہل عقل بطریقون نے کہ اے بادشاہ اگر رہیگا
تو شہر مین تو ضعیف ہونگی فکرین ہماری اور سست ہوگا کام ہمارا اور اگر نکلیگا تو باہر شہر کے تو نڈر ہونگے عرب ہمپر آنے مین اور کرینگے ہم شہر کو پس پشت
اپنے اور لڑینگے ہم باہر دروازون کے اور مدد کرینگے لوگ ہماری اوپر سے برجون کے اور جب دشوار ہوگا کام ہمپر تو داخل ہونگے ہم شہر مین سو نیک جانی
اوسنے صلاح اونکی اور حکم دیا فراشون کو کہ نکالین خیمہ باہر شہر کے اور کھڑا کرین واسطے اوسکے بڑا خیمہ کہ وسعت اور ارتفاع اوسکا ہی ستر گز کا اور چوبین منڈھے ہوئے
چاندی سونے سے اور بنا ہوا وہ خیمہ ریشم رنگارنگ سے مرصع موتیون مین اور تصویرین اندر باہر اوسکے سب پرند اور وحوش اور ستارون کی اور بچھا ہوا فرش
مکلف ریشمی اور رکھین اوسمین مسند اور تکیے اور لٹکادین اوسمین قندیل اور زنجیرین سونے چاندی کی اور رکھین اوسمین ایک تخت ساج کا جڑے ہوئے تھے سونے کے
پایون مین کہ طول اوسکا سات گز کا اور عرض و ارتفاع ہو برابر طول کے کہ چڑھا جاوے اوسپر ساتھ سیڑھی سونے چاندی کے اور رکھین گرد اوسکے اسّی کرسیان
آبنوسی مطلا کہ بیٹھین اوسپر ارباب دولت اور صاحب صولت اوسکے اور کھڑے کرین گرد اوسکے خیمے اقسام اقسام کے بیشمار کہا راوی نے کہ کھڑے ہوئے
وہ خیمے سامنے باب بحری کے جو مشہور ہے ساتھ باب فندوس کے اور حکم کیا اپنے ایک بطریق سمعان نامے کو کہ کھڑا کرے خیمہ اپنا کہ دیا تھا وہ اوسکو اوپر دروازے
طوما کے کہ وہ باب قبیلی ہے اور حکم کیا بطریق [illegible] فاطین نامے کو کہ مقیم ہو جانب شرقی مین قریب ٹیلون کے اوپر ساباط کے جو بنے ہوئے ہین پتھر کے اور ہمراہ کیے
اوسکے دس ہزار سوار روایت ہی ہمار بن ابی سفیان اور مسلم بن ہاشم مخزومی سے کہ نہ اوترے ہم کسی شہر پر ملک شام سے کہ دیکھا ہو اوسکو بیچ اکثر
سامان و زینت مین ہمنے اس سے اور نہ قوی دل لوگ بہ نسبت اون لوگون کے سو کھڑی کین اونھون نے صلیبین اور منجنیقین فصیلون پر اور لٹکالیے اوپر سے
چمڑے ہاتھیون کے جڑے ہوئے بیچ ہزارون فولاد کے اور نہ ڈھالے گئے اوسپر تیر و منجنیق مارنے والے کہا راوی رحمہ اللہ نے کہ یہ ہوا ماجرا ان لوگون کا اور
حال امیر غانم بن عیاض اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ ہوا کہ جب پاس اوسکے پہنچے پہنچا سکے تو مشورت کی اصحاب سے مثل حضرت ابو ذر غفاری اور حضرت ابو ہریرہ
دوسی اور حضرت معاذ بن جبل اور حضرت مسلم بن ہاشم مخزومی اور حضرت مالک اشتر نخعی اور حضرت ذوالکلاع حمیری رضی اللہ عنہم سے تو ساتھ کیے اونکے
دو ہزار آدمی اور حکم کیا اونکو اوترنے کا جہت شرقی مین اور کہا کہ اگر لڑین تمسے تو لڑنا اونسے اور کچھ کیا خود امیر غانم نے جہت بحری ساتھ باقی اصحاب ایات
اور امر کے اور کیا بیچ طلیعہ کے آگے اپنے فضل بن عباس اور اونکے بھائی عبداللہ بن عباس اور شقران اور مسیب اور مسلم اور جعفر اور علی اولاد عقیل بن ابی طالب
اور عبداللہ بن جعفر اور زیاد بن ابی سفیان رضی اللہ عنہم کو اور بھیجا بعد اونکے لشکرون کو پے در پے ہمراہ نعیم بن ہاشم بن عاص اور ہمار بن ابی سفیان اور عبداللہ بن عمرو
دوسی اور سعید بن بیرودسی اور حسان بن ناصر طائی اور جبیر بن نعیم حمیری اور سالم بن فرقد یربوعی اور سیف بن اسلم طائفی اور عمر بن خویلد سلمی اور سنان بن عوص
انصاری اور مقداد بن عون کندی اور ابن زید خیل اور مثل سادات اور اصحاب رایات رضی اللہ عنہم کے پس چلے یہ لشکر آگے پیچھے طرف مغرب کے پس درمیان
اوس حال کے کہ یہ جا رہے تھے ناگاہ پیش آیا اونکے دشمن خدا قابیل ساتھ اپنے بطریقون مذکور کے پھر جب کہ پہنچے دونون لشکر نزدیک ایک دوسرے کے کھنچے
منار بولے تو اشارہ کیا اپنے لوگون کو تو رک گئے وہ چلنے سے اور آگے آیا بیچ بڑے نشان کے اور ساتھ تھا اوسکے ایک شخص مترجم عرب کا سو حکم دیا اوسکو
کہ پکارے بڑی آواز سے مسلمانون کو کہ بھیجو طرف بطریق کے ایک شخص صاحب عقل اپنا تا کہ گفتگو کرین اوس سے تو نکلے جریر حمیری اور آکے پاس امیر غانم کے
اور کہا اے امیر کیا حکم دیتے ہو تم مجھکو اس سے گفتگو کا فرمایا کہ ہان اگر چاہین یہ صلح اور رفع قتال تو قبول کرینگے ہم یہان تک کہ آوین امیر خالد بن ولید اور کرین
جیسا کہ چاہین اور اگر چاہتے ہے یہ لڑائی کو تو لڑتے ہین ہم اس سے اور طلب کرتے ہین مدد اپنے اللہ تعالی سے حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ یعنی
بس ہے ہمکو اللہ اور کیا خوب کارساز ہے کہا واقدی رحمہ اللہ نے پھر روانہ ہوئے جریر یہان تک کہ کھڑے ہوئے جا کر مقابل بطریق کے اور کہا اوسنے
بیان کر حاجت اپنی کہا اوسنے کیا تو امیر ہے ان لوگون کا کہا اونھون نے کہ نہین لیکن گفتگو کرتا ہون نائب امیر کی طرف سے کہا اوسنے کیون چھوڑا تمنے

تب چاہا ایک جماعت نے دلاوران عرب سے حملہ کرنا اوپر اون کفار کے مگر منع کیا حضرت امیر غانم اور باقی امیرون نے بھی اس کام سے اور کہا ان سے کہ نچاہیے حملہ کرنا
مگر بعد ڈرانے کے کہ ابھی سے اور ابھی تک یہ لوگ نہین آئے طرف ہمارے اور نہ مقابل ہوئے ہمسے لڑائی مین اور کم جانا انھون نے ہمکو آنکھون مین **کہا واقدی**
رحمہ اللہ نے کہ اوترے مسلمان اور ٹھہرے اوپر کنارے پہاڑ کے نزدیک زرد ٹیلے کے پاس اوس سفیدی کے کہ غار پر طرف شہر کے تھی یہ ہی ماجرا ان لوگون کا
اور ابوذر غفاری اور ابوہریرہ دوسی اور معاذ بن جبل اور مسلمہ بن ہاشم اور مالک اشتر اور ذوالکلاع حمیری سو وہ چلے گئے یہانتک کہ اوترے قریب قوم کے
اور رات گذاری جب صبح ہوئی نکلے دشمنان خدا اونکے دیکھنے کو تب کہا مالک اشتر نے ای قوم تحقیق دشمن خدا کے نکلے ہین تمہارے دیکھنے کو سو مشغول کرلو اونکو ساتھ
قتل کے اور بھیجو ایک جماعت اپنی کہ قبضہ کرلین پل پر اور مدد چاہو اللہ سے اوسوقت نکلا مرزبان اور ساتھ اوسکے تین سو سوار تھے یہانتک کہ پونہچے پل تک حال انکہ
پتھر گراتے تھے اوپر دیوار فصیل کے اوپر سے پس قبضہ کرلیا پل پر اور کرڈلے بیچ مکانون اوترنے کے نگہبان ساتھ تلوارون تیز کے اور مقابلہ کیا مسلمانون اور
کافرون نے سخت قتال اور تمام کردیے قتال مین سات دن اور جب آتے طرف مکان اوترنے کے پاتے اوسکو بھرا ہوا مردون سے اور ہوگئے ایسے کہ ہر رات کو
ایک جماعت اونکی اوٹھ بھاگ جاتی طرف صعید کے ایک رات جاتی تھی طرف صعید کے کہ پیش آئے اونکے رافع بن عمیر طائی اور ساتھ اونکے ایک سریہ یاران
قیس بن حارث کا تھا نزدیک شہر اوقار کے کہ تھے کنارہ دریا یوسفی پر کہ غارت کرتے جاتے تھے قریات کنارون اوسکے کو اسی طرح چلے جاتے تھے کہ ناگاہ سنی آواز سمون
گھوڑون کی سو گمان کیا کہ وہ مسلمان ہین پھر بات کی اونسے تو نہ جواب دیا کسی نے تب مل گئے اونسے اور حملہ کیا اونپر اور تھے وہ چھہ سو سوار سو بھاگ گئے انکے آگے سے
اور مارے گئے اونسے تخمینا دو سو اور بھاگ گئے باقی اور شہید ہوئے تین مسلمان اور بھاگ گئے رومی طرف گھاٹ دریا کے سو ڈوب گئے سو آدمی اور قید ہوئے
دو سو اور بھاگ گئے باقی اور پوچھا اونسے سبب نکلنے کا تو بتایا کہ ہم دانہ گھانس ڈھونڈتے تھے تب مشکین باندھ لین اونکی اور لائے اونکو مشکین بندھی ہوئی
ساتھ گروہ مسلمانون کے نزدیک غانم بن عیاض اشعری کے پس آواز بلند کی ساتھ تکبیر اور تہلیل اور صلوۃ اوپر بشیر و نذیر کے اور متوجہ ہوئے طرف اونکے
سو خوش ہوئے قیدیون سے پھر پیش کیا اونکو اوپر امیر مقدم الذکر کے تو پیش کیا اونپر اسلام جب انکار کیا تو گردنین ماریں اونکی اور رومی دیکھ رہے تھے
یہ حال پھر چڑھ آئے مسلمانون پر اہل صلیب اور سخت لڑے اور گرم ہوا ہنگامہ حرب اور بہت ہوا طعن و ضرب وقت بلند ہونے آفتاب سے عصر تک اور
پھیل گیا قتل رومیون مین جب دیکھا اونھون نے یہ حال بھاگ گئے اور چڑھ گئے قلعے پر اور بند کیا دروازہ اور مستعد ہوئے محصور ہونے پر اور قائم کیے
آلات قتال کے **کہا راوی** نے رحمہ اللہ نے کہ یہ ماجرا ہے ان لوگون کا اور صحابہ رضی اللہ عنہم نازل ہوئے دامن کوہ پر نالے ہین کہ مکان فراخ ہے جانب دریا [illegible]
کے پس جب رات ہوئی آگ جلائی اور جمع ہوا ہر قبیلہ اپنے بنی اعمام کے پاس کہ پڑھتے تھے قرآن اور درود اوپر نبی بہترین اولاد عدنان کے صلی اللہ علیہ وسلم اور
نتھا اونمین کوئی مگر راکع اور ساجد اور دعا کرنے والا اللہ سے اس امید پر کہ اللہ مدد کرے اونکی دشمنون پر اور رات گذاری روم شوم نے شراب پیکر اندر شہر
کے اور باہر اور شور کیا کلمہ کفر سے حتی کہ چلا اوٹھی اونسے زمین بہنسا کی اور فریاد چاہی خدا لیے عزوجل سے تو پکارا اوسکو زبان قدرت سے کہ چپ رہ ای بہنسا
قسم ہے عزت اور جلال میرے کی البتہ ہلاک کرونگا مین انکو اور لیجاؤنگا بیچ تیرے قوم موحدین بہترین خلائق اپنی سے اور البتہ کردونگا گردون کو سجدین واسطے
میرے نماز اور نماز پڑھے کہ جب سنا زمین نے جواب رب الارباب کا خوش ہوئی از روی فرح اور سرور کے اور منتظر رہی وعدہ رب اپنے کی تاکہ زائل ہو تکلیف
اوسکی پس نگذرے مگر تھوڑے دن کہ دور کیا اللہ نے اوس سے اہل کفر اور طغیان اور عبدۂ اصنام کو اور بسایا اوسمین بہترین امت اخیار و مہاجرین و انصار
اصحاب کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھتے رات اور اطراف نہار مین اور کردیا زمین جنگل کو مدفن سردار شہدائے اخیار کا اور ہوگیا اوسپر بعد تاریکی کے
نور اور ہوگئی زیارتگاہ مسکی کہ تا آئی ہو خطا و قصور کو **کہا واقدی** رحمہ اللہ نے جب فجر ہوئی نماز پڑھی مسلمانون نے فجر کی اور منتظر تھے کہ کیا ہوگا امر روم کا کہ ناگاہ
ایک پادری نکلا سوار اشہب پر کرتا اور کلاہ اور زنار پہنے ہوئے پیش آیا یہانتک کہ قریب آیا لشکر سے اور کلام کیا زبان عربی مین اور کہا ای مسلمانون ارادہ کرتا ہون مین [illegible]
کہا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث کی مجھسے قیس بن شماس نے زبانی کعب بن ہمام کے اونسے زبانی شداد بن اوس کے کہ تھے وہ اصحاب بایات سے کہا شداد اور ہم لوگ
اوس اثنا مین کہ ہم بیٹھے تھے اور باتین کرتے تھے ساتھ امیر غانم بن عیاض کے کہ ناگاہ آیا عبداللہ بن عاصم اور خبر دی اوس پادری کی **کہا راوی** نے لیے پھر اوس پادری کو

حاجب نے کہ آجاؤ اندر کہا راوی رحمہ اللہ نے پھر اوترے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھوڑون سے اور دیا اونکو اپنے غلامون کے ہاتھون مین
اور آئے ساتھ چال تبختر کے لٹکائے ہوئے تلوارین چیرتے ہوئے صفین کفار کی بیباک اونکی طرف سے یہان تک کہ پونہچے قریب تخت بادشاہی کے پس اہل
غالیچون اور فرشون ریشمین پر اور بادشاہ تھا تخت پر جب دیکھا مسلمانون نے یہ حال تو تعظیم کی اللہ تعالی کی اور تکبیر کہی تو گونج گئے خیمے اور بدل گئے رنگ
اون لوگون کے اور پکارا انکو دربانون نے کہ جھکو زمین پر آگے بادشاہ کے تو ملتفت ہوئے اصحاب اونکے کہنے پر اور کہا حضرت مغیرہ نے کہ نہین لائق سجدہ
مگر بادشاہ معبود کو اور قسم ہمکو اپنی عمر کی کہ تھا یہ سلام ہم لوگون کا پھر جبسے کہ مبعوث ہوئے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو منع فرمایا ہمکو اسکا مت سے اب نہین سجدہ
کرتے ہم آپس مین کہا راوی رحمہ اللہ نے پس خاموش ہو گئے وہ لوگ اور حکم کیا بادشاہ نے واسطے انکے کرسیون سونے چاندی کا تو بچھائی گئین وہ واسطے
انکے سو نہ بیٹھے یہ اوپر اور تھے اصحاب بیچ کے اندر گھسے تھے خیمہ شاہی کے تو کہدیا تھا اپنے بعض غلامون سے کہ ہٹا لے بچھاون فرش وہان سے آگے سے ہمارے
پانون کے یہان تک کہ پونہچے فرش بادشاہ تک تو کر دیا اوسکو ایک طرف اور اوٹھا کر تب یاد لے اونسے بطریق کہ بے ادبی کی تمنے روبرو ہمارے کہ نہ سجدہ کیا بادشاہ کو اور
نہ چلے ہمارے فرش پر تو جواب دیا حضرت مغیرہ نے کہ ادب کرنا اللہ تعالی کا بہتر ادب کرنے سے ہے ساتھ تمہارے اور زمین پاکتر ہے تمہارے فرش سے ہے واسطے کہ
فرماتے تھے آنحضرت ہمارے کہ جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا یعنی بنائی گئی ہے میرے لیے زمین جگہہ سجدہ کی اور پاک کرنے والی اور فرمایا
اللہ تعالی نے مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ○ یعنی اسی زمین سے ہمنے تمکو بنایا اور اسی زمین مین پھیر
تمکو پھر ڈالتے ہین اور اسی سے نکالین گے تمکو دوسری بار کہا راوی رحمہ اللہ نے کہ تھا اور کوئی ترجمان درمیان اصحاب کرام اور بطلوس کے اسواسطے
کہ وہ عارف تھا اہل عرب کا ساتھ زبان عربی کے سو اسوقت کہا اوسنے اونسے بیٹھنے کو کہا حضرت مغیرہ نے کہ یا اوتر تو اپنے تخت سے اور بیٹھ پاس
ہمارے زمین پر اور یا اجازت دے ہمکو کہ بیٹھین ساتھ تیرے تخت پر اسواسطے کہ عزت دی ہے ہمکو اللہ تعالی نے ساتھ اسلام کے کہا راوی رحمہ اللہ نے پس اشارہ کیا
اوسنے بیٹھو پاس انکے ساتھ اپنے تخت پر بعد اسکے کہ بچھا لیے فرش اوسکے کونے سے اور بیٹھ گئے حضرت مغیرہ وغیرہ اوس کنارے پر تخت کے پس متوجہ ہوا بطلوس
طرف انکے اور بولا کون ہے تم مین جو گفتگو کریگا تم سب کی طرف سے تو اشارہ کیا سبنے طرف حضرت مغیرہ کے پس کہا کیا ہے نام تمہارا کہا اونھون نے کہ نام میرا عبداللہ
مغیرہ ہے کہا اوسنے اے مغیرہ مین اچھا نہین جانتا کہ پہلے شروع کرون مین کلام ساتھ تمہارے کہا حضرت مغیرہ نے کہ جو چاہتا ہے تو کہ نزدیک میرے برابر ہے
ہر کلام کا ابتدا شروع کیا اوسوقت بطلوس نے کلام ساتھ فصاحت و بلاغت کے اور کہا حمد ہے اوس خدا کو کہ کیا ہمارے سردار مسیح کو افضل انبیا اور کیا ہمکو بہتر بادشاہون
مین اور ہین ہم بہتر سردارون مین سب کا شکر ہی بات اوسکی مغیرہ نے اور کہا حمد ہے اوس اللہ کو کہ بتائی ہمکو راہ اسلام کی اور خاص کیا ہمکو بیچ امتون کے ساتھ نبی
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نکالا ہمکو بسبب انکے گمراہی سے اور نکالا جہالت سے اور بتائی سیدھی راہ سو ہم بہتر امت ہین جو نکالی گئی ہین واسطے آدمیون کے
ایمان لائے ہین ہم اوپر اپنے نبی اور تمہارے نبی اور سب انبیا کے اور کر دیا ہمارے امیر کو جو مقرر ہے ہمپر مثل ایک شخص کے ہم مین سے اگر جانے وہ اپنے کو بادشاہ
اور ظلم کرے تو الگ کر دین ہم اوسکو اپنے سے اور نہ دیکھین ہم کچھ بڑائی واسطے اونکے اپنے پر سوائے تقوی کے اور کر دیا ہے ہمکو اللہ تعالی نے امر بالمعروف کرنے والے حکم
کرتے ہین ہم بھلائیون کا اور روکتے ہین برائیون سے اور اقرار کرتے ہین ہم گناہون کا اور مغفرت چاہتے ہین اوس سے اور عبادت کرتے ہین ہم اکیلے
اللہ کی کہ نہین شریک واسطے اوسکے اور اگر گناہ کرے کوئی ہم مین کا مثل ہو جاتا ہے پھر توبہ کرے اوس سے تو قبول ہوتی ہے توبہ اوسکی اور اگر مرے
حالت اسلام مین تو واسطے اوسکے ہے جنت کہا راوی رحمہ اللہ نے پس متغیر ہوا رنگ بطلوس کا اور خاموش رہا تھوڑی دیر پھر کہا کہ حمد ہے اوس اللہ
کو آزمایا ہمکو اچھا آزمانا اور غنی کیا ہمکو بعد فقر کے اور مدد کی ہماری پہلی امتون پر اور تھے لوگ تمہارے پہلے ان لوگون سے کہ آتے تھے ہمارے شہرون مین
اور لیجاتے تھے گیہون جو وغیرہ اور احسان کیا کرتے تھے ہم اونپر اور شکر کرتے تھے وہ ہمارا اور سو اب آئے تم طرف ہمارے بخلاف اسکے کہ قتل کیا تمنے
لوگون کو اور پکڑ لین عورتین اور لوٹ لیا مال اور خراب کیے شہر اور قلعے اور چاہتے ہو کہ نکالو ہمکو ہمارے ملک اور شہرون سے اور تھی کوئی امت ضعیف نہ
زمانہ تمسے اگلے اکثر تم لوگ تھے احتیاج اور جینا ہوا اب آئے اب اونکے طمع کرتے ہوئے ہمارے ملک اور مال مین پس ہین گرد ہمارے لشکر کثیر اور شوکت شدید

اور نکالین ہمنے تلوارین اور کھڑے ہوئے ہم روبرو قوم کے اور پکڑ لیا ہمکو غیرت اسلام نے اور تھا لشکر بطلوس ہماری نظرون مین کچھ چیز اور جانا ہمنے کہ وہ بات
نہین ہے پھر جب دیکھا بطلوس نے تمسے یہ حال اور کھل گئی اوسپر موت ہماری تلوارون کی تیزی سے تو پکارا کہ مہلت کر اے مغیرہ اور نہ جلدی کر مت ہلاک ہو اور
مین جانتا ہون کہ تو وکیل ہے اور نہین مارے جاتے وکیل اور کہین تھین مینے یہ باتین تمہارے جانچنے کو تاکہ دیکھون مین کیا ہے نزدیک تمہارے اور اب مین
نہین مواخذہ کرتا تمسے بند کرو اپنی تلوارونکو کہا عبد اللہ بن رافع نے تب میان کرلین ہمنے تلوارین اپنی اور آگے بڑھے حضرت مغیرہ یہان تک چلیگئے برابر اوسکے
اور بلایا تخت اوسکا اور بیٹھے یہ مغیرہ جسپر تکیہ لگایا اوسپر اور زور دیا یہان تک کہ قریب تھا کہ ٹوٹ جاوے پنڈلی اوسکی کہا راوی رحمہ اللہ نے پھر متوجہ ہوا وہ طرف
مغیرہ کے اور کہا کیا قول ہے تم لوگونکا بیچ حق مسیح بن مریم کے کہا مغیرہ نے کہ وہ بندے اور رسول اللہ کے ہین کہا اوسنے پھر کہان سے پیدا ہوئے وہ کہا مغیرہ نے کہ پیدا کیا
اونکو اللہ تعالی نے مٹی سے پھر کہا اوسنے کہ ہو جا پس ہو گئے اور دلالت کرتا ہے اس بات پر قرآن عظیم کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ
كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ○ یعنی عیسی کی مثال اللہ کے نزدیک جیسے مثال آدم کی بنایا اوسکو مٹی سے پھر کہا
اوسکو ہو جا وہ ہو گیا پھر کہا اوسنے کہ کیا دلیل ہے اوپر وحدانیت اللہ تعالی کے کہا مغیرہ نے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○ یعنی تو کہہ وہ اللہ ایک ہے اللہ نرادھار ہے نہ کسیکو جنا نہ کسی سے جنا اور نہین اوسکی جوڑ کا کوئی پس کہا اوسنے بطلوس نے
کہ نہ دیکھا مینے کوئی برابر تمہارے عقل اور جواب کے اے اعور اور تھے مغیرہ رضی اللہ عنہ کہ چوٹ لگی اونکی ایک آنکھ مین دن جنگ یرموک کے پس کہا اوسکو حضرت مغیرہ
نے کہ نہین یہ عیب واسطے میرے تحقیق زخمی ہوئی آنکھ میری بیچ جہاد کے اللہ تعالی کی راہ مین ہاتھ سے ایک کتّے کے کہ تھا مثل تیرے سو لیا اوس سے مینے
عوض اپنا کہ قتل کیا مینے اوسکو اور اوسکے سب ہمراہیون کو اور ثواب اللہ تعالی کا بڑھکر ہے اس سے پھر کہا بطلوس نے کیا عقل بھرا ہے جواب تیرا کیا ہے کوئی
تجسا تیری قوم مین کہا اونھون نے کہ مینے کہا یا تجسے کہ درمیان ہمارے ایسے اہل علم و عقل ہین کہ نہین برابری مجکو اونکے علم مین کچھ اور ہین ایک شخص بھائی
اگر دیکھے تو حضرت علی بن ابی طالب رض کو کہ چچازاد بھائی ہین وہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اختیار کیے گئے ہین درمیان لوگون کے اور قاتل ہین
کفار کے اور متفرق کرنے والے ہین فجار کے گویا کہ ایک شیر ہین مکر حملہ کرنے والا اور دلاور اور غارت کرنے والے کہ حیران ہو جاوے تو کہا اوسنے کیا ہین وہ ساتھ
تمہارے اس لشکر مین تحقیق سنی ہے مینے شجاعت اور فصاحت اونکی اب چاہتا ہون کہ دیکھون اونکو کہا اوس سے حضرت مغیرہ نے کہ ہلاک کرے تجکو اللہ بڑی ہے
منزلت امام علی کرم اللہ وجہہ کی اس بات سے کہ آوین شخص خود طرف تجسے کتے کے کہا اوسنے پس ہے کیا کوئی اور مثل اونکے کہا اونھون نے کہ ہان حضرت امیر المومنین
عمر بن خطاب رض کہ وہ خلیفہ ہمارے ہین اور حضرت عثمان بن عفان اور حضرت عبد الرحمن اور حضرت سعید اور سعد اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم اور باقی امراء لشکر
ہین ملک حجاز اور شام اور یمن اور عراق اور مصر مین اور ہر امیر انمین کا برابر ہے تجسے ہزار کے شجاعت اور فصاحت وغیرہ مین اور امیر سیف اللہ بن خالد بن ولید جو اس
لشکر کے سردار ہین اور ساتھ اونکے ایک جماعت ہے امرا کی اور وہ آنے والے ہین عنقریب پاس تمہارے ساتھ اپنے لوگون کے کہ وہ لوگ سردار جفاکش اور سرفراز برگزیدہ ہین
پس کہا اوسنے مغیرہ سے کہ مین چاہتا ہون اگر صلح ہو جاوے درمیان ہمارے تمہارے تو دیکھون مین ان لوگون کو کہ ذکر کیا تمنے قبل لڑائی کے کہا راوی
رحمہ اللہ نے کہ ارادہ کیا تھا اوس دشمن خدا نے فریب کرنے کا ساتھ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سمجھ گئے تھے یہ ارادہ اوسکا حضرت مغیرہ تو کہا
ہرگز نہ لاؤنگا مین ان لوگون کو پاس تیرے تاکہ دیکھے تو کہا راوی رح نے تب خوش ہوا وہ دشمن خدا اور جھوٹ کہا مکر اپنے دل مین واسطے اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور لوٹا دیا اللہ تعالی نے مکر اوسکا اوسی پر کہا راوی رحمہ اللہ نے پھر کھڑے ہوئے حضرت مغیرہ اور لوگ اونکے اور نکل آئے پاس سے
بطلوس کے اور سوار ہوئے اپنے گھوڑون پر تو حکم کیا بطلوس نے دربانون کو کہ جاوین ساتھ اونکے قریب تک اونکے لشکر کے غرض جب آئے حضرت مغیرہ اور
لوگ اونکے پاس امیر غانم بن عیاض کے اور بیان کیا اونسے جو کچھ گذرا ساتھ بطلوس کے تو فرمایا حضرت غانم بن عیاض نے قسم ہے حق صاحب روضہ و منبر کی
کہ نہ چھوڑا اوسنے تمکو مگر تمہاری تلوارون کے ڈر سے اور یہ حکیم ہے مگر شیطان غالب ہے اسکی عقل پر کہا راوی رحمہ اللہ نے پس سو گئے اوس رات مسلمان
اور ہوشیار ساماں جنگ سے پھر جب صبح کی اللہ تعالی نے تو اذان دی موذنون نے لشکر اسلام مین اور وضو کیا سبنے اور نماز پڑھی فجر کی پھر سوار ہوئے گھوڑون

رکاب پر سے اور اوٹھالی وہ صلیب اور آئے دوڑا کر گھوڑا پاس عبد اللہ کے اور دی اونکو وہ صلیب کہ دے دیوین اونکے غلام متقبل نامی کو اور تھا وہ بھی سوار ساتھ
مسلمانون کے پھر لے گیا وہ جلدی ہی اوسکو طرف خیمے کے پھر حملہ کیا دوسری بار فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے اور باقی امرا نے ساتھ انکے تو واقع ہوئی جنگ عظیم
اور بہے خون اور پسینے بہت اور پھر گئین آنکھین کہا راوی نے جب کہ دیکھا بطلوس نے یہ حال تو حملہ کیا مسلمانون پر ساتھ ایک گروہ بطارقہ کے کہ تھے قریب پانچ سو
کے تو آئے وہ اوپر میسرہ لشکر اسلام کے اور شہید کیا ایک جماعت مسلمین کو اور مجروح کیا ایک جماعت کو اور صبر کیا مسلمانون نے صبر بزرگون کا اور حال حضرت فضل کا
یہ ہوا کہ وہ حملہ کرتے تھے کبھی میمنہ کفار پر اور کبھی میسرہ پر اونکے مثل شیر جھنجھلائے ہوئے کے اور حملہ کرتے سب امرا ساتھ اونکے پس واسطے اللہ کے ہے خوبی قعقاع بن عمرو تمیمی
کی اور مسیب بن نجبہ فزاری اور براء بن عازب اور معاذ بن جبل اور زید الخیل کی کہ لڑے یہ لوگ اسقدر کہ ہو گیا خون اونکی زرہون پر مثل ٹکڑے کلیجون اونٹ کے
اور بیچ مین لے لیا مسلمانون نے ایک ٹکڑا اونمین کا ساتھ ایک بطریق عظیم الجثہ کے کہ گویا وہ ایک برج تھا اور حملہ کیا اوسپر حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ مولا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اور چاہتے تھے کہ وار کرین اوسپر ناگاہ مارا اوسکو ایک شخص نے اوسکے پیچھے سے ایسا حربہ کہ گرا دیا اوسکو گھوڑے سے اور اٹک گیا وہ برچھا
اوسکی پسلیون مین اور آواز ہوئی نوک نیزہ کی اوپر ہڈی اوسکی پشت کے پھر کھینچا نیزہ اوسکے بدن سے درحالیکہ گرا ہوا تھا زمین پر پھر اوتری ایک جماعت مسلمانونکی
اور لیا سامان اوسکا کہا راوی نے مین تامل کیا تھا اس بات مین کہ کسنے مارا اس بطریق کو ناگاہ تھے وہ زیاد بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ پھر جب دیکھا رومیون نے
یہ حال تو کیا ایک حملہ سخت خونریز اور جمگئی لڑائی اوپر قدم کے اور ماری گئین گردنین اور کہتے تھے رومی کچھ اپنی زبان مین اور مشغول رہے لوگ جنگ و جدال مین یہانتک
کہ ڈوب گیا آفتاب اور الگ ہو گئے دونون لشکر اور شہید ہوئے تھے مسلمانون مین دو سو پچاس آدمی کہ پہونچے مراتب سعادت کو اور شب گذاری دونون فریق نے
ساتھ نگہبانی اور خبرداری کے درحالیکہ پڑھتے تھے قرآن مجید اور درود اوپر محمد اشرف اولاد عدنان کے صلی اللہ علیہ وسلم کہا راوی نے کہ مسلمانون نے
پھر جلائی آگ اور ڈالے بیابان جنگ مین اور بہائین لاشین اپنی جب دیکھا امرا نے جو کہ نازل ہوا اونپر اور اونکی اولاد پر تو رو دئے اور کہا لا حول و لا قوۃ الا
باللہ العلی العظیم کہا راوی نے کہ قتل ہوئے مشرکین سے دو ہزار پانسو آدمی اور مارے گئے اونکے افسرون سے بیس آدمی ارباب دولت اور
[illegible] پھر جب دیکھا بطلوس نے یہ حال تو غمناک ہوا اور دشوار گذرا اوسپر پس بیٹھا اپنے خیمے مین اور سب بطریق گرد اوسکے ارباب دولت اور دیوان
وغیرہ تھے پھر روبرو رکھا گیا اوسکے کھانا اور شراب تو انکار کیا اوسنے پھر ملتفت ہوا اپنے حجاب اور بطریقون پر اور بہت جھڑکا اونکو اور کہا مثل تمہارے لوگ
نہین لائق خدمت بادشاہون کے کس واسطے تھی یہ نامردی اور ڈر کہ داخل ہوئے تمہارے دلون مین اور چاہتے ہو کہ باقی رہے مرتبہ تمہارا نزدیک بادشاہون کے
باوجود ان کامون تمہارے کے سبب عذر کیا اون لوگون نے کہ ای بادشاہ نہ لیا تھا آج کے دن ہمنے سامان جنگ اپنا اور نہ گمان کرتے تھے ہم کہ ہوگی یہ شجاعت
عرب مین تب کہا اوسنے کیا ہی صلاح تمہارے پاس کیا راضی ہوئے تم ساتھ عار و ننگ اور ذلت کے اور خاص کر چھین لے گئے وہ صلیب تمہارے ہاتھون سے
اور بے قدر کر دیا تمہین اوسنے کہا سبنے ای بادشاہ عنقریب دیکھے گا تو ہمسے وہ سعی و کوشش کہ خوش کرے تجھکو کل کو بیٹھین گے ہم کمین مین اور نکلین گے اونکی
لڑائی کو اور لڑین گے اونسے پھر نکلین گے کمین سے اوپر اونکے حملہ کرینگے ہم کہ ایک جماعت تیراندازون کی باندھ لین اپنے کو زنجیرون سے جیسی کہ ہے عادت
رومیون کی اور لڑین اونسے دل کھولکر اور نہ قدرت دینگے ہم اونکو اپنے شہر پر اگرچہ مارے جاوین ہم سب پس پختہ اقرار لیا سبسے بادشاہ نے
اس بات پر اور لکھا اوسی رات مین ایک خط طرف بطریق [illegible] قلعۃ الابراج کے واسطے طلب مدد کے اور تھے وہ چند بطریق [illegible] نزدیک ہر ایک کے اونمین
دس ہزار سوار [illegible] پہونچا وہ خط پاس اوسکے تو آمادہ کی مدد اور سامان اونکون نے کہ قریب آویگا ذکر اوسکا انشاء اللہ تعالی کہا راوی نے
پھر جب طلوع صبح کے نماز پڑھی مسلمانون نے فجر کی اور دوڑے طرف اپنے گھوڑون کے اور سوار ہوئے اونپر اور درست کیں صفین اور کھڑے ہوئے اپنے مقامون
پر [illegible] امیر تھا عیاض رضی اللہ عنہ نے دلاسا دی لوگون کو اور کھڑا کیا اپنی جگہہ پر حضرت مغیرہ بن شعبہ کو اور آئے پاس اصحاب رایات کے اور
کہا اونسے [illegible] دشمنون سے تو حملہ کرو سب یکبارگی اور مت ڈرو اور مت رعب کھاؤ دشمنون سے اور رکھا اکیا امام کو
[illegible] نہ دفن کیا اپنے شہدا کو اونکے خون اور لباس کے ساتھ کہا راوی نے کچھ لکھا ہے کہ نہ خبر ہوئی ہمکو مگر جب کہ

چڑھے وہ نصیباون پر اونکا سامان تھا قوس اور بوق اور قرون اور بند کیے دروازے اور ڈالے اونمین قفل بھاری پھر جب ہوش کیا اللہ نے صبح کو تو نماز پڑھی صبح کی مسلمانون نے اور آئے میدان جنگ مین واسطے جستجو اپنے لوگون کے تو پائے پانسو بیس آدمی شہید باب توما سے لیکر باب فرادیس تک کہا راوی رحمہ اللہ نے جب دیکھا اونکو مسلمانون نے تو کمال گریہ کیا بہت سے اور زیادہ تر غمگین سبب ابن امیر غانم تھے بسبب شہید ہونے اسقدر لوگون کے نیچے اپنے نشان کے اور دیکھے اکثر شہدا اشراف قریش اور بنی ہاشم اور بنی مطلب اور بنی نوفل اور بنی عبد الشمس کے اور جب دیکھا مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائیون کو شہید اور دیکھا فضل بن عباس اور عبد اللہ بن جعفر اور باقی سادات بنی ہاشم نے وہ حال اپنے بنی اعمام کا تو اوتر پڑے گھوڑون سے اور گلے سے لگایا اپنے شہدا کو اور

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اونکی مصیبت مین پھر اوسوقت ہمام بن حزیر رضی اللہ عنہ نے پڑھے یہ اشعار اشعار

يَا عَيْنُ اَبْكِيْ لَا تَمَلِّيْ مِنَ الْبُكَا	وَدَرِّيْ دُمُوْعًا مِثْلَ سَكْبِ الْغَمَامِ	وَاَبْكِيْ عَلَى السَّادَاتِ مِنْ نَسْلِ هَاشِمٍ	وَمِنْ عُصْبَةِ الْعُقْبَا خَيْرِ الْاَنَامِ
وَاَبْكِيْ عَلَى اللَّيْثِ الْهُمَامِ ابْنِ عَمِّهٖ	هُوَ جَعْفَرُ الشَّكُوْرُ لَيْثٌ هُمَامٌ	وَاَبْكِيْ عَلَى الشُّهَدَاءِ لَا تَغْفُلِيْ	مَا لَاحَ بَرْقٌ اَوْ تَرَنَّمَ حَمَامٌ
فَلَا لَقِيَ الْبَطْلُوْسُ خَيْرًا وَّلَا	اَجْنَادُهٗ اَهْلُ الصَّلِيْبِ اللِّئَامِ	لَنَاْخُذَنَّ الثَّارَ يَا قَوْمَنَا	بِطَعْنِ خَطِّيْ وَحَدِّ حُسَامٍ

یعنی اے آنکھ رو مت تھککر رونے سے اور بہا آنسو جیسے برسنا بدلی کا اور رو سردارون پر جو ہاشم کی نسل مین سے ہین اور لوگون مین سے ہین اونکی جو بہتر ہین تمام خلق سے اور رو اوس شیر بہادر پر جو اونکے چچا کے بیٹے ہین وہ جعفر ہین جنکا عوض شکر گزار ہوا ہے شیر ہین مبارک اور رو شہیدون پر مت غافل ہو جب تک چمکے بجلی یا گاوے کبوتر سو نہ پہنچے بطلوس بہتری اور نہ اوسکے لشکر جو صلیب والے ہین کمینے البتہ لینگے ہم بدلا اے قوم ہماری بھونکنے سے نیزے کے اور تیزی سے تلوار کے کہا راوی رحمہ اللہ نے پس دفن کیا مسلمانون نے اپنے شہدا کو پھر امیر غانم نے متفرق کیا امرا کو دروازون پر تو اوترے غانم اور سادات بنی ہاشم اور سوا اونکے مثل زیاد بن ابی سفیان اور ولید اور بھائی اونکے محمد اور اسامہ بن زید اور ابو ایوب انصاری اور فضالہ بن عبید اور اوسما بن حذیفہ اور عمرو بن ... مین اور رافع بن خدیج اور ابو دجانہ اور جابر بن عبد اللہ اور باقی امرا رضی اللہ عنہم ایک دروازے پر اور اوترے قعقاع بن عمرو تمیمی اور مسیب بن نجیبہ فزاری اور مثل انکے امرا سے ساتھ دو ہزار سوار کے باب جبل پر اور اوترے مغیرہ بن شعبہ اور ابو لبابہ اور مہلب طائی مثل انکے امرا دو ہزار سوارون سے باب توما پر اور درست کیا اندر والون نے سامان قلعہ داری کے اور چڑھایا اونکو فصیلون پر اور گذرا ایک مہینا کہ نہ لڑے آپس مین بلکہ ہر روز سوار ہوتا بطلوس ملعون اپنے گھوڑے مذکور پر ساتھ سامان حرب کے اور پھرتا اوپر فصیل کے اور گرد ہوتے اوسکے پیادے لیے ہوئے تلوارین تیر اور سپر اور گرز اور ترسیر سنہری اور تیر کمان اور تھی چوڑائی فصیل کی اسقدر کہ چلتے تھے اوسپر کئی آدمی ہتھیار بند یہ ہوا قصہ اون لوگون کا اور قصہ حضرت خالد کا یہ ہے کہ بھیجا اونھون نے حضرت عبد الرحمن بن ابو بکر اور حضرت عبد اللہ بن عمر کو طرف فیوم کے اور واقع ہوئی اونسے وہان لڑائی کہ چھوڑ گئے ہم یہ ذکر اوسکا خوف اطالت سے کہ وہ مقصود جو مدار علیہ اس کتاب کا ہے فتح بہنسا تھا الغرض بھاگے لوگ وہان سے اور قریب گئے وہ اصحاب شہر فیوم کے سو گھیرا اونکو تھوڑے دنون اور فتح کیا اوسکو اور ہوئی فتح اوسکی بیچ کم ایک مہینے کے پھر لیا مال غنیمت وہان کا اور لوٹ آئے طرف خالد رضی اللہ عنہ کے اور مقیم تھے سو منبع تور یہ مین جیسا کہ مذکور ہوا اور حال ابوذر غفاری اور ابو ہریرہ دوسی اور ذو الکلاع حمیری اور مالک اشتر نخعی کا یہ ہے کہ جب آ رہے اونھون نے گردنین اوس قوم کی جیسا کہ مذکور ہوا تو محاصرہ کیا اوسکے قلعے کا بیس دن تک اور واقع ہوئی خوب لڑائی کہا راوی رحمہ اللہ نے حدیث کی ہمسے قیس بن مالک نے منصور بن رافع سے اونسے ابو المنہال سے کہ تھے وہ ہمراہی مالک اشتر کے کہا اونھون نے درمیان اوس حال کے کہ ہمنے محاصرہ کیا تھا قلعے کا اور غالب آگئے تھے وہ ہمپر ناگاہ وقت فجر کے دیکھا ہمنے ایک غبار اور تھی رات چاندنی سو ظاہر ہوے لیکن واسطے ہمارے گھوڑے تب سوار ہوئے ہم دوڑ کر اپنے گھوڑون پر اور روشن ہوا دن تو دیکھیں وہ بیس صلیبین نیچے ہر صلیب کے ہزار سوار اور سبب اسکا یہ ہوا کہ بطریق طحا ذات الاعمدہ اور بطریق قلعہ ذات الابراج کا جب پہنچا اونکو خط بطلوس کا طلب مدد مین تو طیاری کی اونھون نے اپنی اور جمع کیا اپنے گرد سپاہ روم اور نصاری کو اور چلے اول شب بطرف عرب کے پس صبح کی اونھون نے مگر اوپر اوس قلعے کے اور دریاے نیل کہ زائد تھا طغیانی مین اول سے اور کاٹ دیے تھے مسلمانون نے اول سے وہ پل کہ تھے نہر یوسفی پر اور چلے گئے تھے طرف قلعے کے اور نہ پہنچی تھی اون لوگون کو خبر اوسکے محاصرے کی

پھر جب مطلع ہوئے یاسے مسلمان تکبیر کہے یکبارگی اونچی اور آئے اوپر دروازے شہر کے سو پایا امیر زیاد دادا اور اونکے لوگون کو وہان پر کہا مالک اشتر نے اے دادا
عرب کرو دریا کو پیچھے پشت کے اور لڑو دشمنون سے اور طلب مدد کرو اللہ تعالی سے اور شور کیا رومیون نے اپنی زبان مین اور کھڑے ہوئے اپنی دیوارون پر
اور بجائے اہل قلعہ نے نقارے اور ناقوس پس ہمیشہ تھے مسلمانون سے مقابلہ کرنے والے اور آیا ایک لشکر روم کا جانب بحر سے جیسا کہ ذکر کیا ہم نے بیچ تین
ہزار سوار کے اور تھے ساتھ امیر زیاد کے دو سو سوار صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو حملہ کیا کفار پر اور صبر کیا صبر بزرگون کا اور شہید ہوئے امیر زیاد
ساتھ ایک جماعت مسلمانون کے اور سوار ہوئے باقی مسلمان اور لڑے کمال سعی اور کوشش سے کہا راوی نے اور سنا یہ حال مسلمانون نے
کہ تھے گرد شہر کے تو دوڑے طرف جانب شرقی کے پس پائین تلوارین برہنہ اور نشان بلند اور شہید ہو گئے تھے مسلمانون مین سے کنارے بحر کے
چالیس آدمی پس پاس سے دریا کے آواز دی مسلمانون نے کہ کیا حال ہے تمہارا تو جواب پایا اونکو دوسری طرف والون نے کہ آفت زدہ ہوئے ہم اور
نہیں جانتے ہو تم کہ کیا کیا اونھون نے ساتھ ہمارے سب حال دیا بیتاب ہو کر قعقاع نے گھوڑا دریا مین اور کہا بسم اللہ و علی برکت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اے اللہ تو جانتا ہے کہ ہم بہتر ہین بنی اسرائیل سے تیرے نزدیک اور چیر دیا واسطے اونکے تو نے دریا کو پھر نکل آئے قعقاع اور نہ تر ہوئے
تھے پانون اونکے گھوڑے کے اور چلے طرف قلعے کے کہ تھا نزدیک دریا کے اور ڈالدیے پیچھے لشکر نے دریا مین گھوڑے دو ہزار سوارون نے یہان تک کہ
نکل آئے میدان مین جانب شرقی کے اور شروع کی لڑائی سخت کہا راوی نے کہ ہم مشغول تھے قتال شدید مین ناگاہ اوٹھا ایک غبار اور نکلے اوس مین سے
ہزار سوار کہ مقدم لشکر کے رفاعہ بن زہیر محاربی تھے اور تھے یہ اصحاب قیس بن حارث کے شہر دو باین اور صلح کی اوس سے اون کے لوگون نے اور آیا
اونکے پاس ایک شخص فرمی خبر لیکر جانب ذات الاعمدہ اور صاحب قلعۃ الابراج کی واسطے قتال مسلمین کے اور معلوم کیا ان لوگون نے کہ آگے دریا کے
درمیان اونکے اور ہمارے لوگون کے پس اجازت لی امیر قیس بن حارث سے اور آئے یہان پر در حالیکہ واقع تھی لڑائی جیسا کہ ذکر کیا ہم نے پھر جب دیکھا
اون لوگون کو تو تکبیرین کہین اور جواب پایا اونھون نے اونکا ساتھ تہلیل اور تکبیر اور درود اوپر رسول بشیر و نذیر کے پھر حملہ کیا اونھون نے اوپر کفار کے اور
واقع ہوئی خوب لڑائی اور تھے فضل بن عباس اور زیاد بن ابی سفیان اور مسلم بن عقیل بیچ اون لوگون کے اور نہ تھے میدان شرقی مین اور اسوقت حملہ کیا
قعقاع بن عمرو تمیمی نے بطریق قلعہ پر اور قتل کیا اوسکو اور حملہ کیا فضل بن عباس نے بطریق ذات الاعمدہ پر اور قتل کیا اوسکو اور زیاد بن ابی سفیان
اوپر بڑے بطریق عظیم کے اور مارا اوسکو جب دیکھا رومیون نے یہ حال تو منہ کیا اونھون نے پیٹھ پھیر کر اور بھاگی ایک جماعت اونکی طرف دریا کے تو ڈوب گئے
بہت آدمی اونکے اور قید ہوئے قریب تین ہزار کے اور لائے اونکو قریب فصیل شہر کے اور مارین گردنین اونکی در حالیکہ بطلوس دیکھتا تھا اونکی طرف ساتھ
اپنے لوگون کے اور دفن کیا امیر زیاد کو بطرف دریا نیچے دیوار قلعے کے اور لوٹے مسلمان اور کھڑا کیا پل لکڑیون کا اور ڈالدیا دو بیچ پھر اوترے اوس
طرف جانب غربی کے اور سخت محاصرہ کیا پس گھیرے رہے مسلمان شہر بہنسا کو نو مہینے تک کہا راوی نے اور تھا اوس شہر کا ایک دروازہ پوشیدہ
زمین مین کہ گیا تھا باہر کنارے پہاڑ تک نزدیک ٹیلے کے کہ تھا وہان پر اور گمان کرتا تھا دیکھنے والا اوسکو کہ یہ غار یا گڑھا ہے پہاڑ مین اور آتے
جاتے تھے اوس رستے سے لوگ جاسوس اوسکے اور لاتے تھے رسد وغیرہ ظلمات شب مین اوس رستے اور نکلتا تھا آدمی پاپیادے ہوئے گھوڑا لاتا تھا مین
باہر اوس سرنگ کے پس یہی واسطے نہ عاجز ہوئے وہ محاصرے سے اور جب محتاج ہوتے کسی کام کے تو نکالتے اپنا ایک معتمد طلب کو اوس رستے شب مین بیچ
روشنی چراغ و فانوس کے اور بنایا تھا ملک بادشاہون نے وہ دروازہ واسطے آرام ایام محاصرہ کے پس آ جاتے تھے اور وہ رستے جاسوس اور لاتے تھے بیچ مین اور
خالد رضی اللہ عنہ نے جب کہ فتح کیا فیوم کو تو بھیجی تھی رسد وغیرہ اسباب ضروری واسطے اصحاب کے وہان سے اور آتی تھی رسد دریا کی طرف سے اور کہلا بھیجا
لشکر اسلام مین خالد نے کہ طلب کر لیا کرو فیوم سے اشیائے ضروری اپنی مثل رسد وغیرہ کے تو روانہ کیا حضرت غانم نے امیر عیاض بن غانم کو دو سو سوار
ساتھ اور حکم دیا کہ لاوین فیوم سے اشیائے ضروری کو سو گئے عیاض فیوم کو اور تھا وہان امیر فیالہ کی طرف سے حاکم سو دیا اوسکو بہت اور اونھون نے اوسکو اور
بھیجا اور لوٹے طرف بہنسا کے یہان تک کہ پہونچے پاس اوس ٹیلے کے کہ تھا وہان بیچ جانب کے تھے بیچ بطلوس کے جاسوس سو دیکھا اوسکو اس حال کی تو پایا اوس

ایک بطریق اپنا تحت تیمینون سے میخائیل بن بطرس نام کہ مشہور تھا شدت اور شجاعت مین اور حکم کیا اوسکو کہ لیجاوے اپنے ایک ہزار رومی راہ فیوم پر اور کمین کرے نزدیک دیر کے واسطے مسلمانون کے اور نکلے اوپر موقع دیکھکر پھر گئے یہ سب اوسی چھپے دروازے سے ایک ایک آگے پیچھے بیچ ظلمت شب کے اور پونہچے اوس دیر تک اور گھات مین بیٹھے وہان یہان تک کہ دیکھا مسلمانون کو اور نکلے اونپر پس مل گئے دونون فرقے اور خوب لڑے مسلمان کہا راوی نے حدیث کی ہمسے ابو محمد بدری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو العلاء محاربی نے شداد بن اوس سے کہا اونھون نے کہ تھا مین بیچ سوارون یاسر رض کے جب مقابل ہوئین دونون جماعتین تو گھیر لیا ہمکو عدو اللہ نے اور روکا ہمنے اپنی جانون کو موت پر اور دیا نشان یاسر رض نے اپنے بیٹے مشیع کو پس لڑے اونسے یہان تک کہ شہید ہو گئے پھر نگذری زائد ایک گھڑی سے کہ شہید ہوئے مسلمانون کے سو سوار اور قید ہوئے باقی کہا اونھون نے اور تھے درمیان ہمارے عبد اللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ قاصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جب کہ دیکھا اونھون نے یہ حال تو نکل گئے مانند تیر ہو کے اور دعا دی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اور عمرو بن امیہ ضمری کو ساتھ قوت اور برکت کے چلنے مین اور تھے یہ دونون اس طرح کہ نہ پکڑتے تھے انکو گھوڑے تیز اور نہ اونٹ دوڑنے والے سو گئے وہ یہان تک کہ پونہچے قریب لشکر کے اور پکارا النفیر النفیر سوار ہو واسطے مسلمانون کہا راوی نے پس دوڑے سردار اونکی آواز پر پوچھا اونسے حال تو بیان کیا اونھون نے اور طلب ہوئے مسلمان اور ہر ایک چاہتا تھا جانا اپنا سو اسوقت بلایا امیر غانم نے عبد اللہ بن جعفر طیار کو اور ہمراہ کئے اونکے ہزار سوار اصحاب رضی اللہ عنہم کے اور روانہ کیا اونکو اول شب سے اور گئے ساتھ اونکے ذمی راہ بتانے کو اور چلے یہان تک کہ پونہچے قریب ایک گانون کے کہ تھا دامن کوہ مین اور کمین کی جانب یہان تک کہ ہوئی خوب تاریکی ناگاہ سنی آواز ٹاپ گھوڑون کی تو دلیر ہو گئے اونپر یکایک آگے آئے … اور قیدی ساتھ لئے ہوئے اونکے تھے اپنے گھوڑون پر اور ہو گئی تھی رات روشن پس تہلیل و تکبیر کی مسلمانون نے اور درود اوپر بشیر نذیر کے اور آواز دی عبد اللہ بن جعفر طیار نے کہ اے قوم کیا عاجز ہوگے اپنے دشمنون کے مقابلے سے … اور سادات رضی اللہ عنہم نے ساتھ … اور قید کرنے کے اور دوڑے عبد اللہ بن جعفر افسر لشکر پر اور تھی اوسکے ترکش … پس مارا اونکے سینے مین … یہانتک کہ نکل گئی برچھی پشت سے اور جلد لے گیا اللہ روح اوسکی دوزخ مین … دیکھا یہ حال رومیون نے بھاگے اور پیچھا کیا اونکا مسلمانون نے ساتھ قتل اور قید اور غارت کے یہانتک کہ صبح ہوئی یہان تک کہ مارے گئے پانسو آدمی اونکے اور قید ہوئے باقی اور رہائی پائی مسلمانون نے قید سے اور لوٹ لیا مال اور ہتھیار اور گھوڑے اونکے اور چھوڑا عبد اللہ بن جعفر نے قیدیون کو ساتھ پانسو مسلمانون کے اوس گانون کے پاس اور حکم کیا کہ رہیں وہین یہان سے جب تک کہ ہم آوین اور افسر کیا اونپر عبد اللہ بن مقبل کو اور آپ خود ساتھ باقی لوگون کے محل معرکہ مین اور پایا اپنے شہیدون کو کہ پڑے تھے پاس اونکے … اور قسم کھائی اونھون نے کہ نہیں علم ہوا اس واقعہ کا اور اترے مسلمان گھوڑون سے اور نکالا نشان اپنا اور کھایا پھر دفن کیا شہداء کو اور لوٹے حضرت عبد اللہ طرف اپنے لوگون کے اور اوٹھا لائے سر کشتون کے اور سر میخائیل کا آگے اونکے تھا اور کوتل کیے گھوڑے یہانتک کہ پونہچے لشکر مین ساتھ رسد اور سامان اور شہدا اور سلب کے اور تھے قیدی آگے اونکے پس بلند کی اونھون نے آواز تہلیل و تکبیر کی اور درود اوپر بشیر نذیر کے اور جواب دیا مسلمانون نے ویسا ہی اور پلٹ پڑا سب لشکر اور دیکھنے لگے رومی دیوارون سے کہ کیا خبر ہے … تو دیکھے اونھون نے سر کٹے ہوئے برچھیون پر اور سر میخائیل کا آگے اونکے تھا سو دشوار گذرا اونکو اور کوٹے اپنے مونہہ پھر خبر کی بطلوس کو اس حال کی تو سوار ہوا وہ گھوڑے پر اور آیا اوپر دیوار کے اور غضبناک ہوا یہ حال دیکھکر اور کہا نہین یہ آدمی بلکہ جن ہین اور جب کہ دیکھا مسلمانون نے بطلوس کو کہ کھڑا ہوا دیوار پر تو معلوم کیا امیر غانم کو تب سوار ہو کے وہ ساتھ ہمراہ اور لٹکائے ایک برچھے پر سر … مقابل بطلوس کے … اور دعوت اسلام کی اور کہا … تب … اور رومی … کمال غضبناک ہوا بطلوس اس واقعہ سے کہا راوی نے پھر مشورہ کیا اوسنے اپنے لوگون سے کہ کیا کرے بیچ مقدمہ عرب کے اور خود نکلنا چاہا واسطے شبخون کے عرب پر تب کھڑا ہوا ایک بطریق اوسکا کرکر نام اور تھا فارس شدید اور کہا اے بادشاہ کافی ہون مین تجکو اس کام مین شبخون مارونگا مین امیر شاید کہ پونہچون بڑے مرتبے کو ہمراہ کر میرے ایک جماعت مختار لوگون کی کہا بادشاہ نے لیجا جسکو چاہے تو بطریق نے لیے اوسنے ساتھ اپنے … بطریق کہ تھے ہمراہ ہر ایک کے دس ہزار آدمی … یہان تک کہ پونہچے … اور بطلوس … انتظار کرتا تھا اونکا

اور اخبار صحیحہ کہ منقول ہین ثقات محدثین سے کہ لذت پاتے ہین ساتھہ اوسکے سننے والے ارجوع کرتے ہین طرف سیاق حدیث کے کہا راوی رحمہ اللہ نے حدیث کی ہمسے عبداللہ بن عبدالواحد فاری نے ابن سراقہ بن نوفل خزرجی سے اوسنے ابو لبابہ بن منذر سے اور یہ تھے بہ اصحاب ایات سے کہا اونھون نے جب کہ دفن کر چکے ہم شہدا کو اور لوٹے ہم اپنے خیمون مین تو بطلوس نے بند کر لیے تھے دروازے اور ڈال دیے تھے اونمین قفل اور چڑھ گئے تھے اوپر دیوارون کے اور جب کہ پونہچے یہ بھاگے ہوئے پاس بطلوس کے تو دشوار ہوا یہ امر اوسپر اور تاریک ہو گئی دنیا اوسکی آنکھون مین اور کمال غمگین ہوا البطارقہ کے مارے جانے سے اور قصہ مسلمانون کا یہ ہوا کہ جمع ہوئے وہ سب نزدیک امیر غانم رضی اللہ عنہ کے اور بیان کیا جو کچھ کہ حاصل ہوا مسلمانون کو بطلوس ملعون کی طرف سے پس متفق ہوئی رائے سبکی اس بات پر کہ قاصد روانہ کرین طرف حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے اور طلب کرین اونکو مع تمام لشکر کے پاس اپنے تو لکھا خط اس طرح بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بندۂ خدا امیر غانم بن عیاض اشعری کی طرف سے امیر خالد بن ولید کو بعد حمد و صلوٰۃ کے معلوم ہو اے امیر فتح کیا ہمنے ملک شام و عراق اور یمن اور حجاز کو مگر نہ پایا ہمنے ملک ترک اور روم اور فارس اور دیلم مین کوئی ملعون زیادہ اس ملعون سے کہ بطریق بہنسا بطلوس نام ہو اور نہ کوئی زیادہ اس سے مکر و فریب مین اور یہ شہر بھرا ہوا ہی گھوڑون اور آدمیون سے سو فریب کیا ہمسے کئی بار اور قتل کیا ہمارے بہت لوگون کو سو مدد کرو ہماری اب ساتھہ اپنے لشکر کے تمام مسلمانو کو وَالسَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ عَلَیْکُمْ اَجْمَعِیْنَ پھر بند کیا خط اور دیا عبداللہ بن منذر کو واسطے لیجانے کے پس لیا اونھون نے اور روانہ ہوئے یہانتک کہ آئے پاس حضرت خالد کے اور پایا اونکو مقیم موضع تورہ مین پس سلام علیک کی اونسے اور دیا وہ خط جب پڑھا اونھون نے خط کو اور سمجھا مضمون اوسکا تو کہا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پھر متوجہ ہوئے طرف عبداللہ ناصر کے اور فرمایا کہ جلو تم آگے اور کہو غانم بن عیاض رضی اللہ عنہ سے کہ امیر خالد عنقریب پہونچتے ہین پاس تمہارے ساتھہ اپنے لوگون کے کہ وہ لوگ کیسے بڑے صاحب مرتبہ ہین اور سلام ہو تمپر اور تمہارے ہمراہی سب مسلمانون پر مہاجرین اور انصار سے پھر لوٹ آئے عبداللہ دوسرے روز بہنسا مین اور دیا جواب نامہ امیر خالد کا حضرت غانم بن عیاض کو کہا راوی نے کہ پھر بلایا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ابو عبداللہ زبیر کو رضی اللہ عنہ اور ہمراہ کیا اونکے تین سو سوار اور حکم کیا اونکو جانے کا طرف بہنسا کے اور فرمایا اونسے کہ جب پہونچو تم زمین بہنسا مین تو پکارنا ساتھہ تہلیل و تکبیر کے اور درود اور پس روانہ ہوئے حضرت زبیر جب کچھہ دور گئے وہ تو بلایا مقداد بن اسود اور ضرار بن ازور رضی اللہ عنہما کو اور دیے اونکو دو سو سوار اور حکم کیا اونکو جانے کا پیچھے حضرت زبیر کے اور کہا کہ داخل ہونا وہان بعد زبیر کے پھر طلب کیا حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کو اور دیے اون دونون کو دو دو سو سوار اور حکم کیا جانے کا پیچھے مقداد کے پھر بلایا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کو کہ ماموں ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عقبہ بن عامر جہنی کو اور دیے ان دونون کو دو سو سوار اور حکم کیا جانے کا پیچھے پہلون کے اور گذاری حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے وہ رات پھر فجر کو بعد نماز کے خود کوچ کیا ساتھہ باقی اصحاب مہاجرین اور انصار کے رضی اللہ عنہم اجمعین کہا راوی رحمہ اللہ نے اور گئے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ساتھہ اپنے ہمراہیون کے یہانتک کہ قریب بہنسا کے تکبیر کہین ساتھہ مسلمانون کے اور پڑھے یہ اشعار

اشعار

أَتَيْنَاكُمْ عَلَىٰ خَيْلٍ عِتَاقٍ	شَدِيدِ الرِّيحِ يَوْمَ الِاسْتِبَاقِ
عَلَيْهَا كُلُّ صِنْدِيدٍ هُمَامٍ	شَدِيدِ الْبَأْسِ يَوْمَ الْحَرْبِ دَاقِ
نُذِلُّ لَكُمْ بِالسُّمْرِ لَمَّا	نَجُولُ بِهَا مَعَ الْبِيضِ الرِّقَاقِ
وَنَقْتُلُ كُلَّ كَلْبٍ كَانَ بَاغٍ	عَلَى الْإِسْلَامِ مِنْ أَهْلِ النِّفَاقِ
وَنَعْلَمُ أَنَّهُ دِينُ اللّٰهِ حَقًّا	يَقِينًا بِأَنَّ رَبَّ الْعَرْشِ بَاقِ
وَأَنَّ مُحَمَّدًا خَيْرُ الْبَرَايَا	رَسُولُ اللّٰهِ لِلْعَلْيَاءِ رَاقِ

یعنی آئے ہم تمپر عمدہ گھوڑون پر جو مثال ہوا کے ہین دن دوڑنے کے اوپر ہر ایک کے سوار مبارک سخت لڑائی والا دن لڑائی کے ہیں ذلیل کرینگے ہم تمہارے حمایتیون کو نیزون سے جب کود پڑینگے ہم اوسکو لیکر ساتھہ سفید پتلی تلوارون کے اور قتل کرینگے ہم ہر کتے کو جو ظلم کرنے والا ہے اسلام پر دغا والون مین سے اور ہم جانتے ہین اسکو دین کو جو سچا ہے اقرار کرتے ہین ہم کہ مالک عرش کا ہمیشہ رہنے والا ہے اور محمد بہتر ہین تمام خلق سے پیغام لانے والے اللہ کے اوپر کی طرف چڑھنے والے کہا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے تب پڑھے یہ شعر سنکر رومی دیوارون پر انکے دیکھنے کو پھر نگذری مگر تھوڑی دیر کہ ظاہر ہو سکا اونپر حضرت عبدالرحمٰن اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور تکبیر کہین ساتھہ سب مسلمانون کے پھر پڑھے یہ اشعار

اشعار

اوپر گھوڑون مقتولون کے اور لیا سب سامان اونکا اور بطلوس ملعون کبھی حملہ کرتا تھا میمنہ پر اور کبھی میسرہ پر پھر طلب کیا اوسنے مقابل کو تو نکلے مقداد بن اسود کندی رضی اللہ
اور کوشش کی ان دونون نے ساتھ لڑائی کے آپس مین کہا مقداد بن اسود کندی رضی اللہ عنہ نے کہ لڑا مین بادشاہون سے اور فتح کیے مینے قلعے اور واقع ہوئین
بیچ لڑائیون کے ایام جاہلیت اور اسلام مین لیکن نہ دیکھا مینے کوئی فریبی زیادہ بطلوس سے اور نہ سخت دلاور اوس سے غرض لڑتے رہے یہ دونون یہان تک
کہ سست ہو گئے گھوڑے تب متوجہ ہوا امیر کی طرف اور کہا کیا ہو گیا تیرے گھوڑے کو کیونکر لڑتا ہے تو اسیر اور ہے یہ تین بالون کا کہا مقداد نے کہ سینے محبت اپنے
گھوڑے کی جھکایا سر واسطے دیکھنے کے اوسکے بالون کے تو ماری اوسنے مجھپر ایک تلوار زور سے کہ کٹ گیا خود اور سربند اور تھوڑا سر میرا تب گمان کیا اوسنے
کہ تمام ہوا کام میرا اور پھیری باگ اپنے گھوڑے کی اور سنبھلے مقداد اور پیچھا کیا اوسکا تب بھگا لے گیا وہ گھوڑا اپنا اور آگئے گرد اوسکے اوسکے لوگ کہا
راوی نے اوس حال مین کہ مشغول تھے آدمی بیچ سخت قتال کے ظاہر ہوئے امیر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ساتھ باقی امرا کے اور پکارا اوسنے ساتھ تہلیل
و تکبیر کے اور درود اوپر رسول بشیر نذیر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آگے تھا اول لشکر مین خالد یہ شعر کہتے ہوئے **اشعار**

دعی الله صبّا بالقنا جاء یسرع — وصبّ علی الفرسان الحرب یقرع
ومن باع لله المهیمن نفسه — وکان الی الهیجاء بالامر اطوع
فویلک یا بطلوس من سیف خالد — اذا اشتدت الهیجاء والحرب تقرع
فلا رحم الرحمن بطلوس کافرا — ویلعنه من کل قوم ومجمع
فان قدر المولی ساخرب داره — واترکها من بعده وهی بلقع
بعضبٍ یمانیٍّ اذا ما جذبته — تخرّ له کل العداة وتخضع

یعنی رعایت کرے اللہ اوس عاشق کی جو ملنے کے لیے آیا ہی دوڑتا اور گرایا اوسنے سوارون پر نیزہ کھڑکھڑاتا ہوا اور جسنے بیچا اپنی جان کو اللہ کے لیے جو نگہبان ہی
اور ہی لڑائی کی طرف ساتھ حکم کے بڑا رغبت کرنے والا پس خرابی ہی تیری ای بطلوس خالد کی تلوار سے جب سخت ہو لڑائی اور لڑائی بلند کی جاوے سو نہ رحم کرے اللہ بطلوس کافر پر
اور لعنت کرے اوسپر ہر قوم سے اور مجمع سے پھر اگر مقدر کیا اللہ نے اب ویران کرونگا مین گھر اوسکا اور چھوڑونگا اوسکو بعد اوسکے اور وہ ویران ہوگا دھار سے
یمن کی تلوار کے جب کھینچونگا مین اوسکو روونگے اوسکے سامنے سب دشمن اور جھکینگے کہا راوی نے پھر حضرت خالد نے حملہ کیا ساتھ اپنے لوگون کے
اور لڑے ساتھ شجاعت اور سختی کے اور لڑا بطلوس بھی لڑائی سخت اور قتل کیا بہت بہادرون کو اور لڑے امرا اور صاحب نشان درمیان مین پہاڑ اور
دروازے کے پاس سرخ ٹیلے کے لڑائی پوری اور متوجہ ہوئے خالد بطلوس پر اور حملہ کیا اوسپر اور جب جاتا وہ طرف میسرہ کے تو بھگاتے اوسکو طرف میمنہ
اور میمنہ سے طرف میسرہ کے پھر روک لیا اوسکو خالد نے درمیان صفون کے تو بھاگا وہ طرف فوج قلب کے اور آ بچایا اوسکو اوسکے لوگون نے اور شروع کیا قتل
اون لوگون کا امرا نے اور پیچھا کیا خالد نے اور بھاگا وہ طرف دروازے کے اور پیچھے اوسکے قوم اوسکی تو داخل ہوئے دروازے مین بھاگ کر اور پیچھا کیا
اونکا مسلمانون نے اور قتل کیا قریب چار ہزار کے اور بند کیا اونھون نے دروازہ اور ڈالا اوسمین قفل اور چڑھ گئے اوپر دیوار کے اور پکڑ لائے
مسلمان اونمین سے ایک ہزار پانسو آدمی پھر کھڑا کیا اونکو روبرو امیر خالد کے اور تھے اونمین بڑے بڑے بطریق سو پیش کیا اونکے اسلام اور انکار کیا
اونھون نے اوسکے قبول سے تب حکم کیا اونکی گردن مارنے کا پھر ڈھونڈھا مسلمانون نے اپنے لوگون کو تو پائے شہید اپنے دو سو اسی آدمی کہ انجام کیا
اونکا اللہ تعالی نے سعادت پر کہا واقدی نے کہ جب گیا اندر تو کمال تنگدل ہوا اور بیتاب ہوا اوسکو غم زائد بیان سے تب جمع کیا
اپنے بطریقون کو اور شکایت کی آگے اونکے مقدمہ عرب کی اور جو کچھ دیکھا حال انکی لڑائی کا کہا اونھے کیا ہی صلاح نزدیک تمہارے کہا سبنے کہ ہم لوگ حاضر ہین آگے
تیرے اگر حکم کرے ہمکو لڑائی کا تو حاضر ہین ہم لڑنے کو اور بند رہو دیوار شہر کے کہا اوسنے کہ سوچی مینے واسطے تمہارے ایک تدبیر کہ وہ تدبیر ہی اوس شخص کی جو نہ
جانتا ہی حال لڑائیون کا پھر حکم کیا اوسنے واسطے جمع ہونے سب لوگون کے تمام تب آئے پاس اوسکے سب آدمی مگر جو کہ رہا دروازون پر مسلمانون کے خوف سے
غرض جب کہ جمع ہوئے وے سب تو کہا بطلوس نے کہ ارادہ رکھتا ہون مین شبخون مارنے کا ان لوگون پر آج کی رات کہ جلاؤن انکو انکے تمامون پر اور تم لوگ خوب
جانتے ہو کہ ہین اس شہر کی بہ نسبت غیر کے سو نہ باقی رہے کوئی تم سے مگر یہ کہ طیار ہو جائے اور چلے ساتھ میرے باہر دروازے کے تاکہ فریب کرین ہم ان
لوگون سے اور نکلونگا مین خود ساتھ اپنے لوگون کے بابت تو اسکے امید ہی کہ پہونچون اپنی مراد کو ورنہ مرون ساتھ حسرت کے اور حملہ کرونگا اونپر پہلے شاید کہ انکا

کسے تھے اونمین ابان بن عثمان بن عفان اور مجھ سے بیان کیا انھون نے ام ابان کو کہ گھیر لیا تھا اونکو رومیون نے پھر آئے وہ اوپر بطلوس کے تو بھاگا وہ طرف اپنے رومیون کے
اور چلا گیا اندر شہر بہنسا کے اور لڑے رومی اوپر سے دیوار کے لڑائی سخت اور خالد رضی اللہ عنہ کبھی حملہ کرتے تھے اور جاتے تھے باب جبل پر اور کبھی باب التوبہ پر
اور کبھی باب قندوس پر اور تھے غانم بن عیاض اشعری اوس وقت اوپر باب جبل کے سو باندھے اونھون نے ہتھیار اپنے اور مقابلہ کیا دشمنون کا ہمراہ اپنے امرا کے
مثل مقداد اور ضرار ازور اور شرحبیل اور مسلم بن عقیل اور زیاد اور عبد اللہ بن عباس اور عمرو بن ابی ذیب اور عبد الرحمن بن ابی ہریرہ اور مسیب اور حارث بن مسلم اور زید بن حارث
اور ابی ذر غفاری اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم کے سو پہنچے نزدیک دروازے کے اور تکبیر کہین سب نے اور نکلا ایک بطریق ساتھ دس ہزار سوار کے یوحنا نام
اور واقع ہوئی لڑائی سخت اور گھیر لیا رومیون نے عبد اللہ بن عبادہ بن صامت کو اور لڑے یہ خوب اونسے پھر لگا اونکے ایک پتھر اوپر سے دروازے کے تو شہید
کیا انکو اور شہید ہوئے امرا اور سواران مسلمین سے نزدیک دروازے کے دو سو آدمی اور مارے گئے رومی ایکہزار اور حملہ کیا غانم اور امرا نے اور مل گئے بیچ
دشمنون کے اور گرتے تھے انپر پتھر اور تیر اور نہ پھرتے تھے یہ اوس جگہ سے پھر جب کہ ہٹایا اونھون نے اونکو دروازے تک اور ملے ہوئے تھے یہ اونمین تو ڈرے
رومی یہ کہ مارے جاوین اپنے تیر اور پتھرون سے لوگ اپنے تو روکے اونھون نے ہاتھ اپنے اور قتل ہوئی رومیون کی ایک جماعت عظیم اور حال خالد رضی اللہ عنہ کا
یہ ہوا کہ لڑے وہ اسقدر کہ نہ دیکھا گیا مثل اوسکے کبھی پس اسی حال مین تھے لوگ کہ آئے ضرار بن ازور اور بھرے ہوئے خون مین کہ جم گیا اونپر مثل کلیجی اونٹ کے
کہا اونسے خالد نے کیا خبر ہے پیچھے تمھارے ای ضرار کہا اونھون نے کہ مارے ہمنے آج کی رات ای ابو سلیمان ایک سو ساٹھ آدمی اور مارا میرے لوگون نے
زائد حساب سے اور کافی ہوا مین جسکو کہ نکلا باب جبل سے کہا راوی رح نے کہ حملہ کیا اوس رات امیر غانم نے اندر دروازے کے ساتھ اپنے لوگون کے
سو واقع ہوئی بڑی لڑائی اور پہونچ گئے یہ گھوس تک اور تھا وہان ایک دروازہ سو بند کر لیا اوسکو اندر والون نے اور چڑھ گئے مسلمان برج پر اور قتل کیا
وہان کے لوگون کو اور تھے وہان پانسو آدمی سو اوس رات مارے گئے اوس دروازے پر قریب ایکہزار رومی کے اور ماجرا باب قندوس کا یہ ہوا کہ تھے اوسپر زبیر
بن عوام اور عقبہ بن عامر اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور فضل بن ابی لہب اور مغیرہ اور ایک جماعت امرا کی سو حملہ کیا اونھون نے دروازے پر اور لڑے کمال کوشش سے
اور شہید ہوئے مسلمانون کے ایک سو بیس آدمی سوا سردارون کے اور قصہ باب توما کا یہ ہے کہ تھے اوسپر خالد اور نکلا تھا اوسمین سے بطلوس سو لڑے دونون لشکر
آپسمین حق لڑائی کا اور شہید ہوئے مسلمانون مین سے دو سو اسی آدمی اور اوس جگہ کہ مشہور ہے ساتھ مرانہ کے پھر بند کیے اونھون نے دروازے اور شروع کی
لڑائی اوپر سے اور تھی یہ پہلی فتح کہا راوی رح نے حدیث کی ہمسے سنان بن مفرج عجلانی نے ابی محمد شاکری سے اوسنے زید بن رافع سے اوسنے ابی امامہ سے
کہا اونھون نے پھر مقام کیا خالد رض نے بعد اس واقعے کے بہنسا پر چار مہینے تک کہ نہ لڑا اونمین کوئی جب دراز ہوا زمانہ اقامت کا تو تنگدل ہوئے لوگ لشکر کے
اور آئے نزدیک خالد کے اور مشورت کی اونسے بیچ مقدمے لڑائی کے تو اجازت دی اونکو اور تھے سب شہید اس واقعے کے چھ سو مسلمان کہ انجام کیا اونکا اللہ تعالی
نے سعادت پر کہا راوی رح نے جب اجازت مانگی صحابہ نے خالد سے لڑائی کی تو نہ منع کر سکے وہ اونکو لڑائی سے پھر فجر کو واقع ہوئی لڑائی سخت اور
تنگ دل ہوئے اہل بہنسا محاصرے سے تو کہا اونھون نے بطلوس سے کہ نرہا ہمکو صبر اوپر لڑنے اور بند رہنے کے کہا بطلوس نے کہ صبر کرو اور ثابت قدم رہو
کہ عنقریب ایک مکر کرتا ہون مین عرب سے غرض جب گذرے اوسکو کئی دن اور گھبرائے لوگ گھرے رہنے سے تو جمع ہوئے نزدیک بطریق توما نام کے کہ وہ
داروغہ تھا اوس دروازے کا اور کہا اوس سے بازاریون اور نصاری اور باقی عوام نے کہ گھبرا گئے ہم شہر مین بند رہنے سے اب دیتے ہین تجکو بہت مال کہ کھولدے
تو واسطے ہمارے دروازہ کہ لے آوین ہم امان واسطے اپنے عرب سے تو قبول کیا اوسنے یہ کہنا اونکا اور کھولا واسطے اونکے دروازہ رات مین پس نکلے قریب
دو سو سوداگر شہر کے پوشیدہ دروازے سے اور آئے پاس خالد رض کے اور صلح کی سبھون نے اونسے اس بات پر کہ کھولدین واسطے اونکے دروازہ اور کہا اونے واسطے
مسلمانون کے ایک وقت مقرر پھر لکھے لیے نام سبھون کے اور لوٹ آئے یہ ہوا قصہ ان لوگون کا اور حال توما کا یہ ہوا کہ تھا چچازاد بھائی توما کا ارمیا نام
حاضر اوسکے پاس جب کہ خواہش کی تھی اوس سے اہل شہر نے کھولنے دروازے کی سو گیا وہ پاس بطلوس کے اور مطلع کیا اوسکو اس کام سے تب روانہ
کیا بطلوس نے اوسوقت ایک بطریق اپنا حاضر فیلبیل نام ساتھ ہزار آدمیون کے اور کہا اونسے کہ پوشیدہ ہو تم باہر جا کے اور خبر لاؤ تم جلد پاس میرے

توگئے وہ باہر اور متفرق ہوگئے در حالیکہ پیادہ تھے باب توما سے پھر جب لوٹے وہ لوگ صلح کرکے تو پہچانا اونھون نے اونکو اور کھولدیا واسطے اونکے دروازہ تو داخل
ہوئے سب اندر تب پکڑ لیا اونھون نے اون لوگون کو اور لائے روبرو بطلوس کے پس دیکھا اونکو اور زجر و توبیخ کی اونپر اور ستایا ڈالا اور کھڑے کیا اونکو
لوہے کے پھر مارا اونکو بہت پھر ڈالا آگ مین تمام مال اونکا پھر حکم کیا واسطے حاضر کرنے اوس بطریق کے تو حاضر کیا گیا اور قید کیا اوسکو پھر گیا وہ محل مین اور سب
خبر خولہ اوسکے اور کھڑی کین سولیان اوپر فصیل کے اور چڑھایا اون لوگون کو اونپر اور لٹکنے دیا ایک دن رات پھر کاٹین اونکی گردنین اور پھینک دیے سر اونکے
طرف مسلمانون کے تب کہا امیر غانم نے حضرت خالد سے کہ یہ اہل مصر ہمارے ہین کہ قتل کیا انکو بطلوس نے کہا راوی نے کہ تھے حضرت عمر بن خطاب
غمناک اور متفکر تھے کمال مسلمانون کی طرف سے پس تحریر کیا ایک فرمان الفت عنوان اپنی طرف سے حضرت عمرو بن العاص کو کہ مضمون اوسکا یہ تھا
اے عمرو بن عاص کیا سبب تیرے سے خط نہ آنے کا میری طرف اس مدت تک اور مین فکر اور پریشانی مین ہون مسلمانون کی طرف سے اور نہ معلوم ہوئے مجھے حال
خالد اور اونکے ہمراہیون کے اور تم نہین لکھتے مجھکو مگر ابتدا فتح اور غنیمت کے پس اگر احتیاج ہو مدد کی خالد کو تو کہلا بھیجو تم حضرت ابو عبیدہ سے کہ کچھ بھیجا
بھیجے اونکو کہ روانہ کرین مدد طرف خالد کے شام سے والسلام پھر جب پہونچا یہ خط جناب خلیفہ کا حضرت عمرو بن عاص کو تو بھیجا اونھون نے اوسکو
اپنے خط مین پاس حضرت سیف اللہ خالد بن ولید کے بعد ترک مطالعہ کے کہا حضرت خالد نے کہ نہین طلب کرتے ہم قوت اور مدد مگر اللہ تعالی سے پھر
دشوار ہوا حضرت خالد پر محاصرہ تو ہر روز جاتے طرف قلعے کے اور کرتے لڑائی سخت پس شہید ہوئی بہت جماعت مسلمانون کی تیر اور پتھرون سے اور ہجوم کیا
دشمنان خدا نے مسلمانون پر بہت بار پس کہا حضرت خالد نے امیر غانم اور باقی مسلمانون سے کہ بیشک واسطے ہمارے لوگون کے جاسوس اور مخبر ہین
پھر سوار ہوئے حضرت خالد اور ساتھ اونکے فضل بن عباس اور مقداد اور زیاد بن ابی سفیان اور غانم بن عیاض اور پھرے یہ سب گرد لشکر کے ناگاہ دیکھا
ایک شخص عرب کو بیٹھا ہوا کملی پر باہر لشکر سے تو نیا جانا اوسکو خالد نے اور کہا اوس سے کہ کون ہے عرب سے پس تو تب خاموش ہوگیا وہ پھر کہا
امیر غانم نے کہ سچ کہہ کون ہے اپنا تیرا ایمان پر پھر بھی خاموش رہا وہ پھر کہا اوس سے کہ لے پانی اور وضو کر تو نکر سکا وہ اچھی طرح سے پھر کہا اوس سے کہ
نماز پڑھ تو نہ پڑھ سکا وہ اچھی طرح سے تب مارا اوسکو خوب تو اقرار کر لیا اوسنے کہ نکلے تھے ہم مین سے دو آدمی پوشیدہ دروازے سے اور لوٹ گئے وہ اور
باقی رہا مین تنہا تب ماری گردن اوسکی اور بند ہوا آنا جانا جاسوسون کا اور لڑتے تھے مسلمان کمال سعی سے اور تھا حضرت خالد کا ایک غلام فلاح نام
کہ پکایا کرتا تھا واسطے اونکے ہر روز دو روٹیان جو کی کہ ایک اونمین سے ہوتی تھی واسطے خالد کے اور ایک واسطے اوس غلام کے پس تین دن تک آئے حضرت
خالد خیمے مین اور دو تارتے دسترخوان پیش پاتے اور نہین کچھ اور نہ کہتے کوئی بات غلام کو اور نہین پاس حضرت خالد کے کچھ [illegible] کھالیا کرتے تھے اونکو [illegible]
کرتا ہے [illegible] وہ تب اوس وقت کہا خالد نے اپنے غلام سے کہ اے بیٹے میرے فرمایا ہے اللہ تعالی نے وما جعلناهم جسدا لا یاکلون الطعام
یعنی اور ایسے بدن نہ بنائے تھے کہ کھانا نہ کھاوین [illegible] تین دن ہوئے کہ نہ پکائی تو نے کوئی روٹی جو کی کہا اوسنے [illegible] میرے تو تونے کیا [illegible]
پکانا واسطے تمہارے اور [illegible] کرتا ہون [illegible] تمہارے [illegible] اور [illegible] نہین پاتا ہون اونکو اور جانتا تھا مین کہ آپ
کیا لیتے ہو [illegible] کہا حضرت خالد نے [illegible] واسطے اس کام کے [illegible] غلام سے [illegible] اور دیکھتا رہا
کہ [illegible] پھر جب ہوا دوسرا روز تو گئے خالد سوار ہوکر واسطے لڑائی کے اور پکائین غلام نے دو روٹیان اور کھالی روٹی اپنی اور رکھی دوسری
واسطے حضرت خالد کے اور کھڑا ہوا دیکھا تو آیا ایک کتا بڑا شہر کی طرف سے اور کیا اوس نے [illegible] روٹی اپنے منہ مین اور چلا [illegible] ہولیا اوسکے غلام
حضرت خالد کے یہان تک کہ آیا وہ کتا طرف ایک نہر تنگ کے کہ نکلتا تھا اوس سے پانی باہر کی طرف نیچے فصیل کے قلعے کو جاتے ہین اور جاتا تھا [illegible]
نکلتا تھا طرف دریا کے باہر شہر سے تب دیکھا اوسکو غلام نے تو لوٹ آیا اور مطلع کیا امیر خالد کو اس حال سے تب گئے حضرت خالد ہمراہ اوسکے اور دیکھا آکے
اور [illegible] ہوئے اس سے پھر [illegible] مطلع کیا اون سبکو اس حال سے اور کہا [illegible] چاہتا ہون تمہارے سے ایسے دو آدمی کہ نکلین
اونھون نے اپنی جان کو واسطے اللہ تعالی کے [illegible] وہ ساتھ میرے اور ایک جماعت سخت لڑتی ہو دروازے کے پھر جب کھولین ہم دروازہ

تو آجاوین پاس ہمارے پھر منتخب کیے اونمین سے سو آدمی بہتر قوم کے مثل عبد اللہ بن عمر اور عبد الرحمن بن ابی بکر اور زید بن ثابت اور عقبہ بن عامر اور مسلم
بن عقیل اور زیاد بن ابی سفیان اور انکے بھائی ہبار اور سلیب بن نجیبہ اور بھائی انکے اور مقداد بن اسود اور رافع اور ابوذر بن عقیلی اور مثل ان سرداروں کے کہ
اختصار کیا ہمنے اونکے نامون پر خوف املالت سے اور مرتب کیا حضرت خالد رضی نے عبد اللہ بن جعفر اور زبیر بن عوام اور انکے بیٹے عبد اللہ اور فضل بن عباس اور
فضل بن ابی لہب اور ضرار بن ازور کو اور مثل ان پہلوانون دین کے مقابل دروازے کے اور صبر کیا یہانتک کہ ڈوب گیا آفتاب پھر آئے ظلمت شب مین
طرف اوس سرب کے اور گھسا اوس پانی مین ہر شخص ساتھ پاے جامہ اور تلوار کے اور تھے اول اونکے امیر خالد اور جو گھستا تھا اوسمین تو دیتا تھا سپر تلوار اپنی
اپنے پاس والے کو یہانتک کہ داخل ہوا اوسمین پھر لے لیتا اوس سے یہانتک کہ گھس گئے اسی آدمی اور لوٹ آئے بیس شخص کہ نجا سکے اوسمین بسبب تنگی
اوسکی کے اور لوٹے وہ افسوس کرتے ہوئے اپنی شہادت پر اور فوت فتح پر پھر چلے اندر والے پوشیدہ دیوار کی جڑ مین بعد گذرنے کچھ رات کے اندر سے اور آئے دروازے پر تو پایا
اوسکو بند اندر سے پس کھولا قفل اوسکو سیح کے اور رومی بیہوش تھے نشے مین اور کھولا دروازہ اور ذبح کیا جسکو کہ پایا دہلیز مین دروازے کی اور پیچھے وہ سب آدمی
پھر چڑھے اوپر دیوار کے اور لے لین کنجیان اونکی اور کھول دیے دروازے گھوڑگہون کے اور حملہ کیا رومیون پر اور قتل کی ایک جماعت اونکی اوپر برج کے اور مارا
بطریق برج کو اور پکارے کہین تکبیرین اور تہلیل اور درود اوپر رسول البشیر و نذیر کے تو جواب دیا اونکو مسلمانون نے اور داخل ہوئے دروازے مین اور پہونچے
بازار شہر تک اور دوڑی ایک جماعت طرف محل بادشاہی کے پھر جب معلوم کیا اوس دشمن خدا نے یہ حال کہ مسلمان قادر ہو گئے دروازے پر تو ڈالی اوسنے تلوار
گلے مین اور نکلا کہتا ہوا الامان الامان اور کیا اسی طرح اوسکی ایک جماعت نے تو نہ مانا حضرت خالد نے اور رکھی تلوار اونپر اور کھینچ لائے اوسکو قید کر کے
اور کہا اوسکو اے دشمن خدا نہین تجکو امان نزدیک میرے مگر یہ کہ اسلام لاوے تو اور پکڑ لیا اوسکی ایک جماعت کو اور انکو قید کیے اور قتل کیے رومیون سے قریب ہزار
آدمیون کے اور شہید ہوئے مسلمانون سے اوس رات اندر شہر کے ایک سو چوراسی آدمی پاس بازار شہر کے اور قریب دروازے کے اور محل بادشاہی کے
اور آئے قاسم بن عیاض رضی اللہ عنہ ساتھ اپنی جماعت امرا کے اور عاجزی کی انھنے اہل شہر نے اور طلب کی امان تو نرم ہوا دل امیر غانم کا واسطے اونکے اور بہت
چاپلوسی اور تملق کی اوس دشمن خدا نے لگے ان سرداروں کے تو غالب ہوئی راے انکی اور صلاح خالد کی پس صلح کی اونسے اوپر دس لاکھ مثقال سونے خالص
اور دس لاکھ اوقیہ چاندی خالص کے اور دس ہزار گونین گیہون اور جو کے اور یہ کہ جزیہ دین ہر سال آیندہ سے لیکن خالد مطمئن نہ تھے اس معاملے پر مگر غلبہ کیا
امرا نے اونکی تجویز پر کہ آئے پاس خالد کے اور کہا اونسے کہ مدت گذری ہمکو اس شہر پر اور پاتے ہین ہم تمکو بہت مہربان اوپر اپنے پس صلاح ہماری یہ ہے کہ لکھو تم
حضرت عمر کو اطلاع حال اس بطریق کی اور اسکی جماعت کی اور مقید رہنے دو انکو یہانتک کہ آوے جواب وہان سے تب لکھا حضرت خالد نے خط طرف خلیفہ
برحق حضرت عمر رضی کے اس حال کی اطلاع مین پھر جب کہ مطلع ہوے آنحضرت خلیفہ اس حال سے تو لکھا جواب اوسکا اس طرح کہ مضبوط کرو عہد و پیمان اوس سے
ساتھ قسمون کے اور لو اونسے مال صلح اور چھوڑ دو اونکو اور جو امان مانگے مت مارو اوسکو کہ نفرت کرینگے تمسے اہل عجم وغیرہ سو بجا لاے حکم آپکا خالد
اور چھوڑ دیا اوسکو باوجودیکہ نہ راضی تھا دل انکا اس کام سے بعد مضبوطی کے اونسے ساتھ اون قسمون کے پھر شرط کی اونسے اونھنے کہ نہ رہے کوئی پاس ہمارے
شہر مین تا تعمیل کرین فیصلہ والون کے پھر نکل آئے مسلمان باہر شہر کے اور رہے اندر اوسکے فضالہ بن یزید سلمی اور عون بن ساعد کندی اور مسعود بن سعید جہنی
اور یہ تینون اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے اور دی اونھنے رسد اور سامان ضروری اہل لشکر کو ہر روز اور آتا ہر روز سوار ہو کے پاس امرا کے اور نذر
اور تحفہ دیتا اونکو اور نہ چھوڑا کوئی امیر کہ نہ فریب کیا ہو اوس سے یہانتک کہ خوش ہوئے دل سب کے اوسکی طرف سے سوا خالد اور فضل بن عباس اور مقداد
اور عبد الرحمن بن ابی بکر اور زبیر بن عوام کے کہ نہ مطمئن ہوئے یہ لوگ اوسکی جانب سے پھر گذرے دو مہینے اس حال پر اور خرچ کیا اوسنے بہت مال اور خزانہ
اپنا اور بلا لیے معتبر لوگ اپنی قوم کے اور جو کہ معتمد علیہ اوسکے تھے سو جمع ہوئے پاس اوسکے اور سب کی فریب کرنے پر مسلمانون سے اور واسطے قتل کرنے اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر صبر کیا یہانتک کہ گذرا ایک پارہ شب کا پھر ہجوم کیا مسلمانون پر غفلت مین ساتھ ہزار بطریق کے اور بارہ لشکرین اونکی
اور پھیلے اونکے ہونٹون مین گیند کپڑے سے اور کھولے دروازے اور لے گئے اونکو شہر مین پھر ہجوم کیا باقی مسلمانون پر اور رکھی اونمین تلوار دریا لیا

فویلک یا ملعون منی اذا سطا | بصارم یوم العجاج وان ثوی

یعنی تیری طرف اے بطلوس میرا ارادہ مضبوط ہوا دھار سے تلوار کی جیسے شعلہ جب جلدی کرے اوڑتی ہیں چنگاریاں آگ کی اوسکی چمک سے ہاتھوں میں ہی فوج کے بہادر ابن ابی لہب کے پھر خرابی تیری مجھسے اے پھٹکارے ہوئے جب حملہ کریگا اپنی تلوار سے دن غبار کے اور اگر کود یگا پھر
داخل ہوئے بعد انکے غانم بن عیاض اشعری رضی اللہ تعالی عنہ پڑھتے ہوئے یہ اشعار **اشعار**

لا اقسم بالخالق الارض السما | ومکان مثلها البدیع وما نشا
فالویل للبطلوس من سطواتنا | لا انثنی یوم الهیاج عن العدا
لا افرقن بحد سیفی ما قطع | بمهندی الصمصام الا ان قطع

یعنی قسم کھاتا ہوں میں زمین اور آسمان کے بنانے والے کی اور برابری یعنی نادر اوسکی کی اور جو پیدا اوسنے نہیں پھرونگا میں دن لڑائی کے دشمنوں سے اپنی ہندی تلوار سے مگر یہ کہ تمکو کاٹ جاؤ پھر خرابی بطلوس کی ہمارے حملوں سے البتہ جدا کرونگا اپنی تلوار کی دھار سے جب تک کاٹے گی وہ
پھر داخل ہوئے بعد انکے مقداد بن اسود رضی اللہ تعالی عنہ پڑھتے ہوئے یہ اشعار **اشعار**

انا الکندی واللیث الشجاع | واما فی العدی قد طال باعی
فیا ثارات عبد الله ابنی | وبیتهم لی الرجال بکل حرب
عقیب ابکی حیران ناعی | وللهیجاء انطبع انولباعی

یعنی میں کندی ہوں اور شیر بہادر ہوں اور دشمنوں میں لنبا ہے میرا ہاتھ اور گواہی دیتے ہیں میری مرد ہر لڑائی میں اور لڑائی کے لیے بنایا ہے نقشہ میرا سنو اے قاتلو میرے بیٹے عبد اللہ کے اوپر اوسکے روتا ہوا لاہوں حیران ہوں خبر مرنے کی سنانے والا ہوں پھر
داخل ہوئے بعد انکے ابان بن عثمان رضی اللہ عنہما پڑھتے ہوئے یہ اشعار **اشعار**

نحن اللیوث وذو المواهب والکرام | وفی الملاحم یوم الحرب ذو همم
لا یعجبنک یا بطلوس جیشک فی | شداد العدی فی کل معترک
هذا المقام فعندنا الکل کالرجم | وقاهرون لهم فی کل مصطدم

یعنی ہم شیر ہیں اور صاحب احسان اور بخشش کے اور لڑائی میں دن لڑائی کے ہمت والے خاک میں گرانے والے دشمنوں کے ہر میدان میں اور غالب ہیں اوپر اونکے ہر لڑائی کے مقام میں نہ پسند آوے تجکو لشکر تیرا اے بطلوس اس مقام میں کہ ہمارے ساتھ سب مانند شیر کے ہیں پھر داخل ہوئے
بعد انکے مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہما پڑھتے ہوئے یہ اشعار **اشعار**

فیا بنی الحروب السهر الطویل | ویا قلقی التشهد والعویل
ساقتل بالمهند کل کلب | فوا ثارات جعفر مع علی
عقلی فی الحروب ان یشفی غلیل | کثارات الهدی بنی عقیل

یعنی رنگ متغیر کردیا میرا لڑائی نے اور بہت جاگتے رہنے نے اور قلق میں ڈالا مجھکو تشنہ اور رونے نے پھر ہائی قاتلان جعفر کے ساتھ علی رض کے مثل قاتلان کوشش کرنے والے اولاد عقیل کے آپ قتل کرونگا میں ہندی تلوار سے ہر کتے کو تاکہ لڑائی میں سیراب کیا جائے پیاسا کہا راوی نے
پھر داخل ہوئے بعد انکے شرحبیل بن حسنہ کاتب وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر حضرت قعقاع بن عمرو تمیمی پھر حضرت مالک اشتر پھر حضرت عبادہ بن صامت
پھر حضرت ابوذر غفاری پھر حضرت ابو ہریرہ دوسی پھر بیٹے اونکے عبد الرحمن پھر حضرت معاذ بن جبل پھر حضرت شداد بن اوس پھر حضرت قیس بن ہبیرہ
پھر حضرت عقبہ بن عامر پھر حضرت ابو دجانہ انصاری پھر حضرت جابر بن عبد اللہ پھر حضرت براء بن عازب پھر حضرت نعمان بن بشیر پھر حضرت سعید بن زید
کہ ہیں عشرہ مبشرہ سے رضی اللہ عنہم اجمعین پھر لگے پیچھے انکے انصار ساتھ ہمت قوی اور عزم درست کے پس نکلے رومی اور لڑے نہایت لڑنا
اور حملہ کیا ... زبیر بن عوام اور بیٹے اونکے عبد اللہ اور عبد الرحمن بن ابی بکر کے اوپر باب البحر کے اور لڑے خوب پھر بڑھے عبد الرحمن
اور زبیر طرف دروازہ کے اور روکی سیڑھیاں اوپر دیوار کے ... اپنے گھوڑوں سے اور ...

قریب ہوتا تھا ہمکو بطلوس اونکی طرف سے سو ہم ور گذرتے تھے تین مرتبہ ہم کھولتے تھے دروازہ اوسکا اور پھر جاتا تھا برسے کفر کی طرف اور جھک جاتا تھا اور البتہ پھیل گیا تلوار نے اوسکی فتح کے دن اور تھک گئے ہاتھ ہمارے اور رومیون مین ذبح کرتے تھے ہم تیس ہزار کو فنا کیا ہماری تلوارون نے اور کلیجے ہمارے اوسکی گرمی سے آگ جھاڑتے تھے یہانتک کہ بھر دیا ہمنے جنگل کو اور دریا کو اونسے اور پیٹ بھر گیا سیدا شیرون کا اور جھک گئے وہ اور پیٹھ پھیری تیس ہزار بھاگنے والون نے اور بیس ہزار اونمین سے بیشک زخمی ہو گئے پھر اونمین سے بعضون نے پورا کیا موت کو اور اونمین بعضون نے وہان سرکشی کی اور اونمین بعضے وہ لوگ ہین کہ قبرون مین جانے والے ہین اور اونکے بطلوس کو اوسی نے قتل کیا ہے بیٹے اوسکو اور تھا وہ آگے بڑھنے والا لشکر پر تھا غالب ہوا جب وہ مارا ہی گیا فی الحال یہانتک کہ چھوڑ دیا بیٹے اوسکو پچھڑا ہوا اوسکے اوپر جوان عورتین نوحہ کرتی تھین اور جلدی کی بیٹے اوسکے سر مین ایک بار مارنے مین سو ہو گیا وہ اوس سے دو ٹکڑے کیا ہوا بہت بد پڑا ہوا اور ہو گیا وہ ابن ولید کی تلوار سے خاک مین ملایا ہوا گذری تھین اوسپر سب مصیبتین کہ پھٹا ہوا تھا اور جب مارا گیا بطلوس اونکا ہوئے سب اونکے بھیڑے جو پائے بھیڑیے ہین اور غائب ہو گیا چھوڑنے والا اور تھا وہ دریا مین لڑائیون کے جل جانے والا پیٹھ پھیری ہماری قوم کی فوجون نے اوس سے خوش ہو کر قسم اللہ کی کیسا ظالم تھا وہ بیشک تھا ایسا سوار کہ سبقت لیجاتا تھا بڑے لشکر پر اور غالب ہوتا تھا اور خوش ہوئے جگر ہمارے اور کہنے لگے قسم تیری جان کی اور کلیجے قریش کے خوش ہوتے ہین تیرے سے ہم بہنسا کی زمین مین اوسکی فتح کے بعد تیس دن تک مسجدون کو سنواتے تھے ہم اور سیر کرتے تھے زمین صعید تک جلدی کرکے دو ہزار کے ساتھ فوج صحابہ سے کہ نیزہ مارتے تھے بہنسا سے تمام اسوان کو فتح کیا ہمنے دس مہینے مین بعد اوسکے کہ نہین نگاہ اوٹھاتے تھے اور سیر پانچ تیس ہین کہ پھیلا ہے ذکر اونکا اور ہر جوان ای رفیق میرے ہزار سے غالب ہوتا ہے اور گئے ہم فتح کیا ہمنے ہند کو اور سندھ کو سبکو اور تلوارین ہماری میان مین اللہ کی پاکی بولتی ہین اور شہر زمین مین ایک لشکر ہے کہ چھوڑا ہمنے اوسکو قائم کرتے ہین ہم دین کو اور حق ظاہر کیا جاتا ہے اور یہ کلام قصیدے جیسے کا ہے جو جاری ہوا ہو تو سننے والا معنی اوسکے جسکو مجمل بیان کرتا ہون کہ نہین ہے مثل اوسکے لڑائی کے مقام مین کوئی سردار اور نہین ہے مثل اوسکے شہر کے جو بہر مین خوش بیان اور بعد اسکے درود پڑھو تمام خلق کے سردار پر وہ نبی کہ اوسکی طرف تمام خلق جھکتی ہے اور اوسپر سلامتی اللہ کی طرف سے جب تک چمکے بجلی اور جب تک آواز کرے قمری جس وقت صبح چمکے اور اونکے رفیقون پر اور اولاد پر اور رشتہ دارون پر جنھون نے قائم کیا اللہ کے دین کو اور کفر کو دور کیا کہا راوی نے اور شروع کیا مسلمانون نے کہ چڑھ جاتے تھے گھرون پر اور پکڑ لاتے تھے رومیون کو اندر سے اور قتل کرتے اونکو یہانتک کہ تھک گئے بازو اونکے ذبح کرنے سے اور بہا خون بیچ کوچون کے اور پڑے تھے مرے ہوئے بیچ راستون کے اور بازار کے پھر آئے پاس مسلمانون کے نصارا اور قبطی روتے ہوئے اور کہا کہ ہم اہل ذمہ تمہارے ہین اور ہم عوام اور بازاری ہین اور ہم لوگ مغلوب تھے اپنے کام مین اور بہا رہے گئے سفر ہمارے سے تمہاری تلوار سے پس فدا ہی کرو ہماری اور رحم کرو ہمپر رحم کریگا تمپر اللہ تعالی پس چاہا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہ کرین اونکے ساتھ جیسا کہ کیا اونکے اور لوگون سے لیکن منع کیا امیر غانم اور باقی امیرون نے اور کہا کہ یہ لوگ بھوکے ہین بیچ ہماری اور نہین اب انکو قدرت مخالفت کی تب چھوڑا اونکو اس شہر اور کہ بتلا ہمکو جو کہ پوشیدہ ہوا ہے غارون اور کھائیون مین اور جو کہ بھاگا ہی یا غرق ہوئے اور ڈوبا ہے پانی مین تو بتلایا اونھون نے سبکو پھر لائے اور قتل کرتے رہے اصحاب رضی اللہ عنہم تمام اوس روز پھر دوسرے روز بلوایا بڑھیون کو کہ بناوین گاڑیان واسطے اوٹھانے شہدا کے اور پکڑ لائے دواب اہل سواد کے جانون سے واسطے کھینچنے گاڑیون کے اور مقرر کیا اونپر فلاحین کو پس کھینچتے تھے چھ یا آٹھ یا دس آدمیون کو ایک گڑھے مین قبر کے اور ڈالتے تھے اونپر مٹی یہانتک کہ کر دیا اونکو بلند مانند ٹیلیون کے اور دفن کیا اونکو ساتھ اونکی زرہون اور لباسون کے خون آلودہ رضی اللہ عنہم اور گھڑے گئے تختے سفید سنگ مرمر کے اور لکھے اونپر نام اون شہیدون کے اور لگایا اونکو سرہانے ہر گنج شہیدی کے پھر آئے واسطے تدفین شہدا کے شہر کے اور دفن کیا اونکو قبرون مین اور تھے شہدا اون دنون چار سو بلکہ زائد اور مشہور اونمین سے صاعر بن فرقد اور عبداللہ بن سعید اور عبداللہ بن حنظلہ اور عبداللہ بن نعمان اور عبدالرزاق اور انکے سوا

اور عبدالرحیم لخمی اور ابو حذیفہ یمانی اور ابو سلمہ ثقفی اور ابو زیاد یربوعی اور ابو سلیمان دارانی اور ابن ابی دجانہ انصاری اور ابو العلا حضرمی
اور ابو کلثوم خزاعی اور ابو مسعود ثقفی اور ہاشم بن نوفل قرشی اور عمارہ بن عبدالدار زہری اور مالک بن حارث اور ابو سراقہ جہنی اور باقی لوگ
اخلاط مسلمین سے رضی اللہ عنہم اجمعین پس شہید ہوئے نزدیک بازار خرما فروشون کے بیس آدمی اور وہین دفن کیے گئے اور نزدیک بازار عطارون
فروشون کے ایک جماعت کثیر اور قریب بازار عطارون کے بطرف قبرستان قریب چالیس آدمیون کے اور قریب برج یوقنا کے نزدیک فصیل
شہر کے ایک جماعت رضی اللہ عنہم اجمعین کہا راوی رحمۃ اللہ نے پھر جب کہ دفن کر چکے مسلمان شہدا کو تو گئے محل بطلوس اور باقی بطریقون کے
مکانون مین تو پائے وہان بیشمار ظروف چاندی سونے کے اور بہت سامان اور زیور اور لباس اور سوتی اور غالیچے اور جواہر اور فرش اور
مسند اور تکیہ اور لوٹ لائے مسلمان قریب سے باب الیسر کے ایک پتھر کو کہ لیے جاتے تھے اوسکو رومی سو پائے اوسپر دو صندوق بھرے ہوئے
جواہر کے پھر خریدا ایک مسلمان نے بیت المال سے ایک پتھر چھ ہزار دینار کو پھر بیچا اوسکو بیچ انطاکیہ ساتھ لاکھ دینار کے اور لائے فرش بطلوس کا
کہ تھا مثل فرش کسریٰ کے بنا ہوا اوسکی ریشم اور سونے کی مرصع جواہر سے پس روانہ کیا اوسکو مع خمس طرف مدینہ منورہ کے سو حاصل ہوئے
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بیچ حصے اوس فرش کے بیس ہزار دینار اور بہت غنیمت ہاتھ لگی مسلمانون کو مثل ظروف سونے و چاندی وغیرہ
کے کہا راوی رحمۃ اللہ نے حدیث کی ہمسے عون بن عبیدہ نے زبانی عبدالحمید بن ابی امیہ کے کہا اونھون نے پھر گرایا مسلمانون نے محل
اور کنیسہ اور وہ گھر اور کھودے خزانے بطلوس کے اور نکالا جو کچھ تھا قسم سیم و زر وغیرہ سے اور نہ چھوڑی اوسمین کوئی چیز اور تقسیم کی
حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے غنیمت درمیان مسلمانون کے تو پہونچا ہر سوار کو دس ہزار مثقال سونا اور ایک ہزار اوقیہ چاندی اور اقسام پارچہ اور
لباس وغیرہ سے اوس قدر کہ نہین وصف ہو سکتا اوسکا پھر گئے بیچ اندر کنیسے کے اور دیکھین تصویرین اور قنادیل سنہری رو پہلی اور پردے
ریشمی منقوش اور بتون وغیرہ مین تعجب کیا سبنے اور پڑھی حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے یہ آیت کریمہ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ
اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یعنی اللہ نے کوئی بیٹا نہین کیا اور نہ اوسکے ساتھ کوئی حاکم ہے
یون ہوتا تو لیجاتا ہر حاکم الہ اپنے بنائے کو اور چڑھ جاتا ایک پر ایک اور کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس شور کیا مسلمانون نے ساتھ
تہلیل اور تکبیر کے اور درود اوپر بشیر و نذیر کے اور پڑھی حضرت عیاض بن غنم اشعری نے یہ آیت شریفہ كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ تا
وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ○ یعنی اور وہ سب ہاتھ لگا ایک قوم کو پھر خراب کیا بیعہ کو اور بنائی اوسکے پایون پر بنیاد اور
سنگ سفید کے اور ڈالی چھت اوسکی لکڑی سے اور یہی مسجد جامع ہی پہلے اوس مسجد سے کہ بنایا ہو اوسکو حسن بن صالح نے اور باقی ہے اب تک اور
لکڑیون اور پتھرون اون مکانون کی بنائین مسجدین اور سرائے وغیرہ کہا راوی رحمۃ اللہ نے حدیث کی ہمسے عبدالحمید بن قیس بن مہران نے
اونسے ابی جبیرہ نے کہا اونھون نے شہر بہنسا مین سرائے ہین اور مساجد بے گنتی اور مٹائے صحابہ نے علامات کفر کے اور بنائے گھر اور بیت
کیے مکان اور راستے اور مقام کیا بہنسا مین حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ساتھ اپنے لوگون کے ایک مہینے تک کہ بناتے تھے مساجد اور سرائے اور مٹاتے تھے
اونکی علامات کو پھر جدا کیا مال خمس غنیمت سے اور بھیجا واسطے حضرت عمرو بن عاص اور اونکے ہمراہیون کے مصر مین موافق اونکے حصہ ہائے کے
اور روانہ کیا خمس مدینہ طیبہ مین واسطے حضرت خلیفہ برحق عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ابو نعیم انصاری اور فضل بن فضالہ اور ابو دجانہ کے پھر
جب پہونچا یہ فتحنامہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو تو کمال خوش ہوئے اوسکو دیکھکر اور لکھا ایک عریضہ اپنی طرف سے بیچ خدمت حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کے اور دیا ابو نعیم رضی اللہ عنہ کو ہمراہ عریضہ خالد رضی اللہ عنہ کے اور ساتھ کیے انکے تیس صحابی سو گئے یہ لوگ یہان تک کہ داخل ہوئے مدینہ منورہ مین اور گئے
پاس حضرت خلیفہ عمر رضی اللہ عنہ کے تو پایا اونکو ایک جماعت مین کہ کھلاتے تھے آپ اونکو ثرید بیچ دعوت کے درمیان پیالون اور سامنے کے پھر جب دیکھا
آپنے ہم لوگون کو تو معانقہ کیا اور روشن ہو گیا منہ آپکا خوشی سے پھر بٹھلایا سب کو واسطے کھانے کے اور فارغ ہوئے سب آپ جانب ...

اوپر عصا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر جب کہ فارغ ہوئے ہم کھانے سے تو دیے ہمنے وہ دونوں خط اونکو تو کمال خوش ہوئے اونکو دیکھکر اور ندا دلوائی
لوگوں میں کہ الصلوۃ جامعۃ جب سب لوگ آئے تو خطبہ پڑھا آپ نے اور حمد و ثنا کی اللہ تعالی کی اور درود بھیجا آنحضرت پر اور پڑھا اوپر سبھوں کے
اون دونوں خطوں کو پھر طلب فرمایا صحابہؓ کو قریب اپنے اور تقسیم کیا اونپر مال غنیمت کا اور نہ رکھا واسطے اپنے اہل و عیال کے اوسمین سے کچھ درم
یا دینار اور نہ کوئی کپڑا پھر لے گئے مجکو اپنے گھر میں کہ وہ گھر تھا حضرت ام کلثوم صاحبزادی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا اور بٹھایا مجکو اوسمین اور پڑا ہوا تھا
اوسمین فرش چمڑے کا بھرا ہوا لیف خرما سے اور رکھے تھے تکیے صوف کے اور ایک کملی بیس بیٹھا میں اوسپر پھر کہا حضرت خلیفہ نے حضرت ام کلثوم
سے کیا ہیں پاس تمہارے کچھ چیز ہمارے کہا اونھوں نے کہ نہیں مگر کچھ چھپا چھپا ہی فرمایا آپ نے کہ یہ خاص واسطے میرے ہی مگر آئے ہیں پاس
میرے مہمان دو پچھہ اونکو تو دیا ام کلثومؓ نے ایک برتن بھرا ہوا گھی سے اور تھوڑا شہد اور کچھ چپاتیاں چھوکری کے ہاتھ تو کھایا پینے تھوڑا سا
اوسمین سے اور دیا باقی اپنے ہمراہیوں کو پھر شروع کیا ہمنے حضرت سے قصہ بطلوس کا تو کبھی روتے تھے آپ اور کبھی ہنستے اوسکے کانوں سے
اور گریہ کیا آپ نے اوپر شہدائے مسلمین کے اور امرا کے پھر چلے ہم طرف مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسکے آئے لوگ دوڑتے ہوئے
واسطے دریافت خبر اپنے قریبوں کے ہمسے سو بیان کیا ہمنے حال سبکا کہ شہید ہوئے فلانے اور زندہ ہیں فلانے تو شور پڑا آدمیوں کا بیچ
مدینے کے ساتھ رونے کے شہدا پر پھر جمع ہوئے آدمی بیچ گھر حضرت علی اور حضرت عقیل اور باقی بنی ہاشم رضؓ کے واسطے تعزیت کے انکے شہیدوں
کی پھر مقام کیا ہمنے مدینے میں سات دن تک پھر لوٹے ہم طرف مصر کے ساتھ فرمان حضرت عمرؓ کے نام خالد بن ولید کے پھر حکم کیا اونکو خلیفہ نے
جانے کا طرف موضع صعید کے کہا راوی رحمہ اللہ نے یہ ہوا قصہ ان لوگوں کا اور حال خالدؓ کا یہ ہی کہ انھوں نے بعد ایک مہینے کے چھوڑا
باقی اصحاب کو ساتھ اونکی جماعتوں کے بہنسا میں اور تھیں وہ جماعتیں بنی ہاشم اور بنی مطلب اور بنی مخزوم اور بنی عبد الدار اور بنی زہرہ
اور بنی نزار اور جہینہ اور بنی مزینہ اور بنی غفار اور بنی اوس اور خزرج اور مذحج اور فہر اور طی اور خزاعہ کی اور خود گئے طرف ملک صعید کے
دو ہزار سوار لیکر اور کیا امیر بہنسا والوں پر مسلم بن عقیل کو سو بنائے اون لوگوں نے وہاں گھر اور ڈالے بازار اور راستے اور سکونت
اختیار کی اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم نے طرف بحر یوسفی کے اور رکھا دریا سے لیکر جانب شرقی تک ایک راستہ تاکہ جاویں جانور اونکے دریا میں
پھر حاکم رہے وہاں کے مسلم بن عقیلؓ خلافت حضرت عثمان بن عفانؓ تک پھر حاکم کیا آپ نے وہاں کا محمد بن جعفر بن ابی طالب کو اور آئے
حضرت مسلم مدینہ منورہ میں در حالیکہ چھوڑ آئے تھے بہنسا میں اہل و عیال اپنے بیس رہے مدینہ منورہ میں یہاں تک کہ شہید ہوئے جاکر کوفے
میں بیچ ایام خلافت حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے اور حاکم رہے محمد بن جعفر خلافت حضرت علیؓ تک پھر حاکم ہوئے بہنسا پر بعد انکے علی
بن عبد اللہ بن عباسؓ خلافت حضرت معاویہ تک پھر حاکم ہوئے وہاں کے عبد العزیز بن مروان اموی اور حاکم ہوئے بعد انکے طاہر بن عبد اللہ
اور رہتے تھے قریشی اور باقی اشراف عرب جہت غربی میں اور کہا جاتا تھا اوسکو شہر فا کا اور تھا واسطے ہر قبیلے کے ایک امیر مقرر کہا ابو شہال رحمہ
جب فتح ہوا شہر بہنسا تھا بھرا ہوا لشکر سے پھر جمع ہوئے بازاری اور پیشے والے شہر کے تو تھے وہ چالیس ہزار کہا واقدی رحمہ اللہ تعالی
حدیث کی ہمسے حامد بن مزید نے ابی صالح سے اوسنے ابی نوفل راوی سے کہا اونھوں نے کہ تھے بہنسا میں چار سو کنجڑے بیچنے والے
ترکاری وغیرہ کے اور تھا وہ بڑا شہر پھر جب واقعہ ہوا درمیان بنی امیہ اور بنی ہاشم کے تو نکالا وہاں سے ایک جماعت کو اور خراب ہو گیا اکثر
اوسکا اور آگئی اوسمین ایک جماعت عربوں کی یہاں تک کہ آئے حسن اور بھائی اوسکے بہنسا میں بیچ خلافت بنی عباس کے پس بنائی ایک
مسجد جامع اور بہت سا حجرے اور رہے وہاں پر اپنی وفات تک کہا راوی رحمہ اللہ نے الغرض گئے خالدؓ ساتھ اپنے لوگوں
کے طرف موضع صعید کے پس ہمیشہ فتح کرتے جاتے تھے یہ شہروں کو یہاں تک کہ پہنچے دوسری طرف تک ملک صعید کے موضع عدن
اور سواکن تک اور نہیں مقصود ہمارا اس کتاب میں مگر خاص کر فتح بہنسا کا کہ مدار ہی اوسپر فضائل شہدا کا اسواسطے کہ اوسکی زمین میں

پانچ ہزار صحابی رضی اللہ عنہم ہین اور حاضر ہوئے ہین فتح بہنسا مین ستر بدری اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اوسکی زیارت مین بہت
ثواب ہے اور زیارت کی ہے اوسکی ایک جماعت عراق مثل بشر حافی اور سری سقطی اور مالک بن دینار اور ذوالنون اولیا کرام نے اور زیارت کی ہے
اوسکی اقصائے مغرب سے آکر ابو مدین اور شعیب اور ابو حجاج اور ابو عبد اللہ نے اور زیارت کی ہے اوسکی فضل بن عباس نے اور مروی ہے
کہ ملک بہنسا زائد ہے برکت مین تمام زمین سے اور کہتے ہین عمرو بن عاص کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بعد مکے اور مدینے
اور بیت المقدس اور طور کے کوئی زمین مبارک سوائے زمین مصر کے اور برکت اسمین بیچ جانب غربی کے ہے پس شرح کی اسکی عمرو بن عاص نے
کہ شاید وہ جانب غربی مراد بہنسا ہی ہے اور کہتے ہین علی بن حسین رضی کہ نہین کوئی جگہ بطرف قبلہ زمین مصر مین مبارک زائد بہنسا کی زمین سے
اور تھے علی نووی جب آتے بہنسا مین اور پہونچتے جبانہ تک تو اوتارتے کپڑے اپنے اور لوٹتے اوس ریت مین اور کہتے کیا خوبی ہے
اوس بقعے کی کہ اوٹھا غبار اوسکا اللہ کی راہ مین اور ابو علی دقاق جب آتے جبانہ بہنسا مین تو کہتے کیا خوبی ہے اس مین کہ ملی ہوئی ہے
اعضا سے اون لوگون کے کہ پسینا بہا ہے اونکے مونہہ سے مدت تک اللہ کی راہ مین اور شہید ہوئے اللہ کی مرضی مین اور کہا گیا حسن
بن صالح سے کیون اختیار کیا تمنے اس شہر کو سوا دوسرون کے کہا اونھون نے کیون نہ اختیار کرون مین اوس شہر مین کہ رہے وہان
حضرت عیسی روح اللہ اور اوترتی ہین اوسکے جبانہ پر ہر روز ہزار رحمتین اور جب کہ والی ہوئے عبد اللہ بن طاہر مصر کے تو طیاری کی اور
آئے بہنسا مین جب قریب پہونچے جبانہ کے تو اوتر پڑے گھوڑے سے اور پیادہ ہوگئے سب ہمراہی اونکے اور تھے حاکم بہنسا عبد اللہ
بن حسین جعفری سو نکلے وہ استقبال کو پیادہ اور سلام کیا اونسے پھر جب پہونچے جبانہ پر تو کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَحِبَّاءَ اللّٰہِ اَدْرَکْتُمْ
وَخَیْرَ الْفَرِیْقَیْنِ پھر متوجہ ہوا اپنے لوگون کی طرف اور کہا کہ تحقیق اس جبانہ پر اوترتی ہین انوار ہر روز سو رحمتین اور سب لیجائیگا اپنے لوگون کو
جنت مین اور جسنے زیارت کی اسکی اور آئے ہین گناہ اوسکے جیسے پتے درختون کے آئے ہین ہر روز آتے تھے عبد اللہ پیادہ اور زیارت
کرتے اوسکی یہان تک کہ وفات پائی کہا راوی نے کہ روایت کی ہے ایک شخص نے بہنسا کی کہ تھا وہ اہل خیر و صلاح سے عبد الکریم
بن [illegible] نام کہا اوسنے کہ تھا ایک پڑوسی میرا اسراف کرنیوالا اپنے نفس پر اور مرا وہ مدفون ہوا قریب اون شہدا کے کہ جو ہین جانب غربی مین بہنسا کے
اوس حال سے کہ سوتا تھا مین اوس رات دیکھا مینے اوسکو پہنے ہوئے کپڑے سندس سبز کے اور تاج سر پر جواہر کا بیٹھا ہوا ایک قبہ نور مین اور
تھی گرد اوسکے ایک جماعت کہ نہ دیکھا مینے کوئی اونسے اچھا صورت اور لباس مین انکا کہ ہوئے تا [illegible] سلام علیک کی مینے اون
اور پوچھا مینے اوس شخص سے کہ کیا ہے یہ حال تحقیق خوش کیا مجھکو دیکھنے نے تیرے حال کے کہا اوسنے کیون تعجب کرتا ہے تو مجھکو کہ اوترا ہون مین بیچ
پڑوس ایسے لوگون کے کہ بیچا ہے انہون نے اپنے جان کو دنیا مین [illegible] سو کیون نہ بچاوینگے اوسکو آخرت مین تحقیق طلب مغفرت کی میری
اونھون نے اور بخشوا دیا ہے گناہ میرے پروردگار سے اور کہا مجکو جنتون مین کہ بہتی ہین اونمین انہار اور مروی ہے حضرت ذوالنون مصری
سے کہ کہا اونھون نے ہر سال آتا تھا مین اور زیارت کرتا تھا اوس جبانہ کے بسبب اسکے کہ دیکھا تھا مینے اوسکے حق مین بہت اجر و ثواب
سو روکا مجکو اوسکی زیارت سے ایک سال کسی امر نے پھر سوتا تھا مین ایک رات کہ دیکھے مینے آدمی خوبصورت پاکیزہ لباس [illegible]
لیے ہوئے ہاتھون مین سبز نشان اور روشن تھے مونہہ اونکے نور ہونے سے اور سلام علیک کی اونھون نے مجھے اور بولے کہ کیا دیا تو نے
ہمکو اے ذوالنون اس سال اگر نہ آیا تو ملنے کو تو لے آئے ہم تجھے ملنے کو تب کہا مینے اونسے کہ ہو کون لوگ تم کہا اونھون نے ہم شہدا ہین اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہنسا مین کہ گئے تھے ہم زمین روم مین واسطے مسلمون کے اور کافرون سے سو لوٹے ہم اور پہونچے
تاکہ سلام علیک کرین اور دیکھین کہ کیا سبب ہے تیرے نہ آنے کا ہماری طرف کہا مینے [illegible] ہم کہا اونھون نے کہ ہم
رہنے والے جبانہ بہنسا کے ہین اور ثابت ہین [illegible] تیرے حقوق زیارت کے اسواسطے کہ ہے تو اہل معرفت سے تب کہا مینے اونسے

ای سردار و مین آونگا اور نہ معلوم تھا مجکو کہ تم جانتے ہو اپنی زیارت کرنے والے کو اور نہ گمان تھا مجکو اپنی اس قدر و مرتبت کا کہا اونھون نے ای ذو النون کیا نہین جانتا تو کہ شہدا زندہ ہین اپنے رب کے پاس روزی دیے جاتے ہین اور گویا ہی ساتھ اسکے قرآن مجید پھر چلے گئے مجکو چھوڑکر مین اوٹھا مین اور تھے میرے دل مین شعلے آتش محبت کے پس خوشی ہو واسطے زائرین ان سادات اخیار کے اور البتہ تحقیق بیان کیا ہی اس کتاب مین عجائب نادرات اور غرائب حکایات اور یہ کتاب کامل ہی معانی اور بیان مین بڑی ہی قدر و شان مین نہین سمجھتے اسکو سوا اہل بصائر اور اولو الالباب کے اور نہین پوچھتے اوسکو سوا اہل خطاب کے اور نہین پڑھتے اسکو مگر اہل ذوق و معرفت کے کہ یہ مثل کھلی کلیون باغ تازہ کے ہی واسطے چننے والے کے نفع دے اللہ تعالی ساتھ اسکے اسکے مالک اور کاتب اور سننے والے سبکو وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ

تمام ہوی کتاب — وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ — بعون اللہ الوہاب

تاریخ ختم کتاب واقدی و تقریظ آن بطریق ایجاز از نتائج افکار مولوی عبد الکریم صاحب عفی عنہ

بروز ہمایون و سال سعید — بتاریخ فرخ میان دو عید
مبارک مہینا تھا ذیقعد کا — دو شنبے کا دن کس قدر سعد تھا
کہ تاریخ تھی تیسری اور طاق — خدا کو ہی محبوب بالاتفاق
تھا موسم خنک اور ہوا دل کشا — تن آسودہ تھا اور دل بادشا
کہ سرما کا لشکر ہوا تھا فرار — صدا عام تھی آمد آمد بہار
نکھرتا تھا خوبون کے چہرے کا رنگ — اور اندوہ کا قافیہ سخت تنگ
خوشی سے خوشی سے اوبھرتا تھا دل — الی العیش کا دم سے بھرتا تھا دل
جو اسوقت ختم مین راحت کے ساتھ — خدا کے کرم اور عنایت کے ساتھ
ہوئی یہ کتاب مکرم تمام — تو ناقل ہوا فارغ و شاد کام
بنام خدا کیا معظم کتاب — کہ ہی اوج حکمت کی یہ آفتاب
یہ ہادی ہی رہبر ہی گمراہ کی — انیس دلی ہی ہر آگاہ کی
پسندیدہ معشوق ہی بیمثال — نہایت یہ رکھتی ہی حسن و جمال
کشادہ ہی کرتی ہی دل تنگ کو — دلون سے جدا کرتی ہی زنگ کو
منافق پنے سے بچاتی ہی یہ — مسلمان کامل بناتی ہی یہ
کہ فرماتے ہین سید المرسلین — غزا جس کسینے کیا ہی نہین
ارادہ نہو اور نہ شوق جہاد — تو مرتا منافق ہی وہ نامراد
لسے پڑھ اگر تجھکو ہی شوق دین — کہ حاصل ہو ایمان حق الیقین
معظم اساس شریعت ہی یہ — مکرم لباب حقیقت ہی یہ
لکھون جسقدر وصف ہی سب قلیل — ورق تنگ ہی اور قصہ طویل
خدا دے مصنف کو بہتر جزا — کہ یہ چشمۂ فیض جاری کیا
وہ ہین مولوی سید احمد علی — خبردار رمز خفی و جلی
کیا علم جد یعنی علم نبی — بیان ہندی ہین تاکہ سمجھین سبھی
کیا خوب یعنی مشکل کو حل — یہ ہمت کسی مین نہین آجکل
وہ ہین علم مین بے بدل نکتہ رس — طبیب زمان ہین مسیحا نفس
کرون کس قدر وصف اونکا بیان — قلم پاسے چوبین ہی جنبش کہان
چچا اونکے تھے آفتاب زمان — منور ہوا جنسے سارا جہان
وہ مقبول پروردگار انام — وہ مولانا حیدر علی نیک نام
ہو فردوس مین اونپہ رضوان رب — ہو کاتب کی بخشش بھی اونکے سبب
گنہگار عالم جہان کا اثیم — طلبگار رحمت کا عبد الکریم
اور اونکو جو باعث ہین تصنیف کے — ہمیشہ خدا شاد و خرم رکھے
ہی حقا اونکو تاریخ خیر البشر — اور ازبر ہی سب اونکو علم سیر
نہایت وہ شائق ہین اس علم کے — یقیناً وہ عاشق ہین اس علم کے
در خاندان نبوت ہین وہ — کریم النسب ذی مروت ہین وہ
وہ ہین بخشی الملک نور الہدی — سدا شاد اور خوش رکھے اونکو خدا
ہوئی نقل جب یہ تمام و کمال — ہزار اور دو سو پچاسی تھے سال ۱۲۸۵
پیمبر پہ ہو رحمت کردگار — اور آل اور اصحاب پر بیشمار
اور امت کو ای کردگار مجید — دکھا اپنی جنت مین تو اپنا دید
یہ مسؤل مشتاق کا ای خدا — اجابت سے اپنی نکر تو جدا
تو خالق ہی بس اکرم الاکرمین — تو مالک ہی بس ارحم الراحمین

خاتمة الطبع

الحمد للّٰہ ہر شکر با احسان اوس خالق کون و مکان اور مالک زمین و زمان کو سزاوار ہے کہ جسنے عرصۂ قلیل میں تھوڑی جماعت اسلام کو اپنی قدرت کاملہ سے گروہ کثیر مشرکین پر زبردست و غالب کیا۔ اور مصداق اپنے کلام پاک کے كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ کے انکو زور و غلبہ دیا اور ہر مشکل میں اونکی تائید و مدد فرمائی اور انکو خوشخبری حیات جاودانی کی اپنے کلام مقدس میں سنائی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝ اور ہزار ہزار تحفۂ درود و سلام اوس قافلہ سالار تاجداران بزم نبوت اور معرکہ آرائے میدان رزم فتوت پر نثار ہو کہ جسنے بحکم حاکم مطلق واسطے اشاعت دین برحق کے میدان جہاد میں کوس نصرت القائے اسلام کو بلند کر کے پرچم فتح و ظفر کھولا اور سارے ذوی الارواح نے اوسکی نبوت پر گواہی دی بلکہ سنگریزہ بھی بزبان فصیح اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ بولا اور اوسکے آل عظام اور اصحاب کرام پر کہ ہر ایک شیر بیشۂ شجاعت تھے اور ہنگام شہادت جان شیرین ہیچ کے شربت شہادت پیا اور کسی حال میں رشتۂ صبر و تحمل کو ہاتھ سے نہ دیا آب خنجر کو آب بقا جانتے تھے جان دینے کو عین بقا پہچانتے تھے لب ہر زخم سے شکر گذار خنجر قاتل تھے تمنائے وصال خالق ذو الجلال میں سراپا شاغل تھے شرک کے سر کو گرز توحید سے چکنا چور کیا اور ویرانۂ کفرستان تیرہ کو نور اسلام سے معمور کیا راہ خدا میں جان و مال بیچکے گھر بار لٹایا کافروں کے مقابلے سے قدم نہ ہٹایا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ اما بعد ان تائیدات ازلی و توفیقات لم یزلی سے یہ تیسرا دفتر تمامی کتاب شوکت الاسلام کا کہ تاریخ معتبر امام واقدی رحمہ مشہور ہے نام جسکا ترتیب السیاق فی فتوح المصر والعراق اسکا نام ہے جسکو بنظر افادہ برادران مومنین و بغرض افاضۂ عامۂ مسلمین حسب ارشاد ہدایت بنیاد نواب معلی القاب فضائل و مکارم انتساب مربع نشین چہار بالش علم و کمال ارائے فلک عزت و اجلال تاجدار اقبال والا تبار ہی شہسوار میدان فتح و کامگاری چہرہ آرائے شاہد اقبال عالیہ پرداز طرۂ آمال مسند آرائے بزم بشاشت معرکہ آرائے رزم شہامت غرۂ ناصیۂ عفت و مروت قرۂ باصرۂ جرأت و فتوت گرہ کشائے بستہ کاران حاجت روائے امیدواران صاحب فر و شوکت حامی دین متین شریعت پناہ حقیقت آگاہ نواب یمین الدولہ وزیر الملک محمد علی خان بہادر والی ریاست محمد آباد عرف ٹونک ادام اقبال الوزیر و اجلالہ کے عالم با عمل فاضل بے بدل ادیب یگانہ لبیب زمانہ دانائے حقائق احادیث و آیات واقف دقائق آثار و روایات مخدومنا مولانا مولوی سید [illegible] علی صاحب ذو المجد والکمالات دامت برکاتہم و عمت افاضاتہم نے موافق محاورۂ اردو کے بتحقیق سراپا تصدیق و تدقیق حلی بالتحقیق بلا تقدیم و تاخیر ترجمہ لفظی فرمایا واقعات شہادت خلفائے راشدین اور حالات شجاعت اصحاب مہاجرین کو صیقل بیان سے آئینہ کی طرح چمکایا ہر زبان کا طرز جداگانہ ہے عربی کے روبرو اردو کا کہیں ظہور نہیں گو کہ ترجمہ اسکا باین فصاحت ہو لیکن ارشاد کا پابند تھا صاحب فرمایش کو لفظی ترجمہ پسند تھا جو لوگ کہ زبان عربی کے دانا ہیں وہی مترجم کی محنت کو جانینگے اور جو کہ نرے فارسی خوان یا اردو دان ہیں وہ لطف ترجمہ کو کب پا سکینگے پہلے صرف عربی خوان جو علم ادب میں کامل تھے وہی اس کتاب کا لطف اوٹھاتے تھے لیکن جو لوگ کہ اس سے واقف نہ تھے وہ تو اسکی سعادت سے محروم رہا کرتے تھے اب خواص بھی اس ترجمے کے ملاحظے سے حظ وافی پائینگے اور عوام بھی اسکے مطالعے سے منفعت کافی اوٹھائینگے شاہد مقصود بآسانی جلوہ دکھائیگا اور گوہر مدعا بے خوض و فکر ہاتھ آئیگا سچ پوچھیے تو رستم اور اسفندیار کی شجاعت دلاوری میں نام ہی نام ہے مگر حقیقت میں اس کتاب کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ شہامت و بہادری ان مردان دین کا کام ہے جو لوگ اسکی [illegible] اگرچہ پڑھتے ہیں تو گویا انکو شیر صفت معرکہ آرائی اور جنگ آزمائی کے خیالات رہینگے حسب اشارت سراپا بشارت [illegible] ممدوح کے باہتمام [illegible] عبد الرحمن [illegible]

محمد مصطفی خان مہرورہ شہر جمادی الآخر ۱۲۸۸ ہجری مطبع نظامی واقع کانپور مین چھپکر مرتب ہوا ہی اور اسکا پہلا دفتر بھی چھپ چکا ہی اب دوسرے کی ابتدا ہی انشاء اللہ تعالی وہ بھی بہت جلد طبع سے اختتام پاویگا زیب و زینت کی صورت آئینہ ظہور مین دکھاویگا

وجہ مہر و دستخط کی خاتمے پر

مہر و دستخط صاحب مطبع کے اخیر مین اسواسطے ثبت ہوئے کہ کسیکو اس بات مین کہ یہ کتاب مطبوع مطبع نظامی ہی شبہہ نرہے فقط

محمد روشن خان حنفی
محمد عبد الرحمن خان

العبد محمد عبد الرحمن خان عفی عنہ بن حاجی محمد روشن خان حنفی بقلم خود

التماس

ارباب مطابع کی خدمت مین عرض ہی کہ یہ کتاب حسب منشاء قانون بستم ۱۸۶۷ء کے داخل بہی رجسٹری گورنمنٹ ہوئی کوئی صاحب بدون اجازت حضر کے اسکے چھاپنے کا خیال دل مین نہ لائین جسقدر نسخے مطلوب ہون راقم سے طلب فرمائین

قطعہ تاریخ از محمد عبد الغنی متخلص بہ غنی شاگرد جناب فیض مآب مولانا محمد ہادی علی لکھنوی مغفور

للہ الحمد ہوئی چھپکے یہ ختم آج کتاب — بانی طبع کو انجام مبارک ہووے

باعث قوت ایمان ہی لفظ اسکا — دید اسکی سحر و شام مبارک ہووے

سر بیّن کو قلم کر کے غنی لکھ تاریخ — مومنو شوکت اسلام مبارک ہووے

۱۲۸۸ ھ
۶ ۳۲
۱۹ ۱۰
۲۹
۱۰۶۱

فہرست دفتر سوم شوکت الاسلام مسمی بترتیب البراق فی فتوح المصر والعراق